مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

سالنامہ

دارالعلوم
دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصولڈاک فی پرچہ ۴

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔
(۲) اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔
(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔
(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا

فہرست مضامین

جلد (۲) بابت ماہ محرم و صفر ۱۳۶۱ھ شمارہ (۱)

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔
(۲) ہر ماہ کا رسالہ آیندہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوجایا کرے گا اور دوسرے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔
(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں، وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔
(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانے کی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔
ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند۔

باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا۔)

رشحات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ "دارالعلوم" کا اجرا ایسے پُر آشوب زمانہ میں ہوا جب نہ صرف ملک کی اقتصادی پریشان حالی ترقی پذیر افلاس اور ضروریات زندگی کی حد درجہ گرانی کیوجہ سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کاغذ کی قیمت میں شربا اضافہ ہوجانے اور پھر اس پر بھی کاغذ کے کمیاب بلکہ نایاب ہونیکی وجہ سے وہ صحائف و جرائد بھی جو سالہا سال سے اپنی بنیادیں مضبوط بنانے میں مصروف تھے یا تو بالکل بند ہوگئے یا انھیں اپنا صوری معیار اتنا پست کرلینا پڑا کہ اب ان کا بیک نظر پہچاننا بھی دشوار ہوگیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں اور انھیں یہ اطمینان نصیب نہیں ہوا کہ وہ اس زبون حالی میں بھی اپنی زندگی کو باقی رکھ سکیں گے یا نہیں۔ ایسے نازک حالات میں کسی نئے رسالہ کے جاری ہوکر قائم رہنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ آپکا "دارالعلوم" انھیں حالات میں منصۂ وجود پر آیا۔ اور پہلے دن اس نے جس حیثیت میں اپنا تعارف کرایا تھا اخیر تک کسی ادنیٰ نقص اور تغیر کے بغیر اُسے باقی بھی رکھا۔ اسی کے ساتھ اس کی اشاعت کا تسلسل بھی اس طرح قائم رہا کہ عام دستور کے مطابق کسی ایک نمبر کے لئے بھی اُسے اپنے قارئین سے عدم اشاعت کا عذر نہیں کرنا پڑا تو بیساختہ ہماری زبان سے نکل جاتا ہے کہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

حق یہ ہے کہ "دارالعلوم" کا اس طرح برابر شائع ہوتے رہنا اور کامیابی کے ساتھ ایک صعب و دشوار سال سے گذر کر دوسرے صعب تر سال میں قدم رکھدینا اللہ تعالیٰ کے فضل اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ جس اللہ نے پچھلی منزل کی مشکلات راہ کو اپنے فضل سے ہمارے لئے آسان کردیا تھا وہی اس دوسری منزل کے راستہ سے بھی موانع کو دور فرماکر ہمیں خدمت دین کا موقع بخشے گا۔ اور ہم "دارالعلوم" کے معیار کو پست کرنے کی بجائے بلند کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں گے۔

ہمیں اپنی کمزوریوں اور ناتوانیوں کا روز اول بھی اعتراف تھا اور آج بھی ہے، ہم نے اس وقت بھی اپنے قادر و توانا خدا سے طاقت اور اہلیت کی التجا کی تھی اور آج بھی اسی سے قوت و توفیق طلب کرتے ہیں۔ یختص برحمتہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم۔

گذشتہ سال جن جلیل القدر علماء نے ہماری قلمی اعانت فرمائی اور صفحات "دارالعلوم" کو اس قابل بنایا کہ وہ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکیں ان میں خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل حضرات ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

حضرت مولانا محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی صدر شعبۂ دینیات جامعۂ عثمانیہ و رکن مجلس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند۔ جناب مولانا سید محمد یوسف بنوری (فاضل دیوبند) استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ جناب مولانا محمد ادریس کاندھلوی مدرس تفسیر دارالعلوم دیوبند اور جناب مولانا محمد حسین صغیر (فاضل دیوبند) پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ۔

اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور ان کے علم کو اپنے بندوں کے لئے اس سے بھی زیادہ نافع بنائے۔ امید ہے دوسرے صحیح العقیدہ ارباب علم بھی ہمیں اپنے مقالات کی اشاعت کا موقع دیکر شکر گذار بنائیں گے

"دارالعلوم" کے متعلق بعض دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ اس میں بہت سی وہ خصوصیات موجود نہیں ہیں جو ملک کے چند مخصوص علمی رسالوں میں ہیں۔ یعنی اس میں مضامین کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کی آمدنی کی فہرست اور دارالعلوم کے دوسرے کوائف بھی ہوتے ہیں۔ دارالعلوم کا حجم ان مخصوص علمی رسالوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے خیال میں یہ شکایات بعض دوستوں کو اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں کہ انھیں اپنے ماہنامہ کا صحیح نصب العین سمجھنے میں مغالطہ ہوا ہے۔ اور وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ "دارالعلوم" کا نصب العین بھی بعینہ وہی ہے جو ان بعض رسالوں کا ہے جنھیں آجکل خالص علمی رسالہ کہتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے قدرتی طور پر انکی خواہش ہوتی ہے کہ ماہنامہ "دارالعلوم" میں بھی وہ تمام خصوصیات جمع ہوں جو ان رسالوں میں ہیں بلکہ ان سے بھی کچھ بالاتر ہو۔

بلاشبہ یہ خواہشیں بہت مستحسن ہیں اور ہم دل سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ انھوں نے ماہنامہ دارالعلوم کی صحیح حیثیت کو نہیں سمجھا ہے۔ ہم نے "دارالعلوم" کے پہلے ہی شمارہ میں اس کی حیثیت کو واضح کر دیا تھا کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات کو پیش کرنے کے ساتھ ہی ساتھ دارالعلوم دیوبند کے ضروری حالات، اسکی اہم خدمات، اس کے فضلاء، منتسبین اور بہی خواہوں کی

دینی سرگرمیوں کی تفصیلات نیز ماہ بماہ ارباب خیر کی امدادوں کی تفصیلات بھی شائع کرتا ہے گا۔ اسی کے ساتھ ہمنے بالکل صفائی کے ساتھ یہ بھی عرض کر دیا تھا کہ اہل نظر "دارالعلوم" کو علمی جرائد کی صف میں جگہ دیں یا نہ دیں ہمیں اس سے سروکار نہیں ہم "دارالعلوم" کے لئے معیاری ہونے کی سند حاصل کرنے سے زیادہ اس کے افادہ کو عام کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ یہی اس کے اجراء کی غرض و غایت ہے۔

ان واضح اعلانات کی موجودگی میں "دارالعلوم" کے مخلص ہمدرد خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کی یہ شکایت درست ہے یا نہیں کہ یا تو "دارالعلوم" کو صرف دفتری رسالہ بنا دیا جائے اور مضامین کے حصہ کو اس سے بالکل خارج کر دیا جائے۔ یا اس میں صرف مضامین ہی رکھے جائیں تاکہ وہ "معیاری" رسالہ بن سکے۔

جو کچھ سطور فوق میں عرض کیا گیا اس کا حاصل یہ ہے کہ "دارالعلوم" کی حیثیت نہ تو محض اصلاحی علمی رسالہ کی ہے اور نہ محض دفتری رسالہ کی۔ بلکہ اس کا مقصد علمی خدمت بھی ہے اور دارالعلوم کے حالات کی اشاعت بھی لیکن بڑی ناانصافی ہوگی اگر دارالعلوم کی حیثیت کی وضاحت کیساتھ ساتھ ہم اپنی بعض کمزوریوں کا بھی اعتراف نہ کریں یہ ایک حقیقت ہے کہ گذشتہ سال جتنے نمبر شائع ہوئے ان کے صفحات کا زیادہ حصہ حالات و حسابات دارالعلوم کی نذر کرنا پڑا۔ اور کم حصہ مضامین کے لئے دیا جا سکا۔ جس کا ہمیں بھی حقیقی احساس ہے۔ حسابی صفحات کی زیادتی اور مضامین کی کمی سے جو شکایت ہمدردان دارالعلوم کو پیدا ہوئی وہ بالکل بجا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس سال یہ شکایت نہ پیدا ہو سکے۔ واللہ الموفق والمعین۔

اس واقعی کوتاہی کی وجہ سے ہم ابتک بعض اہل علم کی قلمی اعانت حاصل کرنے میں بھی ناکامیاب رہے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تو اس سال یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم دارالعلوم کے فتاویٰ اور بہت زیادہ عام فہم مضامین بھی شائع نہیں کر سکے جن دوستوں کو فتاویٰ اور سہل مضامین کے شائع نہ ہونیکا شکوہ ہے امید ہے کہ آئندہ انہیں بھی شکایت کا موقع نہ ملے گا۔

ہم نے ابتداءً کوشش کی تھی کہ دارالعلوم کے خصوصی معاونین کی خدمت میں رسالہ بلاقیمت حاضر ہوتا رہے۔ چنانچہ سنہ ۶۰ھ میں اس تجویز پر عمل بھی کیا گیا لیکن اب کاغذ کی گرانی نے ہمارے حوصلے پست کر دیئے ہیں اور ہم سردست اس سلسلہ کو بند کر دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہمیں دارالعلوم کے مخلص ہمدردوں سے توقع ہے کہ وہ دارالعلوم کی خالصۃً للہ جو امداد فرماتے ہیں اُسے خالص اللہ ہی کے لئے رکھیں گے اور موجودہ نازک حالات میں اپنے رسالہ کا ۲/ روپیہ چندہ علیحدہ ارسال فرمادینگے تاکہ یہ تعلق بھی بدستور قائم رہ سکے اور آپ کے تعاون سے ماہنامہ کے معیار کو بھی بلند کیا جا سکے۔

اراکین مدرسہ عربیہ "قاسم العلوم" فقیروالی (ریاست بھاولپور) نے خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ ان کے مدرسہ

باضابطہ الحاق مرکز علوم دارالعلوم دیوبند سے کرلیا جائے۔ دارالعلوم نے مخصوص شرائط کے ساتھ اس الحاق کو منظور کرلیا ہے۔ اور الحاق کی باضابطہ کارروائی عمل میں آچکی ہے۔ دارالعلوم کے وسیع حلقۂ اثر میں یہ ایک جدید اضافہ ہے۔ حق تعالیٰ اس تعلق کو دارالعلوم اور قاسم العلوم دونوں کے لئے موجب خیر و برکت بنائے اور انھیں اپنے دین مبین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

ایک ضروری تصحیح

شوال المکرم ۱۳۶۸ھ کے رسالہ شمارہ (۶) کے صفحہ (۴۰) نمبر شمار ۲۴۷ پر مقام کا نام "کلیانہ" پڑھا جائے۔

ذی قعدہ ۱۳۶۸ھ کے رسالہ شمارہ (۷) کے صفحہ (۳۲) پر چندہ دوامی اوقاف کی صحیح میزان ۹-۱۲-۲۱۶۳۰ صاحب ہے قارئین کرام درست فرمالیں۔

اسی طرح اس شمارہ کے صفحہ (۴۷) پر کل میزان بجائے ۹-۱۲-۲۱۶۳۰ کے ۹-۱۲-۲۱۶۱۸ کرلی جائے۔

(مرتب)

اعلان

رسالہ "دارالعلوم" ماہ بماہ چونکہ ان ضروریات کو پورا کرتا رہا ہے جن کے لئے دارالعلوم سے رُوداد سالانہ طبع ہو کر ہمدردان دارالعلوم کی خدمت میں ارسال کی جاتی تھی۔ نیز سالانہ کارگذاریوں کی مفصل رپورٹ اس سالنامہ میں آرہی ہے جس سے دارالعلوم کے نظم و نسق اور سالانہ حوادث کی مفصل روداد سامنے آجائے گی۔ ساتھ ہی دارالعلوم کے تمام حسابی گوشوارے، فہرست اسماء ممبران شوریٰ، فہرست ملازمین دارالعلوم وغیرہ سب ہی کچھ اس سالنامہ میں ترتیب وار شائع ہو رہے ہیں۔ اس لئے روداد سالانہ مستقلاً شائع نہیں کی گئی۔ اس سالنامہ کو روداد ہی کی نظر سے ملاحظہ فرمایا جائے۔

تفسیر سورۂ فیل

(۳)

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

علاوہ ازیں اگر ارسال طیور کی غرض و غایت قریش کی تائید و نصرت لیجائے تو اسکی صورت حسب توجیہ بردیز صاحب یہ اطلاعیابی قریش ہی ہوسکتی ہے تاکہ وہ دشمن کی آمد سے باخبر ہوکر اپنے بچاؤ یا ہجوم کا سامان کریں لیکن غور کرو تو یہ اطلاعیابی قریش اس ارسال طیور کی غرض و غایت کبھی قرار ہی نہیں پا سکتی کیونکہ کسی فعل کی غرض و غایت اسی فعل کا ثمرہ اور عادۃً اس کا خاصۂ لازمہ ہوتی ہے جو عموماً اس پر بطور طبعی اثر کے مرتب ہوتی ہے محض امر اتفاقی نہیں ہوتی مثلاً سفر کی غایت منزل ہے جو اس سفر کے اختتام پر خود آتی ہے یعنی منزل کا آنا کسی دوسرے کا فعل نہیں ہوتا بلکہ مسافر ہی کے فعل سفر کا ایک ثمرہ اور غیر اختیاری نتیجہ ہوتا ہے جو بلا ارادہ خود مرتب ہوجاتا ہے یا مثلاً خورد و نوش کی غرض و غایت سیری ہے کہ خورد و نوش پر عادۃً مرتب ہوتی ہے اور عادۃً اس کا لازمہ ہوتی ہے۔ یا مثلاً علاج کی غرض و غایت صحت ہے جو خود مریض ہی کی دوا نوشی اور معالجہ کا ایک اثر ہے کسی دوسرے کا کوئی جدید فعل نہیں غرض سلسلۂ اسباب و مسببات میں ہر غایت و غرض اپنے ہی متعلقہ سبب یا فعل کا اثر اور اس کا عادی ثمرہ ہوتی ہے جو بطور عادی لزوم کے اس پر مرتب ہوتی ہے لیکن یہاں یہ صورت ہی نہیں ہے۔ یہ اطلاعیابیٔ قریش ارسال طیور کا کوئی عادی ثمرہ یا خاصۂ لازمہ ہی نہیں کہ ارسال طیور پر عادۃً مرتب ہو کیونکہ ارسال طیور اور اطلاعیابیٔ قریش میں نہ کوئی عقلی تلازم ہے نہ عادی یعنی پرندوں کی طبعی اڑان عالم اسباب میں اس لئے وضع ہی نہیں کی گئی کہ اس سے لوگ دشمنوں کے خطرہ یا کسی نفع سے باخبر ہوا کریں اس لئے اڑان خبر رسانی کے حق میں کوئی طبعی سبب نہیں جس کا یہ ثمرہ کہلائے اور اگر غیر طبعی سبب یعنی بطور خرق عادۃ کے ہو تو خرق عادۃ کو پرویز صاحب یہاں پسند نہیں فرماتے۔ پھر یہ ارسال طیور فعل خداوندی ہے اور اطلاعیابی خود قریش کا اپنا فعل ہے یہ نہیں کہ خود فعل ارسال پر مرتب شدہ کوئی اثر ہے بلکہ محض ایک امر اتفاقی ہے کہ ادھر مثلاً پرندے آئے اور ادھر کسی کی نظر پڑ گئی پس ان دونوں باتوں کا جمع ہوجانا محض امور اتفاقیہ میں سے ہے اور ظاہر ہے کہ امور اتفاقیہ دوسرے اتفاقات کے لئے سلسلۂ اسباب میں کبھی غرض و غایت قرار نہیں پا سکتے اور وہ بھی جبکہ الگ الگ دو فاعلوں کے فعل ہوں اس لئے یہ اطلاعیابی فعل ارسال کی غرض و غایت بھی نہ بنی اور جبکہ اس موقعہ پر منفعت قریش کی یہی ایک متعینہ صورت تھی تو اس کے صاف معنی یہی ہیں کہ ارسال طیور کی غرض و غایت

منفعت قریش یعنی ان کی خبر رسانی یا باخبری نہیں ہوسکتی اور جبکہ اس خبر رسانی اور باخبری پر ہی قریش کا پتھراؤ موقوف تھا تو وہ پتھراؤ بھی محض فرضی ہو کر رہ گیا اس لئے لامحالہ یہی کہنا پڑیگا کہ ارسال طیور کی غرض و غایت براہ راست اور بلا واسطۂ قریش تباہی ابرہہ ہے جو ان طیور کے ذریعہ سے عمل میں آئی پس اس طرح یہ ارسل علیہم کا جملہ قطع نظر اپنے سیاق و سباق کے خود اپنی صیغۂ ترکیبی کے لحاظ سے بھی تائید قریش کا آئینہ دار نہ بنا بلکہ صرف تخریب اصحاب فیل کا بیان کنندہ ثابت ہوا اس لئے وہ گدھ چیلوں کی کہانی اور ان کے ذریعہ قریش کو خبر رسانی اور اس باخبری سے میدان سنگ باری میں قریش کی جولانی سب کی سب خاص اس جہت سے بھی فرضی اور بے معنی ثابت ہوئی جس کا ثمرہ پھر وہی نکل آیا کہ ترمیہم میں رمی کا فاعل قریش نہیں بلکہ طیرا ابابیل ہیں اور یہ صیغہ واحد حاضر نہیں بلکہ جمع مؤنث غائب کا ہے جسکا فاعل طیور ہیں بہر حال عربیت کے لحاظ سے غایت و مقتضیات میں عادی تلازم کا قاعدہ اور پھر لغوی حیثیت سے ارسل علیہم میں کلمۂ علیٰ کا استعمال پھر بلاغت کے لحاظ سے سیاق و سباق کلام نظم غرض سورۃ کے مجموعی مضامین اور خصوص ارسل علیہم کا جملہ سب اسی کو مستلزم ہیں کہ ان پرندوں کے آنے کی غرض وغایت محض تخریب اصحاب فیل تھی جس میں کسی کی نفع رسانی یا نفع رسی کا اصلا دخل نہ تھا۔ اب ارسل علیہم کے بعد ترمیہم کو لیجئے جس کے مفہوم پر یہ پرویزی قلعہ تعمیر کیا گیا ہے تو اس سے بھی صرف وہی اصحاب فیل کی ہی تباہی ثابت ہورہی ہے جس میں قریش کے کسی فعل یا ان کی نفع رسانی کا اصلا دخل نہیں ہے۔ کیونکہ ترمیہم کا مفعول تو (ھم) جمع غائب کی ضمیر ہے جس میں پرویز صاحب کو بھی کلام نہیں کہ وہ اصحاب فیل کی طرف راجع ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ان پر پتھراؤ ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ سراسر ادھی کی تباہی اور مضرت ہوئی نہ کہ قریش کی نفع رسانی۔ اور یاری و مددگاری۔

رہا یہ کہ ترمی کا فاعل قریش ہوں جنھوں نے ابرہہ پر پتھراؤ کیا ہے اور یہی قریش کی موافقت کا پہلو ہو۔ (جیسا کہ پرویز صاحب کا دعویٰ ہے) تو اول تو سابقہ کلام میں کتنی ہی وجوہات سے اس پہلو کی واضح تردیدیں کی جاچکی ہیں اور ثابت ہوچکا ہے کہ ترمیہم کے علاوہ اس سورۃ کا کوئی ایک بھی جملہ اس پہلو کو برداشت نہیں کرسکتا لیکن اگر خاص ترمیھم بحجارۃ من سجیل ہی کے جملہ اور اس کی صیغۂ ترکیبیہ پر بھی غور کر لیا جائے تو اس پہلو کے مہمل بے معنی اور فرضی سمجھنے کے لئے یہ تنہا جملہ بھی اپنی ذات سے کافی ہے۔ کیونکہ پرویز صاحب کے نزدیک قریش نے جو ترمیہم کا فاعل ہیں پہاڑوں پر چڑھ کر اپنے پتھراؤ سے ابرہہ کا بھرکس نکالدیا نیز پرویز صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ پتھراؤ پہاڑ کے انھیں پتھروں سے ہوا جیسے عموماً پہاڑیوں میں پتھر ہوتے ہیں۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ انھیں یہ تصور قائم کرتے وقت ایک دفعہ ترمیھم بحجارۃ کی پوری آیت پڑھ لینی چاہئے تھی۔

انھوں نے اس پر غور نہ کیا کہ پتھراؤ کی آیت میں محض حجارۃ ہی کا لفظ نہیں آیا بلکہ اس کے ساتھ سجیل کا کلمہ بھی رکھا ہوا ہے جس کو پرویز صاحب نے اپنے ترجمہ میں کسی مصلحت سے نظر انداز کر دیا ہے۔
سجیل لغت عرب میں طین متحجر یعنی اس پکائی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں جس میں پک جانے کے سبب کھنکھناہٹ پیدا ہو جائے اور وہ سخت ہو کر بجنے لگے ظاہر ہے کہ پہاڑیاں پتھریوں اور سنگریزوں کا مخزن تو ضرور ہو سکتی ہیں لیکن ان پکائے ہوئے گلی غلّوں کا خزانہ کبھی نہیں ہو سکتیں جب تک کہ کوئی شخص ان کے پکانے کی درسری کے لئے تیار نہ ہو لیکن کسی کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ وہ پہاڑیوں پر پہنچکر مٹی کے یہ غلّے بناتا یا بنا کر وہاں چڑھاتا اور وہ بھی اس لئے کہ کسی زمانہ میں قریش ان سے پتھراؤ کر سکیں۔ یا خود قریش ہی کو کیا مصیبت تھی کہ وہ عام بکھری ہوئی پتھریوں کو چھوڑ کر ان خاص قسم کی کنکریوں کو تلاش کر کے ابرہہ پر پتھراؤ کرتے اور اگر وہ ایسا کرتے بھی تو ان بنائی ہوئی کنکریوں یا غلّوں سے آخر ہاتھیوں اور ہاتھی نشینوں کا بھرکس نکل بھی کیسے جاتا؟
اس لئے عقل کسی طرح باور نہیں کرتی کہ یہ بنے ہوئے غلّے خود قریش لائے ہوں یا انھیں بٹورتے پھرے ہوں اور ادھر یہ بنص قرآن واضح ہے کہ پتھراؤ انھیں خاص قسم کی کنکریوں سے ہوا ہے جو قریش کو پہاڑیوں میں کبھی نہیں مل سکتی تھیں تو اس کا صاف نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ پتھراؤ بھی قریش نے نہیں کیا کہ وہ اس خاص پتھراؤ کا سامان ہی نہیں رکھتے تھے۔ پس اب اس کے سوا دوسری صورت نہیں رہتی کہ پتھراؤ کا خاص سامان جو بھی ساتھ لایا ہو اسی نے پتھراؤ بھی کیا ہو۔ اور وہ قریش تو یوں نہ تھے کہ انھیں مٹی کی ان کنکریوں کے بنانے کی عقلاً کوئی بھی ضرورت یا مصلحت داعی نہیں ہو سکتی تھی اور ابرہہ یوں نہیں ہو سکتا کہ اسے اپنی موت کا سامان خود لانے کی کیا مصیبت تھی تو پھر پرندوں کے سوا تیسری طاقت اور کون رہجاتی ہے جو پتھراؤ کا فریضہ انجام دے اس کا صاف مطلب یہی نکلتا ہے کہ یہ پرندے ہی اپنی ساتھ یہ کنکریاں لائے اور انھوں نے ہی اصحاب فیل پر ان سے پتھراؤ کیا۔
بالکل اسی طرح جس طرح کہ آج کی ہوائی فوجیں اسلحہ جنگ اور بم کے گولے ہوائی مراکب میں اپنے ہی مستقر سے ساتھ لاتی ہیں اور میدان جنگ میں پہونچکر دشمن پر بمباری کرتی ہیں خود میدان جنگ سے یہ سامان بٹورتی نہیں پھرتیں نہ بنا کر وہاں پہلے بکھیر جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ خدائی ہوائی فوج بھی ایک جابر و قاہر قوت کو شکست دینے کے لئے اپنے ہی قدرتی مستقر سے اپنی چونچوں اور پنجوں میں اپنا سامان جنگ لیکر چلی اور مقام مقررہ پر پہونچکر اس نے بحکم الٰہی گولہ باری شروع کر دی۔ رہا یہ کہ اس میں تکوینی مصلحت کیا تھی کہ پہاڑوں کے مضبوط قسم کے پتھر چھوڑ کر یہ پتھراؤ ان ہی بنی ہوئی کنکریوں سے کر لیا جائے۔ سو میں عرض کروں گا کہ جس طرح پرندوں سے ہاتھیوں کو

تباہ کرانا ایک امر عجیب اور خارق عادت تھا جس سے خدا کی بے پناہ قدرت وطاقت اور حکمت نمایاں ہوتی تھی اسی طرح پتھروں کی بجائے مٹی کی گولیوں سے ان فیلوں اور فیل پیکروں کے پرخچے اڑا دیئے جانا اور بھی زیادہ امر عجیب اور خارق عادت تھا تاکہ نمایاں ہو جائے کہ خدا اپنے کاموں میں مخلوق کی طرح عادی وسائل کا محتاج نہیں وہ قوی سے قوی چیز کو ضعیف سے ضعیف وسائل سے تباہ کرا سکتا ہے۔

بہرحال خدائے حکیم و دانا نے سجیل کا لفظ اپنے کلام میں اسی لئے رکھا تھا کہ کل کو کوئی بوالہوس اس خرق عادۃ ارہاص کو مٹانے کے لئے کہیں پتھراؤ کی نسبت کسی انسانی جماعت کیطرف کر کے اسے عادی اسباب کے ساتھ جوڑنے کے خبط میں مبتلا نہ ہو۔ اس لئے اس نے اس سورۃ کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ کہ یہ پرندے اپنے ضعیف پر و بال کے ساتھ پتھر نہیں بلکہ مٹی کی اور وہ بھی چھوٹی چھوٹی کنکریاں اپنے ساتھ لائے اور مادی قوتوں کے ان مخزنوں کا آن کی آن میں بھرکس نکال گئے اور اس طرح زمینی کید کا جال آسمان کے پرندوں نے توڑ کر رکھدیا۔

پس سجیل کے لفظ سے صاف کھل گیا کہ قریش کے پہاڑیوں پر چڑھنے اور پتھراؤ کرنے کا یہ افسانہ محض تفریب تخیل اور ایک فرصت میں بیٹھکر گھڑا ہوا قصہ ہے جسے نہ قرآن کی نقل صحیح برداشت کرتی ہے نہ انسانوں کی عقل سلیم۔ بلکہ اگر ایک فرضی احتمال کے طور پر تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ یہ پتھر پہاڑیوں ہی کے تھے مخصوص طرز کی کنکریاں نہ تھیں تب بھی پتھراؤ کی یہ نسبت قریش کی طرف لغو اور بناوٹی ہی بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ ایک انسان عادۃً اپنی ذاتی قوۃ سے چھٹانک دو چھٹانک پاؤ دو پاؤ یا زیادہ سے زیادہ سیر آدھ سیر کے ہی پتھر اٹھا کر پورے زور سے پھینک سکتا ہے من دو من کا پتھر لڑھکا تو سکتا ہے مگر اٹھا کر پھینک نہیں سکتا۔

اور نص قرآن ترمیہم سے یہ واضح ہے کہ یہ پتھر جن سے پتھراؤ کیا گیا ہے لڑھکائے یا گرائے نہیں گئے بلکہ پھینکے گئے ہیں کیونکہ ترمی کے معنی ہی پھینکنے کے ہیں گرانے اور لڑھکانے کے نہیں ہیں اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ چھوٹی ہوئی پتھریاں یا کنکر یہ بڑے ہی قریش اٹھا کر پھینکتے رہے ہوں گے نہ کہ من دو من کی چٹانیں تو کیا کسی موٹی سے موٹی عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ ہاتھیوں کا جرار لشکر ان پاؤ دو پاؤ یا سیر آدھ سیر کی پتھریوں سے اور وہ بھی بضرب انسانی جو کہ خرق عادۃ بھی نہ ہو اس طرح تباہ ہو جائے کہ اس کا بھرکس تک نکل جائے اور اسے کسی طرح موت سے پناہ نہ ملے! اگر اسے خرق عادۃ کہیں تو اول تو پرویز صاحب یہاں خرق عادۃ مانتے ہی نہیں اور مانیں بھی تو قریش یا مشرکین مکہ کونسے اہل اللہ تھے کہ ان کے ہاتھوں پر ایسی کھلی کراماتوں کا ظہور ہوتا؟ پھر بیت اللہ کی حفاظت کا بھی پیچ نہیں کہ اسی کی کرامت کہدی جائے؟ اس لئے یہ خرق عادۃ بھی قرار نہیں پا سکتا پس جبکہ پہاڑی کی پتھروں سے یہ پتھراؤ کا افسانہ نہ عادۃ بن سکتا ہے نہ خرق عادۃ تو کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ یہ قریش کا فعل تھا اور

محض ان کی دست و بازو کی طاقت سے ہاتھیوں کا یہ بے پناہ لشکر سب ختم ہو گیا؟

پھر اس سے بھی زیادہ حیرتناک بات یہ ہے کہ ابرہہ کی یہ ہاتھی نشین مگر حد سے زیادہ احمق اور پاگل فوج اول تو گدھوں اور چیلوں کے سروں پر منڈلاتے چلے آنے سے ہی نہیں سمجھی تھی کہ اسے موت کی طرف ہنکایا جارہا ہے اور وہ عنقریب مردار لاشیں بنکر لاش خوروں کی غذا بننے والی ہے۔ حالانکہ بقول پرویز صاحب اس وقت کا عام دستور تھا کہ گدھ چیل ایسے ایسے اجتماعات پر جمع ہی اس وقت ہوتے تھے جبکہ انھیں اپنی فراست سے جماعت کے مردار بننے کا یقین ہو جاتا تھا لیکن میدان جنگ میں اس فوج کی دانائی پر دانائی اور فراست پر فراست اور بھی قابل داد ہے کہ پہاڑیوں کے نیچے چپ چاپ کھڑی ہوئی پتھر پر پتھر کھاتی رہی اور اس حد تک پٹتی رہی کہ بھرکس نکل والیا لیکن نہ اُسے میدان سے ہٹنے کی سوجھی نہ بھاگ جانے کو راستہ ملا نہ وہ راستہ ہی یاد رہا جس سے آئی تھی بھلا ہاتھی چھوڑ کر پہاڑیوں پر چڑھ جانے اور قریش کا مقابلہ کرنے یا پہاڑیوں کی گھاٹیوں اور دروں میں آڑ لینے کی تو کیا سوجھتی؟

درحالیکہ پرویز صاحب کے قول کے مطابق اسے تو چھپنے اور آڑ لینے کی پہلے سے پوری مشق بھی تھی وہ تو ابتداء سفر ہی سے چھپتی چھپاتی اور بچتی بچاتی آ رہی تھی تو اسے یہاں چھپ جانا یا جان چرا لینا کیا مشکل تھا؟ مگر یہ فوج کچھ دانا ہی ضرورت سے زیادہ واقع ہوئی تھی کہ جیسے گھر سے پورے راستہ وادیوں میں بلا ضرورت چھپتے ہوئے آنا اس کی دانائی کا ایک بڑا نشان تھا ویسے ہی ان پہاڑی دامنوں میں مار کھانے کی خاطر نہ چھپنا بھی عقلمندی ہی کا ایک بڑا نشان تھا اور یا پھر سب سے بڑی عقلمندی اس واقعہ نگار کی ہے جس نے اس واقعہ کی یہ عجیب وغریب تفصیلات بیٹھکر تصنیف کیں۔

بہرحال سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ہاتھی جو اپنے فولادی سروں پر لوہے کے انکسوں کی مار کو بھی نہیں مانتے قریش کی ان پتھریوں کے سامنے کیوں اس طرح سر تسلیم خم کر کے کھڑے ہو گئے کہ اپنا بھرکس ہی نکلوا کر رہے؟

اور پھر ان ہاتھیوں سے بھی زیادہ طاقتور وہ قریش تھے کہ ہاتھیوں کے بھرکس نکلنے تک جو عادۃً ایک طویل مدت میں نکل سکتا تھا اس پتھراؤ میں اپنے فولادی دست و بازو ہلاتے رہے جنھوں نے تھکنے یا سست ہونے کا نام تک نہیں لیا جب تک کہ ہاتھیوں کو پتھریوں سے ختم نہ کر لیا۔

—

اگر انصاف سے کام لیا جائے تو ہمارے نزدیک یہ افسانہ نہ تو ابرہہ کی حماقت کا مرقع ہے نہ قریش کی عقلمندی کا بلکہ صرف پرویز صاحب کے تخیل کی بلند پروازیوں کا ایک نمونہ ہے اور بس یہ الگ بات ہے کہ انھیں ان ستم ایجادیوں کی مشق قرآن اور خدا کے کلام پر نہ کرنی چاہئے تھی خیال آفرینیوں کے لئے بہتیرے میدان خالی پڑے تھے جن میں طبع آزمائی کی جا سکتی تھی۔ قرآن کے نوک پلک کترنے سے عقلمندیوں میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا بلکہ عقلمندوں کی

اور عام مخلوق کی ہنسائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

بہرحال قریش کے پتھراؤ کا یہ بمدۃ التخیل کلمہ سجیل اور کلمہ ترمیہم دونوں سے مردود ٹھہرتا ہے کیونکہ مٹی کی بنی ہوئی کنکریوں سے تو قریش کا پتھراؤ عقلاً قابل تسلیم نہیں ٹھہرتا اور ہاتھیوں کے مناسب وزنی پتھراؤ تھا اور ٹھکا پھینکتے رہنے کا قصہ عادۃً قابل تسلیم نہیں ٹھہرتا اس لئے عقلاً و عادۃً دونوں طرح یہ افسانہ مردود ہو کر واضح ہو جاتا ہے کہ اس پتھراؤ کا فاعل قریش نہیں بلکہ طیرا ابابیل تھے جو خرق عادۃ کے طور پر یہ کنکریاں اپنی چونچوں اور پنجوں میں لائے اور پتھراؤ کے ذریعہ ابرہہ کا بھرکس نکال گئے اور یہ کہ ترمیہم واحد حاضر کا صیغہ نہیں جیسا پرویزی عمارت کھڑی تھی بلکہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے جو تمام مفسرین کی تحقیقات کا مبنی ہے الحاصل جملۂ ترمیہم کا مفاد بھی وہی تخریب اصحاب الفیل ثابت ہوا جس میں قریش کے کسی عمل یا ان کی نفع رسانی کا کوئی ادنیٰ دخل نہیں اس لئے کلمۂ ارسل علیھم اور ترمیھم برخواہ سیاق و سباق سے ملا کر نظر کر دیا الگ الگ مستقلاً دیکھو ہر دو صورت ارسال طیور کا واضح اور واحد مقصد یہی تباہی ابرہہ نکلتا ہے جو قریش کے توسط سے پاک ہے نہ انہیں قریش کا کوئی ادنیٰ ذکر ہے نہ ان کی نفع رسانی کا التزام کیا گیا ہے۔ ہاں اگر ابرہہ کی تباہی سے انھیں قدرتاً نفع پہونچ گیا ہو تو اس سے انکار نہیں مگر یہاں اس سے بحث نہیں۔ یہاں بحث ایک شے کے التزام میں ہے جو کسی کارروائی کا ارادی مقصد ٹھہرا کر اس کی غایت و غرض بنایا گیا ہو۔ اور جب ارسال طیور کا مقصد قریش کی منفعت نہ رہی جس کی صورت وہی خبر رسانی تھی تو آگے باخبر ہو کر ان کے پہاڑیوں پر چڑھنے اور پتھراؤ کرنے کے افسانے پھر بے معنی اور مہمل ہو گئے اور وہی طیور کے پتھراؤ کی حقیقت باقی رہی جس سے نمایاں ہو گیا کہ ترمیہم کا فاعل پرندے ہیں اور وہ جمع غائب کا صیغہ ہے نہ کہ واحد حاضر کا جس کا فاعل قریش ہوں۔ اندریں صورت پتھراؤ کا قصہ قریش کی طرف منسوب کرنا درحقیقت باصحاب الفیل کی بارکی فی تضلیل کی فاء کی علیہم کے علی کی طیرا کی صفت ابابیل کی ترمیہم بحجارۃ کی صفت سجیل کی اور اوپر سے شرعی اور عقلی ذوق کے کتنے ہی تقاضوں کی کھلی تکذیب کرنا ہے جس کی ہمت اگر کوئی کر سکتا ہے تو وہ شاید پرویز صاحب ہی ہو سکتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔

پھر ایک ان حروف اور کلمات ہی کی تکذیب کیا اگر پرویز صاحب کی اس توجیہ کو برقرار رکھا جائے کہ پتھراؤ قریش کا فعل تھا پرندوں کا نہ تھا تو میں کہتا ہوں کہ پوری سورۃ ہی کے مجموعی بیان کی تکذیب لازم آتی ہے بلکہ پوری سورۃ کا بیان ناتمام مضمون خبط اور درمیانی مضامین کے حصے بے ربط اور بے جوڑ ہو جاتے ہیں جس سے سورۃ کی شوکت بیانی اور اعجاز کلامی سب ختم ہو جاتی ہے۔

کیونکہ اس سورۃ میں ہر اگلا جملہ پچھلے کی تفصیل اور اس سے پیدا شدہ سوال کا تشفی بخش جواب ہے مثلاً جب کہا گیا کہ لوگو تمہیں پہنچتہ بھی ہے کہ تمہارے پروردگار نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا؟

(اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ) تو قدرتاً سوال پیدا ہوا کہ ہاں کیا کیا؟ تو جواب ملا کہ اللہ نے ان کی تدبیر باطل کر دی (اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ) اس اجمال پر پھر سوال پیدا ہو کہ کس طرح؟ تو جواب ملا کہ اللہ نے انپر پرندوں کی فوج در فوج ٹکڑیاں مسلط کر دیں (وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ) اسپر پھر سوال پیدا ہوا کہ اچھا ان پرندوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اب اگر مفسرین کی مشہور تفسیر لی جائے تو اس سوال کا سیدھا سا جواب یہ ہوگا کہ ان پرندوں نے ان پر پتھراؤ کیا (تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ) اور انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنا دیا (فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ) لیکن پرویز صاحب کی نئی تفسیر کی رو سے جبکہ یہ پرندے پتھراؤ کے لئے آئے ہی نہ تھے تو قرآن اس سوال کے جواب میں کیا بول سکتا تھا وہ الکدم خاموش ہوگیا۔ حالانکہ جب قرآن نے فعل الٰہی کا ثمرہ تضلیل کید بیان کیا اور تضلیل کید کی صورت ارسال طیور ظاہر کی تو اس ارسال طیور اور آمد طیور کا بھی تو کوئی نتیجہ اُسے بیان کرنا چاہئے تھا کہ آخر پرندوں نے آکر کیا کیا؟ جنھیں بڑی شد و مد سے بھیجا گیا تھا اور جن کے لئے ابتداء سورۃ سے بہت اہم عنوانات سے تمہیدیں اٹھائی گئی تھیں۔ مگر پرویزی توجیہ کی رو سے ان پرندوں نے کچھ کیا ہوتا تو قرآن بتلاتا وہ تو سوائے اسکے کہ ارسال الٰہی سے آکر لاش خوری کی طمع میں اصحاب فیل کے سروں پر منڈلانے لگے اور کوئی بھی فعل ان سے سرزد نہیں ہوا۔ اور ہوتا بھی کیسے جبکہ وہ اصحاب فیل کو مارنے تو آئے ہی نہ تھے بلکہ مرے ہوؤں کو کھانے آئے تھے تو ان کے عمل کا میدان تو ابرہہ کے تباہ ہو جانے کے بعد لاشوں ہی کا میدان ہو سکتا تھا اس لئے وہ اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تھے کہ اصحاب فیل کی موت کے انتظار میں امیدوارانہ منڈلاتے رہیں۔

پس جبکہ نہ جملہ ارسل علیہم سے ہی ان پرندوں کی کوئی کارگذاری مفہوم ہوئی جو ابرہہ کی تعذیب کا ذریعہ بنتی اور نہ ترمیہم کے کلمہ میں ہی جس میں تباہی ابرہہ کا ذکر چھیڑا گیا ہے۔ ان پرندوں کی کسی کاروائی کا ذکر ہے تو اس صورت میں ارسال طیور کی کوئی غرض و غایت بھی معلوم نہ ہوئی اور پرندوں کا کوئی فعل بھی نہ کھلا جس سے اصحاب فیل تباہ ہوتے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن پرندوں کے فعل اور ان کے ارسال کی غرض و غایت کے بارہ میں ساکت محض بلکہ معطل ہو کر رہ گیا اور سورۃ کا وہ پرشوکت بیان جو سائلوں کی تشفی کرتا آرہا تھا یہاں پہونچکر منقطع ناتمام اور غیر شفا بخش رہ گیا۔

قرآن کی خوش قسمتی کہئے یا مسلمانوں کی بدقسمتی کہ پرویز صاحب موجود تھے انھیں لاج تھی کہ انھی کی اس توجیہ سے قرآن پر یہ انقطاع مضمون اور سکوت عجز کا الزام آیا ہے اس لئے انھوں نے بروقت قرآن کی مدد کی اور ارسال طیور کی غرض و غایت نیز طیور کی کارگذاری کی بابت آپنے نہایت حسن سلیقہ کے ساتھ ارسل علیہم طیرا ابابیل کے آگے ایک آیت کا اضافہ فرمایا گویا وحی یہاں سے جس کا عربی میں ترجمہ ہے (لتقفوا اثر جیفہم)

یعنی خدا نے اصحاب فیل پر پرندے مسلط کئے تاکہ تم اے قریش ان کی آمد سے باخبر ہو سکو۔

اس پرویزی اضافہ سے خدا خدا کر کے پرندوں کے ارسال کی غرض و غایت معلوم ہوئی۔ مگر اس بیان میں چونکہ یہ اشکال تھا کہ پرندے مسلط تو ہوں اصحاب فیل پر اور خبر رسانی کریں قریش کو آخر اس کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں قرآن پھر بدستور ساکت رہا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو پرویز صاحب ہی نے پھر زحمت گوارا فرما کر قرآن میں ایک مضمون کا بطور تتمہ اور اضافہ فرمایا۔ کہ

"یہ طیرا ابابیل لاش خور پرندے تھے۔ ارباب فراست ہیں سے تھے۔ بڑے دوربین تھے چنانچہ لڑنے مرنے والی فوجوں پر بامید لاش خوری ان کے مرنے سے پہلے ہی اوپر جمع ہو جایا کرتے تھے ابرہہ کے سر پر بھی اسی امید میں منڈلانے لگے جو وادیوں میں چھپتا چھپاتا آ رہا تھا ان کی اڑان دیکھکر قریش ابرہہ کی آمد سے باخبر ہو گئے۔"

پرویز صاحب کے اس تفصیلی اضافہ سے پرندوں کی خبر رسانی کی کیفیت معلوم ہوئی اور واضح ہوا کہ یہ پرندے ابرہہ کے قاتل نہ تھے بلکہ قریش کے مخبر تھے یعنی اصحاب فیل پر مسلط کئے جانے کے عنوان سے تو یہ مفہوم ہو رہا تھا کہ قرآن کے نزدیک یہ پرندے (خدائی ایرفورس) خدائی ہوائی فوج کا ایک دستہ تھا جو ابرہہ پر فوج کشی کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پرویز صاحب نے بتلایا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ پرندے سی۔ آئی۔ ڈی کے چپراسی تھے جن کی اصلی غرض تو کھانا کمانا تھا باقی حسن اتفاق سے مخبری کا کام بھی ان سے نکل آیا۔

پرویز صاحب کے اس اضافہ سے مضمون سابق کا اختتام تو پرندوں کی خبر رسانی پر آ کر ہو گیا مگر اس سے ایک دوسری مشکل یہ پیدا ہو گئی کہ اس ارسال طیور کے بے ربط ذکر سے جن کے کسی فعل کو تباہی ابرہہ میں دخل نہیں (کہ ان سے کوئی فعل ہی سرزد نہیں ہوا) تباہی ابرہہ کا وہ قصہ جو بہترین ترتیب و نظم کے ساتھ اول سورۃ سے شروع ہو کر چلا آ رہا تھا درمیان میں کٹ کر رہ گیا۔ کیونکہ تمہیدیں تو اٹھائی جا رہی تھیں اصحاب فیل کی تباہی کی اور نتیجہ نکل آیا قریش کی خبر رسانی اور انتفاع کا تمہیدوں کی رفتار سے اندازہ ہوتا تھا کہ شاید یہ پرندے ابرہہ کے حق میں عذاب لیکر آئے ہیں جیسا کہ کلمۂ علیٰ سے واضح ہوتا تھا مگر اچانک نکل آئے رحمت واسعہ جو قریش کے حق میں نازل ہوئی۔ گویا چلے تھے ملیٹری کی ہوائی فوج بن کر اور رہ گئے سی۔ آئی۔ ڈی کے چپراسی ہو کر۔ بس ان پرندوں کی خبری کے قصہ نے تباہی ابرہہ کے قصہ کو کاٹ کر ادھر میں چھوڑ دیا اور بیچ میں قریش کا افسانہ چھیڑ دیا اس لئے ترمیم سے اس تباہی ابرہہ کی داستان پھر از سر نو شروع ہوئی جس کا مضمون سابق سے کوئی ربط نہ رہا کیونکہ مضمون سابق کا اختتام پرندوں کی اڑان پر ہو چکا تھا جو قریش کی باخبری کے لئے ارسال کئے گئے تھے اور مضمون لاحق کا آغاز پتھراؤ کے ذکر سے ہو رہا ہے جو اصحاب فیل پر کیا گیا ہے۔ پس کہاں خبر رسانی قریش اور کہاں سنگباری ابرہہ

جن میں کوئی ربط نہیں یہاں قدرتاً یہ سوال پھر تشنۂ جواب رہتا ہے کہ آخر ابرہہ پر یہ سنگ باری کس نے کی؟ اور ترمیہم کا فاعل کون ہے؟ پرندے تو کر ہی نہیں سکتے تھے کہ وہ تو خبررساں ایجنسی کے ہرکارے تھے پھر کون آیا جس نے یہ مہم انجام دی؟ قرآن ان دونوں باتوں سے خاموش تھا۔ بالآخر پرویز صاحب نے ہی پھر کمر ہمت باندھی اور انتخاب فاعل اور بیان ربط کے لئے ترمیہم سے پہلے ایک مضمون اور بالفاظ دیگر گویا ایک لمبی آیت کا اضافہ اپنی طرف سے فرمایا کہ اے قریش پرندوں کے ذریعہ تمہیں آمد ابرہہ کی اطلاع دینے کی غرض کوئی تماشا نہ تھا بلکہ تمہیں ابرہہ کی جنگ کے لئے ہوشیار اور تیار کرنا تھا تاکہ تم پہاڑیوں پر چڑھ ہو پتھر چلاؤ اور پھینکو اور ان کے ذریعہ ان ہاتھی والوں کا کچومر نکالدو۔ چنانچہ تم نے اس کی تعمیل کی کہ اصحاب فیل پر تم نے پتھراؤ کیا (تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ) جس سے انکا بھرکس نکالدیا (فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ)۔

پرویز صاحب کے اس اضافہ سے خدا خدا کرکے مضمون سابق کا تو نتیجہ منقح ہوا اور مضمون لاحق کیلئے تمہید فراہم ہوئی اور یہ راز کھلا کہ ترمیھم کا فاعل قریش تھے جنھوں نے اصحاب فیل پر پتھراؤ کیا۔ ورنہ لوگ اس الجھن میں رہتے کہ اصحاب فیل کے سروں پر مسلط تو ہوئے تھے پرندے مگر ان کے تسلط کا تو کوئی ثمرہ اور ان پرندوں کا کوئی فعل ہی سامنے نہ آیا تو پھر ابرہہ پر آخر یہ پتھراؤ کون کر گیا؟ اگر قریش نے کیا تو قریش درمیان میں کہاں سے گھس آئے اور کیوں آئے؟ پرویز صاحب کے اضافہ نے قریش کے درمیان میں گھس آنیکی صورت پر اس اضافہ شدہ آیت سے جو مضمون لاحق کی تمہید بنائی گئی ہے روشنی ڈالی۔

پس اگر پرویز صاحب درمیان میں پڑ کر قرآن کی مدد نہ کریں تو سورۃ کے مضمون اول (تباہی ابرہہ) کا پہلا ٹکڑہ تو بے نتیجہ رہجاتا اور یہ دوسرا ٹکڑہ بے مقدمہ اور اس طرح سورۃ کے یہ دونوں ٹکڑے ناتمام اور ادھورے بھی رہجاتے اور آپس میں بے ربط اور بے جوڑ بھی ہوتے اور بیان واقعہ کی تکمیل اس وقت تک کسی طرح بھی نہو سکتی جب تک کہ قرآن میں ان چند پرویزی آیتوں کا اضافہ نہ کیا جاتا غور کرو کیا اس قسم کی بے جوڑ توجیہات کو کوئی دانشمند انسان خرافات اور مزخرفات سے زیادہ اہمیت دے سکتا ہے؟ اور کیا قرآن میں ایسے کتر بیونت کو تحریف کے سوا بھی کسی عنوان سے یاد کیا جا سکتا ہے؟ یہ قرآن کو قرآن کو سمجھنے کے دعویدار یا تو اس درجہ محتاط بننے لگتے ہیں کہ تفسیر قرآن کے سلسلہ میں حدیث رسول کو بھی ناقابل اعتبار ٹھہرا کر ردی کے ٹوکرے میں پھینکدینے سے نہیں چوکتے۔ اور جب یہی حضرات اپنی اغراض فاسدہ کو قرآن کے سر تھوپنے پر آتے ہیں تو قرآن میں اپنے ذاتی ہذیانات تک کے اضافوں سے بھی نہیں شرماتے۔ اسی سورۂ فیل کی تفسیر میں یا تو ابرہہ کے متعلق وہ مسلسل حقائق جو تاریخ کے معتبر اوراق اور

متدین مفسرین کے سفینوں میں محفوظ چلے آرہے تھے، ان لوگوں کے نزدیک محض رواجی کہانیاں تھیں جنکا قرآن کی شرح و توضیح میں بھی لینا گناہ تھا اور یا ان کے دماغوں کے تراشیدہ وہ بھدّے اور بے جوڑ تخیلات جنکو خمار گندم کے دماغی بخارات سے زیادہ کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے قرآنی مفہومات کے اسدرجہ میں موقوف علیہ بن گئے کہ ان کے بغیر اصل مدلول قرآنی کی تکمیل بھی ناممکن ہوگئی ان حالات کو دیکھتے ہوئے اس کے سوا کیا کہا جائے کہ قرآن ان کے ہاتھوں میں کھلونا اور ان کے جی بہلانے کا ایک تفریحی سامان ہے۔ اگر ان کا جی چاہے تو پورے قرآن کو اپنے اوہام وخیالات پر بھی ڈھالدینے سے نہ رکیں اور اگر جی نہ چاہے تو خود صاحب قرآن کے توضیحی بیانات کو بھی ردی کے ٹوکرے میں پھینکدیں پس خواہ قرآن بنے یا بگڑے مگر قرآنی حقائق کے نام سے ان کے تخیلات فاسدہ اور اوہام کاسدہ پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ اسی قسم کے افراد قرآن کے نام سے درحقیقت اپنے مزعومات کی اشاعت اور اسکے حقائق کے عنوان سے اپنے منصوبوں کی دعایۃ کرکے زمانہ حال کی گمراہیوں میں اضافہ کررہے ہیں وہ عنوان کے درجہ میں حسبنا کتاب اللہ کہتے ہیں مگر معنوں کے درجہ میں حسبنا انفسنا دل میں چھپائے ہوئے ہیں۔

بہر حال پتھراؤ کا فاعل قریش کو ماننے میں سورۂ فیل کے مسلسل مضمون کے ٹکڑے بھی ہوجاتے ہیں نظام بلاغۃ اور کلام کی اعجازی حدود بھی شکستہ ہوجاتی ہیں اثنا مضمون میں غیر متعلق اور غیر ثابت شدہ بحثیں بھی درمیان میں گھس آتی ہیں اور مسلمہ تفسیری حقائق اور تاریخی شہادتوں کا خون بھی ہوجاتا ہے۔ بخلاف تفسیر معروف کے جبکہ پتھراؤ کا فاعل پرندے ہوں کہ اس پر یہ اشکالات سرے سے وارد ہی نہیں ہوتے کیونکہ اسی سابقہ منوال تفصیل بعد الاجمال کے مطابق پیدا شدہ سوال پر جب یہ کہا گیا کہ ہاں پھران پرندوں نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو بلا پرویز صاحب کی مدد کے خود قرآن کا سیدھا جواب یہ ہوتا ہے کہ ترمیھم بحجارۃ من سجیل ان پرندوں نے ان پر مسلط ہوکر خوب سنگ باری کی اور انھیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنادیا اس صورت میں نہ مضمون درمیان میں کٹتا ہے نہ ایک مضمون کے دو بنتے ہیں نہ دو کا ناقص ہونا لازم آتا ہے نہ کوئی درمیانی بے ربطی پیدا ہوتی ہے بلکہ پوری سورۃ میں وہی تفصیل بعد الاجمال کا مکمل مرقع قائم رہتا ہے اور اول سے آخر تک ایک ہی سیاق باقی رہتا ہے۔ بلکہ ساتھ ساتھ ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہاتھ سے نہیں جاتا کہ اس سورۃ میں بیان شدہ افعال کی یکسانی میں بھی کوئی فرق نہیں آتا اور یک نوع افعال کے درمیان کسی غیر کا فعل مخل بھی نہیں ہوتا جو وقتی لحاظ سے حسن کلام کی ایک اعلیٰ مثال سمجھی گئی ہے کیونکہ اس سورۃ میں شروع سے لیکر اخیر تک اصحاب فیل کی تباہی کو حق تعالیٰ نے اپنا فعل اور اپنی ہی تعذیبی کارروائی بتلایا ہے چنانچہ کیف فعل۔ الم یجعل۔ ارسل اور

نجعلہم تمام افعال کا فاعل ذات حق ہے۔ فعل الٰہی جعل الٰہی ارسال الٰہی اور آخر میں نتیجہ کا جعل الٰہی سب خدا ہی کے افعال ہیں جس سے واضح ہے کہ ابرہہ کی بربادی کا ذات حق کو حد درجہ اہتمام تھا کہ اس کی تباہی کا بذات خود اپنے افعال کا تکفل فرمایا اور ساری تعزیری کارروائی خود ہی تضلیل کید یعنی ابرہہ کی تدبیر کو بیکار بھی خود ہی کیا، اس پر پرندے بھی خود مسلط کئے اس کو کھائے ہوئے بھس کی طرح بھی خود ہی کیا غرض ابرہہ کی بربادی کا کوئی کام بھی کسی دوسرے کے فعل پر نہیں چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ اگر ان تمام افعال باری کے درمیان قریش کے فعل سے ابرہہ کی تباہی مان لیجائے تو افعال میں تشتت بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یکساں افعال باری کے سلسلہ میں فعل عباد آکر مخل بھی ہوجاتا ہے حالانکہ تشتت ضمائر یا تشتت افعال یا فاصلۂ اجنبی بلیغ کلام کے حق میں عیب شمار کئے گئے ہیں نیز یہ خرابی بھی رونما ہوتی ہے کہ کریں ایک کام کو براہ راست حق تعالیٰ اور پھر وہ اسے اپنی ہی کارروائی بتلائیں وہی قدرتی فواعل سے تضلیل کید کریں وہی پرندوں کی تعزیری پولیس مسلط کردیں وہی انھیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنائیں یعنی مقدمہ اور نتیجہ سب خدا ہی کا فعل ہوا مگر اس ساری کارروائی کو نتیجہ کے وقت لے اڑیں قریش اور اللہ کی ساری کارروائی نامزد اُن کے ہوجائے یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کھیتی کے لئے زمین میں دانہ ایک شخص ڈالے پھر پانی بھی وہی دے تردد بھی وہی کرے حفاظت کے فرائض بھی وہی انجام دے مگر جب کھیتی پھل لائے تو دعویدار بنکر کوئی دوسرا کھڑا ہوجائے کہ یہ سب ثمرہ میرا ہے اور میں ہی اس کا مالک ہوں۔ سو جسطرح ایک قابل جج کی عدالت سے اس مدعی کو نکال باہر کیا جائیگا ایسے ہی عقل سلیم اور ذوق صحیح کی عدالت سے قریش کو مدعی پتھراؤ بتا کر کھڑا کرنے والے بزرگ بھی اسی سلوک کے مستحق ہوسکتے ہیں جسکا مستحق یہ فرضی مزارع ہوا تھا۔ لیکن اگر اس پتھراؤ کا فاعل پرندے تسلیم کئے جائیں جیسا کہ واقعہ ہے تو پھر یہ پراگندگی افعال اور تفاوت نسبت کی خرابیاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ پتھراؤ گو بظاہر پرندوں کا فعل ہے۔ مگر بحقیقت یہ پرندوں کا فعل خدا ہی کے فعل کا تتمہ بلکہ فعل خداوندی ہی شمار کیا جاوے گا کیونکہ اس صورت میں پرندوں کا یہ پتھراؤ خود ان کے کسی ادراک و شعور کا نتیجہ تو ہو نہیں سکتا کہ نہ تو وہ ابرہہ کے کفر و اسلام یا دوستی و دشمنی کا احساس کرکے پتھراؤ کرسکتے تھے اور نہ یہ پتھراؤ انکی حیوانی طبیعت کا ثمرہ ہوسکتا تھا ان کی حیوانی جبلّت تو انسانوں سے وحشت کھا کر بھاگنے کی تھی نہ کہ چہار طرف سے گھیر کر تنظیم کے ساتھ ان پر سنگ باری کرنے کی اور ظاہر ہے کہ خلاف جبلّت و عادت یعنی خرق عادۃ کے طور پر جو فعل کسی سے سرزد ہو وہی فعل خداوندی کہلاتا ہے۔ چنانچہ خوارق و معجزات کو باوجود انسانوں کے ہاتھ پر ظاہر ہونے کے فعل خداوندی اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ انسانوں کی خلقی جبلّت و طاقت اور مستمر عادۃ کے خلاف بلا مداخلت طبیعت ان سے سرزد ہوتے ہیں اس لئے ان طیور کا یہ پتھراؤ بلا شبہ فعل خداوندی ہوگا گو پرندوں سے سرزد ہو پس اس اصول پر ترمیہم کا فاعل جبکہ طیرا ابابیل مان لئے جائیں تو افعال خداوندی کا وہ مرتب سلسلہ جو

کیف فعل ربک سے چلا تھا بلاتخلل اور بلا مداخلت فعل غیرے قائم رہیگا اور آخر تک کوئی ایک فعل بھی عباد کا درمیان میں نہیں آسکیگا جو انتشار کلام کا سبب یا حسن نظام کے منافی ہو۔

بخلاف اس کے کہ ترمیہم کا فاعل اگر قریش ہوں تو یہ پتھراؤ فعل خداوندی قرار نہیں پا سکتا تھا کیونکہ قریش کا پتھراؤ اسباب ظاہری کے ماتحت انکا ارادی اور طبعی فعل ہوسکتا ہے جو ان کی عادۃ وطاقت سے باہر نہیں ہوسکتا۔ پھر اسے انتقامی جذبات سے بھی پُر ہونا چاہئے اس لئے نہ وہ خرق عادۃ بن سکتا ہے اور پرویز صاحب ہی اسے خرق عادۃ ماننے کے لئے تیار ہیں اور اس لئے وہ فعل خداوندی بھی نہیں کہا جا سکتا جس سے وہی افعال باری کے درمیان فعل عباد کا تخلل ہو کر تشتت افعال اور تشتت نسبت کا عیب کلام میں پیدا ہو جاتا ہے یعنی ممنوع افعال کے درمیان ایک اجنبی اور غیر متعلق فعل کا فاصلہ بھی آجاتا ہے اور تمام افعال الٰہیہ کی ایک خارق عادۃ اور محیر العقول طاقت کی کارروائی بشری صنعت کی طرف منسوب ہو کر پھس پھسی پڑ جاتی ہے جس سے کلام الٰہی اور شان الٰہی بری ہیں۔ بہرحال ترمیہم کو واحد حاضر کا صیغہ مان کر اگر پتھراؤ کی نسبت قریش کی طرف کردی جائے تو علاوہ قواعد نحوی متعدد خلاف ورزیوں کے عربیت کے ذوق پر سورہ میں تفصیل بعد الاجمال کی مسلسل ترتیب بھی بگڑ جاتی ہے درمیانی انتزاعی سوالات کے جوابات کا تسلسل بھی منقطع ہو جاتا ہے افعال خداوندی کا مرتب سلسلہ بھی درمیان سے کٹ جاتا ہے ایک مضمون کے دو ٹکڑے بھی ہو جاتے ہیں اور وہ دونوں ناتمام اور ادھورے بھی ثابت ہوتے ہیں پھر باہم بے جوڑ بھی بن جاتے ہیں جو خدا کے کلام کو ایک ایسا بے ربط اور بے معنی کلام بنا دیتے ہیں کہ تمام بشری کلاموں کو بھی اس سے عار آنے لگتا ہے۔ عیاذ باللہ۔

اگر پرویز صاحب کو ان امور سے کوئی عار نہیں آتا تو نہ سہی مذاق سلیم اور فہم مستقیم تو اس بناوٹی تفسیر کو جو ہم رنگ تحریف ہے کبھی قبول نہیں کرسکتا۔

بہرحال یہ کافی روشنی میں آگیا کہ ترمیہم مضمون و معنی کے لحاظ سے مذکر حاضر کا صیغہ نہیں بن سکتا اور اگر پرویز صاحب کا یہ اختراعی دعویٰ تسلیم کر لیا جائے کہ ترمیہم مذکر حاضر کا صیغہ ہے جس کا فاعل قریش ہیں اور پتھراؤ کی نسبت ان کی طرف کی جائے تو نہ صرف تاریخ و تفسیر سلف ہی کا متعلقہ نظام بگڑ جاتا ہے بلکہ خود نظم قرآن میں بھی ایسی ایسی خرابیاں رونما ہو جاتی ہیں جو کلام ربانی ہی نہیں کسی شائستہ بشری کلام کے لئے بھی زیبا نہیں ہوسکتیں۔ اور نہ صرف نازیبا بلکہ ان کے ہوتے ہوئے اس سورہ کا نظم اس کا موضوع بحث اور اس کا مخاطب فائدہ سب ہی کچھ الٹ کر قصہ کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

اب اس کے بعد اگر ترمیہم کو لفظی حیثیت سے دیکھئے اور فنون عربیۃ و بلاغۃ کی رو سے اس کے واحد یا جمع ہونے پر غور کیجئے تب بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسے صرف مؤنث غائب ہی کا صیغہ ہونا چاہئے نہ کہ واحد حاضر کا

ورنہ واحد حاضر ماننے میں فنی حیثیت سے پھر ویسی ہی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں جن سے کلام کا حسن اور شیوۂ بلاغت پامال ہوکر رہجاتا ہے۔ چہ جائیکہ کلام میں کلام خداوندی ہونے کی شان باقی رہے۔ کیونکہ واحد حاضر ماننے کی صورت میں پہلا سوال تو وہی ہوگا جو ڈاکٹر احمد اللہ خانصاحب نے کیا تھا کہ اس واحد کے صیغہ میں جماعت قریش کیسے داخل ہوسکتی ہے؟ جس کا داخل ہونا اس لئے ضروری ہے کہ پتھراؤ کو آپ کسی ایک کی طرف نہیں بلکہ پوری جماعت قریش یا اہل مکہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

اس کے جواب میں پرویز صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "بلاشبہ یہ صیغہ تو واحد کا ہے مگر اس کا مفہوم جمع کا ہے" لیکن میں عرض کروں گا کہ واحد و جمع میں اتحاد مفہوم کا دعویٰ تو بجائے خود ہے۔ حذاق ائمہ لغۃ اور رؤسا بلاغۃ کے نزدیک تو لغۃ عرب کے دو لفظوں میں ترادف کا دعویٰ بھی مشکل ہے۔ ان کے نزدیک ہر ہر لفظ اور ہر ایک صیغہ اپنی وضع کے لحاظ سے اپنا جداہی مفہوم رکھتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی معنوی خصوصیت ایسی ہوتی ہے جو اس کے دوسرے مماثل میں نہیں ہوتی اس لئے ان کے اصول پر دو لفظ متقارب المعنی تو ہوسکتے ہیں لیکن مترادف المعنی نہیں بن سکتے چہ جائیکہ دو صیغے اور وہ بھی واحد و جمع کے متحد المفہوم بن جائیں جنکی لفظی وضع اور معنوی حیثیت میں زمین و آسمان کا فرق بلکہ تغائر کی نسبت ہے۔

پرویز صاحب نے ترمی اور الم تر کا فاعل ایک بنا کر الم تر کو جمع کا ہم مفہوم ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم سے کئی الم تر کی نظیریں پیش کی ہیں جنمیں ان کے نزدیک جمع کا مفہوم لیا جانا ناگزیر ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اتحاد مفہوم کا دعویٰ وہاں بھی غلط اور لغۃ عرب کی تکذیب ہے۔

ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ واحد و جمع میں باوجود تغائر مفہوم کے ایک سے دوسرے کے معنی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ ان کی پیش کردہ مثالوں کے الم تر میں واحد سے جمع کے معنی مراد لئے جانے بھی ضروری نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہاں واحد سے واحد ہی کے معنی مراد ہوں اور ان تمام الم تر کے صیغوں کا فاعل واحد مخاطب ہو۔ یہ جداگانہ بات ہے کہ وہ واحد مخاطب کوئی معین فرد نہ ہو بلکہ جماعت کا ہر وہ فرد ہو جو اس تخاطب کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس صورت میں ان صیغہائے الم تر کے مخاطب دنیا کے تمام انسان ہو سکتے ہیں مگر نوبت بنوبت اور علی سبیل البدلیت یعنی ہر ہر واحد غیر معین طریق پر ایک ہی ایک ہوکر الم تر کا مخاطب بنتا رہیگا اور مخاطب بنجانے کے بعد گویا اس کے فاعل ہونے کی تعیین ہوتی رہے گی جس کا علم بھی تعیین سے پہلے کسیکو ہونا ضروری نہیں ہے۔ اندریں صورت اس قسم کے عبرت آموز صیغہائے الم تر کے مخاطب تو یقیناً بہت سے ہوجائیں گے مگر ہونگے ایک ہی ایک ہوکر مجموعی حیثیت سے نہیں کہ جس سے اس صیغہ کو معنیً جمع کہدیا جائے ورنہ پھر اس صیغہ کا واحد لانا ہی عبث ہوجائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام الم تر کے صیغے مفہوم کے

لحاظ سے تو جمع تھے ہی نہیں۔ اب مراد کے لحاظ سے بھی انکا جمع ہونا ضروری نہ ہوا بلکہ واحد ہی لہے اور جبکہ پرویز صاحب کے اس قیاس تمثیلی میں مقیس علیہ کے کسی الم تر کا بھی مفہوماً یا مراداً جمع ہونا ضروری نہ نکلا تو پھر سورۂ فیل کے الم تر میں یہ جمع کے معنی کہاں سے آجائیں گے؟ جو محض ان صیغوں پر قیاس کرکے مانے گئے تھے۔ کیونکہ جو چیز مقیس علیہ میں نہیں ہوتی وہ مقیس میں بھی نہیں آسکتی۔

رہا یہ کہ ان پیش کردہ مثالوں میں بقول پرویز صاحب کے الم تر کے واحد سے جمع مراد لئے جانے کی مجبوری یہ ہے کہ آگے انہی الم تر کے وحدانی مخاطبوں کو یذھبکم اور سخر لکم وغیرہ میں بصیغۂ جمع خطاب کیا گیا ہے اگر الم تر کا فاعل جمع نہ لیا جائے تو سابق ولاحق میں خطاب کی یکسانی باقی نہ رہے گی تو میں عرض کروں گا کہ یکسانی قائم رکھا جانا ہی یہاں کب ضروری ہے۔ بلکہ شاید یہ زیادہ قرین بلاغۃ ہو کہ الم تر اپنی وحدۃ پر رہے اور سخر لکم وغیرہ اپنی جمعیۃ پر۔ کیونکہ الم تر سے تو خطاب عبرت مقصود ہے اور اس کے لئے اجتماعی حیثیت ضروری نہیں۔ اور سخر لکم سے بیان تسخیر عالم مقصود ہے جو تنہا تنہا ایک ایک انسان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ نوع کے لئے ہے اور پھر اس میں بھی تسخیر کے بہت سے افراد وہ ہیں جو انسانوں کی اجتماعی حیثیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس صورت میں آخر اس میں کیا حرج ہے کہ عبرت دلانے کے لئے تو الم تر میں سبکو الگ الگ پکارا گیا اے زید اے عمرو اے فلاں اے فلاں اور تسخیر مجموعی دکھلانے کے لئے سخر لکم وغیرہ میں سبکو ملا کر خطاب کر دیا گیا جن میں یہ زید عمر بکر بھی داخل ہو گئے۔ اور خلاصۂ مضمون یہ ہو گیا کہ اے زید اور اے عمرو وغیرہ اپنی جماعتی حیثیت پر غور کرو کہ تم سب کے لئے ہم نے جہانوں کو سخر کر دیا ہے۔ پس کیا مجبوری ہے کہ سخر لکم کی جمعیۃ کی وجہ سے الم تر کی وحدۃ کو کھو دیا جائے جیسا کہ الم تر کی وحدۃ کی مجبوری سے سخر لکم کی جمعیۃ کو فنا نہیں کیا گیا اس میں دونوں کلمے اپنی اپنی وضع کا مفاد پیش کرتے رہیں گے جیسے اصول کا قاعدہ ہے کہ "المطلق یجری علی اطلاقہ والمقید علی تقییدہ" اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سخر لکم وغیرہ کی مجبوری سے وہاں الم تر کے صیغوں سے جمع ہی کے معنے مراد لئے جانے ضروری ہیں تو سورۂ فیل کے الم تر کے بعد کونسا ایسا جمع مخاطب کا کلمہ ہے جس کی مجبوری سے الم تر کو بھی جمع بنایا جانا ضروری ہے؟ اور جب نہیں تو اس الم تر کا ان پیش کردہ صیغہائے الم تر پر قیاس کرنا کیا قیاس مع الفارق نہ ہوگا؟ اس لئے استدلال کی بنا ہی منہدم ہو گئی اور پرویز صاحب کا قیاس تمثیلی باطل ہو گیا۔ پس واحد و جمع میں اتحاد مفہوم یا ترادف معنوی تو سرے ہی سے نہ تھا البتہ مراداً دونوں کا مصداق ایک ہو سکتا تھا سو یہاں وہ بھی ضروری نہ نکلا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ یہاں الم تر ہر حیثیت سے واحد ہی کا صیغہ ہے اور اسکا مفہوم و معنی بھی واحد ہی کا ہے نہ کہ جمع کا۔

اور جبکہ پرویز صاحب کا یہ دعویٰ کہ الم تر کا فاعل جماعۃ قریش ہے ان کے بیان کردہ قیاس تمثیلی کی بنا پر

صحیح نہ ہوا تو اُن کا یہ دعویٰ بلا دلیل رہ گیا۔

اس کے بعد اگر ذرا اور آگے بڑھو تو الم تر سے جمع مراد لینے کا یہ دعویٰ محض بلا دلیل ہی نہیں بلکہ خلاف دلیل بھی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ واحد وحدۃ کے لئے وضع کیا گیا ہے جمع کے لئے نہیں۔ اس لئے واحد کو جمع کے لئے استعمال کیا جانا یقیناً اس کی اصل وضع کے خلاف استعمال ہوگا۔ اس کو فن عربیہ میں مجاز کہتے ہیں۔ اور یہ فن کا مسلم مسئلہ ہے کہ کسی کلمہ کو خلاف وضع استعمال کرنا یعنی حقیقت چھوڑ کر مجاز پر آنا بلا کسی قرینۂ صارفہ کے جائز نہیں کیونکہ کسی کلمہ کا حقیقت پر ہونا یعنی اپنے موضوع لہ میں استعمال ہونا تو کسی دلیل کا محتاج نہیں کہ وضع واضع خود ہی اس کی مستقل دلیل ہے لیکن خلاف وضع استعمال ہونا یعنی مجاز میں آجانا یقیناً ایسی دلیل کا محتاج ہے جو اس خلاف وضع کام کی انجام دہی کی مجبوریوں پر دلالت کرے اور بتلائے کہ اس جگہ یا تو معنیٰ حقیقی بن ہی نہیں سکتے تھے یا بن کر بہت سی خرابیوں کا موجب ہوتے تھے وغیرہ وغیرہ

پس پرویز صاحب نے جبکہ الم تر واحد کو جمع بنا کر اس صیغہ کو اس کی اصل وضع کے خلاف استعمال کیا تو یقیناً اصل دلیل (یعنی وضع واضع) کی خلاف ورزی کی لیکن اگر اس پر وہ کوئی مجبورکن قرینہ اور حجۃ پیش کردیتے جس سے واضح ہوتا کہ انھیں ترک حقیقت اور اختیار مجاز کی کیا مجبوری پیش آئی تو یہ خلاف ورزی حدِ جواز میں آجاتی۔ مگر جبکہ ایسا نہیں کیا تو وجہ جواز کے سامنے آئے بغیر محض خلاف ورزی اصل حجۃ ہی باقی رہی جس کا انھیں کوئی حق نہیں۔ اس لئے الم تر کو جمع کے معنیٰ میں لینا خلاف دلیل بھی نکلا۔

خلاصہ یہ کہ پرویز صاحب کا الم تر سے صیغۂ واحد کو مفہوماً جمع کہنا تو سرے سے غلط تھا کہ واحد و جمع میں اتحادِ مفہوم ہو ہی نہیں سکتا پھر اس سے جمع مراد لینا بے دلیل بھی نکلا کہ ان کا قیاس تمثیلی ایک درمیانی احتمال آجانے اور مقیس و مقیس علیہ میں کسی علۃ جامعہ نہ ہونے کے سبب غلط تھا اور اوپر سے خلاف دلیل بھی نکل آیا کہ خلاف ورزیٔ حقیقت بلا وجہ دلیل اصلی کا معارضہ ہے۔ اس لئے الم تر سے جمع کے معنے مراد لئے جانے کی کوئی بھی صورت نہ رہی کہ جس سے قریش یا اہل مکہ کو خطاب کیا جا سکے۔

اچھا اگر پرویز صاحب نے ان تمام بدیہیات اور مدلل نظریات کا مقابلہ ٹھان کر الم تر واحد کو جمع کے معنیٰ میں لیا ہی تھا تو پھر یہ معلوم ہو سکا کہ انھوں نے اس جمع کے افراد میں تخصیص کس دلیل سے کی؟ یعنی الم تر کے مخاطب اس جمع کے تحت میں فقط قریش یا اہل مکہ ہی کیوں بنائے گئے؟ اور اس جمع کا عموم وشمول کیوں باطل ہوگیا؟ قاعدہ کی رو سے اس جمع کے افراد یا تو دنیا کے سارے انسان ہوتے جبکہ الم تر کی وضع میں مسلم و کافر کی کوئی فرق نہیں یا کافر ہی ہوتے تو پھر دنیا کے سارے کافر ہوتے کیونکہ الم تر میں قریش کی کوئی تصریح نہیں اور یا پھر اسی اصول پر سارے مسلمان ہوتے لیکن قرآن میں کسی دلیل تخصیص کے نہ ہوتے ہوئے بھی جس کے سوا پرویز صاحب کے

نزدیک کوئی چیز حجت ہی نہیں ہے آخر یہ تخصیص کہاں سے آگئی کہ الم تر کا مخاطب یا فاعل صرف قریش اور اہل مکہ بن گئے۔ اگر کوئی اہل حق تخصیص کے ساتھ الم تر کا مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدے تو پرویز صاحب کے نزدیک دلیل تخصیص ہونیکی وجہ سے ناجائز اور وہ خود تھوڑی سی نام نہاد تعمیم کے بعد فوراً ہی آگے چلکر تخصیص کی حدبندیاں قائم کردیں تو بے دلیل بھی جائز نہ جس دلیل سے ان کے نزدیک الم تر میں رسول کی تخصیص ناجائز تھی اسی دلیل سے اس میں قریش یا اہل مکہ کی تخصیص کیوں ناجائز نہیں ہوسکتی؟ اندریں صورت الم تر میں رسول کی تخصیص تو پرویز صاحب کے نزدیک ناجائز اور قریش یا اہل مکہ کی تخصیص ان کے فریق مقابل کے نزدیک ناجائز۔ اگر واقعی پرویز صاحب یہ چاہتے ہیں کہ الم تر میں تعمیم کرکے اس کے فاعل بہت سے بنا سکیں اور ادن کا فریق مقابل یہ چاہتا ہے کہ اس واحد کے صیغہ کا فاعل بھی واحد ہی رہے تو ان دونوں متضاد باتوں کے جمع ہوجانے کی صورت صرف وہی ہے جو ہم نے پرویز صاحب کے قیاس تمثیلی کو رد کرتے ہوئے بطور احتمال بیان کی تھی۔ کہ الم تر کا فاعل ایک ہی ہو مگر ہو غیر معیّن یعنی بطور بدلیّت اور نوبت بنوبت ہر وہ شخص ارکا مخاطب ہوتا رہے جو اس خطاب عبرت کو سننے اور عبرت پکڑنے کی صلاحیت پیدا کرے۔ مگر ہو ایک ہی ایک بنکر نہ جمع ہوکر۔ اس صورت میں الم تر اپنی لغوی وضع کے مطابق واحد ہی کا صیغہ رہا اور واحد ہی اس کا فاعل بھی رہا لیکن فاعل کی تخصیص کسی نام یا طبقہ سے نہ ہوئی بلکہ اس کا فاعل زید وعمر کے بجائے مخاطب ہوا۔ اور معنی یہ ہوگئے کہ الم تر ایہا المخاطب (اے مخاطب کیا تجھے پتہ نہیں؟) اس صورت میں نہ تو الم تر اپنے مفہوم یا مراد کے لحاظ سے جمع بنتا ہے اور نہ محض کسی ایک فاعل پر مقصور ہوکر واحد منفرد ہوجاتا ہے بلکہ ایسا واحد بن جاتا ہے کہ جمع نہوتے ہوئے بھی اس کے عموم سے کام جمع ہی کا نکل آتا ہے ہاں یہ عموم قریش یا اہل مکہ تک بھی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ ہر عبرت پذیر انسان کے لئے عام ہوجاتا ہے۔ اس میں چونکہ ایک حد تک پرویز صاحب کا کام بھی نکل گیا کہ یہ الم تر محض وحدۃ منفردہ میں محصور نہ رہا۔ اس لئے گویا یہ صورت ان کی بھی مسلمہ ہوگئی یا ہوسکتی ہے زائد سے زائد یہ ہوگا تاکہ الم تر کے مخاطب اول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے جن سے اس تخاطب کا آغاز ہوا ہے۔ پھر آپ کی زبان مبارک سے سننے والے ہوں گے اور پھر ان سامعین کی زبان سے بعد کے سننے والے بنیں گے اور پھر تم و ثم۔ ہمارے زمانہ تک کے تمام عبرت پذیر انسان یکے بعد دیگرے مخاطب بنتے چلے جائیں گے۔ مگر ایک ہی ایک ہوکر اور برسبیل بدلیّت تو الم تر میں کسی فرد یا طبقہ کی تخصیص نہیں ہوگی کہ دلیل تخصیص کے مطالبہ یا انتظار کی نوبت آئے۔

اور جب یہ صورت ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس الم تر کے مخاطبوں میں کسی زمان یا مکان کی تخصیص بھی نہیں ہوسکتی ورنہ پھر سارے انسان نوبت بہ نوبت اس صیغہ کے فاعل نہ بن سکیں گے۔ کہ سارے انسان

مختلف زمانوں ہی میں تو پھیلے ہوئے ہیں اور جب وہ سب مخاطب ہیں تو گویا نزول آیت کے بعد کا ہر زمانہ مخاطب ہے۔ اس لئے اس تخاطب میں زمانہ حائل نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ضروری نہ ہوگا کہ یہ سارے مخاطب ہر زمانہ میں پیاپے اور متصلاً بلا انقطاع ہی اَلَمْ تَرَ کے فاعل بنیں۔ بلکہ جب بھی کوئی عبرت پذیری کیلئے تیار ہو جب ہی مخاطب بن سکے گا۔ اس سے اَلَمْ تَرَ کے ان کثیر فاعلوں کی نوعیت مشخص ہوگئی ہے کہ وہ شخص ایک نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اجتماعاً نہیں بلکہ انفراداً ہیں۔ پھر کسی ایک زمانہ کے نہیں بلکہ ہر زمانہ کے ہیں اور پھر ان کے تخاطب میں کوئی زمانی اتصال بھی شرط نہیں بلکہ حسب عبرت پذیری یہ تخاطب وقتاً فوقتاً ہر زمانہ میں ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔

اس مقدمہ کے بعد پرویز صاحب کے اس دعویٰ پر غور کیجئے کہ جو "فاعل اَلَمْ تَرَ کا ہے وہی تَرْمِی کا بھی ہے یعنی جنہیں اَلَمْ تَرَ میں خطاب ہے انھوں نے ہی تَرْمِی کا فاعل بنکر ابرہہ پر پتھراؤ بھی کیا ہے"۔ اس دعویٰ کی رو سے ظاہر ہے کہ جو چار نوعیتیں اَلَمْ تَرَ کے فاعل کی ابھی مشخص ہوئیں وہی چاروں تَرْمِی کے فاعل کی بھی ہوں گی کہ دونوں کا فاعل حسب تصریح پرویز صاحب ایک ہی ہیں تو تَرْمِیْهِمْ کے معنی یہ ہوں گے کہ "اے دنیا کے ہر ہر فرد تو نے ابرہہ پر تنہا تنہا ہر ہر زمانہ میں بلا کسی شرط تسلسل واتصال کے پتھراؤ کیا"۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ گویا یہ پتھراؤ کسی ایک ہی مدت میں ہو کر ختم نہیں ہو گیا بلکہ وقوع واقعہ سے تا ایندم ہوتا رہا اور قیامت تک ہوتا رہے گا یعنی جو شخص بھی وادی مکہ میں کسی وقت بھی چلا جائے گا خواہ حج کرنے جائے یا سیاحت کے طور پر پہونچے تو اسے اصحاب فیل وہیں کھڑے ہوئے ملیں گے اور وہ پتھراؤ کر کے انکا بھرکس نکال آئے گا۔ گویا بطور تجدد امثال اصحاب فیل وہاں روزانہ تازہ بتازہ ہو کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنا بھرکس نکلوانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ اب گدھ چیلوں کی خبر رساں ایجنسی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ زمانہ میں خبر رساں آلات ایجاد ہو چکے ہیں اس لئے گدھ چیلوں کے قبائل نے بھی اپنا قدیم رسم ورواج بدلدیا اور پیشہ چھوڑ دیا ہے۔ یہ پتھراؤ کیا ہوا اچھا خاصا مداری کا تماشہ ہو گیا۔ کہ ہر وقت اس کا پلاٹ اُسی صورت وہیئت کے ساتھ موجود اور دیکھنے سننے والوں کے لئے ہمہ وقت سامان طرب حاضر۔ معاذ اللہ۔

اس سے صاف واضح ہے کہ سورۂ فیل کا اَلَمْ تَرَ جیسے جمع کے معنی میں نہیں آسکتا ایسے ہی اس اَلَمْ تَرَ اور تَرْمِی کا فاعل بھی ایک نہیں ہو سکتا۔ آخر کوئی وجہ کوئی قرینہ یا کوئی عقلی احتمال تو اس وحدۃ فاعل کا داعی ہونا چاہئے تھا؟ محض وحدۃ پرستی کا یہ ذوق و شوق تو کافی نہیں ہو سکتا کہ واحد و جمع میں بھی وحدۃ مفہوم مان لی جائے اور اَلَمْ تَرَ اور تَرْمِی میں بھی وہی وحدۃ فاعل تسلیم کیجائے اور محض اس لئے کہ ہمارا جی اسیطرح چاہتا ہے بہرحال واضح ہو گیا کہ تَرْمِیْهِمْ کو واحد حاضر کا صیغہ ماننا معنوی حیثیت سے ممکن نہیں۔ اب یہ لفظی اعتبار سے

ممکن ہے اور جب یہ ناممکن ہے تو قریش اس کا فاعل بنکر ابرہہ پر پتھراؤ بھی نہیں کر سکتے۔ اور جب قریش کا پتھراؤ باطل ہوا تو گدھ چیلوں کی خبررساں ایجنسی کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اور جب یہ پرندے خفیہ پولیس نہ رہے تو پھر لامحالہ یہ انکی سپاہی ہی ہو سکتے ہیں اور قریش کی جگہ خود لیکر یعنی ترمی کا فاعل بنکر خود ہی پتھراؤ کے متکفل ہو گئے۔ اور اس صورت میں ترمی وہی مؤنث غائب کا صیغہ ہو جاتا ہے جو امت کے عام سلف اور خلف کا اجماعی دعویٰ ہے۔ جس میں سے صرف ایک پرویز صاحب یا ان کا کوئی ہمنوا شاذ رہجاتا ہے۔

ان تفصیلات کے بعد کیا مجھے پرویز صاحب اجازت دیں گے کہ میں انہی کے الفاظ میں انھیں اسطرح مخاطب کروں کہ (سورۂ فیل کے) اس (پرویزی) مفہوم کی علت یہ ہے کہ اس سورۂ مقدسہ کے ایک لفظ ترمیھم کا غلط مفہوم سامنے آگیا جس پر غلط (خودساختہ) روایات کی عمارت قائم ہوگئی اور وہی روایات (پرویزی مذاق کے حلقوں میں) رواج پذیر ہو گئیں۔ ایک لفظ کے مفہوم کی درستگی سے جسکو ہم نے ابھی واضح کر دیا ہے) سارا مطلب واضح ہو جاتا ہے (بشرطیکہ پرویز صاحب دماغ کو خیالات واوہام سے فارغ کر کے خالص اتباع حق کے جذبہ سے غور و فکر کریں۔ اور اتباع نفس ہونی سے کنارہ کش ہوں) ان الذین یلحدون فی ایاتنا لایخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر امّن یاتی امنا یوم القیمۃ اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر۔ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم وانہ لکتاب عزیز لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید

دارالعلوم کے بانی کی کہانی

(کچھ)

اُن ہی کی زبانی

۵

(از حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی (صدر شعبۂ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی)

کے حال میں آج مبتلا ہیں، تصویر بھی اگر اس وقت کی کھینچی جاتی، تو جو لطف حضرت کے ان الفاظ نے پیدا کیا ہے آور جانے والے پنڈت جی کی ہیئت کذائی کا جو نقشہ دماغ کے سامنے آتا ہے۔ شاید تصویر اس کیفیت کو پیدا نہیں کر سکتی تھی، خصوصاً جب ہم اس حقیقت کو اپنے سامنے رکھتے ہیں کہ کسی اخبار کے ایڈیٹر، یا نیوز ایجنسی کی "خبر" نہیں ہے، بلکہ اس قلم کی عکاسی ہے جس سے حقیقت یا جو کچھ ہوا تھا اس پر سر مو اضافہ ناممکن ہے اور یہ تھا آخری انجام اس معرکہ کا جو حضرت والا اور پنڈت دیانند جی کے درمیان ہونے والا تھا، لیکن افسوس کہ نہ ہو سکا، کون کہہ سکتا ہے کہ بجائے "شکرم پر بیٹھ کر یہ جا وہ جا" کے پنڈت جی مولانا کے سامنے اگر آجاتے، تو جدھر وہ تشریف لے گئے، کیا تعجب ہے کہ اُدھر سے پلٹ کر اس راستہ پر لگ جاتے، جس پر چلنے کے بعد آدم کی اولاد کو اپنے باپ کی کھوئی ہوئی جائداد پھر واپس ملجاتی ہے، کاش! یہ ہو جاتا، تو کتنے فتنے جو اٹھے، اور اس وقت اٹھ رہے ہیں' یا آئندہ اس ملک میں اٹھنے والے ہیں شائد نہ اٹھتے، لیکن ثماقدر اللہ فسوف یکون بھیجنے والے نے جس جگہ "نبتلیہ" (تاکہ ہم اس کو آزماویں) کے لئے "لانسان" کو بھیجا ہے، وہاں سے بھی 'امتحان وابتلا" کے "پاس" اور "فیل" " فاز" یا "خاب" کے اعلان کا کیوں کانوں کو انتظار رہتا ہے۔ شارع حقیقت کے اس قطعی فیصلہ کو کون توڑ سکتا ہے۔

جنت بنا سکے گا ہرگز نہ کوئی اسکو ❊ اکبر یوں ہی چلی ہو دنیا یوں ہی چلے گی

وان الاٰخرۃ ھی دار القرار (مومن) (اور اس پہلے کے بعد) جو پچھلا دورِ حیات ہے ٹھہراؤ کا مقام تو وہی ہے

واقعہ اپنی ان تفصیلات کے ساتھ جو براہ راست حضرت والا کے بیان سے ماخوذ ہے ختم ہو گیا۔

بیچ بیچ میں ان کے بعض نتائج پر ضمناً میں تنبیہ بھی کرتا چلا آیا ہوں، لیکن جی نہیں چاہتا کہ "دیانندی معرکہ" کے جن بعض پہلوؤں کی طرف بے اختیار میرا خیال جو منتقل ہو رہا ہے، انھیں صرف اپنی حد تک

محدود رکھوں۔ پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ حضرت والا کی فطرت کے ایک خاص پہلو پر اس سے روشنی پڑتی ہے، یعنی آپ کی زندگی کے دوسرے واقعات میں کا کچھ ذکر میں نے بھی کیا ہے، بہ ظاہر بہ حلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی عام چیزوں کے متعلق آپ کی گرفت میں چنداں سختی نہ تھی، اس لئے جو مل گیا پہن لیا جو سامنے آگیا کھا لیا، جہاں سونے کو جگہ مل گئی سو رہے، شاہجہاں پور کے عظیم الشان میلہ میں تشریف لے جاتے ہیں، شہر نیازمندوں اور معتقدوں سے بھرا ہوا ہے، لیکن میلہ کی رپورٹ میں ہے کہ ریل آپکے ساتھ علماء کی ایک جماعت اتری ہر ایک نے کسی نہ کسی رئیس کی کوٹھی کی راہ لی لیکن حضرت والا نے چاہا کہ میری وجہ سے رات کے وقت لوگوں کو کیوں تکلیف ہو۔

اور بجائے رئیسانہ بنگلوں کے شاگرد کو ساتھ لئے کسی معمولی سرائے میں فروکش ہو گئے، رپوٹر کے الفاظ یہ ہیں

"غرض مولوی صاحب (حضرت والا) سب ساتھیوں (علماء) کو چھوڑ کر مولوی محمود حسن (سیدنا حضرت شیخ الہند) کو اپنے ہمراہ لیکر چپکے سے شہر ہو لئے، قصہ مختصر رات کو ایک سرائے میں آرام فرمایا"

مگر سرائے کا مسافر واقع میں سرا کا مسافر کب تھا جو چپکے سے اسکو وہاں آرام کا موقع ملتا آدھی سے زیادہ رات گذر چکی تھی کہ بعض لوگوں تک یہ خبر کسی نہ کسی نے پہنچا ہی دی اسی وقت ہانپتے کانپتے یہ بیچارے سرا پہنچے۔

"دو بجے رات کے سرائے میں جاکر مولوی صاحب کو جا گھیرا بس ازاصرار نا چار مولوی صاحب ان کے مکان پر تشریف لے لئے" ص۳

اور حضرت والا کی زندگی کا یہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے، رات کو تو آپ نے یہ کیا صبح کو میلہ کا مقام جس کا نام چاندا پور تھا، اور شہر شاہجہانپور سے پانچ چھ میل دور تھا، اور علماء کے لئے تو سواریوں کا نظم تھا، لیکن جس نے دنیا کے کسی قاعدے کو سختی کے ساتھ نہ پکڑنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا قبل اس کے کہ لوگ سواری لیکر حاضر ہوں، صبح کی نماز کے بعد ہی اندھیرے منھ اپنے اس شاگرد کو ساتھ لئے پیادہ پا چاندا پور روانہ ہو گئے، لوگوں نے نماز کے بعد ڈھونڈھا ہوگا مگر اسلام کا آفتاب تو چاندا پور کے افق پر چمک رہا تھا، رپورٹر کے الفاظ یہ ہیں۔

"بالجملہ مولوی صاحب (حضرت والا) صبح کو نماز پڑھ کر پیادہ پا ہی چاندا پور میں جا چکے تھے" ص۴

خلاصہ یہ ہے کہ تقریباً پوری زندگی یوں ہی طلائی رنگ میں حضرت نے گذار دی جس کے واقعات کی تفصیل کا فرض اصل سیرت نگار کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ بطور مثال کے میں نے ان چند معمولی مشہور باتوں کا ذکر کیا۔

لیکن واقعہ یہی ہے جس شخص کو زندگی کے ان عام واقعات میں اتنا نرم پایا گیا تھا وہ ہر معاملہ میں نرم تھا؛ یقیناً زندگی کے تقریباً ۔۔ اکثر شعبے جن میں دنیا والے عموماً سخت ہیں، اس میں خدا نے انکو نرم بنا کر پیدا کیا تھا؛

اور اس حد تک نرم کہ دنیا والوں کو ممکن ہے ان کے متعلق ایسے آدمی ہونے کا مغالطہ ہو سکتا تھا جسے عموماً لاابالی وارستہ مزاج وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

مگر لاابالیت کا یہ سارا قصہ اگر سچ پوچھئے تو ان ہی معاملات تک محدود تھا، ورنہ ایک یہی دیانند جی کے مقابلہ کا معاملہ ہے، دیکھتے ہو! یہاں آپ کی پکڑ اور گرفت کی سختی کی کوئی انتہا ہے، عام مجمع میں نہیں خاص میں، ہمارے گھر میں نہیں اپنے گھر میں، دن کو نہیں رات کو، چھاونی کے حدود میں نہیں عید گاہ کے میدان میں تقریراً نہیں تحریراً، تحریر بھی اگر تم سے نہ پڑھی جائے۔ تمہاری طرف سے میں ہی پڑھ دوں گا، کوئی شق کوئی پہلو ایسا باقی چھوڑا گیا ہے جہاں پہونچنا یا جہاں تک پہونچا ناممکن تھا، وہاں پہونچنے یا پہونچانے سے دریغ کیا گیا ہو! وان ذلك من عزم الامور۔

وہی جو تمہارے کپڑوں لتوں، کھانے پینے، رہنے سہنے میں اتنا آزاد مزاج واقع ہوا تھا کہ بھرے مجمعوں میں میلے کپڑوں کے ساتھ ہم چشموں، اور ہم عصروں کے درمیان چلے جانے سے اس کے دل پر کوئی خطرہ بھی نہ گذرتا تھا، آج اس کی گرفت کا تماشا کتنی قوت سے کیا جا رہا ہے!

پس سچی بات یہی ہے، کہ جن معاملات میں ان کو نرم سمجھا جاتا تھا ان میں بھی وہ دراصل سخت ہی تھے، جب یہی طے ہو چکا تھا کہ جن مقصدوں تک پہونچنے کے لئے ایک سودا کے ساتھ ساتھ ہزار غم پالنے پڑیں گے، ان کی حد تک تو انھوں نے غم کے ان اڈوں ہی کے اڑا دینے کا عزم کر لیا تھا، اور آخر وقت تک اس عزم میں غیر متزلزل رہے گویا علمی اصطلاح میں یوں سمجھو کہ ان میں "لابشرط شئ" کے مقام ہی کا عزم تھا، لیکن جن امور کی تکمیل "بشرط شئ" کے مقام کی مقتضی تھی، وہاں اس "شئے" کے کسی پہلو سے لاپروائی برتنا قطعاً روا نہ رکھتے تھے، جیسا کہ دیانند جی کے معاملہ میں کسی پہلو کو سر مہر رہنے پر راضی نہ ہوئے۔

اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ سراسر عزم، اور صرف ارادہ تھے، یہ جو لوگوں کو اپنے رکھ رکھاؤ میں خاص خاص پابندیوں کا پابند دیکھا جاتا ہے اور انھیں داد دی جاتی ہے کہ وضع کے وہ بڑے پکے ہیں، شیروانی کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے، پلنگ اور گدے کے بغیر سو نہیں سکتے، یہ نہیں کر سکتے وہ نہیں کر سکتے ہو سکتا ہے کہ وہ بھی ارادہ کے پکے ہوں، لیکن اس ارادہ کی پختگی کا مقابلہ کیا وہ ارادہ کر سکتا ہے، جس میں ان تمام پابندیوں کے ٹھکرانے کا عزم بالجزم کر لیا گیا ہو، لیکن غلطی سے لوگ ایسوں کو تو غیر پابند قرار دیتے ہیں، اور سچ تو یہ ہے کہ جن چیزوں کو تمہارا نفس چاہتا ہے اگر ان کے مہیا کرنے کے آپ پابند ہیں تو جدھر ہوا کا رخ ہے اسی طرف چل رہے ہیں، گاڑی کو جس طرف انجن لئے جا رہا ہے، آپ نے بھی اگر گاڑی کو اسی طرف ڈھکیل دیا، تو یہ آپکا کمال ہے یا انجن کا، لیکن ہوا جس طرف بہ رہی تھی، اور انجن جس سمت گاڑی کو لئے جا رہا تھا، اگر چند انچ بھی

اس کی مخالف سمت چلنے یا چلانے میں کامیاب ہوئے تو یہی اصل آپ کی کامیابی ہے اور قوت ارادی کا سچا ثبوت بھی ہے تعجب ہوتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہیں سنتے ہیں اور نہیں سنتے ہیں ہندوستان کی ہر تاریخ کا وہ حصہ جو غدر کے بعد لکھا گیا، اس میں ذکر کیا جاتا ہے التزاماً و حتماً ذکر کیا جاتا ہے بڑے زور شور اور بلند آہنگی کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، کہ چند جھونپڑیوں کو مسلم یونیورسٹی کی راہ پر لگانے والا بڑا آدمی تھا اتنا بڑا آدمی کہ اگر مادر گیتی نہیں تو مادر ہند (بھارت ماتا) گذشتہ صدی میں ایسا بچہ نہ جن سکی، حالانکہ میرے خیال میں بجائے راہ کے لگنے کے اسی زمانہ میں ان جھونپڑیوں کا یونیورسٹی کا نہ بن جانا محل حیرت ہے؟ یقیناً یہ گاڑی اسی لائن پر چھوڑی گئی تھی، جس پر زمانہ کا انجن حکومت وقت کی اسکیم سے اسے بھگا لے جانے کے لئے تیار کھڑا تھا اسی کا وقت تھا، اسی کا زمانہ تھا، اسی کی مانگ تھی، اسی کا مطالبہ، امرا بھی اسی کے لئے تھے اور غربا بھی، چھوٹے بھی اسی کے لئے اور بڑے بھی، بڑی بڑی ریاستوں کا خزانہ کھلا ہوا تھا۔ خطابوں اور سرفرازیوں کی ساری پونجی اسی میں پوشیدہ تھی۔

لیکن اندھا بنانے والوں نے لوگوں کو کتنا اندھا بنایا کہ جب ٹھیک آندھی کی پوری مخالف سمت انجن جدھر گاڑی کو اپنی پوری قوت سے آخری قوت سے کھینچ کر لے جانا چاہتا تھا، اللہ کے ایک اور بندے نے انار کے ایک درخت کے نیچے سے کش مکش شروع کی، بہر حال اسی مخالف سمت پر گاڑی جائے گی، ارادہ کے زور عزم کی پختگی کا کیسا عجیب و غریب منظر، یہ نظارہ تھا، کہ سب کے سامنے دن کی روشنی میں آخر اس کی مخالفانہ کشمکش کامیاب ہوئی۔ اور آج شجر انار کے نیچے والی زمین بڑھ کر خدا ہی جانتا ہے کہ ان جیسی کتنی زمینوں کی شکل اختیار کر چکی ہے، اور خیر یہ تو خشت و گل کے مجموعہ کا نظارہ ہے، اس پون صدی کے قلیل زمانہ میں علم کی تقسیم جس وسیع پیمانہ پر صرف ہند ہی نہیں بلکہ بیرون ہند میں بھی جو ہوئی۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اتنے وسیع پیمانہ پر ان ہی علوم کی تقسیم اس وقت بھی نہ ہوئی، جب اس ملک میں ان ہی کی تقسیم کا موسم تھا، ان ہی کے مطابق ہوا تھی، اور ساری قوتیں اسی تقسیم سے وابستہ ہو سکتی تھیں۔

لیکن تاریخی دیانت کا ڈنکا بجانے والو! شرم کہاں ہے، جواب تک تمہاری آنکھوں میں پہونچ کر گردنوں کو تمہاری گریبانوں میں نہیں ڈالتی، ہزاروں کتابیں لکھی گئیں، سیکڑوں ریڈریں تیار ہوئیں، تحقیقات و ریسرچ کے دریا بہا دیئے گئے، لیکن اللہ کے بندو! تمہیں سب کچھ نظر آیا، لیکن اس سلسلہ میں جس واقعہ نے آنکھ چوک گئی، وہ یہی واقعہ تھا، ؎ کھل پڑا وہی پر کبوتر ؛ جس میں نامہ بند تھا دلبر کا

میں کہاں بہک گیا، اور بہکا جا رہا ہوں، ذکر حضرت والا کی ارادی قوت اور عزم کی پختگی کا تھا دہا تندی معرکہ میں اس کا ظہور چونکہ آنکھوں کے سامنے ہوا تھا، اس لئے اس پر تنبیہ ضروری معلوم ہوئی، تاکہ

سمجھا جائے کہ دیوبند کا "مدرسہ عربی" آج جو دارالعلوم کے نام سے سربلند ہے اس کی تہ میں کس کا عزم کام کر رہا تھا۔

حضرت والا کی عام زندگی پر سطحی نظر رکھنے والوں کو جو مغالطہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ وارستہ مزاج فطرت کے تھے اس مغالطہ کا ازالہ ہو جائے۔ ان ہی کے متعلق بلکہ اس نوعیت کے عام بزرگوں کے متعلق جو ایک عام غلط فہمی اب اچھے اچھوں میں پھیلتی جارہی ہے ہوسکتا ہے کہ حضرت والا کی زندگی کا یہ نمونہ ان کے لئے موجب بصیرت ہو۔

دوسری بات اسی دیانتدری قصہ میں مجھے جو نظر آئی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک ایسے عہد اور زمانہ میں جب مولویت کے دائرہ میں "وجود رابطی" اور "مثناۃ بالتکریر" جیسے مباحث کو اہمیت اور کیسی اہمیت دی جارہی تھی وہ مولوی مولوی ہی نہیں قرار پاسکتا تھا، جس کے پاس ان مسائل اور ان کے مماثل مسائل کے متعلق خاص نکات کا ذخیرہ نہ ہو، زیادہ سے زیادہ دین کے مسائل کا کچھ چرچا اگر شروع بھی ہوا تھا، تو ان کا زیادہ تر تعلق اسلام کے فروعی مباحث سے تھا کچھ غیر مقلدیت کی تحریک سے آمین، رفع الیدین، قرارۃ فاتحہ وغیرہ کی بحثوں میں گرمی پیدا ہو گئی تھی، کہیں کہیں کچھ عیسائیت کے خلاف بھی کام ہوتا تھا، ضرورت نے مسلمانوں میں ایسے چند نفوس بھی پیدا کر دیئے تھے، جو اس فتنہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے، بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے تھے جنکی نظر اس زیغ پر پڑ چکی تھی، جو مغربی تمدن کی بدولت باہر ہی کو نہیں بلکہ مسلمانوں کے "اندر" کو بھی بدل رہا "نیچریت" کے نام سے یہ "زیغ" موسوم تھا، اور مخلصین کا ایک طبقہ ان کے خطرناک نتائج پر متنبہ ہو چکا تھا:

لیکن ان سارے قصوں میں "ہندو مسلمان" کا مسئلہ خصوصاً مذہبی لحاظ سے کسی طرح درخور اعتنا نہ تھا، حاکم مسلمانوں نے ایک لمحہ کے لئے اس سوال کو اپنے سامنے لانے کی تکلیف گوارا نہ کی کہ کبھی ان بت پرستوں، گائے بکری پوجنے والوں کی طرف سے بھی مسلمانوں پر نہیں اسلام پر حملہ ہوگا؟ جبتک اسلامی حکومت کا چراغ جلتا رہا، واقعہ یہ ہے کہ اس سوال کی کچھ حیثیت بھی قریب قریب ہی تھی، لیکن اس چراغ کے گل ہونے کے ساتھ ہی اگرچہ کہیں کہیں سے کچھ آوازیں اٹھنے لگیں، مگر جہانتک میں غور کرتا ہوں عام علماء اسلام نے ادھر کبھی توجہ نہیں کی، خدا جانے کس صدی میں "سمنیہ" نام ایک ہندوستانی مکتب خیال کا یہ نظریہ مدرسوں میں کس طرح پہونچ گیا تھا کہ وہ وحی و نبوت کے منکر ہیں، اس کے سوا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ اسلامی علماء کی دینی کتابوں میں ہندوؤں کے خیالات و آراء کا ذکر کیا گیا ہو۔

ظاہر ہے کہ حضرت والا بھی علماء کی اسی جماعت کے ایک فرد تھے، اور عام مذاق کے مطابق اس زمانہ

کی جو علمی دلچسپیاں تھیں ان میں گو اس حد تک جس حد تک آپ نے فطرتاً حصہ لے سکتے تھے، حصہ لیا، قرأۃ خلف الامام پر کتاب لکھی، تراویح کی بحث کو چکایا اور بھی کام کرتے رہے۔

لیکن جو مسئلہ اس زمانہ میں سب سے نیچے دبا ہوا تھا، مگر بعد کو سارے فتنوں کے دب دیا جانے کے بعد آخری سوال اس ملک کا صرف یہی ایک مسئلہ بننے والا تھا، سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ عام علماء کے دستور کے خلاف، حضرت والا کی نگاہ دور رس نے اس کی اہمیت کا اندازہ کیسے کرلیا تھا آج تو شائد اس میں کچھ اعجوبہ نہ ہو، کہ ایک مسلمان عالم کسی پنڈت سے برسر بازار مناظرہ کا چیلنج دے رہا ہے، لیکن جن دنوں کی یہ بات ہے، اس وقت کے لحاظ سے یقیناً یہ عجیب بات تھی۔ آج بھی کوئی اگر تصور کرے کہ شاہ عبدالعزیز یا شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہما حتیٰ کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے چار ابرو کا صفایا کئے ہوئے ننگ دھڑنگ اپنی دھوتی میں کسا ہوا کوئی پنڈت ان کے سامنے کھڑا ہے اور علم کے دعویٰ کیساتھ کھڑا ہے، اور مذکورہ بالا حضرات بھی اپنے جبہ و دستار عصا و تسبیح کے ساتھ اس کے مقابلہ میں علمی سوال و جواب کے لئے ڈٹے ہوئے ہیں، اب بھی یقیناً اس کے تصور سے تعجب کی مسکراہٹ اضطراراً پیدا ہوتی ہے مگر آپ پڑھ چکے اور سب جانتے ہیں کہ ان ہی علماء کے جانشینوں اور ہم عصروں میں جس کا مقام صرف علم ہی میں نہیں عرفان میں بھی، گفتار ہی میں نہیں رفتار میں بھی، نمایاں اور بہت نمایاں تھا، آخر ایسی کونسی مجبوری پیش آئی کہ اس کو ؎ گرچہ بدنامی ست نزد عاقلاں ؛ مانمی خواہیم ننگ و نام را کہتے ہوئے اس میدان میں بے تاب ہو کر کود پڑا، اور کتنی بے تابی؟ پنڈت جی کا تعاقب جس شان سے فرمایا گیا ہے، خیال کیا جاسکتا ہے کہ اس بے تابی نے آپ کو کس حد تک نیچے اترنے پر مجبور کیا تھا۔

ایک طرف وہ حال تھا اور تھا کیا؟ میرا خیال تو ہے کہ حضرت جس وقت دیانند جی کے مقابلہ میں آستینیں چڑھا کر اترے ہیں، اگرچہ اس پر تقریباً ترسٹھ سال گذر چکے، گویا نصف صدی سے زیادہ زمانہ گذرا، اور اس عرصہ میں دنیا کہاں سے کہاں پہنچی لیکن میں نہیں جانتا کہ علماء اسلام کے ثقات اکابر میں اب بھی دیانند جیسے لوگوں کا ذکر کم از کم تصانیف کی حد تک جائز قرار دیا گیا ہو، انتہا یہ ہے کہ ایسے مصنفین اسلام جن کی کتابیں نیم مذہبی کتابیں سمجھی جاتی ہیں مثلاً مولوی شبلی[1] وغیرہ ان کی کتابوں میں بھی ارادو نحل وغیرہ کے ذکر کے سلسلے میں ابھی تک دیانند جی کو اس قابل نہیں سمجھا گیا ہے کہ اوروں کے ساتھ ان کا بھی ذکر کیا جائے۔ مولوی شبلی صاحب نے زیادہ دن نہیں ہوئے کلام میں مشہور کتاب "الکلام" لکھی تھی، اور قدیم

[1] مولوی شبلی مرحوم کی کتابوں کو نیم مذہبی کتابیں اس لئے قرار دیتا ہوں کہ اگرچہ الفاروق سیرۃ النعمان وغیرہ کتابیں انھوں نے مورخ کی حیثیت سے لکھی لیکن بالغرض الفاروق شیعوں کا رد ہے سیرۃ النعمان غیر مقلدوں کا حتیٰ کہ "المامون" سے ان مغرب زدہ نا دانوں کی مذہبی اصلاح ہو سکتی ہے، جو شاہی شان و شوکت حکومت کے طمطراق ہی کو کسی مذہب کی صداقت کی دلیل سمجھتے ہیں ۱۲

خیالات سے زیادہ جدید اعتراضوں ہی پران کا زور صرف ہوا ہے لیکن جہاں تک میں خیال کرتا ہوں باوجود ضرورت کے کسی ایک جگہ بھی دیانند کے ذکر پر وہ راضی نہیں ہوئے ہیں حالانکہ مادہ وروح وغیرہ کے مباحث میں ضمنی طور پر دیانند جی کے شکوک بھی ان کے پیش نظر علوم ہوتے ہیں، لیکن اسی لئے کہ صراحۃً کسی علمی کتاب میں دیانند جی کا نام اس زمانہ تک لینا چونکہ علمی ثقاہت کے خلاف قرار دیا جاتا تھا میرا غالب گمان ہے کہ قصداً ان کے ذکر سے اعراض کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بازاری مناظرہ کرنیوالے پیشہ وروں کا یہ کام تھا کہ پنڈت جی جیسے لوگوں کا پیچھا کریں، ظاہر ہے کہ حضرت والا دیانند جی کے ان سارے علمی رتبوں سے واقف تھے، اور وہ واقف نہ ہوتے تو کون ہوتا مگر ساری باتوں سے قطع نظر کر کے بندکمرہ میں نہیں ٹھیک بازار میں برسر مجمع عام ان سے پنجہ آزمائی کے لئے تیار ہو گئے۔

یہی سوال ہوتا ہے کہ حضرت کا یہ طرز عمل کیا کوئی اتفاقی فعل تھا؟ یا اس کے پیچھے کوئی غیر معمولی اہم مؤثرات پوشیدہ تھے، لوگ کچھ ہی خیال کریں، لیکن میرا خیال تو ثانی الذکر پہلو کی طرف مائل ہے، تفصیل کا تو موقع نہیں ہے لیکن اتنا تو پھر بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کے عمل کے پیچھے عموماً دو ہی قوتیں کام کرتی ہیں عقل مصلحت اندیش، یا عشق مصلحت سوز، عموماً یہ دونوں باتیں کسی ایک شخصیت میں مساوی حصہ کے ساتھ کم جمع ہوئی ہیں، لیکن مصیبت اس بیچارے کے لئے ہوتی ہے جو ان دونوں بیماریوں میں ایک ہی وقت میں ایک ہی مقدار اور درجہ کے حساب سے مبتلا کر دیا گیا ہو، واقعہ کا علم تو خدا ہی کو ہے لیکن جہانتک درخت کی شناخت پھلوں سے کی جا سکتی ہے، میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کی ذات اقدس دونوں کی جامع تھی، جس وقت دیانند جی بازار میں آئے تھے، اس وقت ہر شخص کا کام یہ نہیں تھا کہ ان کی بازاری تقریروں کے شعلوں میں آئندہ ہندوستان کے امن وامان کے سارے سرمایہ کو جلتا ہوا آج دیکھ لیتا، زیادہ سے زیادہ علماء کے عام طبقہ نے یہی خیال کیا کہ ایک شخصی سیلاب ہے آیا ہے نکل جائیگا، لیکن جس کی نگاہ "آج" سے زیادہ کل کے واقعات پر پڑ رہی تھی، وہ دیکھ رہا تھا، کہ سارا قصہ وقتی نگاہوں کا ختم ہو جائے لیکن اس ملک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے جو آخری خونین خطرہ باقی رہ جائے گا وہ انہی تقریروں سے پیدا ہو گا، جسکی ابتدا آج دیانند جی نے فرمائی ہے۔

مسلمان اس ملک میں انگریزوں کی طرح نہ اپنا کوئی مستقل "ہوم" (وطن) قائم کر کے رہتے تھے، اور نہ انھوں نے التزاماً ہر آبادی میں اپنے کو یہاں کے مقامی باشندوں سے الگ تھلگ کر کے سول لائن میں آباد کیا تھا، بلکہ غائت سادگی میں جس کا سینگ جہاں سمایا وہیں رہ پڑا، نہ اس نے شہر کو دیکھا نہ دیہات کو، نہ اس کو دیکھا کہ ان کی اکثریت کہاں ہے اور اقلیت کہاں، جہاں جگہ ملی، سہولت میسر آئی اسی کو وطن بنا کر بال بچوں سمیت

اثر پڑا اور ہمیشہ کے لئے وہیں کا ہو کر رہ گیا، اور اس میں کوئی شبہ نہیں، قطعاً شبہ نہیں، کہ دیانندی تحریک سے پہلے، گو ہندو مسلمانوں میں سیاسی لڑائیاں بھی ہوتی رہیں، مرہٹہ تحریک بھی اٹھی اور سکھوں کی تحریک بھی لیکن جہاں سے اٹھتی تھی، جہانتک تاریخ کی شہادت ہے ان ہی مقاموں تک محدود رہتی تھی اور ملک کے دوسرے علاقوں تک اس کا زہر نہیں پھیلتا تھا، بلکہ عموماً دیکھا جاتا تھا کہ مرہٹوں کی برگی اگر لوٹنے پر آئی تو اس میں مسلمانوں کے ساتھ ہندو بھی لوٹے جاتے تھے، گاؤں میں دیدبان جو بنتے تھے ان سے مسلمانوں کی بھی حفاظت ہوتی تھی اور ہندوؤں کی بھی، بلکہ غدر کہئے، یا جنگ آزادی اس میں بھی ہندوستانی اور غیر ہندوستانی یا ولائتی ہی کا سوال ہر اس شخص کے سامنے تھا جو اس میں شریک تھا، اور غدر کو تو جانے دیجئے خود حضرت والا کے ساتھ ابھی چند سال پہلے میلہ "خداشناسی" میں جو صورت پیش آئی، وہ خود اس کی دلیل ہے، اسے ابھی بحث نہیں کہ خود یہ "میلہ" کن مقاصد کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا گیا تھا، یہ بات کہ چاندا پور کا کبیر پنتھی رئیس یعنی منشی بہاری لال بانی میلہ واقعی مذاہب کا کوئی بڑا محقق یا بذات خود کوئی عالی دماغ مفکر تھا، اور اسی بنیاد پر اس وقت کے تمام مذہبی نمائندوں کو مدعو کر کے وہ کسی صحیح نتیجہ تک پہونچنا چاہتا تھا، اس کا اندازہ محض اس واقعہ سے ہوسکتا ہے جس کا ذکر اس میلہ کے رپورٹر صاحب نے اس طرح کیا ہے کہ سب سے پہلے جلسہ میں منشی پیارے لال ہی اٹھے، لیکن اٹھ کر جو فرمایا وہ رپورٹر صاحب کی روایت کی بنیاد پر یہ تھا کہ۔

"میاں کبیر نے پھول میں جنم لیا، اور ان کے پنتھ میں سوتے جاگتے سانسا چلتا رہتا ہے"۔

ظاہر ہے کہ اپنے مذہب کی تائید و نصرت میں جو پھول سے کبیر میاں کو نکالے، اور سوتے جاگتے سانسا چلتا رہنے کو اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل قرار دے اس کے متعلق بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ

"مذہب معلوم و نصرت مذہب معلوم"

جس کام کے لئے یعنی اپنے پنتھ کی صداقت پیش کرنے کے لئے جس بیچارے نے ہزاروں صرف کئے تھے کیونکہ رپورٹر صاحب ہی کا بیان ہے کہ

"سب کو کھانا اور خیمے وغیرہ ان ہی (پیارے لال) کی طرف سے ملے تھے"۔

سمجھا جا سکتا ہے کہ اتنے بڑے ہندگیر میلے کا قیام و طعام کے ساتھ انتظام چند روپوں سے ممکن نہیں، یہی تو سوال ہے کہ یہ میلہ منشی جی نے خود لگایا تھا، یا میلہ لگانے کا کسی طرف سے حکم دیا گیا تھا، بہرحال اس میلہ کے پیچھے کسی کا بھی ہاتھ ہو، سردست مجھے یہاں اس سے بحث نہیں بلکہ کہنا یہ ہے کہ اس میلہ کو باوجودیکہ ہندو مسلمان، عیسائی تین حصوں میں بانٹ کر پیش کیا گیا تھا، اگرچہ عیسائی لفظ اس وقت تک صحیح نہیں تھا، کیونکہ عیسائیوں کی تعداد اس وقت تک ملک میں بہت تھوڑی تھی اتنی تھوڑی کہ قابل

لحاظ نہ تھی۔ اور اس لئے میرے خیال میں بجائے عیسائی کے ہندو مسلمان یورپین ان تین پارٹیوں کی یہ میلہ نمائندگی کرتا تھا۔ میلہ کے رپورٹر صاحب نے بھی یہی لکھا ہے کہ منشی پیارے لال کے ساتھ دعوت کی چٹھی تقسیم کرنے والوں میں پہلا نام

"پادری نولس صاحب انگلستانی"

کا تھا اور گو چند دیسی بازاری عیسائی مناظرہ کرنے والے بھی اس جلسہ میں شریک تھے، لیکن عیسائیت کا پھریرا ان پادری نولس صاحب انگلستانی "ہی کے ہاتھ میں تھا اور اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہندو مسلمان کے سوا تیسری پارٹی صحیح معنوں میں عیسائیوں کی نہیں بلکہ یورپ والوں کی تھی۔

بہرکیف مجھے کہنا یہ ہے کہ ابتدا تو میلہ کی ان تین پارٹیوں کی نمائندگی سے ہوئی، لیکن اسوقت عام ہندستانیوں کی جو ذہنیت تھی، اس نے زیادہ تر اس تثلیث کو باقی نہ رکھا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد میلہ کی حالت یہ ہوگئی کہ ایک طرف ہندو اور مسلمان دونوں تھے اور دوسری طرف یورپینوں کی صف میلہ کی رپورٹ میں ہے، کہ جب حضرت والا تقریر سے فارغ ہو کر بیٹھے، تو

"مولوی محمد قاسم صاحب کے گرد ایک ہجوم تھا، ہندو مسلمان سب گھیرے کھڑے تھے"۔

اور کیا یہ گھیرنا صرف تماشے کا گھیرنا تھا آگے کے الفاظ سنئے، لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کی جو کیفیت تھی سو تھی مگر ہندو بھی بہت خوش تھے آپس میں کہتے تھے کہ نیلی لنگی والے مولوی نے پادریوں کو خوب مات دی"۔ ص۱۲

نیلی لنگی والے مولوی کی مات دینے سے اگر مسلمانوں کو خوشی تھی تو ان کے خوش ہونے کی بات ہی تھی، لیکن انگلستانی پادری کی مات سے ہندؤں بیچاروں کی خوشی، دیکھنے کی یہی چیز ہے۔

سنہ ۱۲۹۲ھ پر کئی صدیاں نہیں گذری ہیں، کل ایک نسل کی مدت ہے، مگر دوسرے قرن میں آج اسی ملک کا کیا حال ہے، اور تثلیث کو توڑ کر دو جماعتوں میں تقسیم ہو جانا یعنی ہندوستانی و غیر ہندوستانی اس کا قصہ میلہ ہی تک محدود نہ رہا۔ اسی رپورٹ میں ہے کہ

"سب اہل اسلام جب روانہ ہوئے تو میلہ کے ہندو وغیرہ مناظران اہل اسلام کی طرف اشارہ کر کے بتلاتے تھے کہ یہ ہیں (یعنی حضرت مولانا محمد قاسم یہ ہیں"۔

بات اسی پر ختم نہیں ہوئی جس وقت دوسروں کے ساتھ گاڑیوں کی قطار میں حضرت والا کی بھی گاڑی جا رہی تھی (غالباً واپسی میں لوگوں نے سوار ہونے پر مجبور کیا) تو اس وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ خود رپورٹر صاحب کے الفاظ میں اس کا سننا غالباً زیادہ اثر انداز ہو سکتا ہے کہتے ہیں۔

گاڑیوں کی قطار سے بیس قدم پر ایک جوگی جا رہا تھا' پاؤں میں کھڑاؤں سر پر لمبے لمبے بال. برہنہ سر، ہاتھ دست پناہ دو چار معتقد اس کے ساتھ 'مولوی قاسم صاحب کی طرف اشارہ کرکے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا "جے مولی ہے" (یعنی یہ مولوی ہے) اتفاقاً مولوی محمد قاسم صاحب کی نظر ادھر کو پلٹی تو اس نے سلام کیا' مولوی محمد قاسم صاحب نے التفات سے ہاتھ اٹھا کر جواب دیا' اس نے جو دیکھا کہ مولوی صاحب التفات سے جواب دیتا ہے تو وہاں سے دوڑا' اور گاڑی کا ڈنڈا پکڑ کر گاڑیبان سے کہا "تھام نے" اس نے اوروں کو آواز دیکر کہا تھم جاؤ' القصہ گاڑیاں تھم گئیں جوگی صاحب بولے "تم نے بڑا کام کیا" مولوی محمد قاسم صاحب نے کہا کہ میں نے کیا کیا پر میشر نے کیا' اس نے کہا سچ کہتے ہو' پھر جوگی مذکور نے ہاتھ اٹھا کر چار انگشت سے اشارہ کرکے کہا "جب تمنے بولی ماری تو ہم نے دیکھا کہ اس کا یعنی پادری کا اتنا سریر (بدن) سوکھ گیا تھا یا یوں کہا کہ گھٹ گیا تھا' مولوی محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ تم کہاں تھے خیمہ کے باہر! جوگی نے کہا کہ ہم بھی خیمہ کے اندر تھے پھر مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا جانکی داس مولوی صاحب موصوف نے فرمایا آپ نے بڑی مہربانی کی جو آپ آئے اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے بیٹا بیٹی ہیں یہ کہا اور سلام کرکے چلدیا۔"

میرے خیال میں میلہ خداشناسی کا یہ حصہ اس وقت جس وقت یہ لکھا گیا تھا محض ایک معمولی واقعہ کی حیثیت سے لکھا گیا تھا' لیکن اسکی ہر ہر سطر ان گذرے ہوئے دنوں کی دردناک داستان ہے' جن کو کھو کر خدا ہی جانتا ہے اب یہ ملک کس انجام کو پہونچتا ہے' فتح ہوئی تھی مسلمانوں کی' اور "تم نے بڑا کام کیا" کا اعتراف کر رہا تھا ہندوں کا ایک پیشوا، آدھر ایک ہندو جوگی کے یہ جذبات ہیں' دوسری طرف اسلام کے ایک برگزیدہ ثقہ عالم کو مخاطب کی خاطر کا اتنا پاس ہے کہ اپنے "اللہ" کو بغیر کسی جھجھک اور تحاباکے "پرمیشر" قرار دینے میں کوئی تنگی محسوس نہیں فرمائی گئی' مسلمانوں کا عالم ہندو پیشوا کی توجہ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ہندو پیشوا اپنے معتقدوں کے جمگھٹ میں کھلے بندوں اعلان کرتا ہے کہ

"ہم تو تمھارے بیٹا بیٹی ہیں"

بظاہر جوگی کا یہ فقرہ کچھ مضحک سا ہے' ایک ہی شخص بیٹا بیٹی دونوں کیسے ہو سکتا ہے' لیکن وہ "ہم" کہہ

رہا تھا "میں" نہیں بولا تھا، اس کی مراد اپنی قوم سے تھی وہ اپنی قوم کے ذکور و اناث کا اسلامی عالم سے فرزندی کا رشتہ سمجھتا تھا، نہ صرف ایک اپنا بلکہ اس ملک کے سارے باشندوں کا ایسی برگزیدہ ہستیوں کو وہ اپنا "باپ" سمجھتا تھا، یہ فقرہ اس نے جس بے تکلفی آورد آمد کے رنگ میں کہا ہے مجھے تو رسمی اور رواجی تصنع و تکلف سے بالکل پاک معلوم ہوتا ہے، اس نے صرف کہا نہیں تھا، بلکہ آپ لوگوں کو کیسے باور کراؤں، کہ وہ اور اس کی قوم کے اکثر افراد کا یہی قلبی احساس تھا اور اسی لئے میں ان چند سطروں کو ہندوستانی تاریخ کے ان ہزارہا اوراق مختلفہ سے قیمتی قرار دیتا ہوں، جن کے ہر ہر لفظ میں قصداً ایسا زہر بھرا گیا کہ بالکل یہ احساس مردہ ہو کر لاش کی صورت میں ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے، اسی لئے یہ ایک اہم تاریخی ریکارڈ ہے پڑھنا چاہئے اور ملک کی موجودہ حالت پر خون کے آنسو رونا چاہئے، اور یہاں تک تو صرف باپ اور "بیٹا بیٹی" کے تعلقات کا اعلان کیا گیا ہے، اس سے بھی آگے بڑھ کر اسی رپورٹ کا وہ حصہ ہے، جس میں بریلی کے رمضان خاں کی یہ شہادت درج کی گئی ہے کہ

"کھتریوں کے کچھ آدمی شاہ جہاں پور سے آئے ہیں (یعنی بریلی آئے ہیں) کیفیت مباحثہ کچھ اس طور سے بیان کرتے ہیں"

آگے حضرت والا کی وضع قطع وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد رمضان خاں صاحب نے آخر میں بیان کیا کہ یہ کھتری سب کچھ کہنے کے بعد آخر میں حضرت والا کے متعلق بولے کہ

"کوئی اوتار ہوں تو ہوں" ص۴۴

سر پیٹنے والے اس فقرہ کو پڑھ کر آج اگر اپنے سر پیٹ لیں، تو آخر بتایا جائے کہ وہ کیا کریں۔ ایک مسلمان عالم جس نے شاہجہاں پور کے میلہ میں اسلام کے سوا دنیا کے تمام ادیان مروجہ کو باطل قرار دیا تھا سب سے زیادہ زور جس کی تقریر میں شرک ہی کے رد پر دیا گیا تھا، اتنا زور دار اور اتنی قوت کہ انگلستانی پادری نولس بے قرار ہو کر چیخ اٹھا

"واقعی مسلمانوں میں توحید بہت عمدہ ہے" ص۳۶

لیکن اس توحید کے منادی کے ساتھ موحدوں کا طبقہ نہیں، مشرکوں کا طبقہ

"اوتار ہوں تو ہوں"

کا عقیدہ قائم کرنا چاہتا تھا، اوتار کا لفظ ہندو ادبیات میں انسانیت کی جس بلندی تعبیر ہے جو اس سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کا یہ گروہ حضرت والا کو کیا قرار دینا چاہتا تھا۔

۱۲۹۲ھ تک ہندو اور مسلمانوں کے ان ہی تعلقات کا تجربہ صرف شاہجہانپور ہی میں نہیں

بلکہ تقریباً ہر اس مقام میں کیا جا سکتا تھا، جہاں موحدوں کی جماعت ان ہی شرکوں کے ساتھ آباد تھی، اور ہر خوف سے بے خطر ہو کر آباد تھی، لیکن اسی کے دو ڈھائی سال بعد ۱۲۹۵ھ میں جس واقعہ کا تماشا رڑکی میں کیا جا رہا ہے؟ کیا واقعی وہ کوئی صرف تماشا تھا؟ تفصیل کا تو موقع نہیں ہے، لیکن اتنا تو اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس زمانہ میں ایک ہی ملک ایک ہی سرزمین کے باشندوں میں سے ایک طبقہ کو للکارا جا تھا کہ آگے بڑھو، بڑھتے چلے جاؤ، اتنا آگے بڑھ جاؤ کہ پیچھے کی کسی چیز سے تمہارا تعلق باقی نہ رہے، اور اسی کی اجمالی تعبیر ترقی کے سامعہ نواز افسونی لفظ سے کی جاتی تھی، اور دوسری طرف اسی ملک کی ایک اور بھیڑ تھی، پیچھے ہٹو، ہٹتے چلے جاؤ، تا اینکہ اس عہد میں پہونچ جاؤ، جو آریہ ورت کا پراچین عہد ہے، "نیشن نے لیٹی" یا "قومیت" کا لفظ اسی کا معبر تھا۔

جس راہ سے یہ دو متناقض معکوس نظریے اس ملک کے دو طبقوں میں جاری و ساری کئے جا رہے تھے ان کے آئندہ نتائج تک ممکن ہے کہ سب کی نگاہیں نہ پہونچ سکتی ہوں لیکن جن بے چین روح کو ایک طرف اگر ہم اس حال میں پارہے تھے، کہ جنھیں آگے بڑھایا جا رہا تھا ان کی کر تھامے پکار رہا تھا کہ پچھلوں کی چیزوں کو چھوڑ کر آگے بڑھنے والو! کچھ نہیں تو ان کا متروکہ ایمان و عمل صالح کے ذخیرہ کو تو ساتھ لئے جاؤ، ورنہ آئندہ اپنی طاقت[1] کو تم کہاں ڈھونڈھو گے؟ جسکی "عقل دور اندیش" اس پکار پر اس کو مجبور کر رہی تھی، دیکھتے ہو اس کے "عشق مصلحت سوز" کے صرف پکار کر کہدینے، اور فرض سے سبکدوش ہو جانے پر کیا اس کو مطمئن ہونے دیا کچھ نہیں تھا اس کے پاس کچھ نہیں تھا، لیکن صرف اس لئے کہ آج آگے بڑھنے کے نشہ میں مست ہو کر سب کچھ چھوڑنے والے اگر "کل" اپنے مورثوں کے "ایمان" اور ان کے "عمل صالح" کو تلاش کریں گے، اور جو صورت حال ہے، اس کی تلاش پر بہر حال وہ مجبور ہو کر رہیں گے، تو ان تک بزرگوں کے اس ترکہ کو پہونچانے والے تو موجود رہیں، بے سرو سامانی کے اس حال میں وہ کود پڑا اور جس طرح اس سے جو کچھ بن پڑا اس کا سامان کرتے رہا "عقل مصلحت کوش" اور "عشق مصلحت سوز" ان ہی دونوں کے مجموعی مطالبہ کا وہ جواب ہے جو آپ کے اور ہمارے سامنے دارالعلوم دیوبند کی صورت میں کھڑا ہوا ہے، جو آج تقریباً پون صدی سے اس ذخیرہ بہر حال بہرہ دے رہا ہے، جسکی تلاش اس ملک کے مسلمانوں کو اگر آج نہیں تو کل ضرور ہو گی، بشرطیکہ مسلمان ہو کر اس ملک میں رہنے کا ارادہ ہو، جن پر آگے بڑھنے کا جادو کیا گیا تھا، ان کے سامنے آئندہ پیش آنے والے نتائج تک اسکی نگاہ پیش آنے سے پہلے اگر پہونچ گئی تھی، تو پھر جن کو "غیبی چابکوں" سے مار مار کر پیچھے کی طرف

[1] مطلب یہ ہے کہ ایمانی قوت اور عمل صالح کی طاقت کو کھو بیٹھنے کے بعد ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا اس ملک میں غیر مسلموں سے مقابلہ مادی قوت کا مادی قوت سے مقابلہ بن کر رہ جاتا ہے اور مادی قوت میں ہمیشہ فیصلہ "عدہ وعدۃ" یعنی ساز و سامان مال و دولت اور عددی قوت کی کمی و زیادتی پر مبنی ہوتا ہے، جس میں مسلمانوں کے لئے شکست کے سوا کوئی دوسری راہ نہیں ہے۔

ہٹایا جارہا تھا، اڑتے اور پیچھے ہٹتے ہوئے وہ جہاں تک پہونچنے والے تھے، اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسکی عقابی نگاہوں نے اس منزل کو بھی دیکھ لیا تھا تو کیا یہ فقط میرا حسن ظن ہی حسن ظن ہے! ممکن ہے کہ لوگوں کو مجھ سے اتفاق نہ ہو لیکن بڑے سے بڑے محرکات بھی جسے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ نہ کر سکے تھے آج اسی کو رڑکی کی گلیوں میں اپنے جبہ و دستار قبح و نعلی والے ہم چشموں، ہم پیشوں کے سامنے،

آوارۂ و مجنونے رسوا سر بازارے

کی حالت میں جو ہم پارہے ہیں، اس کی کیا توجیہ ہو سکتی ہے۔ اگر یہ نہ سمجھا جائے کہ جس طرح آگے بڑھائے جانے والوں کی ایک طرف اگر وہ کمر تھامے چلا رہا تھا، تو ٹھیک اسی طرح وہ پیچھے کی طرف بھگائے جانیوالوں کو بھی وہ روکنا چاہتا تھا، ان نتائج سے روکنا چاہتا، جن پر بالآخر ایڑیوں پر ان کی یہ واپسی ان کو پہونچانیوالی تھی "آج" کے آئینہ میں "کل" کے نقوش کا اسکی عقل مطالبہ کرتی تھی، یہ تو اس کا علم تھا، اور "آج" کے اعمال سے کل جو نتائج پیدا ہونے والے ہیں ان کے سامنے سینہ سپر ہو جانے کے لئے اس کا "عشق" آمادہ کرتا تھا، اسی لئے اس کے علم میں بلا کی دوربینی تھی، لیکن اس کا عمل "عزت و وقار" رسم و رواج کے تمام قیود سے آزاد تھا، اور یہی انجام ہوتا ہے ہر اس ہستی کا جسکی فطرت کے قوام میں "عقل" کے ساتھ "عشق" کو بھی گھولدیا گیا ہو۔

کاش! "پراچین آریہ ورت" کی دعوت دینے والے پنڈت جی "خلوت ذکر" اور "حلقہ درس" کو چھوڑ کر بازار میں پھرنے والے اور مجمع عام میں تقریر ہی نہیں بلکہ مناظرہ تک پر آمادہ ہونے والے اس مخلص نفس کو پہچان لیتے یعنی، تو اپنی شکرم پر بیٹھ کر یہ جا وہ جا" کا نظارہ پیش کرتے ہوئے آج ملک کو اس حال میں مبتلا کر کے نہ مرتے، جس میں آہ! کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔

۱۲۹۲ھ میں یا تو وہ حال تھا کہ شرک کی تردید سننے کے بعد بھی "انگلستانی" کے مقابلہ میں ہر ہندوستانی ایک تھا، جیسے مسلمان موحدوں کی ہوئی تھی، لیکن خوش بت پرست مشرک ہندو تھے، اور ۱۳۶۲ھ میں اسی ملک کا یہ حال ہے کہ آریہ ورت کے قدیم عہد کے خواب دیکھنے والوں پر اب وہ الفاظ بھی بار ہیں، جو مسلمان بولتے ہیں، وہ حروف بچھو بن کر ان کو لپٹتے ہیں، جن کو قرآنی حروف سے کامل نہیں گو نہ مناسبت ہے، "دورہ" کے اس حملہ سے نہ وہ بچا ہوا ہے، جو ان میں سب سے زیادہ نیک نیت اور فراخ سینہ سمجھا جاتا ہے اور نہ وہ محفوظ ہے جو ان میں "بدنیت" اور تنگ دل خیال کیا جاتا ہے، آج ملک کے ان حالات کی توجیہ جن اسباب و مؤثرات کے تحت کی جائے، بات بنانے کا میدان یقیناً فراخ ہے لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ بائیس کروڑ انسانوں کو بجائے انسانوں کے بارود کی میگزینوں کی شکل میں

بدلنے کا کام ان ہی واقعات سے شروع ہوا جن میں سے ایک واقعہ وہ بھی تھا جس کا تماشا رڈکی میں کرایا گیا تھا، اور لوگ کچھ ہی کہیں لیکن میرے نزدیک تو "ستیارتھ پرکاش" میں جو چنگاریاں کل بھری گئی تھیں، "آج کی آگ ان ہی سے پیدا ہوئی ہے" خواہ وہ ڈھاکہ کی آگ ہو، یا احمد آباد کی، کانپور کی ہو یا حیدرآباد کی، بمبئی کی ہو یا بہار کی، پنجاب کی ہو یا سندھ کی۔

شاید اس کے بعد رڑکی کی عجیب وغریب "بیچینیوں" کی کوئی توجیہ نگاہوں کے سامنے آسکتی ہے؟ "وفی ذلک لعبرۃ"۔

عدیم الفرصتی

(از جناب اطہر قاضی مبارکپوری)

اس بزم اضطراب میں کسکو قرار ہے
آشفتہ سر ہر ایک ہے تنہا ہمیں نہیں
دم بھر سکوں نصیب نہیں مہر و ماہ کو
تارے ہیں اشکبار، ہے سکتہ میں آسماں
ادنیٰ سا امتیاز ہے دونوں میں بیقرار
ہر دو حیات و موت ہیں سرگرم اضطراب
ہر ہر نگارہ برق کو آسودگی ہے یاں
فرصت کسے تغیر پیہم کی زد سے یاں
اک آن بھی سکون یہاں پر محال ہے
کس کام کے یہ راتکے لمحات پرسکوں

صحرا ہے کوئی در دمیں کوئی غبار ہے
کہنے کو کوئی بیل ہے، کوئی نہار ہے
وہ دن کو بیقرار، یہ شب اشکبار ہے
شب ہے غریق درد، فضا سوگوار ہے
ظلمت کے دل میں داغ، ضیا دل فگار ہے
کوئی سر مزار، کوئی در مزار ہے
ہر داغدہ کیواسطے اک اعذار ہے
"وسعت بقدر ظرف" ہر اک بیقرار ہے
دنیا ہی ایک مرکز ناپائدار ہے
اطہر! نہ خود ہی چین۔ نہ انکو قرار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائیۃ الحمد والثناء والمناجاۃ والدعاء

از حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد والتقدیس والمجد کلہ	۱	تبارکت یا رب السموات والثریٰ
تیرے ہی لئے ہے تمام تعریف اور تنزیہہ اور بزرگی تمام کی تمام۔ بڑی ہی بابرکت ہے تیری ذات اے آسمان و زمین کے پروردگار		
لک الکبریاء والخلق والامر کلہ	۲	تعالیت ما اولاک بالحمد اجدرا
تیرے ہی لئے ہیں تمام بزرگیاں اور تیرے ہی لئے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔ بلند ہے تو۔ اور کیا ہی حمد و ثنا کے لائق ہے۔		
لک الفضل والنعماء والشکر کلہ	۳	فنعماک جلت ان تعد وتحصرا
تیری ہی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں تمام فضل اور احسان اور تیرے ہی لئے ہے سب شکر اسلئے کہ تیری نعمتیں شمار اور احاطہ سے بالا و برتر ہیں		
لک الحکم والسلطان والملک کلہ	۴	تفردت بالتکوین یا من تجبرا
تیرے ہی لئے ہے حکم اور غلبہ اور تمام سلطنت　تنہا تیری ہی ذات سے تمام کائنات کی تکوین اور تخلیق ظہور میں آئی		
لک المثل الاعلیٰ لک العز کلہ	۵	توحدت بالاعظام یا من تکبرا
تیرے ہی لئے مثل اعلیٰ ہے تیرے ہی لئے ہیں تمام عزتیں　تو ہی عظمت اور جلال کے ساتھ منفرد اور یکتا ہے		
تعالیت عن اوہامنا وعقولنا	۶	فسبحانک اللھم اکبر اکبرا
تو ہماری عقول اور اوہام سے بالا اور برتر ہے سبحان اللہ کیا ہی بڑی ذات ہے۔		
یسبحک الاملاک والرعد خیفۃ	۷	وحش الفلا والطیر حمدا مکررا
تمام فرشتے اور رعد اور برق تیری ہی تسبیح پڑھتے ہیں اور تجھ سے خائف ہیں اور تمام چرند اور پرند تیری ہی تسبیح کا گیت گاتے ہیں		
ومن ذا الذی یحصی ثناء ومدحۃ	۸	وان بالغ المثنی واکثر اکثرا
کون ہے کہ جو تیری ایک ہی حمد اور ایک ثنا کا کچھ حق ادا کر سکے اگرچہ ثناخواں کتنا ہی مبالغہ کرے مگر تیری ذات تو مبالغہ کی کہیں بالا اور برتر ہے تیری توصیف میں مبالغہ ممکن ہی		
فانت کما اثنیت فوق ثنائنا	۹	سموت عن الافکار یا مالک الوریٰ
پس تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثنا کی ہماری تعریف سے بلند ہے۔ اور اے پروردگار تو خیالات سے اونچا ہے۔		

ولو انّ ما فی الکون من کل کائن	۱۰	لسان یدیم الحمد کان مقصرا
اگر کائنات کا ہر ذرہ زبان بن جائے اور ہمیشہ تیری ہی حمد وثنا میں مشغول رہے تب بھی تیری حمد وثنا کا حق ادا کرنے میں قاصر رہیگا		
لقد سافرت فیک العقول وابعدت	۱۱	فما ربحت الا العنا والتحیرا
تحقیق تجھ میں عقلوں نے بہت پرواز کی اور دور تک پہنچ گئیں لیکن سوائے پریشانی اور تھکن کے کچھ نفع نہ اٹھایا		
وقد رجعت حسری تبوء بذلها	۱۲	تنادی بانّ الله لن یتصورا
وہ عقلیں عاجز اور درماندہ ہو کر ذلت کے ساتھ واپس ہوئیں اور یہ آواز لگا رہی تھیں کہ اللہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا		
بذیالک الوادی تهیم المدارک	۱۳	وذیالک الوادی یسمّی محیّرا
اسی وادی میں عقلیں سرگرداں اور پریشان پھرتی ہیں۔ اسی لئے اس وادی کو وادی محیّر کہتے ہیں		
رضیت بک اللهم ربا ومالکا	۱۴	وبالمصطفی الهادی رسولا مبشرا
راضی ہوں میں اے اللہ تعالیٰ تیرے پروردگار اور مالک ہونے پر اور راضی ہوں نبی کریم کے رسول مبشر ہونے پر		
وبالملة البیضاء دینا وشرعة	۱۵	عسی ان اردن یوم القیامة کوثرا
اور راضی ہوں ملت بیضاء کے دین اور شریعت ہونے پر امید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز حوض کوثر پر اتروں		
وبالمسلمین اخوة ومرافقا	۱۶	وبالکافرین بغضة وتنفرا
اور راضی ہوں مسلمانوں کے بھائی اور ساتھی ہونے پر اور راضی ہوں کافروں سے بغض ونفرت پر		
تغمدنی یا مولای بالرحمة التی	۱۷	احاطت جمیع الکون برا وبحرا
ڈھانپ لے مجھ کو اے پروردگار اس رحمت سے کہ جس نے ارض وسماء اور بر و بحر کا احاطہ کر رکھا ہے		
وکن لی رؤفا ساترا ما جنیته	۱۸	اری فضلک اللهم اوسع استرا
اے اللہ مجھ پر مہربان ہوجا اور میری پردہ پوشی فرما۔ تیرے فضل سے بڑھ کر کوئی پردہ پوشی کا ذریعہ نظر نہیں آتا		
ویا رحمة الرحمن جودی وامطری	۱۹	علی العاجز المسکین افقر افقرا
اے رحمۃ خداوندی اس عاجز مسکین پر برس جو سب سے زیادہ نیز محتاج ہے		
واولاده والوالدین واهله	۲۰	ومن قد اخذت العلم عنه وقررا
اور اس کی اولاد اور والدین اور اہل وعیال پر۔ اور اس پر جس سے میں نے علم حاصل کیا اور جس نے مجھ کو علم پڑھایا		
وهب لی علما من لدنک ورحمة	۲۱	فاعرف معروفا وانکر منکرا
اور خاص اپنے پاس سے علم اور رحمت عطا فرما۔ تاکہ اچھی چیز کو اچھا سمجھوں اور بری چیز کو برا۔ آمین		

وایقظن یا مولای من رقدة الهوی ۲۲ وانشطن للذکری وبالحب سکرا

اور جگا دے مجھکو اے میرے مولیٰ خواہش کی نیند سے اور اپنے ذکر سے مست بنا دے اور اپنی محبت میں مخمور کر دے ۔ آمین

وبالذکر والطاعات عمر جوارحی ۲۳ وبالعلم والایقان قلبی نورا

اور اپنے ذکر اور طاعت سے مرے اعضا کو آباد فرما اور علم و یقین سے میرے قلب کو روشن فرما (آمین)

والهمن رشدی وارض عنی وارضنی ۲۴ وزک فؤادی عن سواک وطهرا

اور مجھکو رشد و ہدایت کا الہام فرما۔ اور مجھ سے راضی ہو اور مجھکو اپنے سے راضی فرما اور ماسوا سے میرے قلب کو اچھی طرح پاک کر دے ۔

ولست ابالی حین اهدی واهتدی ۲۵ وان کنت عند الناس اشعث اغبرا

اے پروردگار اگر تیری جانب سے مجھکو ہدایت نصیب ہو جائے تو پھر پروا نہیں کہ لوگوں کے نزدیک میلا کچیلا غیر مہذب (اور) غیر متمدن کہلاؤں

واسألك اللهم عفوك والرضا ۲۶ واوبا وتوبا لا یغادر مفجرا

اور سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ تری معافی اور رضا کا اور ایسی توبہ کا جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے

واسألك اللهم خوفك والرجا ۲۷ واسألك اللهم حبك اوفرا

اور سوال کرتا ہوں تجھ سے خوف کا اور امید کا اور سوال کرتا ہوں اے خدا تیری کامل محبت کا ۔

واسألك اللهم تعجیل رحمة ۲۸ فمن جوهر التعجیل عبدك خمرا

اور سوال کرتا ہوں اے خدا تیری رحمت عاجلہ کا کیونکہ تیرے بندہ کا خمیر ہی عجلت سے تیار کیا گیا ہے

واسألك اللهم حسن استقامة ۲۹ اذا بلغ القلب المتیم حنجرا

اور سوال کرتا ہوں اے اللہ حسن استقامت کا جبکہ یہ قلب حیران حلقوم تک پہنچ جائے ۔

الهی امتنی بالمدینة مسلما ۳۰ طروبا اخا وجد بحبك مسکرا

اے اللہ موت عطا فرما مدینہ میں اس حال میں کہ میں خوشی میں جھوم رہا ہوں اور تیری محبت میں مخمور ہوں

ولله قبر بالمدینة یحفر ۳۱ ضریح یباری قصر کسری وقیصرا

اور اللہ اکبر وہ کیا قبر ہے کہ جو مدینہ میں کھودی جائے وہ قبر کیا ہے قیصر اور کسریٰ کے قصر سے اس کا مقابلہ ہے

ووالله خیر الموت موت بطیبة ۳۲ علی الملة البیضا اذا کان احمرا

اور خدا کی قسم بہترین موت مدینہ منورہ کی موت ہے کہ جو دین اسلام پر ہو اور سرخ (شہادت کی موت) ہو ۔

وفی النفس حاجات وانت علیم بها ۳۳ علی کل شیء قادر انت لامرا

اے پروردگار میرے دل میں اور بہت سی حاجتیں ہیں اور تو ان کو خوب جانتا ہے اور بلا شبہ تو ہر شے پر قادر ہے

	وَعِلْمُكَ حَسْبِي عَنْ سُؤَالِي فَكُنْ إِذًا	۳۴	كَفِيلًا لِحَاجَاتِي كَرِيمًا مُيَسِّرًا	
اور تیرا علم کافی ہے میرے سوال سے۔ پس اے پروردگار تو میری حاجتوں کا کفیل ہو جا اور مجھ پر کرم فرما اور مشکلات کو آسان فرما				
دیا رب	وَوَاللهِ مَا أَعْرَضْتُ عَنْ ذِكْرِ حَاجَتِي	۳۵	وَلٰكِنَّنِي أَحْبَبْتُ أَنْ أَتَسَتَّرَا	
اور خدا کی قسم اپنی حاجت کے ذکر کرنے سے اعراض اور روگردانی نہیں کی لیکن میں نے مخلوق سے پردہ پوشی کیوجہ سے اجمال کیا				
	وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْبَرَايَا شَفِيعِنَا	۳۶	صَلَاةً تُسَامِي أَطْيَبَ الْمِسْكِ أَذْفَرَا	
اور صلوٰۃ وسلام نازل فرما ہمارے نبی شافع پر جو بہتر ہیں تمام خلائق سے۔ ایسا صلوٰۃ وسلام جو مشک سے زیادہ معطر ہو				
	وَسَلِّمْ وَبَارِكْ دَائِمًا وَمُسَلْسَلًا	۳۷	مَدَى الدَّهْرِ مَا لَبّٰى مُلَبٍّ وَكَبَّرَا	
اور سلام اور برکتیں نازل فرما تا رہ ہمیشہ اور مسلسل جبتک کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہے۔ اور تکبیر پڑھنے والا تکبیر پڑھے۔				
	وَأَزْوَاجِهٖ وَالْآلِ أَهْلِ طَهَارَةٍ	۳۸	وَأَصْحَابِهِ الْغُرِّ الْأَطَايِبِ عُنْصُرًا	
اور ان کے ازواج اور اولاد طاہرین پر اور تمام اصحاب طیبین پر (آمین)				

فقہ حدیث کی نظر میں

اور

مذہب "ظاہریہ" پر ایک نظر!

(از جناب مولانا سید محمد یوسف بنوری (فاضل دیوبند) استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

"عقل" اور اسکا منصب

"عقل وادراک" حق جل ذکرہ کا وہ ربانی عطیہ ہے جو علمی وعملی کمالات اور فطری وکسبی ملکات کے لئے بنیاد ہے بلکہ علمی وروحانی منازل طے کرنے کے لئے سرچشمہ ہے نظام عالم کی اصلاح کے لئے جو نوامیس الٰہیہ آئے ہیں انکا بڑی حد تک اسی پر مدار ہے، تہذیب نفوس وتزکیہ اخلاق کا بھی یہی دارومدار ہے، انسان کے روحانی کمالات کا انتہائی عروج جسے ہم نبوت یا رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔ جن نفوس قدسیہ کو نصیب ہوا ہے اس کے لئے سب سے پہلے عقل وادراک کے انتہائی کمال کی ضرورت ہے۔ تشریعی قوانین اور تکلیفی احکام جن کے ذریعہ سے انسان ابدی نعیم کا مستحق ہوتا ہے، عقل وادراک اس کے لئے شرط اول ہے۔ غرض اس نعمت عظمے کی عظمت سے کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا ہے، کائنات عالم کی مادی وروحانی حیرت انگیز ترقیات سب اس کے کمال کی دلیل ہیں، "آفتاب آمد دلیل آفتاب" لیکن ہر چیز کے لئے خالق برحق اور قادر مطلق نے ایک حد مقرر کر دی ہے اس قانون قدرت کے مطابق عقل وادراک کے لئے بھی ایک منصب منتخب کر دیا گیا ہے۔ اس کی حدود متعین ہو گئی ہیں۔ دیکھئے یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ انسان کے حواس اسی حد تک اپنا وظیفہ منصبی بجا لا سکتے ہیں جس حد تک خالق حواس نے انمیں صلاحیت رکھی ہے "حاسۂ بصر" ایک محدود دائرہ میں ابصار ورؤیت کا وظیفہ ادا کر سکتا ہے آپ اگر چاہیں کہ آنکھ ایک ٹھوس پتھر کے اندر کی کائنات کا مشاہدہ کر سکے تو یہ ناممکن ہے، آپ اگر چاہیں کہ چند میل کے فاصلے سے کسی چیز کو دیکھنا چاہئے تو یہ مشکل ہے، اسیطرح سمع وغیرہ حواس کا بھی یہی حال ہے۔ "معجزات" وخوارق عادات کی بحث کو جانے دیجئے وہ ایک مخصوص قانون قدرت کا مخفی نظام ہے مقصود تو عام قانون قدرت ہے نظام عالم کی عام فطرت کو بتلانا منظور ہے۔ اسی طرح عقل کا بھی اپنا منصب ہے اس منصب کی حدود کے اندر اندر وہ اپنا وظیفہ پورا کر سکتی ہے اگر اس میں ذرا بھی غلو وافراط سے کام لیا گیا تو یہ اس کا ناجائز استعمال ہوگا۔ جس میں اس کی ناکامی وخسران یقینی ہے۔ اسیطرح اگر اسمیں تفریط کیگئی اور اپنی حدود میں اسکے اختیارات کو مسدود کر دیا جائے تو یہ تعطل اسکے حق میں ظلم ہوگا، تعدی ہوگی، کفران نعمت ہوگا، بابل ونینوی وحران وغیرہ کے صابئہ کو جانے دیجئے ایران کے مجوس ومزدکیہ کا ذکر تاریخ

ہوگیا ہے، ارض شام و فلسطین کے یہود کے ذکر چھوڑیئے۔

یعقوبیہ و نسطوریہ و ملکانیہ وغیرہ وغیرہ نصاریٰ کی داستان پرانی ہو چکی ہے، عہد اسلام سے پہلے کے افسانے بہت طویل ہیں خود عہد اسلام کی کیحالت دیکھیئے، خیر الامم کیحالت دیکھیئے، کہ منصب عقل کی تفریط و افراط شیطانی وساوس کا جال کتنا پھیل گیا "ملل و نحل" کی کتابوں میں فرقوں کے نام گنتے گنتے خود عقل دنگ ہجاتی ہے۔ امام ابوالحسین الملطی المتوفی ۳۷۷ھ کی کتاب "الرد علی اھل الاھواء والبدع" امام ابومنصور عبدالقاہر بغدادی المتوفی ۴۲۹ھ کی تالیف "الفرق بین الفرق"، امام ابوالمظفر اسفرائینی المتوفی ۴۷۱ھ کی کتاب "التبصیر فی الدین وتمییز الفرقة الناجیة من الھالکین" امام ابومحمد ابن حزم ظاہری المتوفی ۴۵۶ھ کی کتاب "الفصل فی الملل والنحل"، امام عبدالکریم شہرستانی المتوفی ۵۴۸ھ کی "کتاب الملل والنحل" یہ سب نادر روزگار تالیفات اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، اسلام کے عہد عروج ہی کو لیجئے کہ بعض مدعیان عقل نے عقل کے دائرہ کو وسیع کرکے حق تعالیٰ کی ذات و صفات جل ذکرہ میں عقل کو دخل دیا جسکا نتیجہ دنیا نے جہمیہ اور معطلہ کی شکل میں دیکھ لیا بعض نے دائرہ اتنا تنگ کر دیا کہ عقل کو بیکار بنا کر حق تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات کو بھی مخلوق کے مشابہ بتلا دیا جسکا نتیجہ دنیا میں مشبہہ مجسمہ اور حشویہ کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ خیر یہ تو عقائد و اصول دین کی بحث تھی جس کا تعلق ہمارے موضوع بحث سے نہیں۔

فروع دین میں عقل کا درجہ
یا
شرعی نظام میں "فقہ" کا مرتبہ

اسلام کے شرعی نظام میں جو مسائل اور فروعی احکام صاف و صریح طور پر "کتاب و سنت" میں موجود نہیں ہیں یا صحابہ و تابعین کے عہد میں "اجماع امت" انکے لئے دلیل راہ نہ بن سکی "کتاب و سنت" میں غور کرنے سے صحابہ و فقہاء امت نے جن احکام کو سمجھا ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں جن غامض و دقیق مسائل کا انکشاف و استنباط کیا ہے، نئے نئے حوادث عالم میں عقل و ادراک نے کتاب و سنت و اجماع سے جن مسائل کا ایک مکمل نظام مرتب کیا ہے، طویل و عمیق تفکیر و اجتہاد سے جو ایک نیا خاکہ امت کے سامنے پیش کیا ہے اس کا نام "فقہ" یا قیاس ہے عقل و ادراک کا یہ منصب اہل حق کو ہمیشہ تسلیم رہا ہے۔ فقہاء امت و صحابہ و تابعین سے لیکر آخر تک انکا یہی دستور العمل رہا کہ جو احکام دین کتاب و سنت میں بیان ہو چکے تھے وہاں سے لئے اور جو وہاں نہ ملے ان میں اجماع امت سے استفادہ کیا۔ اور بدرجہ مجبوری انہی سرچشموں سے سیرابی کی شاہراہیں نکالیں، یہ خیال کہ "قیاس و فقہ" بیکار چیز ہے یا "تفقہ و استنباط" غیر ضروری امر ہے اس ترقی کے زمانہ میں ایک مضحکہ انگیز خیال ہے، بلکہ مجنون کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ عصر حاضرہ میں مادی وسائل کی حیرت انگیز ترقی نے نئے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں، ریڈیو، لاؤڈ اسپیکر، ٹیلیگراف، وائرلیس وغیرہ نے رؤیت ہلال

وغیرہ کے لئے خبر رسانی کے نئے ذرائع زیر بحث کر دیئے۔

علم المعشیت والاقتصاد کی تدوین نے عقود و معاملات کے بارے میں نئے عقدے ظاہر کر دیئے ہیں۔ اشتراکیت و نسطائیت کی لعنتوں نے اسلامی نظام کے اجزاء میں روڑے اٹکا دیئے ہیں، خالص اسلامی نظام کے فقدان نے ان مشکلات کو اور بڑھا دیا ہے جن کے حل کرنے کے لئے فقہاء امت کے وہ علمی ذخائر جو ہزاروں مجلدات کی شکل میں سامنے موجود ہیں ناکافی تصور کئے جاتے ہیں، کیا ایسی حالت میں یہ کہنا کہ استنباط جدید یا تفقہ جو فقہاء امت کر چکے ہیں فضول ہے اور یہ کہ اس تفقہ نے اختلافات پیدا کر دیئے ہیں "تفریق کلمہ" کر دی ہے یہ کہنا حقائق و واقعات سے افسوسناک جہالت ہی نہیں بلکہ مجرمانہ غفلت ہے، لیکن منکرین قیاس کا اب بھی ایک گروہ موجود ہے اور یہ گروہ فقہاء امت سے ہمیشہ برسر پیکار رہا ہے "انکار قیاس" و "عدم تقلید" غور کرنے سے دونوں میں قدر مشترک ایک نکلتا ہے اور یہ دونوں اگر سگے بھائی نہیں تو علاتی بھائی (باپ شریک) تو ضرور ہیں، غیر مقلدین کا ایک گروہ ہندوستان میں بھی موجود ہے جس کا اصلی مرکز کسی زمانہ میں بعض بلاد عراق، بلاد شام پھر اندلس اور پھر یمن رہا

منکرین قیاس اور ظاہری مذہب پر ایک نظر

سب سے پہلے جس نے ابطال قیاس و ابطال اجماع کے لئے کمر باندھی وہ ابو اسحاق ابراہیم بن سیار نام نظام لقب معتزلی متوفی تقریباً ۲۳۱ھ انکے بعد داؤد بن علی الاصبہانی المتوفی ۲۷۰ھ آئے جو داود ظاہری کے نام سے مشہور ہیں ابتداء میں امام خراسان شیخ اسحاق بن راھویہ اور امام ابو ثور سے فقہ حاصل کیا بعد میں قیاس سے منکر ہوئے واسع الاطلاع محدث ہیں لیکن اصول و فروع دونوں میں انکے ایسے تفردات بھی ہیں جو انتہائی مضحکہ انگیز ہیں، حافظ حدیث شیخ اسمٰعیل القاضی المالکی اور ابو بکر رازی الحنفی المتوفی ۳۷۰ھ شیخ ابو اسحاق اسفرائینی، امام ابو المعالی امام الحرمین شافعی قاضی ابو بکر بن عربی مالکی انکے انتہائی مخالف ہیں[۱]۔

بہر حال داود ظاہری کے اتباع کا ایک مستقل مذہب تیار ہو گیا جس کی بنیاد ابطال قیاس و رائے پر رکھی گئی ابراہیم بن جابر بغدادی عبداللہ بن احمد المغلس ابو الحسین محمد بصری ابو القاسم عبیداللہ کوفی ابو بکر محمد نہروانی محمد بن اسحاق کاشانی وغیرہ وغیرہ اس مذہب کے مشہور علمبردار ہیں اور آخر میں اندلس میں ابن حزم ۴۵۶ھ سب سے بڑے علمبردار ہوئے، گو اندلس میں اس مذہب کے لئے زمین بقی مخلد و ابن وضاح و قاسم بن اصبغ وغیرہ نے تیار کی تھی تاہم باقاعدہ مذہب بنانے میں ابن حزم کو بہت کچھ دخل ہے اصول فقہ میں "کتاب الاحکام" اور "النبذ" لکھی فروع دین اور اصول دین میں مشہور کتاب "المحلیٰ" لکھی اور خوب زور و شور سے ابطال قیاس کیا سارے فقہاء امت خصوصاً مالکیہ

---

[۱] التبصیر فی الدین لابی المظفر الاسفرائینی ص ۱۲۴ پر انکا ترجمہ ملاحظہ ہو للشیخ محمد زاہد الکوثری۔ [۲] ملاحظہ ہو النبذ لابن حزم کا مقدمہ۔

وحنیفہ کے خلاف پورا زور صرف کیا اور سچ تو یہ ہے کہ ظاہری مذہب میں اگر کچھ روح ہے تو وہ ابن حزم ہی کے طفیل سے ہے اگرچہ اصول دین میں وہ داؤد ظاہری کے مخالف ہیں بلکہ ایک حد تک خصم مقابل ہیں لیکن فروع میں انکے ہم نوا ہیں بایں ہمہ کوشش ظاہری مذہب کو وہ فروغ حاصل نہ ہو سکا جو فقہاء امت کے مذاہب اربعہ کو حاصل ہوا جس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اجتہاد و تفقہ کی جو روح ہے۔ غامض و دقیق فروع کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے یہ مذہب اس سے خالی ہے پھر اس پر مستزاد یہ کہ ابن حزم نے فقہاء امت کی تجہیل و تحمیق کا ایسا لہجہ اختیار کیا جو ناقابل برداشت تھا، یہاں تک مشہور ہوا کہ ,, سیف الحجاج وقلم ابن حزم توأمان ،، کہ حجاج بن یوسف کی تلوار اور ابن حزم کا قلم دونوں توأم ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ ابن حزم کی کتابوں سے اور اس مذہب سے بے التفاتی اور بڑھ گئی، خیر کچھ بھی ہو لیکن اس مذہب کے مؤیدین یا مقلدین، مصر، شام، قدس، دمشق، ہند اور اب حجاز میں بکثرت پائے جاتے ہیں ابن حزم کی "محلیٰ" کتاب الاحکام النبذ یہ سب چھپ گئی ہیں اور ان میں اس فتنہ کا کافی سامان موجود ہے

مذہب ظاہریہ کے چند مسائل

بطور نمونہ ذیل میں ہم چند مسائل ,, ظاہریہ ،، کے پیش کرتے ہیں تاکہ ناظرین یہ فیصلہ کر سکیں کہ ظاہریت پر جمود کرنا اور مدارک استنباط و اجتہاد سے استغناء کرنا کس حد تک صحیح ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہ مسلک جن قبائح کا باعث ہوگا وہ آسانی معلوم ہو سکینگے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابو ہریرۃ رض کی روایت سے حدیث ہے: "لا یبولن أحدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کیا جائے خصوصاً جب اسمیں غسل کرنا بھی ہو۔ مطلب ظاہر ہے کہ غیر جاری پانی نجاست وغیرہ پڑنے سے ناپاک ہو جاتا ہے، ہاں اگر پانی جاری ہو یا کوئی بڑا حوض ہو جو جاری کے حکم میں ہو وہ اسوقت تک پاک رہیگا جب تک مزہ، بو، اور رنگ میں تغیر نہ آئے۔ اب اس حدیث کے بارے میں ظاہریہ کے مسائل ملاحظہ ہوں۔ (۱)

(۱) اگر کسی نے برتن وغیرہ میں پیشاب کر کے پانی میں ڈال دیا تو پانی پاک ہے۔

(۲) اگر پانی سے باہر پیشاب کر دیا اور وہ بہ کر پانی میں پہونچ گیا تو پانی پاک ہے۔

(۳) اگر ایک شخص نے پانی میں پیشاب کر دیا اور دوسرا آکر اس میں وضو کرے یا غسل کرے تو جائز ہے۔

(۴) اگر کوئی شخص پانی میں پیشاب نہ کرے صرف پائخانہ پھرے تو اس سے وضو وغیرہ جائز ہے۔

ان سب کی دلیل یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمادیا کہ جو آدمی خود پیشاب کرے وہ وضو وغیرہ نہ کرے اس سے منع نہیں فرمایا کہ اگر دوسرا پیشاب کر دے تب بھی اس سے وضو نہ کرے یا پیالہ وغیرہ سے! الخ نیز پیشاب سے منع فرمایا پائخانہ وغیرہ سے منع نہیں فرمایا ہے اور یہی مذہب ابن حزم کا بھی ہے۔ (۲)

---

(۱) ماخوذ از طرح التثریب فی شرح التقریب للشیخ زین الدین عبد الرحیم العراقی المتوفی ۸۰۶ھ مطبوعہ مصر تنبیہ: ان سب صورتوں میں پانی وہی مراد ہے جو غیر جاری ہو گو کہ بہت قلیل ہو یا کثیر۔ نیز یہ اسوقت تک ہے جبتک کہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ ہو۔ (۲) دیکھو شرح التقریب

امام قرطبی صاحب المفہم فی شرح مسلم فرماتے ہیں:۔ ومن التزم هذه الفضائح وجمد هذا الجمود فحقيق بأن لا يعد من العلماء بل ولا في الوجود الخ یعنی جو شخص ان فضائح کا التزام کرے اور جمود اس درجہ تک پہونچ جائے تو چاہیئے کہ اسے علماء کے زمرہ میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کو دنیا کے صفحۂ ہستی سے معدوم قرار دیا جائے۔

بہر حال آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ظاہریت پر جمود کرنے والے اور شرعی قیاس سے انکار کرنے والے کس قسم کے رکیک احکام پر اتر آئے، اسی قسم کے امور کو دیکھ کر حافظ حدیث قاضی ابوبکر بن عربی اندلسی "عارضۃ الاحوذی" میں فرماتے ہیں کہ چاہیئے کہ "ظاہریہ" کو فرق باطلہ میں شمار کیا جائے اور کچھ قبائح بیان کرنے کے بعد ایک فصیح و بلیغ قصیدے میں دل کی بھڑاس نکالتے ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں۔

قالوا: الظواهر أصل لا يجوز لنا — عنها العدول الى رأي ولا نظر
قلت اخسأوا فمقام الدين ليس لكم — هذي العظائم فاستخفوا من الوتر
إن الظواهر معدود مواقعها — فكيف تحصي بيان الحكم في البشر
فالظاهرية في بطلان قولهم — كالباطنية غير الفرق في الصور
كلاهما هادم للدين من جهة — والمقطع العدل موقوف على النظر
هذي الصحابة تستمري خواطرها — ولا تخاف عليها عثرة الخطر
ولتعمل الرأي مضبوطا مآخذه — وتخرج الحق محفوظا من الأثر
بينوا عن الخلق لستم منهم أبدا — ما للأنام ومعلوف من البقر

خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ "ظاہریہ" کہتے ہیں کہ ظاہر احادیث ہی اصل شریعت ہے رأی و نظر کی حاجت نہیں میں کہتا ہوں جاؤ! ذلیل ہو تمہیں یہ کہنے کا حق حاصل نہیں۔ ظاہر نصوص شرعیہ تو معدود احکام میں منحصر ہیں آخر قیامت تک کے ... حوادث کا حکم کیونکر محض ظاہر سے معلوم ہوگا۔ ظاہریہ کی مثال باطنیہ جیسی ہے دونوں باطل ہیں دونوں دین کو منہدم کرتے ہیں صرف صورتوں کا فرق ہے، کیا یہ صحابہ کرام ہمیشہ اپنے دماغوں سے سوچ کر مسائل نہیں بیان کرتے تھے۔ جاؤ! تمہیں انسانوں سے کوئی واسطہ نہیں آدمی اور بیل دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

• قرآن و حدیث میں استنباط و اجتہاد اور تفقہ و نظر کے لئے کافی ذخیرہ موجود ہے اس وقت اس موضوع پر کتاب و سنت سے دلائل پیش کرنے کا ارادہ نہیں اس بارے میں حضرت معاذ کی صرف ایک حدیث پیش کرنی ہے جو اس موضوع میں بہت صاف و صریح دلیل ہے، "ابن حزم" نے کتاب "الاحکام" اور کتاب "النبذ" میں اسکی تضعیف کی پوری کوشش کی ہے بلکہ کتاب النبذ میں تو صاف کہدیا کہ بالکل باطل حدیث ہے اور بعض ان کے

اعتراضات سے متاثر ہوکر ان کے ہم خیال بن گئے ہیں، ہم اس فرصت میں اس حدیث کی توثیق و تنقیح کے وہ وجوہ بیان کریں گے جو اکابر امت کی تحقیقات سے ہم سمجھ سکتے ہیں چونکہ مسألہ فقہ اسلامی، دین کا اہم ترین موضوع ہے اسلئے توجہ کا محتاج ہے۔ واللہ الموفق۔ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اور اسکی محدثانہ تحقیق)

سنن دارمی، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں حضرت معاذ کی مذکورہ حدیث مختلف لفظوں سے روایت کی گئی ہے سنن ابی داؤد[۵] کی روایت ملاحظہ ہو۔

"حدثنا حفص بن عمر عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو ابن اخی المغیرة بن شعبة عن اناس من اهل حمص من اصحاب معاذ بن جبل: أن رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اراد أن یبعث معاذاً الی الیمن قال: کیف تقضی اذا عرض لك قضاء؟ قال: أقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله؟ قال فبسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال فان لم تجد فی سنة رسول الله (صلی الله علیه وسلم) ولا فی کتاب الله؟ قال اجتهد برائی ولا آلو، فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم صدره فقال: الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله (صلی الله علیه وسلم) لما یرضی رسول الله"

حدیث شریف کا حاصل یہ ہے:۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی و حاکم مقرر کرنا چاہا تو فرمانے لگے کس طرح فیصلہ کیا کروگے۔ عرض کیا کہ کتاب اللہ سے حکم کرونگا اور اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو پھر رسول اللہ کی سنت سے حکم کرونگا۔ اور اگر دونوں میں نہ ملے تو (کتاب و سنت کی روشنی میں) اپنے اجتہاد و قیاس سے فیصلہ کرونگا۔

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کے صحیح جواب سے بہت مسرور ہوئے اور انکے سینہ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اسنے رسول اللہ کے رسول کو ایسی بات کی توفیق عطا فرمائی جس سے خدا کے رسول خوش ہوگئے۔ حدیث مذکور "استدلال بالقیاس" میں صاف و صریح حجت ہے اور عہد اسلام میں صحابہ و تابعین و فقہاء امت کا یہی نظام عمل اور دستور عمل رہا کہ کتاب و سنت میں کوئی حکم صاف نہ ملا تو انہی چشموں سے سیرابی کی نہریں جاری کیں اور مختلف جہات سے غور و خوض کے بعد انہی کی روشنی میں جو سمجھ میں آیا فیصلہ کیا، یہاں تک کہ نظام معتزلی آیا اور ابطال قیاس کیا اور انکے بعد بعض مبتدعین نے انکا اقتدا کیا جس کی تفصیل گذر گئی۔

حدیث مذکور پر اعتراضات

منکرین قیاس نے حدیث مذکور پر حسب ذیل اعتراضات کئے۔

---

[۵] باب اجتہاد الرأی فی القضاء ص ۵۰۵ ج ۲ مطبوعہ کانپور طبع قدیم۔

(۱) ابوعون محمد بن عبداللہ ثقفی المتوفی ۱۱۶ھ راوی حدیث حارث بن عمرو سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

(۲) حارث بن عمرو اس حدیث کا راوی مجہول الحال ہے امام بخاری وغیرہ محدثین فرماتے ہیں کہ اس روایت کے سوا ان کی کوئی دوسری روایت نہیں ملتی۔

(۳) حضرت معاذ سے نقل کرنے والے انکے اصحاب نہ معلوم کون ہیں انکے نام مذکور نہیں۔

اعتراضات مذکورہ کا جواب

(۱) ابوعون ثقفی صحیح بخاری ومسلم کا راوی ہے امام اعمش امام ابوحنیفہ سفیان ثوری مسعر بن کدام شعبۃ بن الحجاج ابو اسحاق شیبانی وغیرہ وغیرہ اکابر امت واساطین حدیث انسے روایت کرتے ہیں غرض یہ کہ ابوعون سب ائمہ رجال کے نزدیک باتفاق ثقہ ہیں، کسی راوی کے تفرد سے بشرطیکہ ثقہ ہو صحت حدیث میں خلل نہیں آتا بخاری ومسلم کی کتابوں میں کثرت سے ایسی احادیث موجود ہیں جن کے رواۃ روایت متفرد ہیں دوسرا کوئی متابع موجود نہیں تاہم علماء رجال کے نزدیک سب قابل استدلال اور صحیح ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ راوی متفرد سے کوئی دوسرا راوی زیادہ ثقہ مخالف موجود نہ ہو اور یہاں کوئی دوسرا ثقہ انکے مخالف روایت کرنے والا نہیں، اوثق تو در کنار۔ تو یہ تفرد محدثین امت کے اصول کے مطابق ضعف یا سقوط حدیث کی دلیل نہیں بن سکتا، پھر اس حدیث کو ابوعون سے جن محدثین نے روایت کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

ابواسحاق شیبانی اور شعبۃ بن الحجاج شعبۃ بن الحجاج کے متعلق محدثین میں مسلم ہے کہ وہ رجال میں بہت متشدد ہیں اور جس حدیث کو وہ روایت کریں یہ اس حدیث کی توثیق کے لئے کافی ہے۔ تو اب صرف شعبہ کی روایت کرنا اس کا کفیل ہے کہ اس حدیث کے سارے رواۃ قابل احتجاج ہیں ورنہ شعبہ اسکی روایت نکرتے۔ پھر شعبہ سے جو محدثین اسکی روایت کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

یحییٰ بن سعید القطان عبداللہ بن المبارک ابوداؤد طیالسی عثمان بن عمر العبدی علی بن الجعد محمد بن جعفر عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ وغیرہ۔ اور ابواسحاق شیبانی سے ابومعاویہ بن خازم روایت کرتے ہیں اور ان سے سعید بن منصور ابوبکر ابن ابی شیبہ۔

(۲) حارث بن عمرو بن ثقفی کبار تابعین میں سے ہیں ان کے بارے میں محدثین سے کوئی جرح مفسر موجود نہیں صرف اتنا کہتے ہیں کہ غیر معروف ہیں اور سوائے ابوعون ثقفی انسے کوئی دوسرا راوی نہیں۔ کسی تابعی کا مجہول الحال اور مستور ہونا ابن حبان اور بعض محدثین کے ہاں توثیق کے لئے کافی ہے کیونکہ جب کبار تابعین میں سے ہیں اور قرون مشہود لہا بالخیر میں ہیں اور کوئی جرح مفسر جو انکے حق میں مؤثر ہو منقول نہیں انکی عدالت وتوثیق کے لئے کافی وشافی ہے نیز حضرت مغیرہ بن شعبۃ جیسے جلیل القدر صحابی کا بھتیجا ہونا اسکی تعیین

کے لئے کافی ہے، اگر کوئی راوی مجہول الحال اور کبار تابعین میں سے نہ بھی ہو مگر دو ثقات ان سے روایت کریں تو یہ ان کی توثیق و تعدیل سمجھی جائے گی بلکہ حافظ ابن القیم وغیرہ بعض محدثین نے تو یہاں تک لکھدیا، "روایۃ العدل عن غیر تعدیل لہ مالم یعلم فیہ جرح"، کہ ایک ثقہ کی روایت بھی انسے اسکی دلیل ہے کہ وہ راوی انکے نزدیک ثقہ ہے اب حسب ذیل نتائج پر غور کیجئے۔

الف - حارث بن عمرو مغیرۃ بن شعبۃ کا بھتیجا ہے۔

ب - کبار تابعین میں سے ہے۔

ج - ابو عون ثقفی جیسے مسلم جلیل القدر محدث انسے روایت کرتے ہیں۔

د - ابو عون سے شعبۃ اور ابن المبارک جیسے کبار محدثیں اسکو نقل کرتے ہیں۔

ہ - ابن حبان نے حارث بن عمرو مذکور کو کتاب الثقات میں ذکر کیا اور ابن حبان رجال میں متشدد و متعنت مشہور ہیں جیساکہ حافظ شمس الدین ذہبی وغیرہ نے تصریح کی ہے۔

پس ان امور کے پیش نظر حارث بن عمرو کی توثیق و تعدیل میں کسی منصف کو مجال کلام نہیں۔

(۳) اصحاب معاذ بن جبل کے اسماء گرامی معلوم نہ ہونا ضعف حدیث کی دلیل نہیں بن سکتے۔

قاضی ابو بکر بن العربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں:۔

ولا احد من اصحاب معاذ مجھولاً ویجوز ان یکون فی الخبر اسقاط الاسماء عن جماعۃ ولا یدخلہ ذلک فی حیز الجھالۃ وانما یدخل فی المجھولات اذا کان واحداً فیقال حدثنی رجل او حدثنی انسان ولا یکون الرجل للرجل صاحباً حتی یکون لہ بہ اختصاص فکیف وقد زید تعریفاً بھم ان اضیفوا الی بلد، وقد خرج البخاری الذی شرط الصحۃ فی حدیث عروۃ البارقی ولم یکن ذلک الحدیث فی جملۃ المجھولات وقال مالک فی القسامۃ، "اخبرنی رجال من کبراء قومہ" وفی الصحیح عن الزھری، حدثنی رجال عن ابی ھریرۃ من صلی جنازۃ فلہ قیراط۔" اھ

حضرت معاذ کے اصحاب و تلامذہ میں سے کوئی مجہول نہیں اور یہ ہوتا ہے کہ کسی حدیث کے اسناد میں اگر کئی نام ایک جگہ میں ہوں نام حذف کر دیئے جائیں اور باوجود اسکے کہ وہ اسناد مجہول نہیں ہونگی مجہول تو اسوقت ہوگی کہ کسی جگہ ایک راوی ہو اور اسکا نام ساقط کیا جائے جیسا "حدثنی رجل" وغیرہ اور کسی تلمیذ کو صاحب اسوقت کہا جاتا ہے جب اسکو اپنے شیخ کیساتھ کوئی خصوصیت ہو پھر انسے بڑھکر شہر کیطرف انکی نسبت کرنا مزید تعریف ہے صحیح بخاری شریف جنکی شرط صحت ہے حدیث عروہ بارقی میں فرماتے ہیں سمعت الحی الخ یعنی ایک قبیلہ عروہ سے بیان کرتے ہیں امام مالک موطا میں فرماتے ہیں اخبرنی رجال من کبراء قومہ نیز صحیح بخاری میں ہے "حدثنی رجال عن ابی ہریرۃ"، چند آدمیوں نے مجھ سے نقل کیا ابو ہریرہ سے۔۔

حافظ حدیث ابو بکر خطیب بغدادی تاریخ بغداد کا مصنف کتاب "الفقیہ والمتفقہ" (غیر مطبوع)[1] میں فرماتے ہیں۔

وقول الحارث بن عمرو (عن اناس من اصحاب معاذ) یدل علی شہرۃ الحدیث وکثرۃ رواتہ وقد عرف فضل معاذ و زھدہ. والظاھر من الحال اصحابہ الدین والثقۃ والزھد والصلاح وقد قیل ان عبادۃ بن نسی رواہ عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل وھذا اسناد متصل ورجالہ معروفون بالثقۃ علی ان اھل العلم قد تقبلوہ واحتجوا بہ فوقفنا بذلک علی صحتہ عندھم اھ

حارث بن عمرو کا یہ کہنا کہ اصحاب معاذ کے چند اشخاص سے روایت ہے۔ یہ شہرت حدیث پر دلالت کرتی ہے اور کثرت رواۃ پر حضرت معاذ کا زہد تو معلوم ہے اور بظاہر اصحاب معاذ کی حالت بھی تدین ثقاہت زہد وصلاح ہوگی، نیز اس حدیث کی ایک دوسری اسناد بھی ہے، جو متصل ہے صحیح ہے اس کے علاوہ علماء امت نے اس کو قبول کیا یہ خود اس کی دلیل ہے کہ انکے نزدیک حدیث صحیح ہے۔

امام ابو بکر رازی کتاب الفصول فی الاصول (مخطوط) میں فرماتے ہیں۔

فان قیل انما رواہ عن قوم مجھولین من اصحاب معاذ قیل لہ: لا یضرہ ذلک لان اضافۃ ذلک الی رجال من اصحاب معاذ توجب تاکیدہ لانھم لا ینسبون الیہ بانھم من اصحابہ الا وھم ثقات مقبولو الروایۃ ومن جھۃ اخری ان ھذہ الخبر قد تلقاہ الناس بالقبول واستفاض واشتھر عندھم من غیر نکیر من احد منھم علی رواتہ ولا رد لہ وایضا فاکثر احوالہ ان یصیر مرسلا والمرسل عندنا مقبول

اصحاب معاذ کا مجہول ہونا صحت حدیث کے لئے مضر نہیں کیونکہ حضرت معاذ کی طرف منسوب ہونا انکے ثقہ ہونے کے لئے کافی ہے ان کے اصحاب تو انہی کو کہا جائے گا جو ثقہ مقبول الروایۃ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ امت نے اسکو قبول کرلیا ہے اور درجہ استفاضہ وشہرت کو پہونچ گئی ہے۔ اور سلف میں سے کسی سے انکار ورد منقول نہیں۔ نیز زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ حدیث مرسل ہو جائیگی اور مرسل ہمارے یہاں حجت ہے۔

اب انہی حقائق کی بنا پر امام حدیث قاضی ابو بکر بن العربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں:۔

والذی أدین بہ القول بصحتہ فانہ حدیث مشہور یرویہ شعبۃ بن الحجاج رواہ عنہ جماعۃ من الفقھاء والائمۃ اھ

میرا عقیدہ تو یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث مشہور ہے۔ شعبہ جیسے محدث اسکو روایت کرتے ہیں اور ان سے فقہاء ائمہ پھر روایت کرتے ہیں۔

[1] ماخوذ از حواشی النبذ للشیخ الکوثری۔

ابوبکر رازی ابوبکر بن خطیب بغدادی ابوبکر بن العربی ان سب اکابر نے توثیق حدیث کے لئے ایک بڑی وجہ یہ بیان کی کہ فقہاء امت اور ائمہ دین نے اس کو تسلیم کر لیا، حافظ ابو عمر بن عبد البر وغیرہ محدثین نے تصریح کر دی ہے کہ کسی حدیث کے صحیح ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ علماء امت اس کو تسلیم کریں گو اسناد میں کلام ہو جیسا کہ "تدریب الراوی" وغیرہ میں مذکور ہے۔

تاریخ ابن ابی خیثمہ (مخطوط) و جامع بیان العلم میں علی بن الجعد کی روایت میں یوں ہے، عن شعبۃ عن ابی عون قال سمعت الحارث بن عمرو ابن اخی المغیرۃ بن شعبۃ یحدث عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن معاذ بن جبل الخ یعنے اصحاب معاذ کے مجہول ہونے میں جو کچھ شبہ تھا وہ بھی جاتا رہا اور اس روایت نے بتلا دیا کہ اصحاب معاذ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اصحاب ہیں جو اس حدیث کو معاذ بن جبل سے نقل کرتے ہیں صحابہ تو اہل سنت کے نزدیک سب عدول ہیں، ان کے اسماء گرامی معلوم نہ ہونے کسی کے نزدیک ضعف حدیث کے باعث نہیں بن سکتے اب حدیث مذکور کے صحیح و قابل حجت ہونے میں کوئی شبہ باقی رہا۔ خلاصہ بحث اب یہ نکلا کہ حدیث مذکور کی اگر ایک ہی اسناد ہو تو جب بھی صحت کیلئے کافی ہے

الف۔ کل فقہاء امت محمدیہ نے بغیر چون و چرا کے حدیث مذکور کو قبول کر لیا ہے۔

ب۔ اسناد میں کوئی مجروح راوی موجود نہیں حارث بن عمرو اگرچہ مستور الحال ہیں لیکن کبار تابعین میں سے ہیں ابو عون ثقفی جیسا محدث ان سے روایت کرتے ہیں یہ ان کی توثیق کے لئے دلیل ہے۔

ج شعبۃ بن الحجاج جیسے متشدد محدث اس کے راوی ہیں اگر اس حدیث میں کوئی ضعف ہوتا تو شعبہ اس کی روایت ہرگز نہیں کرتے اور پھر شعبہ سے جلیل القدر ائمہ حدیث مثل عبد اللہ بن المبارک عبد الرحمن بن مہدی یحیٰی بن سعید القطان وغیرہ وغیرہ ہرگز روایت نہ کرتے، ان اساطین حدیث کی روایت کرنا اور اس پر کوئی جرح و قدح نہ کرنا یہ صحت حدیث کی دلیل ہے۔

د۔ امام ابو داؤد نے اس حدیث کی روایت کرنے کے بعد کوئی کلام نہیں کیا اور سکوت فرمایا، سب محدثین کے ہاں مسلم ہے کہ ابو داؤد کا کلام نہ کرنا اور روایت کر لینا اس کی دلیل ہے کہ ان کی نزدیک حدیث قابل احتجاج ہے اور صالح للعمل ہے۔

ہ۔ اصحاب معاذ کے نام معلوم نہ ہونا ضعف حدیث کے باعث نہیں کیونکہ اصحاب معاذ کا زہد و تقوی بھی مسلم ہے اور وہ مجہول بھی نہیں ہیں اور بسا اوقات کثرت کے باعث نام ساقط کر دیئے جاتے ہیں جو بجائے ضعف کے مزید قوت و شہرت کی دلیل ہے۔

و۔ اور اگر اصحاب معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صحابہ کرام ہیں جیسا کہ جامع بیان العلم کی روایت

میں ہے تو وہ باتفاق اہل سنت عدول وثقات ہیں حدیث اب نہایت ہی قوی ہو جائیگی۔

نمبر۳۔ اس اسناد کے علاوہ اس حدیث کی دوسری اسناد بھی موجود ہے وہ بلاشک صحیح ومتصل ہے جیساکہ خطیب بغدادی کی کتاب الفقیہ والمتفقہ میں تصریح ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر اب ہم علی روس الاشہاد یہ اعلان کرتے کہ ابن حزم یا کوئی دوسرا جو بھی اس حدیث کی تضعیف یا اسقاط کے درپے ہے وہ اپنے علم وتحقیق پر بدنما داغ لگا رہا ہے؛ ہم نے بقصد اختصار اہل علم کے لئے بعض اشارات پر اکتفاء کیا ہے اور انکی تفصیل کے لئے ایک مستقل تالیف کی ضرورت ہے۔ تاہم توقع ہے کہ یہ اشارات اہل علم حضرات کے لئے کافی ثابت ہونگے

تنبیہ:۔ ابن حزم اور انکے اتباع "راوی وقیاس" کی مذمت میں کچھ روایات وآثار پیش کرکے ابطال قیاس کے لئے راستہ صاف کیا کرتے ہیں "جامع بیان العلم" وغیرہ میں اسکا ایک کافی ذخیرہ موجود ہے اسپر مستزاد یہ کہ عہد سلف میں سے بعض علماء نے "اصحاب الرأی" "واصحاب الحدیث" دو فرقے بنا دیئے اور متعصبین نے جب اسپر حاشیہ آرائی شروع کی تو امام ابوحنیفہ اور انکے اصحاب واتباع کو اصحاب الرأی میں شمار کیا اور امام مالک وغیرہ کو اصحاب الحدیث میں شمار کیا یہ موضوع تو مستقل مقالہ کا محتاج ہے، اس وقت صرف چند اشارے عرض کئے جاتے ہیں، استنباط تفقہ اجتہاد کی اہمیت کے لئے قرآن کریم کی آیات بینات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی ارشادات عہد خلفاء راشدین کے کارنامے فقہاء صحابہ کے قضایا وفتاوی کافی شواہد وبینات ہیں، مکہ معظمہ ابن جریج عطاء بن ابی رباح وغیرہ مدینہ منورہ میں فقہاء سبعہ کوفہ میں علقمہ واسود سعید بن جبیر پھر ابراہیم نخعی پھر حماد بن ابی سلیمان بصرہ میں حسن بصری ابن سیرین وغیرہ مصر میں یزید بن ابی حبیب پھر لیث بن سعد شام میں مکحول پھر اوزاعی فقہاء بلاد میں سے ابوحنیفہ سفیان ثوری ابن ابی لیلی ربیعۃ الرأی مالک شافعی احمد بن حنبل عبد اللہ بن المبارک اسحاق بن راھویہ وغیرہ وغیرہ، دین کے امام امت محمدیہ کے اساطین ان سب اکابر کی زندگی کے کل لمحات اس کی اہمیت کے براہین ودلائل ہیں۔ جن آثار میں رائی کی مذمت آئی اس سے مراد ہوئی ونفسانی خواہشات ہیں اور اصحاب الرأی سے اہل ہوا مراد ہیں جنہوں نے اصول دین میں اپنی رائے کو دخل دیا جسکا نتیجہ معتزلہ مرجئہ قدریہ جبریہ جہمیہ وغیرہ کی شکل میں دنیا نے دیکھ لیا چنانچہ عبد اللہ بن المبارک سے کسی نے پوچھا۔ کہ ایک حدیث میں آیا ہے۔ "اصحاب الرأی اعداء السنۃ" یعنی رائے والے سنت کے دشمن ہیں۔ کیا اس سے ابوحنیفہ اور انکے امثال مراد ہیں؟ فرمایا۔

سبحان اللہ ابوحنیفۃ یجھد جھدہ ان یکون حملاً علی السنۃ فلا یفارقھا فی شئ منہ فکیف یکون من اعادی السنۃ انما ھم

سبحان اللہ! ابوحنیفہ تو انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ پورا عمل سنت پر کریں اور ذرہ برابر اس سے جدا نہوں تو وہ کیونکر دشمنان سنت سے ہوں گے۔ ان سے

اهل الهواء والخصومات الذين يتركون الكتاب والسنة ويتبعون اهواءهم[1]	مراد وہ اہل اہواء ہیں جو کتاب و سنت پر عمل نہیں کرتے اور اُہواء کا اتباع کرتے ہیں۔

"رای" کے یہ معنی کہ جو حوادث و واقعات کتاب اللہ و سنت میں مذکور نہیں ان میں غور و خوض کر کے ان قواعد و احکام کے مناسب مسائل و احکام کا استخراج کرنا یہ رائے سراسر محمود ہے اس میں مذمت کا کوئی پہلو نہیں دین کا کوئی امام اس رائے سے مستغنی نہیں ہو سکتا جنہوں نے اس سے استغنار کیا گزشتہ بیان میں کچھ نمونہ انکا ملاحظہ کیا ہوگا۔ امام محمد بن الحسن فرماتے ہیں۔

لا يستقيم الحديث الا بالرأى ولا يستقيم الرأى الا بالحديث[2]	حدیث بغیر رائی کے درست نہیں اور رائے بغیر حدیث کے درست نہیں۔

مقصد یہ ہے کہ احادیث کے لئے رائے کی ضرورت ہے کہ انکے معانی و مقاصد پر غور کیا جائے اور صحیح نتائج اخذ کئے جائیں، اور صرف رائے پر بھی عمل کرنا ٹھیک نہیں جبتک احادیث نبویہ سے اس کی تائید نہ ہو، سلف میں ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا نام جو اصحاب الرأی پڑ گیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث و روایت کا فن سب کا مشترکہ فن تھا تفقہ و دقت رائے میں وہ ممتاز تھے اور یہ ان کا خصوصی فن تھا اس لئے اس لقب سے پکارے گئے یہ تو انتہائی منقبت کی چیز تھی جسے یاروں نے مذمت کا لقب سمجھا گویا "رائی" کے معنے ٹھیک وہی تھے جس کو آج کل کے عرف میں رائے کہتے اور "اصحاب الرأی" کے معنے جسے آجکل "ذی رائی" کہا کرتے ہیں، امام مالک فرماتے ہیں ایک دفعہ ابو حنیفہ سے ملاقات رہی اور کئی مسائل میں علمی گفتگو رہی اور کئی مجلسیں ایسی ہوئیں، "فما رأيت رجلاً افقه منه ولا اغوص منه فى معنى وحجة"

پس میں نے ان سے زیادہ اَفقہ اور معانی و دلائل میں ان سے زیادہ کھپنے والا نہیں دیکھا۔ امام شافعی کا مقولہ تو مشہور ہے "يتبحر فى الفقه فهو عيال على ابى حنيفة"

جس کو فقہ میں تبحر کا ارادہ ہو تو وہ ابو حنیفہ کا محتاج ہوگا۔ امام ابو عبید بن القاسم بن سلام سے منقول ہے کہ امام شافعی فرماتے ہیں: من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابى حنيفة" جسکو فقہ حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو ابو حنیفہ کے تلامذہ کی صحبت اختیار کرے فقہ اسلامی کی تاریخ تو ان جواہرات سے بھری پڑی ہے تفصیل مقصود نہیں غرض صرف اتنی تھی کہ اصحاب الرای و اصحاب الحدیث کی تفریق مشہو معنے سے بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے جو عرض کی گئی۔ و اللہ الموفق۔

---

[1] کشف الاسرار شرح اصول البزدوی ص۱ ج۱ [2] اصول فخر الاسلام بزدوی۔

تحمید

(از جناب خبری قاسمی غازی پوری)

پھول کی خوشبو میں تو ہے، پھول کی رنگت میں تو
شام کی سرخی میں تو ہے، صبح کی بہجت میں تو
جنگ کی شورش میں تو ہے، امن کی وادی میں تو
محفل غم میں بھی تو، ہنگامۂ شادی میں تو
چاند، تاروں میں بھی تو ہے خاک کے ذرّوں میں تو
نور کی موجوں میں تو ہے، آتشیں شعلوں میں تو
جلوۂ کعبہ میں تو ہے، شمع بت خانہ میں تو
خانقاہوں میں بھی تو ہے، بزم رندانہ میں تو
دشت و ویرانہ میں تو، صحرائے جاناں میں بھی تو
برق تاباں میں بھی تو ہے، بادو باراں میں بھی تو
الغرض ہر بزم میں تجھکو نہاں پاتا ہوں میں
تیرا جلوہ ذرّہ ذرّہ سے عیاں پاتا ہوں میں
کون کرسکتا ہے، انکار خدائے ذوالمنن
جبکہ ہر ذرّے سے آتی ہے صدائے ذوالمنن

پیغام
فانی دنیا کا اختتام ہے
[illegible]
منزل بقا آج ہے
[illegible]

محدثین پر سلطنت کی ہواخواہی کا الزام

(از جناب ابو الماثر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (فاضل دیوبند) صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم مئو)

"چند سال ہوئے جماعت اہل قرآن نے ایک رسالہ بعنوان "میں منکر حدیث کیوں ہوا" شائع کیا تھا۔ رسالہ پر مصنف کے نام کی بجائے "ایک حق گو کے قلم سے" لکھا گیا تھا، اس رسالہ میں حدیث پر نہایت شرمناک حملے کئے گئے تھے، اور محدثین پر افترا پردازیاں کی گئی تھیں، اس صد درجہ دل آزار رسالہ کا جواب بعض احباب کی فرمائش پر مولانا ابو الماثر حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (فاضل دیوبند) نے "نصرۃ الحدیث" کے نام سے تحریر فرمایا تھا، جو شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لیلیا گیا، اب اسی رسالہ "نصرۃ الحدیث" کو مولانا محمد ایوب صاحب (فاضل دیوبند) ناظم مدرسہ مفتاح العلوم اپنے مدرسہ کیجانب سے دوبارہ شائع فرما رہے ہیں۔

اس اشاعت میں فاضل مصنف نے ایک نہایت مفید اور پر از معلومات مقدمہ کا اضافہ فرمادیا ہے، ذیل کا مضمون اسی جدید مقدمہ کا ایک حصہ ہے، جسے ہم مصنف علام کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین دار العلوم کر رہے ہیں اصل کتاب مطبع میں ہے، امید ہے کہ بہت جلد شائع ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ جائیگی" (مرتب)

حدیث کی بے اعتباری کی ایک وجہ "حق گو" صاحب نے یہ بھی تراشی اور گھڑی ہے کہ محدثین نے حدیثوں میں سلطنت کے جذبات وعواطف کی رعایت کی ہے"۔

محدثین کے اعلیٰ کیرکٹر، ان کی نہایت بلند اخلاقی جرأت اور ان کی بے مثل صداقت و امانت پر "حق گو صاحب" کا یہ نہایت سخت حملہ ہے، حق گو صاحب کو اس لحاظ سے تو ہم معذور سمجھتے ہیں کہ غلام قوم کا ایک غلام فرد اور وہ بھی حکومت کا تنخواہ دار نوکر اس اخلاقی جرأت کا تصور بھی نہیں کر سکتا، جو محدثین کا طرۂ امتیاز تھی۔

لیکن تاریخی حقائق سے چشم پوشی کرنے میں وہ کسی طرح معذور قرار نہیں دیئے جا سکتے تاریخ داں حضرات جانتے ہیں کہ محدثین میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کو حکومت سے ایسا سخت اختلاف تھا جسکی وجہ سے حکومت کے مورد عتاب تھے۔ مثلاً

(۱) سعید ابن جبیر کو حجاج کی حکومت سے ایسا اختلاف تھا کہ اسی اختلاف کی بنا پر حجاج نے نہایت بیدردی سے ان کو قتل کروا ڈالا۔ (تذکرہ جلد ۱ صـ۲)

(۲) یحیٰی بن کثیر کو حکومت بنی امیہ پر نکتہ چینی کرنے کی وجہ سے بڑے مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا حتیٰ کہ مار بھی کھانا پڑی۔ (تذکرہ جلد ۱ صـ۱۲۱)

محدثین میں بہت سے وہ لوگ تھے جنہوں نے بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے سامنے ان پر نکتہ چینی کی اور حق بات کہنے میں جان کی پرواہ بھی نہ کی

(۳) اس سلسلہ میں امام اوزاعی کا واقعہ سنہرے حرفوں میں لکھے جانے کے قابل ہے حافظ ذھبی نے سفیان وغیرہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جب خلیفہ عباسی کا چچا عبداللہ بن علی شام میں داخل ہوا اور بنوامیۃ کو چن چن کے مروا چکا تو ایک دن اس نے اس طرح دربار سجانے کا حکم دیا کہ ایک صف ایسے نوجوانوں کی آراستہ کی جائے جن کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں ہوں دوسری صف ان کی ہو جن کے ہاتھ میں بلم ہوں، تیسری صف میں وہ سپاہی ہوں جن کے ہاتھ میں کافرکوب ہوں اور چوتھی صف میں وہ کھڑے کئے جائیں جن کے ساتھ گرز ہوں، جب حکم کے مطابق دربار سج چکا تو ایک پیادہ بھیجکر اسنے اوزاعی کو بلوایا اوزاعی بارگاہ کے دروازے پر پہونچے تو سواری سے اتار لئے گئے اور دائیں بائیں سے دو سپاہی ان کے دونوں بازو تھامکر صفوں کے بیچ میں لے چلے جب اتنے قریب پہونچگئے جہاں سے عبداللہ ان کی بات سن سکے تو وہاں ان کو کھڑا کردیا۔ اس کے بعد عبداللہ اور اوزاعی میں حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

عبداللہ۔ تم عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی ہو؟

اوزاعی۔ ہاں۔ خدا امیر کی اصلاح فرمائے۔

عبداللہ۔ بنی امیۃ کے قتل کے باب میں تمہارا کیا خیال ہے؟

اوزاعی۔ آپ سے اور ان سے کچھ معاہدے تھے جن کی پابندی اور عہد کا ایفا ان پر لازم تھا۔

عبداللہ۔ اجی صاحب! اس کو چھوڑئے، فرض کیجئے کہ ہمارے انکے درمیان کوئی معاہدہ اور ہم سے ان سے کوئی عہد و پیمان نہ رہا ہو۔

اوزاعی۔ (میں نے دیکھا کہ اب صاف صاف جواب کے سوا چارۂ کار نہیں ہے، اور یہ بھی یقینی ہے کہ صاف جواب دینے کے بعد جان بچنا بھی ممکن نہیں ہے۔ مرنے کو کس کا دل چاہتا ہے، مگر میں نے سوچا کہ اللہ کے حضور میں ایکدن کھڑا ہونا ہے، اسلئے میں نے نڈر ہوکر کہا کہ) اس صورت میں انکا قتل آپ پر حرام تھا یہ سنتے ہی وہ آگ بگولا ہوگیا گردن کی رگیں پھول گئیں اور سرخ سرخ آنکھیں نکالکر بولا

عبداللہ۔ یہ تم نے کیسے کہا اور کیوں کہا؟

اوزاعی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کا خون تین ہی صورتوں میں روا ہوسکتا ہے، شادی شدہ ہونیکے باوجود زنا کرے، یا کسی کو قتل کردے، یا مرتد ہوجائے (اور بنوامیۃ جنکو تمنے قتل کرایا ہے انمیں سے کسی جرم کے مرتکب نہ تھے)۔

عبداللہ۔ اجی کیا دیانۃً حکومت وخلافت ہمارے لئے (ہاشمیوں کا) ہی حق نہیں ہے۔

اوزاعی ۔ وہ کیسے ؟

عبداللہ ۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ (ہاشمی) کو وصی نہیں بنا گئے تھے ۔

اوزاعی ۔ اگر وصی بنا گئے ہوتے، تو حضرت علی رضؓ صفین کے موقع پر دو شخصوں کو حکم مان کر یہ نہ کہتے کہ تم جسکو حاکم یا خلیفہ مقرر کرو مجھے قبول و منظور ہے ۔

یہ سنکر عبداللہ خاموش ہوگیا۔ اسکے غصہ کا پارہ آخری ڈگری پر پہونچ چکا تھا، اور امام اوزاعی خیال کر رہے تھے کہ اب میرا سر میرے سامنے گرا چاہتا ہے۔ کہ اتنے میں عبداللہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسکو دربار سے نکالو۔ اوزاعی دربار سے نکل آئے، لیکن ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ دیکھا ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا انکے پاس چلا آرہا ہے یہ سمجھے کہ میرا سر قلم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے، اس لئے جلدی سے اپنی سواری سے اترے کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں، اور اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لی، ابھی نماز ہی میں تھے کہ سوار آپہونچا، جب فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا کہ امیر نے یہ اشرفیاں آپکے پاس بھجوائی ہیں۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے ان اشرفیوں کو گھر پہونچنے سے پیشتر ہی تقسیم کرکے ختم کر دیا۔ (تذکرہ جلد ا صـ۱۷۱)

(۴) ابن ابی ذئب کی جرأت کا یہ عالم تھا کہ ابو جعفر منصور جیسے پرہیبت و بارعب بادشاہ کے سامنے بھی وہ حق بات کہنے میں ذرا نہ دبے، اور صاف کہدیا کہ تیرے دروازہ پر ظلم کھلا ظلم کی گرم بازاری ہے ۔ (تذکرہ جلد ا صـ۱۸۱)

ابونعیم کا بیان ہے کہ جس سال خلیفہ منصور نے حج کیا ہے، اسی سال مجھکو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی تھی، یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ منصور جب مکہ معظمہ پہونچا تو اس نے ابن ابی ذئب کو بلا بھیجا۔ جب وہ آئے تو دارالندوہ میں انکو اپنے ساتھ بٹھا کر پوچھا کہ حسن بن زید (علوی جو منصور کیطرف سے مدینہ کے قاضی تھے، مگر منصور کسی بات پر ان سے برہم ہوگیا تھا اور قضا سے برطرف کرکے انکو جیلخانہ بھجوا دیا تھا۔) کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے ۔؟

ابن ابی ذئب نے کہا وہ انصاف شعار اور عدل گستر تھے، منصور نے کہا اور میری نسبت کیا رائے ہے ؟

ابن ابی ذئب نے پہلے سکوت کیا لیکن منصور نے بار بار پوچھا تو ابن ابی ذئب نے خانہ کعبہ کیطرف اشارہ کرکے صاف فرمایا، کہ اس گھر کے مالک کی قسم کہ تو بے انصاف و ناحق پرست ہے ۔

منصور کے دربان ربیع نے یہ تلخ اور بے باکانہ جواب سنکر ابن ابی ذئب کی ڈاڑھی پکڑ لی مگر منصور نے اسکو ڈانٹا کہ حرامزادے چھوڑ دے ۔

ابن ابی ذئب منصور کے بیٹے مہدی کے عہد حکومت میں بھی زندہ تھے، چنانچہ جسوقت مہدی نے حج کیا اور حج سے فارغ ہوکر روضہ اطہر کی زیارت کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دی تو مسجد میں کوئی ایسا نہ تھا جو اسکو دیکھ کر تعظیماً کھڑا نہ ہوگیا ہو۔ صرف ایک ابن ابی ذئب تھے جنہوں نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی، کسی نے کہا کہ حضرت

کھڑے ہو جائیے۔ یہ امیر المومنین ہیں، تو برجستہ فرمایا۔ انما یقوم الناس لرب العالمین۔ کہ میاں رب العالمین کے لئے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔

مہدی یہ جواب سنکر کانپ گیا۔ اور اسنے ڈانٹا کہ انکو نہ چھیڑو، بڑے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا۔ (تذکرہ جلد ۱ صـ۱۵۱)

(۵) یزید بن حبیب مصری ایک دفعہ بیمار ہوئے تو مصر کا حاکم حوثرہ ان کی عیادت کو آیا تو باتوں میں اس نے یہ مسئلہ پوچھا، کہ کپڑے میں مچھر یا کھٹمل کا خون لگا ہو تو اس سے نماز ہوگی یا نہیں، یزید نے یہ سنکر اسکی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا جب الٹھکر وہ جانے لگا تو یزید نے اس کی طرف دیکھکر کہا کہ روزانہ کتنی مخلوق خدا کا خون بہاتے ہو تو کچھ نہیں اور کھٹمل یا مچھر کے خون کا مسئلہ دریافت کرنے آئے ہو۔ (تذکرہ جلد ۱ صـ۱۲۲)

(۶) امام ثوری، مہدی کے دربار میں گئے تو اس سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے سفر حج میں صرف بارہ اشرفیاں خرچ کی تھیں، مہدی نے سنا تو اسکو غصہ آگیا اور گرم ہو کر بولا تم چاہتے ہو کہ میں بھی تمہاری سی حالت میں ہو جاؤں، سفیان نے نہایت ہی بے باکی سے کہا۔ کہ اگر میری سی حالت میں ہونا گوارا نہ ہو تو جس حالت میں تم ہو اس میں بھی نہ ہونا چاہیئے۔ (تذکرہ جلد صـ۱۶۴)

(۷) خلیفہ منصور۔ حج کو چلا تو سولی دینے والوں کو حکم دیدیا کہ سفیان جہاں ملجائیں انکو دار پر چڑھا دو۔ لیکن خدا کی شان کہ مکہ پہونچنے سے پہلے ہی منصور کا انتقال ہو گیا۔ اور سفیان کو سولی دینے کا منصوبہ خاک میں ملگیا۔ (تہذیب صـ۱۱۴)

(۸) مہدی اور سفیان کی تیز تیز گفتگو اوپر آپ پڑھ چکے ہیں، آخر میں سفیان اور مہدی کی آپس میں کشیدگی اتنی بڑھ گئی تھی کہ سفیان کو بصرہ میں روپوش ہونا پڑا اور اسی حالت میں ان کی وفات بھی ہو گئی۔

(۹) محدثین میں کتنے حضرات ایسے ہیں جن سے بادشاہوں نے یہ خواہش کی کہ دولتکدہ شاہی پر حاضر ہو کر شاہزادوں کو حدیث سنا جائیں لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا، اور نہایت بے پروائی سے انکی یہ خواہش ٹھکرا دی بلکہ ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی حاکم نے کسی محدث کو مسئلہ پوچھنے کیلئے بارگاہ میں بلایا تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ تم خود آؤ۔ چنانچہ زبان بن عبدالعزیز (مصر کے گورنر کے لڑکے) نے یزید بن ابی حبیب مصری کے پاس پیادہ بھیجکر کہلایا کہ مجھکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ ذرا دیر کے لئے تشریف لائیے، تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ تم خود آکر پوچھ جاؤ تمہارا میرے پاس آنا تمہارے حق میں موجب زیبائش ہے اور میرا آنا تمہارے لئے عیب و بدنمائی ہے۔ (تذکرہ جلد ۱ صـ۱۲۲)

(۱۰) مہدی جسوقت مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو اس نے امام مالک کے پاس دو یا تین ہزار اشرفیاں بھوائیں جب مہدی مدینہ سے رخصت ہونے لگا تو ربیع امام مالک کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المومنین چاہتے ہیں کہ آپ بغداد تک ان کے ہمرکاب تشریف لیچلیں۔ امام مالک نے جواب دیا کہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ کے باشندوں کے لئے مدینہ ہی بہتر ہے اگر وہ سمجھیں اور اگر اشرفیوں کا خیال ہو تو وہ ابتک جیسی کی تیسی رکھی ہوئی ہیں۔ (تذکرہ جلد صـ۲۹)

(۱۱) مہدی کا بیٹا خلیفہ ہارون رشید خود امام مالک کے گھر پر حاضر ہوا شاہزادے بھی ساتھ تھے، امام سے درخواست کی کہ میرے لڑکوں کو اپنی کتاب موطا اپنی زبان سے سنا دیجئے، امام نے صاف انکار کر دیا، اور فرمایا کہ میں نے ایک مدت سے کسی کو پڑھ کر نہیں سنایا ہے، لوگ خود پڑھکر مجھے سناتے ہیں۔ ہارون نے کہا اچھا اور لوگوں کو ہٹا کر تخلیہ کرا دیجئے تو میں خود پڑھ کر آپکو سناؤں امام نے فرمایا کہ جب کسی خاص شخص کیوجہ سے عام لوگوں کو علم سے محروم رکھا جاتا ہے تو خاص کو بھی کوئی نفع نہیں پہونچتا۔ اسکے بعد امام نے معن بن عیسیٰ کو حکم دیا کہ تم پڑھو اور بادشاہ مع شاہزادوں کے سنے۔ (تذکرہ جلد ا ص ۱۹۵)

(۱۲) ہارون رشید بغداد سے حج کے لئے روانہ ہوا تو کوفہ میں پہونچکر عبداللہ بن ادریس اور عیسیٰ بن یونس کے پاس آدمی بھیجے کہ ہمارے پاس آکر حدیثیں بیان کر جائیں، دونوں نے آنے سے انکار کر دیا مجبوراً امین و مامون دونوں شاہزادے ابن ادریس کے پاس خود گئے اور ان سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی ابن ادریس نے قبول فرمایا اور سو حدیثیں انکو سنائیں جب بیان کر چکے تو مامون نے عرض کیا کہ چچا! اجازت ہو تو میں اپنی یاد سے آپ کے سامنے ابھی ان حدیثوں کو دہرا دوں، ابن ادریس نے اجازت دی اور مامون نے سب حدیثیں سنا دیں۔ ابن ادریس کو مامون کے حافظہ پر بڑا تعجب ہوا، یہاں سے اٹھ کر دونوں شاہزادے عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حدیث سنانے کی درخواست کی انہوں نے بھی منظور کر لیا اور حدیثیں سنائیں اس کے بعد مامون نے دس ہزار اشرفیاں (یا درم) نذرانہ کے طور پر پیش کئے مگر ابن یونس نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ایک چلو پانی تک تو تمہارا پی نہیں سکتا۔ (تذکرہ جلد ا ص ۲۵۹)

(۱۳) محدثین کو بادشاہوں کے تقرب سے اتنی نفرت تھی کہ ابن ادریس کے نام ہارون الرشید کا ایک فرمان آیا، ابھی اتنا ہی پڑھا گیا تھا کہ خدا کے بندہ ہارون کیطرف سے عبداللہ ابن ادریس کے نام یہ کہ ابن ادریس نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے اور ظہر کے بعد سے مغرب کے وقت تک بے ہوش رہے مغرب سے ذرا پہلے پانی کا چھینٹا دیا گیا۔ تو ہوش آیا ہوش میں آنے کے بعد فرمایا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہارون بھی مجھے جاننے لگا خدا جانے مجھ سے کونسا گناہ صادر ہوا۔ کہ اس نے میرے پاس خط لکھا۔ (تذکرہ جلد ا ص ۲۶۱)

(۱۴) وکیع کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہارون کا ارادہ ہوا کہ ابن ادریس کو قاضی مقرر کرے، مگر انہوں نے سختی سے انکار کر دیا۔ ہارون نے ان کو بلا کر اسکے لئے ان سے گفتگو کی، تو انہوں نے کہدیا کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں ہارون نے خفا ہو کر کہا کہ میں نے تمہاری صورت نہ دیکھی ہوتی تو اچھا ہوتا، ابن ادریس نے کہا کہ میری بھی یہی تمنا تھی کہ تمہاری صورت نہ دیکھتا، یہ کہا اور دربار سے اٹھکر چلے آئے۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۶۱/۱)

حضرات محدثین کی جرأت حق گوئی اور امراء و حکام کی شوکت و صولت سے مرعوب نہ ہونے کے واقعات کا اگر استقصا کیا جائے تو اسکے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ یہ چند واقعات برسبیل تمثیل آپکے سامنے پیش کئے گئے جو حق گو وہ کے اس خیال باطل کو کہ محدثین نے حدیثوں میں حکام کے جذبات کی رعایت کی ہے ہوا اور منثور کر دینے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں

نقد و تبصرہ

معارف قرآنیہ (حصہ اول) مصنفہ مولانا مشتاق احمد صاحب افغان۔ صفحات (۲۰۰) تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ کاغذ، کتابت و طباعت متوسط قیمت علاوہ محصولڈاک ایکروپیہ۔ ملنے کا پتہ دفتر جماعت المسلمین۔ یہ۔ ضلع مظفر گڑھ (پنجاب)

یہ کتاب جیساکہ فاضل مصنف نے خود ظاہر کیا ہے معارف قرآنیہ کے سلسلہ میں انکی طویل محنت کے نچوڑ کا ایک نمونہ ہے جس میں انکے جمع کردہ ذخیرہ کے بیشمار ردیف وار عنوانات میں سے چند کا انتخاب کرکے انہیں درج کیا گیا ہے۔ اس حصہ کے اہم عنوانات میں سے چند یہ ہیں۔ امام۔ بیعت۔ بشریت انبیاء۔ توبہ۔ جہاد۔ ختم نبوت۔ شہادت۔ شرک۔ صراط مستقیم۔ معروف و منکر۔ مغفرۃ۔ غضب۔ یہ اور انکے علاوہ دوسرے تمام عنوانات جو اس کتاب میں ہیں سب کے متعلق آج کل کے مسلمانوں کا عام عقیدہ اور خیال واضح کرکے انکی غلطیوں کو قرآن حکیم کی تعلیمات سے واضح کیا گیا ہے اور صحیح عقیدہ کو پیش کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ بعض مباحث میں حدود احتیاط سے تجاوز بھی ہو گیا ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی اس کتاب کے مضامین مفید ہیں اور اس کا مطالعہ بہت سے غلط عقیدوں کی اصلاح کا سبب بن سکتا ہے۔ کتاب کی زبان سہل اور دلنشین اور ترتیب پسندیدہ ہے۔

خدا کی باتیں مترجمہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید دہلوی۔ صفحات ۲۹۰ تقطیع ۲۰×۲۲/۱۶ کاغذ کتابت و طباعت عمدہ قیمت دو روپے (عہ) ملنے کا پتہ:۔ دینی بکڈپو۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی۔

یہ مجموعہ دراصل احادیث قدسیہ کا ترجمہ ہے۔ جسے مولانائے ممدوح نے اپنے مخصوص شیریں انداز میں اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ اس کتاب میں بہت سے ضروری عنوانات مثل توحید۔ شرک و الحاد، تقدیر، ذکر الٰہی تلاوت قرآن پاک کی فضیلت، مساجد، اذان، نماز وغیرہ وغیرہ کے ماتحت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو جمع کر دیا گیا ہے۔

یہ کتاب بھی مولانائے ممدوح کی دوسری تالیفات، جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا وغیرہ کی طرح مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہم مسلمانوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو حاصل کرنے اور اسکا مطالعہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

تاریخ القرآن مصنفہ مولانا عبدالصمد صاحب صارم (فاضل دیوبند و فاضل ازہر) صفحات (۲۳۸) تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ کاغذ: کتابت و طباعت عمدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ ندوۃ المصنفین۔ قرولباغ نئی دہلی۔ یا۔ مولانا

قاضی ظہور الحسن بر مکان مولوی فیض الدین ایڈووکیٹ۔ عابد روڈ حیدر آباد دکن۔

فاضل مصنف کی بہت سی مفید تصانیف اس سے قبل بھی شائع ہو کر حسن قبول کی سند حاصل کر چکی ہیں لیکن ان کی زیر نظر تصنیف اپنی اہمیت اور قرآن حکیم کے متعلق بہترین معلومات کے اعتبار سے تمام سابقہ تصانیف سے گوئے سبقت لیگئی ہے۔ "تاریخ القرآن" حقیقتاً قرآن مجید کی ایک مکمل اور مدلل تاریخ ہے جس میں نزول وحی۔ کتابت قرآن، جمع و ترتیب قرآن۔ علوم قرآن تفاسیر قرآن، تواتر اور ربط آیات وغیرہ اہم مباحث کے متعلق سلیس زبان اور دلنشین پیرایہ میں افراط و تفریط سے بچکر مسلمہ روایات کی روشنی میں بحث کیگئی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ "تاریخ القرآن" موجودہ دور کے رجحانات اور ضروریات کو بڑی حد تک پورا کر دیتی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ یقیناً قرآن مجید سے مناسبت اور تعلق میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

حکومت الٰہی مؤلفہ مفکر اسلام علامہ ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ صفحات ۲۰۶ تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ کاغذ، کتابت و طباعت متوسط۔ قیمت معلوم نہیں۔ اندازاً بارہ آنہ (۱۲) ہوگی۔

ملنے کا پتہ:۔ (۱) مکتبہ سیفیہ مونگیر۔ (۲) کتب خانہ فخریہ مراد آباد۔

یہ کتاب دراصل حکومت الٰہیہ کے اس عظیم الشان نظام کی تمہید ہے جو مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رح نائب امیر شریعت بہار مرتب فرما رہے تھے، اور جس کا تقریباً مکمل مواد مرحوم جمع فرما چکے تھے، لیکن اس کی ترتیب و تبویب سے قبل ہی انہیں داعیٔ اجل کو لبیک کہنا پڑا۔

ہندوستان کے تعلیمیافتہ مسلمانوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اس کو نہ جانتا ہو کہ مولانا رح کی زندگی کا واحد نصب العین "حکومت الٰہیہ" کے قیام کے سوا اور کچھ نہ تھا، چنانچہ انہوں نے اپنی پوری زندگی اسی مقصد کے حصول کی جد و جہد میں صرف فرما دی۔

مولانا سید منت اللہ رحمانی (فاضل دیوبند) ایم۔ ایل۔ اے۔ تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کیطرف سے دلی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا مرحوم کے ان نادر جواہر پاروں کو شائع فرما کر مسلمانوں کے ہاتھوں تک پہونچا دیا۔ کتاب کے شروع میں تقریباً ۱۰ صفحات پر حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمن (فاضل دیوبند) کا لکھا ہوا ایک عالمانہ مقدمہ ہے، پھر وہ مباحث ہیں جنہیں مصنف علام رح نے "حکومت الٰہیہ" کے قیام کی ضرورت کو ثابت فرمایا ہے۔

کہنے کو تو یہ "حکومت الٰہیہ کے مکمل نظام" کی تمہید یا دیباچہ ہے، لیکن حکومت الٰہیہ کا نظام پیش کرنے سے قبل جن اہم مضامین کا پیش کر دینا ضروری تھا اس کتاب میں ان سب پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور اس اعتبار سے یہ بجائے خود ایک مستقل تصنیف ہو گئی ہے، جو حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہے بجائے

نظام کی ضرورت ۔ مالی حاجت اور اس کا تحفظ۔ تحفظ نسل، حفظ ناموس و عزت، حفظ جان۔ جماعتی نظام اور انسانی حکومت، شخصی حکومت، جمہوری حکومت، انسانی حکومت کی ناکامی کے اسباب و نتائج، قانون سازی کے لوازم، واضع قانون کا تعین اور اس کی صفات۔ واضع قانون کے کمالات کا استحضار قوانین خالق کے علم کا طریقہ۔ انسانیت کی فلاح کا ذریعہ صرف حکومت الٰہی ہے۔ اجتماعی نظام حکومت کی خصوصیات

یہ اور انکے علاوہ دوسرے قیمتی عنوانات پر اس کتاب میں بحثیں کی گئی ہیں ان کا اندازہ کچھ وہ حضرات ہی کر سکتے ہیں جنہیں علامہ مرحوم کے تبحر علمی کے مطالعہ کا موقع ملا ہو۔

"حکومت الٰہی" وقت کی سب سے اہم ضرورت میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان ہی کے لئے نہیں بلکہ انسانیت کے ہر خادم اور خیر خواہ کے لئے ازبس ضروری ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مولانا منت اللہ رحمانی مکمل نظام حکومت الٰہی کو مرحوم کے جمع کئے ہوئے مواد سے حسب وعدہ مرتب فرما کر جلد شائع کرنے کی کوشش فرمائیں گے، تاکہ بہت سے مخلص مسلمان انتشار خیالی سے نجات حاصل کر کے اطمینان حاصل کر سکیں۔

انسان کا معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ صفحات (۳۲) تقطیع ۲۲×۱۸ کاغذ، کتابت و طباعت اچھی قیمت چار آنہ (۴؍)

ملنے کا پتہ:۔ معتمد نشر و اشاعت انجمن اسلامی تاریخ و تمدن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ۔

یہ مولانا مودودی کا وہ مقالہ ہے جو موصوف نے انجمن اسلامی تاریخ و تمدن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے اسلامی ہفتہ کے پانچویں اجتماع میں پڑھا تھا۔ اس مقالہ میں موصوف نے معاشی مسئلہ کی اہمیت کے اسباب اور موجودہ معاشی مشکلات کی وجوہ پر اپنے خاص انداز میں کلام کرنے کے بعد اسلام کے معاشی نظریہ کو پیش کر کے اسکے مطابق فطرت ہونے کو ثابت کیا ہے، اور اخیر میں یہ بتایا ہے کہ انسان کے معاشی مسئلہ کا حل اگر کہیں ملسکتا ہے تو صرف تعلیمات اسلام میں، لیکن اس کی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جبکہ اسے اسلام کے پورے اعتقادی، اخلاقی اور تمدنی مجموعہ کے ساتھ بروئے کار لایا جائے۔

معاشیات کے طالب علم کو چاہیئے کہ وہ اس مقالہ کا اور اسکے ساتھ ملک کے مشہور و مقبول عالم حضرت مولانا حفظ الرحمن رکن ندوۃ المصنفین دہلی کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" کا مطالعہ ضرور کرے۔

کلمۂ طیبہ از مولانا قاری محمد طاہر قاسمی۔ صفحات (۲۰) تقطیع ۲۲×۱۸ کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ قیمت صرف تین آنہ (۳؍) ملنے کا پتہ مندرجہ بالا۔ انجمن اسلامی تاریخ و تمدن مسلم یونیورسٹی نے یہ مقالہ

مولانا موصوف سے لکھوا کر شائع کیا ہے، اس مقالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کلمۂ طیبہ نظام الوہیت و رسالت کا یا بالفاظ دیگر یوں کہہ سکتے ہیں کہ پوری تعلیمات اسلام کا مرکزی نقطہ ہے۔ جس کا اقرار کئے بغیر کوئی انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے اقرار پر ابدی نجات کا حصول موقوف ہے۔

ہمارے خیال میں اس مقالہ کا مطالعہ ہر انسان کے لئے اور خصوصاً ان مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ مفید ہوگا۔ جو اسلامی کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" کو اس کے اصل مقام پر قائم رکھنا اتنا زیادہ ضروری خیال نہیں کرتے جتنا ضروری کہ وہ ہے۔

تعلیم جدید۔ مصنفہ جناب محمد صدیق میمن۔ صفحات (۴۰) تقطیع $\frac{20\times26}{16}$ کاغذ، کتابت و طباعت متوسط قیمت تین آنہ (۳ر) ملنے کا پتہ مندرجہ بالا۔

یہ مقالہ محمد صدیق صاحب میمن نے بمبئی کی کسی مجلس میں پڑھا تھا، اس مقالہ کا ماحصل یہ ہے کہ زندگی کے مختلف دنیاوی اور عمرانی گوشوں کو ترقی دینے اور سنوارنے کے لئے جس حد تک علوم جدیدہ کا حاصل کرنا ضروری ہے انہیں بلاشبہ حاصل کرنا چاہیئے، لیکن ترقی کی اس تگ و دو میں خالق کے ساتھ مخلوق کا جو حقیقی تعلق ہے اس کا خیال رکھا جائے کہ وہ منقطع نہ ہونے پائے اس میں کسی قسم کا اضمحلال پیدا ہو۔ انہیں اپنی ترقیات کی بنیاد خدا پرستی اور تہذیب اسلامی پر رکھنی چاہیئے۔ ہمارے خیال میں یہ مقالہ نہایت مفید ہے، خصوصاً مغربی تہذیب سے متاثر حضرات اس مقالہ کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

اہل دل کی دل آویز باتیں:۔ دو حصے۔ مؤلفہ ابوالمآثر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی (فاضل دیوبند) حصہ اول (۳۲) صفحات حصہ دوم (۳۲) صفحات تقطیع $\frac{20\times30}{16}$ کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ قیمت فی حصہ ۲ر ملنے کا پتہ:۔ مولانا محمد ایوب اعظمی ناظم مفتاح العلوم۔ جامع مسجد شاہی مئو ضلع اعظم گڈھ

ہر دو حصے بزرگان دین رحمہم اللہ کے نہایت سبق آموز ملفوظات اور واقعات پر مشتمل ہیں اصلاح نفس کے لئے اس قسم کی کتابوں کا مطالعہ ازبس مفید ہوگا۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے صاف ستھری زبان میں بہت سی کارآمد باتیں جمع فرما دیں۔

ارمغان حرمین:۔ مؤلفہ مولانا محمد اصغر حسین (فاضل دیوبند) پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ صفحات ۱۰۹ تقطیع $\frac{20\times30}{16}$ کاغذ معمولی، کتابت و طباعت عمدہ قیمت صرف چار آنہ (۴ر) مندرجہ بالا پتہ پر فاضل مؤلف سے مل سکتی ہے۔

اس رسالہ میں مولانائے ممدوح نے اپنے سفر حج کے واقعات کو سفرنامہ کی صورت میں قلمبند فرمایا ہے یہ واقعات اپنے اندر ایک خاص جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں ہندوستان سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ ہوتے ہوئے مدینہ طیبہ

تک پہونچنے اور پھر واپس ہندوستان آنے تک کے جملہ واقعات میں تسلسل اور ترتیب کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور ساتھ ہی مناسک حج کو بھی تفصیل سے بیان کر کے تمام ضروری دعائیں اپنے اپنے موقع پر درج کر دی گئی ہیں۔ حجاج کے لئے یہ رسالہ ایک اچھے رہنما کا کام دے گا۔

قرآنی نصاب کے چار رسالے :۔ مؤلفہ مولانا مشتاق احمد چرتھاولی ۔ کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ پہلا رسالہ (تلاوت آسان) ۳۲ صفحات قیمت ایک آنہ (۱ر) دوسرا رسالہ (اردو قاعدہ) ۴۸ صفحات قیمت (۱،ر) تیسرا رسالہ (نماز آسان) ۴۸ صفحات قیمت ۲ر چوتھا رسالہ (روزہ آسان) ۳۲ صفحات قیمت ۱ر تقطیع ان چاروں رسالوں کی ۲۰×۳۰/۱۶ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ کتبخانہ اشاعت الادب دیوبند ضلع سہارنپور۔

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی بچوں کے لئے نصاب تعلیم کی ترتیب کا جو خصوصی ملکہ رکھتے ہیں وہ محتاج تعارف نہیں ہے، آپ کا مرتب کیا ہوا نصاب تعلیم عربی اور فارسی زبان میں خصوصیت کے ساتھ حسن قبول حاصل کر چکا ہے، اور ہندوستان کے بہت سے مدارس میں پڑھایا جا رہا ہے۔

اب آپ نے مندرجہ بالا چار رسالوں کا ایک سٹ مرتب فرما کر شائع کیا ہے، جنکی غرض یہ ہے کہ بچۂ قرآن مجید پڑھنے کے زمانہ ہی میں اردو بھی باسانی پڑھنے پر قادر ہو جائے اور نماز روزہ کے طریقے اور مسائل محفوظ ہونے کے ساتھ ہی اس میں خود بخود نماز روزہ کا شوق بھی پیدا ہو جائے۔ ان رسائل کی ترتیب نہایت دلنشین ہے اور ہمارے خیال میں یہ مسلمان بچوں کے لئے از بس مفید ہیں، ہم مکتبوں کے اساتذہ کو مشورہ دینگے کہ وہ اس سلسلہ کو اپنے یہاں ضرور جاری فرمائیں۔

نصیحۃ المخلصین مرتبہ حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندی استاد حدیث دارالعلوم دامت فیوضہم تین پیسہ کا ٹکٹ محصولڈاک کے لئے بھیجکر حسب ذیل پتہ سے مفت طلب کیا جا سکتا ہے :۔ شعبہ تبلیغ اسلام ۔ جامعہ حسینیہ ۔ راندیر ضلع سورت ۔

اس مختصر رسالہ میں حضرت ممدوح نے پنجگانہ نمازوں کے بعد اور دیگر اوقات میں پڑھنے کے لئے ایسے مختصر وظائف اور دعائیں جمع فرما دی ہیں جن کا ثبوت مستند کتب حدیث سے ملتا ہے، اور جن کو معمول بنانا یقیناً موجب خیر و برکت ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو اس رسالہ سے استفادہ کی توفیق بخشے

نقشۂ جنگ :۔ مرتبہ جناب فرانسس گنگولی۔ سائز ۲۰×۳۰ قیمت فی نقشہ مع محصولڈاک ۶ر۔ ملنے کا پتہ زمزم بک ایجنسی، موہن روڈ۔ لاہور۔ یہ نقشہ موجودہ جنگ کے اکثر علاقوں کو واضح کرتا ہے، اسکے ساتھ ایک نقشہ کے ذریعہ دنیا کے مختلف حصوں کی گھڑیوں کا فرق بھی واضح کیا گیا ہے، نیز اور بھی بہت سی مفید معلومات نقشہ پر جمع کر دی گئی ہیں، غرضکہ یہ ایک

مسئلہ وحی پر پہلی محققانہ کتاب

"وحی الٰہی"

"وحی الٰہی" ہماری زبان میں پہلی بے مثل محققانہ کتاب ہے جس میں اس مسئلہ کے تمام گوشوں پر ایسے سنجیدہ اور دل پذیر و دلکش انداز میں بحث کی گئی ہے کہ وحی اور اس کی صداقت کا ایمان افروز نقشہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سما جاتا ہے۔ اس کتاب میں وحی کی لغوی اور شرعی حقیقت وحی کے اقسام وحی سے متعلقہ مباحث مثلاً صفات الٰہی خصوصاً صفت کلام ملکۂ نبوت اور استعداد وحی۔ وحی اولاً کس طرح نازل ہوئی اور آخر تک کن کن طریقوں سے نازل ہوتی رہی۔ قرآن نے اپنے وحی ہونے کے کیا کیا دلائل بیان کئے۔ وحی کی حقیقت جدید فلاسفہ مغرب کے نزدیک۔ ان سب عنوانوں پر تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔

کتاب کے آخری باب میں اعجاز قرآن پر بالکل جدید طرز سے گفتگو کی گئی ہے جس میں وجوہ اعجاز کی تنقیح کرکے ہر وجہ اعجاز پر بصیرت کی پوری روشنی ڈالی گئی ہے۔ وحی الٰہی کے سلسلہ میں جس قدر عقلی و نقلی شکوک و شبہات کئے گئے ہیں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ان کا کلی طور پر ازالہ ہوسکتا ہے۔ اور طالب حق کے لئے ہدایت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ ترتیب کی دل نشینی اور انداز بیان کی شگفتگی کے لئے مولانا سعید احمد ایم۔ اے مدیر برہان کا نام نامی کافی ہے۔ جدید تعلیم یافتہ اصحاب اس کتاب کا خاص طور پر مطالعہ فرمائیں۔ وحی جیسے نازک اور الجھے ہوئے مسئلہ کا حل اس سے بہتر انہیں کہیں نہیں ملے گا۔

کتابت طباعت نہایت اعلیٰ

قیمت غیر مجلد ۲/۱۲

" مجلد ۳/

ملنے کا پتہ

منیجر ندوۃ المصنفین قرول باغ نئی دہلی

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۱۸۱۰	از دولت عالیہ آصفیہ حرسہا اللہ تعالیٰ حیدرآباد دکن	[illegible]	دوامی
۲	۱۱۸۱۳	از دولت عالیہ آصفیہ حرسہا اللہ تعالیٰ حیدرآباد دکن	[illegible]	"
۳	۱۱۹۶۷	آمدنی وقف اپر انڈیا کوپر ملز لکھنؤ	[illegible]	اوقاف
۴	۱۲۱۲۵	آمدنی وقف دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	[illegible]	"
۵	۱۲۱۲۶	" " مکان قاری صاحب مرحوم محلہ دیوان	[illegible]	"
۶	۱۲۲۰۷	" " مکان بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن	[illegible]	"
۷	۱۲۲۲۲	" " کلاتھ ملز لیمٹڈ دہلی	[illegible]	"
۸	۱۲۵۰۶	" کرایہ مکان رڑکی از محمد یوسف صاحب	[illegible]	"
۹	۱۲۷۷۸	" کرایہ دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	[illegible]	"
۱۰	۱۳۰۶۰	از دولت آصفیہ حیدرآباد دکن	[illegible]	دوامی
۱۱	۱۳۱۵۴	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفرنگر	[illegible]	اوقاف
۱۲	۱۳۱۵۵	" " "	[illegible]	"
۱۳	۱۳۱۵۶	" " "	[illegible]	"
۱۴	۱۳۱۵۷	" " "	[illegible]	"
۱۵	۱۳۱۵۸	" " "	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶	۱۳۱۵۹	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفرنگر	[illegible]	اوقاف
۱۷	۱۳۲۶۰	" " "	[illegible]	"
۱۸	۱۳۱۶۷	" وقف انبالہ چھاؤنی	[illegible]	"
۱۹	۱۳۲۶۳	" وقف نواب محمد یوسف علی خاں صاحب مرحوم۔ مینڈھو ضلع علی گڈھ	[illegible]	"
۲۰	۱۳۸۶۹	آمدنی وقف دیوبند از تنخواہ ماہ صفر سنہ ۶۰ منشی محمد یٰسین صاحب مرحوم	[illegible]	"
۲۱	۱۴۰۰۱	آمدنی وقف دہرہ دون	۸/	"
۲۲	۱۴۰۰۲	" " دہرہ دون	۳/	"
۲۳	۱۴۰۰۳	از وقف حاجی عارف محمد سلیمان صاحب بوٹا والا چکلا اسٹریٹ بمبئی	[illegible]	دوامی
۲۴	۱۴۶۵۱	محمد صدیق صاحب ساکن گوٹھاولی بلندشہر	[illegible]	"
۲۵	۱۴۲۵۴	منشی ناظم صاحب پینشنر نئی دہلی	[illegible]	"
۲۶	۱۴۲۵۵	بابو ظفر الحسن صاحب صدیقی لوکالج "	[illegible]	"
۲۷	۱۴۲۵۶	محمد ابراہیم صاحب مرحوم " " "	[illegible]	"
۲۸	۱۴۲۶۶	فہیم الدین صاحب ساہی کمپنی "	[illegible]	"
		میزان کل [illegible]		

نوٹ

تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اگر آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپکا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۶ھ

یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقۂ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کرکے مستقل امداد فرماتے ہیں۔

نمبر شمار	نمبر رسید تحریک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۱۷۹۱	مولانا عبد الحق صاحب ربانی قصبہ نصیر پور ضلع حیدرآباد سندھ	صہ	دوامی بہی خواہان
۲	۱۱۷۹۲	مولانا میاں احمد صاحب ,, ,,	ما	,,
۳	۱۱۷۹۳	مولوی عبد الحق صاحب بھنڈہ ,,	صہ	,,
۴	۱۱۷۹۴	فقیر محمد صادق صاحب ,, ,,	ما	,,
۵	۱۱۷۹۵	مولوی محمد عالم صاحب ,, ,,	ما	,,
۶	۱۱۷۹۶	حافظ محمد عمر صاحب مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم ,, ,,	عہ	,,
۷	۱۱۷۹۷	فقیر محمد ابراہیم صاحب ,, ,,	عہ	,,
۸	۱۱۷۹۸	حاجی محمد عباس صاحب ,, ,,	عہ	,,
۹	۱۱۷۹۹	مولوی میاں احمد صاحب مدرس ,, ,, ,,	عہ	,,
۱۰	۱۱۸۰۰	مولوی سیف اللہ صاحب گل محمد بالہ پوٹہ ,, ,,	صہ	,,
۱۱	۱۱۸۰۱	محمد عمر صاحب کمٹی بھنڈہ ,,	عہ	,,
۱۲	۱۱۸۰۲	میاں عبد الرحمٰن صاحب ,, ,,	عہ	,,
۱۳	۱۱۸۰۳	پیر تاج محمد صاحب قریشی کمارو شریف ,,	صہ	,,
۱۴	۱۱۸۰۴	مولانا حکیم محمد صالح صاحب میر پور خاص ,,	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۵	۱۱۸۰۲	عبد الرحمٰن صاحب ,, ,,	سے	,,
۱۶	۱۱۸۰۴	محترمہ اہلیہ حکیم محمد صالح صاحب ,, ,,	سے	,,
۱۷	۱۱۸۰۵	میاں دُر محمد صاحب پوسٹ آفس ,, ,,	ما	,,
۱۸	۱۱۹۶۹	حاجی ریاض الدین صاحب ہیڈ مدرس غازی آباد	عہ	دوامی بہی خواہان
۱۹	۱۱۹۷۱	فیض احسان علی صاحب ,,	مہ	,,
۲۰	۱۱۹۷۲	عبد الرشید صاحب ٹیلر ماسٹر بزازہ میرٹھ شہر	۸ر	,,
۲۱	۱۱۹۰۳	حاجی عبد الرحیم صاحب جراح	۶ر	,,
۲۲	۱۱۹۰[illegible]	حاجی سراج احمد خانصاحب غازی آباد	عہ	,,
۲۳	۱۱۹۷۴	منشی عبد الحکیم صاحب خیر نگر دروازہ میرٹھ	عہ	دوامی بہی خواہان
۲۴	۱۱۹۷۵	شفیق الاسلام صاحب خیاط ,, ,,	۴ر	,,
۲۵	۱۱۹۷۶	محمد زکریا صاحب دوکاندار ,,	۴ر	,,
۲۶	۱۱۹۷۷	جلال الدین صاحب بازار بزازہ ,,	۴ر	,,
۲۷	۱۱۹۷۸	چودھری امداد خانصاحب موضع میدپور ,,	ما	,,
۲۸	۱۱۹۷۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب امام مسجد ,, ,,	۸ر	,,
۲۹	۱۱۹۸۰	منشی جمعہ بخش صاحب مدرسہ امدادیہ ,,	عہ	,,
۳۰	۱۱۹۸۱	چودھری امانت علیخاں صاحب ,, ,,	عا	,,
۳۱	۱۱۹۸۲	چودھری عبد اللطیف صاحب ,, ,,	۱۲ر	,,
۳۲	۱۱۹۸۳	منشی عبد الباری صاحب پٹواری موضع لڈپور ,,	عہ	,,
۳۳	۱۱۹۹۲	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۳۴	۱۱۹۹۳	حاجی جنگ باز صاحب محلہ توپچی واڑہ میرٹھ	عہ	,,
۳۵	۱۱۹۹۴	حافظ عبد المجید صاحب موٹر والے خیر نگر دروازہ ,,	صہ	,,
۳۶	۱۱۹۹۵	حکیم الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ دہلی دروازہ غازی آباد	۸ر	,,
۳۷	۱۱۹۹۶	محب اللہ خانصاحب مالک ٹین بسکٹ فیکٹری خیر نگر بازار میرٹھ	۸ر	دوامی بہی خواہان
۳۸	۱۱۹۹۷	قاری محمد کامل صاحب مدرسہ اندر کوٹ ,,	عہ	,,
۳۹	۱۱۹۹۸	حکیم محمد عتیق صاحب سوداگر رنگ محلہ نقارچیان ,,	۴ر	,,
۴۰	۱۱۹۹۹	بشیر احمد خانصاحب منیجر راما کمپنی دہلی بازار ,,	۴ر	,,
۴۱	۱۲۰۰۰	منشی ابرار حسین صاحب سوداگر چرم ,, ,,	۸ر	,,

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۴۲	۱۲۰۰۱	رفیع الدین صاحب سوداگر جنت دیلی بازار میرٹھ شہر	۸ر	دوامی بہی خواہان
۴۳	۱۲۰۰۲	حاجی بندو صاحب موضع دہلیو بڑی "	عا	"
۴۴	۱۲۰۰۳	محمد لیسین صاحب قصبہ باغپت "	عہ	"
۴۵	۱۲۰۰۴	خان بہادر مولانا فتح الدین صاحب پرنسپل کالج لائلپور	سہر	"
۴۶	۱۲۰۰۵	مولانا محمد مسلم صاحب دیوبندی صدر مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام جامع مسجد لائلپور	عہ	"
۴۷	۱۲۰۰۶	میاں نور اللہ صاحب رئیس طارق آباد "	صہ	"
۴۸	۱۲۰۷۹	مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دیوبند عبداللہ پور "	عہ	وظیفہ کا
۴۹	۱۲۰۸۰	بشیر احمد خان صاحب ٹھیکیدار ضلع شیخوپورہ "	۸ر	دوامی
۵۰	۱۲۰۸۲	حکیم ناصر خلیق صاحب نگار مدرس فتحپوری دہلی	۲ر	ماہانہ
۵۱	۱۲۰۸۳	حافظ عبدالرحیم صاحب سرائے حافظ نبہ "	عہ	"
۵۲	۱۲۰۸۴	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ "	سہر	"
۵۳	۱۲۰۸۵	حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ "	۶	"
۵۴	۱۲۰۸۶	ماسٹر عزیز حسین صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری "	سہر	"
۵۵	۱۲۰۸۷	ماسٹر عبدالحمید صاحب "	۸ر	"
۵۶	۱۲۰۸۸	ماسٹر رحمت علی صاحب "	سہر	"
۵۷	۱۲۰۸۹	ماسٹر عبدالمحسن صاحب "	سہر	"
۵۸	۱۲۰۹۰	ماسٹر صوفی سغیر حسن صاحب "	۸ر	"
۵۹	۱۲۰۹۱	مولانا حکیم بشیر احمد صاحب "	۲ر	"
۶۰	۱۲۰۹۲	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب مدرسہ عالیہ "	۸ر	"
۶۱	۱۲۰۹۳	قاضی فضل الدین صاحب	سہر	"
۶۲	۱۲۰۹۴	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر "	۸ر	"
۶۳	۱۲۰۹۵	الیس عبدالمتین صاحب سوداگر ریل فیتہ	سہر	"
۶۴	۱۲۰۹۶	شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر اون چاندنی چوک	سہر	"
۶۵	۱۲۰۹۷	ابوالقاسم محمد حفظ الرحمن صاحب ندوۃ المصنفین	عہ	"
۶۶	۱۲۰۹۸	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب	سہر	"
۶۷	۱۲۰۹۹	محمد ظفر احمد صاحب یتیم خانہ	۲ر	"
۶۸	۱۲۱۰۰	قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ "	سہر	"
۶۹	۱۲۱۰۱	مولانا فضل الرحمن صاحب	سہر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۷۰	۱۲۱۰۲	قاری خلیل الرحمن صاحب تیلی واڑہ دہلی	سہر	ماہانہ
۷۱	۱۲۱۰۳	مولانا محمد خلیل صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ "	سہر	"
۷۲	۱۲۱۰۴	مولانا محمد حسن صاحب " "	۸ر	"
۷۳	۱۲۱۰۵	محمد ادریس صاحب " "	عہ	"
۷۴	۱۲۱۰۶	حبیب الرحمن صاحب انجینیر پل بنگش "	۱۲ر	"
۷۵	۱۲۱۰۷	مشیت علی صاحب پنساری ہاتھی خانہ "	۲ر	"
۷۶	۱۲۱۰۸	محمد فاضل خان صاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۷۷	۱۲۱۰۹	حکیم عبدالحق صاحب انصاری اردو بازار "	۶	"
۷۸	۱۲۱۱۳	مولوی حامد اللہ صاحب انصاری یونیورسٹی علیگڑھ	عہ	"
۷۹	۱۲۱۱۶	مولانا عبدالحق صاحب مسلم ہائی سکول لائلپور	عہ	دوامی
۸۰	۱۲۱۲۷	بابو نبی بخش صاحب پنشنر موضع دھوگری جالندھر	عہ	"
۸۱	۱۲۱۲۸	چودھری فضل الدین صاحب سوداگر کرتارپور "	عہ	"
۸۲	۱۲۱۲۹	مولانا نیاز احمد صاحب مدرسہ خلیلیہ قصبہ نکودر	عہ	"
۸۳	۱۲۱۳۰	شیخ تفضل احمد صاحب تاجر کتب " "	عہ	"
۸۴	۱۲۱۳۱	چودھری احمد کریم صاحب ضلعدار " "	عہ	"
۸۵	۱۲۱۳۲	چودھری شیر محمد صاحب موضع چک مغلانی "	۶	"
۸۶	۱۲۱۳۳	فقیر محمد صاحب تاجر کتب " "	عہ	"
۸۷	۱۲۱۳۴	چودھری عبدالخالق صاحب " "	۱ر	"
۸۸	۱۲۱۳۵	ڈاکٹر غلام محمد صاحب قصبہ منت پور	عہ	"
۸۹	۱۲۱۳۶	مولانا عبدالعزیز صاحب مدرسہ رائپور "	عہ	"
۹۰	۱۲۱۳۷	مولانا نصیر اللہ صاحب " "	عہ	"
۹۱	۱۲۱۳۸	چودھری مہر تاج محمد صاحب موضع سگوال	عہ	"
۹۲	۱۲۱۳۹	مولانا محمد ہاشم صاحب مڈل سکول محشم پور	عہ	"
۹۳	۱۲۱۴۰	چراغ الدین صاحب آہنگر محشم پور	عہ	"
۹۴	۱۲۱۴۱	حافظ نور محمد صاحب " "	عہ	"
۹۵	۱۲۱۴۲	مولانا حافظ شاہ محمد صاحب " "	عہ	"
۹۶	۱۲۱۴۳	چودھری غلام نبی صاحب رائیں "	عہ	"
۹۷	۱۲۱۵۲	حاجی غوث محمد صاحب نمبردار موضع گوہیر تحصیل نکودر	صہ	وظیفہ کا
۹۸	۱۲۱۵۳	چودھری علی محمد صاحب موضع محشم پور "	عہ	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید بحساب	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بحساب	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۱۲۱۵۷	محمد عبدالرشید صاحب لیدر مرچنٹ شہر جالندھر	عہ	دوامی	۱۲۸	۱۲۳۰۶	حافظ محمود صاحب مدرسہ نور الاسلام گلی ۲۶ رنگون	عہ	دوامی
۱۰۰	۱۲۱۵۸	علی محمد صاحب مین لین ٹیلیفون چیار باغ 〃	۶	〃	۱۲۹	۱۲۳۰۷	مولانا افتخار الحسن صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۱۰۱	۱۲۱۵۹	صاحبزادہ محمد علی صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۳۰	۱۲۳۰۸	شیخ آدم صاحب مدرس 〃 〃	عہ	〃
۱۰۲	۱۲۱۶۰	مولوی عبدالغفور صاحب مدرس موضع کلیانپور 〃	عہ	〃	۱۳۱	۱۲۳۰۹	شیخ محمد احمد صاحب سکنڈ مدرس 〃 〃	عہ	〃
۱۰۳	۱۲۱۶۱	مولانا امداد اللہ صاحب وجوہ خورد 〃	عہ	〃	۱۳۲	۱۲۳۱۰	سید فخرالدین صاحب 〃 〃		
۱۰۴	۱۲۱۶۲	حافظ نقی احمد صاحب موضع قائم والہ 〃	عہ	〃	۱۳۳	۱۲۳۱۱	قاری عبدالوہاب صاحب 〃 〃		
۱۰۵	۱۲۱۶۳	ماسٹر نور محمد صاحب موضع دھوگری 〃	عہ	〃	۱۳۴	۱۲۳۱۲	عارف صاحب دوکان مالم صاحب 〃	۶	
۱۰۶	۱۲۱۶۴	حکیم محمد عبدالغنی صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۳۵	۱۲۳۱۳	محمد صالح صاحب کوتوال 〃	سے	〃
۱۰۷	۱۲۱۶۵	حافظ قاری عبدالرحمٰن صاحب موضع مدار 〃	عہ	〃	۱۳۶	۱۲۳۱۴	حافظ ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر گلی ۲۶ 〃	ے	〃
۱۰۸	۱۲۲۲۱	حاجی محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ دہلی	عـہ	وظیفہ زکوٰۃ ماہانہ	۱۳۷	۱۲۳۱۵	ماسٹر زبیر خان صاحب مدرس 〃 〃	عہ	〃
۱۰۹	۱۲۲۶۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب موضع کررہ غازی آباد	عہ	دوامی	۱۳۸	۱۲۳۱۶	عبدالعزیز صاحب گلی ۲۹ 〃	۶	〃
۱۱۰	۱۲۲۶۶	محمد ذکر اللہ صاحب سوداگر دہرمپور ضلع غازیپور	عہ	〃	۱۳۹	۱۲۳۱۷	شہاب الدین صاحب گلی ۳۰ 〃	عہ	〃
۱۱۱	۱۲۲۶۷	مولانا سید عبداللہ صاحب لوہانی سرائے بہارنپور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۱۴۰	۱۲۳۱۸	محمد صدیق صاحب پریزیڈاونگ 〃	۶	〃
۱۱۲	۱۲۲۶	حکیم برکت علی صاحب آصف محلہ کرار خاں جالندھر	عہ	دوامی	۱۴۱	۱۲۳۱۹	عبدالغفار صاحب گلی ۲۷ دوکان ڈلوٹر 〃	عہ	〃
۱۱۳	۱۲۲۷۱	پٹواری عزیز احمد صاحب 〃	عہ	〃	۱۴۲	۱۲۳۲۰	ہدایت علی صاحب بھونگ کھائن اسٹریٹ 〃	عہ	〃
۱۱۴	۱۲۲۹۱	عبدالغنی گوتومیاں صاحب سوداگر رنگون	ہ	〃	۱۴۳	۱۲۳۲۱	اکمل صاحب تجارتی کتب خانہ 〃	عہ	〃
۱۱۵	۱۲۲۹۲	حاجی شکر علی صاحب 〃	عہ	〃	۱۴۴	۱۲۳۲۲	مولانا محمد یٰسین صاحب فاضل ڈابھیل 〃	۶	〃
۱۱۶	۱۲۲۹۳	مستری عبدالاحد صاحب وغیرہ 〃	چہ/	〃	۱۴۵	۱۲۳۲۳	شیخ عبدالرحمٰن صاحب تجارتی کتب خانہ 〃	عـہ	〃
۱۱۷	۱۲۲۹۴	سوداگر عبدالستار صاحب 〃	عہ	〃	۱۴۶	۱۲۳۲۴	مولانا ماسٹر نبی بخش احمد صاحب 〃	عـہ	〃
۱۱۸	۱۲۲۹۵	مولانا منصور احمد صاحب کرلائی امام مسجد 〃	عـہ	〃	۱۴۷	۱۲۳۲۵	محمد یونس صاحب ہیڈ کلرک 〃	عہ	〃
۱۱۹	۱۲۲۹۶	سوداگر ابوالحسن صاحب 〃	۶	〃	۱۴۸	۱۲۳۲۶	باب الحق صاحب 〃	عہ	〃
۱۲۰	۱۲۲۹۷	عبداللہ صاحب سوداگر چولیا 〃	عہ	〃	۱۴۹	۱۲۳۲۷	عبدالسلام صاحب 〃	عہ	〃
۱۲۱	۱۲۲۹۹	دیوان حاجی میر محمد موسیٰ صاحب 〃	عـہ	〃	۱۵۰	۱۲۳۲۸	عبدالقادر صاحب 〃	۶	〃
۱۲۲	۱۲۳۰۰	محمد شریف صاحب دوکان روٹی کالابستی 〃	۶	〃	۱۵۱	۱۲۳۲۹	سلطان احمد صاحب 〃	عہ/	〃
۱۲۳	۱۲۳۰۱	سونا میاں 〃	عـہ	〃	۱۵۲	۱۲۳۳۱	فیض الحسن صاحب 〃	عہ	〃
۱۲۴	۱۲۳۰۲	عبدالحق صاحب 〃	عہ	〃	۱۵۳	۱۲۳۳۲	نظام الدین صاحب مالک ہوٹل 〃	عہ	〃
۱۲۵	۱۲۳۰۳	ابن بی حکیم نور بخش صاحب کی میڈیکل ہال 〃	عہ	〃	۱۵۴	۱۲۳۳۳	مستری محمد سلیمان صاحب پریزیڈاونگ 〃	۹/	〃
۱۲۶	۱۲۳۰۴	مولانا حکیم محمد زبیر صاحب شفاخانہ ۱۴۴ 〃	عہ	〃	۱۵۵	۱۲۳۳۴	منشی محمد صدیق صاحب لکمن لال فروٹ فرم 〃	۶	〃
۱۲۷	۱۲۳۰۵	عبدالحق صاحب 〃	للعہ	〃	۱۵۶	۱۲۳۳۵	ابراہیمیہ کمپنی مانڈلے (برما)	عـہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکنبہ	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱۵۷	۱۲۳۳۶	حاجی اسمٰعیل صاحب مانڈلے (برما)	للعہ	دوامی
۱۵۸	۱۲۳۳۷	داؤد جی دادا بھائی کمپنی 〃 〃	لعے	〃
۱۵۹	۱۲۳۳۸	محمد حسن صاحب چھچکسی 〃 〃	صہ	〃
۱۶۰	۱۲۳۳۹	حاجی ظہور احمد خانصاحب پوسٹ ماسٹر ملٹری پولیس رنگون	صہ	〃
۱۶۱	۱۲۳۴۰	قاری محمد ذکریا صاحب خطیب مانڈلے برما	عہ	〃
۱۶۲	۱۲۳۴۱	منشی عبدالرؤف صاحب 〃	لہ	〃
۱۶۳	۱۲۳۴۲	نورالدین صاحب 〃	عا	〃
۱۶۴	۱۲۳۴۴	حاجی یوسف صاحب 〃	لہ	〃
۱۶۵	۱۲۳۵۱	رحمت اللہ صاحب محلہ مسجد برگد ٹانڈہ ریاست رامپور	لہ	〃
۱۶۶	۱۲۳۵۲	فیض محمد صاحب 〃	۸ر	〃
۱۶۷	۱۲۳۵۳	حافظ محمد عمران صاحب مرحوم مسجد کہنہ 〃	لہ	〃
۱۶۸	۱۲۳۵۴	عبدالحمید صاحب بازار 〃	۸ر	〃
۱۶۹	۱۲۳۵۵	منشی اکرام علی صاحب عرائض نویس 〃	۴ر	〃
۱۷	۱۲۳۵۶	نور محمد صاحب محلہ بجو پورہ 〃	۸ر	〃
۱۷	۱۲۳۵۷	عبدالمالک صاحب پنواڑی 〃	۴ر	〃
۱۷	۱۲۳۵۸	لعل محمد صاحب کھنڈسالی محلہ رانڈ 〃	لہ	〃
۱۷	۱۲۳۵۹	مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم	لہ	〃
۱	۱۲۳۶۰	حاجی علی محمد صاحب زمیندار محلہ تحصیل بوری 〃	عا	〃
۱	۱۲۳۶۱	مولانا حکیم نیاز محمد صاحب موضع جھیا ضلع مرادآباد	لہ	〃
۱	۱۲۳۶۲	عبداللطیف صاحب 〃	لے	〃
۱	۱۲۳۶۳	منشی احمد حسن خانصاحب 〃	لہ	〃
	۱۲۳۶۴	چودھری ولی محمد صاحب 〃	لہ	〃
	۱۲۳۶۵	امین الدین صاحب محلہ نئی سرائے سنبھل 〃	لے	〃
	۱۲۳۶۶	شیخ سعید احمد صاحب محلہ پٹھان سرائے 〃	لہ	〃
	۱۲۳۶۷	حاجی ننھے صاحب بجوپورہ ٹانڈہ ریاست رامپور	لہ	〃
	۱۲۳۶۸	برہان محمد اسحٰق صاحب مسجد کہنہ 〃	ے	وظیفہ زکوٰۃ
	۱۲۳۶۹	حاجی محمد اکبر صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ 〃	ے	〃
	۱۲۳۷۰	حاجی محمد ہاشم صاحب مسجد کہنہ 〃	لے	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکنبہ	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱۸۵	۱۲۳۷۱	منشی محمد جعفر صاحب مسجد کہنہ ٹانڈہ ریاست رامپور	لہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۶	۱۲۳۷۲	حافظ عبدالستار صاحب کھنڈسالی 〃 〃	ے	〃
۱۸۷	۱۲۳۷۳	عبداللطیف صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۸۸	۱۲۳۷۴	عبدالرحمن صاحب 〃 〃	لہ	〃
۱۸۹	۱۲۳۷۵	حشمت علی صاحب ٹھیکیدار 〃 〃	سے	〃
۱۹۰	۱۲۳۷۶	حاجی زین العابدین صاحب 〃 〃	لہ	〃
۱۹۱	۱۲۳۷۷	حکیم عبدالعزیز صاحب بہادر 〃 〃	عا	〃
۱۹۲	۱۲۳۷۸	حاجی ملا عبدالرحمن صاحب رئیس محلہ مسجد برگد 〃	عہ	〃
۱۹۳	۱۲۳۷۹	مولانا محمد نبی صاحب رئیس محلہ بجوپورہ 〃	ے	〃
۱۹۴	۱۲۳۸۰	حاجی محمد مستقیم صاحب 〃	لہ	〃
۱۹۵	۱۲۳۸۱	حاجی دہونی صاحب 〃 〃	لہ	〃
۱۹۶	۱۲۳۸۲	شاہ محمد صاحب ٹھیکیدار 〃 〃	لہ	〃
۱۹۷	۱۲۳۸۳	حاجی علی محمد صاحب 〃 〃	عا	〃
۱۹۸	۱۲۳۸۴	عبدالواحد صاحب محلہ مسجد تام 〃	ت	〃
۱۹۹	۱۲۳۸۵	صوفی عبداللہ صاحب محلہ رانڈ ٹانڈہ 〃	لہ	〃
۲۰۰	۱۲۳۸۶	منشی محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۰۱	۱۲۳۸۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	صہ	〃
۲۰۲	۱۲۳۸۸	قاسم علی صاحب مسجد کہنہ 〃	عا	〃
۲۰۳	۱۲۳۸۹	حکیم عبداللطیف صاحب محلہ برگد 〃	لہ	〃
۲۰۴	۱۲۳۹۰	محمد حنیف صاحب عطار بازار کہنہ 〃	لہ	〃
۲۰۵	۱۲۳۹۱	محمد موسیٰ صاحب مسجد کہنہ 〃	۸ر	〃
۲۰۶	۱۲۳۹۲	محمد دین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۰۷	۱۲۳۹۳	حافظ عبدالغفور صاحب محلہ برگد 〃	عہ	〃
۲۰۸	۱۲۳۹۴	احمد علی صاحب سوداگر محلہ مولف 〃	لہ	〃
۲۰۹	۱۲۳۹۵	حاجی عبدالرحیم صاحب محلہ منیہاران 〃	عا	〃
۲۱۰	۱۲۳۹۶	حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر بازار 〃	لہ	〃
۲۱۱	۱۲۳۹۷	محمد ابراہیم صاحب تمباکو فروش 〃 〃	عا	〃
۲۱۲	۱۲۳۹۸	نظیر محمد صاحب 〃 〃	لہ	〃
۲۱۳	۱۲۳۹۹	قدرت اللہ صاحب تحصیل بوری 〃 〃	عا	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۴	۱۲۴۰۰	منشی عبدالرحمٰن صاحب لکھنڈسالی ٹانڈہ ریاست رامپور	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۵	۱۲۴۰۱	حکیم عبدالعزیز صاحب بہادر محلہ مسجد کہنہ 〃	لـہ	〃
۲۱۶	۱۲۴۰۲	صوفی عبدالعزیز صاحب متصل مدرسہ ٹانڈہ 〃	۸ر	〃
۲۱۷	۱۲۴۰۳	قادر بخش صاحب محلہ منھیاران 〃 〃	۸ر	〃
۲۱۸	۱۲۴۰۴	عبدالرحمٰن صاحب مسجد کہنہ 〃 〃	لـہ	〃
۲۱۹	۱۲۴۰۵	شیخ عبدالسمیع صاحب سوداگر چندوسی ضلع مرادآباد	لـہ	〃
۲۲۰	۱۲۴۰۶	مولانا مفتی دین محمد صاحب خطیب جامع مسجد بنگالی رنگون	عـہ	دوامی
۲۲۱	۱۲۴۰۸	تفضل حسین صاحب جارج پریس مانڈلے	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۲۲	۱۲۴۰۹	مصطفیٰ صاحب 〃	سے	دوامی
۲۲۳	۱۲۴۱۰	ادجٹ صاحب بی روڈ فرنیچر شاپ 〃	صر	〃
۲۲۴	۱۲۴۱۱	ڈپٹی صاحب 〃	عا	〃
۲۲۵	۱۲۴۱۲	جیلر صاحب 〃	سے	〃
۲۲۶	۱۲۴۱۳	صوبہ دار ظہور محمد صاحب ملٹری پولیس 〃	عا	〃
۲۲۷	۱۲۴۱۴	حاجی متین صاحب گوہے والے 〃	للعہ	〃
۲۲۸	۱۲۴۱۵	حاجی اوماؤ صاحب ۲۵ روڈ 〃	عـہ	〃
۲۲۹	۱۲۴۱۶	چودھری عبدالباری صاحب 〃	لـہ	〃
۲۳۰	۱۲۴۱۷	سلیمان احمد اچھا صاحب مارکیٹ 〃	ہر	〃
۲۳۱	۱۲۴۱۸	رحم علی صاحب دودھ والے 〃	لـہ	〃
۲۳۲	۱۲۴۱۹	یوسف محمد آدیا صاحب مالک بائیسکوپ 〃	عـہ	〃
۲۳۳	۱۲۴۲۰	عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر بی روڈ 〃	عـہ	〃
۲۳۴	۱۲۴۲۲	مولانا سید محمد ادریس صاحب ڈابھیل ضلع سورت	لـہ	〃
۲۳۵	۱۲۴۲۳	چودھری تاج محمد صاحب متصل بوچڑ خانہ مانڈلے	لـہ	〃
۲۳۶	۱۲۴۳۰	زین الدین علی جی صاحب منیجر ڈائری کہن 〃	عا	〃
۲۳۷	۱۲۴۳۸	منشی نثار احمد صاحب کمن ڈائری 〃	صہ	〃
۲۳۸	۱۲۴۳۹	محمد سلیمان صاحب لیدر ورکس 〃	لـہ	〃
۲۳۹	۱۲۴۴۰	کریم خان صاحب ہوٹل چائے 〃	لـہ	〃
۲۴۰	۱۲۴۴۱	حاجی عبداللہ صالح محمد صاحب ٹانڈال 〃	عا	〃
۲۴۱	۱۲۴۴۲	برمینہ اسٹور ٹاسٹان 〃	صہ	〃
۲۴۲	۱۲۴۴۳	علی میا صاحب میمو 〃	صہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۳	۱۲۴۴۴	ایس۔ ایم حاجی سلیمان صاحب اینڈ کو میمو مانڈلے	عـہ	دوامی
۲۴۴	۱۲۴۴۵	رحمان بھائی صاحب میمو 〃	لصہ	〃
۲۴۵	۱۲۴۴۶	انعام صاحب میمو 〃	لـہ	〃
۲۴۶	۱۲۴۴۷	شمس الدین صاحب میمو 〃	عا	〃
۲۴۷	۱۲۴۴۸	مصطفیٰ صاحب میمو 〃	لـہ	〃
۲۴۸	۱۲۴۴۹	مہدی خانصاحب میمو 〃	لـہ	〃
۲۴۹	۱۲۴۵۰	عبدالحمید صاحب میمو 〃	سے	〃
۲۵۰	۱۲۴۵۱	نذیر احمد صاحب میمو 〃	لعہ	〃
۲۵۱	۱۲۴۵۲	ایم تاج الدین صاحب اینڈ برادرس 〃	[illegible]	〃
۲۵۲	۱۲۴۵۳	سید اے اینڈ ایم وزیر علی صاحب میمو 〃	لعہ	〃
۲۵۳	۱۲۴۵۴	عبدالرحیم صاحب میمو 〃	سے	〃
۲۵۴	۱۲۴۵۵	میر سید امیر علی صاحب برادرس میمو مارکیٹ روڈ 〃	عـہ	〃
۲۵۵	۱۲۴۵۶	بابو عثمان صاحب میمو 〃	[illegible]	〃
۲۵۶	۱۲۴۵۷	نواب علی صاحب ہوٹل والی گلی ۲۵ 〃	للعہ	〃
۲۵۷	۱۲۴۵۸	محمد شفیع عنایت اللہ صاحب گلی ۲۵ 〃	عا	〃
۲۵۸	۱۲۴۵۹	شمس الدین صاحب ٹاسٹان ۲۴ 〃	لـہ	〃
۲۵۹	۱۲۴۶۰	حاجی رحمت اللہ صاحب 〃 ۲۵ 〃	عا	〃
۲۶۰	۱۲۴۶۱	ایس خواجہ صاحب ۲۵ 〃	صہ	〃
۲۶۱	۱۲۴۶۲	عبداللہ علی محمد صاحب موتی والا 〃	صہ	〃
۲۶۲	۱۲۴۶۳	عبدالستار صاحب ٹاسٹان بازار 〃	صہ	〃
۲۶۳	۱۲۴۶۴	احمد عبدالکریم برادرس لمیٹڈ 〃	صہ	〃
۲۶۴	۱۲۴۶۵	ای۔ سی۔ برادرس 〃	عـہ	〃
۲۶۵	۱۲۴۶۶	عبدالقیوم صاحب ہوٹل والے 〃	صہ	〃
۲۶۶	۱۲۴۶۷	اکرام اللہ خانصاحب ماری ہوٹل 〃	لـہ	〃
۲۶۷	۱۲۴۶۸	نصیر محمد خانصاحب ٹھیکیدار بیاڑی 〃	عا	〃
۲۶۸	۱۲۴۶۹	نواب خانصاحب 〃 〃 〃	لـہ	〃
۲۶۹	۱۲۴۷۰	دفعدار غلام محمد صاحب اسٹیشن ہوٹل 〃	لـہ	〃
۲۷۰	۱۲۴۷۲	عبدالرزاق صاحب ٹانڈہ ریاست رامپور	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۲۷۱	۱۲۴۷۳	حاجی عبدالغنی صاحب محلہ انڈ 〃 〃	عا	دوامی

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۲۷۲	۱۲۴۷۴	شیخ عبدالعزیز صاحب میاں سرائے سنبھل ضلع مراد آباد	عہ	دوامی
۲۷۳	۱۲۴۷۵	خیر محمد خانصاحب جنت فروش سرائے ترین 〃 〃	عہ	〃
۲۷۴	۱۲۴۷۶	ہدایت علیخانصاحب رئیس تاجر پارچہ 〃 〃	عہ	〃
۲۷۵	۱۲۴۷۷	ملا اللہ بخش صاحب حیات نگر 〃 〃	عہ	〃
۲۷۶	۱۲۴۷۸	عبدالغفور صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۷۷	۱۲۴۷۹	حافظ عبدالرحیم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۷۸	۱۲۴۸۰	شیخ محمد نور صاحب رئیس 〃 〃	للعہ	〃
۲۷۹	۱۲۴۸۱	محمد حسین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۸۰	۱۲۴۸۲	مولا بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۱	۱۲۴۸۳	حافظ عبدالشکور صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۲	۱۲۴۸۴	محمد دین خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸	۱۲۴۸۵	غلام قادر خانصاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۲۸	۱۲۴۸۶	حاجی عبدالصمد خانصاحب 〃 〃	؏	〃
۲۸	۱۲۴۸۷	مشیت اللہ صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۸	۱۲۴۸۸	عبدالغفار صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸	۱۲۴۸۹	مولانا حبیب احمد صاحب رئیس 〃 〃	ے	〃
۲	۱۲۴۹۰	محبوب احمد صاحب 〃 〃	؏	〃
۲	۱۲۴۹۱	کفایت اللہ صاحب نئی سرائے 〃	۴ر	〃
۲	۱۲۴۹۲	رحیم بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲	۱۲۴۹۳	امیر بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲	۱۲۴۹۴	ننھے خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲	۱۲۴۹۵	نصیر احمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲	۱۲۴۹۶	بشیر احمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲	۱۲۴۹۷	بھولو صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲	۱۲۴۹۸	ملا عبدالوحید صاحب سرائے ترین 〃	عہ	〃
	۱۲۵۰۱	عبدالرشید صاحب مدرسہ شمس الاسلام 〃 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
	۱۲۵۰۷	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	ے	دوامی
	۱۲۵۰۹	محمد فرقان علی صاحب کرالی گنج بازار سلہٹ	عہ	〃
	۱۲۵۱۰	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب سیہور گورنمنٹ بھوپال	؏	〃

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۳۰۱	۱۲۵۱۱	منشی سید عبدالکریم صاحب سشن جج بھوپال	ے	دوامی
۳۰۲	۱۲۵۱۲	مولوی ظفر احمد صاحب وکیل نانوتوی 〃	؏	〃
۳۰۳	۱۲۵۱۳	سید عبدالحی صاحب منصف 〃	عہ	〃
۳۰۴	۱۲۵۱۴	حاجی محمد ادریس صاحب سب جج 〃	؏	〃
۳۰۵	۱۲۵۱۵	سردار مقدس محمد خانصاحب 〃	عہ	〃
۳۰۶	۱۲۵۱۶	ماسٹر خدا بخش صاحب 〃	۴ر	〃
۳۰۷	۱۲۵۱۸	بابو محمد افضل خانصاحب سب پوسٹماسٹر کچہری، فیض آباد	ے	〃
۳۰۸	۱۲۵۱۹	عبداللہ خانصاحب سرونج مالوہ متصل بھوپال	عہ	〃
۳۰۹	۱۲۵۲۰	چودھری محمد خلیل الرحمٰن خانصاحب سیوہارہ ضلع بجنور	ے	〃
۳۱۰	۱۲۵۲۳	اللہ بخش صاحب ۱۵ ٹیگرا روڈ کلکتہ	عہ	〃
۳۱۱	۱۲۵۲۴	مولوی محمد خانصاحب ہاشمی 〃 〃	۴ر	〃
۳۱۲	۱۲۵۲۵	مولوی نادر الزماں صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۱۳	۱۲۵۲۶	میاں محمد رفیق صاحب 〃 〃	صہ	〃
۳۱۴	۱۲۵۲۷	قاضی محمد جلیل صاحب ۱۴ ناموکل و اگیاتا تھچوٹنی	[illegible]	〃
۳۱۵	۱۲۵۲۸	فیروز الدین صاحب 〃	ے	〃
۳۱۶	۱۲۵۲۹	محمد امین صاحب 〃	عہ	〃
۳۱۷	۱۲۵۳۰	حاجی منور الدین صاحب 〃	۱۲ر	〃
۳۱۸	۱۲۵۳۱	مولانا محمود حسن خانصاحب مدرس مدرسہ ریاض المدرسین سرونج	۸ر	〃
۳۱۹	۱۲۵۳۲	مولانا فصیح احمد صاحب نائب مدرس 〃	۸ر	〃
۳۲۰	۱۲۵۳۳	مولوی عبداللہ صاحب مدرس 〃	۴ر	〃
۳۲۱	۱۲۵۳۴	مولوی عبیداللہ صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۲۲	۱۲۵۳۵	مولوی نصیر الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۲۳	۱۲۵۳۶	نذیر الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۲۴	۱۲۵۳۸	بابو محمد شریف صاحب انسپکٹر ریلوے ابوہر ضلع فیروزپور	للعہ	〃
۳۲۵	۱۲۵۳۹	دفعدار فضل کریم صاحب پنشنر موضع غوث پور ڈاکخانہ ملیوں	ے	〃
۳۲۶	۱۲۵۴۰	لکھو نے خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۲۷	۱۲۵۴۱	مسماۃ النقو ہ صاحبہ 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحصیل	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۸	۱۲۵۴۲	محمد اکبر صاحب موضع غوث پور ضلع لائلپور	۲ر	دوامی
۳۲۹	۱۲۵۴۳	رحمت اللہ صاحب مدرس چک نمبر ۲۶۵ ج ب ،،	لعہ	،،
۳۳۰	۱۲۵۴۴	چودھری اللہ دیا صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۳۱	۱۲۵۴۵	چودھری عبدالرحیم صاحب نمبردار ،، ،،	لعہ	،،
۳۳۲	۱۲۵۴۶	خورشید احمد صاحب حجام ،، ،،	۱۴ر	،،
۳۳۳	۱۲۵۴۷	حافظ خدا بخش صاحب مدرس سرائے ترین سنبھل	لعہ	،،
۳۳۴	۱۲۵۴۸	داروغہ احسان اللہ خانصاحب ،، ،،	۵ر	،،
۳۳۵	۱۲۵۴۹	منشی عبدالرزاق صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۳۶	۱۲۵۵۰	انتظام علیخاں صاحب سوداگر کنگھی ،، ،،	عا	،،
۳۳۷	۱۲۵۵۱	مولانا عبدالحی صاحب مقام کنگوڑہ ضلع تہر پارکر سندھ	عا	،،
۳۳۸	۱۲۵۵۲	حافظ علی محمد صاحب مقام ڈگری چک نمبر ۱۸۲ ،،	سے	،،
۳۳۹	۱۲۵۵۳	حاجی محمد بخش صاحب ،، چک نمبر ۱۱ ،،	عا	،،
۳۴۰	۱۲۵۵۴	حافظ محمد ابراہیم صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۱	۱۲۵۵۵	حافظ محمد یوسف صاحب ،، ،،	عا	،،
۳۴۲	۱۲۵۵۶	محمد ابراہیم صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۳	۱۲۵۵۷	محمد شریف صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۴	۱۲۵۵۸	ماسٹر محمد رمضان صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۵	۱۲۵۵۹	محمد انور صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۶	۱۲۵۶۰	حاجی علی بخش صاحب ،، ،،	صہ	،،
۳۴۷	۱۲۵۶۱	مولانا محمد الدین صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۸	۱۲۵۶۲	مولانا احمد الدین صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۴۹	۱۲۵۶۳	حافظ عبدالرحمن صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۵۰	۱۲۵۶۴	عبدالمنان صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۵۱	۱۲۵۶۵	علی احمد صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۵۲	۱۲۵۶۶	حاجی میر محمد صاحب تعلقہ ،، ،،	صہ	،،
۳۵۳	۱۲۵۶۷	محمد ابراہیم صاحب ،، ،،	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۳۵۴	۱۲۵۹۸	حافظ ولایت حسین صاحب سرائے ترین سنبھل	لعہ	،،
۳۵۵	۱۲۵۹۹	ایوب علیخاں صاحب سوداگر کنگھی ،، ،،	لعہ	،،
۳۵۶	۱۲۶۰۰	شیخ کلن صاحب سوداگر سینگ ،،	لعہ	،،

نمبر شمار	نمبر رسید تحصیل	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۷	۱۲۶۰۱	سمیع اللہ صاحب میونسپل کمشنر سرائے ترین سنبھل	لعہ	دوا
۳۵۸	۱۲۶۰۲	اختر حسن محمد خانصاحب ضلعدار ،، ،،	لعہ	
۳۵۹	۱۲۶۰۳	ظہور احمد صاحب میاں سرائے ،،	لعہ	
۳۶۰	۱۲۶۰۴	مولانا عبید اللہ صاحب ،،	سے	
۳۶۱	۱۲۶۰۵	شیخ حسین احمد صاحب میاں سرائے ،،	لعہ	
۳۶۲	۱۲۶۰۶	نصیر الدین صاحب محلہ کوٹلہ ،،	لعہ	
۳۶۳	۱۲۶۰۷	مشتاق حسن صاحب چمن سرائے ،،	لعہ	
۳۶۴	۱۲۶۰۸	نواب عبدالرحمن خانصاحب رئیس میاں سرائے ،،	لعہ	
۳۶۵	۱۲۶۰۹	حکیم مشیت اللہ صاحب جراح چمن سرائے ،،	لعہ	
۳۶۶	۱۲۶۱۰	حاجی حمید اللہ صاحب میاں سرائے ،،	لعہ	
۳۶۷	۱۲۶۱۱	عنایت اللہ صاحب پرچونیہ ،، ،،	۸ر	
۳۶۸	۱۲۶۲۹	عبدالحمید صاحب لیسن منزل پلول ضلع گڑگانوں	عا	دو
۳۶۹	۱۲۶۴۴	منشی عزیز الدین صاحب ریاست باونی کدورہ	لعہ	
۳۷۰	۱۲۶۴۲	شیخ صمد الٰہی صاحب جنرل مرچنٹ صدر بازار میرٹھ	لعہ	وظا
۳۷۱	۱۲۶۶۰	عشرت اللہ صاحب پرچونیہ میاں سرائے سنبھل	۸ر	
۳۷۲	۱۲۶۶۱	نور الحق صاحب ،، ،،	لعہ	
۳۷۳	۱۲۶۶۲	محمد عاشق صاحب ،، ،،	لعہ	
۳۷۴	۱۲۶۶۳	داروغہ محمد ابراہیم صاحب مرحوم ہلالی سرائے ،،	لعہ	
۳۷۵	۱۲۶۶۴	شیخ نذیر احمد صاحب محلہ کوٹلہ ،،	لعہ	
۳۷۶	۱۲۶۶۵	حافظ حاجی رحیم بخش صاحب میاں سرائے ،،	لعہ	
۳۷۷	۱۲۶۶۶	مولوی حکیم صغیر احمد صاحب ،،	لعہ	
۳۷۸	۱۲۶۶۷	حاجی ولی محمد صاحب ہلالی سرائے ،،	عا	
۳۷۹	۱۲۶۶۸	نور محمد صاحب مبارک آباد کرنال	لعہ	
۳۸۰	۱۲۶۶۹	زوجہ نور محمد صاحب ،، ،،	لعہ	
۳۸۱	۱۲۶۷۰	چودھری پھول محمد صاحب ،، ،،	[illegible]	
۳۸۲	۱۲۶۷۱	صوفی محمد یوسف صاحب جوتا دروازہ ،،	صہ	
۳۸۳	۱۲۶۷۲	نظام الدین صاحب محلہ ملکان ،،	لعہ	
۳۸۴	۱۲۶۷۳	راغب حسین صاحب غربی گیٹ ،،	لعہ	
۳۸۵	۱۲۶۷۴	چودھری نیاز احمد صاحب شمسا دباغ ،،	لعہ	

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۶	۱۲۶۷۵	چودھری محمد صدیق صاحب ملے والے کرنال	صہ	وظیفۂ کرام
۳۸۷	۱۲۶۷۶	شیخ امام الدین صاحب چوہدری محلہ کماجیان 〃	۶	〃
۳۸۸	۱۲۶۷۷	حافظ کریم الدین صاحب 〃 محلہ خان شہید 〃	عہ	〃
۳۸	۱۲۶۷۸	محمد رمضان صاحب کمہاران 〃	صہ	〃
۳۹	۱۲۶۷۹	صوفی عبدالحق صاحب پیرزادگان 〃	عہ	〃
۳۹	۱۲۷۰۱	منظور احمد صاحب صدیقی نعلبند 〃	عہ	دوامی
۳۹	۱۲۷۰۲	چودھری محمد اسمعیل صاحب محلہ رائیان 〃	عہ	〃
۳۹	۱۲۷۰۳	چودھری محمد حسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۹	۱۲۷۰۴	حاجی غلام محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳	۱۲۷۰۵	چودھری نور محمد صاحب مبارکپور 〃	صہ	〃
۳	۱۲۷۰۶	جمال الدین صاحب چوکیدار 〃 〃	۶	〃
۳	۱۲۷۰۸	چودھری برکت اللہ صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۳	۱۲۸۰۸	چودھری نیاز محمد صاحب 〃 〃	۶	〃
۳	۱۲۷۰۹	پھول محمد صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱	۱۲۷۱۰	حافظ محمد اسمعیل صاحب خوشنویس محلہ قاضیان 〃	سہ	〃
	۱۲۷۱۱	منشی عبدالسلام صاحب محلہ ملکان 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۲	منشی عبدالرحمن صاحب بزاز 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۳	حکیم محمود الحسن صاحب محلہ خان شہید 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۴	کلو صاحب روغن فروش محلہ منڈی 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۵	رمضانی صاحب 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۶	حافظ محمد فیاض خانصاحب سرک بازار 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۷	شیخ ابوالحسن صاحب تاجر پارچہ 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۸	چودھری محمد حنیف صاحب محلہ رائیان 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۷۱۹	چودھری محمد صدیق صاحب 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۷۲۰	قاضی عبدالقیوم صاحب 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۷۲	منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۷۲	نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب والی ریاست کنجپورہ ضلع کرنال	صہ	〃
	۱۲۷۲	حکیم منظور حسن صاحب خطیب 〃 〃	۸ر	〃
۴۱۴	۱۲۷۲۴	چودھری حبیب اللہ صاحب محلہ رائیان کرنال	عہ	دوامی
۴۱۵	۱۲۷۲۵	شیخ عبدالشکور صاحب محلہ جاٹان 〃	عہ	〃
۴۱۶	۱۲۷۲۶	ملا سکندر علی صاحب 〃	عہ	〃
۴۱۷	۱۲۷۲۷	صاحبزادہ آفتاب علیخان صاحب پہاڑ گنج 〃	عہ	〃
۴۱۸	۱۲۷۲۸	محمد شریف صاحب امام مسجد سبزی فروشان 〃	عہ	〃
۴۱۹	۱۲۷۴۰	منشی رحمت علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سے قصبہ کور بادل خاں ضلع جالندھر	عہ	〃
۴۲۰	۱۲۷۴۱	چودھری امام الدین صاحب نمبردار 〃 〃	عہ	〃
۴۲۱	۱۲۷۴۲	عطا محمد صاحب رائیں قصبہ 〃 〃	عہ	〃
۴۲۲	۱۲۷۴۳	غلام محمد صاحب ماسٹر 〃 〃	عہ	〃
۴۲۳	۱۲۷۴۴	ماسٹر محمد علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۲۴	۱۲۷۴۵	ماسٹر عبدالرحمن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۲۵	۱۲۷۴۶	میاں اکرام اللہ خانصاحب قصبہ 〃	عہ	〃
۴۲۶	۱۲۷۴۷	چودھری نگہدار خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۲۷	۱۲۷۴۸	〃 علی محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۲۸	۱۲۷۴۹	〃 عبدالحمید صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۲۹	۱۲۷۵۰	حاجی امام الدین صاحب 〃 〃	مہر	〃
۴۳۰	۱۲۷۵۱	چودھری مرکب علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۳۱	۱۲۷۵۲	〃 اللہ بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۳۲	۱۲۷۵۳	مرکب اللہ صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۳۳	۱۲۷۵۴	حافظ غلام احمد صاحب 〃	عہ	〃
۴۳۴	۱۲۷۵۶	حکیم قاضی محمد داؤد صاحب جدو دھی ریاست	عہ	〃
۴۳۵	۱۲۸۰۰	سلیمان خانصاحب گورنمنٹ مدرسہ سلہٹ	للعہ	〃
۴۳۶	۱۲۸۲۲	چودھری محمد ابراہیم صاحب پانی پتی محلہ جاچڑا	عہ	〃
۴۳۷	۱۲۸۲۳	مولانا مولوی حکیم ضیاء الدین صاحب بازار جیل پانی پت کرنال	۸ر	〃
۴۳۸	۱۲۹۲۴	شیخ حاجی امانت اللہ صاحب رئیس میاں سرائے سنبھل	صہ	〃
۴۳۹	۱۲۹۲۵	مولانا سراج الحق صاحب محلہ دینا سرائے 〃	صہ	〃
۴۴۰	۱۲۹۲۶	منشی عبدالرحیم صاحب موضع سکندرپور سرائے 〃	ے	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۱	۱۲۹۲۷	شیر احمد صاحب میاں سرائے سنبھل	لمہ	دوامی
۴۴۲	۱۲۹۲۸	منشی عبدالرب صاحب " "	لمہ	"
۴۴۳	۱۲۹۲۹	حافظ نصراللہ صاحب "	لمہ	"
۴۴۴	۱۲۹۳۰	شیخ عبدالصمد صاحب "	۶	"
۴۴۵	۱۲۹۳۱	عبدالمجید صاحب "	لمہ	"
۴۴۶	۱۲۹۳۲	عزیز احمد صاحب " "	عہ	"
۴۴۷	۱۲۹۳۳	عبدالمجید صاحب ابن حافظ نصراللہ صاحب "	لمہ	"
۴۴۸	۱۲۹۳۴	علاؤالدین صاحب " "	لمہ	"
۴۴۹	۱۲۹۳۵	علی خانصاحب " "	لمہ	"
۴۵۰	۱۲۹۳۶	عبدالصمد صاحب " "	لمہ	"
۴۵۱	۱۲۹۴۲	آغا محمد عمر صاحب قریشی محلہ وکیل پورہ کرنال	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۴۵۲	۱۲۹۴۵	بیوہ حاجی امیر علی صاحب صدر بازار "	عہ	دوامی
۴۵۳	۱۲۹۴۷	ماسٹر حاجی محمد مظفر صاحب " "	لمہ	"
۴۵۴	۱۲۹۴۸	ملا حبیب اللہ صاحب امام مسجد جاٹان "	لمہ	"
۴۵۵	۱۲۹۴۹	حافظ شریف الدین صاحب شہزادگان "	سے	"
۴۵۶	۱۲۹۵۰	بابو ارشاد علی صاحب کلرک نارمل سکول "	لمہ	"
۴۵۷	۱۲۹۵۱	حافظ نیاز احمد صاحب سوداگر چرم صدر "	۶	"
۴۵۸	۱۲۹۶۸	مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب قصبہ کنٹھور میرٹھ	۶	"
۴۵۹	۱۳۰۳۳	بابو محمد صدیق صاحب محلہ سلطان شہید کرنال	لمہ	"
۴۶۰	۱۳۰۳۴	مولوی محمد منیر صاحب سیکنڈ ماسٹر نارمل سکول	لمہ	"
۴۶۱	۱۳۰۳۵	محمد صدیق صاحب محلہ قاضیان "	لمہ	"
۴۶۲	۱۳۰۳۶	ڈاکٹر محمد یسین صاحب صدر "	لمہ	"
۴۶۳	۱۳۰۳۷	ملک محمد خانصاحب سوداگر چرم "	لمہ	"
۴۶۴	۱۳۰۳۸	سید عالم علی صاحب امام مسجد صدر "	لمہ	"
۴۶۵	۱۳۰۳۹	نواب محمد ذوالفقار علی خانصاحب رئیس "	عمہ	"
۴۶۶	۱۳۰۴۰	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ ملکان	عہ	"
۴۶۷	۱۳۰۶۲	شیخ غلام حسین صاحب مرسلہ مولوی فضل الرحمن صاحب خطیب جہاں آباد ضلع شاہ پور	لمہ	"
۴۶۸	۱۳۰۶۳	احمد مستری ملازم نواب صاحب "	۸/	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۶۹	۱۳۰۶۴	محمد الدین مستری صاحب جہاں آباد شاہپور	۸/	دوامی
۴۷۰	۱۳۰۶۵	غلام محمد صاحب " "	لمہ	"
۴۷۱	۱۳۰۶۶	مولوی فضل الرحمن صاحب خطیب " "	۶	"
۴۷۲	۱۳۰۶۷	مولوی حکیم محمد امین صاحب جہاں آباد "	لمہ	"
۴۷۳	۱۳۰۸۸	مولانا حافظ محمد احمد صاحب مدرس تحصیل نکودر	لمہ	"
۴۷۴	۱۳۰۸۹	حافظ شیر محمد صاحب قصبہ تلون ضلع جالندھر	عہ	"
۴۷۵	۱۳۰۹۰	حافظ ولی محمد صاحب خطیب جامع مسجد تلون "	۸/	"
۴۷۶	۱۳۰۹۱	محمد یعقوب صاحب موضع نور محل "	لمہ	"
۴۷۷	۱۳۰۹۲	محمد یعقوب صاحب "	لمہ	"
۴۷۸	۱۳۰۹۳	شیخ مظفر علی صاحب محلہ شیخان "	لمہ	"
۴۷۹	۱۳۰۹۴	برکت علی صاحب دوکاندار " "	لمہ	"
۴۸۰	۱۳۰۹۵	شیخ عبدالکریم صاحب او ایس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی موضع نور محل۔ جالندھر	عہ	"
۴۸۱	۱۳۰۹۶	شدہ کھدر کاریالا نکودر " "	لمہ	"
۴۸۲	۱۳۰۹۷	والدہ صاحب محمد زبیر سلمہٗ "	لمہ	"
۴۸۳	۱۳۰۹۸	مولانا محمد یوسف صاحب عربی ٹیچر " "	سے	"
۴۸۴	۱۳۰۹۹	محمد بخش صاحب حجام موضع گاندران "	لمہ	"
۴۸۵	۱۳۱۰۰	چودھری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر	سے	"
۴۸۶	۱۳۱۰۱	حاجی خوشی محمد صاحب ٹیچر " "	لمہ	"
۴۸۷	۱۳۱۰۲	مولوی رحمت اللہ صاحب " "	لمہ	"
۴۸۸	۱۳۱۰۳	چودھری حیدر میاں صاحب ماسٹر " "	لمہ	"
۴۸۹	۱۳۱۰۴	چودھری ولی اللہ صاحب ٹیچر	لمہ	"
۴۹۰	۱۳۱۰۵	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹیچر	۶	"
۴۹۱	۱۳۱۰۶	پیرزادہ مدیر اسلام صاحب " "	لمہ	"
۴۹۲	۱۳۱۰۷	رحمت علی صاحب	۸/	"
۴۹۳	۱۳۱۰۸	مولانا سید عبدالرشید صاحب عربک ٹیچر "	صہ	"
۴۹۴	۱۳۱۰۹	رحمت اللہ صاحب زمیندار موضع باھمنیان	لمہ	"
۴۹۵	۱۳۱۱۰	چودھری شیر محمد صاحب زمیندار "	لمہ	"
۴۹۶	۱۳۱۱۱	امام الدین صاحب زمیندار " "	۸/	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹	۱۳۱۱۲	میاں شیر محمد صاحب امام مسجد موضع باسمنیان جالندھر	لـہ	دوامی
۴۹	۱۳۱۱۳	غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر 〃 〃	لـہ	〃
۴۹	۱۳۱۱۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب موضع فاضل 〃	لـہ	〃
۵۰	۱۳۱۱۵	ماسٹر حافظ رحمت علی صاحب موضع بھوم 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۱۶	ماسٹر محمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر موضع دانیوال 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۱۷	منشی عبد الغنی صاحب زمیندار 〃 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۱۸	مولانا عبد العزیز صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۱۹	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۲۰	منشی رحمت علی صاحب دوکاندار 〃 〃	۸ر	〃
۵	۱۳۱۲۱	ماسٹر غلام نبی صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۲۲	قاری شریف احمد صاحب کوچہ قابل عطار دہلی	۴ر	ماہانہ
۵	۱۳۱۲۳	حافظ جمیل احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵	۱۳۱۲۴	حاجی شفیق الدین صاحب قصاب پورہ 〃	۲ر	〃
۵	۱۳۱۲۵	عبد الستار صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵	۱۳۱۲۶	حافظ محمد یونس صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵	۱۳۱۲۷	عبد الرشید صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵	۱۳۱۲۸	شیخ سراج الدین صاحب مٹیا محل 〃	لـہ	〃
۵	۱۳۱۲۹	محمد نعیم صاحب چتلی قبر 〃	۴ر	〃
۵	۱۳۱۳۰	حاجی عبد الغنی صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	سے	〃
	۱۳۱۳۱	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش 〃	لـہ	〃
	۱۳۱۳۲	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب اسلحہ فروش چتلی قبر 〃	۸ر	〃
	۱۳۱۳۳	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ 〃	۶	〃
	۱۳۱۳۰	نور احمد صاحب بھوجلہ پہاڑی 〃	۸ر	〃
	۱۳۱۳۵	ماسٹر اصغر علی صاحب کالا محمد مرحوم نزد جامع مسجد 〃	۸ر	〃
	۱۳۱۳۶	عبد الحکیم صاحب کباب والے 〃 〃	۸ر	〃
	۱۳۱۳۰	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	صـہ	〃
	۱۳۱۳۸	عبد العزیز صاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی 〃	عـہ	〃
	۱۳۱۳۹	عبد الحکیم صاحب 〃 〃 〃	عـہ	〃
	۱۳۱۴۰	منشی عرفان الدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۲۶	۱۳۱۴۲	منشی شکور علی صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۲ر	ماہانہ
۵۲۷	۱۳۱۴۳	فیاض مرزا صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۲۸	۱۳۱۴۴	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک باڑہ ہندو راؤ 〃	لـہ	〃
۵۲۹	۱۳۱۴۵	عزیز احمد صاحب بیرن والا باغ 〃 〃	۴ر	〃
۵۳۰	۱۳۱۴۶	بھولو صاحب کارخانہ گوٹہ چھپکا 〃	۲ر	〃
۵۳۱	۱۳۱۴۷	حاجی رحیم بخش صاحب 〃 عزیز گنج 〃	۶	〃
۵۳۲	۱۳۱۴۸	شیخ عبد الغفور صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	لـہ	〃
۵۳۳	۱۳۱۴۹	مستری امام الدین صاحب قیام گنج دہلی	۴ر	〃
۵۳۴	۱۳۱۵۱	محفوظ الٰہی صاحب بناری والے باڑہ ہندو راؤ	۴ر	〃
۵۳۵	۱۳۱۵۲	حافظ محمد یونس صاحب ایکی گلی صدر بازار دہلی	۴ر	〃
۵۳۶	۱۳۱۵۳	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ 〃	۴ر	〃
۵۳۷	۱۳۱۶۹	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار 〃	۲ر	〃
۵۳۸	۱۳۱۷۰	محمد صدیق صاحب کباڑی دروازہ 〃	۴ر	〃
۵۳۹	۱۳۱۷۱	رحیم الدین صاحب اینڈ سنز تیلی واڑہ 〃	۸ر	〃
۵۴۰	۱۳۱۷۲	عبد الوحید صاحب بازار لال کنواں 〃	۱ر	〃
۵۴۱	۱۳۱۷۳	محمد سلطان صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۵۴۲	۱۳۱۷۴	اہلیہ حافظ ذکریا صاحب امام مسجد 〃 〃	۱ر	〃
۵۴۳	۱۳۱۷۵	محمد ذکریا صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۵۴۴	۱۳۱۷۶	قاضی الطاف الرحمن صاحب بوتل والے 〃 〃	۸ر	〃
۵۴۵	۱۳۱۷۷	محمد عثمان صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۸ر	〃
۵۴۶	۱۳۱۷۸	مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس فتحپوری 〃	لـہ	〃
۵۴۷	۱۳۱۷۹	ماسٹر فتح الدین صاحب عربک ٹائی سکول دریا گنج 〃	۴ر	〃
۵۴۸	۱۳۱۸۰	ماسٹر کرم الٰہی صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۴۹	۱۳۱۸۱	ماسٹر نجم الدین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۵۰	۱۳۱۸۲	ماسٹر عبد اللطیف صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۵۱	۱۳۱۸۳	ماسٹر سید اظہار الحسن صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۵۲	۱۳۱۸۴	ماسٹر غلام قادر صاحب عباسی 〃 〃	۸ر	〃
۵۵۳	۱۳۱۸۵	ماسٹر اعجاز الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی 〃 〃	۲ر	〃
۵۵۴	۱۳۱۸۶	مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر 〃 〃	لـہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۵	۱۳۱۸۷	ماسٹر عبدالمجید خانصاحب عربک ہائی سکول اجمیری دروازہ دہلی	۸ر	ماہانہ
۵۵۶	۱۳۱۸۸	ماسٹر محمود مظفر صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۵۵۷	۱۳۱۸۹	ماسٹر ابوالحسن خانصاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۵۵۸	۱۳۱۹۰	ماسٹر محمد یوسف صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۵۵۹	۱۳۱۹۱	مولانا عمرالدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۵۶۰	۱۳۱۹۲	حاجی کریم اللہ صاحب سرائے حافظ بنہ 〃	۴ر	〃
۵۶۱	۱۳۱۹۳	حاجی محمد عثمان صاحب کلٹ مرچنٹ 〃 〃	۴ر	〃
۵۶۲	۱۳۱۹۴	شیخ سراج الدین صاحب سوپ مرچنٹ 〃 〃	عہ	〃
۵۶۳	۱۳۱۹۵	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃
۵۶۴	۱۳۱۹۶	حافظ عبدالغنی صاحب چائے والے صدر بازار 〃	عہ	〃
۵۶۵	۱۳۱۹۷	منشی عبداللہ خانصاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی	۴ر	〃
۵۶۶	۱۳۱۹۸	چودھری اللہ دین صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۵۶۷	۱۳۱۹۹	غلام احمد صاحب روئی والے 〃 〃	۲ر	〃
۵۶۸	۱۳۲۰۰	داروغہ صادق حسن صاحب لال مسجد 〃 〃	۸ر	〃
۵۶۹	۱۳۲۰۱	حاجی محمد صدیق صاحب کپڑے والے 〃 〃	عـہ	〃
۵۷۰	۱۳۲۰۲	علیم الدین صاحب کوئلے والے باڑہ ہندوراؤ 〃	۴ر	〃
۵۷۱	۱۳۲۰۳	محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے 〃 〃	۴ر	〃
۵۷۲	۱۳۲۰۴	بابو عبداللطیف صاحب گلی نیب والی 〃 〃	۴ر	〃
۵۷۳	۱۳۲۰۵	خان نجم الدین صاحب گھڑی ساز نئی سڑک 〃	۲ر	〃
۵۷۴	۱۳۲۰۶	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی 〃	عہ	〃
۵۷۵	۱۳۲۰۷	شمس العارفین صاحب اللہ والے سرائے حافظ بنہ 〃	عہ	〃
۵۷۶	۱۳۲۱۱	شیخ نصیر الدین صاحب دربار کمپنی صدر بازار 〃	۴ر	〃
۵۷۷	۱۳۲۱۲	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر 〃	۸ر	〃
۵۷۸	۱۳۲۱۳	حاجی مقبول الٰہی صاحب بیری والا باغ 〃	۲ر	〃
۵۷۹	۱۳۲۱۴	شیخ نور احمد صاحب دوکان بیل فیتہ سرائے حافظ بنہ 〃	۲ر	〃
۵۸۰	۱۳۲۱۵	شیخ عبدالسلام صاحب سرمہ والے 〃 〃	۸ر	〃
۵۸۱	۱۳۲۱۶	شیخ عبدالجبار صاحب گلی مٹکے والی صدر بازار 〃	۲ر	〃
۵۸۲	۱۳۲۱۷	حافظ سلطان صاحب صابون والے 〃 〃	۴ر	〃
۵۸۳	۱۳۲۱۸	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر 〃 〃	۴ر	〃
۵۸۴	۱۳۲۱۹	والدہ امان اللہ خانصاحب صدر بازار دہلی	۴ر	ماہانہ
۵۸۵	۱۳۲۲۰	عبدالستار صاحب بیری والا باغ 〃	۱ر	〃
۵۸۶	۱۳۲۲۱	عتیق الرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۸۷	۱۳۲۲۲	عبدالغفار صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۵۸۸	۱۳۲۲۳	منشی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۸۹	۱۳۲۲۴	عبدالرشید صاحب سیسہ والے سرائے بنہ 〃	۱ر	〃
۵۹۰	۱۳۲۲۵	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی والے صدر بازار 〃	۲ر	〃
۵۹۱	۱۳۲۲۶	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے محلہ کشن گنج 〃	ص	〃
۵۹۲	۱۳۲۲۷	علاؤالدین صاحب باڑہ ہندوراؤ 〃	۴ر	〃
۵۹۳	۱۳۲۲۸	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری ہٹہ 〃	۴ر	〃
۵۹۴	۱۳۲۲۹	شیخ سراج احمد صاحب تاجر چفت بلیماران 〃	عہ	〃
۵۹۵	۱۳۲۳۰	عبدالرشید صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۵۹۶	۱۳۲۳۱	حکیم علیم الدین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۹۷	۱۳۲۳۲	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے 〃 〃	۱ر	〃
۵۹۸	۱۳۲۳۳	شیخ عبدالخالق صاحب تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۵۹۹	۱۳۲۳۴	شیخ محبوب بخش صاحب سڑک بہادر گڈھ 〃	۲ر	〃
۶۰۰	۱۳۲۳۵	حکیم محمد اسحٰق صاحب پنی والے باڑہ ہندوراؤ	۱ر	〃
۶۰۱	۱۳۲۳۶	آغا مرزا صاحب کارخانہ موسہرہ 〃 〃	۸ر	〃
۶۰۲	۱۳۲۳۷	ماسٹر علاؤالدین صاحب گلی مرچنٹ پرنسپا[illegible]	۲ر	〃
۶۰۳	۱۳۲۳۸	عبدالغنی صاحب پرچونیہ مغلپورہ سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۶۰۴	۱۳۲۳۹	محمد مرزا صاحب کارخانہ ٹین 〃 〃	عہ	〃
۶۰۵	۱۳۲۴۰	حافظ عبدالجلیل صاحب لال کڑہ 〃	۴ر	〃
۶۰۶	۱۳۲۴۱	مستری ظہورالدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۶۰۷	۱۳۲۴۲	محمد یعقوب صاحب تیلی واڑہ 〃	۲ر	〃
۶۰۸	۱۳۲۴۳	حامد حسن صاحب حامد اسٹور کھاری باولی 〃	۲ر	〃
۶۰۹	۱۳۲۴۴	حاجی محمد حفیظ صاحب گندہ کش خانے والے نواب والا باغ 〃	۶	〃
۶۱۰	۱۳۲۴۵	منشی عبدالکریم صاحب الیاس بلڈنگ صرف خانہ 〃	۲ر	〃
۶۱۱	۱۳۲۴۶	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃
۶۱۲	۱۳۲۴۷	احسان الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ 〃 〃	۱ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۳	۱۳۲۴۸	منشی امام الدین خانصاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۸ر	ماہانہ
۶۱۴	۱۳۲۴۹	عبدالقیوم صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۶۱۵	۱۳۲۵۰	محمد ابراہیم صاحب ٹرنک ہاؤس چاندنی چوک ؍؍	۴ر	؍؍
۶۱	۱۳۲۵۳	حافظ مولوی فیض الدین صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۶۱	۱۳۲۵۴	حافظ محمد عثمان صاحب رنگ والے فتحپوری ؍؍	لہ	؍؍
۶۱	۱۳۲۵۵	مستری مولابخش صاحب بیری والا باغ ؍؍	۸ر	؍؍
۶۱	۱۳۲۵۶	قاری فضل الدین صاحب مدرسہ فتحپوری ؍؍	۲ر	؍؍
۶۱	۱۳۲۵۷	مولانا محمود صاحب مدرس مدرسہ عالیہ ؍؍ ؍؍	۴ر	؍؍
۶۱	۱۳۲۵۸	مولانا سلطان محمود صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	لہ	؍؍
۶	۱۳۲۵۹	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۶۱	۱۳۲۶۰	مولانا قاضی سجاد حسن صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۶	۱۳۲۶۱	محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس ؍؍	۴ر	؍؍
	۱۳۲۶۲	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار ؍؍	۲ر	؍؍
	۱۳۲۶۳	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش ؍؍	لہ	؍؍
	۱۳۲۶۴	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ ؍؍	ے	؍؍
	۱۳۲۶۵	شیخ محمد عثمان صاحب کلاہ فروش ؍؍	۴ر	؍؍
	۱۳۲۷۴	بشیر احمد صاحب تاجر جفت بلیماران ؍؍	۸ر	؍؍
	۱۳۲۷۵	بشیر الدین صاحب گلی اونٹ والی تیلی واڑہ ؍؍	۸ر	؍؍
	۱۳۲۷۶	رضی الدین صاحب سرائے حافظ بنہ ؍؍	۲ر	؍؍
	۱۳۲۷۷	محمد سعید خانصاحب کنگھی والے ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
	۱۳۲۷۸	حاجی محمد بلال صاحب کپڑے والے باڑہ ہندو راؤ	۲ر	؍؍
	۱۳۲۷۹	محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے ؍؍	۴ر	؍؍
	۱۳۲۸۰	محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ ؍؍	۴ر	؍؍
	۱۳۲۸	عبدالغفور صاحب ٹرنک والے سرائے بنہ	لہ	؍؍
	۱۳۲۸	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی صدر بازار	۸ر	؍؍
	۱۳۲۸	عبدالمجید خان صاحب تاجر نواڑ صدر بازار دہلی	۸ر	؍؍
	۱۳۲۸	حافظ عبدالمجید صاحب روئی والے ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
	۱۳۲۸	ظہیر الدین صاحب مسجد گھنٹہ والی قصاب پورہ ؍؍	۴ر	؍؍
	۱۳۲۸	حافظ شجاع الدین صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۴۲	۱۳۲۸۷	حافظ پھول خانصاحب امام مسجد قصاب پورہ دہلی	۲	ماہانہ
۶۴۳	۱۳۲۸۹	مولانا احسن الدین صاحب مدرس مدرسہ عمری شیرکوٹ ضلع بجنور	عہ	دوامی
۶۴۴	۱۳۲۹۱	حاجی شیخ اللہ دیا صاحب محلہ کھٹیکان سیالکوٹ	صہ	؍؍
۶۴۵	۱۳۲۹۲	شیخ محمد صدیق صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۶۴۶	۱۳۲۹۳	شیخ بابو محمد دین صاحب ؍؍ ؍؍	لہ	؍؍
۶۴۷	۱۳۲۹۴	شیخ جہان محمد صاحب ؍؍ ؍؍	لہ	؍؍
۶۴۸	۱۳۲۹۵	شیخ غلام محمد فٹ بال میکر ؍؍ ؍؍	صہ	؍؍
۶۴۹	۱۳۲۹۶	شیخ فضل الٰہی صاحب ؍؍ ؍؍	لہ	؍؍
۶۵۰	۱۳۲۹۷	شیخ عبداللطیف صاحب ؍؍ ؍؍	لہ	؍؍
۶۵۱	۱۳۲۹۸	شیخ مقبول الٰہی صاحب محلہ مان پورہ ؍؍	صہ	؍؍
۶۵۲	۱۳۲۹۹	شیخ محمد شریف صاحب ؍؍ ؍؍	صہ	؍؍
۶۵۳	۱۳۳۰۰	بابو رحمت علی صاحب ؍؍ ؍؍	ے	؍؍
۶۵۴	۱۳۳۰۱	محمد صادق صاحب فٹ بال میکر ؍؍ ؍؍	لہ	؍؍
۶۵۵	۱۳۳۰۲	شیخ علیم الدین صاحب محلہ کھٹیکاں ؍؍	لہ	؍؍
۶۵۶	۱۳۳۰۳	شیخ محمد لطیف صاحب ملازم بجلی گھر ؍؍	لہ	؍؍
۶۵۷	۱۳۳۰۴	رحمت اللہ صاحب بازار دروازہ ؍؍	لہ	؍؍
۶۵۸	۱۳۳۰۷	شیخ محمد عالم صاحب متصل ڈاکخانہ چولانا ؍؍	عہ	؍؍
۶۵۹	۱۳۳۰۸	عنایت اللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۰	۱۳۳۰۹	شیخ گلاب الدین صاحب تاجر سینٹ ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۱	۱۳۳۱۰	شیخ شوکت علی صاحب قاضی پورہ ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۲	۱۳۳۱۱	چراغ الدین صاحب محلہ چوڑی گراں ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۳	۱۳۳۱۲	محمد اسمٰعیل صاحب محلہ چاہ چٹان ؍؍	صہ	؍؍
۶۶۴	۱۳۳۱۳	مہر دین صاحب ؍؍ ؍؍	صہ	؍؍
۶۶۵	۱۳۳۱۴	حکیم بشیر احمد صاحب صدر بازار ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۶	۱۳۳۱۵	چودھری فیروز الدین صاحب محمدی دروازہ ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۷	۱۳۳۱۶	صوفی عبداللہ صاحب احمد پور ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۸	۱۳۳[illegible]	میاں اکبر علی صاحب ٹھیکیدار غلہ مہاراں ؍؍	لہ	؍؍
۶۶۹	۱۳۳۱۸	مولانا عبدالقیوم صاحب محلہ بڑ ؍؍	لہ	؍؍

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۶۹	۱۳۳۱۹	ملک غلام احمد صاحب دوکاندار محلہ بالوگھر سیالکوٹ	عہ	دوامی
۶۷۰	۱۳۳۲۰	بابو عبدالرحیم صاحب لکھنوی 〃	صہ	〃
۶۷۱	۱۳۳۲۲	مولوی عبدالرحمٰن صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۲ر	〃
۶۷۲	۱۳۳۲۳	مستری فضل الٰہی صاحب شیخ پورہ سیالکوٹ	ع	〃
۶۷۳	۱۳۳۲۴	محمد حسین صاحب متصل درگاہ 〃 〃	عہ	〃
۶۷۴	۱۳۳۲۵	مہر دین صاحب سوداگر محلہ بٹہ 〃	سے	〃
۶۷۵	۱۳۳۲۶	حکیم عبداللہ خانصاحب 〃 〃	سے	〃
۶۷۶	۱۳۳۲۷	ملک سردار علی صاحب 〃 〃	ع	〃
۶۷۷	۱۳۳۲۸	شیخ محمد عالم صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار 〃 〃	عہ	〃
۶۷۸	۱۳۳۲۹	فضل دین صاحب بجلی گھر 〃 〃	عہ	〃
۶۷۹	۱۳۳۳۰	شیخ خدابخش صاحب بساطی بازار 〃	ع	〃
۶۸۰	۱۳۳۳۱	سیٹھ اللہ رکھا صاحب آئرن مرچنٹ 〃	[illegible]	〃
۶۸۱	۱۳۳۳۲	مولانا محمد فضل کریم صاحب چھاؤنی 〃	عہ	〃
۶۸۲	۱۳۳۳۳	حکیم محمد فضل الٰہی صاحب صدیقی دواخانہ 〃	[illegible]	〃
۶۸۳	۱۳۳۳۴	ماسٹر محمد صدیق صاحب ایم۔ اے صدر بازار 〃	عہ	〃
۶۸۴	۱۳۳۳۵	ملک محمد سخی صاحب آڑھتی لکڑی محلہ بینگا گلی سیالکوٹ	ع	〃
۶۸۵	۱۳۳۳۶	ملک سردار علیخاں صاحب محلہ بٹہ گلی 〃	ع	〃
۶۸۶	۱۳۳۳۷	ملک محمد اسلم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۸۷	۱۳۳۳۸	ملک اکرام اللہ صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۸۸	۱۳۳۳۹	ملک احسان الحق صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۸۹	۱۳۳۴۰	منشی محمد اسمٰعیل صاحب سائیکل ورکس 〃	عہ	〃
۶۹۰	۱۳۳۴۱	چودھری گلاب خانصاحب محلہ قبرستان 〃	عہ	〃
۶۹۱	۱۳۳۴۲	شیخ فضل کریم صاحب ہمدرد بوٹ ہاؤس 〃	ع	〃
۶۹۲	۱۳۳۴۳	مستری عمر دین صاحب سیانہ پورہ 〃	صہ	〃
۶۹۳	۱۳۳۴۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ چوک پورسان احمد پور بوٹ ہاؤس	[illegible]	〃
۶۹۴	۱۳۳۴۵	احمد اللہ صاحب چوک ٹوریاں 〃	عہ	〃
۶۹۵	۱۳۳۹۷	قاری حافظ رحیم بخش صاحب موضع دانیوال جالندھر	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹۶	۱۳۳۹۸	ماسٹر رحمت علی صاحب موضع دانیوال ضلع جالندھر	عہ	دوا[می]
۶۹۷	۱۳۳۹۹	چودھری خان محمد صاحب موضع سنگھ پور 〃	عہ	〃
۶۹۸	۱۳۴۰۰	ماسٹر نعمت اللہ صاحب موضع بابوکی 〃	عہ	〃
۶۹۹	۱۳۴۰۹	مولوی حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم	۴ر	وظیفہ
۷۰۰	۱۳۴۱۰	حاجی حبیب احمد صاحب محلہ بیوپاریان قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ	[illegible]	〃
۷۰۱	۱۳۴۱۱	حکیم محمد اکرام الحق صاحب لال کرتی 〃	صہ	〃
۷۰۲	۱۳۴۱۲	شیخ محمد عمر صاحب تاجر ٹرنک دہلی بازار شہر میرٹھ	ع	دوا
۷۰۳	۱۳۴۱۳	حافظ نور محمد صاحب خیاط 〃 〃	[illegible]	〃
۷۰۴	۱۳۴۱۴	بشیر احمد خانصاحب مینجر باٹا کمپنی 〃 〃	۴ر	〃
۷۰۵	۱۳۴۱۵	چودھری نصیر الدین صاحب خیاط بزازہ 〃	۸ر	〃
۷۰۶	۱۳۴۱۶	شیخ رفیع الدین صاحب تاجر جفت دہلی بازار 〃	۸ر	〃
۷۰۷	۱۳۴۱۷	محب اللہ خانصاحب خیر نگر بازار 〃	۸ر	〃
۷۰۸	۱۳۴۱۸	مولوی سید محمد تقی صاحب وکٹوریہ میموریل اسکول صدر بازار میرٹھ	عہ	〃
۷۰۹	۱۳۴۱۹	حکیم سید محمد عسکری صاحب مرحوم مرسلہ مولوی سید محمد تقی صاحب صدر بازار میرٹھ	عہ	〃
۷۱۰	۱۳۴۲۰	شیخ عبداللہ صاحب سوداگر چرم 〃 〃	عہ	〃
۷۱۱	۱۳۴۲۱	ماسٹر ابراہیم خانصاحب ہیڈ مدرس وکٹوریہ اسکول 〃	عہ	〃
۷۱۲	۱۳۴۲۲	حافظ رحیم بخش صاحب وحید الدین روڈ 〃	عہ	〃
۷۱۳	۱۳۴۲۳	بابو سراج احمد صاحب محلہ امام باڑہ 〃	[illegible]	〃
۷۱۴	۱۳۴۲۴	منشی نہال احمد صاحب تاجر پان قصبہ خورجہ	سے	〃
۷۱۵	۱۳۴۲۶	حکیم سید اشفاق الحسن صاحب بریلی	عہ	〃
۷۱۶	۱۳۴۲۷	ماسٹر منشی محمد علی صاحب پرائمری سکول موضع بالوکی۔ جالندھر	عہ	〃
۷۱۷	۱۳۴۴۸	میاں اسمٰعیل صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۱۸	۱۳۴۴۹	بابو خوشی محمد صاحب بزاز 〃 〃	عہ	〃
۷۱۹	۱۳۴۵۰	عطاء محمد صاحب زرگر موضع پرجیاں 〃	عہ	〃
۷۲۰	۱۳۴۶۸	نیاز محمد صاحب کاندار 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشندہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲۱	۱۳۴۶۹	حافظ جان محمد صاحب مقیم برہان جالندھر	عمہ	دوامی
۷۲۲	۱۳۴۷۰	مستری ہدایت علی صاحب 〃	علمہ	〃
۷۲۳	۱۳۴۷۱	ماسٹر غلام محمد صاحب 〃	لعہ	〃
۷۲۴	۱۳۴۷۲	بابو نثار احمد صاحب 〃	لعہ	〃
۷۲۵	۱۳۴۷۳	حاجی علی احمد صاحب مڈل سکول 〃	لعہ	〃
۷۲۶	۱۳۴۷۴	محبوب بخش صاحب سڑک بہادر گڑھ دہلی	۲ر	ماہانہ
۷۲۷	۱۳۴۷۵	مستری ولی الدین صاحب سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۷۲۸	۱۳۴۷۶	عبدالحمید صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۷۲۹	۱۳۴۷۷	عبدالرحیم صاحب سبزی منڈی 〃	ار	〃
۷۳	۱۳۴۷۸	عبدالعزیز صاحب 〃 〃	ار	〃
۷۳	۱۳۴۷۹	عبدالرحیم صاحب تمباکو والے مورٹی گیٹ 〃	۲ر	〃
۷۳	۱۳۴۸۰	عنایت الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۳	۱۳۴۸۱	عابد خان صاحب صابون والے پھاٹک حبش خاں 〃	۲ر	〃
۷۳	۱۳۴۸۲	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں	۸ر	〃
۷۳	۱۳۴۸۳	محمد نذیر صاحب نائب کپتان مجلس احرار دہلی	۲ر	〃
۷۱	۱۳۴۸۴	حکیم محمد حسین صاحب کریانہ مرچنٹ 〃	لعہ	〃
۷	۱۳۴۸۵	وصیت علی صاحب ملازم صدیقیہ دواخانہ محلہ نور گنج باڑہ ہندو راؤ 〃	۴ر	〃
۷	۱۳۴۸۶	حافظ شہاب الدین صاحب محلہ قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۷	۱۳۴۸۷	مستری محمد عمر صاحب کارخانہ جھنجھنا روہتک روڈ 〃	لعہ	〃
	۱۳۴۸۸	منشی شفیق الرحمن صاحب اینگلو عربک سکول پل بنگش 〃	۴ر	〃
	۱۳۴۸۹	حکیم ناصر خلیق صاحب مدرسہ عالیہ فتحپوری 〃	۲ر	〃
	۱۳۴۹۰	محمد احمد صاحب صابون والے شیش محل 〃	ار	〃
	۱۳۴۹۳	مولانا شریف احمد صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۴ر	〃
	۱۳۴۹۴	کپتان ملک غلام محمد خان صاحب رئیس ضلع سرگودھا	صہ	وظیفہ
	۱۳۴۹۵	ملک محمد بہادر خان صاحب رئیس 〃	صہ	〃
	۱۳۵۰۰	ملک محمد نظیر خاں صاحب 〃 〃	للعہ	دوامی
	۱۳۵۰۱	حافظ جمیل احمد صاحب کوچہ قابل عطار دہلی	۲ر	ماہانہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشندہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۴۸	۱۳۵۰۳	حافظ محمد فاضل خان صاحب کوچہ قابل عطار دہلی	۲ر	ماہانہ
۷۴۹	۱۳۵۰۴	محمد ایوب صاحب واچ میکر نئی سڑک 〃	ار	〃
۷۵۰	۱۳۵۰۵	...یم صاحب کباب والے جامع مسجد 〃	۸ر	〃
۷۵۱	۱۳۵۰۶	قاضی نور الحق صاحب کوچہ میر ہاشم چتلی قبر 〃	۸ر	〃
۷۵۲	۱۳۵۰۷	انوار الحسن صاحب کابل فیکٹری 〃 〃	۲ر	〃
۷۵۳	۱۳۵۰۸	ماسٹر اصغر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد 〃	۸ر	〃
۷۵۴	۱۳۵۰۹	منشی قدیر حسین صاحب شیر فروش تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۷۵۵	۱۳۵۱۰	عبدالرشید صاحب ٹرنک ساز صدر بازار 〃	۴ر	〃
۷۵۶	۱۳۵۱۱	حاجی صوفی زین الدین صاحب کوچہ قابل عطار 〃	لعہ	〃
۷۵۷	۱۳۵۱۲	ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب پہاڑ گنج 〃	لعہ	〃
۷۵۸	۱۳۵۱۳	حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ 〃	ے	〃
۷۵۹	۱۳۵۱۴	حافظ محمد الیاس صاحب لال کنواں 〃	۲ر	〃
۷۶۰	۱۳۵۱۵	محمد مختار صاحب سوداگر 〃 〃	ار	〃
۷۶۱	۱۳۵۱۶	شیخ عبدالغفور صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	لعہ	〃
۷۶۲	۱۳۵۱۷	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	صہ	〃
۷۶۳	۱۳۵۱۸	محمد رفیق الرحمن صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۷۶۴	۱۳۵۱۹	حفیظ اللہ صاحب مشین والے بیری والا باغ 〃	لعہ	〃
۷۶۵	۱۳۵۲۰	عزیز احمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۶۶	۱۳۵۲۱	محمد فاروق صاحب لباس بلڈنگ برقی خانہ 〃	۸ر	〃
۷۶۷	۱۳۵۲۲	حبیب الرحمن صاحب پل بنگش 〃	۱۲ر	〃
۷۶۸	۱۳۵۲۳	زوجہ حبیب الرحمن خان صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۶۹	۱۳۵۲۴	فیاض مرزا صاحب روشن آرا روڈ سبزی منڈی 〃	۸ر	〃
۷۷۰	۱۳۵۲۵	بابو عبداللطیف صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۲ر	〃
۷۷۱	۱۳۵۲۶	محمد سعید صاحب بیری والا باغ 〃	۴ر	〃
۷۷۲	۱۳۵۲۷	چودھری محمد بخش صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس فیض روڈ قرول باغ 〃	ے	〃
۷۷۳	۱۳۵۲۸	عبداللہ صاحب باورچی اچھے جی باڑہ ہندو راؤ 〃	ے	〃
۷۷۴	۱۳۵۲۹	محمد علی صاحب موذن بیری والا باغ 〃	۴ر	〃
۷۷۵	۱۳۵۳۰	نظام الدین صاحب موذن فتح جنگی والی مسجد 〃	لعہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۷۶	۱۳۵۳۱	ظہورالدین صاحب شیر فروش قصاب پورہ دہلی	ار	ماہانہ
۷۷۷	۱۳۵۳۲	محمد یونس صاحب کلو والی مسجد 〃 〃	۲ر	〃
۷۷۸	۱۳۵۳۳	شیخ راجہ فضل الٰہی صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۷۷۹	۱۳۵۳۴	منشی عبدالعزیز صاحب 〃 〃	ار	〃
۷۸۰	۱۳۵۳۵	عبدالوہاب صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۸۱	۱۳۵۳۶	حکیم محمد اسحٰق صاحب نامی دواخانہ 〃 〃	۴ر	〃
۷۸۲	۱۳۵۳۷	شیخ عبدالغنی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ بلیماران 〃	۸ر	〃
۷۸۳	۱۳۵۳۸	شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب تاجر جفت 〃 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۷۸۴	۱۳۵۳۹	یٰسین صاحب کالسہ سوپ فیکٹری فیاض گنج 〃	عہ	دوامی
۷۸۵	۱۳۵۴۰	قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ 〃	۴ر	〃
۷۸۶	۱۳۵۴۱	قاری خلیل الرحمٰن صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۸۷	۱۳۵۴۲	مولانا محمد حسین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۸۸	۱۳۵۴۳	مولانا محمد ادریس صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۸۹	۱۳۵۴۴	مولانا جلیل صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۹۰	۱۳۵۴۵	ماسٹر صوفی صغیر حسن صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری 〃	۸ر	〃
۷۹۱	۱۳۵۴۶	مولانا محمد احمد صاحب ٹیچر 〃 〃 〃	۸ر	〃
۷۹۲	۱۳۵۴۷	ماسٹر سید عبدالحمید صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۷۹۳	۱۳۵۴۸	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران 〃	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۷۹۴	۱۳۵۴۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ 〃 〃	۴ر	دوامی
۷۹۵	۱۳۵۵۰	شیخ قمرالدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۹۶	۱۳۵۵۱	حاجی رحیم بخش صاحب کارخانہ گوٹہ چھپکا 〃	عا	〃
۷۹۷	۱۳۵۵۲	مستری امام الدین صاحب فیاض گنج 〃	۴ر	〃
۷۹۸	۱۳۵۵۳	مستری بشیرالدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۷۹۹	۱۳۵۵۴	بھولو صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۸۰۰	۱۳۵۵۵	مولوی محمد ظفر احمد خاں صاحب ساکن شاہجہاں پور وارد حال ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی	۲ر	〃
۸۰۱	۱۳۵۵۶	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب 〃 〃	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۸۰۲	۱۳۵۵۷	بابو عبدالحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون باڑہ ہندوراؤ	عہ	دوامی
۸۰۳	۱۳۵۵۸	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب سلمہ والے چتلی قبر 〃	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم
۸۰۴	۱۳۵۵۹	شیخ محمد فاروق صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ بلیماران	عا
۸۰۵	۱۳۵۶۰	نصیرالدین صاحب ملازم دربار کمپنی صدر بازار دہلی	۴ر
۸۰۶	۱۳۵۶۱	منشی عبدالکریم صاحب الیاس بلڈنگ برف خانہ 〃	۲ر
۸۰۷	۱۳۵۶۲	امان اللہ صاحب دربار کمپنی صدر بازار 〃	۴ر
۸۰۸	۱۳۵۶۳	محمد رفیع صاحب سبزی منڈی 〃	۲ر
۸۰۹	۱۳۵۶۴	عبدالعزیز صاحب فروٹ ایجنٹ 〃 〃	عہ
۸۱۰	۱۳۵۶۵	حمید اللہ صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۸۱۱	۱۳۵۶۶	مطلوب الرحمٰن صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۸۱۲	۱۳۵۶۷	عبدالحکیم صاحب 〃 〃 〃	عہ
۸۱۳	۱۳۵۶۸	شیخ سراج الدین صاحب مالک کلکتہ بک بائنڈنگ ہاؤس ٹیا محل دہلی	۴ر
۸۱۴	۱۳۵۶۹	حکیم شریف الدین خان صاحب بقائی دواخانہ 〃	عا
۸۱۵	۱۳۵۷۰	منشی محمد صدیق صاحب صدر بازار 〃	۸ر
۸۱۶	۱۳۵۷۱	عبدالغفور صاحب ٹرنک والے سرائے بنہ 〃	عہ
۸۱۷	۱۳۵۷۲	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے قصاب پورہ 〃	ار
۸۱۸	۱۳۵۷۳	شیخ فضل الٰہی صاحب بازار فتحپوری 〃	عہ
۸۱۹	۱۳۵۷۴	شیخ مہتاب صاحب لیڈ مرچنٹ بلیماران 〃	عہ
۸۲۰	۱۳۵۷۵	حافظ محمد یونس صاحب باڑہ ہندوراؤ 〃	۴ر
۸۲۱	۱۳۵۷۶	حافظ محمد یٰسین صاحب کپڑے والے بیری والا باغ 〃	عا
۸۲۲	۱۳۵۷۷	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی 〃	عہ
۸۲۳	۱۳۵۷۸	حاجی محمد حنیف صاحب گنڈبک والے نواب والا باغ 〃	عا
۸۲۴	۱۳۵۷۹	حافظ عبدالمغنی صاحب چائے والے صدر بازار 〃	عہ
۸۲۵	۱۳۵۸۰	حاجی عبدالمغنی صاحب تاجر جفت بلیماران 〃	ے
۸۲۶	۱۳۵۸۱	عبدالوحید صاحب بازار لال کنواں 〃	ار
۸۲۷	۱۳۵۸۲	محمد سلطان صاحب 〃 〃	ار
۸۲۸	۱۳۵۸۳	اہلیہ صاحبہ حافظ ذکریا صاحب 〃 – 〃	ار
۸۲۹	۱۳۵۸۴	حافظ محمد ذکریا صاحب امام مسجد سنوجی 〃 〃	۴ر
۸۳۰	۱۳۵۸۵	شیخ سراج احمد صاحب تاجر جفت بلیماران 〃	عہ
۸۳۱	۱۳۵۸۶	منشی غفران الدین صاحب بردہ کان فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۲ر

نمبر شمار	نمبر رسید تکمیل	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۳۲	۱۳۵۰۷	منشی شکور علی خان صاحب مالک دکان فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۲ر	ماہانہ
۸۳۳	۱۳۵۸۸	منشی عرفان الدین صاحب " " "	۴ر	"
۸۳۴	۱۳۵۰۹	مستری محمد اسمٰعیل صاحب مسجد کلاں سبزی منڈی دہلی	۲ر	"
۸۳۵	۱۳۵۹۰	عبدالحمید صاحب چھوٹی مسجد باڑہ ہندوراؤ "	۸ر	"
۸۳۶	۱۳۵۹۱	عبدالرشید صاحب مسجد کلاں سبزی منڈی "	لہ	"
۸۳۷	۱۳۵۹۲	ماسٹر فتح الدین صاحب عربک ہائی سکول دریا گنج "	۴ر	"
۸۳۸	۱۳۵۹۳	ماسٹر کرم الٰہی صاحب " " "	۲ر	"
۸۳۹	۱۳۵۹۴	ماسٹر عبداللطیف صاحب " " "	۲ر	"
۸۴۰	۱۳۵۹۵	ماسٹر سید اظہار الحسن صاحب " " "	۸ر	"
۸۴۱	۱۳۵۹۶	ماسٹر غلام قادر صاحب " " "	۸ر	"
۸۴۲	۱۳۵۹۷	ماسٹر اعجاز الدین صاحب " " "	۲ر	"
۸۴۳	۱۳۵۹۸	ماسٹر نجم الدین صاحب " " "	۲ر	"
۸۴۴	۱۳۵۹۹	مولانا ظل الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۸۴۵	۱۳۶۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب پنساری باڑہ ہندوراؤ "	لہ	"
۸۴	۱۳۶۰۱	عبدالستار صاحب پل بنگش بیری والا باغ "	ار	"
۸۴	۱۳۶۰۲	شیخ عبدالسلام صاحب سرائے حافظ بنہ "	۸ر	"
۸۴	۱۳۶۰۳	عتیق الرحمٰن صاحب بیری والا باغ "	۲ر	"
۸۴	۱۳۶۰۴	عبدالغفار صاحب "	ار	"
۸۵	۱۳۶۰۵	منشی عبدالرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۸	۱۳۶۰۶	حاجی حبیب الرحمٰن صاحب تاجر ٹوپی سرائے بنہ "	۴ر	"
۸	۱۳۶۰۷	نور احمد صاحب گلی مشکوں والی صدر بازار "	۴ر	"
۸	۱۳۶۰۸	شیخ عبدالجبار صاحب " "	۲ر	"
۸	۱۳۶۰۹	حافظ سلطان صاحب صابون والے " " "	۴ر	"
۸	۱۳۶۱۰	والدہ امان اللہ صاحب " " " "	۴ر	"
۸	۱۳۶۱۱	حاجی رشید احمد صاحب " " "	۴ر	"
۸	۱۳۶۱۲	شیخ سراج الدین صاحب سوپ چینٹ سرائے بنہ "	لہ	"
	۱۳۶۱۳	حاجی کریم اللہ صاحب " "	۴ر	"
	۱۳۶۱۴	حاجی محمد عثمان صاحب گلٹ والے " "	۴ر	"
	۱۳۶۱۵	محمد احمد صاحب صندوق والے " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید تکمیل	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶۱	۱۳۶۱۶	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے محلہ کشن گنج دہلی	صہ	ماہانہ
۸۶۲	۱۳۶۱۷	ماسٹر شمیم صاحب کوچہ قابل عطار "	۸ر	"
۸۶۳	۱۳۶۱۸	فضل حکیم صاحب سبزی منڈی "	۸ر	"
۸۶۴	۱۳۶۲۰	مستری عبداللطیف صاحب بڑی مسجد " "	۲ر	"
۸۶۵	۱۳۶۲۱	محمد اسحاق صاحب " " "	۳ر	"
۸۶۶	۱۳۶۲۲	حاجی محمد شفیع صاحب بستی کلاں " "	۲ر	"
۸۶۷	۱۳۶۲۳	حافظ محب الدین صاحب کٹرہ اگرمال "	۴ر	"
۸۶۸	۱۳۶۲۴	رحیم الدین صاحب اینڈ سنز تیلی واڑہ "	۴ر	"
۸۶۹	۱۳۶۲۵	محمد صدیق صاحب کباڑی " "	۴ر	"
۸۷۰	۱۳۶۲۶	مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر عربک اسکول دریا گنج "	لہ	"
۸۷۱	۱۳۶۲۷	ماسٹر عبدالمجید خان صاحب عربک سکول اجمیری دروازہ	۴ر	"
۸۷۲	۱۳۶۲۸	ماسٹر محمود مظفر صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۳	۱۳۶۲۹	ماسٹر ابوالحسن صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۴	۱۳۶۳۰	ماسٹر عمر الدین صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۵	۱۳۶۳۱	ماسٹر محمد یوسف صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۶	۱۳۶۳۲	ماسٹر محمد ہاشم صاحب " " "	۴ر	"
۸۷۷	۱۳۶۳۳	ذاکر الرحمٰن صاحب کوچہ قابل عطار "	۳ر	"
۸۷۸	۱۳۶۳۴	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر "	۸ر	"
۸۷۹	۱۳۶۳۵	حاجی مقبول الٰہی صاحب بیری والا باغ "	۲ر	"
۸۸۰	۱۳۶۳۶	عبدالمجید خان صاحب تاجر نوار صدر بازار "	۴ر	"
۸۸۱	۱۳۶۳۷	مظہر الحسن صاحب پھاٹک حبش خاں "	۴ر	"
۸۸۲	۱۳۶۳۸	حاجی عبدالحمید صاحب موتی والے صدر بازار "	۴ر	"
۸۸۳	۱۳۶۳۹	حاجی محمد شفیق الدین صاحب مسجد گھنٹہ والی قصاب پورہ دہلی	۴ر	"
۸۸۴	۱۳۶۴۰	محمد یوسف صاحب مسجد نواب والی " "	ار	"
۸۸۵	۱۳۶۴۱	محمد اشفاق صاحب " " "	۱۲ر	"
۸۸۶	۱۳۶۴۲	حکیم علیم الدین صاحب متصل شاہ گلہ "	۲ر	"
۸۸۷	۱۳۶۴۳	قاضی الطاف الرحمٰن صاحب بوتل والے لال کنواں	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۸۸	۱۳۶۴۴	حافظ مولوی فیض الدین صاحب کوچہ قابل عطار	۲ر	ماہانہ
۸۸۹	۱۳۶۴۵	مولانا قاری شریف احمد صاحب 〃	۴ر	〃
۸۹۰	۱۳۶۴۶	حافظ جمیل احمد صاحب 〃	۲ر	〃
۸۹۱	۱۳۶۴۷	حافظ محمد فاضل خانصاحب 〃	۲ر	〃
۸۹۲	۱۳۶۴۸	حافظ عبد الرحیم صاحب ٹرنک والے سرائے حافظ بنہ صدر بازار دہلی	سے	〃
۸۹۳	۱۳۶۴۹	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ 〃	۶	〃
۸۹۴	۱۳۶۵۰	حافظ محمد عثمان صاحب رنگ والے فتحپوری 〃	عہ	〃
۸۹۵	۱۳۶۵۱	محمد ادریس صاحب محمدی دروازہ 〃	۴ر	〃
۸۹۶	۱۳۶۵۲	محمد احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۸۹۷	۱۳۶۵۳	عبد الرحیم صاحب تمباکو والے سبزی منڈی 〃	۲ر	〃
۸۹۸	۱۳۶۵۴	غیاث الدین صاحب 〃 موری گیٹ 〃	۴ر	〃
۸۹۹	۱۳۶۵۵	عابد خانصاحب صابون والے پھاٹک حبش خاں 〃	۲ر	〃
۹۰۰	۱۳۶۵۶	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں 〃	۸ر	〃
۹۰۱	۱۳۶۵۷	مولانا مفتی سجاد حسین صاحب مدرسہ عالیہ فتحپوری 〃	۸ر	〃
۹۰۲	۱۳۶۵۸	مولانا سلطان محمود صاحب مدرس 〃 〃	لہ	〃
۹۰۳	۱۳۶۵۹	حکیم ناصر خلیق صاحب دگار 〃 〃	۲ر	〃
۹۰۴	۱۳۶۶۰	منشی عبد السلام صاحب نگینوی بردوکان حاجی محمد جان صاحب صدر بازار 〃	۸ر	〃
۹۰۵	۱۳۶۶۱	اسلام الدین صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	عہ	〃
۹۰۶	۱۳۶۶۲	محمد ایوب صاحب واچ میکر نئی سڑک 〃	۱ر	〃
۹۰۷	۱۳۶۶۳	حاجی نجم الدین صاحب واچ میکر 〃 〃	۲ر	〃
۹۰۸	۱۳۶۶۴	محمد اقبال صاحب بوٹ ہاؤس چاندنی چوک	۳ر	〃
۹۰۹	۱۳۶۶۵	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃
۹۱۰	۱۳۶۶۶	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوافروش 〃	لہ	〃
۹۱۱	۱۳۶۶۷	حافظ محمد الیاس صاحب انصاری لال کنواں 〃	۲ر	〃
۹۱۲	۱۳۶۶۸	حافظ بھورے خانصاحب امام مسجد قصاب پورہ 〃	۲ر	〃
۹۱۳	۱۳۶۶۹	عبد الستار صاحب 〃 〃	۳ر	〃
۹۱۴	۱۳۶۷۰	عبد الرشید صاحب پرچونیہ 〃 〃	۴ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۱۵	۱۳۶۷۱	منشی عبد العزیز صاحب حجام قصاب پورہ دہلی	۱ر	ماہانہ
۹۱۶	۱۳۶۷۳	ظہور الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۹۱۷	۱۳۶۷۴	محمد علی صاحب موذن جنگل والی مسجد 〃	۴ر	〃
۹۱۸	۱۳۶۷۵	نظام الدین صاحب نابینا بیری والا باغ 〃	۱ر	〃
۹۱۹	۱۳۶۷۶	عبد اللہ صاحب باغیچی اچھے جی باڑہ ہندوراؤ	عہ	〃
۹۲۰	۱۳۶۷۷	فیاض مرزا صاحب روشن آرا باغ سبزی منڈی	۸ر	〃
۹۲۱	۱۳۶۷۸	عبد الحق صاحب دلال باغیچی اچھے جی 〃	۲ر	〃
۹۲۲	۱۳۶۷۹	عبد الغنی صاحب پرچونیہ سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۹۲۳	۱۳۶۸۰	چودہری اللہ دین صاحب فروٹ ایجنٹ 〃 〃	۲ر	〃
۹۲۴	۱۳۶۸۱	حافظ محمد عثمان صاحب مسجد کلاں 〃 〃	۸ر	〃
۹۲۵	۱۳۶۸۲	محمد مرزا صاحب کارخانہ ٹین 〃 〃	لہ	〃
۹۲۶	۱۳۶۸۳	غلام احمد صاحب روٹی والے 〃 〃	۲ر	〃
۹۲۷	۱۳۶۸۴	مستری ولی الدین صاحب روشن آرا روڈ 〃	۴ر	〃
۹۲۸	۱۳۶۸۵	محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۹۲۹	۱۳۶۸۶	مہتاب الدین صاحب سوپ والے پل بنگش 〃	۱ر	〃
۹۳۰	۱۳۶۸۷	حاجی منیر الدین صاحب گھڑی والے صدر بازار	۴ر	〃
۹۳۱	۱۳۶۸۸	حامد حسن صاحب چاند اسٹور کھاری باولی 〃	۴ر	〃
۹۳۲	۱۳۶۸۹	ماسٹر اصغر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد 〃	۸ر	〃
۹۳۳	۱۳۶۹۰	عبد الحکیم صاحب کباب والے جامع مسجد 〃	۸ر	〃
۹۳۴	۱۳۶۹۱	عبد الغنی صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران 〃	۸ر	〃
۹۳۵	۱۳۶۹۲	شیخ ضیاء الرحمن صاحب تاجر جفت 〃 〃	لہ	〃
۹۳۶	۱۳۶۹۳	حکیم محمد حسین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی	لہ	〃
۹۳۷	۱۳۶۹۴	محمد عثمان صاحب نواب والی مسجد قصاب پورہ 〃	۸ر	〃
۹۳۸	۱۳۶۹۵	محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ 〃	۸ر	〃
۹۳۹	۱۳۶۹۶	عبد الغفار صاحب نیا بانس 〃	۸ر	〃
۹۴۰	۱۳۶۹۷	الطاف الرحمن صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۹۴۱	۱۳۶۹۸	محمد سمیع صاحب کوچہ چیلاں 〃	۱۴ر	〃
۹۴۲	۱۳۶۹۹	محبوب بخش صاحب گاؤ نوں والی مسجد 〃	۴ر	〃
۹۴۳	۱۳۷۰۰	بابو عبد اللطیف صاحب باڑہ ہندوراؤ 〃	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکنج	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴	۱۳۰۴	اہلیہ فخرالدین صاحب مسجد کلو والی قصاب پورہ دہلی	۸ر	ماہانہ
۹۴	۱۳۰۵	فخرالدین صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۹۴	۱۳۰۶	محمد یوسف صاحب مسجد نواب والی 〃 〃	۱ر	〃
۹۴	۱۳۰۷	عبدالرشید صاحب پرچونیہ 〃 〃 〃	۴ر	〃
۹۴	۱۳۰۸	محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۹۴	۱۳۰۹	اسلام الدین صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک 〃	عہ	〃
۹۵	۱۳۱۰	ایس عبدالمتین صاحب سوداگر بیل فیتہ 〃 〃	۴ر	〃
۹۵	۱۳۱۱	شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر اون 〃 〃	۴ر	〃
۹۵	۱۳۱۲	زین العابدین صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	لعہ	〃
۹۵	۱۳۱۳	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃
۹۵	۱۳۱۴	احسان الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ 〃 〃	۱ر	〃
۹۵	۱۳۱۵	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری 〃 〃	۴ر	〃
۹	۱۳۱۶	آغا مرزا صاحب کارخانہ مہرہ 〃 〃 〃	۸ر	〃
۹	۱۳۱۷	حکیم عبداللطیف صاحب طبیہ کالج قرول باغ 〃	۴ر	〃
۹	۱۳۱۸	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ 〃 〃	۴ر	〃
۹	۱۳۱۹	محمد اسمٰعیل صاحب پنساری باڑہ ہندوراؤ 〃	عہ	〃
۹	۱۳۲۰	حاجی محمد بلال صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۹	۱۳۲۱	علاؤ الدین صاحب احاطہ کدارہ 〃 〃	۴ر	〃
۹	۱۳۲۲	مستری محمد یدراز صاحب کارخانہ جھنجھنا قرول باغ	عہ	〃
۹	۱۳۲۳	محمد مصطفیٰ صاحب اسلحہ فروش چتلی قبر دہلی	۸ر	〃
۹	۱۳۲۴	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ 〃	لعہ	〃
۹	۱۳۲۵	محمد نعیم الدین صاحب بھوجلہ پہاڑی چتلی قبر 〃	۴ر	〃
	۱۳۲۶	عبدالستار صاحب مسجد کلو والی قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
	۱۳۲۷	حکیم علیم الدین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
	۱۳۲۸	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے 〃 〃	۱ر	〃
	۱۳۲۹	نصیر الدین صاحب دربار کمپنی صدر بازار 〃	۴ر	〃
	۱۳۳۰	منشی عبدالکریم صاحب الیاس بلڈنگ برف خانہ 〃	۲ر	〃
	۱۳۳۱	نور الٰہی صاحب ملازم دربار کمپنی 〃	۲ر	〃
	۱۳۳۲	ماسٹر علاؤ الدین صاحب قلعی مرچنٹ پریس صدر بازار 〃	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکنج	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۷۳	۱۳۳۳	عبدالعزیز صاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	عہ	ماہانہ
۹۷۴	۱۳۳۴	منشی غفران الدین صاحب 〃 〃 〃 〃	۲ر	〃
۹۷۵	۱۳۳۵	منشی شکور علی صاحب بردوکان 〃 〃 〃	۴ر	〃
۹۷۶	۱۳۳۶	عبدالحکیم صاحب فروٹ ایجنٹ 〃 〃 〃	عہ	〃
۹۷۷	۱۳۳۸	عبدالحمید صاحب چھوٹی مسجد باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃
۹۷۸	۱۳۳۹	اللہ بخش صاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی 〃	عہ	〃
۹۷۹	۱۳۴۰	بابو عبدالحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون اکاؤنٹ آفس محلہ نورگنج باڑہ ہندوراؤ دہلی	عہ	〃
۹۸۰	۱۳۴۱	محمد دین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باؤلی 〃	عہ	〃
۹۸۱	۱۳۴۲	حاجی حکیم عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ 〃	لعہ	〃
۹۸۲	۱۳۴۳	بشیر احمد صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	۸ر	〃
۹۸۳	۱۳۴۴	محمد شفیع صاحب کوچہ قابل عطار 〃	عہ	〃
۹۸۴	۱۳۴۵	شیخ عبدالغفور صاحب چاندنی چوک 〃	عہ	〃
۹۸۵	۱۳۴۶	شیخ عبدالرحیم صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۹۸۶	۱۳۴۷	ایس عبدالمتین صاحب سوداگر بیل فیتہ 〃	۴ر	〃
۹۸۷	۱۳۴۸	حاجی محمد حنیف صاحب گند بک والے پل بنگش 〃	لعہ	〃
۹۸۸	۱۳۴۹	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ 〃	۸ر	〃
۹۸۹	۱۳۵۰	مولانا ظل الرحمن صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ 〃	۴ر	〃
۹۹۰	۱۳۵۱	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باؤلی	عہ	〃
۹۹۱	۱۳۵۲	صوفی صغیر حسن صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری	۸ر	〃
۹۹۲	۱۳۵۳	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر مدرسہ 〃	۸ر	〃
۹۹۳	۱۳۵۴	شیخ قمر الدین صاحب اینڈ سنز چاندنی چوک 〃	۴ر	〃
۹۹۴	۱۳۵۵	حاجی عبدالغنی صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	ـے	〃
۹۹۵	۱۳۵۶	محمد ایوب صاحب 〃 〃 〃 〃	۴ر	〃
۹۹۶	۱۳۵۷	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلابتو مرچنٹ 〃 〃	صہ	〃
۹۹۷	۱۳۵۸	بخش الٰہی صاحب فاؤنٹین واچ کمپنی چاندنی چوک 〃	عہ	〃
۹۹۸	۱۳۵۹	رضی الدین صاحب بردوکان فرم ایس محمد الدین گھڑیاں والے سرائے حافظ بنہ دہلی	۸ر	〃
۹۹۹	۱۳۶۰	منشی محمد زمان الدین صاحب بردوکان فروٹ سبزی منڈی 〃	۴	〃

نمبر شمار	نمبر رسید گشتی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۰۰	۱۳۷۶۰	محمد سعید خانصاحب کنگھی والے صدر بازار دہلی	۴ر	ماہانہ
۱۰۰۱	۱۳۷۶۱	منشی فدا حسین خانصاحب شیر فروش تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۱۰۰۲	۱۳۷۶۲	وصیت علی صاحب مد بقیہ دواخانہ 〃	۲ر	〃
۱۰۰۳	۱۳۷۶۳	چودہری محمد صاحب انکم ٹیکس انسپکٹر ما فیض روڈ قرول باغ دہلی	۶ر	〃
۱۰۰۴	۱۳۷۶۴	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب ندوۃ المصنفین	۴ر	〃
۱۰۰۵	۱۳۷۶۵	منسب علی صاحب پنساری باڑہ ہندو راؤ 〃	۲ر	〃
۱۰۰۶	۱۳۷۶۶	حبیب الرحمن صاحب انجنیئر پل بنگش 〃	۱۲ر	〃
۱۰۰۷	۱۳۷۶۷	اہلیہ حبیب الرحمن صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۰۸	۱۳۷۶۸	داروغہ صادق حسین صاحب سبزی منڈی 〃	۸ر	〃
۱۰۰۹	۱۳۷۶۹	حافظ عبد الجلیل صاحب صدر بازار 〃	۴ر	〃
۱۰۱۰	۱۳۷۷۰	عبد الرشید صاحب مسجد کلاں سبزی منڈی 〃	عہ	〃
۱۰۱۱	۱۳۷۷۱	مستری محمد اسمٰعیل صاحب لال مسجد 〃	۴ر	〃
۱۰۱۲	۱۳۷۷۲	منشی عبد اللہ صاحب فروٹ ایجنٹ 〃 〃	۴ر	〃
۱۰۱۳	۱۳۷۷۳	حاجی کرم الٰہی احسان الٰہی صاحبان تاجر جفت بلیماران دہلی	صہ	〃
۱۰۱۴	۱۳۷۷۴	عبد الوحید صاحب بازار لال کنواں 〃	۱ر	〃
۱۰۱۵	۱۳۷۷۵	محمد سلیمان صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۱۰۱۶	۱۳۷۷۶	اہلیہ محمد ذکریا صاحب امام مسجد سنوجی بازار لال کنواں دہلی	۱ر	〃
۱۰۱۷	۱۳۷۷۷	محمد ذکریا صاحب امام مسجد 〃 〃	۴ر	〃
۱۰۱۸	۱۳۷۷۸	منشی محمد صدیق صاحب بر دوکان حاجی محمد شفیع صاحب سوپ والے صدر بازار دہلی	۸ر	〃
۱۰۱۹	۱۳۷۷۹	محمد ذکاء اللہ صاحب بیری والا باغ 〃	لعہ	〃
۱۰۲۰	۱۳۷۸۰	عبد الغنی صاحب دوکان پر چون پہاڑی منڈی 〃	۴ر	〃
۱۰۲۱	۱۳۷۸۱	مستری ظہور الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۰۲۲	۱۳۷۸۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے چھوٹی مسجد باڑہ ہندو راؤ دہلی	۴ر	〃
۱۰۲۳	۱۳۷۸۳	ظہور الدین صاحب مسجد گھنٹہ والی قصاب پورہ 〃	۴ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید گشتی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۲۴	۱۳۷۸۴	عبد القدوس صاحب مسجد کلو والی قصاب پورہ	عہ	ماہانہ
۱۰۲۵	۷۸۵	حافظ محمد شفیق الدین صاحب 〃	۴ر	〃
۱۰۲۶	۱۳۷۸۶	محمد یوسف صاحب مسجد نواب والی 〃	۱ر	〃
۱۰۲۷	۱۳۷۸۷	عبد الرشید صاحب پرچونیہ 〃	۴ر	〃
۱۰۲۸	۱۳۷۸۸	سید اظہار الحسن صاحب عربک ہائی اسکول دریا گنج دہلی	۸ر	〃
۱۰۲۹	۱۳۷۸۹	حکیم محمد اسحٰق صاحب دواخانہ نامی قصاب پورہ دہلی	۴ر	〃
۱۰۳۰	۱۳۷۹۱	محمد رفیق صاحب تاجر جفت بلیماران 〃	۴ر	〃
۱۰۳۱	۱۳۷۹۲	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے کشن گنج 〃	صہ	〃
۱۰۳۲	۱۳۷۹۳	ماسٹر سید عبد الحمید صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری دہلی	عہ	〃
۱۰۳۳	۱۳۷۹۴	مولانا عبد الوکیل صاحب ٹیچر 〃 〃	۲ر	〃
۱۰۳۴	۱۳۷۹۵	ماسٹر نجم الدین صاحب عربک ہائی سکول دریا گنج	۲ر	〃
۱۰۳۵	۱۳۷۹۶	ماسٹر فتح الدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۱۰۳۶	۱۳۷۹۷	〃 کرم الٰہی صاحب 〃 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۰۳۷	۱۳۷۹۸	〃 غلام قادر صاحب 〃 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۳۸	۱۳۷۹۹	〃 عبد اللطیف صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۰۳۹	۱۳۸۰۰	〃 اعجاز الدین صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۰۴۰	۱۳۸۰۱	مولوی عبد العزیز صاحب ٹھیکیدار محمد پور ریاست بہاولپور	صہ	دوامی
۱۰۴۱	۱۳۸۰۲	مولوی محمد اصغر و مولوی محمد شریف و مولوی محمد جمیل صاحبان محمد پور ریاست بہاولپور	سہ	〃
۱۰۴۲	۱۳۸۰۳	مولوی عبد الحکیم صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۱۰۴۳	۱۳۸۰۴	مولانا محمد امیر صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ قادریہ محمد پور ریاست بہاولپور	صہ	〃
۱۰۴۴	۱۳۸۰۵	مولانا عبد الرحمن صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۱۰۴۵	۱۳۸۴۱	مولانا حاجی محمد اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۶ر	ذلیفۂ زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۴۶	۱۳۸۴۲	حاجی عبد الحق صاحب میرپور خاص سندھ	للعہ	دوامی	۱۰۷۳	۱۳۸۷۰	مولانا حافظ نور الحق صاحب مدرسہ شمس الہدی پٹنہ	عہ	دوامی
۱۰۴۷	۱۳۸۴۳	میاں آدم صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۷۴	۱۳۸۷۱	مولانا سلیم الحق صاحب فاضل دیوبند 〃 〃	ع	〃
۱۰۴۸	۱۳۸۴۴	ڈاکٹر محمد جمیل صاحب ڈاکخانہ میرواہ 〃 〃	عہ	〃	۱۰۷۵	۱۳۸۷۲	مولوی عبد الجلیل صاحب انسپکٹر پولیس میرپور 〃	عہ	〃
۱۰۴۹	۱۳۸۴۵	حاجی محمد سلیمان صاحب میرپور خاص 〃	عہ	〃	۱۰۷۶	۱۳۸۷۳	ڈاکٹر سید محمد مصطفے صاحب آزاد فارمیسی 〃	عہ	〃
۱۰۵۰	۱۳۸۴۶	مسٹر عبد الکریم صاحب اسسٹنٹ کپتان پوسٹ کنری ضلع تھرپارکر سندھ	صہ	〃	۱۰۷۷	۱۳۸۷۴	مولوی محمد حسن صاحب صاحب محلہ گورکٹ مہندور 〃	عہ	〃
					۱۰۷۸	۱۳۸۷۵	مولوی عبد الجلیل صاحب انسپکٹر پولیس میرپور 〃	عہ	〃
۱۰۵۱	۱۳۸۴۸	مرزا ظفر بیگ صاحب کنٹراور افیسر ریلوے میرپور خاص	صہ	〃	۱۰۷۹	۱۳۸۷۶	مولانا حافظ نور الحق صاحب مدرس شمس الہدی	عہ	〃
۱۰۵۲	۱۳۸۴۹	قاضی محمد عثمان صاحب 〃	عہ	〃	۱۰۸۰	۱۳۸۷۷	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ دار العلوم دیوبند	۳ر	ماہانہ
۱۰۵۳	۱۳۸۵۰	محمد بشیر خانصاحب ہارڈ ماسٹر 〃	صہ	〃	۱۰۸۱	۱۳۸۷۸	مولانا عبد الوحید صاحب ناظم تعلیم 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۵۴	۱۳۸۵۱	میاں اللہ جوایا صاحب دھوبی ہڈالی ضلع سرگودہا	عہ	〃	۱۰۸۲	۱۳۸۹۲	ذوالفقار علی صاحب محلہ محلسرائے مراد آباد	عہ	دوامی
۱۰۵۵	۱۳۸۵۲	مظفر خانصاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۳	۱۳۸۹۳	اہلیہ ماسٹر الیاس حسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۵۶	۱۳۸۵۳	ملک نور محمد خاں صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۴	۱۳۹۰۲	ہاردچہ صاحب گوٹ قاضی نور محمد ضلع تھرپارکر سندھ	صہ	〃
۱۰۵۷	۱۳۸۵۴	صوفی غلام محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۵	۱۳۹۰۳	غلام محمد صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۰۵۸	۱۳۸۵۵	حاجی محمد یار خاں صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۶	۱۳۹۰۴	محمد صالح صاحب زمیندار گوٹ حاجی محمد عالم 〃	۸ر۵	〃
۱۰۵۹	۱۳۸۵۶	میاں خاں محمد صاحب موچی 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۷	۱۳۹۰۵	حکیم بشیر احمد صاحب مقام جیمس آباد 〃	۸ر	〃
۱۰۶۰	۱۳۸۵۷	دفعدار محمد یار خانصاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۸	۱۳۹۰۶	احمد علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۶۱	۱۳۸۵۸	میاں حشمت علی صاحب موچی 〃 〃	عہ	〃	۱۰۸۹	۱۳۹۰۷	مولوی عبد الکریم صاحب 〃 〃	ع	〃
۱۰۶۲	۱۳۸۵۹	میاں غلام محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۹۰	۱۳۹۰۸	رحیم داد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۶۳	۱۳۸۶۰	جمعدار محمد خاں صاحب قوم ددک 〃 〃	ع	〃	۱۰۹۱	۱۳۹۰۹	گل محمد خانصاحب 〃 〃	۳ر	〃
۱۰۶۴	۱۳۸۶۱	ملک عبد الرحیم صاحب 〃 〃	عہ	〃	۱۰۹۲	۱۳۹۱۰	مولوی فضل الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۶۵	۱۳۸۶۲	حاجی محمد خوشی صاحب ڈگری تھرپارکر 〃	ع	〃	۱۰۹۳	۱۳۹۱۱	ماسٹر محمد صاحب پوسٹ کاچھیلا 〃	عہ	〃
۱۰۶۶	۱۳۸۶۳	محمد غلام علیخاں صاحب 〃 〃	۴ر	〃	۱۰۹۴	۱۳۹۱۲	فیض محمد صاحب شیخ گوٹ محمد ہاشم 〃	عہ	〃
۱۰۶۷	۱۳۸۶۴	محمد صاحب خاص چیلی 〃 〃	سہر	〃	۱۰۹۵	۱۳۹۱۳	محمد شاہ میر صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۶۸	۱۳۸۶۵	مولانا حکیم محمد حیات صاحب 〃 〃	لعہ۵	〃	۱۰۹۶	۱۳۹۱۴	بھارہ فقیر صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۶۹	۱۳۸۶۶	مولوی سید محمود الحق صاحب گلزار باغ پٹنہ	عہ	〃	۱۰۹۷	۱۳۹۱۵	مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس 〃	للعہ	وظیفہ کرم
۱۰۷۰	۱۳۸۶۷	مولوی عبد المنان صاحب بیدل پروفیسر کالج 〃	ع	〃	۱۰۹۸	۱۳۹۱۶	محمد صالح صاحب 〃 〃	عہ	دوامی
۱۰۷۱	۱۳۸۶۸	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گورک پور مہندور 〃	عہ	〃	۱۰۹۹	۱۳۹۱۷	احمد خاں صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۷۲	۱۳۸۶۹	مولوی حاجی سید صغیر الحسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۴ر	〃	۱۱۰۰	۱۳۹۱۸	میاں غلام رسول صاحب 〃 〃	عہ	〃
					۱۱۰۱	۱۳۹۱۹	حاجی محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۱۰۲	۱۳۹۲۰	فیض محمد صاحب گوٹ محمد ہاشم تھرپارکر سندھ	۷ر	دوامی
۱۱۰۳	۱۳۹۲۱	حاجی امام بخش صاحب ″ ″	عہ	″
۱۱۰۴	۱۳۹۲۲	محمد حسن صاحب گوٹ دوست محمد ″	لعہ	″
۱۱۰۵	۱۳۹۲۳	مولوی محمد اسحٰق صاحب پوسٹ خمس آباد ″	عہ	وظیفہ زکوۃ
۱۱۰۶	۱۳۹۲۴	مولانا محمد ابراہیم صاحب پوسٹ میرواگورجالی ″	عہ	دوامی
۱۱۰۷	۱۳۹۲۵	مولوی عبدالعزیز صاحب چک ۲۰۰ الف ″	۸ر	وظیفہ زکوۃ
۱۱۰۸	۱۳۹۲۶	قاضی محمد علی صاحب ″ ″	عا	دوامی
۱۱۰۹	۱۳۹۲۸	مولوی اللہ بخش صاحب مقام ضلع حیدرآباد ″	عا	″
۱۱۱۰	۱۳۹۲۹	مولوی عبدالعزیز صاحب چک ۲۰ الف تھرپارکر ″	عا	″
۱۱۱۱	۱۳۹۳۰	حاکم الدین صاحب ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۱۲	۱۳۹۳۱	عبدالغفور صاحب ″ ″ ″	ے	″
۱۱۱۳	۱۳۹۳۲	فرید بخش صاحب ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۱۴	۱۳۹۳۳	منشی عبدالکریم صاحب ″ ″ ″	۸ر	″
۱۱۱۵	۱۳۹۳۴	حاجی مہر محمد بوٹا صاحب ″ ″ ″	عا	″
۱۱۱۶	۱۳۹۳۵	بی بی خدیجہ صاحبہ زوجہ عبدالغفور صاحب ″ ″ ″	عہ	وظیفہ زکوۃ
۱۱۱۷	۱۳۹۳۶	امام بخش صاحب چک ۲۷۰ ″ ″	۶ر	دوامی
۱۱۱۸	۱۳۹۳۷	منشی نور محمد صاحب چک ۱۸۰ ″ ″	لـہ	وظیفہ زکوۃ
۱۱۱۹	۱۳۹۳۸	شاہ صاحب زمیندار گوٹ سونارائیں ″ ″	للعہ	دوامی
۱۱۲۰	۱۳۹۳۹	حاجی فتح محمد صاحب چک ۱۸۰ تعلقہ ڈگری ″ ″	لعہ	″
۱۱۲۱	۱۳۹۴۰	حاجی علی محمد صاحب ″ ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۲۲	۱۳۹۴۱	محمد علی صاحب ″ ″ ″ ″ ″	۸ر	″
۱۱۲۳	۱۳۹۴۲	میر محمد بخش صاحب ″ ″ ″	عا	″
۱۱۲۴	۱۳۹۴۳	مسٹر نذر محمد صاحب پٹی دار ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۲۵	۱۳۹۴۴	حاجی غلام محمد صاحب ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۲۶	۱۳۹۴۵	حاجی محمد ہاشم صاحب ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۲۷	۱۳۹۴۶	محمد طاہر صاحب ″ ″ ″	لعہ	″
۱۱۲۸	۱۳۹۴۷	میر حاجی شاہ محمد صاحب ″ ″ ″	لعہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۱۲۹	۱۳۹۴۸	میر محمد صاحب ڈگری تھرپارکر سندھ	ار	دوا[می]
۱۱۳۰	۱۳۹۴۹	محمد صدیق صاحب ″ ″ ″	۸ر	″
۱۱۳۱	۱۳۹۵۰	حاجی میر محمد صاحب ″ ″ ″	۵ر	″
۱۱۳۲	۱۳۹۵۴	مولوی عبدالحق صاحب کھٹیکان امرتسر	لعہ	″
۱۱۳۳	۱۳۹۵۵	خلیفہ محمد دین صاحب کٹرہ سنت سنگھ ″	لعہ	.
۱۱۳۴	۱۳۹۵۶	محمد شریف صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۳۵	۱۳۹۵۷	منشی نذیر احمد صاحب بونگی ″ ″	لعہ	″
۱۱۳۶	۱۳۹۵۸	حاجی میر محمد صاحب تاجران چرم مارکیٹ امرتسر	عہ	″
۱۱۳۷	۱۳۹۵۹	بابو محمد خلیل الرحمٰن صاحب محلہ چاہ چپاں سیالکوٹ	عا	″
۱۱۳۸	۱۳۹۶۰	نور الٰہی صاحب تاجر جفت ″	لعہ	″
۱۱۳۹	۱۳۹۶۱	شیخ عبدالغنی صاحب بازار کلاں ″	عہ	″
۱۱۴۰	۱۳۹۶۲	شیخ امین الدین صاحب تاجر بساطخانہ ″ ″	عا	″
۱۱۴۱	۱۳۹۸۹	حکیم حبیب الرحمٰن خان صاحب متصل مدرسہ شاہجہانپور	عا	وظیفہ
۱۱۴۲	۱۳۹۹۱	میاں محکم الدین صاحب دہلی دروازہ شہر ملتان	لعہ	دوا[می]
۱۱۴۳	۱۳۹۹۲	شیخ الٰہی بخش صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۴۴	۱۳۹۹۳	شیخ احمد بخش صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۴۵	۱۳۹۹۴	شیخ قادر بخش صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۴۶	۱۳۹۹۵	شیخ کریم بخش صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۴۷	۱۳۹۹۶	میاں دوست محمد صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۴۸	۱۳۹۹۷	شیخ سلطان بخش صاحب ″ ″	لعہ	″
۱۱۴۹	۱۳۹۹۹	مولوی شریف خاں صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	عا	″
۱۱۵۰	۱۴۰۰۰	حافظ عبدالمومن صاحب امام مسجد ″	لعہ	″
۱۱۵۱	۱۴۰۰۵	مسٹر محمد شفیع صاحب محلہ کمہاران سیالکوٹ	لعہ	″
۱۱۵۲	۱۴۰۰۶	مسٹر ہدایت اللہ صاحب بازار درداہ ″	لعہ	″

کل میزان [illegible]

عطیات عمومی

موصولہ ماہ ذی الحجہ ١٣٦٠ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
١	١١٧٢٧	طیب فارم موگالیہ کوٹ بھوپال	۴ر	تبلیغ
٢	١١٧٢٨	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب جاگیردار ”	عہ	”
٣	١١٧٢٩	عطاء اللہ خانصاحب چوک بازار ”	ار	”
۴	١١٧٣٠	امتیاز علی صاحب ” ”	۴ر	”
	١١٧٣١	منشی عنایت الرحمن صاحب امامی دروازہ ”	۲ر	”
	١١٧٣٢	قاری محمد صدیق صاحب ”	۴ر	”
	١١٧٣٣	مولوی مسکین عبد الرشید صاحب ”	ار	”
	١١٧٣۴	ہمشیرہ صاحبہ ” ”	ار	”
	١١٧٣٥	مولوی حاجی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ ”	۴ر	”
	١١٧٣٦	عتیق احمد سلمہ ”	ار	”
	١١٧٣٧	ناہد جہاں بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق الرحمن صاحب بہادر عیدگاہ کوٹھی بھوپال	صہ	”
	١١٧٣٨	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب ”	عا	”
	١١٧٣٩	منشی اوصاف احمد صاحب سوداگر ”	۴ر	”
	١١٧۴٠	فضل حسین صاحب شورمرچنٹ لوہا بازار ”	۲ر	”
	١١٧۴١	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ ”	عے	”
	١١٧۴٢	سید سجاد علی صاحب دفتر حضور ”	ار	”
	١١٧۴٣	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد ”	۸ر	”
	١١٧۴۴	مولوی منشی افضل حسین صاحب ”	۴ر	”
	١١٧۴	مولوی فضل حق صاحب ”	۴ر	”
	١١٧۴	منشی سید وحید الرحمن صاحب ”	۲ر	”
	١١٧۴	حافظ کفایت اللہ صاحب ”	۲ر	”
	١١٧۴	ماسٹر محمد ملیح صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ ”	۲ر	”
	١١٠	سردار میاں نذیر میاں خانصاحب ”	۴ر	”

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
٢۴	١١٧٥٠	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر بھوپال	۴ر	تبلیغ
٢٥	١١٧٥١	عالیجناب تربیت منیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب ”	ے	”
٢٦	١١٧٥٢	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ ”	ار۸۲	”
٢٧	١١٧٥٣	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ ”	عہ	”
٢٨	١١٧٥۴	والا قدر ماسٹر ولی محمد صاحب سکریٹری کونسل ”	عہ	”
٢٩	١١٧٥٥	حکیم سلطان محمود صاحب ”	عہ	”
٣٠	١١٧٥٦	سردار ذوالفقار محمد خانصاحب ”	عہ	”
٣١	١١٧٥٧	منشی مظہر حسین صاحب انسپکٹر میونسپل ”	۲ر	”
٣٢	١١٧٥٨	بشارت بی صاحبہ ”	عہ	”
٣٣	١١٧٥٩	قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل ” ”	عہ	”
٣۴	١١٧٦٠	منشی سردار علی صاحب ” ”	۲ر	”
٣٥	١١٧٦١	منشی سید لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش ”	ار	”
٣٦	١١٧٦٢	میر دبیر منشی سید منصب علی صاحب ”	عا	”
٣٧	١١٧٦٣	مولوی عبد الہادی خانصاحب مفتی ”	۴ر	زکوۃ
٣٨	١١٧٦۴	منشی سید نثار علی صاحب اہلمد جنگلات ”	۲ر	تبلیغ
٣٩	١١٧٦٥	حاجی عبد اللطیف صاحب ملازم بجلی گھر ”	۲ر	”
۴٠	١١٧٦٦	حاجی حافظ محمد یوسف علی صاحب دفتر انجنیری ”	۴ر	”
۴١	١١٧٦٧	منشی سید عبد العظیم صاحب ” ”	۴ر	”
۴٢	١١٧٦٨	منشی سید راحت علی صاحب ” ”	ار	”
۴٣	١١٧٦٩	” نظیر احمد صاحب ” ”	۳ر	”
۴۴	١١٧٧٠	” عبد الصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ”	۴ر	”
۴٥	١١٧٧١	ماسٹر شجاعت علی صاحب بدھوارہ ”	ار	”
۴٦	١١٧٧٢	اکبر علی صاحب ریت گھاٹ ” ”	ار	”
۴٧	١١٧٧٣	مولوی عبد القیوم صاحب نائب سپرنٹنڈنٹ دفتر حضور	ار	”

نمبر شمار	نمبر رسید بخش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۸	۱۷۷۴	مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلما بھوپال	۱ر	تبلیغ
۴۹	۱۷۷۵	مولوی عرفان الحق صاحب وکیل ”	۴ر	”
۵۰	۱۷۷۶	منشی مغیث الدین صاحب مطبع ریاست ”	۴ر	۰ ”
۵۱	۱۷۷۷	والدہ صاحبہ ” ” ”	۲ر	”
۵۲	۱۷۷۸	نواسی صاحبہ ” ” ”	۲ر	”
۵۳	۱۷۷۹	حاجی احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ مقام نصیر پور ضلع حیدر آباد سندھ	صہ	عطایہ خواہان
۵۴	۱۷۸۰	میاں عبد اللہ صاحب حکیم نصیر پور ”	لعہ	”
۵۵	۱۷۸۱	مولوی محمد صاحب ” ”	لعہ	”
۵۶	۱۷۸۲	ماسٹر محمد دلیل صاحب ” ”	لعہ ۲ر	”
۵۷	۱۷۸۳	حافظ محمد اسحاق صاحب ” ”	لعہ	”
۵۸	۱۷۸۴	حاجی اللہ دتہ صاحب ” ”	لعہ	”
۵۹	۱۷۸۵	مستری نور محمد صاحب ” ”	لعہ	”
۶۰	۱۷۸۶	حکیم قاضی محمد بخش صاحب ” ”	ع	”
۶۱	۱۷۸۷	محمد حسن صاحب میمن ٹنڈہ جام ”	لعہ	”
۶۲	۱۷۸۸	میاں نور محمد صاحب دوکاندار ” ”	لعہ	”
۶۳	۱۷۸۹	فقیر محمد صادق صاحب بھینڈہ ”	عا	”
۶۴	۱۷۹۰	محمد موسیٰ صاحب پوسٹ کمار و شریف ”	لعہ	”
۶۵	۱۸۰۴	حضرت مولانا شبیر احمد صاحب صدر مہتمم دارالعلوم	ع	رسالہ
۶۶	۱۸۰۵	حاجی مستری محمد دین صاحب جامع مسجد شملہ	صہ	صرف طلبہ
۶۷	۱۸۰۶	حاجی معقول احمد صاحب محلہ چوبفروشان ازپور	۵ لعہ	زکوۃ بہی خواہان
۶۸	۱۸۰۷	حاجی نظام الدین صاحب تاجر کرنیل گنج کانپور	۵ عہ	صرف طلبہ
۶۹	۱۸۰۸	منجانب قاسم محمد میاں صاحب سلک سورت	۵ ہیہ	”
۷۰	۱۸۰۹	مسماۃ شہیدہ صاحبہ والدہ سید علی اختر صاحب ڈپٹی کلکٹر محلہ سادات مقام سیہوارہ۔ بجنور	۵ ما	”
۷۱	۱۸۱۱	مولانا فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ عابد روڈ حیدرآباد دکن	ع	رسالہ
۷۲	۱۸۱۲	ناظم صاحب انجمن اصلاح اللسان ڈابھیل سورت	عہ	”
۷۳	۱۸۱۴	سید علی صاحب محلہ کٹہگر مراد آباد	صہ	زکوۃ

نمبر شمار	نمبر رسید بخش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم
۷۴	۱۸۱۵	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دارالعلوم	۵ر
۷۵	۱۸۱۶	عبد الحی صاحب شوز مرچنٹ بھوپال	۲ر
۷۶	۱۸۱۷	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام ”	۲ر
۷۷	۱۸۱۸	منشی عبد الحفیظ بیگ صاحب ”	۲ر
۷۸	۱۸۱۹	منشی نصیر الدین صاحب خوشنویس ”	۱ر
۷۹	۱۸۲۰	منشی محمد فاروق صاحب ”	۲ر
۷۹	۱۸۲۰	ہمشیرہ منشی محمد فاروق صاحب ”	۲ر
۸۰	۱۸۲۱	محمد اسحاق صاحب سوداگر پان جمیراتی دروازہ ”	۱ر
۸۱	۱۸۲۲	اسدی علیخاں صاحب اندرون امامی دروازہ ”	۲ر
۸۲	۱۸۲۳	منشی عبد الرحیم صاحب پینشنر باغات ”	۱ر
۸۳	۱۸۲۴	حافظ عبد الرحمن صاحب سبزی فروش ”	۲ر
۸۴	۱۸۲۵	عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار آبکاری ”	۱ر
۸۵	۱۸۲۶	مولوی حشمت علی صاحب ”	۱ر
۸۶	۱۸۲۷	مولوی محمد نور صاحب ختم خانہ ”	۴ر
۸۷	۱۸۲۸	مولوی علیم الدین صاحب مع اہلیہ صاحبہ ”	۴ر
۸۸	۱۸۲۹	نذیر صاحب شاہجہاں آباد ”	۲ر
۸۹	۱۸۳۰	حافظ عظیم اللہ صاحب امام ”	۴ر
۹۰	۱۸۳۱	سخاوت اللہ صاحب ”	۴ر
۹۱	۱۸۳۲	منشی سید سلطان علیصاحب ”	۲ر
۹۲	۱۸۳۳	ماسٹر یوسف علی صاحب	۴ر
۹۳	۱۸۳۴	منشی عبد اللطیف صاحب	۱ر
۹۴	۱۸۳۵	منشی سید سجاد علی صاحب	۱ر
۹۵	۱۸۳۶	مولوی رضوان الدین صاحب	۴ر
۹۶	۱۸۳۷	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر ”	عہ
۹۷	۱۸۳۸	مولوی عبد الغفور صاحب سکریٹری قانون انصاف ”	عہ
۹۸	۱۸۳۹	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر	۲ر
۹۹	۱۸۴۰	سلیمان صاحب دوکاندار شاہجہاں آباد ”	۲ر
۱۰۰	۱۸۴۱	عبد الرشید صاحب دوکاندار گونی پورہ ”	۲ر

نمبر شمار	نمبر رسید بحفتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱	۱۱۸۴۲	ملا امتیاز علی صاحب چوک بھوپال	۴ر	تبلیغ
۱۰۲	۱۱۸۴۳	حبیب عبدالکریم صاحب کبچی "	۴ر	"
۱۰۳	۱۱۸۴۴	حافظ سعید محمد خانصاحب مدرس مدرسہ احمدیہ "	۴ر	"
۱۰۴	۱۱۸۴۵	مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ	۴ر	"
۱۰۵	۱۱۸۴۶	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب "	۲ر	"
۱۰۶	۱۱۸۴۷	حاجی اظہار حسین صاحب "	۸ر	"
۱۰۷	۱۱۸۴۸	منشی طاہر حسین صاحب "	۲ر	"
۱۰۸	۱۱۸۴۹	منشی منظور صاحب "	۲ر	"
۱۰۹	۱۱۸۵۰	منشی سعید اختر صاحب "	۲ر	"
۱۱۰	۱۱۸۵۱	حاجی محمد عنایت علیخاں صاحب "	عہ	"
۱۱۱	۱۱۸۵۱	الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ "	عہ	"
۱۱۲	۱۱۸۵۱	" انوار الٰہی بیگم صاحبہ "	عہ	"
۱۱۱	۱۱۸۵۲	بیگم صاحبہ شوکت محل "	۶	"
۱۱۱	۱۱۸۵۲	والدہ صاحبہ شوکت محل "	عہ	"
۱۱	۱۱۸۵۳	قاضی عبداللطیف صاحب کونٹنٹ "	۴ر	"
۱۱	۱۱۸۵۴	منشی ہادی حسن صاحب ملازم روبکاری خاص "	۴ر	"
۱	۱۱۸۵۵	منشی عنایت الرحمن صاحب امامی دروازہ "	۲ر	"
۱	۱۱۸۵۶	منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس	۴ر	"
۱	۱۱۸۵۷	منشی محمد علی صاحب "	۲ر	"
۱	۱۱۸۵۸	منشی عبدالرشید صاحب "	۲ر	"
۱	۱۱۸۵۹	منشی نواب علی صاحب "	ا ر	"
۱	۱۱۸۶۰	منشی نصیر الدین صاحب "	ا ر	"
	۱۱۸۶۱	منشی عبدالرحمن صاحب	ا ر	"
	۱۱۸۶۲	منشی عبدالسلام صاحب "	ا ر	"
	۱۱۸۶۳	منشی عبدالصمد صاحب "	۲ر	"
	۱۱۸۶۴	منشی عزیز الرحمن صاحب "	ا ر	"
	۱۱۸۶۵	منشی نجیب الدین صاحب "	ا ر	"
	۱۱۸۶۶	منشی قمر الدین صاحب دفتر فنانس "	ا ر	"
	۱۱۸۶۷	منشی عبدالمتین صاحب "	ا ر	۶

نمبر شمار	نمبر رسید بحفتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۰	۱۱۸۶۸	منشی سلیم الدین صاحب دفتر فنانس بھوپال	ا ر	تبلیغ
۱۳۱	۱۱۸۶۹	ناہید جہاں بیگم صاحبہ کوٹھی عیدگاہ "	صہ	"
۱۳۲	۱۱۸۷۰	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۶	"
۱۳۳	۱۱۸۷۱	مسٹر محمد یونس صاحب میرپور خاص سندھ	صہ	زکوۃ بھی
۱۳۴	۱۱۸۷۲	میاں نور محمد صاحب سپردائزر کسارو شریف "	لعہ	خیرات اطعام
۱۳۵	۱۱۸۷۳	مولانا عبدالقادر صاحب مہتمم مدرسہ گوشہ پیر جھنڈ "	لعہ	"
۱۳۶	۱۱۸۷۴	حاجی اللہ بخش صاحب میرپور خاص "	۸ر	"
۱۳۷	۱۱۸۷۹	حاجی نظام الدین صاحب " "	صہ	"
۱۳۸	۱۱۸۸۰	حاجی امید علیصاحب " "	لعہ	"
۱۳۹	۱۱۸۸۱	حاجی محمد علیصاحب ہلالے پوتہ " "	صہ	"
۱۴۰	۱۱۸۸۲	حاجی احمد بخش صاحب نارنجہ " "	۶	"
۱۴۱	۱۱۸۸۳	حاجی محمد پناہ صاحب دمس "	لعہ	"
۱۴۲	۱۱۸۸۴	محمد اسلم صاحب " "	لعہ	"
۱۴۳	۱۱۸۸۵	مولانا عبدالحق صاحب مؤذن "	لعہ	"
۱۴۴	۱۱۸۸۷	میاں عبدالرشید صاحب " "	لعہ	"
۱۴۵	۱۱۸۸۸	حکم خاں جمعدار صاحب " "	لعہ	"
۱۴۶	۱۱۸۸۹	جمن بیگ صاحب " "	۸ر	"
۱۴۷	۱۱۸۹۰	عبدالشکور صاحب "	۸ر	"
۱۴۸	۱۱۸۹۱	مسٹر غلام محمد خانصاحب "	لعہ	"
۱۴۹	۱۱۸۹۲	میاں محمد ابراہیم صاحب پوسٹ آفس "	لیہ	"
۱۵۰	۱۱۸۹۳	مسٹر دین صاحب میرپور خاص "	لعہ	"
۱۵۱	۱۱۸۹۴	مسٹر محمد شفیع صاحب "	۶	"
۱۵۲	۱۱۸۹۵	محمد طالب صاحب "	لعہ	"
۱۵۳	۱۱۸۹۶	مولانا محمد مبارک علیصاحب مہتمم دارالعلوم	۶	رسالہ
۱۵۴	۱۱۸۹۷	سردار میاں رشید محمد خانصاحب بھوپال	۶	تبلیغ
۱۵۵	۱۱۸۹۸	مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ "	۴ر	"
۱۵۶	۱۱۸۹۹	عتیق احمد سلمہ "		"
۱۵۷	۱۱۹۰۰	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب "		"
۱۵۸	۱۱۹۰۱	میر غلام محمد صاحب میرپور خاص "	للعہ	

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱۵۹	۱۱۹۰۲	شیخ عبدالمالک صاحب میرپورخاص سندھ	لعہ	عطائی خواہان
۱۶۰	۱۱۹۰۳	قاضی عبدالرسول صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۶۱	۱۱۹۰۴	قاضی محمد صالح صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۱۶۲	۱۱۹۰۵	محمد صادق صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۱۶۳	۱۱۹۰۶	میاں عبدالرحیم صاحب جمعدار 〃 〃	عہ	〃
۱۶۴	۱۱۹۰۷	صحبت خانصاحب تاجر کتب 〃 〃	عہ	〃
۱۶۵	۱۱۹۰۸	ماسٹر قادربخش صاحب ہائی سکول 〃 〃	عا	〃
۱۶۶	۱۱۹۰۹	مسٹر کریم بخش صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۶۷	۱۱۹۱۰	مسٹر علی خانصاحب پرنسپل 〃 〃	صہ	〃
۱۶۸	۱۱۹۱۱	محمد صدیق صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۶۹	۱۱۹۱۲	میر نور صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۷۰	۱۱۹۱۳	محمد طیب صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۱۷۱	۱۱۹۱۴	محمد بخش صاحب منوہر میرپور 〃 〃	صہ	〃
۱۷۲	۱۱۹۱۵	نوہ صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۷۳	۱۱۹۱۶	حاجی دنبل صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۷۴	۱۱۹۱۷	ڈاڑھو لی صاحب 〃 〃 〃	۱۲ر	〃
۱۷۵	۱۱۹۱۸	مولوی حاجی قادربخش صاحب 〃 〃	صہ	زکوۃ 〃
۱۷۶	۱۱۹۱۹	میاں محمد حسین صاحب جمعدار ریلوے 〃 〃	عا	〃
۱۷۷	۱۱۹۲۰	اہلیہ صاحبہ حاجی دسو صاحب زمیندار 〃 〃	۱۲ر	〃
۱۷۸	۱۱۹۲۱	حاجی دسو صاحب 〃 〃 〃	۵ عہ	〃
۱۷۹	۱۱۹۲۲	امیربخش صاحب لغاری گوٹھ حاجی کمال خان 〃	عہ	عطا 〃
۱۸۰	۱۱۹۲۳	عبداللطیف صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۸۱	۱۱۹۲۴	حاجی امید علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۸۲	۱۱۹۲۵	حاجی شمو صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۸۳	۱۱۹۲۶	رستم خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۸۴	۱۱۹۲۷	دوست محمد صاحب 〃 〃 〃	۳ر	〃
۱۸۵	۱۱۹۲۸	کرم خانصاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۱۸۶	۱۱۹۲۹	مصری خانصاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۱۸۷	۱۱۹۳۰	در محمد خانصاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۱۸۸	۱۱۹۳۱	بدھو خانصاحب لغاری گوٹھ حاجی کمال خان میرپور	لعہ	خو
۱۸۹	۱۱۹۳۲	داؤد خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	
۱۹۰	۱۱۹۳۳	ننگر خانصاحب 〃 〃 〃	۴ر	
۱۹۱	۱۱۹۳۴	فقیر محمد خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	
۱۹۲	۱۱۹۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ منشی میرپور 〃	عہ	
۱۹۳	۱۱۹۳۶	جلال صاحب 〃 〃	لعہ	
۱۹۴	۱۱۹۳۷	احمد صاحب 〃 〃	لعہ	
۱۹۵	۱۱۹۳۸	میر محمد علیخان صاحب 〃 〃	صہ	
۱۹۶	۱۱۹۳۹	مسٹر محمد صادق صاحب کنیال 〃	صہ	
۱۹۷	۱۱۹۴۱	میاں نورالحق صاحب 〃	عہ	
۱۹۸	۱۱۹۴۲	مسٹر دہنی بخش صاحب 〃	لعہ	
۱۹۹	۱۱۹۴۳	سید ولی صاحب 〃	لعہ	
۲۰۰	۱۱۹۴۴	حاجی مستری محمد رمضان صاحب 〃	عا	
۲۰۱	۱۱۹۴۵	بابو کرم الٰہی صاحب 〃	ے	
۲۰۲	۱۱۹۴۶	علی محمد صاحب سب انسپکٹر ٹیلی گراف 〃	عا	
۲۰۳	۱۱۹۴۷	قاضی غلام مصطفٰے صاحب 〃	عہ	
۲۰۴	۱۱۹۴۸	صوبیدار زین خانصاحب 〃	للعہ	
۲۰۵	۱۱۹۴۹	غلام محمد خانصاحب 〃	عہ	
۲۰۶	۱۱۹۵۰	محمد قاسم صاحب میرپور کھیتی تعلقہ 〃	عہ	
۲۰۷	۱۱۹۵۱	میاں انور علی صاحب کنیال اسسٹنٹ 〃	عا	
۲۰۸	۱۱۹۵۲	حاجی شیر علی خانصاحب 〃	عہ	
۲۰۹	۱۱۹۵۳	دین محمد صاحب 〃	عہ	
۲۱۰	۱۱۹۵۴	منیر خانصاحب جمعدار پولیس 〃	صہ	
۲۱۱	۱۱۹۵۵	میاں رحمت علی صاحب 〃	عہ	
۲۱۲	۱۱۹۵۶	حکیم مولوی قادربخش صاحب 〃	عہ	
۲۱۳	۱۱۹۵۷	امام بخش صاحب برانچ آفس 〃	عہ	
۲۱۴	۱۱۹۵۸	منشی فتح محمد صاحب ٹھیکیدار 〃	عا	
۲۱۵	۱۱۹۵۹	میاں غلام محمد صاحب زمینداری نکسا 〃	لعہ	
۲۱۶	۱۱۹۶۰	حاجی محمد اعظم صاحب 〃	عا	

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۷	۱۱۹۶۱	الٰہی بخش صاحب میرپور خاص سندھ	۱۲ر	عطا بہی خواہان
۲۱۸	۱۱۹۶۲	ماسٹر جمال الدین صاحب میرپور خاص "	ـعہ	"
۲۱۹	۱۱۹۶۳	منشی عبدالحمید صاحب رمپورہ نجیب آباد بجنور	سے	زکوۃ "
۲۲۰	۱۱۹۶۴	محمد رفیق صاحب فاضل دیوبند چکوالی ضلع جہلم	٦	رسالہ
۲۲۱	۱۱۹۶۵	حکیم محمد بہاء الدین صاحب صدیقی بورڈنگ ہاؤس ہردوئی	ہے	صرف طلبہ
۲۲۲	۱۱۹۶۶	منجانب خیر النساء بیگم صاحبہ محلہ مغلپورہ حیدرآباد دکن	صہ	"
۲۲۳	۱۱۹۶۸	قمرالدین صاحب محلہ لال باغ قائم گنج ضلع فرخ آباد	صہ	"
۲۲۴	۱۱۹۸۴	حافظ اللہ مہر صاحب دوکان پرچون محلہ افغانان غازی آباد	۴ر	عطار
۲۲۵	۱۱۹۸۵	نور محمد صاحب ملازم ریلوے محلہ افغانان "	۴ر	"
۲۲۶	۱۱۹۸۶	حکیم علیم الدین صاحب محلہ پختہ موری "	ـعہ	"
۲۲۷	۱۱۹۸۷	حفیظ الدین صاحب شیر فروش گندی بازار میرٹھ	۲ر	"
۲۲۸	۱۱۹۸۸	چودہری محمد حسن خانصاحب موضع سید پور "	۴ر	"
۲۲	۱۱۹۸۹	ظہور محمد صاحب موضع لداپورہ "	۱۲ر	"
۲۲	۱۱۹۹۰	حاجی عبدالسعید صاحب "	۲ر	"
۲۲	۱۱۹۹۱	منجانب جملہ مسلمانان قصبہ نورنگ آباد "	صہ	"
۲۱	۱۲۰۰۳	قاری محمد اسمٰعیل صاحب امام مسجد قصبہ دہولڑی "	٦	زکوۃ "
۲۱	۱۲۰۰۴	حبیب اللہ صاحب " "	ـعہ	عطا
۲	۱۲۰۰۵	حمید اللہ صاحب " "	٦	"
۲	۱۲۰۰۶	مولابخش صاحب " "	ـعہ	"
۱	۱۲۰۰۷	اللہ دیا صاحب خیاط " "	ـعر	"
	۱۲۰۰۸	ناظر صاحب ولد امیر صاحب "	ـعہ	"
	۱۲۰۰۹	محمد اسحاق صاحب سیل کے پا ضلع جیسور	صہ	صرف طلبہ
	۱۲۰۱۰	مولوی فقیر اللہ صاحب پیش امام چھوٹا شملہ	٦	"
	۱۲۰۱۱	محمد یونس شاہ صاحب میر اعظم جاگیردار بہاولپور	للعہ	"
	۱۲۰۱۲	مولوی عبدالغنی صاحب موضع کٹوچیا ضلع چاٹگام	صہ	"
	۱۲۰۱۳	ایس عبدالرشید صاحب سوداگر کٹرہ احمد گنج فرخ آباد	ہے	"
	۱۲۰۱۴	ایم احمد اللہ صاحب فروٹ ایجنٹ دہلی سبزمنڈی	صہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۴	۱۲۰۱۵	ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب باغپت میرٹھ	صہ	زکوۃ بہی خواہان تعمیر دفتر
۲۴۵	۱۲۰۱۶	نورالدین صاحب دہولڑی "	ـعہ	
۲۴۶	۱۲۰۱۷	جملہ مسلمانان "	۱۳ر	"
۲۴۷	۱۲۰۱۸	حاجی عبدالسلام صاحب دوکاندار باغپت "	ـعہ	"
۲۴۸	۱۲۰۱۹	محمد دین صاحب دوکان پرچون " "	ـعہ	"
۲۴۹	۱۲۰۲۰	حافظ عبدالرشید صاحب دوکاندار " "	۸ر	"
۲۵۰	۱۲۰۲۱	ماسٹر شہاب الدین صاحب مدرس " "	۴ر	"
۲۵۱	۱۲۰۲۳	محمد عظیم صاحب پرچونیہ محلہ قصابان " "	۸ر	"
۲۵۲	۱۲۰۲۴	عبدالہادی صاحب " "	ـعہ	"
۲۵۳	۱۲۰۲۵	ملا عبدالمجید صاحب قصبہ دہولڑی "	۸	عطا
۲۵۴	۱۲۰۲۶	فدا حسین صاحب " "	ـعہ	"
۲۵۵	۱۲۰۲۲	محمد شریف صاحب وغیرہ " "	۸ر	تعمیر دفتر تنظیم
۲۵۶	۱۲۰۲۷	کریم اللہ صاحب " "	ـعہ	"
۲۵۷	۲۰۲۸	کمون صاحب " "	ـعہ	"
۲۵۸	۱۲۰۲۹	ناظر صاحب " "	ـعہ	"
۲۵۹	۱۲۰۳۰	عبدالحکیم صاحب " "	ـعہ	"
۲۶۰	۱۲۰۳۱	شفیع صاحب " "	۸ر	"
۲۶۱	۱۲۰۳۲	عبدالرحیم صاحب " "	۸ر	"
۲۶۲	۱۲۰۳۳	منشی عبداللطیف صاحب " "	ـعہ	"
۲۶۳	۱۲۰۳۴	محمد صدیق صاحب " "	ـعہ	"
۲۶۴	۱۲۰۳۵	محمد حرمت علی صاحب کتبخانہ اشرفیہ پھلواری شریف	٦	زکوۃ
۲۶۵	۱۲۰۳۶	شیخ عبدالباری صاحب " "	٦	"
۲۶۶	۱۲۰۳۷	سراج الدین صاحب " "	ـعہ	"
۲۶۷	۱۲۰۳۸	حاجی محمد عیسیٰ صاحب " "	ـعہ	"
۲۶۸	۱۲۰۳۹	احمد علی صاحب " "	۴ر	متفرق صرف طلبہ
۲۶۹	۱۲۰۴۰	حاجی عبدالواحد صاحب فورٹ سنڈیمن بلوچستان	۱۵ر	"
۲۷۰	۱۲۰۴۱	ماسٹر محمد علی صاحب " "	۵ر	"
۲۷۱	۱۲۰۴۲	ماسٹر محمد گل خانصاحب " "	۱۲ر	"
۲۷۲	۱۲۰۴۳	ماسٹر عبدالعزیز صاحب " "	۵ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشت	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۲۷۳	۱۲۰۴۴	ماسٹر نادر علی صاحب فورٹ سندامین بلوچستان	۵ر	صرف طلبہ متفرق
۲۷۴	۱۲۰۴۵	ماسٹر بشیر احمد صاحب 〃 〃	۵ر	〃
۲۷۵	۱۲۰۴۶	الطاف حسین صاحب 〃 〃	۵ر	〃
۲۷۶	۱۲۰۴۷	بابو مظفر الحق صاحب 〃 〃	۵ر	〃
۲۷۷	۱۲۰۴۸	محمد بدرالدین صاحب علوی 〃 〃	۳ہر	〃
۲۷۸	۱۲۰۴۹	بابو نذیر حسین صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۲۷۹	۱۲۰۵۰	حافظ عبداللہ صاحب حسنپورہ ضلع بجنور	لعہ	〃
۲۸۰	۱۲۰۵۱	حاجی قادر بخش صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۲۸۱	۱۲۰۵۲	منشی عبداللطیف صاحب 〃 〃	صہ	〃
۲۸۲	۱۲۰۵۳	عبدالرحمن صاحب ایم بی ایس چاندنہ دسنیری بھاولپور اسٹیٹ	للعہ	〃
۲۸۳	۱۲۰۵۴	بندا صاحب مہر موضع ڈبائی ضلع میرٹھ	صہ	تعمیر تنظیم
۲۸۴	۱۲۰۵۵	حاجی محمد عظیم صاحب قصبہ باغپت 〃	۸ر	تعمیر فرنیچر
۲۸۵	۱۲۰۵۶	عبدل پسر گھسیٹا صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۲۸۶	۱۲۰۵۷	محمد شفیع صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۲۸۷	۱۲۰۵۸	شبیر احمد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۸۸	۱۲۰۵۹	منشی عبدالحکیم صاحب سونی پت 〃	۲ر	〃
۲۸۹	۱۲۰۶۰	میجر نواب جمشید علیخاں صاحب رئیس 〃	۶ر	〃
۲۹۰	۱۲۰۶۱	غلام صابر صاحب باغپت 〃	لـہ	〃
۲۹۱	۱۲۰۶۲	عبدالحکیم صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۲۹۲	۱۲۰۶۳	محمد شفیع صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۹۳	۱۲۰۶۴	محمد شفیع صاحب رنگریز 〃	لـہ	〃
۲۹۴	۱۲۰۶۵	محمد رفیق صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۹۵	۱۲۰۶۶	نور بخش صاحب ملاح 〃	۲ر	〃
۲۹۶	۱۲۰۶۷	حافظ عبداللہ صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۹۷	۱۲۰۶۸	عزیز خانصاحب 〃 〃	۳ر	〃
۲۹۸	۱۲۰۶۹	عظیم الدین صاحب رنگریز 〃	۴ر	〃
۲۹۹	۱۲۰۷۰	حافظ جہانگیر علیصاحب امام مسجد 〃	۴ہر	〃
۳۰۰	۱۲۰۷۱	حاجی عبدالرحمن صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۰۱	۱۲۰۶۲	جمیل الدین صاحب باغپت ضلع میرٹھ	۷ر	تعمیر تنظیم
۳۰۲	۱۲۰۶۷	میاں مولوی عبدالباری صاحب جنرل الولاء اپلیکو	لـہ	عطا
۳۰۳	۱۲۰۶۸	ماسٹر عبدالغنی صاحب مسلم ہائی سکول 〃	۴ہر	〃
۳۰۴	۱۲۰۸۱	ہمشیرہ صوفی عبدالحکیم صاحب ٹی سمندری 〃	۶ر	زکوٰۃ
۳۰۵	۱۲۱۱۰	عبدالغنی صاحب تاجر عطر گنگول پھلواری شریف	۴ہر	صرف طلبہ
۳۰۶	۱۲۱۱۱	عبدالرؤف صاحب بلوچستان	۵ر	〃
۳۰۷	۱۲۱۱۳	میاں نصا اکرم شاہ زیارت کا کا صاحب ضلع پشاور	لعہ	کتب
۳۰۸	۱۲۱۱۴	بہادر راجہ حسن اختر صاحب افسر مال قلعہ شیخوپورہ	لعہ	تعمیر
۳۰۹	۱۲۱۱۵	مولوی محمد عارف صاحب سفیر دارالعلوم	لـہ	زکوٰۃ
۳۱۰	۱۲۱۱۷	مولانا حاجی سعید احمد صاحب مدرس ع بی 〃	۰ر	عطا خوا
۳۱۱	۱۲۱۱۸	مولانا محمد ذکریا صاحب لدھیانہ	لعہ	〃
۳۱۲	۱۲۱۱۹	سخاوت علی صاحب پونہ	صہ	صرف
۳۱۳	۱۲۱۲۰	حافظ محمد سمعیل صاحب جاپان والے بلیماران دہلی	لعہ	〃
۳۱۴	۱۲۱۲۱	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ بھوپال	لـہ	تبلیغ
۳۱۵	۱۲۱۲۲	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب 〃	لـہ	〃
۳۱۶	۱۲۱۲۳	عطاء اللہ خانصاحب چوک 〃	ار	〃
۳۱۷	۱۲۱۲۴	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی 〃	۶ر	〃
۳۱۸	۱۲۱۴۴	حاجی بدر حسین صاحب موضع سمی پور جالندھر	لـہ	عطا خوا
۳۱۹	۱۲۱۴۵	چودھری منشی نیاز احمد صاحب 〃	لـہ	〃
۳۲۰	۱۲۱۴۶	پیرجی غلام دستگیر خانصاحب موضع دھوگری 〃	۲ر	〃
۳۲۱	۱۲۱۴۷	پیرجی غلام دستگیر خانصاحب 〃 〃	۱ہر	〃
۳۲۲	۱۲۱۴۸	مبارک علی شاہ صاحب قصبہ کرتارپور 〃	۸ر	〃
۳۲۳	۱۲۱۴۹	ایم عبدالکریم صاحب کلاتھ مرچنٹ نکودر 〃	۸ر	〃
۳۲۴	۱۲۱۵۰	غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ موضع حرم پور 〃	لـہ	〃
۳۲۵	۱۲۱۵۱	چودھری علی محمد صاحب زمیندار موضع	۴ر	للعہ
۳۲۶	۱۲۱۵۳	مولانا عبدالغنی صاحب فرم ٹیلیفون مینیا پورہ	ے	زکوٰۃ
۳۲۷	۱۲۱۵۴	مولانا محمد ذکر اللہ صاحب چک ۴۹ خیر اللہ پور ملتان	ے	〃
۳۲۸	۱۲۱۵۵	حاجی ڈیلیا صاحب موضع سنگا والی جالندھر	۲ہر	〃
۳۲۹	۱۲۱۶۶	شاہ دین صاحب موضع انگی کیری 〃	۲ہر	عطا

نمبر شمار	نمبر رسید بکثرت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۳۰	۱۲۱۶۷	غلام ربانی صاحب خطیب جامع مسجد موضع ادریان جالندھر	۴ر	عطا ہی خواہان
۳۳۱	۱۲۱۶۸	محمد شریف صاحب دوکاندار موضع سنگول 〃	۸ر	〃
۳۳۲	۱۲۱۶۹	بابا عبداللہ صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۳۳	۱۲۱۷۰	فضل محمد صاحب 〃 〃	۵ر	〃
۳۳۴	۱۲۱۷۱	صوفی عصمت اللہ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۳۵	۱۲۱۷۲	جان محمد صاحب دوکاندار 〃 〃	۴ر	〃
۳۳۶	۱۲۱۷۳	مستری غلام نبی صاحب موضع محتشم پور 〃	عہ	〃
۳۳۷	۱۲۱۷۴	نور محمد صاحب زمیندار 〃 〃	ىہ	〃
۳۳۸	۱۲۱۷۵	جان محمد صاحب مستری 〃 〃	۴ر	〃
۳۳۹	۱۲۱۷۶	فقیر محمد و ولی محمد صاحبان 〃 〃	عہ	〃
۳۴۰	۱۲۱۷۷	محمد اسمٰعیل صاحب موضع کاٹلپور 〃	عہ	〃
۳۴۱	۱۲۱۷۸	علی اصغر صاحب رائیں 〃 〃	عہ	〃
۳۴۲	۱۲۱۷۹	نبی بخش صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۴۳	۱۲۱۸۰	حافظ اولیا صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۴۴	۱۲۱۸۱	نور محمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۴۵	۱۲۱۸۲	فتح محمد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۴۶	۱۲۱۸۳	ملا نظیر احمد صاحب عنبر تالاب رڑکی	ع	〃
۳۴۷	۱۲۱۸۴	محمد دین صاحب رشید اینڈ کو کنگ اسٹریٹ کلکتہ	عـــہ	صرف طلبہ
۳۴۸	۱۲۱۸۵	شیخ صدر الدین صاحب منور بلڈ بھوپہ مظفرنگر	صہ	کتب وقفی
۳۴۳	۱۲۱۸۶	مولوی محمد برہان الدین صاحب فرید پوری	۸ر	متفرق تعلیم
۳۵	۱۲۱۸۷	مولوی امیر حسن صاحب فاضل دارالعلوم 〃	۸ر	〃
۳۵	۱۲۱۸۸	〃 عبدالصمد صاحب 〃 میمن سنگی	۸ر	〃
۳۵	۱۲۱۸۹	مولوی کبیر احمد صاحب دارالعلوم کمرہ ۲	عہ	عطا ہی خواہان
۳۵	۱۲۱۹۰	مولوی محمد اسحاق صاحب منیجر کتبخانہ رحیمیہ دیوبند	۱۲ر	صرف طلبہ
۳	۱۲۱۹۱	مستری اللہ دیا صاحب وارد حال قلعہ رنجیت گڑھ	۶ر	زکوۃ
۳	۱۲۱۹۲	〃	عہ	عطا
۳	۱۲۱۹۳	امتیاز علی صاحب نگینوی منیجر وقت چراغ الدین بمبئی	للعہ	صرف طلبہ
۳	۱۲۱۹۴	مسلم انڈیا فنڈ ایگریکلچر کالج لائلپور	عـــہ	〃
۳	۱۲۱۹۵	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب محلہ بنگش دہلی	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکثرت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۹	۱۲۱۹۶	حاجی قاسم نہریا صاحب راندیر ضلع سورت	عـــہ	صرف طلبہ
۳۶۰	۱۲۱۹۷	سید محمد سلیمان صاحب سب انسپکٹر حیدرآباد دکن	عہ	عطا ہی خواہان
۳۶۱	۱۲۱۹۸	محمد طفیل صاحب محلہ دارا شکوہ لاہور	ع	رسالہ
۳۶۲	۱۲۱۹۹	حافظ محمد حسین صاحب دروازہ ملکہ عنایت علیشاہ	ع	چرم قربانی
۳۶۳	۱۲۲۰۰	حاجی غلام محمد صاحب ساکن نوسی ضلع جالندھر	ع	رسالہ
۳۶۴	۱۲۲۰۱	متولی اکرام الحق صاحب قصبہ انبہٹہ سہارنپور	عـــہ	چرم قربانی
۳۶۵	۱۲۲۰۳	شمس الدین صاحب موضع جدید نگر ضلع سلہٹ	للعہ	کتب وقفی
۳۶۶	۱۲۲۰۴	نبی بخش صاحب گورنمنٹ اسکول لاہور	عہ	چرم قربانی
۳۶۷	۱۲۲۰۵	بابو نواب مرزا صاحب محلہ صابری 〃	عہ	〃
۳۶۸	۱۲۲۰۶	بابو اللہ بخش صاحب 〃	عہ	〃
۳۶۹	۱۲۲۰۸	مولوی عبدالعزیز صاحب متولی وقف بہرہ ور بیگم 〃	سے ۴ر	عطا 〃
۳۷۰	۱۲۲۰۹	مولوی محمد ابراہیم صاحب دروازہ جمال پور احمدآباد	صہ	صرف طلبہ
۳۷۱	۱۲۲۱۰	عبدالرحمٰن صاحب کوٹھی لوہاران سیالکوٹ	صہ	زکوۃ ہی خواہان
۳۷۲	۱۲۲۱۱	نور احمد صاحب مدرس نوریہ رٹوالی بہاولپور	سے	صرف طلبہ
۳۷۳	۱۲۲۱۲	عبدالرزاق صاحب انصاری محلہ شہزادہ مرادآباد	سے	زکوۃ
۳۷۴	۱۲۲۱۳	رحیم بخش صاحب انصاری بچھراؤں ضلع مرادآباد	للعہ	〃
۳۷۵	۱۲۲۱۴	عبدالحکیم صاحب بردوکان عبدالحمید صاحب قصبہ کھاتولی مظفرنگر	عـــہ	چرم قربانی
۳۷۶	۱۲۲۱۵	سید محمد منظور علی صاحب بسی سرہند علاقہ پٹیالہ	عـــہ	صرف طلبہ
۳۷۷	۱۲۲۱۶	سید محمد ایوب صاحب محلہ صوفی چوک جوالاپور	عـــہ	زکوۃ
۳۷۸	۱۲۲۱۷	محمد مصطفےٰ صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول علی گڈھ	صہ	صرف طلبہ
۳۷۹	۱۲۲۱۸	مولوی محمد مصطفےٰ صاحب 〃	صہ	〃
۳۸۰	۱۲۲۱۹	حبیب اللہ خانصاحب بلڈنگ مرچنٹ گھوگھاری محلہ کراس لین داد بلڈنگ بمبئی	عـــہ	〃
۳۸۱	۱۲۲۲۰	منیجر صاحب ریاست چھتاری بلندشہر	عـــہ	〃
۳۸۲	۱۲۲۲۲	ڈاکٹر رشید احمد خانصاحب جنرل ہسپتال	عـــہ	〃
۳۸۳	۱۲۲۲۳	اسمٰعیل ممو جی عمرجی گرے اسٹریٹ ڈربن ناٹال افریقہ	عـــہ	زکوۃ
۳۸۴	۱۲۲۲۵	یک اہل خیر معاوضہ خوراک حضرت مولانا مدنی	للعہ	متفرق صرف
۳۸۵	۱۲۲۲۶	دیوان عبدالحمید صاحب ہیڈ محرر تھانہ دیوبند	عہ	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید بحثیت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۶	۱۲۲۲۷	عبدالرحمٰن صاحب چپراسی دارالعلوم دیوبند	۲/	چرم قربانی
۳۸۷	۱۲۲۲۸	یک اہل خیر معرفت عبدالرحمٰن صاحب 〃	۹/	〃
۳۸۸	۱۲۲۲۹	محمد منظہر علی صاحب بیسکار محلہ بورڈنگ ہاؤس مئو	صہ	زکوٰۃ
۳۸۹	۱۲۲۳۰	داؤد جی دلاچینہ ضلع سورت	صمہ	〃
۳۹۰	۱۲۲۳۱	حاجی اسمٰعیل احمد صاحب بانگی 〃 〃	عہ	〃
۳۹۱	۱۲۲۳۲	ابراہیم محمد دادابھائی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۹۲	۱۲۲۳۳	حاجی محمد قاسم جی جاروڈ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۳۹۳	۱۲۲۳۴	محمد سلیمان داڈا صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۹۴	۱۲۲۳۵	حسین اسمٰعیل مقالا صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۹۵	۱۲۲۳۶	محمد ابراہیم صمدی صاحب 〃 〃	صہ	〃
۳۹۶	۱۲۲۳۷	محمد اسمٰعیل بدا صاحب مولا ما دارچینہ 〃	عا	〃
۳۹۷	۱۲۲۳۸	حاجی احمد حسن مال صاحب 〃 〃	عا	〃
۳۹۸	۱۲۲۳۹	حاجی ابراہیم سلیمان دسد صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۹۹	۱۲۲۴۰	یوسف احمد دسد صاحب 〃 〃	عا	〃
۴۰۰	۱۲۲۴۱	ابراہیم اسمٰعیل روڈجی صاحب 〃 〃	ے	〃
۴۰۱	۱۲۲۴۲	منجانب مرحوم حاجی ابراہیم اداجی صاحب 〃 〃	عہ	صرف طلبہ
۴۰۲	۱۲۲۴۳	اکبر علی خان صاحب ساکن قصبہ بادن ہردوئی	۲/	〃
۴۰۳	۱۲۲۴۴	حاجی فضل دین صاحب تاجر بیل فیتہ چاندنی چوک	عہ	〃
۴۰۴	۱۲۲۴۵	حاجی مطیع اللہ صاحب و عبدالکریم صاحب گورکھپور	عہ	چرم قربانی
۴۰۵	۱۲۲۴۶	حاجی محمد رمضان صاحب کلرک صدر پوسٹ کراچی	ے	〃
۴۰۶	۱۲۲۴۷	بوندو صاحب موضع بہالکرد ضلع میرٹھ	ے ۱۰/	صرف طلبہ
۴۰۷	۱۲۲۴۸	میاں فضل کریم صاحب ہیڈ کلرک فیروزپور چھاؤنی	صہ	زکوٰۃ
۴۰۸	۱۲۲۴۹	شیخ مہتاب الدین صاحب پینشنر محلہ شیخان مئو یوپی	صہ	چرم قربانی
۴۰۹	۱۲۲۵۰	محمد شفیع صاحب پیٹرول ایجنٹ پرتاب گڑھ	ے	صرف طلبہ
۴۱۰	۱۲۲۵۱	حاجی محمد دین صاحب مستری شملہ	۱۱/	چرم قربانی
۴۱۱	۱۲۲۵۲	ماسٹر احمد بخش صاحب 〃	۱۰/	〃
۴۱۲	۱۲۲۵۳	بیوہ عبدالرشید صاحب 〃	۳/	〃
۴۱۳	۱۲۲۵۴	مولوی محمد حیات صاحب اسٹیشن خانیوال ملتان	[illegible]	صرف طلبہ
۴۱۴	۱۲۲۵۵	فضل احمد صاحب نمبردار موضع نوگڑھ فیروزپور	عہ ۱۲/	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید بحثیت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۱۵	۱۲۲۵۶	مولوی محمد جلیل صاحب پیش امام راس ارکو ایبا	دہ	چرم قربانی
۴۱۶	۱۲۲۵۷	دی انڈیا میٹرس ایجنسیز ۲۴ شین اولسٹ کلکتہ	دیے ۱۰/	متفرق
۴۱۷	۱۲۲۵۸	حاجی قمرالدین خان صاحب عابد شاہ شاپ گنج جونپور	عہ	صرف
۴۱۸	۱۲۲۵۹	نگران کار صاحب صدر انجمن اسلامیہ میرکھی حیدرآباد دکن	۲/	〃
۴۱۹	۱۲۲۶۰	مولانا قاری عبداللہ صاحب مدرسہ اسلامیہ غازی پور	عا	
۴۲۰	۱۲۲۶۱	قاری عبدالعزیز صاحب بھٹنڈہ جنکشن	ے	زکوٰۃ
۴۲۱	۱۲۲۶۲	محمد یوسف صاحب ڈرائیور علی پور روڈ دہلی	مہ	چرم قربانی
۴۲۲	۱۲۲۶۳	مولوی عبدالغنی صاحب فریدپوری امام مسجد دیوبند	لعہ	صرف
۴۲۳	۱۲۲۶۴	حاجی نیاز محمد صاحب محلہ آتشبازان سہارنپور	عہ	〃
۴۲۴	۱۲۲۶۸	منشی احمد میاں صاحب صابن والے 〃	عا	〃
۴۲۵	۱۲۲۶۹	سید محمد نصیر صاحب لوہانی سرائے 〃	عا	
۴۲۶	۱۲۲۷۲	بابو محمد حفیظ صاحب بنسی دروازہ فیروزپور	عہ ۴/	زکوٰۃ
۴۲۷	۱۲۲۷۳	ای۔ ایچ صاحب رنگون	صہ	
۴۲۸	۱۲۲۷۴	رحیم بخش صاحب 〃	صہ	
۴۲۹	۱۲۲۷۵	بشیرالدین صاحب بکسیلر سورتی مسجد 〃	صہ	
۴۳۰	۱۲۲۷۶	سلامت اسٹور 〃	عہ	
۴۳۱	۱۲۲۷۷	حاجی بہادر صاحب کلاتھ مرچنٹ 〃	عا	
۴۳۲	۱۲۲۷۸	مولوی محمد یوسف صاحب ہائی سکول 〃	ے	
۴۳۳	۱۲۲۷۹	موسیٰ حسین صاحب گلی ۲۷ 〃	صہ	
۴۳۴	۱۲۲۸۰	حافظ شمس الدین صاحب سونی بازار 〃	عا	
۴۳۵	۱۲۲۸۱	حافظ محمد یسین صاحب 〃 〃	عا	
۴۳۶	۱۲۲۸۲	میاں رسول خان صاحب بندوق والے کلکتہ روڈ 〃	للعہ	
۴۳۷	۱۲۲۸۳	مولانا عبدالخالق صاحب امام مسجد ۱۰ سٹریٹ 〃	ے	
۴۳۸	۱۲۲۸۴	محمد ہاشم صاحب 〃	لعہ	
۴۳۹	۱۲۲۸۵	حامد برادرز گلی ۲۵ کلاہ مرچنٹ 〃	ہے	
۴۴۰	۱۲۲۸۶	واصل خان صاحب گلی ۲۵ 〃	ے	
۴۴۱	۱۲۲۸۷	حاجی طیب جی صاحب ایڈو۔ ڈ اسٹریٹ 〃	عہ	
۴۴۲	۱۲۲۸۸	عبدالغنی صاحب کمپنی دوکان جنیا 〃 〃	عہ	
۴۴۳	۱۲۲۸۹	چودھری فضل محمد صاحب مغل اسٹریٹ 〃	عہ	

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۴	۱۲۲۹۰	ایم۔ اسے کالا صاحب گلی ۲۵ چینیا اسٹریٹ رنگون	مہ	زکوۃ بہی خواہان
۴۴۵	۱۲۲۹۸	از محمد ظریف کمپنی ۔ 〃	ما ر	〃
۴۴۶	۱۲۳۳۰	مولانا عبدالخالق صاحب شاہجہاں پوری	لعہ	〃
۴۴۷	۱۲۳۴۳	عبداللطیف صاحب جہاز کرالی ماندلے	ے	〃
۴۴۸	۱۲۳۴۵	ماماکے ۹۲ ایک مان 〃	صہ	صرف طلبہ
۴۴۹	۱۲۳۴۶	سید محمد نبی صاحب خانجہاپور ضلع مظفر نگر	عہ ۵	جرم قربانی
۴۵۰	۱۲۳۴۷	ایک نامعلوم الاسم صاحب سہارنپور	۹ ر	صرف طلبہ
۴۵۱	۱۲۳۴۸	سید محمد شعیب صاحب رئیس منصورپور مظفر نگر	صہ	جرم قربانی
۴۵۲	۱۲۳۴۹	مولانا بشیر احمد صاحب خطیب پسرور سیالکوٹ	لعہ	رسالہ
۴۵۳	۱۲۳۵۰	ملا مولا بخش صاحب بڑھاپور ضلع بجنور	عہ ۵	زکوۃ بہی خواہان
۴۵۴	۱۲۴۰۷	مصلیان جامع مسجد بزنڈاونگ رنگون	ار	عطار
۴۵۵	۱۲۴۲۹	خانبہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند	عہ ۵	جرم قربانی
۴۵۶	۱۲۴۲۲	امداد علیخاں صاحب بوٹ فیکٹری اوجین مالوہ	مہ	〃
۴۵۷	۱۲۴۲۳	سید رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر سوامی کوارٹرس کراچی	لعہ	رسالہ
۴۵۸	۱۲۴۲۴	بابو امرالدین صاحب 〃 〃	۱۲ مہ	جرم قربانی
۴۵۹	۱۲۴۲۵	عبدالحکیم صاحب سوداگر خشت قصبہ کھاتولی	للعہ	〃
۴۶۰	۱۲۴۲۶	سید محمد اسمعیل صاحب ٹھیکہ دار قصبہ جوالاپور	صہ	زکوۃ
۴۶۱	۱۲۴۲۷	کرم عظیم صاحب انصاری وکیل گوہر گنج بھوپال	صہ	جرم قربانی
۴۶۲	۱۲۴۲۸	مولانا مفتی مشتاق احمد صاحب ریاست گنجپورہ	ے	〃
۴۶۳	۱۲۴۲۹	نصیر الدین احمد صاحب صدیقی پنشنر حیدرآباد دکن	ے	صرف طلبہ
۴۶۴	۱۲۴۳۰	احمد حسین صاحب لاہرپور ضلع سیتاپور (ششماہ)	مہ	رسالہ
۴۶۵	۱۲۴۳۱	مولانا سید محمد ادریس صاحب ڈابھیل سورت	لعہ	〃
۴۶۶	۱۲۴۴۴	باگڑ سگانہ براستہ برلائے سندھ ضلع ملتان	للعہ	زکوۃ
۴۶۷	۱۲۴۳۴	مالک فرم اے رشید اینڈ سنز ۵۷ کلکتہ	ما سے	〃
۴۶۸	۱۲۴۳۵	سائر بن مدرسہ نامعلوم الاسم (انگریزی)	مہ	عطار
۴۶۹	۱۲۴۰۷	مقصود علی صاحب ٹھیکہ دار ماندلے	لعہ	صرف طلبہ
۴۷۰	۱۲۴۹۵	عبدالوحید صاحب سوداگر سرائے ترین سنبھل	مہ	عطار
۴۷۱	۱۲۵۰۰	شیخ عبدالحکیم صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۷۲	۱۲۵۰۲	نواب ہند محمد صاحب 〃 〃	مہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۳	۱۲۵۰۳	ملا کریم بخش صاحب سرائے ترین سنبھل	مہ	عطار
۴۷۴	۱۲۵۰۴	نصیر اللہ صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۷۵	۱۲۵۰۵	حکیم محمد عبدالحکیم صاحب ریاست ساہن پور بجنور	۱۲ ر	جرم قربانی
۴۷۶	۱۲۵۰۸	محمد صدیق صاحب کوچہ بندان چاندنی چوک	ہجہ	〃
۴۷۷	۱۲۵۱۷	بابو محمد افضل خانصاحب کچہری فیض آباد	لعہ	رسالہ
۴۷۸	۱۲۵۲۱	منشی عبدالرحمن صاحب رحمانی دواخانہ بجنور	ے	جرم قربانی
۴۷۹	۱۲۵۲۲	منشی محمد زبیر صاحب محلہ قاضی واڑہ	ہجہ	〃
۴۸۰	۱۲۵۳۶	ولی محمد صاحب کلرک ڈاکخانہ صدر جھنگ	صہ	زکوۃ
۴۸۱	۱۲۵۶۸	محمد ابراہیم صاحب ڈگری چک نمبر تھرپارکر سندھ	ہر	عطایا بہی خواہان
۴۸۲	۱۲۵۶۹	حاجی محمد افضل صاحب نمبردار 〃	ہجہ	صرف طلبہ
۴۸۳	۱۲۵۷۰	حاجی محمد فضل صاحب نمبردار 〃	لعہ	〃
۴۸۴	۱۲۵۷۱	غلام رسول صاحب 〃 〃	مہ	عطایا بہی خواہان
۴۸۵	۱۲۵۷۲	حافظ محمد یوسف صاحب 〃 〃	ے	〃
۴۸۶	۱۲۵۷۳	عبدالقدوس صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۸۷	۱۲۵۷۴	بابو محمد سلیمان صاحب میرپور خاص	صہ	〃
۴۸۸	۱۲۵۷۵	مسٹر محمد یعقوب صاحب وکیل 〃 〃	صہ	〃
۴۸۹	۱۲۵۷۶	حاجی محمد اسمعیل خانصاحب مری بلوچ 〃	مہ	〃
۴۹۰	۱۲۵۷۷	حاجی حالی صاحب پھلوڈ 〃	لعہ	〃
۴۹۱	۱۲۵۷۸	میاں قادر بخش صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۴۹۲	۱۲۵۷۹	محمد عمر صاحب 〃	۲ ر	〃
۴۹۳	۱۲۵۸۰	میاں نظر محمد صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۹۴	۱۲۵۸۱	میاں محمد صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۹۵	۱۲۵۸۲	میاں محمد موسیٰ صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۹۶	۱۲۵۸۳	فقیر محمد ابراہیم صاحب ہانسیر والا	عہ ۵	〃
۴۹۷	۱۲۵۸۴	مستری عبداللہ خانصاحب میرپور خاص	مہ	〃
۴۹۸	۱۲۵۸۵	حاجی محمد صالح صاحب 〃 〃	مہ	〃
۴۹۹	۱۲۵۸۶	عبدالرحمن صاحب 〃 〃	مہ	〃
۵۰۰	۱۲۵۸۷	مسٹر غلام علی خانصاحب ہیڈ کلرک	مہ	〃
۵۰۱	۱۲۵۸۸	محمد عثمان صاحب میرپور خاص 〃	مہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۰۲	۱۲۵۸۹	ارباب اللہ خانصاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تعلقہ ڈبیلو براستہ حمڈو تھرپارکر سندھ	عہ	عطایہ خواہان
۵۰۳	۱۲۵۹۰	مسٹر محمد عبد اللطیف صاحب وکیل میرپور خاص 〃	صہ	〃
۵۰۴	۱۲۵۹۱	حاجی ولی محمد صاحب بلوچ 〃 〃	لـہ	〃
۵۰۵	۱۲۵۹۲	سردار بہادر میر الیداد خانصاحب رئیس اعظم پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ پوسٹ جھلوری میرپور خاص سندھ	عہ	〃
۵۰۶	۱۲۵۹۳	قاضی علی خانصاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵۰۷	۱۲۵۹۴	لکھانہ صاحب زمیندار ٹنڈو اللہ یار حیدرآباد سندھ	ع	〃
۵۰۸	۱۲۵۹۵	مسٹر محمد حافظ خانصاحب ڈپٹی کلکٹر میرپور خاص 〃	ع	〃
۵۰۹	۱۲۵۹۶	مولانا سید فیض عالم صاحب زمیندار بنک 〃 〃	ع	〃
۵۱۰	۱۲۵۹۷	عبد الرحیم صاحب سرائے ترین سنبھل	لـہ	تعمیر 〃
۵۱۱	۱۲۶۱۲	پٹواری علی محمد صاحب راجپورہ	ٹہر	چرم قربانی
۵۱۲	۱۲۶۱۳	اللہ دیا خانصاحب 〃	ٹہر	〃
۵۱۳	۱۲۶۱۴	شادی صاحب گوجر 〃	ٹہر	〃
۵۱۴	۱۲۶۱۵	عبد الکریم صاحب حجام 〃	ٹہر	〃 .
۵۱۵	۱۲۶۱۶	شیخ چراغ دین صاحب 〃	ٹہر	〃
۵۱۶	۱۲۶۱۷	حکیم عبد العزیز صاحب 〃	ٹہر	〃
۵۱۷	۱۲۶۱۸	شیخ غلام کبیر صاحب 〃	ٹہر	〃
۵۱۸	۱۲۶۱۹	خانصاحب محمد نبی خانصاحب تحصیلدار 〃	ٹہر	〃
۵۱۹	۱۲۶۲۰	جنگو رائیں 〃	ٹہر	〃
۵۲۰	۱۲۶۲۱	فضل احمد خانصاحب خانساماں 〃	ٹہر	〃
۵۲۱	۱۲۶۲۲	صدر الدین صاحب 〃	ٹہر	〃
۵۲۲	۱۲۶۲۳	نظام الدین صاحب دوکاندار 〃	ٹہر	〃
۵۲۳	۱۲۶۲۴	بابو اللہ دتا صاحب 〃	ٹہر	〃
۵۲۴	۱۲۶۲۵	محمد مشتاق صاحب قصاب 〃	ہے/	زکوۃ
۵۲۵	۱۲۶۲۶	ابو المظفر میتہ حمود علی خاں صاحب محلہ میاں سرائے سنبھل ضلع مراد آباد	عہ	〃
۵۲۶	۱۲۶۲۷	مولانا ابو القاسم صاحب صدر انجمن اخلاقیہ موضع جنیوار پور ضلع دربھنگہ	صہ	چرم ق
۵۲۷	۱۲۶۲۸	محمد یٰسین اللہ دیا صاحب گلاس ورکس کرتپور	للعہ	زکو
۵۲۸	۱۲۶۳۰	اللہ بخش صاحب چک موسیٰ ضلع شاہ پور	صہ	صرف ط
۵۲۹	۱۲۶۳۱	قاضی حبیب اللہ صاحب رئیس قصبہ جانسٹھ	صہ	چرم ق
۵۳۰	۱۲۶۳۲	حکیم شریف احمد صاحب ساکن قصبہ گنگوہ	صہ ۱ر	〃
۵۳۱	۱۲۶۳۳	نواب میجر ملک ممتاز محمد خانصاحب جہان آباد ضلع شاہ پور	عہ	صرف ط
۵۳۲	۱۲۶۳۴	ملک عبد الرحمٰن صاحب لاہور	عہ	وظیفہ
۵۳۳	۱۲۶۳۵	محمد ظہور الحسن صاحب اراشٹہ بالائے قلعہ رہتول	۹ر	چرم ق
۵۳۴	۱۲۶۳۶	محمد عبد الواسع صاحب دیوان ریاست باؤنی کدورہ	۱۰ر	〃
۵۳۵	۱۲۶۳۷	مرزا امیر بیگ صاحب ضلعدار 〃 〃	۵ر	〃
۵۳۶	۱۲۶۳۸	خان محمد خانصاحب درانی کوتوال 〃 〃	۹ر	〃
۵۳۷	۱۲۶۳۹	منشی عزیز الدین صاحب امین 〃 〃	۹ر	〃
۵۳۸	۱۲۶۴۰	منشی تصدق حسین خانصاحب 〃 〃	۹ر	〃
۵۳۹	۱۲۶۴۱	دلدار خانصاحب 〃 〃	۹ر	〃
۵۴۰	۱۲۶۴۲	موسیٰ خانصاحب 〃 〃	۹ر	〃
۵۴۱	۱۲۶۴۳	مولانا محمد شعیب الحسنی القاسمی مفتی 〃	۹ر	〃
۵۴۲	۱۲۶۴۵	منجانب حافظ عبد الرزاق صاحب مرحوم نعیر دراج کیمپ میرٹھ صدر	صہ	صرف ط
۵۴۳	۱۲۶۴۷	رحمت اللہ صاحب موضع شمائل پور جالندھر	لـہ	عطایہ خواہان
۵۴۴	۱۲۶۴۸	چودھری اسمٰعیل صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۴۵	۱۲۶۴۹	ماسٹر علی محمد صاحب پرائمری اسکول 〃 〃	۲ر	〃
۵۴۶	۱۲۶۵۲	محمد صدیق صاحب ساکن گوٹھا ولی بلند شہر	ع	صرف ط
۵۴۷	۱۲۶۵۳	منجانب اہلیہ مرحومہ محمد صدیق صاحب 〃	لـہ	〃
۵۴۸	۱۲۶۵۴	محمد زاہد صاحب 〃 〃	لـہ	چرم ق
۵۴۹	۱۲۶۵۵	سید عبد الرزاق صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵۵۰	۱۲۶۵۶	محمد احمد صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵۵۱	۱۲۶۵۷	محمد عابد صاحب 〃 〃	لـہ	〃
۵۵۲	۱۲۶۵۸	غلام نبی صاحب موضع نندوارہ ضلع جالندھر	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۳	۱۲۶۵۸	محمد سلیم صاحب ساکن گوٹھاولی بلند شہر	عہ	جرم قربانی
۵۵۴	۱۲۶۵۹	منشی افضال الرحمن صاحب 〃	سے	〃
۵۵۵	۱۲۶۸۰	منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس محلہ قانیان کرنال	صہ	زکوۃ
۵۵۶	۱۲۶۸۱	منشی عبداللطیف صاحب محلہ ملکان 〃	صہ	〃
۵۵۷	۱۲۶۸۲	یکے از اہل خیر 〃	للعہ	〃
۵۵۸	۱۲۶۸۳	شیخ ابوالحسن صاحب تاجر پارچہ سڑک بازار 〃	عـہ	〃
۵۵۹	۱۲۶۸۴	منشی عبدالرحیم صاحب بجلی گھر 〃	۶ر	عطاہی خواہان
۵۶۰	۱۲۶۸۵	رحیم الدین صاحب کمیسل 〃	لعہ	〃
۵۶	۱۲۶۸۶	محمد حنیف صاحب مبارک آباد 〃	لعہ	〃
۵۶	۱۲۶۸۷	ملا شاکر علی صاحب امام مسجد 〃	لعہ	〃
۵۶	۱۲۶۸۸	دین محمد صاحب روغنگر محلہ منڈی 〃	لعہ	〃
۵۶	۱۲۶۸۹	افتخار بیگ صاحب محلہ کمہاران 〃	لعہ	〃
۵۶	۱۲۶۹۰	رحمت علی صاحب روغن فروش محلہ منڈی 〃	لعہ	〃
۵۶	۱۲۶۹۱	مولوی ضامن حسن صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	ـــ/	〃
۵۶	۱۲۶۹۳	حاجی محمد عمر صاحب پانی پت ضلع کرنال	لعہ	〃
۵	۱۲۶۹۴	حاجی محمد عمر صاحب محلہ افغانان 〃 〃	لعہ	〃
۵	۱۲۶۹۵	حافظ عظیم اللہ صاحب مہتمم مدرسہ 〃 〃	لعہ	〃
۵	۱۲۶۹۶	مسلمانان پانی پت 〃	[illegible]	〃
۵	۱۲۶۹۷	حافظ محمد علی صاحب 〃 〃	صہ	〃
۵	۱۲۶۹۸	محمد ابراہیم صاحب محلہ چاہ چوڑا 〃 〃	۶ر	〃
۵	۱۲۶۹۹	بوندو صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۵	۱۲۷۰۰	مولانا حکیم ظہورالدین صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۵	۱۲۷۲۹	چودھری نور محمد صاحب موضع نندار جالندھر	۲ر	〃
۵	۱۲۷۳۰	رحمت اللہ صاحب موضع ہری پور 〃	۸ر	〃
۵	۱۲۷۳۱	عبدالغنی صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵	۱۲۷۳۲	حشمت علی صاحب موضع کوٹ بادل خاں 〃 〃	۶ر	〃
۵	۱۲۷۳۳	چودھری نور محمد صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۵	۱۲۷۳۴	〃 محمد ابراہیم صاحب قصبہ تلونی 〃	لعہ	〃
۵	۱۲۷۳۵	چودھری فقیر محمد صاحب رائیں 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۸۲	۱۲۷۳۶	چودھری فضل محمد خان صاحب قصبہ تلونی جالندھر	عہ	عطاہی خواہان
۵۸۳	۱۲۷۳۷	حاجی شیر علی صاحب 〃	۳ر	〃
۵۸۴	۱۲۷۳۸	منشی رحمت علی صاحب ہیڈ ماسٹر قصبہ کوٹ بادل خاں	۳ر	〃
۵۸۵	۱۲۷۳۹	حاجی غلام محمد صاحب قصبہ تلون جالندھر	عہ	〃
۵۸۶	۱۲۷۵۵	حکیم قاضی محمد داؤد صاحب بھدوہی ریلوے اسٹیشن	سہ	متفرق مصرف طلبہ
۵۸۷	۱۲۷۵۷	حاجی عبدالکریم صاحب جیپور	لعـہ	عطاہی خواہان
۵۸۸	۱۲۷۵۸	عبدالرشید صاحب بھوجپور ضلع آرہ	لعہ	زکوۃ
۵۸۹	۱۲۷۵۹	منشی سراج الدین صاحب مدرسہ شاہی مراد آباد	صہ ۲ر	جرم قربانی
۵۹۰	۱۲۷۶۰	حاجی عبداللہ صاحب انجہور لائن کراچی	۶ر	〃
۵۹۱	۱۲۷۶۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب سوداگر چوک بازار بھوپال	سے	زکوۃ
۵۹۲	۱۲۷۶۲	احمد اللہ صاحب خانساماں بنگلہ ۶ چھاؤنی [illegible]	للعہ ۱۲ر	متفرق مصرف طلبہ
۵۹۳	۱۲۷۶۳	سید اکبر حسین صاحب موضع رتہیڑی مظفر نگر	عـہ	زکوۃ
۵۹۴	۱۲۷۶۴	حاجی م. بخشاد حسین صاحب محلہ سلطان سرائے علیگڑھ	صہ	مصرف طلبہ
۵۹۵	۱۲۷۶۵	عبدالحکیم صاحب مؤذن قصبہ ہرسس بھوپال	چہ ۳ر	〃
۵۹۶	۱۲۷۶۶	ایس عبدالرحمن صاحب ٹرنک مرچنٹ دہلی بازار میرٹھ	پچہ ۲ر	جرم قربانی
۵۹۷	۱۲۷۶۷	حکیم مقصود علی خاں صاحب حمایت نگر نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن	عـہ	عطا
۵۹۸	۱۲۷۶۸	فتح محمد خان صاحب دوکاندار صدر بازار ملتان چھاؤنی	صہ	زکوۃ
۵۹۹	۱۲۷۶۹	فتح محمد خان صاحب 〃 〃 〃	۲ر	مصرف طلبہ
۶۰۰	۱۲۷۷۰	فتح محمد خان صاحب 〃 〃 〃	۱۵	جرم قربانی
۶۰۱	۱۲۷۷۱	شیخ زین الدین صاحب انجینئر آثار قدیمہ 〃 〃	۱۵	〃
۶۰۲	۱۲۷۷۲	مولانا سید اشفاق علی صاحب خطیب جامع مسجد 〃	۲ر	مصرف طلبہ
۶۰۳	۱۲۷۷۳	سید محمد نسیم حسین صاحب بازار اپل گنج علیگڑھ	لعـہ	زکوۃ
۶۰۴	۱۲۷۷۴	پیرجی شریف احمد صاحب مدرس قرآن شریف دارالعلوم دیوبند	للعہ ۲ر	جرم قربانی
۶۰۵	۱۲۷۷۵	مولوی محمد سراج الحق صاحب گورنمنٹ کالج الہ آباد	۶ر	رسالہ
۶۰۶	۱۲۷۷۶	ماسٹر عبدالرب صاحب گورنمنٹ [illegible] گونڈہ	۶ر	〃
۶۰۷	۱۲۷۷۷	بابو محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ سول لائنس [illegible]	۶ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۶۰۸	۱۲۷۷۹	ماسٹر محمد مستقیم صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری		۸ر	تعمیر بہی خواہان
۶۰۹	۱۲۷۸۰	حافظ رحیم بخش صاحب	" "	۲ر	"
۶۱۰	۱۲۷۸۱	حکیم ظفر احمد صاحب موضع جھولا باری	"	عہ	چرم قربانی
۶۱۱	۱۲۷۸۲	حکیم نصر اللہ صاحب قصبہ محمدی	"	مہ	"
۶۱۲	۱۲۷۸۳	شیخ کریم داد صاحب معہ جملہ شرکاء	" "	صہ	"
۶۱۳	۱۲۷۸۴	منشی محب اللہ خانصاحب موضع کھیریا ضلع شاہجہان پور		صہ	"
۶۱۴	۱۲۷۸۵	منشی محمد حنیف خانصاحب موضع نورلاہا ضلع کھیری		للعہ	"
۶۱۵	۱۲۷۸۶	نتھو صاحب رنگریز قصبہ محمدی	"	عا	"
۶۱۶	۱۲۷۸۷	شریف اللہ صاحب	" "	مہ	"
۶۱۷	۱۲۷۸۸	والدہ عیدو صاحب گھیرہ والے	" "	مہ	"
۶۱۸	۱۲۷۸۹	ہمشیرہ صاحبہ سید اکرام حسین صاحب	" "	مہ	"
۶۱۹	۱۲۷۹۰	منے صاحب سبزی فروش	" "	مہ	"
۶۲۰	۱۲۷۹۱	شیخ عباد اللہ صاحب	" "	مہ	"
۶۲۱	۱۲۷۹۲	خانصاحب محمد شیر خانصاحب	" "	عا	"
۶۲۲	۱۲۷۹۳	منشی حیدر خانصاحب	" "	عا	"
۶۲۳	۱۲۷۹۴	اہلیہ منشی عاشق علی صاحب ضلعدار	" "	مہ	"
۶۲۴	۱۲۷۹۵	منشی محمد اسحاق صاحب	" "	عا ۲	"
۶۲۵	۱۲۷۹۶	مرزا حیدر حسن صاحب دہلوی	" "	عا	"
۶۲۶	۱۲۷۹۷	محمد مظہر الحق صاحب ڈاکخانہ موگلا بند سلہٹ		عا ۱۲	"
۶۲۷	۱۲۷۹۸	سلیمان خانصاحب مدرسہ گورنمنٹ	"	صہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۶۲۸	۱۲۷۹۹	سلیمان خانصاحب	" "	ہے	صرف طلبہ
۶۲۹	۱۲۸۰۱	شہزادہ صاحب محلہ چاہ چوڑا پانی پت کرنال		مہ	عطار
۶۳۰	۱۲۸۰۲	حافظ محمد علی صاحب محلہ باگڑیان	" "	مہ	"
۶۳۱	۱۲۸۰۳	اللہ دیا صاحب	" " "	مہ	"
۶۳۲	۱۲۸۰۴	محمد عمر صاحب پٹواری محلہ مخدوم زادگان	" "	مہ	"
۶۳۳	۱۲۸۰۵	نذیر احمد صاحب فرسٹ مرچنٹ چوک قلندر	"	مہ	"
۶۳۴	۱۲۸۰۶	منشی احمد حسن صاحب ریٹائرڈ پٹواری	" "	مہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۶۳۵	۱۲۸۰۷	حافظ عبد الغنی صاحب دوا فروش حیلی بازار پانی پت		مہ	عطا
۶۳۶	۱۲۸۰۸	حبیب اللہ صاحب قصاب محلہ افغانان	"	مہ	"
۶۳۷	۱۲۸۰۹	نذیر محمد صاحب تاجر پان چوک قلندر	"	مہ	"
۶۳۸	۱۲۸۱۰	محمد ابراہیم صاحب دوکان پرچون افغانان	"	مہ	"
۶۳۹	۱۲۸۱۱	حافظ حبیب اللہ صاحب محلہ گھمیر رائیان خاص کرنال		عا	"
۶۴۰	۱۲۸۱۲	حاجی محمد یٰسین صاحب محلہ ظروف سازان پانی پت	"	ے	"
۶۴۱	۱۲۸۱۳	مولوی حفیظ الدین صاحب اونچی گلی	" "	مہ	"
۶۴۲	۱۲۸۱۴	حکیم مرزا مشرف حسین صاحب فدائی دواخانہ	" "	مہ	"
۶۴۳	۱۲۸۱۵	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر لون	" "	عہ	"
۶۴۴	۱۲۸۱۶	حافظ منا صاحب متصل مدرسہ اشرفیہ	" "	مہ	"
۶۴۵	۱۲۸۱۷	مولانا قاری فتح محمد صاحب مدرس	" "	مہ	"
۶۴۶	۱۲۸۱۸	عبد الصمد خانصاحب چوکی پولیس	" "	۹ر	"
۶۴۷	۱۲۸۱۹	احمد خانصاحب	" "	۸ر	"
۶۴۸	۱۲۸۲۰	حافظ محمد عمر صاحب محلہ گھمبر رائیان	" "	مہ	"
۶۴۹	۱۲۸۲۱	قاری محمد اسمٰعیل صاحب بڑا بازار	" "	۹ر	"
۶۵۰	۱۲۸۲۴	نجم الدین صاحب میونسپل کمشنر	" "	مہ	"
۶۵۱	۱۲۸۲۵	ناصر احمد صاحب خیاط بڑا بازار	" "	مہ	"
۶۵۲	۱۲۸۲۶	پیر جی عبد الرشید صاحب رئیس	" "	مہ	"
۶۵۳	۱۲۸۲۷	جھجن کوڑی صاحب محلہ باگڑیان	" "	مہ	"
۶۵۴	۱۲۸۲۸	نہنا ولد احمد صاحب	" "	مہ	"
۶۵۵	۱۲۸۲۹	عظیم اللہ صاحب	" "	مہ	"
۶۵۶	۱۲۸۳۰	عظیم اللہ ولد رحمت اللہ صاحب	" "	عا	"
۶۵۷	۱۲۸۳۱	شادی صاحب ولد اللہ دیا صاحب	" "	صہ	"
۶۵۸	۱۲۸۳۲	چودھری کریم اللہ صاحب	" "	صہ	"
۶۵۹	۱۲۸۳۳	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب	" "	عا	"
۶۶۰	۱۲۸۳۴	کرم علی صاحب	" "	مہ	"
۶۶۱	۱۲۸۳۵	نور محمد صاحب	" "	سے	"
۶۶۲	۱۲۸۳۶	چودھری عبد الغنی صاحب	" "	صہ	"
۶۶۳	۱۲۸۳۷	حافظ عبد الرحیم صاحب	" "	عا	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۶۴	۱۲۸۳۸	چودھری نور محمد صاحب پانی پت کرنال	للعہ	عطا
۶۶۵	۱۲۸۳۹	محمد عابد صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۲ر	”
۶۶۶	۱۲۸۴۰	کریم داد خانصاحب ” ”	۲ر	”
۶۶۷	۱۲۸۴۱	منشی ظہیر الحق صاحب ” ”	۱۲ر	چرم قربانی
۶۶۸	۱۲۸۴۲	منشی ظفر الحق صاحب ضلعدار ” ”	عہ	تعمیر [illegible]
۶۶۹	۱۲۸۴۳	مولانا حکیم رمضان الحق صاحب ” ”	۱۵ر	چرم قربانی
۶۷۰	۱۲۸۴۴	ملا اللہ بخش صاحب کولہو والے ” ”	صہ	”
۶۷۱	۱۲۸۴۵	منشی رحمت اللہ صاحب موضع دلاولپور ”	[illegible]	”
۶۷۲	۱۲۸۴۶	مولانا رضوان الحق صاحب قصبہ محمدی ”	[illegible]	”
۶۷۳	۱۲۸۴۷	داروغہ عبد الباسط صاحب ” ”	لعہ	”
۶۷۴	۱۲۸۴۸	منشی احمد خانصاحب ” ”	[illegible]	”
۶۷۵	۱۲۸۴۹	منشی مسیح اللہ خانصاحب ” ”	[illegible]	”
۶۷۶	۱۲۸۵۰	عبد الجلیل خانصاحب وغیرہ ” ”	للعہ	”
۶۷۷	۱۲۸۵۱	مولوی محمد عیسیٰ صاحب سررشتہ دار عدالت ناندیر (دکن)	عہ	”
۶۷	۱۲۸۵۲	مولوی ظہیر الحسن صاحب ” ”	۸ر	”
۶۷	۱۲۸۵۳	معلمہ صاحبہ وظیفہ یاب ”	۸ر	”
۶۸	۱۲۸۵۴	نصیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ناندیر ”	لعہ	”
۶۸	۱۲۸۵۵	مولوی نذیر حسین صاحب خطیب مسجد پوری بازار صدر کراچی	؎	رسالہ
۶۸	۱۲۸۵۶	مولوی نذیر حسین صاحب ” ”	[illegible]	چرم قربانی
۶۸	۱۲۸۵۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ” ”	۸ر	”
۶۸	۱۲۸۵۸	محمد یونس صاحب موضع بھگاہی ضلع فیض آباد	؎	”
۶۸	۱۲۸۵۹	مسماۃ بی بی حوا صاحبہ خانقاہ نشین پینیالہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵	صرف طلبہ
۶۸	۱۲۸۶۰	جملہ نمازیان ملانیوڑہ صادق پور ضلع انبالہ	للعہ	چرم قربانی
۶۸	۱۲۸۶۱	محمد بخش صاحب رائیں چک ۳۴۵ گ لائلپور	۲ر	”
۶۸	۱۲۸۶۲	عبد الوحید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر فتحپور یوپی	؎	رسالہ
۶۸	۱۲۸۶۳	مولوی قاری مختار احمد صاحب امام علی مسجد نیر کوٹ	سے	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹۰	۱۲۸۶۴	مولانا سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس دار العلوم	سے	چرم قربانی
۶۹۱	۱۲۸۶۵	مولوی عبد الرب صاحب سلہٹی	لعہ	عطا
۶۹۲	۱۲۸۶۶	مولوی احمد صاحب جیب منزل کلے اسکوائر لکھنؤ	۱۲ر	”
۶۹۳	۱۲۸۶۷	مولانا شکر اللہ صاحب ناظم مدرسہ احیاء العلوم مقام مبارکپور ضلع بستی	[illegible]	تبلیغ
۶۹۴	۱۲۸۶۸	مولانا زین العابدین صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الدین مقام اونچہرہ خورد (بستی)	۵	”
۶۹۵	۱۲۸۶۹	منشی عبد الغنی صاحب قصبہ سیکری ضلع مظفرنگر	[illegible]	چرم قربانی
۶۹۶	۱۲۸۷۰	رستم صاحب نورباف ساکن سکندر پور ”	۱۲ر	”
۶۹۷	۱۲۸۷۱	حافظ ابو الحسن صاحب وغیرہ قصبہ سیکری ”	[illegible]	”
۶۹۸	۱۲۸۷۲	مولوی محمد عیسیٰ صاحب ” ”	۱۰ر	”
۶۹۹	۱۲۸۷۳	محمد حیات صاحب تحصیلدار پنشنر ” ”	۱۰ر	”
۷۰۰	۱۲۸۷۴	منظور حسن صاحب ” ”	۱۰ر	”
۷۰۱	۱۲۸۷۵	ابن حسن و احمد سعید صاحبان ” ”	۱۰ر	”
۷۰۲	۱۲۸۷۶	محمد ایوب صاحب ” ”	[illegible]	”
۷۰۳	۱۲۸۷۷	حافظ محمد یامین صاحب ” ”	۱۲ر	”
۷۰۴	۱۲۸۷۸	دیوان الطاف حسین صاحب ” ”	۱۴ر	”
۷۰۵	۱۲۸۷۹	محمد صدیق صاحب ” ”	۱۴ر	”
۷۰۶	۱۲۸۸۰	منشی محمد عمر صاحب ” ”	۱۲ر	”
۷۰۷	۱۲۸۸۱	محمد اسحاق صاحب ” ”	۱۰ر	”
۷۰۸	۱۲۸۸۲	حافظ محمد صدیق صاحب ” ”	۱۲ر	”
۷۰۹	۱۲۸۸۳	محمد یونس حبیب صاحبان وزیری ” ”	۱۲ر	”
۷۱۰	۱۲۸۸۴	عزیز صاحب - افضال احمد صاحب ” ”	۱۴ر	”
۷۱۱	۱۲۸۸۵	محمد حیات صاحب نمبردار ” ”	سے	”
۷۱۲	۱۲۸۸۶	حافظ نذیر احمد صاحب ” ”	[illegible]	”
۷۱۳	۱۲۸۸۷	ضمیر حسن صاحب ” ”	۱۲ر	”
۷۱۴	۱۲۸۸۸	اظہار الحسن صاحب ” ”	۶ر	”
۷۱۵	۱۲۸۸۹	حاجی محمد اسحاق صاحب ”	۶ر	”
۷۱۶	۱۲۸۹۰	بھورا دا اللہ جلایا صاحبان ” ”	۱۲	”

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد	مد
۷۱۷	۱۲۸۹۱	انیس احمد صاحب تعزیہ سکیری صاحب منظفر نگر	۱۲ر	چرم قربانی	۷۴۶	۱۲۹۲۰	منشی عطیہ الرحمن صاحب حکیم پور	[illegible]	عطا خواہ
۷۱۸	۱۲۸۹۲	عبدالمجید صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۴۷	۱۲۹۲۱	اللہ دیا صاحب بدہان 〃 〃	عا	〃
۷۱۹	۱۲۸۹۳	خلیل احمد صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۴۸	۱۲۹۲۲	منشی ظہور علی صاحب	[illegible]	〃
۷۲۰	۱۲۸۹۴	محمد محسن صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۴۹	۱۲۹۲۳	منشی خلیل الرحمن صاحب 〃 〃	للعہ	زکوٰۃ
۷۲۱	۱۲۸۹۵	بندو و فیاض حسان صاحب جہوجہ 〃	۱۲ر	〃	۷۵۰	۱۲۹۳۷	حافظ سلیمان صاحب مع بہپر تحصیل پانی پت	عا	〃
۷۲۲	۱۲۸۹۶	حافظ سید احمد صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۱	۱۲۹۳۸	شیخ شہاب الدین صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۷۲۳	۱۲۸۹۷	عبداللہ و ابراہیم صاحبان 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۲	۱۲۹۳۹	حاجی محمد احمد صاحب 〃 〃	عا	〃
۷۲۴	۱۲۸۹۸	حافظ صغیر حسن صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۳	۱۲۹۴۰	حافظ اکرام الحق صاحب 〃 〃	علعہ	〃
۷۲۵	۱۲۸۹۹	گھسیٹا صاحب جہوجہ 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۴	۱۲۹۴۱	حافظ رحیم بخش صاحب 〃 〃	عا	〃
۷۲۶	۱۲۹۰۰	بشیر احمد صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۵	۱۲۹۴۲	حکیم راغب حسین صاحب غربی گیٹ کرنال	[illegible]	〃
۷۲۷	۱۲۹۰۱	مولا بخش صاحب و اللہ رکھا صاحب سقہ 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۶	۱۲۹۴۴	صوفی عبدالوحید صاحب سقہ محلہ ملکان 〃	[illegible]	〃
۷۲۸	۱۲۹۰۲	ظفر احمد صاحب وغیرہ 〃 〃	۱۲ر	〃	۷۵۷	۱۲۹۴۷	محمد یعقوب صاحب محلہ داؤد بیگ پانی پت	علہ	عطا خواہ
۷۲۹	۱۲۹۰۳	مولوی محمد فاروق صاحب محلہ حکیم پورہ سہسپور	سہ ۸ر	عطایائے خواہ گان	۷۵۸	۱۲۹۵۲	حافظ فقیر اعجاز محمد صاحب مخدوم زادگان 〃	علہ	〃
۷۳۰	۱۲۹۰۴	مقصود علی صاحب 〃 〃	صہ	〃	۷۵۹	۱۲۹۵۳	محمد اسمٰعیل صاحب محلہ کملیان 〃	عہ	〃
۷۳۱	۱۲۹۰۵	حشمت علی صاحب 〃 〃	عا	〃	۷۶۰	۱۲۹۵۴	حبیب اللہ صاحب 〃 〃	سلہ	〃
۷۳۲	۱۲۹۰۶	مولوی رونق علی صاحب 〃 〃	عا	〃	۷۶۱	۱۲۹۵۵	چودھری عبدالرحمن صاحب محلہ اونچی گلی 〃	علہ	〃
۷۳۳	۱۲۹۰۷	اختر جمیل صاحب 〃 〃	لہ		۷۶۲	۱۲۹۵۶	حافظ کریم الدین صاحب 〃 〃	سلہ	〃
۷۳۴	۱۲۹۰۸	منشی احمد حسن صاحب 〃 〃	ہے		۷۶۳	۱۲۹۵۷	نور احمد صاحب تیلی 〃	علہ	〃
۷۳۵	۱۲۹۰۹	رشید احمد صاحب 〃 〃	علہ		۷۶۴	۱۲۹۵۸	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب محلہ سرہٹہ 〃	للعہ	〃
۷۳۶	۱۲۹۱۰	اسمٰعیل صاحب روغنگر 〃 〃	ہے		۷۶۵	۱۲۹۵۹	اللہ بندہ صاحب پتھر والی مسجد 〃	عا	〃
۷۳۷	۱۲۹۱۱	حافظ نذیر احمد صاحب 〃 〃	صہ		۷۶۶	۱۲۹۶۰	مولا بخش صاحب محلہ کملیان 〃	صہ	〃
۷۳۸	۱۲۹۱۲	منشی سخاوت حسین صاحب 〃 〃	عہ		۷۶۷	۱۲۹۶۱	منگتا صاحب مشین والا 〃	۲ر	〃
۷۳۹	۱۲۹۱۳	حافظ عبدالرحمن صاحب 〃 〃	ہے		۷۶۸	۱۲۹۶۲	چودھری نور محمد صاحب محلہ باگڑیان 〃	صہ	〃
۷۴۰	۱۲۹۱۴	فضل حسین صاحب دوکاندار 〃 〃	عہ		۷۶۹	۱۲۹۶۳	〃 احمد صاحب 〃 〃	علہ	〃
۷۴۱	۱۲۹۱۵	عبدالحق صاحب انصاری 〃 〃	صہ		۷۷۰	۱۲۹۶۴	صوفی عبدالکریم صاحب 〃 〃	سلہ	〃
۷۴۲	۱۲۹۱۶	عبدالغفور صاحب 〃 〃	عہ		۷۷۱	۱۲۹۶۵	سیتی صاحب 〃 〃	عا	〃
۷۴۳	۱۲۹۱۷	ظفر احمد صاحب 〃 〃	۸ر		۷۷۲	۱۲۹۶۶	چودھری عظیم اللہ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۷۴۴	۱۲۹۱۸	منشی مرتضیٰ علی صاحب 〃 〃	عہ		۷۷۳	۱۲۹۶۷	محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	عا ۳ر	〃
۷۴۵	۱۲۹۱۹	مشتاق احمد صاحب 〃 〃	۸ر		۷۷۴	۱۲۹۶۹	محمد عمر حیات صاحب ۳۲ فری اسکول اسٹریٹ کلکتہ	عا ۳ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بحت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۷	۱۲۹۷۰	حاجی خدا بخش صاحب محلہ باگڑیان پانی پت	ع	عطاء ماہی خواہان
۷۷	۱۲۹۷۱	سلامت اللہ صاحب 〃 〃	ے	〃
۷۷	۱۲۹۷۲	عبد الرحمن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۷	۱۲۹۷۳	رحیم علی صاحب	عہ	〃
۷۷	۱۲۹۷۴	مولانا عظمت اللہ صاحب محلہ پنج پیران 〃	عہ	〃
۷۸	۱۲۹۷۵	حافظ نصیر احمد صاحب میونسپل کمشنر 〃	عہ	〃
۷۸	۱۲۹۷۶	حاجی خدا بخش صاحب محلہ سناران 〃	عہ	〃
۷۸	۱۲۹۷۷	چودہری عبد الکریم صاحب موضع بجھیڑی 〃	عہ	〃
۷۸	۱۲۹۷۸	〃 فتح محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۸	۱۲۹۷۹	ولی محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۸	۱۲۹۸۰	حافظ مولوی کریم الدین صاحب 〃 〃	صہ	〃
۷۸	۱۲۹۸۱	کریم الدین صاحب پارچہ فروش 〃 〃	عہ	〃
۷	۱۲۹۸۲	حافظ قاری رحمت اللہ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۷	۱۲۹۸۳	رحیم الدین صاحب خیاط 〃 〃	۸/	〃
۷	۱۲۹۸۴	کریم اللہ صاحب 〃 〃	۸/	〃
۷	۱۲۹۸۵	اللہ بندہ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۷	۱۲۹۸۶	کریم اللہ ولد محمد علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷	۱۲۹۸۷	کریم اللہ ولد عبد الکریم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷	۱۲۹۸۸	شادی [illegible] نی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷	۱۲۹۸۹	نور محمد صاحب 〃 〃	ع	〃
	۱۲۹۹۰	عبد السلام صاحب 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۹۹۱	آمنہ صاحبہ زوجہ رحمت اللہ صاحب 〃 〃	۸/	〃
	۱۲۹۹۲	نعمت صاحبہ 〃 〃	۸/	〃
	۱۲۹۹۳	چودہری محمد علی صاحب 〃 〃	عـ۵	〃
	۱۲۹۹۴	مسماۃ حسن حلیمہ بی بی صاحبہ 〃 〃	ع	〃
	۱۲۹۹۵	حافظ محمد صدیق صاحب 〃 〃	عہ	〃
	۱۲۹۹۶	محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	۴/	〃
	۱۲۹۹۷	چودہری احمد صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
	۱۲۹۹۸	رسالدار صاحب 〃 〃	۴/	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بحت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۰۴	۱۲۹۹۹	شریف الدین صاحب بجھیڑی ڈاکخانہ پانی پت	عہ	عطاء ماہی خواہان
۸۰۵	۱۳۰۰۰	عبد الکریم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۰۶	۱۳۰۰۱	حاجی عبد الشکور صاحب پاچا خان کالکمنارہ [illegible]	صہ	چرم قربانی
۸۰۷	۱۳۰۰۲	مولانا محمد یعقوب صاحب 〃 〃	سعہ ۵	〃
۸۰۸	۱۳۰۰۳	سوداگر مالی ہندو موضع بجھیڑی ضلع کرنال	۴/	عطاء ماہی خواہان
۸۰۹	۱۳۰۰۴	عمر الدین صاحب 〃 〃	ے	〃
۸۱۰	۱۳۰۰۵	محمد شفیع صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۱۱	۱۳۰۰۶	ماڑو ولد مانا صاحب 〃 〃	ے	〃
۸۱۲	۱۳۰۰۷	مالو صاحب 〃 〃	۴/	〃
۸۱۳	۱۳۰۰۸	محمد صدیق صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۱۴	۱۳۰۰۹	مانا ولد خدا بخش صاحب 〃 〃	۴/	〃
۸۱۵	۱۳۰۱۰	رحیم الدین صاحب ٹیلر ماسٹر 〃 〃	۸/	〃
۸۱۶	۱۳۰۱۱	اللہ بندہ صاحب تیلی 〃 〃	عہ	〃
۸۱۷	۱۳۰۱۲	منجانب والدہ مرحومہ رحیم الدین صاحب 〃 〃	۸/	〃
۸۱۸	۱۳۰۱۳	ماسٹر محمد یسین صاحب نود والہ ڈاکخانہ پانی پت 〃	۸/	〃
۸۱۹	۱۳۰۱۴	کریم الدین صاحب 〃 〃	۴/	〃
۸۲۰	۱۳۰۱۵	چودہری محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۲۱	۱۳۰۱۶	بوندو صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۲۲	۱۳۰۱۷	غلام محمد صاحب 〃 〃	ع	〃
۸۲۳	۱۳۰۱۸	ولی محمد صاحب 〃 〃	ے	〃
۸۲۴	۱۳۰۱۹	حاجی رحمت اللہ صاحب موضع بجھیڑی 〃	ع	〃
۸۲۵	۱۳۰۲۰	حبیب اللہ صاحب نود والہ 〃	۲/	〃
۸۲۶	۱۳۰۲۱	حافظ عبد الحکیم صاحب محلہ زیر قلعہ چھوٹا پانی پت	عہ	〃
۸۲۷	۱۳۰۲۲	عبد الحمید صاحب 〃 〃	ے	〃
۸۲۸	۱۳۰۲۳	داروغہ حاجی عبد الرحمن صاحب پنشنر محلہ [illegible]	عہ	〃
۸۲۹	۱۳۰۲۴	اہلیہ حاجی عبد الرحمن صاحب 〃 〃	ے	〃
۸۳۰	۱۳۰۲۵	مسماۃ جنت بی بی صاحبہ 〃 〃	عہ	〃
۸۳۱	۱۳۰۲۶	حافظ عبد الکریم صاحب محلہ انصار [illegible] پانی پت	ع	〃
۸۳۲	۱۳۰۲۷	مولانا عبد الحلیم صاحب متولی جامع مسجد 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۳۳	۱۳۰۲۸	مولانا قاری محی الاسلام صاحب محلہ انصاریان بابت	ی	عطاء بہی خواہان
۸۳۴	۱۳۰۲۹	خواجہ اختر حسین صاحب تحصیلدار اینٹیشنر " "	عہ	"
۸۳۵	۱۳۰۳۰	مولوی نور محمد صاحب محلہ جیل "	عہ	
۸۳۶	۱۳۰۳۱	چندہ متفرق مذبح خانہ "	پہر	
۸۳۷	۱۳۰۳۲	مولانا عبدالرحیم صاحب صدر مدرس "	عہ	"
۸۳۸	۱۳۰۴۱	بانو صاحب محلہ ملکان "	۸ر	"
۸۳۹	۱۳۰۴۲	ملاجی اللہ بخش صاحب کولہو والے محمدی ضلع کھیری	۱ روپے ۴ر	کتب دینی
۸۴۰	۱۳۰۴۳	ملاجی اللہ بخش صاحب " "	پور	"
۸۴۱	۱۳۰۴۴	حافظ حکیم یوسف خان صاحب نعمانی چک ۲۰۲ گ ب لائلپور	لعہ ۸ر	جرم قربانی
۸۴۲	۱۳۰۴۵	نتھو صاحب موضع کلیان پور ضلع میرٹھ	۱ روپے ۴ر	صرف طلبہ
۸۴۳	۱۳۰۴۶	محمد امیر صاحب مدرس مدرسہ عربیہ شمس آباد بہاولپور	۱ روپے ۲ر	"
۸۴۴	۱۳۰۴۷	بادشاہ خاں قصبہ کورہ ضلع مین پوری	۴ ۱۱ر	"
۸۴۵	۱۳۰۴۸	عبدالغفور صاحب امام مسجد سکندر پور مظفرنگر	۱ روپے	جرم قربانی
۸۴۶	۱۳۰۴۹	علی اصغر سائل پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر	بجہ	"
۸۴۷	۱۳۰۵۰	عبدالرزاق صاحب نائب مدرس متھرا روڈ بلیا	دعہ	صرف طلبہ
۸۴۸	۱۳۰۵۱	مبلغ نذر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ماسٹر بدر الحسن صاحب بالائے قلعہ آشنہ بھوپال	ی ۲ر	"
۸۴۹	۱۳۰۵[illegible]	عبدالرشید صاحب بائی باغ مدنپورہ شہر بنارس	عہ	جرم قربانی
[illegible]	۱۳۰[illegible]	منشی مظہر الحق صاحب ناظم مطبخ قیمت چرم قربانی	صہ ۴ر	"
۸۵۱	۱۳۰[illegible]	قاری اصغر علی صاحب مدرس عربی دیوبند	عہ	"
[illegible]	[illegible]	اسٹیشن ماسٹر صاحب "	۱۰ر	"
۸۵۳	۱۳۰۵[illegible]	مولوی محمد اسحاق صاحب مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند	۸ر	"
۸۵۴	۱۳۰۵۷	قاضی محمد زاہد صاحب قصبہ شمس آباد ضلع اٹک	عہ	"
۸۵۵	۱۳۰۵۸	حسن رضا صاحب لکڑی اسٹاک گوئن تالاب لکھنؤ	عہ	رسالہ
۸۵۶	۱۳۰۵۹	ابوالمالک مولوی محمد موسیٰ صاحب موضع ڈنگولی ضلع مالدہ	ے	"
۸۵۷	۱۳۰۶۶	مولانا محمد علی صاحب مہتمم مدرسہ رشیدیہ تاجپور نیور سہاگی	عہ	"
۸۵۸	۱۳۰۶۸	عبدالرحمن صاحب موضع سائل پور ضلع جالندھر	۲ر	عطا بہی خواہان
۸۵۹	۱۳۰۶۹	میاں جان محمد جی صاحب قصبہ تلون "	۴ر	"
۸۶۰	۱۳۰۷۰	صاحبزادہ محمد اسحق صاحب " "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶۱	۱۳۰۷۱	صاحبزادہ محمد حیات صاحب قصبہ تلون ضلع جالندھر	۴ر	عطا خو
۸۶۲	۱۳۰۷۲	میاں جان محمد صاحب " " "	۴ر	"
۸۶۳	۱۳۰۷۳	شیخ محمد بخش صاحب موضع نورمحل "	۴ر	"
۸۶۴	۱۳۰۷۴	ماسٹر شاہ محمد صاحب مڈل سکول موضع گاندراں "	۴ر	"
۸۶۵	۱۳۰۷۵	نعمت علی صاحب " "	عہ	"
۸۶۶	۱۳۰۷۶	شرف الدین صاحب " " "	عہ	
۸۶۷	۱۳۰۷۷	چودھری محمد شفیع صاحب " "	عہ	
۸۶۸	۱۳۰۷۸	عمر دین صاحب رائیں " "	عہ	"
۸۶۹	۱۳۰۷۹	برکت علی صاحب " "	۴ر	"
۸۷۰	۱۳۰۸۰	نور محمد و فضل محمد صاحبان " "	۸ر	"
۸۷۱	۱۳۰۸۱	محمد اسمٰعیل صاحب موچی " "	عہ	"
۸۷۲	۱۳۰۸۲	ماسٹر نصیر الدین صاحب موضع سانده "	عہ	"
۸۷۳	۱۳۰۸۳	میاں غلام محمد صاحب موضع باہمنیان "	۴ر	"
۸۷۴	۱۳۰۸۴	ماسٹر عبدالغفور صاحب پرائمری سکول " "	۸ر	"
۸۷۵	۱۳۰۸۵	منشی علی محمد صاحب موضع داتیوال "	عہ	"
۸۷۶	۱۳۰۸۶	منشی نعمت علی صاحب " "	۴ر	"
۸۷۷	۱۳۰۸۷	احمد علی صاحب دوکاندار " "	۴ر	"
۸۷۸	۱۳۱۵۰	نواب مختار علی خان صاحب رئیس کرنال	۵ عہ	زکوۃ بہی خو
۸۷۹	۱۳۱۶۱	عبدالسلام صاحب مقام کٹھیار ضلع پورنیہ	ے	چرم
۸۸۰	۱۳۱۶۲	مستری محمد اسحاق صاحب ولن ملز ڈاکخانہ امرناتھ بمبئی	۵ عہ	صرف
۸۸۱	۱۳۱۶۳	" محمد اسحاق صاحب ولن ملز ڈاکخانہ امرناتھ بمبئی	کہ	زکو
۸۸۲	۱۳۱۶۴	" " " " "	عہ	صرف
۸۸۳	۱۳۱۶۵	ڈاکٹر شیخ مہتاب الدین صاحب پنشنر ہوشیارپور	۵ عہ	زکو
۸۸۴	۱۳۱۶۶	" " "	صہ	صرف
۸۸۵	۱۳۱۶۷	منشی غلام باری صاحب محرر تعلیم دہلی	اللعہ	متفر
۸۸۶	۱۳۲۰۸	نور محمد صاحب برتن والے چاوڑی بازار	۵ عہ	زکوۃ خوا
۸۸۷	۱۳۲۰۹	سراج الدین صاحب قصاب پورہ "	۴ر	عطا
۸۸۸	۱۳۲۱۰	عبدالستار صاحب مسجد کلو والی " "	۲ر	صرف
۸۸۹	۱۳۲۵۱	حافظ عبدالحکیم صاحب امام مسجد پٹوزہ ضلع بنگلہ (برما)	کہ	عہ

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۹۰	۱۳۲۵۲	حافظ عبدالحکیم صاحب امام مسجد پنٹوزہ ضلع بیگو	۱۲ر	صرف طلبہ
۸۹۱	۱۳۰۷۷	محمد الیاس صاحب پل بنگش نل والی گلی دہلی	للعہ	چرم قربانی
۸۹۲	۱۳۲۷۷	عبدالواحد صاحب بیکر چالیس گنج اکبرآباد	ے	عطا
۸۹۳	۱۳۲۷۸	عبدالستار صاحب محلہ قصابان قصبہ خورجہ	عہ	کتب وقفی
۸۹۴	۱۳۲۷۹	حافظ اللہ دیا صاحب مسجد خواجگان انبالہ	صہ	چرم قربانی
۸۹۵	۱۳۲۷۰	ایم اے رشید کسدن سکول ڈاکخانہ لومنی بردوا ضلع ن	سے	عطا
۸۹۶	۱۳۲۷۱	حفیظ احمد خانصاحب ڈسٹرکٹ جج عثمان آباد دکن	عہ	زکوۃ
۸۹۷	۱۳۲۷۲	مستری محمد صدیق صاحب رتن ورکشاپ نائی منڈی آگرہ	عہ	کتب وقفی
۸۹۸	۱۳۲۸۸	عبدالحی صاحب قصاب پورہ دہلی	ار	عطا
۸۹۹	۱۳۲۹۰	ڈاکٹر فیروز الدین صاحب رئیس سیالکوٹ	٦	رسالہ
۹۰۰	۱۳۳۲۱	بابو عبدالرحیم صاحب لکھنوی	للعہ	متفرق تبرعات
۹۰۱	۱۳۳۴۲	صوفی محمد شفیع صاحب پسرور ضلع ″	عہ	عطاہی خواہان
۹۰۲	۱۳۳۴۷	شیخ شاہ نواز خانصاحب ″ ″	عہ	″
۹۰۳	۱۳۳۴۸	چودھری محمد اقبال خانصاحب ″ ″	عہ	″
۹۰۴	۱۳۳۴۹	″ کریم الدین خانصاحب ″ ″	عہ	″
۹۰۵	۱۳۳۵۰	میاں نور محمد صاحب جنرل مرچنٹ ″ ″	۴ر	″
۹۰۶	۱۳۳۵۱	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ″ ″	مہر	″
۹۰۷	۱۳۳۵۲	ڈاکٹر سید آغا حسین صاحب ہسپتال ″	عہ	″
۹۰۸	۱۳۳۵۳	بابو عبدالقادر صاحب پوسٹ ماسٹر ″ ″	عہ	″
۹۰۹	۱۳۳۵۴	چودھری عبداللہ خانصاحب ″ ″	۸ر	″
۹۱۰	۱۳۳۵۵	حکیم عبداللطیف صاحب ″ ″	۱۲ر	″
۹۱۱	۱۳۳۵۶	سید سعادت علی صاحب پرنسپل کالج ″	عہ	″
۹۱۲	۱۳۳۵۷	حاجی خیرالدین صاحب ″ ″	عہ	″
۹۱۳	۱۳۳۵۸	حافظ عبداللطیف صاحب ″ ″	عہ	″
۹۱۴	۱۳۳۵۹	مستری نور محمد صاحب ″ ″	عہ	″
۹۱۵	۱۳۳۶۰	خدیجہ بیگم صاحبہ مقام دہوا ضلع ڈیرہ غازیخان	٦	″
۹۱۶	۱۳۳۶۱	نور احمد صاحب دوکاندار پسرور ضلع سیالکوٹ	۸ر	″
۹۱۷	۱۳۳۶۲	ماسٹر خورشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر پسرور ″	۸ر	″

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۱۸	۱۳۳۶۳	ڈاکٹر خورشید عالم صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	عہ	عطاہی خواہان
۹۱۹	۱۳۳۶۴	مولوی محمد دین صاحب ″ ″	عہ	″
۹۲۰	۱۳۳۶۵	کریم بخش صاحب ″ ″	عہ	″
۹۲۱	۱۳۳۶۶	اللہ رکھا صاحب ″ ″	عہ	″
۹۲۲	۱۳۳۶۷	صوفی محمد صادق صاحب ″ ″	عہ	″
۹۲۳	۱۳۳۶۸	عبدالعزیز و نور محمد صاحبان ″ ″	٦	″
۹۲۴	۱۳۳۶۹	حکیم کبیر خانصاحب ″ ″	۸ر	″
۹۲۵	۱۳۳۷۰	مستری غلام حسین صاحب ہائی سکول ″ ″	٦	″
۹۲۶	۱۳۳۷۱	ظفر احمد صاحب چونڈہ ″	۸ر	″
۹۲۷	۱۳۳۷۲	منجانب مسلمانان ″ ″	سے	″
۹۲۸	۱۳۳۷۳	بابو عبدالحمید خانصاحب ″ ″	۸ر	″
۹۲۹	۱۳۳۷۴	مولانا رحمت اللہ صاحب مدرس ″ ″	عہ	″
۹۳۰	۱۳۳۷۵	پیرزادہ غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر ″ ″	سے	″
۹۳۱	۱۳۳۷۶	مولانا محمد نذیر صاحب عربی ٹیچر ″ ″	عہ	″
۹۳۲	۱۳۳۷۷	مستری محمد دین صاحب ٹھیکیدار ″ ″	۴ر	″
۹۳۳	۱۳۳۷۸	مولانا حکیم محمد شفیع صاحب رئیس مبارکپورہ ″	عہ	″
۹۳۴	۱۳۳۷۹	مولانا حبیب اللہ صاحب مدرس ″ ″	٦	″
۹۳۵	۱۳۳۸۰	حکیم مولانا اکبر علی خانصاحب ″	عہ	″
۹۳۶	۱۳۳۸۱	حکیم محمد شفیع صاحب متصل دوڑ دروازہ ″	۸ر	″
۹۳۷	۱۳۳۸۲	شیخ عبدالکریم صاحب محلہ کھٹیکان ″	٦	″
۹۳۸	۱۳۳۸۳	شیخ چراغ الدین صاحب ڈاکٹر جرم ″ ″	٦	″
۹۳۹	۱۳۳۸۴	شیخ ہدایت اللہ ″ ″	عہ	″
۹۴۰	۱۳۳۸۵	مرزا محمد حسین صاحب محلہ سالوگوجر ″	٦	″
۹۴۱	۱۳۳۸۶	شیخ چراغ الدین صاحب تاجر پارچہ بیوپاریاں ″	عہ	″
۹۴۲	۱۳۳۸۷	″ محمد شریف صاحب بوٹ میکر بازار کھٹیکاں ″	عہ	″
۹۴۳	۱۳۳۸۸	″ امام الدین صاحب محلہ کشمیری ″	عہ	″
۹۴۴	۱۳۳۸۹	مہر احمد دین صاحب محلہ سالوگوجر ″	عہ	″
۹۴۵	۱۳۳۹۰	شیخ محمد اسلم صاحب محلہ ″	صہ	زکوۃ
۹۴۶	۱۳۳۹۱	چودھری عصمت اللہ صاحب ... سنگھ پورہ ″	۴ر	عطا

نمبر شمار	نمبر رسید گذشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید گذشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴۷	۱۳۳۹۲	ماسٹر نعمت اللہ صاحب موضع مالوکی ضلع جالندھر	عہ	زکوٰۃ [illegible]	۹۷۶	۱۳۴۴۲	منشی ابوالحسن صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۲ر	چرم قربانی
۹۴۸	۱۳۳۹۳	بابا نتھو صاحب " "	۲ر	عطا "	۹۷۷	۱۳۴۴۳	ہمشیرہ وقائی صاحبہ کریم دادخاں صاحب قصبہ محمدی "	للعہ	"
۹۴۹	۱۳۳۹۴	صوفی نور محمد صاحب " "	۸ر	"	۹۷۸	۱۳۴۴۴	منشی عبدالجلیل خانصاحب موضع دیمونہ "	للعہ	"
۹۵۰	۱۳۳۹۵	بابو برکت علی صاحب براز " "	۸ر	"	۹۷۹	۱۳۴۴۵	منشی اقتدار الحق صاحب قصبہ محمدی "	۹ر	"
۹۵۱	۱۳۳۹۶	حاجی رحمت علی صاحب موضع برجیاں کلاں "	لعہ	زکوٰۃ "	۹۸۰	۱۳۴۴۶	سید سخاوت علی صاحب " "	۲ر	"
۹۵۲	۱۳۴۰۱	مقصود احمد صاحب امام مسجد قصبہ سردھنہ میرٹھ	لعہ	تعمیر دفتر تنظیم	۹۸۱	۱۳۴۵۱	مولوی نور احمد صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم
۹۵۳	۱۳۴۰۲	عبدالحق صاحب بڑوت "	۸ر	"	۹۸۲	۱۳۴۵۲	شوق اللامیر صاحب سکنہ باگر تحصیل کھرو اٹ لتان	لعہ	چرم قربانی
۹۵۴	۱۳۴۰۳	بابو محمد موسیٰ صاحب پوسٹ ماسٹر " "	لعہ	"	۹۸۳	۱۳۴۵۳	محمد علی صاحب سوداگر کھر گھور بارہ ضلع گونڈہ	صہ	زکوٰۃ
۹۵۵	۱۳۴۰۴	محمد عبدالغنی صاحب قصبہ سردھنہ "	۶ر	چرم قربانی	۹۸۴	۱۳۴۵۴	حکیم ممتاز الدین صاحب محلہ تراہی شاہجہانپور	للعہ	چرم قربانی
۹۵۶	۱۳۴۰۵	بشیر خاں صاحب وغیرہ متصل جامع مسجد " "	للعہ	"	۹۸۵	۱۳۴۵۸	محمد حرمت علی صاحب وجد کتبخانہ اشرفیہ پھلواری شریف	۲ر	"
۹۵۷	۱۳۴۰۶	مسلمانان موضع کھرودہ جلال پور "	۹ر	"	۹۸۶	۱۳۴۵۹	شیخ عبدالباری صاحب "	۴ر	"
۹۵۸	۱۳۴۰۷	" " " "	۶ر	"	۹۸۷	۱۳۴۶۰	شیخ عبداللہ صاحب "	۴ر	"
۹۵۹	۱۳۴۰۸	مولوی داؤد خانصاحب امام " "	۸ر	صرف طلبہ	۹۸۸	۱۳۴۶۱	مولوی عبدالغنی صاحب تاجر عطر "	۴ر	"
۹۶۰	۱۳۴۲۵	شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر رنگ دہلی بازار "	۶ر	عطاء ہی خواہان	۹۸۹	۱۳۴۶۲	حکیم محمد اسحاق صاحب داناپور گوسہرم ضلع پٹنہ	ہے ۴ر	"
۹۶۱	۱۳۴۲۶	لئیق احمد صاحب امام مسجد قصبہ سردھنہ "	لعہ	کتب تقنی	۹۹۰	۱۳۴۶۳	نیاز علی امام پور چکسدر معرفت سانگلہ ہل متصل شیخوپورہ	۶ر	"
۹۶۲	۱۳۴۲۷	محمد حنیف صاحب بیوپاری قصبہ " "	لعہ	"	۹۹۱	۱۳۴۶۴	محمد محمود انگلوا صاحب بہروسا تحصیل ضلع سورت	ہے	صرف طلبہ
۹۶۳	۱۳۴۲۸	بابو امیر علی صاحب ملازم محکمہ فس کمبوہ دروازہ "	لعہ	تعمیر دفتر تنظیم	۹۹۲	۱۳۴۶۵	محمد احسان صاحب تحصیلدار سینئر امام باڑہ سہارنپور	۵ر	"
۹۶۴	۱۳۴۳۰	والدہ مظہر الحق صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۲ر	چرم قربانی	۹۹۳	۱۳۴۶۷	عبدالسبحان صاحب بلیا دی تیلن واڑہ ضلع ہگلی	صہ	عطا
۹۶۵	۱۳۴۳۱	زوجہ مولوی محمد یسین صاحب " "	۲ر	تعمیر دفتر تنظیم	۹۹۴	۱۳۴۹۱	رحمت اللہ صاحب پانی پت والے سبزی منڈی دہلی	ار	عطاء ہی خواہان
۹۶۶	۱۳۴۳۲	مولوی ظہیر الحق صاحب " "	۱۵ر	چرم عقیقہ	۹۹۵	۱۳۴۹۲	عبدالرزاق صاحب " "	ار	"
۹۶۷	۱۳۴۳۳	داروغہ صفی اللہ صاحب " "	لعہ	چرم قربانی	۹۹۶	۱۳۴۹۶	ملک ظفر خانصاحب رئیس ہڈالی ضلع سرگودھا	صہ	صرف طلبہ
۹۶۸	۱۳۴۳۴	منشی احمد خانصاحب ملازم ریاست " "	۰۱۳ر	"	۹۹۷	۱۳۴۹۰	کپتان ملک احمد یار خانصاحب " "	صہ	"
۹۶۹	۱۳۴۳۵	شیخ چھوٹے صاحب بھٹیارہ " "	۰۱۲ر	"	۹۹۸	۱۳۴۹۹	ملک محمد خانصاحب رئیس " "	لعہ	"
۹۷۰	۱۳۴۳۶	مسماۃ ننھی صاحبہ بھٹیارن " "	۰۱۲ر	"	۹۹۹	۱۳۵۰۱	عبدالحق صاحب دلال بائیچی اچھو جی دہلی	۲ر	عطاء ہی خواہان
۹۷۱	۱۳۴۳۷	مسماۃ رسولن بنت امانت اللہ صاحب " "	۰۱۲ر	"	۱۰۰۰	۱۳۶۱۹	شمس الدین صاحب مسجد کالی سبزی منڈی "	۲ر	"
۹۷۲	۱۳۴۳۸	منشی ظفر الحسن صاحب " "	۰۱۲ر	"	۱۰۰۱	۱۳۶۷۲	نصیر الدین صاحب ذعراب پورہ "	۴ر	"
۹۷۳	۱۳۴۳۹	والدہ نظام الحق صاحب " "	۰۱۲ر	"	۱۰۰۲	۱۳۷۰۱	زین الدین صاحب نواب والی مسجد " "	ار	"
۹۷۴	۱۳۴۴۰	خوشدامن مولوی ظہیر الحق صاحب "	۰۱۲ر	"	۱۰۰۳	۱۳۷۰۲	سراج الدین صاحب " "	۴ر	"
۹۷۵	۱۳۴۴۱	حافظ عبدالاحد صاحب " "	۱۵ر	"	۱۰۰۴	۱۳۷۰۳	بدر الدین صاحب کالی مسجد " "	ار	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمنة	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بحکمنة	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۰۵	۱۳۷۹۰	قمرالدین صاحب قصاب پورہ دہلی	سہر	عطایہی خواہان	۱۰۳۴	۱۳۸۲۳	اندرون خانہ مولانا غلام قادر صاحب مرحوم محمد پور سنساران	عار	عطایہی خواہان
۱۰۰۶	۱۳۸۰۶	حاجی محمد عظیم صاحب زرگر منجن آباد دستیاب بھاولپور	لہ	زکوۃ ″	۱۰۳۵	۱۳۸۳۵	مولوی محمد عثمان صاحب محمد پور سنساران بہاولپور	ی	″
۱۰۰۷	۱۳۸۰۷	شیخ کالے صاحب سوداگر پارچہ ″	۱۲ر	″	۱۰۳۶	۱۳۸۳۶	عبدالمالک خانصاحب دولت پور ″	عا	″
۱۰۰۸	۱۳۸۰۸	″ متھیلا صاحب ″ ″ ″	لہ	عطا ″	۱۰۳۷	۱۳۸۳۷	مولوی گل محمد صاحب ″ ″	عا سہر	″
۱۰۰۹	۱۳۸۰۹	″ محمد دین صاحب ″ ″ ″	سہر	″	۱۰۳۸	۱۳۸۳۸	مولوی یار محمد صاحب نعلساز منجن آباد ″	عہ	″
۱۰۱۰	۱۳۸۱۰	″ الہی بخش صاحب سلطانہ ″ ″	سہر	″	۱۰۳۹	۱۳۸۳۹	شیخ دوست محمد صاحب تاجر پارچہ ″ ″	صہ	زکوۃ ″
۱۰۱۱	۱۳۸۱۱	انور علیخانصاحب نائب تحصیلدار ″ ″	عہ	″	۱۰۴۰	۱۳۸۴۰	قاری ابوالحسن صاحب مدرس مدرسہ قادریہ ″ ″	لہ	عطا ″
۱۰۱۲	۱۳۸۱۲	محمد ایوب صاحب منصف و مجسٹریٹ ″ ″	صہ	کتب وقفی	۱۰۴۱	۱۳۸۴۶	مولانا حکیم محمد صالح صاحب میرپور خاص سندھ	صہ ۱ر	چرم قربانی
۱۰۱۳	۱۳۸۱۳	عبدالرحمن خانصاحب تحصیلدار ″ ″	سہ	عطایہی خواہان	۱۰۴۲	۱۳۸۸۰	عبداللطیف صاحب موضع آبہ ضلع سہارنپور	عہ	عطا
۱۰۱۴	۱۳۸۱۴	شیخ محمد حسن صاحب تھانہ دار ″ ″	لہ	″	۱۰۴۳	۱۳۸۸۱	محمد ایوب خانصاحب ″ ″ ″	لہ	″
۱۰۱۵	۱۳۸۱۵	میاں محمد بخش صاحب صراف ″ ″	۱۰	″	۱۰۴۴	۱۳۸۸۲	عبداللہ خانصاحب ″ ″ ″	لہ	″
۱۰۱۶	۱۳۸۱۶	مولانا غلام مصطفےٰ صاحب مدرس ″ ″	سے	″	۱۰۴۵	۱۳۸۸۳	احسان صاحب دوکاندار ″ ″ ″	لہ	″
۱۰۱	۱۳۸۱۷	میاں بہادر صاحب محمد پور سنساران ″	عہ	″	۱۰۴۶	۱۳۸۸۴	محمد اسحاق خانصاحب ″ ″ ″	لہ	″
۱۰۱	۱۳۸۱۸	میاں گامو و عبدالرحیم صاحبان ″ ″	۲ر	″	۱۰۴۷	۱۳۸۸۵	محمد عاشق خانصاحب ″ ″ ″	لہ	″
۱۰۱	۱۳۸۱۹	میاں غلام محمد صاحب ″ ″	لہ	″	۱۰۴۸	۱۳۸۸۶	فیض محمد خانصاحب ″ ″ ″	۸ر	″
۱۰۲	۱۳۸۲۰	میاں عبدالرحیم صاحب ″ ″	لہ	″	۱۰۴۹	۱۳۸۸۷	احسان خانصاحب ″ ″ ″	سہر	″
۱۰۲	۱۳۸۲۱	میاں عبداللہ صاحب ″ ″	عہ	″	۱۰۵۰	۱۳۸۸۸	احسان خانصاحب ″ ″ ″	للعہ	چرم قربانی
۱۰۲	۱۳۸۲۲	میاں محمد سلیمان صاحب ″ ″	عہ	″	۱۰۵۱	۱۳۸۸۹	عبداللطیف خانصاحب ″ ″ ″	۱۳	″
۱۰۲	۱۳۸۲۳	مولوی عاشق صاحب ″ ″	لہ	″	۱۰۵۲	۱۳۸۹۰	حمیدن صاحبہ ″ ″ ″	۱۳	″
۱۰۲	۱۳۸۲۴	منشی عبدالرحمن صاحب ″ ″	سہر	″	۱۰۵۳	۱۳۸۹۱	خورشید خانصاحب ″ ″	۹	″
۱۰۲	۱۳۸۲۵	مہا صاحب ″ ″	عہ	″	۱۰۵۴	۱۳۸۹۵	حافظ عبدالرحمن صاحب قصبہ جائس ضلع رائے بریلی	لعہ	چرم قربانی
۱۰۲	۱۳۸۲۶	حاجی محمد صدیق صاحب ″ ″	لہ	″	۱۰۵۵	۱۳۸۹۶	عبدالحمید صاحب ″ ″ ″	للعہ	″
۱۰۲	۱۳۸۲۷	نور احمد صاحب حجام ″ ″	لہ	″	۱۰۵۶	۱۳۸۹۷	محمد شمس الحق صاحب جاترا باڑی ڈھاکہ	سہر	عطا
۱۰	۱۳۸۲۸	میاں مخدوم صاحب ″ ″	عہ	″	۱۰۵۷	۱۳۸۹۸	حمید الرحمن صاحب محلہ مبارکپور قنوج	عہ ۵	چرم قربانی
۱۰۲	۱۳۸۲۹	فیض احمد صاحب ″ ″	لہ	″	۱۰۵۸	۱۳۸۹۹	حکیم احمد جمیل صاحب ڈاکخانہ سیدپور بدایوں	ہے	زکوۃ
۱۰۱	۱۳۸۳۰	امام الدین صاحب مستری ″ ″	عہ	″	۱۰۵۹	۱۳۹۰۰	منشی الحسن خانصاحب ″ ″ ″	عا	چرم قربانی
۱۰	۱۳۸۳۱	مولوی خلیل الرحمن صاحب ″ ″	عہ	″	۱۰۶۰	۱۳۹۰۱	مولوی خلیل خانصاحب موضع جاجوہ ضلع سہارنپور	عا	″
۱۰۱	۱۳۸۳۲	مساۃ زینب بی بی صاحبہ ″ ″	سہر	″	۱۰۶۱	۱۳۹۰۲	مولوی عبدالعزیز صاحب گوٹ چک ۲۰ تہر پارکر سندھ	لہ	″
۱۰	۱۳۸۳۳	مولوی سلطان محمد صاحب ″ ″	۱۱ر	″	۱۰۶۲	۱۳۹۰۳	شیخ محمد صدیق صاحب تاجر دو دروازہ سیالکوٹ	لہ	عطایہی

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۶۳	۱۳۹۶۴	شیخ غلام قادر صاحب محلہ شیخان سیالکوٹ	۶ر	عطا بہی خواہان
۱۰۶۴	۱۳۹۶۵	میر خانصاحب محلہ موری دروازہ "	ـلـه	"
۱۰۶۵	۱۳۹۶۶	ماسٹر عمر دین صاحب میلہ پورہ "	ـلـه	"
۱۰۶۶	۱۳۹۶۷	عمر دین صاحب شہر یان "	ـلـه	"
۱۰۶۷	۱۳۹۶۸	محمد عبداللہ صاحب " "	۸ر	"
۱۰۶۸	۱۳۹۶۹	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دواخانہ یونانی مالیگڈک	صه	"
۱۰۶۹	۱۳۹۷۰	حافظ محمد صادق صاحب چوک نعلیان "	ـلـه	"
۱۰۷۰	۱۳۹۷۱	حکیم عبدالعزیز صاحب محلہ بٹہ "	۴ر	"
۱۰۷۱	۱۳۹۷۲	ملک نادر علی صاحب بازار " "	۸ر	"
۱۰۷۲	۱۳۹۷۳	حکیم محمد پردیسی صاحب " "	۴ر	"
۱۰۷۳	۱۳۹۷۴	ملک الف دین صاحب " "	۵ر	"
۱۰۷۴	۱۳۹۷۵	منظاور علی صاحب " "	ـلـه	"
۱۰۷۵	۱۳۹۷۶	چودہری محمد دین صاحب محلہ سالوگوجر "	۸ر	"
۱۰۷۶	۱۳۹۷۷	حاجی محمد صدیق صاحب سائیکل مرچنٹ بازار دلاور گنج شاہجہانپور	۶ر	چرم قربانی
۱۰۷۷	۱۳۹۷۸	ماسٹر حشمت اللہ صاحب انصاری بازار جیل "	عه	"
۱۰۷۸	۱۳۹۷۹	مولانا کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ "	ـلـه	متفرق تعمیر
۱۰۷۹	۱۳۹۸۰	منشی محمود الحسن خانصاحب محلہ "	عه	"
۱۰۸۰	۱۳۹۸۱	مولوی شفاعت اللہ صاحب انصاری بازار جیل "	۴ر	"
۱۰۸۱	۱۳۹۸۲	مولانا محمد رشید صاحب تاجر پارچہ رنگ محلہ "	۶ر	"
۱۰۸۲	۱۳۹۸۳	منشی محبوب علی صاحب بازار جیل "	ـلـه	"
۱۰۸۳	۱۳۹۸۴	منشی نذیر الدین صاحب " "	ـلـه	"
۱۰۸۴	۱۳۹۸۵	مولانا احمد سعید صاحب رنگ محلہ "	عه	"
۱۰۸۵	۱۳۹۸۶	ڈپٹی امام الدین صاحب مجسٹریٹ محکمہ نہر بازار جیل "	صه	"
۱۰۸۶	۱۳۹۸۷	حکیم سید جمیل الدین خانصاحب محلہ بھید کلاں "	ـلـه	زکوۃ "

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۸۷	۱۳۹۸۸	حکیم ممتاز الدین صاحب محلہ تراہی شاہجہانپور	ـلـه	متفرق تعمیر
۱۰۸۸	۱۳۹۹۰	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند	سے	عطا
۱۰۸۹	۱۳۹۹۸	شیخ عبدالکریم صاحب پنشنر جج سولجر بازار صدر کراچی	۱۲ر	تعمیر دارالطلبہ
۱۰۹۰	۱۴۰۰۳	ماسٹر محمد دین صاحب بیرون دار پورہ سیالکوٹ	عه	عطا بہی خواہان
۱۰۹۱	۱۴۰۰۴	چودہری عبدالرشید صاحب "	۶ر	" "
۱۰۹۲	۱۴۰۰۵	شیخ الہی بخش صاحب گھڑی ساز صدر بازار "	ـلـه	"
۱۰۹۳	۱۴۰۰۶	ایم سردار خاں صاحب سردار لانڈری "	ـلـه	"
۱۰۹۴	۱۴۰۰۷	حکیم ابو الرشید صاحب صدر بازار "	ـلـه	"
۱۰۹۵	۱۴۰۰۸	مولوی محمد رمضان صاحب قمر بی اے " "	ـلـه	"
۱۰۹۶	۱۴۰۰۹	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب صدر بازار "	ـلـه	"
۱۰۹۷	۱۴۰۱۰	چودہری کلو صاحب " "	ـلـه	"
۱۰۹۸	۱۴۰۱۱	منشی ابوالحسن صاحب قصبہ سیکری مظفرنگر	۲ر	متفرق قیمت طلبہ
۱۰۹۹	۱۲۹۵۲	حضرت میانصاحب مدرس عربی دیوبند	للعه	"
۱۲۰۰	۱۲۹۵۲	منشی نعمت اللہ صاحب محلہ شاہجہانپور	۱۰ر	زکوۃ
۱۲۰۱	۱۲۹۵۳	تاج محمد صاحب دوکان مسجد سکندہ والی امرتسر	بے	عطا بہی خواہان
۱۲۰۲	۱۲۸۹۴	محمد عمر صاحب محلہ نجاران معدن گنج سہارنپور	للعه	زکوۃ

میزان دوامی اوقاف	سمالللعه ۱۱ر۶
" دوامی بہی خواہان	۱ماہعه ۶ر۳
" عمومی	للعمالعه ۱۵ر۶
" بلا رسیدات	سالعه ۲ر۶
کل میزان	عه ۳ر۹

فہرست کتب وقفی واشیاء متفرق

موصولہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۶ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۱۰۵	مولانا عبد الجلیل صاحب منصف قصبہ دیوبند	الترغیب والترہیب مصری مجلد ایک عدد
۲	۱۰۶	منجانب رجمنٹ ۶ مرسلہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب روائی معرفت پوسٹ ماسٹر اوسہ تحصیل مری (راولپنڈی)	دری صف نما خورد وکلاں ۲ عدد - قرآن شریف مجلد معہ جزدان ۴ عدد قرآن شریف پارہ نما مجلد ۹ عدد - نماز مترجم مجلد ایک عدد ادب المفتی (۳ عدد)
۳	۱۰۷	مولانا مفتی سید محمد عمیم الاحسان	
۴	۱۰۸	شیخ رضی الرحمٰن صاحب صدیقی تعلقہ دار گدنپور ضلع ہردوئی	سر تہہا دتین (۴ عدد)
۵	۱۰۹	حکیم مولوی بشیر احمد صاحب قریشی مقام	شمس بازغہ قلمی مجلد مستعملہ (ایک عدد)
۶	۱۱۰	مولانا حکیم عبد الحق صاحب مدرس شاخ عربی ہائی اسکول فتحپور	اشرف السوانح غیر مجلد (۳ جلد)
۷	۱۱۱	سید مقبول حسن صاحب بلگرامی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون۔	سمت قبلہ (ایک عدد)
۸	۱۱۲	فراہیم لخانصاحب رئیس لودہا بسی ضلع علیگڈھ	قرآن شریف مجلد معہ جزدان وچوبی (۵ عدد)
۹	۱۱۳	مولانا مولوی محمد ذکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم	بذل المجہود کامل (ایک نسخہ)
۱۰	۱۱۴	منجانب شاہ الطاف الرحمٰن صاحب وغیرہ قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	قصائد بدر چاچ قلمی (ایک عدد) دستور المبتدی (ایک عدد) مجموعہ میزان الصرف وغیرہ (ایک جلد)
۱۱	۱۱۵	حاجی محمد امین صاحب تاجر ادویہ کوتولا اسٹریٹ کلکتہ	مشین گھاس کاٹنے کی (ایک عدد)
۱۲	۱۱۶	حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہٗ	القول منصور فی ابن منصور۔
۱۳	۱۱۷	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی قصبہ مئو ناتھ بھنجن مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم اعظم گڈھ	اہل دل کی دلآویز باتیں حصہ دوم (۲ نسخہ) ارشاد الثقلین (۱ نسخہ)
۱۴	۱۱۸	حکیم محتشم الدین صاحب محلہ مخدوم زادگان پانی پت ضلع کرنال	شرح جامی مکمل جلد بوسیدہ (ایک نسخہ) سراجی جلد بوسیدہ (ایک نسخہ) الفیہ ابن مالک غیر مجلد (ایک نسخہ) ہدایۃ النحو غیر مجلد (ایک نسخہ) قال اقول غیر مجلد (ایک نسخہ) شمسیہ غیر مجلد (ایک نسخہ) ہدایۃ الحکمۃ غیر مجلد (ایک نسخہ) فصول اکبری مجلد (ایک نسخہ)

اہم کوائف سنویہ دارالعلوم دیوبند

بابتہ سنہ ۱۳۶۶ ہجری!

اَلحمدُ لِلّٰہِ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الذین اصطفیٰ۔ **اما بعد**۔ حق تعالیٰ جل مجدہٗ کا بیحد و بیشمار شکر ہے کہ مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند نے اپنی عمر کے اٹھتر سال پورے کرکے اناسیویں سال میں قدم رکھا۔ یہ اسکا اٹھترواں **سالنامہ** ہے، جو "بہی خواہان دارالعلوم" کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

سنہ ۱۳۶۶ھ جس کی بابت یہ سالنامہ حاضر کیا جارہا ہے، عام ملکی حالات کی نزاکت اور پیچیدگیوں کے اعتبار سے جیسا کچھ گذرا ہر اہل نظر سے مخفی نہیں ہے۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی ہے کہ حالات کی نزاکت کے اثرات سے "دارالعلوم" محفوظ رہا اور الحمدللہ کہ عام نظم ونسق اور تعلیم وتعلم کے اعتبار سے نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام کو پہونچا۔

ذیل میں چند اہم کوائف سنویہ کا اجمالی ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ ہمدردان دارالعلوم کے لئے موجب بصیرت ہوں اور دارالعلوم کے یکساں کوائف بذیل تاریخ محفوظ ہیں۔

ارکان مجلس شوریٰ مجلس شوریٰ، دارالعلوم کے نظم ونسق کی سب سے بڑی ذمہ دار مجلس ہے اور یہ عظیم و وسیع ادارہ دراصل اسی مجلس کی نگرانی اور رہنمائی میں تمام کام انجام دیتا ہے، یہ مجلس ملک کے مایۂ ناز اصحاب دتدین وتقویٰ اور ارباب فہم وتدبر پر مشتمل ہے۔ اس مجلس کے ارکان محترم کے اسمار گرامی اسی سالنامہ میں کسی دوسری جگہ درج کئے جارہے ہیں۔ مجلس نے اپنے حالیہ اجلاس منعقدہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۶ھ میں اس مجلس کے لئے دو نئے ارکان کا انتخاب کیا ہے۔

ان میں سے ایک حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی (فاضل دیوبند) ہیں جو اسلامی ہند میں اتنی کافی شہرت رکھتے ہیں کہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ دوسرے عالیجناب مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب گنگوہی (فاضل دیوبند) ہیں، آپ کی شخصیت کے تعارف کے لئے صرف اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ آپ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ سرہ کے پوتے ہیں اور آپ کو علم وفضل فہم وذکاوت اور تدین وتقویٰ۔ نیز میں اپنے اسلاف سے حصہ وافر ملا ہے۔ امید ہے کہ ان ہر دو بزرگوں کا انتخاب دارالعلوم کے لئے موجب خیر وبرکت ہوگا۔

وفود اور زائرین دارالعلوم کی عظمت وشہرت کے چرچے سن سنکر اسے دیکھنے کے لئے اکثر شائقین وفود کی شکل میں اور تنہا تشریف لاتے رہتے ہیں، ان واردین میں ہر مذہب وملت کے افراد شامل ہوتے ہیں، اس سال جو وفود اور افراد دارالعلوم کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) **وفد ندوۃ العلمار لکھنؤ** ندوۃ العلمار کے طلبار کا یہ وفد زیر نگرانی مولانا عبدالسلام صاحب پروفیسر ندوۃ العلما وسط محرم سنہ ۱۳۶۶ھ میں آیا اور دو دن تک ہمارے طلبار سے دوستانہ مذاکرات وتبادلۂ خیالات کرتا رہا۔ اس وفد نے اکابر اساتذۂ دارالعلوم سے بھی استفادہ کیا۔ اور طلبار کے ایک جلسہ عام میں جانبین سے تبادلۂ افکار کیلئے تقریریں کی گئیں۔

مدراس کا پہلا وفد ماہ صفر میں تجار مدراس کا ایک وفد زیر قیادت ملک التجار حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دارالعلوم کو دیکھنے کے لئے آیا اس وفد نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا اور یہاں سے بہت زیادہ مسرور اور متاثر واپس ہوا۔

مدراس کا دوسرا وفد۔ ۲۵ر شوال کو اہل مدراس کا ایک دوسرا وفد آیا، یہ وفد بھی مدراس کے معزز تجار پر مشتمل تھا اپنے پیشرو وفد کی طرح اس نے بھی دارالعلوم کا نہایت عمیق مطالعہ کیا۔ اور دارالعلوم کے نظم ونسق کی خوبیوں، اساتذہ وکارکنوں کے اخلاص للہیت، طلبہ کے تعلیمی انہماک اور دارالعلوم کے بے لوث مذہبی ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔

ان وفود کے دیوبند تشریف لانے اور دارالعلوم کو بچشم خود دیکھ لینے کے بعد اس کی عظمت کا جو نقش ارکان وفد کے قلب میں قائم ہوا وہ یقیناً بیان وتقریر کے ذریعہ نہ ہو سکتا۔ چنانچہ اسی بلاواسطہ تاثر کا نتیجہ تھا کہ احقر مہتمم کے مختصر سفر مدراس کے موقع پر اہل مدراس نے "دارالعلوم" کی خدمت جس فراخدلی سے کی اس سے تمام حضرات بھی خواہان واقف ہیں ان وفود کے علاوہ جو بیشمار افراد وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے ہیں ان میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں،

عالیجناب حاجی محمد صدیق صاحب رئیس دہلی، عالیجناب شیخ عبدالعزیز صاحب رئیس ہوشیارپور۔ مسٹر ڈبلیو ڈبلیو ہارڈمور سول اینڈ سشن جج سہارنپور۔ مسٹر بشیشر ناتھ رکن جوڈیشنل کمیٹی حیدرآباد دکن۔ مسٹر ڈی۔ آئی ماتھر ڈویژنل اکاؤنٹنٹس افیسر ای۔ ڈبلیو۔ آر

اکابر دارالعلوم کے تبلیغی اسفار۔ مبلغین وسفرائے دارالعلوم کے تبلیغی اسفار کے علاوہ اکابر دارالعلوم بھی وقتاً فوقتاً تبلیغی سفر فرماتے رہتے ہیں۔ خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ اور راقم الحروف مہتمم کے لئے اپنی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اس خدمت کو انجام دینا بھی ناگزیر سا ہو گیا ہے۔ ہمارے ان تبلیغی اسفار کی تعداد کثیر ہے۔ بحمدللہ ان سفروں سے بیشمار مسلمانوں کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوئی اور ان کے نتائج خاطر خواہ برآمد ہوئے۔

احقر مہتمم نے اس سال جو اسفار کئے ان میں تین سفر خصوصی اہمیت رکھتے ہیں، ایک صوبہ بنگال کا سفر جس میں تقریباً ایک ماہ تک شب وروز مسلسل مصروفیت رہی اور نہ صرف بنگال کے بہت سے مقامات پر بیشمار مسلمانوں تک اسلام کی صحیح تعلیمات پہونچائی گئیں۔ بلکہ دوران سفر میں یو۔ پی کے بہت سے مقامات پر بھی بڑے بڑے جلسوں میں تقریریں کرنی پڑیں الحمدللہ کہ ان تقریروں کے اثرات نہ صرف سامعین کے حق میں مفید رہے۔ بلکہ دارالعلوم کو بھی ان سے فائدہ پہونچا اور دارالعلوم کے صحیح مسلک کو سمجھ لینے کے بعد کتنے ہی گم کردہ راہ لوگوں نے اپنے عقائد درست کر کے مسلک صحیح کو اختیار کر لیا۔

دوسرا اہم سفر رمضان المبارک میں مدراس کا ہوا اس سفر میں تبلیغی فوائد کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کو مالی منفعت بھی ہوئی اور مدراس کے اس سفر میں اہل خیر نے مبلغ سینتالیس ہزار روپیہ دارالعلوم کی امداد کے سلسلہ میں پیش کئے۔ فجزاھم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء

تیسرا اہم سفر حیدرآباد دکن کا ہوا۔ حیدرآباد وسکندرآباد کی مشترک اور سب سے بڑی انجمن نے جو ہر سال اپنے تبلیغی پروگرام کے ماتحت اعیان ملک سے سیرۃ نبوی پر تقریر کراتی ہے احقر کو اپنے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے منتخب کر کے دعوت نامہ بھیجا۔ جو قبول کر لیا گیا۔ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ کے پہلے ہفتہ میں روانگی ہوئی، اسٹیشن سکندرآباد اور پھر پہلی حیدرآباد کے اسٹیشنوں پر مختلف عمائد اور فضلاء دیوبند نے استقبال کیا۔ جلسہ سکندرآباد اور حیدرآباد کے درمیانی میدان میں منعقد ہوا۔ احقر کے جلسہ گاہ میں پہونچنے پر رضاکاران نے قصیدۂ تہنیت سے خیر مقدم کیا اور مقررہ وقت پر سیرۃ کی پر تقریر ہوئی۔ اس سفر میں تقریباً ڈیڑھ ماہ صرف ہوا۔ دوران قیام حیدرآباد میں شہر کے مختلف جلسوں سے دعوتیں

آتی رہیں اور تقریریں کیجاتی رہیں، چند دن کے بعد اضلاع اور نواح دکن سے دعوتیں آنی شروع ہوئیں چنانچہ گلبرگہ نظام آباد۔ ورنگل پربھنی وغیرہ سے دعوت نامے پہونچے اور جلسوں میں شرکت کی گئی۔ اس سلسلہ میں دارالعلوم کیلئے بھی مساعی جاری رکھی گئیں۔ انجمن لجنۃ فضلاء دکن نے جو بلدۂ حیدرآباد میں قایم ہے احقر کو عصرانہ دیا اور سپاسنامہ پیش کیا جس کے جواب میں تقریر ہوئی، بحیثیت مجموعی دکن کا یہ سفر ایک کامیاب سفر تھا اور دارالعلوم دیوبند کے وہ روایتی تعلقات جو دکن کی فیاض سلطنت اور ملک سے وابستہ ہیں اس سفر سے مزید استحکام پذیر اور شگفتہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں سرا کبر حیدری نے بھی چائے پر مدعو کیا اور دارالعلوم کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ وللہ عاقبۃ الامور۔

اہم معائنہ جات

۱۳۶۰ھ

یوں تو ہر سال کیطرح اس سال بھی بہت سے حضرات نے دارالعلوم کو دیکھنے کے بعد اس کے متعلق اپنے تاثرات کو قلمبند فرمایا۔ لیکن اس جگہ ان سب کا درج کرنا دشوار ہے۔ ذیل میں چند اصحاب کے تاثرات درج کئے جاتے ہیں، جنسے ان بہی خواہان دارالعلوم کو جو یہاں تشریف لاکر بچشم خود دارالعلوم کو ابتک نہیں دیکھ سکے ہیں دارالعلوم کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

مسٹر ڈبلیو ڈبلیو پرائڈ مور سول وسیشن جج سہارنپور

آج بسلسلہ معائنہ میرا آنا دیوبند ہوا میں نے خیال کیا کہ یہاں کے اُس کالج کو بھی دیکھنا چاہیئے جس کے متعلق میں نے بہت کچھ سنا ہوا ہے، میں کالج پہونچا جہاں مجھے بہت خاطرداری سے لیا گیا، مجھے کالج کا نقشہ دکھلایا گیا جو مجھکو نہایت دلچسپ معلوم ہوا، میں ان حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اسلامی کلچر کا یہ عمدہ مرکز دکھلایا

(ترجمہ انگریزی)

مسٹر ایس ڈی اوتار میرٹھ

سالانہ معائنہ کے سلسلہ میں میرا آنا مختصر مدت کے لئے دیوبند ہوا میں نے اس موقعہ سے مدرسہ ہذا کو دیکھنے کا فائدہ حاصل کیا اس کالج کے متعلق میں ہمیشہ بہت کچھ سنتا رہتا تھا، ذمہ داران کالج نہایت مہمان نواز اور مہربان ہیں، انہوں نے مجھے تمام چیزیں دکھلائیں اور آج جو کچھ میں نے دیکھا میرے لئے نہایت دلچسپی کی چیز تھی خصوصی دلچسپ چیز کالج کا کتب خانہ ہے جس میں بعض بہت قدیم اور قیمتی مخطوطات ہیں میں منتظمین مدرسہ کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کالج کو دیکھنے کا موقعہ دیا۔

(ترجمہ انگریزی)

جناب مریت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب (مدراس)

"۴ مارچ کو دارالعلوم میں وارد ہوئے جبکہ احقر دیوبند میں موجود تھا۔ موصوف نے حسب ذیل معائنہ تحریر فرمایا"

آج بتاریخ ۲۴ رمارچ ۱۹۴۱ء کو احقر حاجی مرآت محمد اسمٰعیل نے آکر مدرسہ دارالعلوم کا معائنہ کیا بعض حضرات مدرسین سے ملاقات کی، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب (صدر مہتمم دارالعلوم) سے بھی ملاقات کرکے دل بہت خوش ہوا۔ اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ سے ملاقات نہ کرنیکا بہت افسوس ہوا، چونکہ ممدوح باہر سفر میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ میرے محترم بزرگ حضرت مولانا محمد مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مدرسہ کے تمام دفاتر اور عمارات اور ہر قدیم و جدید چیز کا تفصیلی معائنہ کرایا اس سے پہلے تقریباً بیس سال ہوئے جب میں مدرسہ حاضر ہوا تھا بہ نسبت اس وقت کے اب مدرسہ کے ہر شعبہ میں بہت زیادہ ترقی دیکھی اور مدرسہ کے نظام اور خرچ وغیرہ ہر چیز میں ایک خاص سلیقہ دیکھکر دل بہت خوش ہوا۔ خدا کی مہربانی ہے وہی مدرسہ کو چلا رہا ہے اور دارالعلوم کے دشمن جو دارالعلوم کے متعلق غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں وہ بالکل غلط معلوم ہوا انشاء اللہ العزیز میں بھی حتی المقدور مدرسہ کی امداد کرونگا اور اس کی امداد میں کوشش کرونگا۔

جناب ڈی وی ماتھر صاحب ڈویزنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو ریلوے

یہاں کے مختصر قیام کے دوران میں مجھے مدرسہ عربی دیوبند کے دیکھنے کا موقع ملا۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (صدر مہتمم دارالعلوم) نے مجھے مدرسہ اور خصوصاً کتب خانہ کھلایا، ان کی اس مہمان نوازی کا میں ممنون ہوں۔ کتب خانہ کے کم و بیش موجودہ طرز پر رکھے جانے سے میں بہت متاثر ہوا۔ یہ ادارہ سادہ طرز معاشرت اور بلند خیالی کا نمونہ اپنے طلبہ کے لئے پیش کرتا ہے طلبہ میں سے بعض غیر ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی)

عالیجناب محمد محسن صاحب جیلانی رئیس ترنڈہ ریاست بہاولپور

میرا مدت سے اشتیاق تھا، کہ میں دیوبند میں جاکر دارالعلوم کے فیوضات سے مستفیض ہوکر سعادت حاصل کروں۔ بحمد اللہ کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے حصول سعادت کا موقعہ بخشا۔

جب دارالعلوم میں پہونچا۔ مختلف شعبہ جات کا مشاہدہ و معائنہ کیا، جناب صدر مہتمم صاحب نے بڑی عنایت سے ہر چیز کی وضاحت فرمائی میں ان کا بہت ہی ممنون ہوں۔ دینی اداروں میں تربیت جسمانی کی طرف مطلق توجہ نہیں دیجاتی مگر یہ فخر کارکنان دارالعلوم ہذا کو حاصل ہے کہ ورزش جسمانی کی طرف کافی توجہ دیجاتی ہے، جو انشاء اللہ قوم کے لئے بہتری کا باعث ہوگا۔ مغرب کے طوفان الحاد و دہریت کے مٹانے کے لئے اور خالص اسلامی جذبہ پیدا کرنے کے لئے یہ واحد ادارہ ہے، خداوند کریم دن دونی اور رات چوگنی ترقی روزی کرے آمین۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کا وجود مسعود اس ادارہ کے لئے غنیمت ہے میں نے ان کی شرف باریابی حاصل کرکے مسرت روحانی حاصل کی یہ میری خوش قسمتی ہے۔

جناب ایم اسمٰعیل صاحب مدراس

میری بڑی تمنا تھی کہ اس کالج کو دیکھوں لیکن تین گھنٹہ سے زیادہ ٹھہرنیکا موقع نہ ملا۔ جس کی وجہ سے کالج کے کاروبار کو تفصیل کے ساتھ نہیں دیکھ سکا۔ طلبہ کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ ہے۔ تعلیم واقعی نہایت موثر ہے۔ عمال اپنے متعلقہ کام میں ہر نہج کی ترقی کرنے میں بہت محنت برداشت کرتے ہیں۔

میری رائے ہے کہ یہ حضرات مخلص اور محنتی ہیں۔ (ترجمہ انگریزی)

جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات دہرہ دون ڈویژن

متولیان اور منتظمان دار العلوم نے جو تکلیف میرا تعارف کرانے ا
اس بے نظیر ادارہ کو دکھلانے میں گوارا فرمائی اس کے شکریہ کے طور پر میں یہ سطور تحریر کرتا ہوں، محمد حسین نے
درجات وکتب خانہ و دار الطلبہ دکھلائے میں یہاں کی سادہ زندگی اور تعلیم کو دیکھ کر بہت ہی زیادہ متاثر ہوا۔
بالکلیہ تخیلات مشرقی کے مطابق ہے کتب خانہ ایک اچھی چیز ہے جسمیں بہت سی نادر مخطوطات ہیں اس کو دیکھ
حقیقتاً ایک شرف ہے۔ آمدنی اور خرچ کا حساب رکھنے اور ریکارڈ اور رجسٹروں کی ترتیب کا طریقہ مجھے تفصیل
ساتھ بتلایا گیا۔ اور مجھے مبارکباد دینی چاہیئے اُن لوگوں کو جنہوں نے ان کاموں کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی
ہیں۔ اور تمام مذکورہ بالا امور کو ایسے مکمل طریق سے انجام دیتے ہیں، ان کاموں میں کوئی بھی کمی نہیں ہے۔ ترجمہ انگریزی

جناب بشوا ناتھ مکرجی ڈویژنل اکاؤنٹنٹ محکمہ زراعت

عربی کالج دیوبند اپنی نوعیت کا ایک بیش بہا
ادارہ ہے کیونکہ اس میں نادر کتابیں اور
مخطوطات موجود ہیں، یہاں کا عملہ اور دائرہ اہتمام سادگی اور بلند خیالی کا نمونہ ہیں، ان کی ذاتی نگرانی نے طلبہ
بہترین اور اثر انداز اخلاق میں رنگ دیا ہے۔ سب کے سب تعلیم کے حاصل کرنے میں مشغول ہیں اور اس انہماک
میں انہیں اپنی معمولی آرام و آسائش کا بھی خیال نہیں ہے۔
شعبہ حساب جدید اور علمی اصول کے مطابق چلایا جا رہا ہے۔ لیکن اس میں یہ خوبی ہے۔ کہ قدیم حسابی طریقہ کی
شان باقی رکھی گئی ہے، میں اس شعبہ کو زیادہ تفصیل سے اپنے آیندہ معائنہ کے وقت دیکھونگا۔
کتبخانہ۔ عجائب خانہ اور کتابوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا طریقہ اسقدر موثر ہے کہ میرا دل چاہتا تھا کہ اس
شعبہ سے کچھ عرصہ مستفیض ہوں۔ مشرقی مسائل کے محققین کے لئے یہ ایک متبرک جگہ ہے، عمارت صاف اور بہتر
ہے اور اس کی شکست و ریخت پر نظر رکھی جاتی ہے تمام دنیا کے طلبہ یہاں آکر جمع ہو گئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے
سے ایسے عمدہ طریقہ سے مل جل گئے ہیں کہ ایک سرسری نظر سے دیکھنے والے کے لئے ان کے وطن کا فرق معلوم
کرنا دشوار ہے۔ یہ سب اس خدا پرست فضا میں جسمیں کہ یہ رہتے ہیں خوش و خرم ہیں۔
میں مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (صدر مہتمم دار العلوم) کا نہایت ممنون ہوں جنہوں نے کشادہ دلی سے تمام
دار العلوم مجھے دکھلایا۔　　(ترجمہ انگریزی)

اجرائے رسالہ

عرصہ سے دار العلوم کے ارباب حل وعقد ایک ایسے رسالہ کے اجرا کی ضرورت محسوس کر رہے
تھے جس کے ذریعہ دار العلوم کے کوائف وحالات بر وقت بہی خواہان دار العلوم تک پہونچائے جاسکیں، اور اسی کے
ساتھ کچھ علمی خدمت بھی ہوتی رہے، چنانچہ اس سال "ماہنامہ دار العلوم" کے نام سے اس رسالہ کا اجرا عمل میں آگیا
اور الحمد للہ کہ کوائف دار العلوم کی اشاعت کے ساتھ ساتھ وہ ایک حد تک علمی خدمت بھی انجام دے رہا ہے۔ ••

جلسہ تقسیم انعام

سنین ماضیہ کی طرح اس سال بھی ۲۳ جمادی الثانی کو جلسہ تقسیم انعام امتحان سالانہ
زیر صدارت حضرت مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کٹھوری رکن مجلس شوریٰ دار العلوم منعقد ہوا
دہلی، میرٹھ، مظفر نگر، سہارنپور، اضلاع صوبہ پنجاب وغیرہ سے کافی تعداد میں حضرات ہمدردان دار العلوم نے شرکت کی

بت سفر گوارا فرمائی۔ احقر مہتمم نے سنہ ۵۹ھ کے متعلق مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔
حضرت صدر المدرسین اور حضرت صدر مہتمم صاحب مدظلہم نے نہایت عالمانہ تقریریں ارشاد فرمائیں، اور کامیاب
بار کو انعام تقسیم کرکے ان کے حوصلے بڑھائے گئے۔ اہل خیر اور ہمدردان علوم دینیہ انعام طلبہ کے لئے جو رقوم اور کتب
شیا خصوصیت کے ساتھ عنایت فرماتے ہیں ضرورت ہے کہ ارباب خیر اسکی طرف مزید توجہ فرمائیں۔

رباب ہمم کے خصوصی عطیات کا شکریہ دارالعلوم کی ضرورت کو دین کی ضرورت سمجھکر اور اس کی امداد کو اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کا وسیلہ تصور کرکے جو حضرات دارالعلوم
کوئی چھوٹی یا بڑی امداد کرتے ہیں وہ سب بلاتخصیص ہمارے دلی شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں کہ انہوں نے دین
بس خدمت کا بار ہمارے کندھوں پر ڈالا تھا اس سے اپنے آپ کو سبکدوش خیال نہیں کرلیا۔ بلکہ حتی الوسع
ے تعاون کرنے اور ہمارے کام کو آسان بنانے کی سعی فرماتے رہے۔
ان کا سب سے بڑا تعاون یہی تھا کہ وہ اپنی کمائی کا ایک حصہ دین کے اس سب سے بڑے مرکز پر صرف کرنے
لئے عنایت فرماتے رہیں تاکہ خدام دارالعلوم اطمینان کے ساتھ کام کو جاری رکھ سکیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا
تے ہیں کہ جن مخلصین نے اپنے اس فرض کو ادا کیا اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اور جنہیں ابتک اس طرف
نہیں ہوئی ہے ان پر بھی اپنا یہ انعام فرمائے کہ وہ اپنا فرض محسوس کرنے لگیں اور اس کی ادائیگی کی طرف
جہ ہوجائیں
یوں تو ہر ماہ کی آمدنی کی تفصیلات ماہنامہ دارالعلوم میں شائع ہوتی رہی ہیں لیکن جن چند مخلصین نے اس
بڑی بڑی رقوم سے دارالعلوم کی امداد فرمائی ہے انکے اسمائے گرامی کا اعادہ یہاں کردینا مناسب معلوم ہوتا
اس لئے انہیں صفحات میں کسی دوسری جگہ ان حضرات کے اسمائے گرامی مکرر شکریہ کے ساتھ شائع
جاتے ہیں۔

دارالعلوم کی فوری ضروریات

تکمیل دارالاقامہ

یہ اطلاع یقیناً تمام خدام دارالعلوم اور متوسلین وبہی خواہان کے لئے انتہائی مسرت بخش ہے کہ دارالاقامہ جدید
ن خانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جس کی بنیاد آج سے تیس بتیس سال قبل رکھی گئی تھی اور جس کی تکمیل کیلئے
اتنی ہی مدت سے برابر بہی خواہان دارالعلوم کو توجہ دلائی جارہی تھی اور جسکا کام دھیمی رفتار سے ہمیشہ جاری بھی
مد اللہ تعالیٰ اب وہ عنقریب مکمل ہوجائیگا۔ کیونکہ اس اہم کام کی تکمیل کے لئے احقر مہتمم کے سفر مدراس میں
یر مدراس وکلکتہ وغیرہ نے تقریباً ۴۰ ہزار روپئے دئے جس میں سے مبلغ بیس ہزار روپیہ تنہا حاجی مرزا اسمٰعیل صاحب
نایت فرمائے۔ انکے علاوہ "باب الظاہر" اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان کے گرانقدر عطیہ سے مکمل کرایا گیا۔
شمالی کا بالائی کمرہ شاہ محمد مسعود صاحب رئیس بہیٹ کی مبلغ ۱۰۰۰/۔ کی امداد سے تیار ہوا، دارالاقامہ کا ایک کمرہ

عالیجناب حاجی عبد الکریم صاحب نے، ایک کمرہ عالیجناب حاجی سید احمد صاحب گوجرانوالوی نے اور دو کمرے عالیجناب حاجی عبد الرحمٰن خانصاحب ٹھیکیدار دہلی نے تعمیر کرائے بقیہ کمرے حضرات اہل خیر مدراس کی گرانبہا امداد سے مکمل کرائے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انکے اس بذل خیر کو شرفِ قبول سے نوازے۔

احاطہ کی تعمیر اب ضرورت ہے کہ چند اصحاب خیر ہمت فرمائیں اور اس وسیع دار الاقامہ کے گرد احاطہ تعمیر کے لئے سرمایہ فراہم کردیں۔ احاطہ کی تعمیر پر جسمیں عقبی برآمدے اور صحن و غسلخانہ و پاخانہ اور دیوار احاطہ سب شامل ہیں تقریباً مبلغ پچیس تیس ہزار روپے صرف ہونگے۔ اسیکے ساتھ جن عمارتوں میں ابتک پلاستر اور پختہ فرش نہیں کرایا جاسکا ہے، مثلاً دار الحدیث کا وسیع ہال اور اسکے ملحقہ حصے وغیرہ، اہل خیر انکی طرف بھی توجہ فرمائیں تاکہ اس عظیم الشان اور خوشنما عمارت کی یہ کمی بھی پوری ہوجائے۔

جدید درسگاہوں کی ضرورت طلبہ کے روزافزوں اضافہ اور دار العلوم کی ترقی نے موجودہ درسگاہوں کو تنگ اور ناکافی بنا دیا ہے، ضرورت ہے کہ سردست دو درسگاہیں ایک جانب شمال بالائے درسگاہ تجوید اور دوسری جانب جنوب بالائے درسگاہ قرآن شریف جلد از جلد تعمیر ہوجائیں۔ ان دونوں درسگاہوں کی تعمیر کا تخمینہ (۴۵۰۰) روپیہ ہے۔ امید ہے کہ اصحاب خیر اس صدقۂ جاریہ میں ضرور حصہ لیں گے۔

دیگر عمارات چھوٹے بچوں کے لئے دار التربیۃ۔ صنعت سکھانے کے لئے دار الصنائع اور ابنائے قدیم و بہی خواہان دار العلوم کے دفتر کے لئے عمارات کی بہت زیادہ ضرورت محسوس کیجارہی ہے۔ براہ کرم ارباب ہمت و دیانت ان ضروریات کیطرف توجہ گرامی مبذول فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

انتظامی کوائف

دار العلوم کے وسیع کاروبار کو منظم اور باضابطہ رکھنے کے لئے تمام کاموں کو حسب ذیل چودہ^۱۴ شعبہ جات پر تقسیم کیا گیا ہے۔

شعبہ^۱ تعلیم۔ شعبہ^۲ تبلیغ۔ دار الافتاء^۳۔ شعبہ^۴ طب۔ کتب^۵ خانہ۔ شعبہ^۶ تنظیم و ترقی۔ شعبہ^۷ اوقاف۔ شعبہ^۸ محاسبی۔ شعبہ^۹ تعمیرات۔ محافظ^۱۰ خانہ۔ شعبہ^۱۱ مطبخ۔ نظم^۱۲ دار الاقامہ۔ شعبہ^۱۳ ورزش۔ شعبہ^۱۴ حفظان صحت

ادارۂ اہتمام یہ تمام شعبہ جات ایک مرکزی ادارہ کے ماتحت ہیں جو ادارہ اہتمام کے نام سے موسوم ہے، ادارۂ اہتمام تمام شعبوں کے نظم و نسق کا نگراں اور ذمہ دار ہے۔ اور براہِ راست مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ (جسے مجلس اعلیٰ بھی کہتے ہیں) کے سامنے مسئول ہے۔

ادارۂ اہتمام حضرت صدر مہتمم صاحب دامت برکاتہم، حضرت صدر مدرس صاحب مدظلہم اور احقر مہتمم پر مشتمل ہے، ان کی اعانت کے لئے ایک نائب مہتمم بھی ہیں، ادارۂ اہتمام کے دفتر میں دو محرر اور ایک چپراسی بھی کام کررہے ہیں ہر شعبہ کے ذمہ دار نظماء اپنے اپنے شعبہ کے کاغذات خود یا اپنے شعبہ کے کسی کارکن کی معرفت ادارۂ اہتمام میں پیشتر

کرکے مناسب احکام حاصل کرتے ہیں۔

اس سال ادارۂ اہتمام کے دفتر میں باہر سے ۲۰۸۹ خطوط موصول ہوئے اور ۳۳۹۲ خطوط جاری کئے گئے۔ مختلف شعبہ جات کو ۲۹۳۶ مراسلات بھیجے گئے۔ شعبہ جات کے نام ۲۶۰ احکام جاری ہوئے اور ۳۱ عام اعلانات جنکا تعلق طلبہ کے عمومی مسائل سے تھا بورڈ پر لگائے گئے۔

اس سال ادارۂ اہتمام نے مجلس شوری (مجلس اعلیٰ) کا ایک جلسہ مجلس انتظامیہ (مجلس عاملہ) کے ۴ جلسے ور مجلس علمیہ کے ۴ جلسے منعقد کئے۔

شعبۂ تعلیم اس شعبہ کے ناظم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دامت برکاتہم صدر المدرسین دارالعلوم ہیں، آپ کی نیابت میں حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مدظلہ تعلیمی نظم سے متعلق ضروری مور انجام دیتے ہیں۔ علاوہ حضرت ناظم صاحب حضرت نائب ناظم صاحب مدظلہما کے اس شعبہ کے دفتری امور کو انجام دینے کے لئے تین محرر اور ایک چپراسی بھی مامور ہیں۔

امسال درجات عربیہ میں ۸۰۷ طلبہ درجات فارسی وریاضی میں ۹۳ طلبہ درجات تجوید میں ۲۹ طلبہ اور درجات قرآن شریف میں ۱۹۶ طلبہ کل ۱۱۹۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے جن میں سے علی الترتیب ۸۵۹ اور ۶۷ اور ۲۷ اور ۱۹۶ .... کل ۱۱۴۹ نے کامیابی کے نمبر حاصل کرکے اپنے کو انعام پانے کا مستحق ثابت کیا صرف ۱۲۷ طلبہ کسی عذر کیوجہ سے شریک امتحان نہ ہوسکے یا غیر حاضر اور ناکامیاب رہے۔

ان طلبہ میں خصوصیت سے قابل ذکر مولوی عبد الرحیم صاحب مرشد آبادی۔ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب پشاوری ر مولوی اکرام الدین صاحب بخاری ہیں جو دورۂ حدیث شریف کے ۱۹۶ طلبہ میں علی الترتیب اول، دوئم، اور سوئم رہے۔ بارك الله لهم في العلم والعمل۔

اس سال حضرات مدرسین کی مجموعی تعداد ۳۷ رہی جنہوں نے اپنے اوپر محنت شاقہ برداشت کرکے طلبہ کو قابل بنایا کہ وہ سال بھر کی تعلیم کے اچھے نتائج پیش کرسکیں، یہ سب کچھ شعبۂ تعلیمات کے حسن انتظام۔ بیداری اور تعلق کا نتیجہ ہے، شعبہ تعلیم کی نگرانی ایک مجلس علمی کے سپرد ہے، جو دارالعلوم کے مقتدر اساتذۂ کرام پر مشتمل ہے۔

نظارت درجات فارسی، قرآن وتجوید چونکہ دارالعلوم کی ہمہ گیری، مقبولیت اور تعلیم کے بہترین نظم کی وجہ سے درجات عربی ہی کی طرح درجات فارسی وغیرہ کا کام بھی وسیع تر ہوتا جارہا ہے اس لئے درجات فارسی وتجوید وقرآن مجید کی صحیح نگرانی اور نظم کے لئے شعبہ تعلیم کے ماتحت اس سال ایک ناظر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور اس کام کے لئے مولوی احمد حسن صاحب رضوی دیوبندی کی خدمات حاصل کی گئیں، جو بچوں کی تعلیم کے نظم ونسق کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس نئے نظم کے اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ قرآن اور درجۂ فارسی میں ایک ایک مدرس کا اضافہ کیا گیا، فارسی کی تعلیم پہلے چار جماعتوں میں منقسم تھی اب ۶ درجے کردیئے گئے اور ہر درجہ ایک مدرس کے سپرد کردیا گیا ہے۔ اسیطرح درجۂ قرآن مجید کا انتظام بھی کیا گیا ہے قرآن مجید حفظ کرنے والے طلبہ کے لئے دو مدرس اور ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے تین مدرس علیحدہ علیحدہ مخصوص کردیئے گئے ہیں اور درجۂ قرآن مجید ہی میں اردو نوشت وخواند کی تعلیم بھی داخل کردی گئی ہے، تاکہ قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ ہی بچے باسانی درجات فارسی میں داخل کئے جاسکیں۔

شعبۂ طب اس شعبہ سے متعلق دو خدمتیں ہیں، طب کی تعلیم، اور مریض طلبہ کا معالجہ، اس سال درجۂ طب میں ۵ طلبہ نے تعلیم حاصل کی، مریض طلبہ کی سالانہ حاضری ۹۰ رہی گویا اوسط ماہوار تقریباً ۵۰ رہا، ان طلبہ کے علاج پر دارالعلوم نے مبلغ سا ۹ صرف کئے۔

یہ شعبہ ایک فاضل طبیب مولوی حکیم محمد عمر صاحب کی نگرانی میں خدمات متعلقہ انجام دے رہا ہے۔

شعبۂ تبلیغ تبلیغی خدمات کو زیادہ وسیع اور منظم کرنے کے لئے اس سال شعبۂ تبلیغ کو ایک مستقل ناظم کے ماتحت کر دیا گیا ہے، اور مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری کی خدمات اس شعبہ کو کامیاب بنانے کے لئے بعہدہ ناظم حاصل کر لی گئی ہیں۔

مولانا عبدالجبار صاحب ابوہری کی خدمات بھی اسی سال شعبۂ تبلیغ کو حاصل ہوئی ہیں، اس سال حضرات مبلغین دارالعلوم نے ملک کے مختلف حصوں میں تقریباً ..۲ تقریریں کیں اور اپنے مواعظ میں اعمال صالحہ کی ترغیب دی افعال قبیحہ سے مجتنب رہنے کی ہدایت کی اور مذاہب باطلہ کا رد کیا۔

دارالافتاء اس سال شروع محرم ۱۳۶۰ھ سے آخری ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ تک چار ہزار چار لفافے بعد تکمیل دارالافتاء سے اطراف ملک میں روانہ ہوئے، جن میں چھ ہزار چار سو دس فتاوی درج ہیں یہ فتاوی دارالافتاء کے چھ ضخیم رجسٹروں میں نقل ہوئے ہیں۔ دارالعلوم کی خداداد شہرت و مرکزیت کی بنا پر امسال بھی حسب دستور سابق بکثرت ایسے فتاوی لکھے گئے جن میں علماء محققین کا باہمی اختلاف تھا اور جو بطور محاکمہ دارالعلوم میں بھیجے گئے۔ نیز بہت سے الجھے ہوئے معاملات کی طویل و عریض مسلیں مقامی پنچایتوں یا عدالتوں نے فیصلہ حاصل کرنے کے لئے دارالعلوم میں بھیجیں، انپر فیصلے دئے گئے۔ نیز بہت سی مستقل تصانیف جو بغرض تنقید و تقریظ دارالعلوم میں آئیں بالاستیعاب مطالعہ کے بعد انپر تنقید لکھی گئی

مرکزی اسمبلی کے خلع بل میں چونکہ شرعی شرائط و قیود کی پابندی نہیں کیگئی اس لئے اس کی اکثر دفعات خلاف شرع ہوگئیں، اس بل کے قانون بن جانے کی وجہ سے روزانہ سیکڑوں حرام حلال اور حلال حرام ہو رہے ہیں۔ اس کی شدید ضرورت پر نظر کرکے اول اس کی تمام دفعات پر شرعی حیثیت سے نظر ڈالی گئی اور پھر ایک ترمیم کا مسودہ طیار کیا گیا، پھر اکابر علماء دیوبند و دہلی و سہارنپور و تھانہ بھون کی بحث و تمحیص اور تصدیقات کے بعد طبع کرکے تمام مسلم ممبران اسمبلی کے پاس بھیجا گیا، اور خود بھی اجلاس اسمبلی کے موقع پر دہلی جاکر ان ممبران سے زبانی گفتگو کیگئی۔ نیز بہت سے فتاوی علماء کے اختلاف یا وقتی ضرورت پر نظر کرکے مستقل رسالہ کی صورت میں لکھے گئے۔

مثلاً (۱) رسالہ المجیب المصیب فی اجابۃ الاذان بین یدی الخطیب (اذان خطبہ کا جواب)

(۲) القول المتین فی حسد الیہود بآمین (حدیث کی تحقیق غیر مقلدین کا جواب۔)

(۳) اعدل الامور فی اعلام القبور۔ (قبروں پر پتھر یا کتبہ لگانے کی تحقیق)

(۴) تنقیح المقال فی تصحیح الاستقبال۔ (سمت قبلہ کی شرعی تحقیق اور فن ریاضی اور ہیئت کے قواعد پر بحث)

یہ رسالہ مستقل بھی طبع ہو چکا ہے باقی ہنوز طبع نہیں ہوئے سلسلہ فتاوی دارالعلوم میں انشاء اللہ تعالے طبع ہونگے۔

(۵) التحقیق والتنقیر فی اکل اضحیۃ الفقیر　(بعض علماء کے شبہات کا مفصل جواب)

(۶) التبیان فی ضرب الصبیان (معلم کیلئے بچوں کا تنبیہاً مارنا اور اسکے مختلف درجات واحکام)

(۷) اشباع الکلام فی مصرف الصدقۃ من المال الحرام (فقہاء نے اموال خبیثہ کے متعلق بعض صورتوں میں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے اسکا مصرف کیا ہے اس کی تحقیق۔)

یہ وہ رسالے ہیں جن کو کسی اہمیت کی وجہ سے مستقل رسالہ کے نام سے ملقب کر دیا گیا ہے، ورنہ اور بھی سیکڑوں مسائل کی تحقیق اسی تفصیل و توضیح کے ساتھ کی گئی ہے، جن کا کوئی نام نہیں رکھا گیا۔

شعبۂ افتاء جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی نگرانی میں نہایت وسیع پیمانہ پر خوش اسلوبی کے ساتھ خدمات متعلقہ انجام دے رہا ہے۔ موصوف کی اعانت وامداد کے لئے دو نائب مفتی اور دو محرر بھی مصروف رہتے ہیں۔

کتبخانہ اس سال دارالعلوم کے کتبخانہ میں ۱۸۲۱ جدید کتابیں داخل ہوئیں اور ۱۲۵۹۲ کتابیں طلبہ اور اساتذہ وغیرہ کو پڑھنے اور پڑھانے کے لئے مستعار دیگئیں۔ جنکا اکثر حصہ اخیر شعبان ۶۰ھ تک جبکہ مدرسہ میں تعطیل کلاں شروع ہوتی ہے کتبخانہ میں واپس پہونچگیا اور اوائل شوال ۶۰ھ سے پھر بدستور ان کتابوں کی مستعار تقسیم کا کام جاری ہوگیا۔

اسوقت کتبخانہ کی کل کتابوں کا شمار جو درج رجسٹر ہیں ۵۲۵۹۰ ہے کتبخانہ کے لئے کتابوں کی خریداری بذریعہ "ٹنڈر" ہوتی ہے، ٹنڈر ہندوستان کے بڑے بڑے تاجران کتب سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

اسیطرح کتابوں کی تجلید بھی بذریعہ "ٹنڈر" ہی ہوتی ہے۔ جسمیں دارالعلوم کو کافی بچت ہوجاتی ہے۔ اور مخلص معطیان کرام کی رقم اعانت سے دارالعلوم کو بیش از بیش فائدہ پہونچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔

کتبخانہ بحمد اللہ اب اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ موجودہ عظیم الشان عمارت اس کے لئے ناکافی ہوگئی ہے، اور شدید ضرورت محسوس کیجارہی ہے کہ عمارت کو جلد از جلد وسیع کیا جائے۔ امید ہے کہ ارباب خیر ادہر توجہ فرمائینگے۔

۶۰ھ کے آغاز میں کتبخانہ کے عملہ میں سے تین اسامیوں کی تخفیف کر دی گئی تھی تجربہ سے معلوم ہوا کہ اس کاموں کی بروقت تکمیل نہایت دشوار ہوگئی ہے، تاہم مولانا سلطان الحق صاحب ناظم کتبخانہ نے بڑی حد تک کوشش کی کہ ضروری کاموں میں ہرج نہ ہو۔

تعمیرات الحمد للہ کہ اس سال اہل خیر اور صاحب ثروت حضرات کی مخلصانہ توجہات سے متعدد عمارتوں کی تکمیل ہوئی اور کئی تعمیروں کا آغاز ہوا۔

صدر دروازہ عربی (باب الظاہر) کی شاندار، خوشنما اور پرشوکت عمارت اعلیحضرت شہریار افغانستان کے گرانقدر عطیہ شاہانہ سے پایہ تکمیل کو پہونچی۔ اور "باب الظاہر" کی دونوں منزلوں پر "دارالقرآن" کی خوبصورت عمارت تیار ہوئی۔ اس دروازہ میں اوپر نیچے کی منزلوں میں ۲۰ کمرے نکلے ہیں جن میں ۶ درسگاہیں ہیں اور ۱۴ حجرے ان حجروں میں تقریباً ۵۰ طلبہ مقیم ہیں۔ اس لحاظ سے یہ عظیم الشان دروازہ بھی خود ایک مستقل دار الطلبہ ہے۔

باب شمالی کے اوپر جناب شاہ مسعود احمد صاحب رئیس بہٹ نے مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰) روپیہ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کی معرفت صرف فرماکر ایک خوبصورت ہوادار

اور روشن درسگاہ کی تعمیر کرائی۔

دارالاقامہ میں دو کمرے جناب حاجی عبدالکریم صاحب بلاسپوری و حاجی سید احمد صاحب گوجرانوالوی نے اور دو کمرے تنہا جناب حاجی عبدالرحمن خانصاحب ٹھیکیدار دہلی نے تعمیر کرائے۔

دارالاقامہ کے بقیہ کمروں کی تکمیل کے لئے اسی سال اہل خیر مدراس نے احقر کے سفر مدراس کے موقعہ پر مبلغ ...۴۰ چالیس ہزار کی گرانقدر رقم عنایت فرمائی جسمیں مبلغ بتیس ہزار روپیہ تنہا عالیجناب حاجی مریت اسمٰعیل صاحب کے ہیں، چنانچہ دارالاقامہ کے بقیہ کمروں کی تعمیر کا کام زور شور کے ساتھ جاری ہے، امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو ماہ کے اندر اندر ہی تمام زیر تعمیر کمرے مع باب جنوبی کے تیار ہوجائینگے

ان تعمیرات کے علاوہ درسگاہ شمالی دارالحدیث میں پختہ پلاستر اور اس کے برآمدہ میں پختہ فرش کرایا گیا برج ہائے شمالی و جنوبی میں بھی پلاستر کرایا گیا۔ دارالاقامہ کے وسیع صحن میں اور اس کے باہر تالاب کیطرف مٹی بھروائی گئی، صحن کے ایک حصہ میں چمنبندی کرائی گئی اور روشیں بنوائی گئیں۔ صحن کے ہموار کرنے اور اسمیں پھلواری لگانے کا کام ابھی جاری ہے۔

مسجد دارالعلوم کے اندرونی حصہ میں اور بالائی منزل میں سبز رنگ کرایا گیا، نیز حسب معمول دارالعلوم کی مختلف عمارات کی مرمت، اصلاح اور ترمیم وغیرہ کا کام بھی کیا گیا۔

شعبۂ اوقاف اس شعبہ میں ایک ناظم دو کارندے اور ایک چپراسی کام کرتے ہیں، ایک کارندہ جائداد شاملی وغیرہ میں اور ایک جائداد انبالہ میں، ناظم صاحب اوقاف پیروی مقدمات وصول تحصیل، جانچ کارندگان، ترتیب امثلہ جات اور دیگر ہنگامی دفتری امور انجام دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال .... آمدنی اوقاف میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ امسال آمدنی از محرم سنہ ۱۳۶۰ھ لغایت ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ مبلغ نو ہزار دو سو تینتیس روپیہ تیرہ آنہ نو پائی ہے، اور خرچ سالتمام سنہ ۱۳۶۰ھ مبلغ چار ہزار پانچسو ستائیس روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ۴۵۲۷-۱۳-۳ ہے۔ اور بچت سنہ ۱۳۶۰ھ مبلغ چار ہزار سات سو چھ روپیہ چھ پائی ۴۷۰۶-۰-۶ ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں اوقاف دو قسم کے ہیں، ایک وہ جنکا متولی مدرسہ خود ہے، اور جن کی تحصیل وصول اور مقدمات وغیرہ کا انتظام مدرسہ کا محکمۂ اوقاف کرتا ہے۔

دوسرے وہ اوقاف ہیں جن کے خود واقف یا وارثان واقف متولی ہیں، لیکن اوقاف میں سے کچھ حصہ وقف کیا ہے ایسے اوقاف سے مدرسہ کو بہت ہی کم روپیہ وصول ہوتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اوقاف کے متولی صاحبان اس جانب خصوصی توجہ فرمائینگے۔ اور اوقاف کی آمدنی کو واقف کی منشاء کے مطابق خرچ کرکے آخرۃ کی جوابدہی سے محفوظ رہیں گے۔

شعبۂ ورزش طلباء دارالعلوم کی صحت جسمانی کی حفاظت و ترقی کے خیال سے کئی سال سے دارالعلوم میں شعبۂ ورزش قایم تھا۔ اس سال اس شعبہ کو مزید وسعت دیگئی اور اب دارالعلوم میں مشرقی ورزشوں اور فنون سپہ گری کے دو ماہر استادوں کا اضافہ کیا گیا اسوقت تین ماہر استاد انہماک اور دلچسپی کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ طلباء کے لئے ورزش کرنا اور فنون سپہ گری کو سیکھنا بھی لازمی قر

دیدیا گیا ہے، امید ہے کہ اس شعبہ کے ذریعہ دارالعلوم کے طلباء کو کافی فوائد حاصل ہوں گے۔

محافظ خانہ دارالعلوم کے محافظ خانہ میں ایک محرر اور ایک نگران محافظ خانہ کام کرتے ہیں، قدیم کاغذات کی ترتیب کے علاوہ ۱۳۶۰ھ میں محافظ خانہ سے ۱۰۶۶ کاغذات کی درآمد و برآمد ہوئی۔ کاغذات کی شعبہ وار اور سنہ وار ترتیب نے دارالعلوم کے محافظ خانہ کو ایسا منظم کر دیا ہے کہ سنین ماضیہ کے کاغذات بسہولت برآمد ہو سکتے ہیں اور ان کے تحفظ کا انتظام قابل اطمینان ہے۔ محافظ خانہ کے نگراں منشی سید محمد شفیع صاحب نے سہ ماہی دششماہی اور سالانہ امتحانات کے پرچوں کی طباعت و کتابت کا کام بھی پوری ذمہ داری سے انجام دیا۔ اسی کے ساتھ دارالاقامہ کی خدمت نظامت بھی ان کے متعلق رہی۔

شعبہ مطبخ ۱۳۶۰ھ میں اوسطاً تقریباً ۴۵۰ طلبہ کو مطبخ سے ہر روز بطور امداد دونوں وقت کھانا دیا گیا اور اوسطاً ۸ طلبہ کو خوراک کے لئے نقد وظیفہ دیا گیا جس کا اوسط ؎ ماہوار فی طالب علم ہے۔ ان کے علاوہ اوسطاً تقریباً ۴۲ طلبہ وہ ہیں جنہیں سال بھر تک دونوں وقت شاہ مسعود احمد صاحب رئیس بہٹ کے خزانہ سے حضرت مولانا مدنی مدظلہ کے انتظام میں کھانا دیا گیا۔ اس لئے ۱۳۶۰ھ میں دارالعلوم سے امداد پانے والے طلبہ کی کل تعداد یومیہ تقریباً ۵۰۰ رہی۔ ان کے علاوہ تقریباً ۶۰ طلبہ نے ہر روز مطبخ مدرسہ سے قیمتاً کھانے کا انتظام کیا بقیہ طلبہ نے شہر کے ہوٹلوں میں کھانے کا انتظام رکھا

اس سال مصارف طعام طلبہ پر کل مبلغ ؎ زار ۶ صرف ہوئے اور نقد وظیفہ خوراک کے سلسلہ میں الصہ ۸۳۱۱۳ روپیہ دئے گئے۔ ضروریات لباس طلبہ پر مبلغ ؎ خرچ ہوئے، اور روشنی، پارچہ، شوئی اور حجامت وغیرہ کے وظیفہ میں ؎ ۹ طلبہ کو دئے گئے۔

مطبخ کا انتظام بحمد اللہ کافی اطمینان بخش رہا، اور کھانے کے معیار یا اس کے نظم کے متعلق کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔

حفظان صحت شعبہ طب دارالعلوم کے طلبہ کی صحت کی نگرانی اور حفاظت کرتا ہے، اسی کے ذیل میں دارالعلوم کے وسیع احاطوں اور مکانوں کی صفائی کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ تاکہ عام ستھرائی اور نظافت کے ساتھ ہی طلبہ کی صحت بھی اچھی رہے، چنانچہ اس سال ایک نگراں کی ماتحتی میں ۸ خاکروب اور ایک بہشتی اس خدمت پر مامور رہے، ضرورت محسوس کیجارہی ہے کہ اس سلسلہ میں مزید عملہ کا اضافہ کیا جائے۔

دارالاقامہ دارالعلوم کا دارالاقامہ ۱۲ احاطہ جات پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احاطہ دارالسلام۔ احاطہ کتب خانہ۔ احاطہ دفتر۔ احاطہ مسجد۔ احاطہ اعلیٰ۔ احاطہ محمودیہ۔ احاطہ دارالشفاء۔ دار جدید۔ احاطہ مولسری۔ احاطہ تالاب ونوخرید۔ احاطہ باغ۔ متفرقات۔

ان تمام احاطہ جات میں چھوٹے بڑے تقریباً دو سو کمرے ہیں جن میں ۰۰ ۔ طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے بقیہ طلبہ شہر میں متفرق کرایہ وغیرہ کے مکانات یا مساجد میں رہتے ہیں۔ امید ہے کہ دار جدید کی تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد طلبہ کو بڑی حد تک رہائش کی سہولت ہو جائے گی۔

دارالاقامہ کے ہر احاطہ کی نگرانی اور ذمہ داری حضرات اکابر مدرسین کے متعلق ہے جو اعزازی طور پر طلبہ کی نگرانی و تربیت اخلاق کے ذمہ دار ہیں ان حضرات کے علاوہ منشی سید محمد شفیع صاحب ناظم دارالاقامہ ہیں جو دارالاقامہ میں طلبہ کے داخلہ

اور علیحدگی کا رکارڈر کھتے ہیں اور ان کے باہمی مناقشات کی رپورٹیں ادارۂ اہتمام میں پیش کر کے احکام اہتمام کو نافذ کرتے ہیں، نیز ایک دربان بھی دارالاقامہ کی خدمت حفاظت ونگرانی پر مامور ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ امسال دارالعلوم کے دارالاقامہ میں طلبہ کو ہر طرح سہولت رہی اور وہ موسمی امراض سے بڑی حد تک مامون رہے، مختلف ممالک کے مختلف المزاج سات سو طلبہ کے کثیر اجتماع میں کوئی بھی غیر معمولی حادثہ پیش نہیں آیا۔ البتہ صوبہ بنگال کے ایک طالب علم جو بعارضہ بخار مبتلا تھے بحالت بحران اپنے تیمار داروں سے بچکر رات کیوقت احاطہ مولسری کے کنوئیں میں جاگرے ایک مروانی طالب علم نے دیکھ لیا اور انہوں نے کنوئیں میں چھلانگ مار کر مریض طالب علم کو اپنے ہاتھوں پر اٹھالیا اور اپنی جان پر کھیل کر اس طالب علم کی جان بچالی، یہ ہمت وایثار کا کام دارالعلوم کی تربیت کا ایک ادنےٰ نمونہ ہے، اس بایثار طالب علم کا نام عبدالحق مروانی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس جوان کے علم وعمل میں برکت دے۔ آمین۔

حِسَابات دارالعلوم کی باضابطہ جانچ

ارباب حل وعقد دارالعلوم کا مدت سے خیال تھا کہ حسابات آڈٹ کرائے جایا کریں۔ ۱۳۵۸ھ سے یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے، اس سال بھی ۱۳۵۹ھ کے حسابات آڈٹ کرائے گئے۔ آڈیٹر صاحبان کی رپورٹ ذیل میں درج کیجاتی ہے، جس سے معاونین، دارالعلوم کا صرف اطمینان ہی نہیں ہوگا بلکہ وہ مسرور ہونگے کہ دارالعلوم میں ان کی رقوم کا حساب کس قدر باقاعدگی اور احتیاط کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ رپورٹ کا اردو ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

ترجمہ رپورٹ آڈیٹرس ہمنے مندرجہ بالا نقشہ آمد وصرف دارالعلوم دیوبند بابتہ سال مختتمہ ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کا آڈٹ کتابوں اور حسابات سے کیا جس کے متعلق ہم رپورٹ کرتے ہیں کہ ہمنے وہ تمام معلومات اور تشریحات حاصل کیں جن کی ضرورت تھی۔ مندرجہ بالا نقشہ ٹھیک طور پر تیار کیا گیا ہے، اور ہماری علیحدہ رپورٹ مورخہ امروزہ کے تحت اور ہماری پوری اطلاع اور ہمارے سامنے بیان کردہ تشریحات اور کتب حسابات اور واؤچروں کے بموجب دارالعلوم کے حالات کا سچا اور صحیح منظر پیش کرتا ہے۔

دستخط جے۔ سی۔ ماتھر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس آڈیٹرس۔

منجانب:۔ جے۔ سی۔ ماتھر۔ اینڈ کمپنی۔ رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس۔ نمبر ۱۰۰۳ ایگرٹن روڈ۔ دہلی۔

۱۸ء ۲ مورخہ ۲ رجولائی ۱۹۴۱ء

بخدمت:۔ متولیان دارالعلوم دیوبند۔

حضرات! ہم بمسرت اطلاع دیتے ہیں کہ ہمنے دارالعلوم کے حسابات بابتہ سال مختتمہ ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کا آڈٹ کیا۔ نقشہ آمد وصرف بابت سال مختتمہ ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کی تصدیق کرتے ہوئے ہمنے ایک علیحدہ رپورٹ کا حوالہ دیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

آمدنی ہمنے آمدنی کی ہر رقم کی تفصیلی جانچ کی ہے سا کرتے ہوئے ہمنے رسیدوں کے مثنوں کی جانچ روزنامچہ کے متعلقہ اندراجات سے کی اور ان کو باقاعدہ پایا۔ ہمنے رجسٹر آمدنی کی جانچ مکمل طور پر کی اور ہم مطمئن ہیں کہ

اس میں درج شدہ تمام آمدنی روزنامچہ میں مناسب طور پر درج ہوگئی ہے۔

سال زیر بحث کے حسابات مبلغ ۴۳۷۶۹-۲-۳ کی بقایا سابقہ سے شروع ہوئے ہیں۔

اس سال میں مستقل و غیر مستقل چندہ دہندگان سے ۶۱۰۰۰-۲-۸½ وصول ہوئے اور اس طرح سال زیر رپورٹ کی آمدنی کی میزان مع بقایا سالگزشتہ مبلغ ایک لاکھ ... ہوگئی، اس رقم میں سے ... دوران سال میں خرچ ہوکر ... کی رقم سال آیندہ کے حسابات میں شامل کئے جانے کیلئے باقی رہی چونکہ رقوم موصولہ کو معطیان کی منشار کے مطابق مخصوص مدات میں خرچ کیا جاتا ہے اسلئے اہتمام ہر مد کے اخراجات کو اس کی آمدنی کے اندر رکھنے کی کارروائی کرتا ہے۔ نقشہ منسلکہ مدات ۱ و ۲ کے اخراجات آمدنی سے بقدر ... و ... کے علی الترتیب بڑھ گئے اور اس زیادتی اخراجات کو مدات ۲ سے ... و ۴ سے ... اور ۶ ... قرض لیکر پورا کیا گیا۔

اخراجات:۔ ہمنے تمام اخراجات کی متعلقہ واؤچروں سے جانچ کی اور ان سب کو درست پایا۔

عام کیفیت ۱۳۵۸ھ کے حسابات کے متعلق جس خوبی انتظام کا ذکر کیا گیا تھا وہ ۱۳۵۹ھ میں بھی قایم رہی ہم نہایت مسرت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ ناظم محاسبی نے اپنے ماتحت عملہ کے ساتھ ملکر اپنے شعبہ کو روشن تر کر دیا ہے، اور امکانی کوشش مناسب اور ضروری اصلاحات کے جاری کئے جانے کی کیجاتی ہے۔

آخر میں ہم اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرتے ہیں اس تعاون اور بااخلق برتاؤ پر جو مہتمم صاحب اور ناظم صاحب محاسبی اور ان کے معاونین نے ہمارے ساتھ کیا۔

ہم ہیں آپ کے وفادار

(دستخط) جے۔ سی۔ ماتھر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس۔

شعبۂ محاسبی:۔ آڈیٹر صاحبان کی مندرجہ بالا رپورٹ کو پڑھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ذمہ داران دار العلوم شعبہ محاسبی کی طرف کس درجہ اعتناء اور توجہ رکھتے ہیں۔ اور کہ یہ شعبہ اپنے تجربہ کار ناظم منشی سعید احمد صاحب عثمانی کی نگرانی میں اپنے فرائض کو کتنی احتیاط اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہا ہے، ۱۳۶۰ھ میں اس شعبہ کا کل عملہ ۶ افراد پر مشتمل رہا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ناظم ۱　　محاسب ۱　　خزانچی ۱　　محرر ۲　　چپراسی ۱

اتنے مختصر عملہ سے دار العلوم کے وسیع حسابی کاروبار کو کامل طور پر قابو میں رکھنا اور جملہ امور کا بروقت انجام دیتے رہنا اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ اس شعبہ کے کارکن اپنے فرائض کو غایۃ درجہ انہماک اور اخلاص و مستعدی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

آئندہ صفحہ پر ۱۳۵۹ھ کا وہ گوشوارہ درج کیا جا رہا ہے جس کا حوالہ آڈیٹر صاحبان نے اپنی رپورٹ میں دیا ہے۔

نقشہ آمد و صرف سال تمام سنہ ۱۳۵۹ھ دارالعلوم دیوبند

نمبر شمار	قسم مدات	بقایا سابقہ	آمدنی		میزان	میزان کل مع بقایا سابقہ	صرف			باقی	کیفیت
			آمدنی سنہ ۵۹ھ	دستگرداں	میزان		صرف سنہ ۵۹ھ	دستگرداں	میزان		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	دوامی، اوقاف، عطایا متفرق تعلیم	۸۹/۴	۲/۸	۳/۱۰	۵/۲	۲/۷	۲/۷	•	۲/۷	•	* سنہ ۱۳۵۹ھ میں باقی سے [illegible] حسب منظوری ممبران مجلس شوریٰ مبلغ ۴۰۰۰ بمد دارالطلبہ سنہ ۱۳۶۰ھ کے واسطے باقی مبلغ [illegible] ریزرو رکھا گیا۔
۲	انعام طلبہ	•	۶/	•	۶/	۶/	۱۰/	۱۲/	۶/	•	
۳	زکوٰۃ۔ وظیفہ زکوٰۃ	•	۸۶/۸	•	۸۶/۸	۸/۶/	۸۶/۷	•	۸۶/۷	۱/	
۴	وظیفہ متفرقات و متفرقات فروختگی اشیاء واپسی رقوم باقیماندہ	۸۶/۴	۸۶/۵	•	۸۶/۵	۱۰/	۸۶/۱۵	۸۳/۱۴	۸۹/۱۳	۸۳/۱۲	
۵	دارالحدیث	•	۲/	•	۲/	۲/	۸۹/۱	•	۸۹/۱	۳/	
۶	دارالطلبہ	[illegible]	۸۹/۸	•	۸۹/۸	۸۹/۸	۶/	۸۳/۱۲	۸۳/۲	۸۶/۶	
۷	مسجد	۸۳/۱۵	۱۰/	•	۱۰/	۸۳/۹	•	•	•	۸۳/۹	
۸	متفرق تعمیر	•	۸۶/۴	۸۳/۱۲	۸۹/	۸۹/	۸۹/	•	۸۹/		
۹	کتب وقفی	۴/۹/۲	۸۹/۱۴	•	۸۹/۱۴	۸۶/۱	۸۶/۵	•	۸۶/۵	۱۲/	
۱۰	چرم قربانی	۸/۵/	۶/۱/	•	۸/۱/۶	۸۹/۱۱	۸۹/۳	•	۸۹/۳	۸/	
۱۱	تبلیغ	۴/۴/۱	۸/۸/	•	۸/۵/	۸/۹/۹	۸۶/۶	•	۸۶/۶	۸۳/۳	
۱۲	صنعت و حرفت	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	
۱۳	میزان کل	۸۳/۳	۲/۸/۲	۸۶/۶	۸/۹/۲	۸/۵/۱۱	۸/۵/	۸۶/۶	۸/۶/	۸۶/۴	

شعبہ تنظیم و ترقی

۱۳۵۵ھ کے اخیر میں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دار العلوم دیوبند کی تجویز کے مطابق مجلس شوریٰ
نے اس شعبہ کا اجرا کیا تھا۔ ابتداءً اس شعبہ میں مولوی عبد الوحید صاحب کو بحیثیت ناظم مقرر کیا گیا اور انہیں دفتری
کاموں میں امداد دینے کے لئے ایک محرر دیا گیا۔ الحمد للہ کہ یہ شعبہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کرتا رہا، اور ترقی کی رفتار
کے ساتھ ہی ساتھ اس کے عملہ میں بھی اضافہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ سنہ ۱۳۶۰ھ میں اس شعبہ کا عملہ ۲۰ افراد پر مشتمل رہا جن کی
تفصیل یہ ہے۔

ناظم ۱۔ نائب ناظم ۲۔ سفراء ۳۔ محصل ۸۔ محرر ۵۔ فراش ۱۔ کل عملہ ۲۰۔ اب یہ شعبہ
مجلس اعلیٰ کے منظور کردہ دستور العمل کے ماتحت ایک مستقل مجلس (بورڈ) کی رہنمائی میں کام کر رہا ہے، اس مجلس
کے ارکان حسب ذیل ہیں۔

(۱) صدر حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ (صدر الاساتذہ دار العلوم دیوبند)
(۲) ارکان حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ صدر مہتمم دار العلوم۔ احقر مہتمم دار العلوم۔ حضرت مولانا اعزاز علی
صاحب شیخ الادب دار العلوم۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب استاذ دار العلوم، ناظم مولوی عبد الوحید صاحب غازیپوری
یہ مجلس اہم امور میں ہمیشہ ناظم صاحب کی رہنمائی کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً ناظم صاحب مجلس کے جلسے طلب کرتے رہتے ہیں، چنانچہ
سنہ ۱۳۶۰ھ میں مجلس تنظیم و ترقی کی تقریباً دس نشستیں ہوئیں، جنمیں اہم امور پر غور کیا گیا۔

شعبہ تنظیم و ترقی جس انہماک اور سرگرمی کے ساتھ خدمات متعلقہ کو انجام دے رہا ہے وہ نہایت درجہ اطمینان
بخش ہے، گذشتہ سال یعنی سنہ ۱۳۵۹ھ میں اس شعبہ کے ذریعہ دار العلوم کو مبلغ ۱۷۰۰۰ سترہ ہزار روپیہ کے قریب امداد
حاصل ہوئی تھی، چنانچہ اس شاندار کامیابی پر مجلس تنظیم و ترقی نے ناظم شعبہ اور انکے رفقاء کی حسن کارکردگی پر ایک متفقہ تجویز
کے ذریعہ اظہار تبریک و تحسین کیا تھا۔ اس سال یعنی سنہ ۱۳۶۰ھ میں ملکی حالات کی نزاکت کے باوجود کارکنان شعبہ نے غیر معمولی جد و جہد
اور بیداری سے کام کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس شعبہ کے ذریعہ دار العلوم کو علاوہ اشیاء اور کتب وغیرہ کے تقریباً ۲۸۰۰۰
اٹھائیس ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

شعبۂ تنظیم کی یہ کامیابی اور ترقی نہ صرف ذمہ داران و متعلقین دار العلوم کے لئے وجہ مسرت ہے، بلکہ یقیناً اس
سے تمام مخلصین و معاونین دار العلوم کو بھی حقیقی خوشی ہوگی، اور وہ ہماری اس آرزو کو پورا کرنے میں دلی امداد فرمائینگے
کہ اس شعبہ کے ذریعہ دار العلوم کو پورے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی امداد حاصل ہونے لگے۔

سنہ ۱۳۶۰ھ کی شاندار کامیابی پر مجلس تنظیم نے حسب ذیل تجویز مبارکباد بالاتفاق منظور کر کے شعبہ کے کارکنوں
کی حوصلہ افزائی کی۔

" رپورٹ ناظم شعبہ تنظیم و ترقی، بابتہ سنہ ۱۳۶۰ھ معہ رپورٹ ناظم محاسبی و نقشہ تفصیلیہ آمد و خرچ پیش ہوئی جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ امسال شعبہ کی کل آمدنی معہ بقایا سالانہ [illegible] ہوئی اور کل خرچ مبلغ [illegible] ہوا گذشتہ
سال [illegible] کل آمدنی سترہ ہزار تھی۔ یقیناً کارکنان مجلس تنظیم [illegible] یہ کامیابی اپنے نظم اور نہایت عظیم الشان [illegible]

خدمت علم دین ہے۔ جس کی بنا پر جملہ کارکنان بہت زیادہ مبارکبادی اور شکریہ کے مستحق ہیں۔
اراکین مجلس (تنظیم) کارکنان (شعبۂ تنظیم) بالخصوص ناظم اور نائب ناظم کا غلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے اراکین منتظمہ کمیٹی اور مجلس اعلیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حضرات اس عظیم الشان کامیابی پر اراکین شعبہ کی تحسین اور ہمت افزائی فرمائیں"

شعبۂ تنظیم کے سفراء نے جو عموماً دارالعلوم کے فارغ التحصیل عالم ہیں ہندوستان کے دور دراز حصوں کے دیہات تک.... پہونچکر تبلیغی خدمات بھی انجام دیں اور مجلسی گفتگوں میں وعظ و نصیحت کی خدمت انجام دینے کے علاوہ عام جلسوں میں بھی ۵۵۰ تقریریں کیں۔ جن سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہونچا، ہم سب کی دلی تمنا ہے کہ اس شعبہ کی خدمات ایکطرف دارالعلوم کے لئے روز افزوں مفید ہوتی رہیں اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو بھی اس سے بیش از بیش فوائد پہونچتے رہیں۔

تمام متعلقین، متوسلین اور ہمدردان سے ہماری یہ توقع برمحل ہوگی کہ وہ اس شعبہ کے مقاصد کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے اور اپنے مخلصانہ تعاون کے معاوضہ کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھیں گے۔ جو انہیں انشاء اللہ تعالیٰ دنیا و آخرۃ دونوں جگہوں میں ملیگا۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

اسمائے گرامی حضرات ارکان شوریٰ دارالعلوم دیوبند

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	حضرت مولانا مولوی شاہ اشرف علی صاحب۔ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون	۱۳	عالیجناب مولانا محمد ابراہیم صاحب رانڈیر
۲	" " سید مولانا حسین احمد صاحب۔ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند	۱۴	" مولانا حکیم محمد اشفاق صاحب۔ رائپور ضلع سہارنپور
۳	" " مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلی	۱۵	حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب۔ قاضی ریاست بھوپال
۴	حضرت مولانا الحاج مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند	۱۶	" مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب۔ گنگوہ۔ ضلع سہارنپور
۵	حضرت مولانا الحاج مولوی محمد طیب صاحب مہتمم " "	۱۷	حضرت مولانا سعید احمد صاحب۔ ہاٹ ہزاری ضلع چاٹگام
۶	عالیجناب خانبہادر شیخ ضیاء الحق صاحب رئیس راجوپور	۱۸	عالیجناب خواجہ فیروز الدین صاحب۔
۷	" حاجی شیخ رشید احمد صاحب دہلی	۱۹	حضرت مولانا مولوی محمد سہول صاحب۔ سلہٹ
۸	" مولانا حافظ محمد یوسف صاحب انصاری۔ سہارنپور	۲۰	مولوی محمد صادق صاحب۔ کراچی۔
۹	" مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کٹھوری۔ میرٹھ شہر	۲۱	مولانا حکیم مشیت اللہ صاحب۔ بجنور
۱۰	" نواب عبدالباسط خانصاحب۔ حیدرآباد دکن۔	۲۲	عالیجناب مولانا حکیم مقصود علی خانصاحب۔ افسر الاطباء سرکار عالی حیدرآباد دکن
۱	" مولانا حکیم محمد یٰسین صاحب۔ نگینہ	۲۳	" مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ "
۱۱	" مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی	۲۴	" شیخ ظہیر الحسن صاحب رئیس۔ کاندھلہ ضلع مظفر نگر

(نوٹ) نمبر ۲ سے نمبر ۹ تک حضرات ارکان محترم مجلس انتظامیہ کے رکن بھی ہیں۔

نقشہ مظہر تعداد اسمائے مدرسین و ملازمین مع شرح تنخواہ ماہانہ

متعلقہ دارالعلوم دیوبند بابتہ سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار	نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار
۱	حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدظلہ	صدر المدرسین	ما	۲۵	جناب قاری حفظ الرحمٰن صاحب	شیخ القراء	لعسہ
۲	حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ	صدر مہتمم	حسبۃً للہ	۲۶	” قاری محمد اسحاق صاحب	مدرس درجہ تجوید	مہسہ
۳	” مولانا السید اصغر حسین صاحب مدظلہ	مدرس عربی	لعہ	۲۷	” منشی محمد عاقل صاحب	مدرس ریاضی	سہ
۴	” مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب	مہتمم	ماسہ	۲۸	” پیرجی حافظ شریف احمد صاحب	” قرآن شریف	مرسہ
۵	” مولانا سید محمد مبارک علی صاحب	نائب مہتمم	ہے	۲۹	” حافظ نور محمد صاحب	”	سہ
۶	جناب مولانا محمد اعزاز علی صاحب	مدرس عربی	لعہ	۳۰	” قاری محمد کامل صاحب	”	لعہ
۷	” مولانا محمد ابراہیم صاحب	”	لعہ	۳۱	” قاری اعزاز احمد صاحب	مدرس تجوید	للعسہ
۸	” مولانا عبد السمیع صاحب	”	لعہ	۳۲	” منشی احمد حسن صاحب	مدرس فارسی	سہ
۹	” مولانا شمس الحق صاحب رخصتی	”	معہ	۳۳	” مولوی ظہیر احمد صاحب	”	سہ
۱۰	” مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی	”	ہعہ	۳۴	” ” سید حسن صاحب	”	سہ
۱۱	” مولانا محمد شفیع صاحب	مفتی	صہ	۳۵	” ” نور الحسن صاحب پنشنر	سابق مدرس فارسی	سہ
۱۲	” مولانا ریاض الدین صاحب	مدرس عربی	للعصہ	۳۶	” قاری جلیل الرحمٰن صاحب	مدرس تجوید	سہ
۱۳	” مولانا قاضی مسعود احمد صاحب	معین مفتی	للعصہ	۳۷	” مولانا کفایت اللہ صاحب	مدرس عربی	سہ غیر مستقل
۱۴	” مولانا عبد الحق نافع صاحب	مدرس عربی	سہ	۳۸	” حاجی عزیز حسین صاحب	” فارسی	عسہ ”
۱۵	” مولانا ظہور احمد صاحب	”	سہ	۳۹	” حافظ عبد الرقیب صاحب	” قرآن شریف	مرسہ ”
۱۶	” مولانا محمد جلیل صاحب	”	صہ	۴۰	” بشیر الحق صاحب		عہ ”
۱۷	” مولانا سید اختر حسین صاحب	”	للو للعہ	۴۱	” منشی سعید احمد صاحب عثمانی	ناظم محاسبی	للعہ
۱۸	” مولانا محمد یحییٰ صاحب صدیقی	”	للعہ	۴۲	” مولوی عبد الواحد صاحب	تحویلدار	سہ
۱۹	” حکیم محمد عمر صاحب	طبیب مدرسہ	سہ	۴۳	” منشی نذیر الحق صاحب	محرر تعلیمات	صہ
۲۰	” مولوی محمد عثمان صاحب	مدرس عربی	عہ	۴۴	” ” بشیر احمد صاحب	محرر محاسبی	لہ سہ
۲۱	” مولانا حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی	”	سہ	۴۵	” مولوی سلطان الحق صاحب	ناظم کتبخانہ	سہ
۲۲	” مولانا قاری اصغر علی صاحب	”	سہ	۴۶	” منشی محمد عزیز صاحب	محرر تعلیمات	عسہ
۲۳	” مولوی عبد الاحد صاحب	”	للعسہ	۴۷	” ” اشفاق احمد صاحب رامپوری	محرر اہتمام	لعسہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار	نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار
۴۹	جناب مولوی سید احمد علی صاحب	معین المفتی	مسـ	۷۷	جناب مولوی سید سیف اللہ صاحب	سفیر تنظیم	مسـ
۵۰	″ ″ مطلوب الرحمن صاحب	محرر دار الافتاء	لوسـ/	۷۸	″ ″ قاری محمود حسن صاحب	″	صـ مع الاؤنس
۵۱	″ سید ناظر حسن صاحب	محرر محاسبی	معـ/	۷۹	″ ″ محمود احمد صاحب بنارسی	″	[illegible]
۵۲	″ منشی ظریف حسن صاحب عثمانی	″	معـ	۸۰	″ ″ حکیم محمد سلیمان صاحب	″	مسـ
۵۳	″ ″ ضمیر حسن صاحب	محرر محافظ خانہ	معـ/	۸۱	″ ″ احمد علی صاحب	″	عسـ غیر مستقل
۵۴	″ مولوی سید احمد حسن صاحب	ناظر تعلیمات	عہ/ غیر مستقل	۸۲	″ ″ محمد عارف صاحب	″	سـ/
۵۵	″ منشی آفتاب حسین صاحب	محرر تعلیمات	سـ/ ″	۸۳	″ ڈاکٹر علی اصغر صاحب نوری	″	سـ/
۵۶	″ مولوی محمد صدیق صاحب	محرر دار الافتاء	سـ/ ″	۸۴	″ حکیم سید شریف حسین صاحب	″	مسـ/
۵۷	″ منشی سید محبوب صاحب رضوی	محرر کتبخانہ	ویـ/ ″	۸۵	″ مولوی زاہد حسن صاحب	″	مسـ/
۵۸	″ ″ حمید حسن صاحب	محرر محاسبی	صـ/ ″	۸۶	″ ″ جماعت اللہ صاحب	امیدوار سفیر تنظیم	سـ/
۵۹	″ ″ محمد اعظم شاہ یحییٰ صاحب گنگوہی	محرر اہتمام	صـ/ ″	۸۷	″ ″ ظفر نواب صاحب	محصل پٹنہ	سے/
۶۰	اللہ بندہ صاحب	چپراسی تعلیمات	معـ/	۸۸	″ منشی مسعود احمد صاحب	محرر تنظیم	معـ
۶۱	محمد ابراہیم صاحب	″ اہتمام	صـ/	۸۹	″ مولوی لئیق احمد صاحب	″	صـ
۶۲	محمد الیاس صاحب	″ کتبخانہ	لعہ/	۹۰	شریف احمد صاحب	چپراسی تنظیم	لعہ/
۶۳	عبد الرحمن صاحب	″ محاسبی	لہـ	۹۱	جناب منشی طاہر حسن صاحب	محرر رسالہ	دـ
۶۴	جناب منشی محمد مفضل صاحب	کارندہ وقف انبالہ	سـ/	۹۲	″ ″ سید محمد شفیع صاحب	ناظم دار الاقامہ	مع الاؤنس
۶۵	″ ″ محمود اختر صاحب	″ شاملی	صـ غیر مستقل	۹۳	″ ″ محمد مظہر الحق صاحب	″ مطبخ	سـ
۶۶	″ ″ شوکت حسین صاحب	محرر اوقاف	صـ/ ″	۹۴	″ ″ ظریف حسن صاحب	محرر ″	سـ
۶۷	″ پیرجی ناظر حسن صاحب	چپراسی ″	عـ/ ″	۹۵	″ ملا احمد حسن صاحب	خادم مسجد	عـ
۶۸	اوستاد خلیل احمد صاحب	″ نگران صفائی	معہ/ ″	۹۶	″ مولوی فاضل صاحب	دربان مدرسہ	مسـ
۶۹	جناب مولانا عبد الوحید صاحب	ناظم تنظیم	لہ للعـ	۹۷	″ مستری اللہ بخش صاحب	نگران بجلی	عـ
۷۰	″ ″ ″	مرتب رسالہ	صـ/	۹۸	برکت	مزدور	سـ
۷۱	جناب مولوی محمود احمد صاحب گل	نائب ناظم تنظیم	عـ/	۹۹	جناب منشی ظہیر احمد صاحب	نائب استاد ورزش	سـ غیر مستقل
۷۲	″ مولوی ضامن حسن صاحب	سفیر تنظیم	عـ/	۱۰۰	″ اوستاد عبد الرحمن صاحب	اوستاد ورزش	صـ
۷۳	″ ″ شریف خاں صاحب	″	عـ/	۱۰۱	″ ″ عبد الرشید صاحب	″	صـ
۷۴	″ ″ راشد حسن صاحب عثمانی	″	عـ/	۱۰۲	″ حاجی محمد قاسم صاحب	ناظم تعمیرات	لہ للعـ
۷۵	″ ″ حکیم حافظ محمد حنیف صاحب	″	عسـ/	۱۰۳	بندو	محافظ گودام تعمیرات	سـ
۷۶	″ ″ عبد الرحمن صاحب	″	عسـ	۱۰۴	جناب عزیز الدین صاحب		عـ

فہرست عطیات خصوصی سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	اسمائے گرامی حضرات معطیان کرام	رقوم امانت	مداعانت	نمبر شمار	اسمائے گرامی حضرات معطیان کرام	رقوم امانت	مداعانت
۱	جناب حاجی عبد الکریم صاحب رئیس بلاسپور	سمعہ ۶۵	تعمیر دار الاقامہ	۲۴	جناب ایم. ایس عبد القادر عبد الرحمن صاحب تاجران چرم مدراس	ماف ۲۵	تعمیر دار الاقامہ
۲	״ محمد اسمٰعیل صاحب۔ مدراس	سمعہ ۶۰۰۰	״	۲۵	״ کے ایم عبد الجبار صاحب تاجر چرم ״	مامہ	״
۳	״ میاں حاجی محمد دینی صاحب سوداگر چرم کلکتہ	عہ ۵۰۰۰	״	۲۶	״ محمد ابراہیم صاحب گراموفون مرچنٹ ״	مامہ	״
۴	״ ایم حاجی عبد الرحمن صاحب تاجر ״ مدراس	[illegible]	״	۲۷	״ پی حاجی بادشاہ صاحب اینڈ کمپنی تاجران چرم ״	مامہ	״
۵	״ منجانب کلثوم بی بی صاحبہ مرحومہ ״	۲۰۰۰	״	۲۸	״ اے رشید صاحب تاجر موزہ بنیان کلکتہ	مامہ	״
۶	״ میاں فیروز صاحب فیروز کمپنی کلکتہ	۲۰۰۰	״	۲۹	״ حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	مامہ	״
۷	״ حاجی عبد اکبر خانصاحب رئیس بلاسپور	۲۰۰۰	زکوٰۃ	۳۰	ایک صاحب خیر معرفت حضرت مولانا حسین احمد صاحب	مامہ	صرف طلبہ
۸	״ شاہ مسعود احمد صاحب رئیس بہٹ	۲۰۰۰	تعمیر دار الاقامہ	۳۱	ایک صاحب خیر	مامہ	״
۹	״ خانبہادر شیخ محمد جان صاحب رئیس ایم ایل سی کلکتہ	۲۰۰۰	״	۳۲	״ سی حاجی زین العابدین صاحب اینڈ کمپنی مدراس	مامہ	تعمیر دار الاقامہ
۱۰	״ حاجی سید احمد صاحب۔ گوجرانوالہ (پنجاب)	۵۵۵	״	۳۳	ایک صاحب خیر معرفت حضرت مولانا حسین احمد صاحب	مامہ	صرف طلبہ
۱۱	״ ״ عبد الرحمن خانصاحب۔ دہلی	۱۴۰۰	״	۳۴	״ حاجی فضل دین صاحب تاجر لیس۔ دہلی	مار	وظیفہ زکوٰۃ
۱۲	״ محمد امین محمد فاروق صاحبان آڑھتیان چرم کانپور	۱۰۰۰	زکوٰۃ	۳۵	״ پی آر حاجی عبد الرحمن صاحب تاجر چرم مدراس	مار	تعمیر دار الاقامہ
۱۳	״ این بی عبد اللہ صاحب۔ مدراس	(۸۰۰)	تعمیر دار الاقامہ	۳۶	״ بنورسل عبد الوہاب صاحب ״	مار	״
۱۴	״ حقانی حاجی محمد قاسم اینڈ کمپنی تاجران چرم ״	صمار	״	۳۷	״ ای۔ کے جلبی محمد میراں صاحب اینڈ کمپنی ״	مار	״
۱۵	״ حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر سہارنپور	صمار	״	۳۸	״ مولانا فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ حیدرآباد دکن	مار	عطاء
۱۶	״ ایم حاجی عبد الرحیم محمد ابراہیم تاجران چرم مدراس	صمار	״	۳۹	״ حاجی فضل الٰہی صاحب اینڈ سنز آڑھتیان چرم لاہور	مار	زکوٰۃ
۱۷	״ ایس عبد السلام صاحب ״	صمار	״	۴۰	״ مولوی حاجی محمد امین برادرس لمیٹڈ سوداگران چرم کانپور	مار	״
۱۸	״ بی۔ ایل حاجی عبد السبحان صاحب ״	صمار	״	۴۱	״ نواب کنور جمشید علیخانصاحب رئیس باغپت	مار	زکوٰۃ
۱۹	״ آنریبل خانبہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم سندھ	صمار	״	۴۲	״ اعظم عارف بھام صاحب راندیر	مار	صرف طلبہ
۲۰	״ منجانب اہل خیر لاہور مرسلہ مولانا کریم بخش صاحب لاہور	صمہ ۵	زکوٰۃ و عطا	۴۳	״ سلیمان دادا بھائی برادرس لمیٹڈ کلکتہ	مار	زکوٰۃ
۲۱	״ حافظ ارشاد الٰہی صاحب سوداگر جفت آگرہ	امار	تعمیر دار الاقامہ	۴۴	״ میاں گلزار محمد صاحب فرینڈ کمپنی ״	مار	״
۲۲	״ اہلیہ صاحبہ ״ ״ ״ ״	امار	״		۔	۔	۔
۲۳	״ فاضل بھائی [illegible] تاجر چرم مدراس	امار	״				

۱۰۱	جناب مولانا ابو الوفا صاحب	ناظم تبلیغ	۵ غیر مستقل	۱۰۷	جناب مولوی عتیق الرحمن صاحب	معین مبلغ	[illegible]
۱۰۲	״ مولانا عبد الجبار صاحب	مبلغ	[illegible]	۱۰۸	״ شاد علی صاحب	سفیر و مبلغ	[illegible]

تبلیغ اور شعبۂ صفائی میں علی الترتیب ۱۶ اور ۱۰ آدمیوں کا عملہ کام کرتا رہا۔

ذکر آئین اقسام چندہ

(۱) چندہ کی کوئی تعداد مقرر نہیں اور نہ کسی مذہب و ملت کی تخصیص ہے۔

(۲) چندہ کی آٹھ قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ اور ہر ایک کا جمع خرچ جدا اور تاریخ وار درج ہوتا ہے۔ وہ آٹھ قسمیں یہ
اول چندہ امدادی۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک سالانہ جو معین طور سے وصول ہوتا ہے۔ دوسری عطائے یکمشت
معین طور سے لیا جاتا ہے۔ بہر ہر دو قسم کی آمدنی محض تنخواہ مدرسان و ملازمان وسائر خرچ مدرسہ میں صرف ہوتی ہے
بشرط اشد ضرورت خوراک و پوشاک و دیگر حوائج طلبہ مساکین و مسافرین میں بطور عاریت و قرض صرف ہوتی
دوم۔ زکوٰۃ و صدقات۔ اس چندہ کی آمدنی بعد تملیک خوراک و پوشاک و دیگر حوائج طلبہ میں صرف ہو
سوم۔ چرم قربانی و عقیقہ۔ اس کی آمدنی بالتخصیص خرید کتب دینیہ اور ان کی جلد بندی وغیرہ میں صرف
ہے یا اور در صورت سخت حاجت کے بطور عاریت خوراک و پوشاک طلبہ میں صرف ہوتی ہے۔
چہارم۔ انعامی۔ جو خاص بمد انعام طلبہ کامیاب شدہ امتحان سالانہ میں خرچ ہوتا ہے۔
پنجشم۔ کتب وقفی۔ اس قسم کے چندہ میں خواہ کوئی صاحب ہمت کتب عطا فرماویں یا زر نقد
خرید کتب کے عطا فرماویں ہر دو صورت میں کتب وقفی مدرسہ کی ہوں گی۔
ششم۔ خوراکی۔ اس قسم کے شریک کو اختیار ہے خواہ کھانا پکا ہوا طلبہ کو دے خواہ زر نقد قیمت خوراک
ہفتم۔ متفرقات۔ اس مد میں وہ رقوم جمع ہوتی ہیں جو اسباب مثل پارچہ یا ظروف یا زیور وغیرہ بغرض
ثواب میت ارسال فرماتے ہیں۔ یا کسی قسم کی جنس یا نقد واسطے امداد طلبہ مساکین کے عنایت فرماتے ہیں ا
آمدنی طلبہ مسافرین و مساکین کی خوراک و پوشاک وغیرہ میں صرف ہوتی ہے۔
ہشتم۔ تعمیر۔ جو ضروری تعمیر اور ترمیم شکست و ریخت مکان مدرسہ یا تعمیرات حجرات جدیدہ میں صرف ہوتی۔

(۳) چندہ امدادی سالانہ حتی الوسع پیشگی یعنی ماہ محرم میں جمع کیا جاوے گا۔

(۴) جو حضرات زکوٰۃ و کفارہ وغیرہ واسطے صرف طلبہ مساکین کے مرحمت فرمائیں گے وہ مثل دیگر چندوں کے
احتیاط سے اسی مصرف میں صرف ہوگا اور حساب ان کا درج کیفیت سالانہ ہوتا رہے گا۔

(۵) جدید تجویز کے مطابق دارالعلوم کے حسابات ذیل کے کاغذات میں درج ہوتے ہیں۔
کتاب اندراج آمدنی روزانہ ہر قسم۔ روزنامچہ۔ گوشوارہ آمد و خرچ روزانہ جملہ مدات۔ کھاتہ اندراج
آمد و صرف جملہ مدات چک بک مصارف جملہ مدات۔
کتاب ہائے حسابات کو جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور علاوہ رجسٹران مذکورہ کے کتب پختہ رسید
جداگانہ تیار رہتی ہے۔ اس کا ایک پرت چندہ دہندہ کے پاس بھیجدیا جاتا ہے۔ علاوہ ان کے رجسٹر قبض الوصول
ملازمین اور رجسٹر تقسیم وظیفہ و تیل و پارچہ دھلائی و تقسیم پارچہ وغیرہ دفتر میں موجود رہتے ہیں۔

(۶) چندہ دینے والوں کو ایک رسید حسب نمونہ ذیل دی جاوے گی جبکہ ایک پرت یعنی مثنیٰ دفتر
رہے گا۔

[illegible]	اسمائے گرامی عطا کنندہ	تعداد رقم و کیفیت اس کی موصول	کس سال کا	کس ماہ کی بابت	تاریخ وصول	دستخط محصل	دستخط ناظم دارالعلوم	کیفیت و مہر مدرسہ

۷) اگر شرکائے چندہ میں سے کوئی صاحب وقت مقررہ پر چندہ عطا نہ کرینگے تو خط طلبی ان کی خدمت میں روانہ ہوگا
درصورت انکار ان کا نام رجسٹر سے علیحدہ کیا جاوے گا۔
ایک قسم کا چندہ دوسری قسم میں شامل نہ کیا جاوے گا۔
چندہ میں بعد خرچ کے جس قدر زیادہ توفیر او ربچت رہے بہتر اور موجب اطمینان ہے۔ مگر آمدنی چندہ امدادی
اسقدر زرِ نقد ہمیشہ مد توفیر میں رہنا چاہئے جو کم سے کم چھ ماہ کے مصارف کو کافی ہو بلکہ کوشش یہ ہو کہ ایک
سال کے مصارف کی گنجائش رہے۔
جو صاحب کسی قسم کے چندہ میں شریک ہوں اور چندہ عنایت فرماویں تو یہ تفصیل بھی تحریر فرمادیں کہ چندہ دوامی
ہے یا یکمشت یا انعام یا خوراک وغیرہ۔
جو صاحب زکوۃ و کفارہ وغیرہ عنایت فرماویں تو مہتمم مدرسہ کو ضرور مطلع فرماویں تاکہ اس کو ایسے ہی
مصارف میں صرف کیا جائیگا کہ زکوۃ وغیرہ ادا ہو جائے اور مدرسہ کو بھی امداد ملے۔

تفصیل موازنہ پنج سالہ کل آمد و خرچ دارالعلوم دیوبند

از ۱۳۵۶ھ لغایۃ ۱۳۶۰ھ

نام سنہ	آمدنی	خرچ	باقی	صرف زائد	کیفیت
۱۳۵۶ھ	۷۶۲۱۳ — ۱ر۶ ۸	۷۶۲۹۸ — ۶ر۳½ ۸	×	۲۸۵ — ۵ر۲½ ۸	
۱۳۵۷ھ	۷۶۳۹۰ — ×ر۳½ ۸	۱۵ر۴½ ۸	×	۱۵ر۱ ۸	
۱۳۵۸ھ	۶۶۶۲۳ — ۵ر۱ ۸	۷۶۰۳۵ — ۱ر۱۰ ۸	۳ر۳ ۸	×	
۱۳۵۹ھ	۱۱ر۵½ ۸	۶ر۱۱½ ۸	۲ر۶ ۸	×	
۱۳۶۰ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	

نمبر شمار	قسم مدات	بقایا سابقہ	آمد: دستگردان	آمد: حال	آمد: میزان	میزان کل معہ بقایا سابقہ	صرف: دستگردان	صرف: صرف خالص	صرف: میزان	باقی	کیفیت
۱	دوامی، اتفاقی، عطیہ رسالہ متفرق	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	×	
۲	انعام طلبہ	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	×	
۳	زکوٰۃ و وظیفہ زکوٰۃ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴	متفرقات و وظیفہ متفرقات [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵	دارالحدیث	[illegible]	.	.	.	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶	دارالطلبہ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷	تعمیر مسجد	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸	متفرق تعمیر	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹	کتب وقفی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰	چرم قربانی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱	تبلیغ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲	صنعت و حرفت	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]		.	.	[illegible]	
۱۳	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

[illegible]	ایضاً		[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]		[illegible]	×	ایضاً
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۵ ذی الحجہ		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	۱۵ ذی الحجہ
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]

امتحان سالانہ ۶۰-۱۳۵۹ھ

حسب معمول سابق امسال بھی امتحان سالانہ طلبہ دارالعلوم دیوبند بطرز قدیم لیا گیا۔ امتحان تقریری ۲۸ رجب سے شروع ہوا۔ اور ۶ شعبان المعظم سے تحریری امتحان کی ابتدا ہوئی جو ۱۲ شعبان تک حسب معمول ہوتا رہا۔ قواعد امتحان پیش نظر رہے اور وقت تحریر جوابات طلبہ کی نگرانی وحفاظت پوری طرح کی گئی تاکہ کوئی طالب علم خارجی طریقہ سے جوابات میں امداد نہ لے سکے۔ اساتذہ نے طلبہ کو ان کی محنت ولیاقت کے موافق نمبر تحریر فرمائے۔ کامل جواب کے نمبر پچاس اور ناقص جواب کے نمبر اس سے کم اور سوال سے زیادہ بہترین جواب اور خوشخط اور عربی میں جواب لکھنے پر پچاس سے زیادہ نمبر بھی دیئے گئے یعنی اکیاون باون سے زائد دیئے گئے۔ اول درجہ کی کامیابی کے نمبر پچاس اور ادنیٰ کامیابی کے نمبر ۳۳ ہیں۔ ۳۳ نمبر سے کم پانے والا کامیاب شمار نہیں کیا اور نہ اس کو مستحق انعام سمجھا جاتا ہے۔

امسال طلبہ درجات عربیہ کا امتحان سالانہ تحریری و تقریری حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ صدر المدرسین وجناب مولانا سید اصغر حسین صاحب وجناب مولانا محمد ابراہیم صاحب وجناب مولانا مولوی محمد اعزاز علی صاحب وجناب مولانا عبدالسمیع صاحب وجناب مولانا محمد شفیع صاحب وجناب مولانا ریاض الدین صاحب وجناب مولانا عبدالحق صاحب ومولانا قاضی مسعود احمد صاحب ومولانا ظہور احمد صاحب ومولانا محمد جلیل صاحب ومولانا سید اختر حسین صاحب ومولانا کفایت اللہ صاحب وجناب مولوی حکیم محمد عمر صاحب سلّمہ دارالعلوم دیوبند دامت برکاتہم نے باحتیاط تمام لیا۔ اور ہر ایک کی محنت اور کوشش کے موافق نمبر خوب جانچکر دیئے۔

درجہ قرات وتجوید کا امتحان تقریری جناب مولانا قاری عبدالخالق صاحب نے اور تحریری جناب مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحب وجناب قاری محمد عتیق صاحب نے باحتیاط تمام لیا۔

درجہ فارسی وریاضی کا امتحان جناب مولانا امتیاز حسین صاحب سیوہاروی اور جناب مولانا سید اختر حسین صاحب نے بہ تحقیق تمام لیا اور طلبہ کی استعداد وقابلیت کے موافق نمبر عطا فرمائے۔

اور درجہ قرآن شریف کا امتحان جناب مولانا قاری عتیق احمد صاحب وجناب مولانا محمد جلیل صاحب مدرسان دارالعلوم نے لیا۔

حضرات اہل کرم نے طلبہ مسافرین ومساکین کی تعلیم وتربیت میں جو کچھ مدارات وہمدردی فرمائی بفضلہ تعالیٰ وہ ٹھکانے لگی۔ خداوند کریم اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور اس چشمۂ جاریہ کو تا دیر قائم رکھے۔ آمین

(نوٹ) درجہ قرآن شریف کا امتحان ماہ شعبان میں نہیں ہوتا کیونکہ قرآن شریف کے طلبا رمضان شریف میں دور کلام مجید کیا کرتے ہیں اور نوافل وتراویح پر سناتے ہیں اس وجہ سے ہمیشہ اس درجہ کا امتحان بعد رمضان المبارک ماہ شوال میں ہوتا ہے۔ امسال بھی ایسا ہی ہوا۔

نتیجہ امتحان سالانہ سنہ ۱۳۵۹-۶۰ھ طلبۂ دورہ حدیث (دارالعلوم دیوبند)

(نوٹ) (۱) دورۂ حدیث میں مندرجہ ذیل کتب داخل ہیں۔ بخاری شریف۔ ترمذی شریف۔ مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ طحاوی شریف۔ ابن ماجہ شریف۔ شمائل ترمذی شریف۔ نسائی شریف۔ موطا امام محمدؒ۔ موطا امام مالکؒ (۲) جن طلبہ کا اوسط نتیجہ ۴۰ سے کم ہے وہ ناکام (۳) ہر کتاب کے مقررہ نمبر ۵۰ ہیں۔

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	مجموعہ نمبر مقررہ	مجموعہ نمبر حاصل شدہ	اوسط	نتیجہ	[illegible]
۱	مولوی شیخ عبدالرحیم مرشد آبادی	۵۰۰	۵۱۳	۵۱	اول نمبر کامیاب	
۲	" عزیز الرحمٰن پشاوری	۵۰۰	۵۰۶	۵۱	دوم "	
۳	" اکرام الدین بخاری	۵۰۰	۵۰۰	۵۰	سوم "	
۴	" سید عبداللہ ہراتی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	کامیاب	
۵	" محمد عبدالصمد میمن سنگی	۵۰۰	۴۲۳	۴۲	"	
۶	" عبداللہ ملیاوی	۵۰۰	۴۷۰	۴۷	"	
۷	" فرخ احمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۵۶	۴۶	"	
۸	" محمد عبدالصمد سلہٹی	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۹	" محمد عقیل خاں سہارنپوری	۵۰۰	۴۴۱	۴۴	"	
۱۰	" جمال الدین اکیابی	۵۰۰	۴۳۴	۴۳	"	
۱۱	" غلام ربانی میمن سنگی	۵۰۰	۴۶۰	۴۶	"	
۱۲	" صبغۃ اللہ بنوی	۵۰۰	۴۶۵	۴۷	"	
۱۳	" محمد غلام مولیٰ کمرلائی	۵۰۰	۴۰۸	۴۱	"	
۱۴	" محمد باقی ختنی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	"	
۱۵	" محمد حشمت اللہ بریسالی	۵۰۰	۴۳۱	۴۳	"	
۱۶	" زاہد حسن سرساوی	۵۰۰	۴۵۶	۴۶	"	
۱۷	" غلام حسن جموی	۵۰۰	۴۳۴	۴۳	"	
۱۸	" محمد رحیم الدین میمن سنگی	۵۰۰	۴۴۵	۴۵	"	
۱۹	" عبدالعظیم بخاری	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۲۰	" مسعود حسن جونپوری	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	"	
۲۱	" عبدالصمد کمرلائی	۵۰۰	۴۲۷	۴۳	"	
۲۲	" محمد صلاح الدین بہاری	۵۰۰	۴۷۳	۴۷	"	
۲۳	" فضل محمد بنوی	۵۰۰	۴۶۴	۴۶	"	
۲۴	" محمد قائم عظیم آبادی	۵۰۰	۴۵۲	۴۵	"	
۲۵	مولوی نذیر محمد بدخشانی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	کامیاب	
۲۶	" سید زاہد حسن دیوبندی	۵۰۰	۴۶۸	۴۷	"	
۲۷	" عبدالقدیر کابلی	۵۰۰	۴۰۷	۴۱	"	
۲۸	" محمد ممتاز الدین بریسالی	۵۰۰	۴۸۳	۴۸	"	
۲۹	" محمد اسحاق کھیلتوی	۵۰۰	۴۴۲	۴۴	"	
۳۰	" غلام محمد کیملپوری	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۳۱	" عبدالحی ڈیروی	۵۰۰	۴۸۵	۴۹	"	
۳۲	" خلیل احمد گنگانگری	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۳۳	" محمد یوسف بہاولپوری	۵۰۰	۴۳۸	۴۴	"	
۳۴	" حافظ لطف الدین کیملپوری	۵۰۰	۴۶۵	۴۷	"	
۳۵	" محمد عبداللہ امرتسری	۵۰۰	۴۷۹	۴۸	"	
۳۶	" حافظ محمد حیات جہلمی	۵۰۰	۴۳۴	۴۴	"	
۳۷	" منظور احمد بہاولپوری	۵۰۰	۴۶۹	۴۷	"	
۳۸	" عبدالخالق ہزاروی	۵۰۰	۴۲۳	۴۲	"	
۳۹	" غلام قادر بہاولنگری	۵۰۰	۴۹۹	۵۰	"	
۴۰	" حافظ غوث محمد سرگودہوی	۵۰۰	۳۹۲	۳۹	ناکامیاب	
۴۱	" عبدالحمید ہزاروی	۵۰۰	۴۸۸	۴۹	کامیاب	
۴۲	" محمد شریف جالندہری	۵۰۰	۴۴۲	۴۴	"	
۴۳	" نور محمد ہزاروی ۴۳	۵۰۰	۴۶۲	۴۶	"	
۴۴	" محمد اسلم سرگودھوی	۵۰۰	۴۵۰	۴۵	"	
۴۵	" محمد عمر مظفر گڈھی	۵۰۰	۴۷۸	۴۸	"	
۴۶	" مقبول احمد جالندہری	۵۰۰	۴۱۷	۴۲	"	
۴۷	" ابوالبرکات محمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۸۰	۴۸	"	
۴۸	" جلال الدین اکیابی	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	"	

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	کل نمبر	نمبر حاصل شدہ	اوسط	نتیجہ	کیفیت
۴۹	مولوی لعل بادشاہ پشاوری	۵۰۰	۴۷۵	۴۸	کامیاب	
۵۰	〃 ابوالخیر محمد تاج الدین میمن سنگی	۵۰۰	۴۶۹	۴۷	〃	
۵۱	〃 محمد معین الدین مونگیری	۵۰۰	۴۷۵	۴۸	〃	
۵۲	〃 مظفر احمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۶۸	۴۷	〃	
۵۳	〃 محمد یونس مظفرنگری	۵۰۰	۴۴۲	۴۴	〃	
۵۴	〃 محمد عبدالمنعم کچھاڑی	۵۰۰	۴۰۹	۴۱	〃	
۵۵	〃 محمد محی الدین بگوڑوی	۵۰۰	۳۸۷	۳۹	ناکامیاب	
۵۶	〃 محمد یعقوب علی کٹکی	۵۰۰	۴۴۱	۴۴	کامیاب	
۵۷	〃 محمد ارشاد علیخاں دیوبندی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	〃	
۵۸	〃 کرم الٰہی کیملپوری	۵۰۰	۴۶۲	۴۶	〃	
۵۹	〃 غلام مصطفیٰ ڈیروی	۵۰۰	۴۶۹	۴۷	〃	
۶۰	〃 خلیل الرحمٰن چاٹگامی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	〃	
۶۱	〃 محمد مہر اللہ کمرلائی	۵۰۰	۳۹۱	۳۹	ناکامیاب	
۶۲	〃 عزیز اللہ رحیم یارخانی	۵۰۰	۴۵۴	۴۵	کامیاب	
۶۳	〃 عبیداللہ سیالکوٹی	۵۰۰	۴۴۷	۴۵	〃	
۶۴	〃 سلطان احمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۲۶	۴۳	〃	
۶۵	〃 سید غلام محمد کشمیری ۲۱۳ھ	۵۰۰	۴۴۳	۴۳	〃	
۶۶	〃 عثمان غنی کمرلائی	۵۰۰	۳۷۸	۳۸	ناکامیاب	
۶۷	〃 صغیرالدین سلہٹی	۵۰۰	۴۴۸	۴۵	کامیاب	
۶۸	〃 عبدالقیوم ہزاروی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	〃	
۶۹	〃 عبدالرحمٰن سہارنپوری	۵۰۰	۴۵۹	۴۶	〃	
۷۰	〃 انتظارالدین دہلوی	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	〃	
۷۱	〃 اخلاق حسین دہلوی	۵۰۰	۴۶۰	۴۶	〃	
۷۲	〃 نور محمد جان ہزاروی	۵۰۰	۴۶۴	۴۶	〃	
۷۳	〃 عبدالعزیز کمرلائی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	〃	
۷۴	〃 عبدالسبحان کچھاڑی	۵۰۰	۳۵۲	۳۶	ناکامیاب	
۷۵	〃 اسلام احمد امروہی	۵۰۰	۴۷۷	۴۸	کامیاب	
۷۶	〃 عبدالمنان مردانی	۵۰۰	۴۱۲	۴۱	〃	
۷۷	〃 شریف الحسن بجنوری	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	〃	
۷۸	مولوی لطف الرحمٰن مرادآبادی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	کامیاب	
۷۹	〃 عبدالسلام جموی	۵۰۰	۴۳۹	۴۴	〃	
۸۰	〃 امین الرحمٰن دیوبندی	۵۰۰	۴۴۷	۴۵	〃	
۸۱	〃 عبدالسلام اعظمی ۲۱۳	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	〃	
۸۲	〃 عبدالحمید اعظمی ۲۱۳	۵۰۰	۳۸۱	۳۸	ناکامیاب	
۸۳	〃 غلام جعفر شاہ ڈیروی	۵۰۰	۴۲۴	۴۳	کامیاب	
۸۴	〃 عاشق محمد چھپروی	۵۰۰	۴۵۱	۴۵	〃	
۸۵	〃 عبدالرحمٰن قصوری	۵۰۰	۴۹۰	۴۹	〃	
۸۶	〃 عبدالحق ڈیروی	۵۰۰	۴۱۶	۴۲	〃	
۸۷	〃 شمس الحق ڈیروی	۵۰۰	۴۲۷	۴۳	〃	
۸۸	〃 نور احمد جموی	۵۰۰	۴۲۷	۴۳	〃	
۸۹	〃 عقیل احمد بجنوری	۵۰۰	۳۱۳	۳۱	ناکامیاب	
۹۰	〃 محمد عزیز اللہ نواکھالی	۵۰۰	۴۳۸	۴۴	کامیاب	
۹۱	〃 عبدالستار مظفرگڈھی	۵۰۰	۴۱۳	۴۱	〃	
۹۲	〃 عنایت اللہ نواکھالی	۵۰۰	۴۴۸	۴۵	〃	
۹۳	〃 احمد الدین سندھی	۵۰۰	۴۵۰	۴۵	〃	
۹۴	〃 سراج احمد ٹونکی	۵۰۰	۴۶۸	۴۷	〃	
۹۵	〃 محمد عبدالقادر مظفرگڈھی	۵۰۰	۴۹۲	۴۹	〃	
۹۶	〃 خلیل الرحمٰن باجوڑی	۵۰۰	۴۳۵	۴۴	〃	
۹۷	〃 حمید اللہ خاں بنوی	۵۰۰	۴۹۸	۵۰	〃	
۹۸	〃 عبدالحمید لدھیانوی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	〃	
۹۹	〃 محمد جمیل خاں سہارنپوری	۵۰۰	۴۲۳	۴۲	〃	
۱۰۰	〃 محمد ابراہیم حصاروی	۵۰۰	۴۱۹	۴۲	〃	
۱۰۱	〃 محمد خلیل سرگودھوی	۵۰۰	۴۷۴	۴۷	〃	
۱۰۲	〃 عبدالحمید گجراتی	۵۰۰	۴۷۲	۴۷	〃	
۱۰۳	〃 محمد سعید الرحمٰن میمن سنگی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	〃	
۱۰۴	〃 مشتاق احمد غازیپوری	۵۰۰	۴۳۹	۴۴	〃	
۱۰۵	〃 محمد شفیع میرٹھی	۵۰۰	۴۸۳	۴۸	〃	
۱۰۶	〃 منور حسین پورنیوی	۱۰۰	۹۴	۴۷	〃	

نمبر شمار	نام طالبعلم مع سکونت	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ	اوسط	نتیجہ	کیفیت
۱۰۷	مولوی عبدالرزاق [illegible]	۱۰۰	۹۷	۴۸	کامیاب	
۱۰۸	فریدالدین احمد سلہٹی	۵۰۰	۲۲۲	۴۴	ناکامیاب	
۱۰۹	غلام رسول سیالکوٹی	۵۰۰	۲۴۹	۵۰	〃	
۱۱۰	حافظ محمد یوسف جہلمی	۵۰۰	۲۲۵	۴۵	کامیاب	
۱۱۱	محمد یونس مرشدآبادی	۵۰۰	۲۵۲	۵۰	〃	
۱۱۲	محمد فضل الرحمن چاٹگامی	۵۰۰	۲۳۶	۴۷	〃	
۱۱۳	قدرالدین پشاوری	۵۰۰	۲۳۰	۴۶	〃	
۱۱۴	محمد عبدالرشید نواکھالی	۵۰۰	۲۰۰	۴۰	〃	
۱۱۵	محمد عظیم الدین کرلائی	۵۰۰	۲۰۸	۴۱	〃	
۱۱۶	عبدالحسین لودھی پشاوری	۵۰۰	۲۳۸	۴۸	〃	
۱۱۷	محمد ولایت شاہ پشاوری	۵۰۰	۲۴۲	۴۸	〃	
۱۱۸	عبدالغفور مردانی	۵۰۰	۲۴۲	۴۸	〃	
۱۱۹	محمد سکندر کرلائی	۵۰۰	۲۳۹	۴۷	〃	
۱۲۰	علی حسین شاہ آبادی	۵۰۰	۲۱۹	۴۳	〃	
۱۲۱	محمد انوارالحق مظفرپوری	۵۰۰	۲۳۲	۴۶	〃	
۱۲۲	امید محمد پشاوری	۵۰۰	۲۲۲	۴۴	〃	
۱۲۳	عبدالقادر 〃	۵۰۰	۲۵۱	۴۵	〃	
۱۲۴	محمد حنیف شاہ آبادی	۵۰۰	۲۳۶	۴۷	〃	
۱۲۵	احمد میاں انبہٹوی	۵۰۰	۲۳۳	۴۷	〃	
۱۲۶	محمد یعقوب اعظمی ۶۲ء	۵۰۰	۲۲۵	۴۳	〃	
۱۲۷	عبدالمنان جونپوری	۵۰۰	۲۵۹	۴۶	〃	
۱۲۸	محمد افضال الحق ط اعظمی	۵۰۰	۲۳۹	۴۷	〃	
۱۲۹	عتیق الرحمن پشاوری	۵۰۰	۲۲۳	۴۴	〃	
۱۳[illegible]	احمد سندھی	۵۰۰	۲۴۴	۴۹	〃	
۱۳[illegible]	محمد ادریس مردانی	۵۰۰	۲۴۲	۴۸	〃	
۱۳[illegible]	عبدالحی سلطانپوری	۵۰۰	۲۲۱	۴۴	〃	
۱۳[illegible]	محمد شہیدالحق عظیم آبادی	۵۰۰	۲۴۴	۴۹	〃	
۱۳[illegible]	محمد شمس الضحیٰ مرشدآبادی	۵۰۰	۲۲۵	۴۵	〃	
۱۳[illegible]	محمد عالم مظفرپوری	۵۰۰	۲۲۷	۴۵	〃	

نمبر شمار	نام طالبعلم مع سکونت	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ	اوسط	نتیجہ	کیفیت
۱۳۶	مولوی محمد ہارون مونگیری	۵۰۰	۲۲۲	۴۴	کامیاب	
۱۳۷	محمد ابوحمزہ عظیم آبادی	۵۰۰	۲۰۴	۴۱	〃	
۱۳۸	عبداللہ منٹگمری	۵۰۰	۲۴۱	۴۹	〃	
۱۳۹	محمد ضیاءالحق ط اعظمی	۵۰۰	۲۳۷	۴۷	〃	
۱۴۰	شمس الضحیٰ مردانی	۵۰۰	۲۳۷	۴۸	〃	
۱۴۱	محمد سعید خان سلطانپوری	۵۰۰	۲۱۹	۴۳	〃	
۱۴۲	محمد ریحان الدین 〃	۵۰۰	۲۲۵	۴۳	〃	
۱۴۳	صلاح الدین احمد [illegible]	۵۰۰	۲۴۵	۴۹	〃	
۱۴۴	محمد نورالحق مردانی	۵۰۰	۲۳۲	۴۶	〃	
۱۴۵	دوست محمد یزدی	۵۰۰	۲۴۹	۵۰	〃	
۱۴۶	عبدالمجید بستوی	۵۰۰	۲۳۰	۴۶	〃	
۱۴۷	محمد سہیل عظیم آبادی	۵۰۰	۲۴۹	۵۰	〃	
۱۴۸	بقاءاللہ ٹونکی	۵۰۰	۲۴۳	۴۹	〃	
۱۴۹	ہمایوں اختر خاں [illegible]	۵۰۰	۲۴۵	۴۹	〃	
۱۵۰	ظہیراحمد پورینوی	۵۰۰	۲۲۵	۴۵	〃	
۱۵۱	عبدالرؤف گیاوی	۵۰۰	۲۳۱	۴۶	〃	
۱۵۲	محمد میزان الرحمن نصیرآبادی	۵۰۰	۱۴۲	۲۹	ناکامیاب	
۱۵۳	محمد عبدالاحد انصاری بجنوری	۵۰۰	۲۲۳	۴۳	کامیاب	
۱۵۴	عبدالسلام اعظمی خیرآبادی ۶۲ء	۵۰۰	۲۲۸	۴۴	〃	
۱۵۵	عبدالحمید اعظمی ۶۲ء	۵۰۰	۱۸۶	۳۷	ناکامیاب	
۱۵۶	قمرالدین گوڑگانوی	۵۰۰	۲۴۶	۴۹	کامیاب	
۱۵۷	عبدالستار بھرتپوری	۵۰۰	۲۴۱	۴۸	〃	
۱۵۸	محمد عبدالسلام گیاوی	۵۰۰	۲۱۹	۴۲	〃	
۱۵۹	محمد عتیق اللہ ہزاروی	۵۰۰	۲۳۸	۴۸	〃	
۱۶۰	حبیب الرحمن 〃	۵۰۰	۲۲۳	۴۵	〃	
۱۶۱	نعمت اللہ بلیاوی	۵۰۰	۲۱۸	۴۲	〃	
۱۶۲	محمد عبدالصمد حیدرآباد دکن	۵۰۰	۲۲۵	۴۵	〃	
۱۶۳	ابوالخیر محمد عزیز غازیپوری	۵۰۰	۲۲۲	۴۲	〃	
۱۶۴	[illegible]	۵۰۰	[illegible]	[illegible]	〃	

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	اوسط	نتیجہ	کیفیت
۱۶۵	مولوی محمد عبد القیوم ہمدانی	۵۰۰	۴۸۴	۴۸	کامیاب	
۱۶۶	" مقبول الرحمن ہزاروی	۵۰۰	۴۸۲	۴۸	"	
۱۶۷	" امیر حسن مردانی	۵۰۰	۳۵۳	۳۵	ناکامیاب	
۱۶۸	" محمد عبد الصمد شاہ آبادی	۵۰۰	۳۴۷	۳۵	کامیاب	
۱۶۹	" محمد رحمت اللہ میرٹھی	۵۰۰	۴۷۸	۴۸	"	
۱۷۰	" محمد سراج الحق سلہٹی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	"	
۱۷۱	" محمد اسلم ہزاروی	۵۰۰	۴۷۸	۴۸	"	
۱۷۲	" علی اصغر "	۵۰۰	۴۰۳	۴۰	"	
۱۷۳	" شمس الدین بارہ بنکوی	۵۰۰	۴۴۰	۴۴	"	
۱۷۴	" محمد فیض الدین رنگپوری	۵۰۰	۴۲۸	۴۳	"	
۱۷۵	" محمد شفیق ہزاروی	۵۰۰	۴۴۸	۴۵	"	
۱۷۶	" محمد صفات اللہ اعظمی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	"	
۱۷۷	" محمد یعقوب ہزاروی	۵۰۰	۳۱۲	۳۱	"	
۱۷۸	" غلام محمد خاں کشمیری	۵۰۰	۳۰۲	۳۰	"	
۱۷۹	" محمد قربان ختنی	۵۰۰	۳۲۲	۳۲	"	
۱۸۰	" محمد ابراہیم کرنالی	۵۰۰	۴۲۵	۴۳	"	
۱۸۱	مولوی عبد الجبار کرنالی	۵۰۰	۴۰۴	۴۰	کامیاب	
۱۸۲	" عبد المنان اعظمی	۵۰۰	۴۳۳	۴۳	"	
۱۸۳	" سعید الرحمن ہزاروی	۵۰۰	۴۵۲	۴۵	"	
۱۸۴	" جلیل احمد سیوہاروی	۵۰۰	۴۶۷	۴۷	"	
۱۸۵	" عبد الماجد میمن سنگی	۵۰۰	۳۳۵	۳۴	ناکامیاب	
۱۸۶	" محمد یونس فیض آبادی	۵۰۰	۴۰۵	۴۱	کامیاب	
۱۸۷	" محمد اسمٰعیل بھوپالی	۵۰۰	۴۰۲	۴۰	"	
۱۸۸	" محمد اکبر کشمیری	۵۰۰	۴۰۵	۴۱	"	
۱۸۹	" محمد امین افغانستانی	۵۰۰	۴۰۴	۴۰	"	
۱۹۰	" محمد عبد المجید بھوپالی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	"	
۱۹۱	" محمد ابراہیم یمنی	۵۰۰	۳۸۶	۳۹	ناکامیاب	
۱۹۲	" عبد الرزاق ملتانی	۲۰۰	۱۶۰	۸۰	کامیاب	
۱۹۳	" محمد یوسف جرالی	۵۰	۴۰	۸۰	"	
۱۹۴	" محمد نبیل بجنوری	۵۰۰	غ	غ	غیر حاضر	
۱۹۵	" محمد عظیم رحیم یار خانی	۵۰۰	غ	غ	"	
۱۹۶	" ابو نصر محمد ممتاز الدین نوا کھالی	۵۰۰	غ	غ	غ	

نتیجہ امتحان سالانہ سنہ ۱۳۵۹–۶۰ھ دیگر درجات عربی

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان		تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے		کیفیت
					کامیاب	ناکامیاب	بیمار	غیر حاضر	
۱	علم تفسیر	بیضاوی سورۂ بقرہ	۳۵	۳۴	۳۰	۴	۰	۱	
۲	"	جلالین شریف	۱۷۱	۱۶۲	۱۱۸	۴۴	۴	۵	
۳	اصول تفسیر	فوز الکبیر	۱۵۶	۱۴۵	۱۴۵	۰	۴	۷	
۴	علم حدیث	مشکوۃ شریف	۱۷۰	۱۶۳	۱۴۲	۲۱	۴	۳	
۵	اصول حدیث	نخبۃ الفکر	۱۵۶	۱۵۰	۱۲۰	۳۰	۴	۲	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۶	علم فقہ	ہدایہ اخیرین	۵۱	۴۳	۳۵	۸	۳	۵	

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجۂ امتحان: کامیاب	نتیجۂ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۷	علم فقہ	ہدایہ اولین	۱۶۲	۱۵۱	۱۴۸	۳	۵	۱۰	
۸	"	شرح وقایہ	۷۷	۷۵	۶۳	۱۲	×	۲	
۹	"	کنز الدقائق	۵۵	۵۱	۴۰	۴	۱	۳	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۰	"	قدوری	۵۶	۴۸	۴۸	۰	۱	۷	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۱	"	نور الایضاح	۳۴	۲۷	۲۷	۰	۰	۷	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۲	اصول فقہ	توضیح تلویح	۴۶	۴۳	۳۲	۱۱	۱	۲	
۱۳	"	مسلم الثبوت	۵۲	۵۱	۵۱	۰	۰	۱	
۱۴	"	حسامی	۱۱۶	۱۰۷	۶۶	۴۱	۲	۷	
۱۵	"	نور الانوار	۷۳	۶۷	۴۷	۲۰	۱	۵	
۱۶	"	اصول الشاشی	۶۹	۶۲	۵۳	۹	۲	۵	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۷	علم فرائض	سراجی	۵۳	۴۹	۴۹	۰	۰	۴	
۱۸	علم العقائد والکلام	امور عامہ	۱۲	۱۰	۹	۱	۰	۲	
۱۹	"	مسامرہ	۱۷	۱۵	۱۴	۱	۱	۱	
۲۰	"	جلالی	۲۹	۲۷	۲۶	۱	۰	۲	
۲۱	"	خیالی	۵۴	۵۰	۴۶	۴	۱	۳	
۲۲	"	شرح عقائد نسفی	۱۳۴	۱۲۹	۱۲۱	۸	۰	۵	
۲۳	علم معانی وبیان	مطول	۳۵	۳۳	۲۹	۴	۰	۲	
۲۴	"	مختصر المعانی	۱۴۳	۱۳۵	۹۴	۴۱	۱	۷	
۲۵	"	تلخیص المفتاح	۱۳۵	۱۲۹	۱۲۹	۰	۱	۵	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۲۶	علم ادب	دیوان حماسہ	۴۹	۴۶	۴۰	۶	۰	۳	
۲۷	"	دیوان متنبی	۱۳۶	۱۲۱	۱۰۸	۱۳	۶	۹	
۲۸	"	سبع معلقہ	۳	۱	۰	۱	۰	۲	
۲۹	"	مقامات حریری	۱۹۱	۱۷۷	۱۱۹	۵۸	۶	۸	
۳۰	"	نفحۃ الیمن	۳۶	۳۳	۳۰	۳	۰	۳	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۳۱	"	نفحۃ العرب	۳۸	۳۰	۲۶	۴	۰	۸	" " "
۳۲	"	مفید الطالبین	۲۳	۲۱	۱۸	۳	۰	۲	" " "
۳۳	علم منطق	میرزاہد رسالہ	۲۵	۲۲	۱۹	۳	۰	۴	

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرج رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۳۵	علم منطق	قاضی مبارک	۳۰	۲۵	۱۸	۷	۱	۴	
۳۶	"	حمد اللہ	۲۴	۱۸	۹	۹	۱	۵	
۳۷	"	ملا حسن	۱۷۸	۱۷۲	۱۳۱	۴۱	۳	۳	
۳۸	"	سلم العلوم	۱۱۰	۹۹	۶۹	۳۰	۵	۶	
۳۹	"	میر قطبی	۱۴۳	۱۳۵	۶۰	۷۵	۰	۸	
۴۰	"	قطبی تصدیقات	۱۰۱	۸۸	۷۱	۱۷	۲	۱۱	
۴۱	"	شرح تہذیب	۷۳	۶۱	۵۱	۱۰	۲	۱۰	امتحان تقریری لیاجا
۴۲	"	مرقات	۶۲	۵۴	۴۷	۷	۱	۷	" "
۴۳	"	ایساغوجی	۴۹	۳۹	۲۴	۱۵	۰	۱۰	" "
۴۴	"	کبریٰ	۴۸	۳۹	۳۳	۶	۰	۹	" "
۴۵	علم فلسفہ	شرح اشارات	۱۰	۱۰	۶	۴	۰	۰	
۴۶	"	صدرا	۲۹	۲۲	۲۰	۲	۱	۶	
۴۷	"	شمس بازغہ	۷	۶	۶	×	۰	۱	
۴۸	"	میبذی	۱۸۹	۱۸۱	۱۳۹	۴۲	۶	۲	
۴۹	علم ہیئت	تصریح	۲۳	۱۸	۱۷	۱	۱	۴	
۵۰	"	شرح چغمنی	۲۳	۱۸	۱۶	۲	۱	۴	
۵۱	علم ریاضی	اقلیدس (عربی)	۳۷	۳۱	۲۳	۸	۱	۵	
۵۲	علم عروض	عروض المفتاح	۱۹	۱۸	۷	۱۱	۰	۱	
۵۳	علم مناظرہ	رشیدیہ	۱۲	۱۱	۸	۳	۰	۱	امتحان تقریری لیاجا
۵۴	علم نحو	شرح جامی بحث اسم	۷۵	۶۹	۵۰	۱۹	۱	۵	
۵۵	"	" " فعل	۵۱	۴۶	۴۵	۱	۲	۳	امتحان تقریری لیاجا
۵۶	"	کافیہ	۴۶	۴۶	۳۹	۷	۰	۰	" "
۵۷	"	ہدایۃ النحو	۵۱	۴۴	۳۷	۷	۰	۷	" "
۵۸	"	شرح مائۃ عامل	۵۱	۳۴	۲۷	۷	۰	۱۷	" "
۵۹	"	نحو میر	۴۲	۴۲	۳۶	۶	۰	۰	" "
۶۰	علم صرف	فصول اکبری	۴۹	۴۲	۳۲	۱۰	۱	۶	" "
۶۱	"	علم الصیغہ	۵۸	۴۸	۳۲	۱۶	۱	۹	" "
۶۲	"	پنج گنج	۳۵	۲۶	۲۱	۵	۰	۹	" "

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۶۳	علم صرف	صرف میر	۱۵	۱۳	۱۰	۳	۰	۲	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۶۴	"	میزان الصرف و منشعب	۸	۱	۱	۰	۰	۷	" " "
۶۵	علم طب	شرح اسباب جلد اول	۹	۹	۹	۰	۰	۰	
۶۶	"	" " ثانی	۱۸	۱۵	۱۳	۱۰	۱	۲	
۶۷	"	نفیسی	۳	۳	۳	۰	۰	۰	
۶۸	"	موجز جلد اول	۳۰	۱۹	۱۶	۳	۰	۱	
۶۹	"	" جلد ثانی	۱	۱	۱	۰	۰	۰	
۷۰	"	قانونچہ	۲۴	۲۲	۲۱	۱	۰	۲	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۷۱	علم تجوید	خلاصۃ البیان	۱۸	۱۷	۱۷	۰	۰	۱	
۷۲	"	شاطبیہ	۱	۱	۱	۰	۰	۰	
۷۳	"	جزری	۵۷	۵۶	۵۱	۵	۰	۱	
۷۴	"	فوائد مکیہ	۲۱۸	۱۹۹	۱۹۳	۶	۱	۱۸	امتحان تقریری لیا جاتا ہے

گوشوارہ نتیجہ امتحان سالانہ سنہ ۱۳۵۹ھ

درجہ	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر		تعداد شرکاء امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
دورہ حدیث شریف	۱۹۶	۹۲۵	۱۹۳	۱۷۹	۱۴	×	۳	
دورہ تفسیر	۱۵		۱۵	۱۴	۱	۰	۰	ہر سہ حصہ ابن کثیر و ہر سہ حصہ بیضاوی داخل درس ہیں
بقیہ درجات عربی	۷۱۴		۶۷۰	۶۶۶	۴	۱۵	۴۹	
درجہ فارسی	۹۴		۹۳	۶۷	۲۶	۰	۱	
درجہ تجوید و قراءت خاص	۳۷		۲۹	۲۷	۲	۰	۸	ان کے علاوہ بھی تقریباً ۵۰۰ طلبہ درجہ عربی کے مشق قراءت کرتے ہیں
درجہ حفظ	۹۲		۸۴	۸۴	۰	رخصت ۴	۴	
درجہ ناظرہ	۱۱۸		۱۱۲	۱۱۲	۰	۰	۶	
میزان کل	۱۲۸۶		۱۱۹۶	۱۱۴۹	۴۷	۱۹	۷۱	

احقر محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند

بسٹرڈ نمبر اے

مرکز علوم اسلامیہ دار العلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دار العلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتبہ

عبد الوحید غازیپوری

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپئے

ممالک بیرون ہند سے باضافۂ محصولڈاک فی پرچہ (۳/)

ماہنامہ دار العلوم دیوبند

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دار العلوم سے معاونین ومتوسلین دار العلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) || بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | شمارہ (۳)

ضروری گذارش

(۱) براہ کرم خط وکتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کرے گا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہنچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔ پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) "دار العلوم" کے اصلاحی وتبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرماکر دو گونہ اجر حاصل کریں۔

"ناظم دفتر ماہنامہ رسالہ دار العلوم"

باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع وناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دار العلوم دیوبند سے شائع ہوا۔

تفسیر سورۂ فیل

(۴)

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند)

خاتمۂ بحث پر پرویز صاحب کے اس دعویٰ پر بھی ایک نگاہ ڈالتے چلئے۔

"کہ اس سورۃ کا مقصد نزول قریش کے دلوں سے ماحول کی طاقتوں کا خوف نکالنا تھا تاکہ وہ نڈر ہوکر اسلام قبول کریں اور دل میں خطرہ ہرگز نہ لاویں کہ اگر اسلام دنیا بھر کے نظریات کے خلاف اعلان جنگ ہے، تو اس کے قبول کر لینے پر یہ اردگرد کی طاقتیں ان پر ہجوم کر آئیں گی بلکہ انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ جس خدا نے ابرہہ کی مہیب فوج کے کید کو یوں خاک میں ملا دیا تو کیا وہ ان مزعومہ خطرات سے ان کو محفوظ نہ رکھ سکیگا"۔

مقصد سورۃ کے سلسلہ میں پرویز صاحب کی یہ تجویز بھی اسی طرح عجائبات میں سے ہے جس طرح قریش کے پتھراؤ کا قصہ عجائب روزگار تھا۔ کیا پرویز صاحب اس بدیہی نکتہ کو نہیں سمجھ سکتے کہ ازالہ خوف کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے کہ خوف بھی ہو۔ جس صورت میں کہ حسب زعم پرویز صاحب پتھراؤ قریش نے کیا اور ابرہہ جیسی مہیب طاقت کو محض ڈھیلے اور پتھروں سے اس طرح تباہ کر دیا کہ اس کا بھرکس نکال دیا تو ان کے تو اور حوصلے بڑھے ہوئے ہونگے کہ جب ایسی غیر معمولی طاقتوں کو ہم یوں کچل سکتے ہیں تو دوسری اردگرد کی طاقتوں کی کیا مجال ہے کہ ہم سے آنکھ بھی ملا سکیں؟ اور پھر جبکہ غیبی مدد کا بھی اوپر سے یقین ہو کہ بافراط گدھ چیلوں کی خبر رساں ایجنسی بہرحال موجود ہی ہے جو بروقت دشمن کی اطلاع بھی کر دے گی۔ اس صورت میں انہیں قبول اسلام سے ان طاقتوں کا خوف کیا مانع آسکتا تھا۔ وہ خیال کر سکتے تھے کہ قبول اسلام کے بعد بھی بیرونی طاقتوں کا وہی حشر ہو سکتا ہے جو قبل از قبول اسلام ہمارے ہاتھوں ہو چکا ہے۔ پھر اس صورت میں تو انہیں کافی نڈر ہو کر ہر ایک من مانا مقصد خواہ وہ قبول اسلام ہو یا اور کچھ بے دھڑک پورا کرنا چاہئے تھا۔ نیز انہیں یہ بھی خیال ضرور آیا ہوگا جو اتفاق سے پرویز صاحب کو نہ آسکا کہ اردگرد کی طاقتوں کی دشمنی یا حملہ آوری کچھ اسلام ہی پر موقوف نہیں۔ آخر ابرہہ کے ہجوم کے وقت ہم کونسے مسلمان تھے جو اس نے ہمارے ساتھ دشمنی باندھی۔

ظاہر ہے کہ ان تصورات کے بعد انہیں تکمیل مقاصد میں خواہ وہ قبول اسلام ہو یا کچھ اور بیرونی طاقتوں سے خائف بتلانا یا انہیں حد درجہ ناتجربہ کار کہنا ہے یا اپنی ناتجربہ کاری کا پردہ فاش کرنا ہے۔

اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز چیز یہ ہے کہ اللہ نے قریش کو ابرہہ کا واقعہ یاد دلا کر ان کے دلوں سے یہ ازالۂ خوف اس لئے کرنا چاہا کہ وہ قبول اسلام پر آمادہ ہو جائیں۔

سبحان اللہ! جب قریش یہ سمجھے ہوئے تھے کہ کھلی بت پرستی اور آبائی دین پر رہتے ہوئے خدا نے ہماری یہ غیبی مدد کی کہ اک نرالے طرز پر لاش خور پرندوں کے ذریعہ ہمیں دشمن سے باخبر کر دیا ہمارے پتھروں میں وہ طاقت دی کہ ہاتھی کچلے گئے تو یہ صاف دلیل اسی کی ہو سکتی ہے کہ خدا کو ہم اور ہمارا وہ سابق مذہب ناپسند نہ تھا۔ پھر ہمیں کسی جدید مذہب کے اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو یہ اسلام کی ترغیب ہوئی یا اس سے استغنا کی تعلیم؟ کیا یہ عجائبات روزگار میں سے نہیں ہے کہ ترغیب تو اسلام کی دیجائے اور کامیابیاں زمانۂ کفر کی دکھلائی جائیں؟ کعبہ کے بتوں اور پجاریوں کی تو اعانت و صیانت دکھلائی جائے۔ نیز پجاریوں کے دشمن (اصحاب فیل) کا نفرت کیساتھ تذکرہ کیا جائے اور پھر انھیں ترغیب بت پرستی اور بت پرستوں کے کچل دیئے جانے کی دیجائے؟ یا للعجب! بہرحال جیسی سورۃ کی تفسیر نور بھری تھی ویسا ہی اس کا یہ مقصد نزول بھی پُر نور ہے۔ جس پر عقل ماتم کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر پرویز صاحب ہماری سنیں تو ہمارے نزدیک تو مقصد نزول سورۃ اس ترغیب اسلام کو پیش نظر رکھکر قریش کے دل سے خوف نکالنے کے بجائے ان کے دلوں میں خوف بٹھلانا صحیح بیٹھتا ہے اور وہ اس طرح کہ قریش کو یہ واقعہ یاد دلا کر متنبہ کیا گیا کہ حرم الٰہی کی بے حرمتی کے منصوبے اور عام حرمات الہیہ کی ہتک کے تخیلات ایک ایسا مہلکۂ عظیم ہے کہ جس نے ابرہہ جیسی مہیب طاقت کو آن کی آن میں برباد کر کے رکھدیا۔ تو اے اہل حرم تم کس طاقت کے بھروسہ بے خوف بنے بیٹھے ہو کہ پیغمبر کے آجانے اور دلائل توحید کھل جانے کے بعد نہ بیت اللہ کی بے حرمتی سے باز آتے ہو کہ اُسے بتوں کی نجاست سے پاک کرو۔ نہ شرک سے بچتے ہو کہ اسلام کی توحید و رسالت قبول کر لو۔ اور نہ پیغمبر کی بے توقیری ہی سے ہٹتے ہو کہ اس کی تکذیب نکرو۔ ابرہہ تو بیت اللہ کی حسی تعمیر ہی کو اُکھاڑ پھینکنا چاہتا تھا جسپر خدا کی چند چڑیوں کے لشکر نے اس کے ہاتھیوں تک کا قلع قمع کر دیا۔ تم تو اس کی معنوی تعمیر (توحید و رسالت) کو ڈھا رہے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا حافظ و ناصر خود خدائے قادر و توانا ہے اس کے ہاتھ میں آج بھی طیراً ابابیل جیسے ہزار ہا جنود و عساکر موجود ہیں (و ما یعلم جنود ربک الا ہو) جو آن کی آن میں سرکشوں کا بھرکس نکال سکتے ہیں لہذا اس طاقت اور خدا سے ڈرو اور اس کے بطش شدید کی گرفتوں سے بے خوف مت ہو ان رسوم جاہلیت اور عصیان پیغمبر سے باز آؤ اسلام اور اسلامی توحید قبول کر لو اور بیت اللہ کی حقیقی حرمت و عظمت قائم کر دو۔ ورنہ جس خدا نے ابرہہ جیسی طاقت کے پرخچے اڑا کر دکھلا دیئے اس کے سامنے تمہاری کچھ بھی حقیقت نہیں۔

اس صورت میں سورۂ فیل کا مقصد نزول بے فکرے قریش کو جھنجھوڑنا اور خوف دلانا نکل آتا ہے تاکہ قریش اپنی

کسی طاقت پر بھروسہ کرکے بے خوف نہ نہیں۔ اور خدا کی طرف رجوع ہوکر اسلام قبول کرلیں۔ نہ قریش کے سامنے ان کی اپنی کوئی طاقت آتی ہے نہ اُن کے قدیم مذہب کا مؤیّد من اللہ ہونا ہی سامنے آتا ہے کہ اسلام سے استغنا رپیدا ہو۔ یا اس وقت وہ اعتراضات پیدا ہوں جو ابھی مذکور ہوئے۔ اگر یہ شبہ کیا جائے کہ بہر حال زمانہ کفر میں چڑیوں کے ذریعہ جب ابرہہ کے استیصال سے ان کی مدد ہوئی تو وہ اس صورت میں بھی اپنے قدیم مذہب کو حق بجانب سمجھ سکتے تھے جس سے پھر وہی اسلام سے استغنا کی صورت پیدا ہوجاتی ہے نہ کہ ترغیب اسلام کی۔

تو جواباً عرض کیا جائیگا کہ چڑیوں کے پتھراؤ کی تفسیر پر جب اس کی یہ متعلقہ تاریخ بھی سامنے رکھی جائے کہ ابرہہ نہ قریش کے مقابلہ کے لئے آیا نہ ان کا ملک چھیننے آیا بلکہ صرف بیت اللہ ڈھانے آیا اور اسی لئے عبدالمطلب ابرہہ سے اپنے اونٹ مانگنے کے بعد خدائے بیت اللہ اور ابرہہ کو صف آرا چھوڑ کر قریش سمیت درمیان سے نکل گئے تا آنکہ خدا نے اصحاب فیل کو ان ناپاک تخیلات کی سزا دیدی اور چند چڑیوں سے ان کا بھرکس نکلوادیا۔ تو ان الگ شدہ قریش کی اپنی نصرت یا ان کی مشرکانہ رسوم کی حمایت کا کوئی سوال ہی درمیان میں نہیں آتا کہ انھیں اپنے مذہب کے مؤیّد من اللہ ہونے کا شبہ گذر سکے اور اس سے یہ ترغیب اسلام مخدوش ٹھہرے۔ بلکہ اس صورت میں صرف بیت اللہ کی عظمت وشوکت سامنے آتی ہے اور اسی کا مؤیّد من اللہ ہونا ظاہر ہوتا ہے جس سے کیسکو انکار نہیں۔

بہر حال اصحاب فیل کا واقعہ یاد دلانے کا منشا کفار مکہ کے دلوں میں عبرت آمیز خوف بٹھلا کر انھیں اسلام پر آمادہ کرنا نکلتا ہے نہ کہ آس پاس کے بادشاہوں سے بے خوف بنانا کہ ان کے دلوں میں آس پاس کا خوف تھا ہی کب کہ اسکے ازالہ کی ضرورت پڑتی؟

اس تنقیدی پہلو کے بعد مناسب ہے کہ سورۂ فیل کے مضامین کا خلاصہ اس انداز سے پیش کردیا جائے کہ عرض کردہ مضمون کے سمٹ آنے کیساتھ ساتھ پوری سورۃ کا ایک مرتب نقشہ بھی سامنے آجائے۔ اور عرض کردہ نقاط بحث آیتوں میں اپنے اپنے مواقع پر چسپاں نظر آنے لگیں۔ نیز جس سے قرآن کے حسن بیان اور نظم کلام کی وہ بلاغت انگیز ترتیب بھی واضح ہوجائے جو اس کے مقاصد کے لئے خود ایک مستقل دلیل کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ بھی وضاحت کے ساتھ ایک دفعہ پھر سامنے آجائے کہ بیان واقعہ کے سلسلہ میں قرآن نے جو جو قیود بڑھائی ہیں وہ معاذ اللہ حشو وزوائد نہیں بلکہ ایسے عمیق فوائد ومقاصد پر مشتمل ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے اس دور کے برخود غلط اندازاور آزاد روش بندگان رائے کی بے اصول تفسیروں کے طلسم کا پردہ چاک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور باطل کی ملمع سازیوں کا چہرہ فق ہوکر اصل حقیقت خود نظم قرآن میں سے بے نقاب ہوجاتی ہے

خلاصۂ بحث اور سورۃ کی اجمالی تفسیر | اس سورۂ مقدسہ کی روش بیان یہ ہے کہ اس کا ہر اگلا جملہ

پچھلے جملہ کی تفسیر اور ہر آیندہ آیت پچھلی آیت کی تفصیل ہے۔ گویا ہر ابتدا ایک تمہید ہے اور اس کے بعد کی انتہا' اس کا ثمرہ یا اس پر تفریع ہے۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ ہر ابتدائی جملہ کے اجمال سے مخاطب کے ذہن میں ایک تفصیل طلب سوال پیدا ہوتا ہے اور بعد کا جملہ اپنی تفصیل سے اس کا جواب بنتا ہے۔ اور پھر اس انتزاعی سوال وجواب اور اجمال اور تفصیل کے مرقعہ سے وہ حقائق پیدا ہوتی ہیں جو درمیانی وساوس وشبہات کی جڑیں نکالتی ہیں بشرطیکہ کوئی خالی الذہن ہو کر بنیت اتباع اُنپر غور کرے۔

حق تعالیٰ نے اس سورۃ کی ابتدا کرتے ہوئے فرمایا

الم تر؟ ۔ کیا اے مخاطب تجھے پتہ نہیں؟

ظاہر ہے کہ یہاں رویت بصری مراد نہیں ہے کیونکہ یہ خطاب واقعہ فیل کے بہت بعد کا ہے جس کو نہ خود حضور نے معائنہ فرمایا نہ عام مسلمانوں نے۔ دوسرے یہ کہ یہ خطاب قیامت تک کے مخاطبوں کو بواسطہ حضرت رسالت پناہ ہوتا رہیگا جن کی آنکھیں یقیناً واقعۂ فیل کو نہیں دیکھ سکتیں اس لئے یہاں الم تر سے رویت قلبی مراد ہو گی جس کا ابتدائی مرتبہ علم ہے اسی بنا پر ہم نے ترجمہ دیکھنے کے بجائے پتہ کے لفظ سے کیا ہے جس کے معنی علم کے ہیں یعنی اے مخاطب کیا تجھے پتہ نہیں؟

مخاطب نے اس عنوان سے پہلی ہی بار میں یہ سمجھ لیا کہ جس چیز کا پتہ نشان دینا مقصود ہے وہ یقیناً کوئی عجیب وغریب اور نادر روزگار چیز ہے کیونکہ یہ استفہامی عنوان اپنے عام استعمال کی رو سے عجب خیز اور نُدرۃ آمیز امور ہی کے لئے آتا ہے اور اگر تعجب میں بھی ڈالنا مقصود نہ ہو تو شے پھر بھی اوس کے نیچے عجیب ہی ہوتی ہے چنانچہ قرآن نے جہاں بھی یہ الم تر کا عنوان رکھا ہے وہاں عموماً اس کے نیچے کسی عجیب اور حیرتناک چیز ہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً قوم عاد کو ہوا کے جھونکوں سے تباہ کر دیا جانا ایک عجیب بات تھی تو فرمایا۔

الم ترکیف فعل ربک بعاد	کیا تجھے پتہ نہیں کہ تیرے رب نے عاد کیساتھ کیا کیا؟

کشتیوں اور بھاری بھاری جہازوں کا پانی کے نرم اور رقیق جسم پر تیرنا یقیناً عجیب تھا تو فرمایا

الم تر ان الفلک تجری فی البحر بامرہ	کیا تجھے پتہ نہیں کہ کشتی دریاؤں میں اُسی کے حکم سے چلتی ہے۔؟

آسمانوں کا ہوا پر رکا رہنا یقیناً حیرتناک تھا تو اسی الم تر کے ماتحت فرمایا۔

ویمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ۔	(کیا تجھے پتہ نہیں) کہ اسی نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے (وہ نہ روکے تو گر پڑے)

نور کے ذریعہ سایہ کا گھٹنا اور بڑھنا امر عجیب تھا تو فرمایا۔

الم تر الی ربک کیف	کیا تو نے اپنے رب کی قدرۃ کی نشانیوں کی طرف

مد الظل	نہیں دیکھا کہ اس نے سایہ کو کس طرح پھیلا رکھا ہے۔

آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات کا انسان کے کاموں میں لگائے رکھنا حیرتناک تھا تو فرمایا۔

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض۔	کیا تمھیں پتہ نہیں کہ اللہ نے تمھارے لئے آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو کام میں لگا رکھا ہے۔

غرض عموماً تکوینیات کے سلسلہ میں اس عنوان کے نیچے ایسے ہی عجائبات بیان میں آئے ہیں جو مستبعد اور بظاہر اسباب حیرتناک ہوں۔ پس یہاں بھی الم تر کا کلمہ سامنے آتے ہی مخاطب نے اتنا تو سمجھ لیا کہ آئندہ آنے والی خبر ضرور کوئی عجیب بات ہے۔ اور اس سے خود بخود اس کے دل میں آگیا کہ قرآن جس واقعہ کو اس کی تمہید ہی سے نادر اور عجیب ثابت کرنے کا پرداز اٹھائے تو اسے غیر نادر یا عام معتاد واقعہ بتلانے والے بلاشبہ معارض قرآن ہی کہلائے جا سکتے ہیں۔ بہرحال واقعہ کی ندرت کا اندازہ کر کے مخاطب کے دل میں ایک شوق آمیز سوال پیدا ہوا کہ وہ عجیب واقعہ کیا ہوگا؟ تو آئندہ جملہ نے جواباً اس کا آغاز کیا کہ

کیف فعل ربک	کیا کیا تیرے پروردگار نے؟

اس سے مخاطب نے بداہۃً سمجھ لیا کہ کوئی خدائی کارروائی ہے جو کسی کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور اس کے ذہن میں باول وہلہ یہ ضرور آگیا کہ یہ کارروائی کوئی بڑی بھاری بات اور زبردست معاملہ ہے جب ہی تو خدا نے اس شد و مد اور اس عجب انگیز عنوان سے اُسے شروع فرمایا اور وہ بھی اپنی طرف منسوب کر کے۔ پس ضرور ہے کہ جس طرح خدا کی ذات عظیم و جلیل ہے اسی طرح اس کی کی ہوئی یہ کارروائی بھی کوئی عظیم اور غیر معمولی چیز ہو۔

پھر مخاطب کی نگاہ جب فَعَلَ پر گئی تو اسے ماضی کا صیغہ دیکھ کر یہ بھی اس کے ذہن میں آگیا کہ کارروائی کوئی امر ماضی ہے جو پہلے کی جا چکی ہے اور اب اس کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ اس سے یہ سلیم الفہم مخاطب قدرۃً یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور رہا کہ جب امور ماضیہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہوتے ہیں جو کسی مخبر صادق کی خبر ہی سے کھل سکتے ہیں تو ضرور ہے کہ اس خدائی کارروائی کا انکشاف بھی بجائے قیاس آرائی کے صرف نقل صحیح سے ہی ہو سکتا ہے مگر اس تفصیل کے ساتھ کہ قرآن کریم چونکہ بیان واقعات کے سلسلہ میں افسانہ نویسی یا قصہ گوئی کی عرفی ترتیبات اختیار کئے بغیر واقعات کے صرف وہی بنیادی نقاط انتہائی ایجاز بیانی کے ساتھ ذکر کرتا ہے جن سے عبرت یا احکام کا تعلق ہو سکے اس طرح کہ اگر اس کے دوسرے ترتیبی اجزاء صحیح اور معتبر تواریخ سے چن کر ترتیب دیئے جائیں تو یہ قرآنی نقاط ان کے لئے عمود واقعہ اور اساطین حقیقت ثابت ہوتے ہیں اور یہ تاریخی اجزاء اس کے لئے ایسی تشریحات بن جاتے ہیں کہ جن کے لئے گویا قرآنی حکایت خود متقاضی ہوتی ہے۔ اس لئے نفس واقعہ کے اساسی اجزاء کا انکشاف تو قرآنی الفاظ قرآنی نظم اور عبارت قرآن کی بندش و ترکیب اور ترتیب سے ہو سکتا ہے

اور تفصیلات واقعہ کا انکشاف اس کی متعلقہ صحیح اور معتبر روایات اور مستند نقول سے ممکن ہے۔

اس لئے لفظ فَعَلَ ربکَ کو فعل ماضی دیکھکر سلیم الفطرۃ مخاطب نے جان لیا کہ اس خدائی کارروائی کو کھوجنے کے لئے میری خیال آفرینی کام نہ دے گی بلکہ مجھے اولاً خبر خداوندی اور ثانیاً معتبر تواریخ کی طرف رجوع کرنا چاہئے نہ کہ یرویز صاحب کی طرح دماغی تخیلات اور بلغمی بخارات کی طرف۔ بنا بریں فعل ربک کو پڑھتے ہی اسکے ذہن میں تاریخی حیثیت سے پہلا سوال یہ پیدا ہوا کہ یہ خدائی کارروائی آخر کس کے ساتھ ہوئی؟ اور اس سوال کو ذہن میں لیکر اُس نے قرآن کی طرف رجوع کیا تو قرآن نے اگلے کلمہ سے اس کا واضح جواب دیا کہ

باصحاب الفیل | (یہ خدائی کارروائی) ہاتھی والوں کے ساتھ (ہوئی)

اور پھر صحیح تاریخ نے بتلایا کہ اصحاب الفیل کون تھے؟ ان کے مقاصد کیا تھے اور وہ اس خدائی کارروائی کی زد میں کس طرح آ گئے؟

قرآن کے اس بلیغ نظم میں یہ عنوان اختیار نہیں فرمایا گیا کہ یہ کارروائی ابرہہ اور اس کے لشکر کیساتھ ہوئی جو علاقۂ یمن کا ایک نصرانی حکمران تھا۔ نہ یہ عنوان رکھا کہ علاقۂ یمن کے نصرانیوں کے ساتھ ہوئی۔ بلکہ ان اشخاص واقعہ کو فیل کیطرف نسبت کرکے فرمایا گیا کہ اصحاب فیل کیساتھ ہوئی۔

اس سے فہیم مخاطب نے خود بخود سمجھ لیا کہ یہ اصحاب بہت ہی کروفر اور غیر معمولی طاقت کے مالک ہونگے جن کے ہاتھوں میں ہاتھی تک مسخر تھے۔ پھر قرآن نے ذوی الفیل نہیں فرمایا جس کے معنی محض ہاتھی والوں اور ہاتھی کے مالکوں کے ہوتے۔ بلکہ اصحاب الفیل فرمایا جو صُحبت سے مشتق ہے جس کے معنی معیت اور ہمراہی کے ہوتے ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ لوگ محض ہاتھیوں کے مالک یا ہاتھیوں کی طرف منسوب ہی نہ تھے بلکہ ہاتھی ان کے ساتھ تھے اس سے مخاطب نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ بڑی زبردست جنگی طاقت لیکر آئے ہوں گے جو بڑے سے بڑے مقابلہ کے وقت کام میں لائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہاتھیوں کا ساتھ ہونا اور بالخصوص عرب کے ریگستان میں عربوں کے نزدیک انتہائی دہشت انگیزی کی چیز تھی۔

یہیں سے مخاطب کی طبیعت میں بے ساختہ یہ بھی آگیا کہ اس نوع کی غیر معمولی طاقتوں والے ممکن نہیں کہ چھپتے چھپاتے آئیں جبکہ انھیں اپنی طاقت کا بھی اندازہ ہو کہ وہ ہاتھیوں والے ہیں اور عربوں کے متعلق بھی عام دنیا کی طرح جانتے ہوں کہ نہ عرب میں ہاتھی ہیں اور نہ ان مفلوک الحال لوگوں کے پاس مروجہ جنگی سامان ہی ہے بلکہ مشہور یہ ہے کہ ایک خانہ بدوش غیر متمدن اور غیر منظم قوم ہے تو کیا ضرورت تھی کہ اصحاب فیل باایں کروفر چھپتے چھپاتے اور دنیا میں اپنی غیر واقعی کمزوری اور بزدلی کا ڈھول پیٹ لیتے۔ اسی لئے تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اول تو ابرہہ نے اپنا ارادہ ہدم بیت اللہ کا اپنے مستقر ہی میں ظاہر کر دیا تھا جس کو خود وہاں کے رہنے والے عربوں نے سنا

اور اس کا چرچا ہوگیا پھر ابرہہ اس شان سے چلا کہ راستہ کی تمام ریاستوں اور چھوٹی موٹی حکومتوں کو بھی اس کا علم ہوا چنانچہ مکہ پہونچتے پہونچتے تقریباً دو تین لڑائیاں بھی راستہ ہی میں ہوئیں اور ابرہہ نے سب کو شکست دیدی بعض ریاستیں اس کے ساتھ ہوگئیں جیسا کہ حافظ ابن کثیر مکی نے محدثانہ اصول پر یہ سب واقعات البدایۃ والنہایۃ میں بالتفصیل بیان فرمائے ہیں۔ پس اس دہشت انگیزی اور اس شور وشر کے ساتھ جو چلے جس کی طرف قرآن نے اصحاب الفیل کے کلمہ سے لطیف اشارہ کیا ہے وہ چھپکر چوروں کی طرح کب آسکتا ہے۔ ساتھ ہی مخاطب یہ بھی سمجھ گیا کہ اصحاب فیل کی یہ طاقت محض کروفر یا حشم وخدم کے لئے بطور مظاہرہ ساتھ نہیں لائی گئی تھی بلکہ حسب ضرورت بہ نیت مقابلہ وجنگ ساتھ لائی گئی تھی کیونکہ اُدہر تو الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل کی استفہامی ترکیب جس میں استفہام کے ساتھ فعل کا صلہ باؔ لائی گئی ہے تعزیری کارروائی پر دلالت کر رہی ہے جیسا کہ سابقہ اوراق میں چند قرآنی نظائر سے واضح کیا جاچکا ہے جس سے نمایاں ہے کہ یہ کوئی انعامی کارروائی نہ تھی بلکہ تعزیری اور تعذیبی تھی جس سے محض اصحاب الفیل کو ضرر پہونچانا مقصود تھا ورنہ باؔء کے بجائے لامِ نفع لاکر لاصحاب الفیل فرمایا جاتا۔

اور ادہر اس قہری کارروائی کے ذکر کے ساتھ اصحاب الفیل کی غیر معمولی طاقت کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے تو اس سے صاف واضح ہے کہ ہاتھیوں کے مالک بھی اگر ابرہہ ساتھ ہاتھی لائے تو کروفر دکھلانے کے لئے نہیں بلکہ مقابلہ کیلئے جبکہ سامنا ہوجائے۔

یہیں سے مخاطب کے ذہن میں یہ بھی آگیا کہ اس تعزیری کارروائی سے جس سے اصحاب فیل کا کوئی نفع مقصود نہ تھا ایسے ہی کسی اور کی بھی نفع رسانی کا کوئی ادنیٰ پہلو پیش نظر نہ تھا خواہ وہ قریش ہوں یا کوئی اور کیونکہ سزا دہندہ خود خدا ہے اور سزا یافتہ اصحاب فیل۔ درمیان میں کسی تیسرے کا نہ ذکر ہے نہ دخل۔ بلکہ یہاں تو اصحاب فیل کی بھی غیر معمولی طاقت کا اشاراتی تذکرہ محض اپنی تعزیری کارروائی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ورنہ خود دشمن کی یہ طاقت نہ کسی موقعہ پر استعمال میں آئی نہ آسکتی تھی اور اسی لئے کسی آیت میں اس کا کوئی ادنیٰ سا اشارہ بھی موجود نہیں۔ گویا اس خدائی کارروائی نے دشمن پہلے ہی حملہ میں اس درجہ ناکارہ اور اَدھ مرا ہوگیا کہ اُسے اپنی طاقت کا تصور بھی باقی نہ رہا چہ جائیکہ وہ اسے استعمال کرتا۔ پس یہاں کسی کی نفع رسانی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے کہ ادہر خیال ملتفت کر دیا جاتا۔

پس محل تذکرہ خدائی عذاب و قہر کا ہے۔ جس کا نشانہ اصحاب فیل ہیں۔ نہ کہ خدائی قہر کا جس کا یہاں مورد ہی نہیں اس لئے یہاں صرف ضرر خالص ہی کا پہلو نکل سکتا تھا اور وہی سامنے لایا بھی گیا ہے۔

ہاں اگر اصحاب فیل کے مقابلہ میں کچھ اہل حق ہوتے تو ان کے نفع کا پہلو بھی اس ضرر کیساتھ لازم ملازم ہوتا

لیکن یہاں ابرہہ کے مقابلہ پر کوئی ہے ہی نہیں کہ وہ تو صرف ہدم بیت اللہ کے لئے آیا تھا نہ کہ کسی سے لڑنے اور اگر بزعم پرویز صاحب کوئی ہے بھی تو وہ مشرکین کہ ہیں جو خود خدائی دین کے دشمن اور ان نصرانیوں کے مقابلہ میں کھلے اہل باطل تھے۔ اس لئے یہاں کسی کے نفع کے پہلو کا کسی حیثیت سے بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ نفع رسانی کا کوئی قصد کیا گیا ہو۔

بہرحال خدائی کارروائی اور ابرہہ کی اس طاقتورانہ آمد یعنی فریقین کی اس غیر معمولی تیاری کا اندازہ کر کے دل میں قدرتاً پھر ایک اشتیاق آمیز سوال پیدا ہوا کہ یا اللہ وہ عجیب و غریب اور غیر معمولی کارروائی کیا ہوگی اور ان طاقتوں کے ساتھ کس طرح عمل میں آئی ہوگی؟ تو اگلے جملہ سے جواب ملا کہ

الم یجعل کیدھم فی تضلیل کیا خدانے ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط نہیں کر دیا؟

یہ عنوان استفہام اقراری کا ہے جس سے مخاطب کو کسی مستند واقعہ سے فی الجملہ باخبر سمجھ کر یا منکر سمجھکر اس سے واقعہ کا اقرار کرانا منظور ہوتا ہے۔ اس عنوان سے مخاطب کے دل میں پہلی بات تو یہ آتی ہے کہ یہ واقعہ اپنے غیر معمولی ثبوت و اعتبار کی وجہ سے کوئی بہت ہی مشہور اور متواتر واقعہ ہے جو گویا مخاطب کے سب ہم جنسوں میں بطور علوم متعارفہ کے معروف ہے اور کوئی فرد بشر اس کے وقوع کا منکر نہیں۔ اس کے یہ معنی نکلتے ہیں کہ اس واقعہ کی کڑیوں کو ملانے کے لئے قیاس آرائی اور خیال آفرینی کی گنجائش تو کیا ہوتی زیادہ تحقیقات کی بھی ضرورت نہیں اس پر بھی اس کی حکایت میں قیاس آرائی کرنا قطع نظر اصول مسلّمہ کی خلاف ورزی کے بدیہی کو نظری بنانا ہے۔

نیز مخاطب کے ذہن میں عنوان سے دوسری بات خود بخود یہ بھی قائم ہوتی ہے کہ ایسے معروف اور زبان زد واقعہ کو اگر کوئی شخص محض عامیانہ اور رواج پذیر قصہ کہانی بتلا کر اسے اپنے قیاسات سے اوٹنے لگے تو یہ استفہامِ اقراری کا عنوان ہی اس کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ قرآنی عنوان تو ایک واقعہ کے غیر معمولی ثبوت اور تعارف عام ہونے کی طرف توجہ دلا کر اسے مشہور اور متواتر باور کرائے اور یہ شخص اس کی اس مستند شہرت کو محض بے اصل چرچوں اور ناواقفوں کی رواج دادہ کہانیوں سے تعبیر کرنے لگے تو کیا یہ عنوان قرآن کا صریح معارضہ نہ ہوگا؟ جو ایسی صورت میں بمقابلہ قرآن اس شخص کی تکذیب کے لئے بالکل کافی وافی ہوگا۔

لیکن پھر بھی جس نادر انداز سے اس خدائی کارروائی کے معلوم کرنے کا شوق مخاطب کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ واقعہ کی اس شہرت عامہ کے باور کرا دینے سے کم نہیں ہو سکتا تھا بلکہ اور بڑھ گیا۔ کیونکہ محاورات میں اس کی نوعیت بالکل ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک متکلم کسی سے مخاطب ہو کر نادر انداز سے کہے کہ میاں تمہیں فلاں واقعہ کا علم نہیں؟ مخاطب کہے کہ کیسا واقعہ؟ متکلم کہے کہ بھائی وہ تو مشہور واقعہ ہے تمہیں اب تک بھی پتہ نہیں تو اس شہرت عام کی خبر پا کر ظاہر ہے کہ مخاطب کا اشتیاق بڑھ جائے گا کہ وہ کیا بات ہے جو روز روشن کی طرح نمایاں ہے اور میں اس کی

تفصیلات پر مطلع نہیں ہوں۔ وہی صورت یہاں ہے کہ جب عنوان کلام سے اس خدائی کارروائی کے مشہور عام ہونے کی اطلاع پر اُس کارروائی سننے کا اشتیاق بڑھ گیا تو کید ہم فی تضلیل سے اس اشتیاق کو پورا کر دیا گیا کہ خدا نے اصحاب فیل کی تدبیر کو سرتاپا غلط کر دیا۔

فی تضلیل کا لفظ ابرہہ کی تدبیر کو محض غلط ہی کر دینے کی طرف نہیں بلکہ انتہائی طور پر برباد کر دینے کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کیونکہ کید ابرہہ کے لئے تضلیل کو ظرف ظاہر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ظرف اپنے مظروف پر محیط ہوتا ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ خدا نے اس کی تدبیر کو بربادی کے ظرف میں ڈالدیا جو اس پر ہر طرف سے چھا گئی اور محیط ہو گئی یعنی اگر بربادی کسی چیز کے اندر ڈالی جاتی تو اس صورت میں بربادی کو وہ شے گھیر لیتی اور غلبہ شے کو رہتا۔ لیکن جبکہ خود شے بربادی میں پھینکدی گئی تو اس صورت میں بربادی اسکو محیط ثابت ہوتی ہے اور غلبہ و تسلط بربادی کا رہتا ہے جس سے اس شے کا بچا ؤ نا ممکن ہے۔ پس اس عنوان سے ابرہہ کی تدبیر کا کلی استیصال اور جڑ بنیاد سے اکھڑ جانا ثابت ہوتا ہے۔ جیسے کسی وزنی چیز کو اٹھا کر سمندر میں پھینکدیا جائے کہ اس کا کوئی پتہ نشان بھی باقی نہ رہے۔

بہرحال جس طرح اصحاب الفیل کے لفظ سے ان اصحاب کی غیر معمولی قوت و سطوت اور تدبیر کا غیر معمولی استحکام نمایاں ہوتا تھا۔ اسی طرح کید کو تضلیل کے ظرف میں ڈالا ہوا بتلا کر اسکی پامالی کو بھی حد درجہ غیر معمولی واضح کیا گیا ہے ابطال کید کے اس غیر معمولی دعویٰ پر مخاطب کے دل میں پھر مزید اشتیاق کے ساتھ یہ سوال پیدا ہوا کہ یا اللہ اس غیر معمولی بطلان تدبیر کی صورت آخر کیا ہوئی ہوگی؟ کہ جسے اس شد و مد سے بیان کیا جا رہا ہے۔ اور خدا کے دو فعلوں کیف فعل اور الم یجعل کا ثمرہ کہا جا رہا ہے تو آئندہ جملہ سے جواب ملا کہ

وارسل علیہم طیراً ابابیل	اور اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے۔

اس سے مخاطب نے پہلے ہی سمجھ لیا کہ اس فعل الٰہی اور جعل الٰہی کا مقصد اصحاب فیل پر وبال کا مسلط کرنا ہے۔ کیونکہ موقع ہے بیان ضرر کا اور اس میں استعمال کیا گیا ہے علیٰ۔ جو ایسے مواقع پر تسلط وبال اور التزام ضرر کے لئے آتا ہے۔ یہاں نہ نفع رسانی ابرہہ کا تذکرہ ہے نہ نفع رسانی قریش کا۔ پھر اس سے مخاطب یہ بھی سمجھ گیا کہ یہ وبال و نکال جبکہ ارسال طیور کا مقصد ہے اور یہ ارسال فعل الٰہی ہے تو یہ وبال و نکال براہ راست اس فعل الٰہی سے ہی ظہور پذیر ہونا چاہئے۔ ورنہ اُس میں اگر کسی غیر کا دخل آ گیا یا یہ وبال اسباب عادیہ کے تحت میں آ کر کسی باختیار اور ذی عقل مخلوق کے ذریعہ نمایاں ہوا تو پھر وہ اس ارسال کا اثر نہ رہیگا۔ اور اس طرح یہ ارسال الٰہی بے تاثیر اور بلا غایت کے رہکر معاذ اللہ لغو ہو جائیگا۔ کیونکہ الشئی اذا خلا عن الغایۃ لغا کوئی شے جب اپنی غایت و غرض سے خالی رہجاتی ہے تو وہ لغو ہو جاتی ہے)

بس مخاطب نے جیسے اس سے یہ سمجھ لیا کہ اصحاب فیل پر خود کوئی وبال پڑا ہے جیسا کہ کلمۂ علیٰ شاہد ہے ایسی ہی یہ بھی جان لیا کہ یہ وبال خود براہِ راست فعل الٰہی سے ہی پڑا ہے جیسا کہ علیٰ کا ارسال کے صلہ میں آنا شاہد ہے۔ اور یہ کہ وبال مذکور، پرندوں سے برسا کیونکہ وہی ارسال کا مفعول ہیں۔ ورنہ پھر وہ وبال ارسال کا ثمرہ نہ رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اس عجیب وغریب کارروائی اور پرندوں سے وبال برسنے کی خبر سے مخاطب کے دل میں پھر ایک اشتیاق آمیز سوال پیدا ہوا کہ پرندے اور ہاتھیوں کی تباہی؟ بھلا پرند ہاتھی کو کیا زیر کر سکتے ہیں؟ تو کلمۂ ابابیل نے اس کا جواب دیا کہ یہ پرندے ایک دو نہیں تھے بلکہ غول کے غول تھے۔ جو بادلوں کی طرح ان پر امنڈ آئے تھے۔ اس سے مخاطب کے دل میں ایک خلجان آمیز سوال یہ پیدا ہوا کہ پرندے کتنے ہی ہوں مگر پھر پرندے ہی ہیں انھیں ہاتھیوں سے کیا نسبت؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ وہ پرندے بھی ہاتھیوں ہی جیسے کوہ پیکر ہوں یا گو کسی قدر چھوٹے بھی ہوں مگر چیر پھاڑ کرنے والے اور گوشت خور پرندے ہوں جو جذبۂ گوشت خوری میں اکدم آپڑے ہوں تو کلمۂ ابابیل ہی نے پھر جواب دیا کہ نہیں یہ غول کے غول پرندے چھوٹی چھوٹی چڑیاں تھیں۔ بڑے پرندے یا گدھ چیل وغیرہ گوشت خور نہ تھے کیونکہ ابابیل کے معنی تزاحم اور انضمام کے ساتھ ٹکرا کر ایک دوسرے میں گھستے ہوئے اڑنے والے پرندوں کی جماعت کے ہیں۔ اور یہ صورت صرف چھوٹے ہی پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ آبی جانور مرغاب اور سرخاب وغیرہ اس طرح اڑتے ہیں اور نہ مردار خوار جانور چیل کرگس وغیرہ اس طرح اڑان کرتے ہیں۔

یہاں سے مخاطب کے دل میں پھر ایک سوال پیدا ہوا کہ پھر ایسی چھوٹی چڑیوں سے ذی عقل انسانوں کو اپنا بچاؤ کر لینا کیا مشکل تھا؟ ہو سکتا تھا کہ یہ ابرہہ کے لشکری ان چڑیوں کا شکار کر لیتے یا وہ تعداد میں بہت زیادہ تھیں تو ادھر ادھر ہو کر جان بچا لیتے۔ مگر ان تمام خطرات وسوالات کا جواب بھی قرآن نے اپنے نظم ہی سے دیا کہ یہاں شکار کرنے یا بچاؤ کی صورت کا کوئی امکان ہی نہ تھا کیونکہ اول تو ارسال کو فعل خداوندی تبلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کتنا ہی ذی ہوش ہو مگر جب خدا خود ہی تعذیبی کارروائی فرمائے تو بندہ خدا سے بچ کر کہاں جا سکتا ہے اور جبکہ وہ برسر غضب آجائے تو انسانی عقل بیچاری کیا بنا سکتی ہے؟

پھر ارسال کی نسبت خدا کی طرف ہونے سے طبعاً اس میں علو اور فوقیت کی نسبت بھی نمایاں ہوئی کیونکہ مرسل طیور خود لوق برفوق اور وراءالوریٰ ہے جس کی طرف بلندی ہی کی نسبت کی جاتی ہے پستی کی نہیں۔ پھر ارسال کا مفعول مطلقاً حیوان نہیں رکھا گیا کہ خدا نے ! نیر جانور بھیجدیئے۔ بلکہ ان جانوروں کو وصف طیران (اوڑان) کیساتھ موصوف کر کے لایا گیا اور طیران کا مادہ خود علو اور فوقیت کو چاہتا ہے۔ کیونکہ اڑان بالائے زمین ہی ہوتی ہے نہ کہ برطح زمین۔ زمینی نقل و حرکت کو مشی (چلنا پھرنا) کہتے ہیں نہ کہ اڑان۔ جس سے واضح ہے کہ شئے مرسلہ بلند پروازی کے دائرہ کی چیز تھی۔ پھر ارسال کا صلہ علیٰ لایا گیا اور علیٰ خود فوقیت اور علو ہی کا متقاضی ہے جس سے فوقیت اور علو کی ان متعدد نسبتوں سے صاف

کھل جاتا ہے کہ اول تو یہ بلند پرواز پرندے اصحاب فیل کے اردگرد نہ تھے کہ وہ کسی سمت میں بچکر نکل جاتے بلکہ انکے سروں پر چھائے ہوئے تھے اور ان کی ساری فضا کو گھیر لیا تھا اس لئے وہ جد ھر بھی بھاگتے اس فضاء سے نہیں نکل سکتے تھے۔ دوسرے وہ آئے بھی فوج در فوج جو ان کی کثرت تعداد کی طرف بھی اشارہ ہے۔

پس قرآنی اشارات و تصریحات کی رو سے جب ایک ہوائی فوج خدائی ارسال سے آئے۔ خدائی کارروائی کے ماتحت آئے جو ساری طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ پھر آئے بھی اوپرسے جہاں انسان کی دسترس نہیں۔ اور پہونچے بھی لاتعداد شمار کے ساتھ اور اوپرسے گھیر بھی لے ساری فضا کو تو سائل کا یہ سوال و احتمال محض لا یعنی رہجاتا ہے کہ اصحاب فیل ادہر ادُہر ہٹکر جان بچالیتے۔ یا انھیں شکار کر لیتے۔

بہر حال اس منظم اور مرتب بیان سے اب مخاطب کے دل سے ہر ایک خلش نکلکر یہ یقین ہو گیا کہ یہ خدائی تعزیر کی کارروائی بلاشبہ ان مسلط پرندوں ہی کے ذریعہ واقع ہوئی ہے جس میں کسی غیر کا دخل یا اپنے ذاتی بچاؤ کا احتمال بھی نہ تھا لیکن اس کے بعد قدرتی طور پر مخاطب کے دل میں غایت شوق و رغبت سے پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ اس طیرانی عذاب کی صورت آخر کیا ہوئی ہوگی؟ کیا ان پرندوں نے نیچے اتر اتر کر ہاتھیوں اور ہاتھی نشینوں کو نوچا ہوگا جیسے اکثر مردار خوار جانوروں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کبھی زندہ جانوروں پر بھی جھپٹے مارکر گوشت نوچ لیجاتے ہیں؛ اگر ایسا ہوا ہو تو ایک بعید سا احتمال پھر پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ پرندے شاید لاش خور ہی ہوں تو قرآن نے فوراً جواب دیا کہ

ترمیھم بحجارۃ من سجیل | یہ پرندے انھیں سجیل کی کنکریوں سے مار رہے تھے۔

جس سے واضح ہو گیا کہ نوچ کھسوٹ کی کوئی صورت نہ تھی بلکہ یہ بلند پرواز پرندے اوپر ہی سے ساری فضا کو گھیر کر انپر پتھراؤ کرتے رہے اور اوپر ہی اوپر رہکر اپنا سب کام کر گئے۔ اس سے لاش خور پرندوں کا یہ بعید سا احتمال بھی قطع ہو گیا اور کھل گیا کہ نوچ کھسوٹ کے بجائے سنگ باری سے یہ تعزیر واقع ہوئی ہے۔

مگر حجارۃ کا لفظ سنتے ہی مخاطب کے دل میں پھر ایک اشکال آمیز سوال پیدا ہوا کہ جب پرندے چھوٹے چھوٹے تھے تو کنکریاں بھی وہ یقیناً چھوٹی ہی اٹھا سکتے ہوں گے اور پہاڑیوں پر چھوٹی کنکریوں کے ذخیرے ایک جگہ عادۃً دھرے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ بڑے پتھروں میں رلے ملے اور وہ بھی عموماً بڑے پتھروں کے نیچے اور پہاڑیوں کے زیریں حصوں میں ہوتے ہیں۔ تو کیا ان پرندوں نے ان پہاڑیوں کو کریدا ہوگا جو عادۃً بعید ہے۔ یا پہاڑیوں کے زیریں حصوں میں پہونچکر پتھریاں چگی ہوں گی۔ جو ان کی مذکورہ فوقیتوں کی نسبت کے لحاظ سے بعید تر ہے تو پھر یہ پتھریاں ان کے پاس کیسے آئی ہوں گی؟

قرآن نے سجیل کے لفظ سے جواب دیتے ہوئے بتلایا کہ وہ پہاڑیوں یا دامن کوہ کی پتھریاں ہی کب تھیں جنپر یہ اشکالات وارد ہوں؟ بلکہ وہ تو پکی ہوئی مٹی کی کنکریاں تھیں جنکو یہ پرندے اپنے ساتھ ہی لائے تھے۔ جیسا کہ سجیل کا

لفظ شاہد ہے۔ کیونکہ سجیل طین متحجر (پکی ہوئی مٹی) کو کہتے ہیں اور اس لئے اہل لغۃ نے کہا ہے کہ سجیل اصل میں معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا پتھر اور مٹی کا پتھر وہی پکائی ہوئی مٹی کا ٹکڑا ہوا جو بڑا ہو تو اینٹ کہدیا جائے گا اور چھوٹا ہو تو کنکری۔ اس سے ثابت ہوا کہ جیسے یہ ارسال طیور فعل خداوندی تھا ویسے ہی ان طیور کا سامان حرب بھی ید قدرت ہی کا ساختہ پرداختہ تھا جس میں مخلوق کا کوئی واسطہ اور دخل نہ تھا۔

یہاں سے مخاطب نے حقیقۃ حال سمجھ کر یہ بھی باور کر لیا کہ جب یہ پرندے بھی خدا ہی کی مخصوص صنعۃ سے تھے اور یہ پتھریاں بھی اسی کے ید قدرت کی ساخت سے تھیں تو بہت ممکن ہے کہ ان خاص قسم کی کنکریوں میں ہلاکت کی کوئی خاص تاثیر بھی ہو جس کی وجہ سے ان کی زد بھی معمولی نہ ہو اور آثار ضرب بھی معمولی نہ ہوں۔ کیونکہ کسی چیز کے آلگنے سے کسی چیز کا تباہ ہو جانا لگنے والی شے کی بڑائی چھوٹائی پر موقوف نہیں بلکہ زور ضرب اور ساخت سے متعلق ہے۔ بندوق کی ایک چھوٹی سی گولی بڑے سے بڑے شیر کو بٹھا دیتی ہے محض اپنی ساخت اور آلۂ ضرب یعنی بندوق کی ساخت کی بنا پر جس سے جا لگنے والی گولی میں جا لگنے کا زور پیدا ہو جاتا ہے۔ آجکل چھوٹی نال کی رائفلیں قدیم زمانہ کی گزوں لانبی بندوقوں سے کہیں زیادہ مار کرتی ہیں۔ محض نال کی ساخت کی بنا پر نہ کہ طول و ضخامت کی بنا پر۔ حتیٰ کہ بعض رائفلوں کی چکردار نال سے گولی چکر کھاتی ہوئی نکلکر جب کسی جگہ پڑتی ہے تو ایک ہی گولی اپنے گھماؤ سے پورے بدن کو چھید ڈالتی ہے اور اس میں گولی کے حجم سے بیسیوں گنا زیادہ بڑا اور ڈراؤ کھل جاتا ہے۔ اسی طرح یہ پرندے جو بمنزلہ مخصوص رائفلوں کے تھے جنکو اللہ نے خاص ساخت سے انھیں اپنے مخفی لشکروں میں سے اسی کام کے لئے خود بھیجا اور اسی طرح یہ پختہ مٹی کی کنکریاں جو بمنزلہ گولی اور چھروں کے ان کی چونچوں اور پنجوں میں دبی ہوئی تھیں جبکہ خدا ہی کے خاص کارخانۂ قدرت سے بنکر ہاتھی والوں پر انتہائی زد کی ضرب کے ساتھ پڑیں تو کچھ بھی بعید از قیاس نہیں کہ باوجود پرندوں اور کنکریوں کے چھوٹے اور خورد تر ہونے کے اپنی اس خصوصی ساخت کے ماتحت ان کے بدنوں سے آرپار بھی نکل نکل گئی ہوں اور ان بھاری بھاری جسموں کو گودکر پاش پاش بھی کر ڈالا ہو۔ پس سجیل کے لفظ نے ان کنکریوں کی خاص قدرتی ساخت پر دلالت کرکے کنکریوں کی غیر معمولی تاثیر اور ہلاکت آفرینی کیطرف ایک ایسی واضح رہنمائی کردی جس سے مخاطب کے لئے ان روایات احادیث کی تصدیق میں کوئی ادنیٰ رکاوٹ باقی نہ رہی جن میں وارد ہے کہ یہ مسور اور چنے کے دانہ کی برابر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ان پرندوں کے چونچوں اور پنجوں سے اس طرح ان کے سروں پر گرتی تھیں کہ آرپار نکل کر ایک ہی کاری ضرب میں انھیں بچھا دیتی تھیں۔ پس یہ روایت کلمۂ سجیل کی ایسی تفسیر اور شرح ہے کہ گویا کلمۂ سجیل خود ہی اس روایت کا مقتضی اور اسے اپنی تشریح کے لئے خود کھینچ رہا ہے۔ پس اب قرآنی رہنمائی کے ماتحت صورت واقعہ کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ جس طرح چڑیوں سے ہاتھیوں کو تباہ کرانے کا واقعہ ایک حیرتناک اور نادر روزگار قصہ ہے ایسے ہی اس واقعہ کا نتیجہ بھی کچھ کم حیرتناک نہیں کہ ہاتھی اور ہاتھی نشین محض بکھر ہی نہیں گئے بلکہ کھائے ہوئے بھس کی طرح ان کا ریزہ ریزہ ہو گیا اور بھرکس نکل گیا فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ۔

بہرحال اگر سورۃ مقدسہ کے نظم پر غور کیا جائے تو واقعۂ فیل کا نادر اور عجیب یا خرق عادۃ ہونا۔ اس کا قیاس نہ ہونا بلکہ نقل و روایت پر مبنی ہونا۔ اور روایت بھی مستند اور معتبر ہو کر گویا تا حد تواتر پہونچا ہوا ہونا۔ چہ جائیکہ اس کا عامیانہ اور بے اصل رواج پذیر کہانیوں میں سے ہو سکنا۔ اصحاب فیل کا غیر معمولی طاقت لیکر کھلے بندوں آنا۔ اور چھپے چھپائے آنے کے کوئی معنی نہ ہونا۔ اس کے بالمقابل خدا کی طرف سے شدید ترین تعزیری کاروائی کیا جانا۔ اور براہ راست اسی کے فعل سے کیا جانا۔ اس میں کسی غیر کے فعل کا دخل نہ آنا پھر اس کاروائی سے نفع رسانی یا تائید و کمک کا مقصود نہ ہونا بلکہ کسی مستحق تائید و نصرت کا سامنے ہی نہ ہونا۔ اس کاروائی سے اصحاب فیل کا تباہ ہونا اور تباہی کی بھی آخری اور انتہائی حد پر آکر گویا استیصال کلی ہو جانا۔ استیصال کا پرندوں کے پتھراؤ کے ذریعہ ہونا۔ پرندوں کا چھوٹی چڑیاں ہونا۔ اور گدھ چیلیں نہ ہو سکنا۔ ان کی تعداد کا لاتعداد ہونا۔ ان کا اوپر سے فضا کو گھیر کر پتھراؤ کرنا۔ اصحاب فیل کا کسی جانب کو بھی بھاگ نہ سکنا۔ ان چڑیوں کا پتھراؤ میں چھوٹی کنکریاں استعمال کرنا۔ ان پتھریوں کا مکہ کے پہاڑوں میں سے نہ ہو سکنا ان کنکریوں میں ہلاکت کی کوئی مخصوص تاثیر نہ ہونا۔ پرندوں کی ضرب کا غیر معمولی ہونا اور اس ضرب شدید سے ان کا بھرکس نکل جانا وغیرہ وغیرہ واقعہ کے سارے ہی پہلو تاریخ اور فقہ تاریخ کی رُو سے اس سورۃ مقدسہ کے نظم اور اس کی نصوص کی عبارت، دلالت، اشارت اور اقتضاء سے صراحۃً اور کنایۃً اس طرح نمایاں ہو رہے ہیں کہ نفس واقعہ کے سمجھ لینے کے لئے قرآن سے کہیں باہر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہئے چہ جائیکہ خیال آفرینیوں کی نوبت آئے۔

نیز مضامین سورۃ کے اس خلاصہ سے واضح ہو گیا کہ اس جام جہاں نما سورۃ کے علوم اول سے آخر تک تفصیل بعد الاجمال کا ایک مرتب مرقعہ ہر پیدا شدہ سوال کا خود بنفسہ شافی جواب اور اس کی ہر لفظی قید اور ہر اسلوب بیان کھٹکتے ہوئے اشکالات کا ایک جامع حل ہیں۔ اور سورۃ کو حل کرنے نیز سورۃ سے مدافعت کرنے کیلئے سورۃ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ گویا یہ سورۃ مقدسہ اپنے مضامین کو خود ہی تمام شبہات و وساوس سے پاک کرتی ہوئی چلی جاتی ہے اور ساتھ ہی اس کا ایک ایک جملہ اپنی متعلقہ تاریخ کو خود ہی اس طرح کھینچتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہی اس کی طرف رہنمائی بھی کر رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ اندازہ لگا لینا بھی مشکل نہیں رہتا کہ مضامین سورۃ کے تقاضا اور کشش یا اس کی اقتضائی رہنمائی سے جو تاریخی مضامین اور واقعات طبعی طور پر اس کے نظم کے ساتھ جڑتے اور کھنچتے ہوئے نظر آتے ہیں وہ اتفاق سے وہی ہیں جنکو قدماء نے اپنی معتبر تاریخوں اور مستند تفسیروں میں لیا۔ اور بالتفصیل بیان کیا ہے۔ نہ وہ کہ جنکو بعد کے صاحب نے کسی نامعلوم کتاب یا لوح دماغ سے اوتار کر بہت اطمینان کیساتھ فرصت میں بیٹھکر مرتب فرمایا اور بلا کشش قرآن خواہ مخواہ قرآن کے سر تھوپنا چاہا ہے یہی وجہ ہے کہ ان بے کشش تاویلات اور مزعومہ تفسیر و تاریخ کو رقم آنی تقاضا سے نہیں اجب قرآن میں ٹھونسا جاتا ہے تو قرآنی نظم کو اس سے استنکاف ہونے لگتا ہے اور یہ تاویلات خود بخود اس سے دفع ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں پھر بھی اگر انہیں کھپانے کی غیر مشکور سعی کیجائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ

قرآن کا وہ نظم بلاغۃ قائم رہتا ہے جس سے وہ ہر سوال کا خود ہی جواب بنتا تھا۔ نہ اس کے مضامین میں وہ ترتیب باقی رہتی ہے جس سے اخذ نتائج کا تعلق تھا اور نہ مضامین کا وہ تسلسل ہی قائم رہتا ہے جس سے مخاطب خود قرآن ہی سے اس واقعہ کو مرتب طریق پر ذہن نشین کر لیتا تھا۔

اس لئے میں عرض کروں گا کہ واقعۂ فیل سے متعلق قدیم تاریخ و تفسیر کے معتبر ہونے کی یہی خود ایک مستقل دلیل ہے کہ وہ تقاضائے قرآنی ہے اور قرآن ہی اُس کی راہیں کھولتا اور اسپر روشنی ڈالکر اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ ادھر پرویز صاحب کی موعومہ تفسیر اور مفروضہ تاریخ کے ناقابل التفات ہونے کے لئے بھی ایک یہی کافی اور مستقل دلیل ہے کہ نہ وہ مقتضائے نظم قرآنی ہے اور نہ اس کی زیر رہنمائی آتی ہے۔ بلکہ بعرف پرویز صاحب کے شغب یا تقاضا سے اگر کسی کی طبیعت کچھ قرآن سے ہٹتی ہے تو کان اُدھر بھی جالگتے ہیں۔ ورنہ بذاتہ کبھی اس میں کوئی کشش نہیں اور نظم کتاب بھی اسکا متقاضی اور اس کے لئے راہنما نہیں۔

بہرحال واقعۂ فیل کو جب قرآن کی ان کشش کردہ تواریخ اور تقاضا کردہ تفاسیر کیساتھ اس کی حقیقی ترتیب کے ساتھ جوڑا جائے اور پھر سورۃ کے لفظ لفظ اور ہر ہر قید و قرینہ کو سامنے رکھا جائے جنکی طرف ہمنے ابھی اس خلاصہ میں اشارے کئے ہیں تو پرویز صاحب کی بنائی ہوئی یہ تفسیری عمارت قرآن ہی کے شہاب ثاقب سے سب صبا منثورا ہو جاتی ہے اور واضح ہو جاتا ہے کہ انھوں نے لفظ کید کے معنی میں تصرف بیجا کر کے ابرہہ کے چھپتے چھپاتے آنے کا جو قصہ تیار فرمایا اور پھر ارسال طیور کی جو غرض و غایت (خبر رسانی قریش) از خود گھڑ کر قرآن کے بین السطور بلکہ متن میں اضافہ فرمایا۔ پھر ترمیہم میں لفظی تحریف کر کے اس کا فاعل قریش کو ٹھیرایا اور اس طرح سورۃ کے موضوع ہی کو پلٹ دیا۔ یہ سب امور خود قرآن ہی کے الفاظ سے مردود اور بے معنی ہیں جن کے ردّ وطرد کا خلاصہ یہ ہے کہ

الم تر کے استفہام سے واقعہ کی ندرت کی طرف اشارہ ہے۔ لہٰذا پرویز صاحب کا اسے ایک معمولی اور عادی واقعہ ٹھہرانا غلط ہے۔

فعل الٰہی سے راست خدا کی تعزیری کارروائی کی طرف اشارہ ہے اس لئے پرویز صاحب کا قریش کو تعزیر دہندہ ٹھہرانا غلط ہے۔

اصحاب فیل کے لفظ سے دشمن کی غیر معمولی طاقت کی طرف اشارہ ہے لہٰذا پرویز صاحب کا اسے چوروں کی طرح چھپ کر آنیوالا سمجھنا یا قریش جیسی بے وسائل قوم کے ہاتھوں اینٹ پتھر سے تباہ شدہ سمجھ لینا غلط ہے۔

کیدہم سے اصحاب فیل کے منصوبوں اور تدبیروں کی طرف اشارہ ہے جس میں اخفا کی قید لگا کر پرویز صاحب کا اسے چھپتے چھپاتے سفر طے کرنے پر اوتارنا غلط ہے۔

ارسال طیور سے ابطال کید کی خدائی تدبیر کی طرف اشارہ ہے لہٰذا اسے قریش کی تدبیر کہنا غلط ہے۔

علیھم سے خود پرندوں کے قریش پر مسلط ہونے اور بطور وبال اپنے آپڑنے کی طرف اشارہ ہے. لہٰذا انھیں خبر رساں ایجنسی کا ہرکارہ یا قریش کا حمایتی بنانا غلط ہے۔

ابابیل سے پرندوں کے چھوٹی چڑیاں ہونے کی طرف اشارہ ہے لہٰذا انہیں گدھ چیل کرگس کہنا غلط ہے

ترمیھم بوجوہ متعددہ مذکورہ جمع غائب کا صیغہ ہے لہٰذا اسے واحد حاضر ماننا غلط ہے۔

سجیل سے ان پتھریوں کے گلی کنکریاں ہونے کی طرف اشارہ ہے لہٰذا انھیں پہاڑوں کے پتھر کہنا غلط ہے وغیرہ وغیرہ۔

پرویزی تفسیر کے یہی چند عمود بحث نقاط تھے جنکو تاریخ و تفسیر ہی نہیں خود قرآن کے صریح الفاظ بھی غلط اور مردود ٹھہرا رہے ہیں. اس لئے ان نقطوں سے کھنچا ہوا خط بھی ظاہر ہے کہ خط مستقیم نہیں ہو سکتا۔

بہرحال پرویز صاحب کا ترمیھم کو مذکر حاضر کا صیغہ قرار دینے اور اس کا فاعل قریش کو ماننے کی ایک غلط کاری کو نباہنے کے لئے اتنی غلط کاریوں اور کتنی ہی لفظی اور معنوی تحریفوں کا شکار بننا نہ کسی عقلی اصول پر منطبق ہوتا ہے نہ نقلی پر. پس اس مرقع اغلاط تفسیر کو بایں خرافات نہ کوئی عقلی حجت قبول کر سکتی ہے نہ نقلی دلیل نہ معتبر تاریخ نہ مستند تفسیر نہ عربی لغت نہ فن بلاغت نہ ذوق سلیم نہ فہم مستقیم اس لئے عقلاً نقلاً لغۃً بلاغۃً ذوقاً اور وجداناً خوب واضح ہو جاتا ہے کہ ترمیھم جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل طیراً ابابیل ہیں اور پتھراؤ انہی کے ذریعہ ہوا ہے جیساکہ بالتفصیل واضح کیا جا چکا ہے اور جبکہ اسی کا مفہوم غلط کر دینے پر یہ ساری غلط تفسیر بنی تھی تو اس کی غلطی بطریق اولیٰ واضح ہو گئی فللّٰہ الحمد۔

یہی چند سطور تھیں کہ جن کا پیش کر دیا جانا اس وقت ضروری سمجھا گیا اور اس سلسلہ میں اہل حق کے اجماعی مسلک کو پیش نظر رکھکر جو کچھ ذہن نارسا میں آیا وہ طالب علمانہ انداز میں صفحۂ قرطاس کے حوالہ کر دیا گیا۔ اگر پرویز صاحب انصاف سے ان سطور کو ملاحظہ فرما دیں گے تو ممکن ہے کہ انھیں اپنی مزعومہ تفسیر پر اصرار نہ رہے. مگر توفیق اللہ ہی کے ہاتھوں میں ہے۔

اس تحریر میں چونکہ ردیۂ مناظرانہ رہا ہے اور بحث تمحیص میں کبھی غیرت ایمانی سے اور کبھی سبقت قلمی سے انداز بیان اور طرز تخاطب میں تجاوز بھی ہو جاتا ہے. اس لئے اگر کوئی لفظ پرویز صاحب کی شان سے گرا ہوا یا ناگوار خاطر قلم سے نکلا ہو تو میں مخلصانہ طور پر معافی کا خواستگار رہوں. مجھے ان کی ذات سے کوئی پرخاش نہیں ہے. ہاں دین اور کتاب و سنت کے بارے میں ان کی بیباکی آزادی کی آزادی اور آزاد روشی اور اس کے متعدی اثرات تکلیف دہ ضرور ہیں اور ان سے صدمہ و قلق ہوتا ہے. معاملہ اگر محض دنیا کا ہو تو اس کا بہرحال ایک اختتام ہے. لیکن ان امور میں سابقہ آخرت سے ہے اور وہاں بہرحال عقیدہ و عمل ہی کا حساب پیش کرنا ہے۔

عقیدہ وعمل یا دینی عقلی چیستانوں یا خیال آفرینیوں کا میدان نہیں کہ زبان و قلم کو آزاد چھوڑ دیا جائے یا تفنن طبع کیلئے قرآن وحدیث کو ملعبہ بنا یا جائے۔ بلکہ یہاں صرف اتباع وپیروی سے کام چلتا ہے۔ احتیاط وتقویٰ تقید میں ہے نہ کہ آزادی اور تعطل میں آج بھی اور آج سے پہلے بھی جو لوگ پابند رہے اور اپنا دامن سمیٹ کر اگلوں کا دامن سنبھالکر چلے وہی اس دریائے ابتلاء وامتحان سے سلامتی کے ساتھ پار ہوئے ہیں ورنہ ہزاروں ہیں جو فتن کی دلدل میں درمیان ہی میں پھنسکر رہگئے ہیں۔ اور گوہر مراد سے مالا مال نہ ہوسکے۔ والعیاذ باللہ العلی العظیم۔

یہ چند طالبعلمانہ سطریں اپنے محترم عالیجناب خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند اور عالیجناب ڈاکٹر احمد اللہ خانصاحب انچارج اعلیٰ شفاخانہ دیوبند کے ارشاد سے لکھدی گئیں۔ ورنہ میں کہاں اور علمی میدان کہاں۔ اس میں جو حصہ خیر وصواب کا نظر آئے وہ اساتذہ کا فیض سمجھا جائے۔ اور جو حصہ خطاء ونسیان کا ہے وہ بہرحال اپنا حصہ ہے جس پر اس ناکارہ کو مطلع کردیا جائے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو قبول حق کی توفیق دے اور انجام بخیر فرمائے اور سلامتی کی راہ دکھلائے اور اسی پر چلائے اور استقامۃ فہم اور سلامتی ذوق عطا فرمائے۔

واللہ الموفق للصواب
والیہ المرجع والمآب

تصحیح

سالنامہ کے ص۱۲۵ پر حب عنبری کا جو اشتہار شائع ہوا ہے اس کی قیمت درج ہونے سے رہگئی ہے اشتہار کے ساتھ قیمت اس طرح پڑھی جائے (۴۰ روز کی دوا دو روپے)

ضروری تصحیح

(۱) سالنامہ کے حصہ روئداد بابۃ ۱۳۶۰ھ کے صفحہ ۱۰ پر زیر عنوان اسمائے گرامی حضرات ارکان شوریٰ دارالعلوم دیوبند کاتب صاحب اور اس کے بعد مصحح سنگ صاحب کی اصلاح و ترمیم سے بعض اسماء اس طرح شائع نہ ہوسکے جس طرح انھیں شائع ہونا چاہئے تھا۔ لہٰذا فہرست مذکورہ کے حسب ذیل نمبروں کی تصحیح اس طرح کرلی جائے۔

(۲) حضرت مولانا مولوی سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند (۴) حضرت مولانا الحاج مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۲۰) حضرت مولانا مولوی محمد صدیق صاحب۔ کراچی۔　　(۲۱) عالیجناب مولانا مولوی حکیم مشیئت اللہ صاحب۔ بجنور

(۲) سالنامہ کے حصہ روئداد صفحہ ۳۰ پر نتیجۂ امتحان سالانہ دورۂ حدیث کے شمارہ (۴۰) پر مولوی حافظ غوث محمد صاحب سرگودھوی کے حاصل کردہ نمبر ۴۹۵ اور اوسط ۵۰ ہے جو اچھی کامیابی کے نمبر ہیں۔ غلطی سے ان کے نمبر ۲۴۹ شائع ہوئے ہیں جس کے اعتبار سے انھیں ناکامیاب لکھا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفات باری عزّ اسمہٗ

(از مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم)

قال اللہ تعالیٰ۔ اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ

ذات خداوندی باوجود ایک ہونے کے پھر سب کمالات کے ساتھ موصوف ہے۔

ایک شخص کلکٹری اور مجسٹریٹی دونوں کے کام کرتا ہے اس لئے دو نام ہو گئے ورنہ حقیقت میں ہے وہ ایک ہی ذات ایسے ہی ذات خداوندی بھی بسبب جدا جدا کاموں کے خالق، رازق، سمیع، بصیر کہلاتی ہے غرض یہ کہ صفات کا متعدد ہونا اس کی وحدت کے کسی طرح منافی نہیں۔

اور جس طرح ذات خداوندی تمام موجودات کے لئے اصل ہے اسی طرح کمالات خداوندی کمالات مخلوق کے لئے اصل ہیں۔ اور مخلوق میں جو کمال ہے وہ اسی کے کمال کا پرتو اور عکس ہے جیسا کہ مخلوقات کا وجود اسی کے وجود کا پرتو اور عکس ہے۔

آفتاب میں اگر نور نہ ہوتا تو زمین کیسے منور ہوتی۔ آتش میں اگر حرارت نہ ہوتی تو پانی کیسے گرم ہوتا۔

علیٰ ہذا اگر خالق میں کمال نہ ہوتا تو مخلوق میں کہاں سے کمال آجاتا۔

بندوں[1] میں حیات بھی ہے علم و قدرت بھی ہے ارادہ و اختیار بھی ہے۔ سمع و بصر اور کلام بھی ہے اور یہ ساری باتیں بالاتفاق خوبی و کمال کی سمجھی جاتی ہیں۔

یہ کمالات اگر خالق میں نہ تھے تو مخلوق میں کہاں سے آئے۔ نیز اگر خداوند کریم ان صفات کمالات کے ساتھ موصوف نہ ہو تو مخلوق کا خالق سے اور ممکن کا واجب سے افضل ہونا لازم آتا ہے اس لئے کہ مخلوق میں حیات، علم قدرت، سمع، بصر سب موجود ہے۔ اب اگر خدا ان صفات سے عاری ہو تو یقیناً مخلوق کو خالق سے افضل کہنا پڑے گا۔ کیونکہ زندہ کا مردہ سے اور عالم کا غیر عالم سے اور قادر کا غیر قادر سے افضل ہونا بالکل ظاہر ہے

خشک ابرے کہ بود ز آب تہی ✤ ناید از وے صفت آبدہی

حیات پس ضروری ہے کہ اس میں صفت حیات اس درجہ کامل اور اکمل ہو کہ واہمۂ موت سے بھی پاک ہو

[1] کما فصلہ الحافظ ابن تیمیۃ فی مواضع من شرح العقیدۃ الاصفہانیۃ صہ ۲۲ و صہ ۶۵، ۶۶

اور تمام عالم کی حیات اسی کی حیات کا پرتو اور فیض ہو حیات اس کے لئے ذاتی اور اصلی اور خانہ زاد ہو اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ ایسے بدیع عالم کا ایک میت اور جماد سے صادر ہونا عقل محال سمجھتی ہے اور باقی عالم کی حیات اسی کی بخشش اور عطا کا ثمرہ ہو۔

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم	اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور سب کا سنبھالنے والا ہے
وھو الذی احیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ (سورۂ حج)	اسی ذات نے تمکو حیات عطا کی اور وہی پھر تمکو مارے گا اور پھر حیات عطا کرے گا۔

علم ۔ اور وہ ذات علیم بھی ہے یعنی اس کو ہر ہر ذرہ کی خبر ہے۔ کوئی شئے ایسی نہیں کہ جو اس کو معلوم نہ ہو۔

ان اللہ بکل شی علیم	اللہ تعالیٰ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔

عالم میں جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے یا ہوگا ازل ہی میں ان سب باتوں کا اس کو بالتفصیل علم تھا ؎

بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست

اور وہ کیوں نہ عالم ہو جب اسی نے تمام عالم کو پیدا کیا، وہی اس کو باقی رکھتا ہے اور وہی اسکی تربیت کرتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ان چیزوں کا جاننے والا نہ ہو۔ کسی شئے کو موجود کر دینا یا اس کو باقی رکھنا یا اس کی تربیت کرتے رہنا بدون علم کے محال ہے۔

قال تعالیٰ۔ الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر۔	کیا وہ نہیں جانتا کہ جس نے پیدا کیا حالانکہ وہی ایک ایسی ذات ہے کہ جو باریک بین اور خبردار ہے۔

علاوہ ازیں علم کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ معلومات عالم کے سامنے موجود ہوں کوئی شئے اس سے مخفی نہ ہو۔ اور جہل کی حقیقت یہ ہے کہ معلومات اس کے سامنے موجود نہ ہوں بلکہ غائب اور مخفی ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مصنوع صانع سے غائب نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن حقائق کو وہ وجود عطا کرتا ہے وہ حقیقتیں اوس سے محجوب اور مستور ہوں۔

پس یقیناً عالم کی تمام چیزیں اُس معطی وجود کے سامنے بے حجاب اور بے نقاب ہوں گی۔ اور اسی بے حجاب اور بے نقاب ہونے کا نام علم ہے۔ کما قال تعالیٰ۔

ان اللہ لا یخفٰی علیہ شئ فی الارض ولا فی السماء وماتکون فی شأن وماتتلوا منہ من قرآن ولاتعملون من عمل الا کنا علیکم شھودا	بیشک اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان کی پوشیدہ نہیں۔ آپ کی کوئی شان اور کوئی تلاوت اور کوئی عمل ایسا نہیں کہ جسپر ہم حاضر اور مطلع نہ ہوتے ہوں۔

اذ تفیضون فیہ ط وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین (سورہ یونس)	جبکہ تم اس عمل میں مشغول ہوتے ہو اور آپ کے رب سے ایک ذرہ بھی غائب نہیں ہوتا نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی شے ایسی نہیں کہ جو ہمارے یہاں لوح محفوظ میں درج نہ ہو

ایک معمولی گھڑی اور گھنٹہ کو دیکھ کر ہم کو اس کا یقین آجاتا ہے کہ اس کا موجد ضرور علم ہندسہ کا بڑا حاذق اور ماہر ہوگا کہ جس نے اوقات معلوم کرنے کے لئے یہ عجیب وغریب آلہ ایجاد کیا لہٰذا اس عالم کا نظام شمسی اور قمری دیکھکر یہ کیسے یقین نہ آئے کہ اس کا بنانے والا بڑا ہی علیم وحکیم ہے۔ اور وہ ذات قدرت بھی رکھتی ہے اس قدرت کی وجہ سے جس شئے کو چاہے موجود یا معدوم کرسکتی ہے۔ کسی چیز سے وہ عاجز نہیں۔ جیسا کہ قرآن عزیز میں ہے۔

اِنَّ اللہَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر	یقیناً حق تعالیٰ ہر شے پر قادر ہیں۔

مخلوقات میں جو کچھ بھی قدرت اور اختیار ہے وہ سب اسی کا فیض اور عطیہ ہے پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ مخلوق تو اپنے افعال میں قادر اور مختار ہو اور خدا تعالیٰ اپنے افعال میں مجبور اور مضطر ہو ہر سلیم الفطرت جانتا ہے کہ قدرت اور اختیار صفت کمال ہے اور ایجاب اور اضطرار کھلا ہوا عیب ہے۔

قال تعالیٰ۔ وربک یخلق مایشاء ویختار۔	تیرا پروردگار جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے۔

وہ قادر مختار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ لایسئل عما یفعل وھم یسئلون ○

کرا زہرۂ آنکہ از بیم تو	کشاید زبان جز بہ تسلیم تو
زبان تازہ کردن باقرار تو	نینگیختن علت از کار تو

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

کہ فلاسفہ نے اپنی سفاہت سے ایجاب اور اضطرار ہی کو کمال سمجھا اور حق تعالیٰ شانہ کو ایسا معطل اور بیکار خیال کیا کہ اس سے سوائے ایک مصنوع کے صدور جائز نہ رکھا اور وہ بھی بالایجاب والاضطرار اور تمام حوادث کو عقل فعال کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ جس کا وجود سوائے ان کے تخیل اور توہم کے کہیں ثابت نہیں۔

فلاسفہ کو مناسب تھا کہ حوادث اور اضطرار کے وقت عقل فعال سے التجا کرتے اور خدائے ذوالجلال کی طرف رجوع نہ کرتے اس لئے کہ ان کے زعم میں حوادث کا تعلق خدائے ذوالجلال سے نہیں بلکہ عقل فعال سے ہے خدا تعالیٰ تو ان کے نزدیک فاعل بالایجاب ہے مصائب اور آلام کے دفع کرنے کی اس کو قدرت اور اختیار نہیں۔ دو چیزیں

اس فرقہ کی خصوصیات سے ہیں۔ اول احکام منزلہ اور اخبار مرسلہ کی تکذیب اور انکار اس فرقہ کا خاص شعار ہے۔ دوم یہ کہ اس فرقہ نے اپنے مطالب واھیہ کے ثابت کرنے میں جسقدر تلبیس اور تلمیع سے کام لیا ہے اس کی نظیر نہیں اور جس درجہ ان کو اپنے مظنون اور موہوم اور خیالی مقاصد کے ثابت کرنے میں خبط لاحق ہوا ہے وہ کسی سفیہ اور نادان کو بھی نہیں ہوا اور علی ہذا اس فرقہ کے تمام منسق اور منتظم دلائل محض لایعنی اور لاطائل ہیں ؎

فلسفہ چون اکثرش باشد سفہ ٭ پس کل آن ہم سفہ باشد کہ حکم کل حکم اکثر ست [۵]

ایک خدشہ اور اس کا جواب۔ خدا اگر قادر مطلق ہے تو اپنے فنا کرنے پر کیوں قادر نہیں۔

جواب۔ یہ ہے کہ قادر کی تاثیر اور قدرت کو اس وقت ناقص کہہ سکتے ہیں کہ جب مقدور میں اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہو مگر فاعل کسی وجہ سے اثر نہ کر سکتا ہو۔ شجر اور حجر اور دیگر جمادات اگر نور آفتاب سے منور نہ ہو تو آفتاب کا کیا قصور ہے۔ آفتاب کی تنویر تو شیشہ اور توے سب ہی پر واقع ہوتی ہے لیکن جب آئینہ پر اس کی تنویر واقع ہوتی ہے تو جگمگانے لگتا ہے۔ توے میں یہ بات نہیں اس لئے کہ اس میں روشن ہونے کی صلاحیت ہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح جب اس کی قدرت کاملہ ممکنات سے متعلق ہوتی ہے تو ممکنات اپنی ذاتی استعداد اور صلاحیت کی وجہ سے اس کا اثر قبول کرتی ہیں۔ اور محالات اور ممتنعات اس وجہ سے کہ ان میں اثر قبول کرنے کی صلاحیت اور استعداد ہی نہیں اگر وہ تحت القدرۃ نہ داخل ہوں تو قدرت خداوندی کا کیا قصور ہوا اور باری تعالیٰ پر چونکہ موت اور فنا کا طاری ہونا اس کے حی وقیوم ہونے کی وجہ سے محال ہے۔ اس لئے اگر اس کی موت ظہور میں نہ آسکے تو اسکی قدرت کاملہ کا کوئی قصور نہیں۔

دوسرا جواب۔ نیز محل تاثیر کا مؤثر سے منفصل اور جدا ہونا ضروری ہے۔ ایک شئے خود اپنے اندر کوئی تاثیر نہیں کر سکتی کیونکہ ایک ہی شئے کا قابل اور فاعل ہونا عقلاً محال ہے۔

آفتاب دوسروں کو منور کرتا ہے اس کی شعاعیں زمین کے ہر ہر گوشہ کو روشن کر دیتی ہیں۔ مگر وہ شعاعیں آفتاب کو روشن نہیں کرتیں۔

تیسرا جواب۔ علاوہ ازیں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ آفتاب کی شعاعیں اور اس کے انوار خود آفتاب میں مؤثر ہو سکتے ہیں۔ تو کیا یہ انوار آفتاب کے تاریک اور مظلم بنانے کے لئے موثر ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح خدا کی قدرت کاملہ خدا کو مردہ اور معیوب بنانے کے لئے کارآمد نہیں ہو سکتی۔

چوتھا جواب۔ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا وجود واجب اور ضروری ہے اور عدم اس کا محال اور ممتنع ہے اور قدرت کا تعلق محالات کے ساتھ نہ ایجاداً (یعنی قدرت اس محال کو موجود کر دے) ہو سکتا ہے اور نہ اعداماً (یعنی

[۵] کذا فی المکتوبات مکتوب ۳۳۰ ج ۱

قدرت اس محال کو معدوم کردے اس لئے کہ محال اس کو کہتے ہیں کہ جس کا عدم حتمی اور لازمی ہو اور اس کا وجود میں آنا ناممکن ہو۔ پس اگر قدرت کا محال کیساتھ اعداماً تعلق ہو تو معدوم کا معدوم کرنا لازم آتا ہے جس سے کوئی فائدہ نہیں اور اگر ایجاداً اس کے متعلق ہو تو محال کا موجود ہونا لازم آتا ہے۔ اور کوئی شے وجود میں داخل ہونے کے بعد محال نہیں رہ سکتی۔ اور علیٰ ہذا قدرت کا تعلق واجبات کے ساتھ بھی نہ ایجاداً ہوسکتا ہے نہ اعداماً۔ ایجاداً تو اس وجہ سے نہیں ہوسکتا کہ موجود کو موجود کرنا سراسر تحصیل حاصل ہے۔ اور اعداماً اس وجہ سے نہیں ہوسکتا کہ واجب یعنی جس کا وجود ضروری اور حتمی تھا اس کا معدوم کرنا لازم آتا ہے۔ اور معدوم ہونے کے بعد وہ شے واجب نہیں رہ سکتی۔

الحاصل اس کے قدیر اور مقتدر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور اگر شک ہو تو کیونکر ہو۔ ایسے حکیمانہ افعال اور مناظر قدرت کو دیکھ کر بھی اگر کوئی بدبخت اس کی قدرت کو نہ مانے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی کہ جو مخمل اور کمخواب کو کہ جو قسم قسم کے نقش و نگار سے مزین ہو دیکھ کر یہ کہے کہ یہ کپڑا کسی مردہ شخص یا اپاہج اور بے دست و پا انسان کا بنا ہوا ہے۔

پانچواں جواب۔ نیز یہ سوال کرنا کہ کیا خداتعالیٰ اپنا مثل بنا سکتا ہے۔ اس سوال کے معنی یہ ہیں کہ کیا خداتعالیٰ اپنی الوہیت اور وحدانیت کو باطل کرسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ تمام عقلا کے نزدیک یہ سوال مہمل ہے۔ نیز یہ سوال اہل اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں جو لوگ بھی خدا کے علیم و قدیر کو مانتے ہیں ان سب پر یہ سوال وارد ہوتا ہے۔

کسب معاش کیمتعلق قرآن حکیم کی رہنمائی

(از مولانا محمد اصغر حسین صاحب (فاضل دیوبند) پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

خداوند حکیم وعلیم نے انسانوں کو عقل وفہم اور قوت نظر واستدلال عطا کرکے اپنی ربوبیت وخالقیت اور توحید والوہیت کا اعتراف واعتقاد کرنے کی ہدایت وتوفیق بخشی ہے۔ لیکن یہ عقلی ونظری روشنی صفات الٰہی کی تفصیلات اور شکر وعبادت کی تشکیلات کے دریافت کی راہ میں ناکافی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت ومہربانی سے پیغمبروں کو بھیجکر اپنی ذات وصفات کی تعریف وتوصیف اور شکرگذاری وعبادت کی تشکیل وتعیین۔ اور دوسری حیات غیبیہ کی نعمت ونقمت سے پورا روشناس کرنے اور کامل رہنمائی کا سامان مہیا کردیا باقی دنیاوی زندگی بسر کرنے کے سلسلے میں کسب معاش کے علوم وفنون کی ایجاد وترقی اور اسباب ووسائل کی تحصیل وتکمیل کو انسانی عقل ورائے۔ تجربہ وبحث اور تجسس وتفتیش پر چھوڑ دیا۔ دیکھو قرآن حکیم نے نہ تو زراعت وتجارت کی تفصیلات کی رہنمائی کی ہے اور نہ صنعت وحرفت کے مواد وآلات کو مفصل بیان کیا ہے۔ ان سب معیشت کے دروازوں میں داخل ہونے کے لئے عقل وتدبیر، کوشش وہمت اور قوت واستعداد کی کنجی انسانوں کے قبضہ اقتدار میں دیدی گئی کہ اپنی صلاحیت وطاقت کے ماتحت عالم کے اسباب ومواد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں حتی کہ مادی ترقیوں کی انتہائی بلندی تک پہنچ جائیں چنانچہ آج جن انسانوں نے اپنی ساری ہمتیں مادیات ہی سے فائدہ اٹھانے میں صرف کردی ہیں۔ انہوں نے آگ اور پانی کی پوشیدہ طاقتوں کا سراغ لگاکر اس حد تک ترقیاں کی ہیں کہ پچھلے زمانے میں کبھی بھی اتنی ترقیاں نہ ہوئیں اور کم از کم تاریخ تو نہیں بتاتی۔ بہرکیف اس تمدنی سلسلے میں انسانوں کے آپس میں لین دین اور اس کے معاہدے ہونے ناگزیر تھے۔ ان ہی کو ہم لوگ معاملات سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان معاملات کو قرآن حکیم نے بطلان وتعدی کی برائیوں سے پاک وصاف کرنے اور فتنہ وفساد کی آگ سے محفوظ رکھنے کے لئے کچھ احکام، قواعد کلیہ کی صورت میں بیان کردیئے ہیں تاکہ منشاء اسلام جو ایک روحانی تمدن کا قائم کرنا اور حق وعدل کا نور پھیلانا ہے" پورا ہو نہ کہ صرف طبعی لذت کے پیچھے پڑکر عقل وفہم کی ساری قوتوں کو مادی اسباب سے فائدہ اٹھانے میں بے لگام چھوڑ دیا جائے جیسا کہ آج یورپ وجاپان بے لگام ہوکر اخلاق وروحانیت کی بربادی اور امن ورحمت کی ہلاکت کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

قرآن حکیم نے معاملاتی کاروباری زندگی میں تجارتی منافع کو جائز قرار دیتے ہوئے ہر باطل وناروا حیلہ وتدبیر سے

مال حاصل کرنے کی ممانعت کردی۔ اور لوگوں کے مال کو خورد و برد کرنے سے روکدیا۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (سورۂ نساء رکوع ۵)	اے ایمان والو ایک دوسرے کے مال کو ناحق خورد و برد نہ کرو ہاں اس صورت سے کہ آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو۔

قرآن حکیم نے دوسری جگہ لوگوں کا مال خورد و برد کرنے سے منع کرنیکے ساتھ ہی اس مال کو حکام تک رسائی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے سے بھی منع کر دیا۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون (سورۂ بقرہ رکوع ۲۳)	اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق خورد و برد نکرو اور اس مال کو حاکموں تک نہ پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طور پر جان بوجھ کر ہضم کر جاؤ۔

ناحق مال کھانے کی کلی ممانعت کئے جانے کے ساتھ ایک سب سے زیادہ تباہ کن ذریعہ (سود) کی حرمت میں متعدد آیتیں اتاری گئیں۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا۔ (سورۂ بقرہ)	جو لوگ سود کھاتے ہیں نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جسطرح اٹھتا ہے وہ شخص جسکے حواس کھو دئے شیطان نے لپٹکر یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے کہدیا کہ بیع کا معاملہ اور سود کا معاملہ ایک ہی جیسا ہے۔ حالانکہ بیع کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

سود خوار لوگ کسب و عمل کی محنت کے دائرہ سے نکل کر بے رنج و محن روپیہ جمع کرنے کی مستی میں اعتدال سے باہر ہو جاتے ہیں اس لئے غایت نشاط و سرمستی میں مخبوط الحواسوں کی طرح غیر منظم حرکات کرنے لگتے ہیں۔ ہمدردی کے عوض بے رحمی۔ باہمی تعاون کے بدلے ایذارسانی۔ غرض اس طرح انسانیت سے دور ہو جاتے ہیں کہ خبط الحواسی میں خرید و فروخت اور سودی کاروبار کا امتیاز بین بھی ان کی بصیرت کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور دونوں کو برابر کہہ اٹھتا ہے باوجودیکہ دونوں میں ظاہر فرق ہے۔ دیکھو کہ خرید و فروخت کے معاملہ میں سرمایہ دار کی خصوصیت نہیں غریب و امیر ہر ایک دوسرے سے نفع اٹھاتا ہے پھر یہ نفع مبادلۂ طرفین کے ضمن میں حاصل ہوتا ہے بخلاف سودی کاروبار کے کہ یہ محض سرمایہ دار کے ساتھ مخصوص ہے اور بلا معاوضہ فقط مہلت دینے کی قیمت وصول کرتا ہے اور طرفہ یہ کہ قیمت بھی معمولی نہیں بلکہ بسا اوقات راس المال سے دوگنی اور تگنی۔ پھر طرفہ تر یہ کہ حاجتمند بھائیوں کی حاجت روائی کے عوض ان کی ضرورت کو ایک شکار کی گھات سمجھکر سودی روپیہ کے قرض کا جال ایسا بچھا دیتا ہے کہ مقروض ضرورتمند اس میں الجھکر رہجاتا ہے۔ قرآن حکیم نے سود خواروں کے عقیدہ "باطل" "بیع و ربوا کی مماثلت" کی تردید میں معاملہ

خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام بتا کر اسی فرق و امتیاز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پھر قرآن کریم نے سود اور صدقات و خیرات کے نتائج و ثمرات کا تقابل دکھا کر سود کی برائی پر دوسرے نوع سے روشنی ڈالی ہے۔

یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم (سورہ بقرہ)	اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے نافرمان ہیں خدا ان کو دوست نہیں رکھتا۔

سود کے گھٹائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ سود خوار لوگ جن اغراض و مصالح، آرام و آسائش، تنعم و تلذذ، حصول جاہ و عزت وغیرہ کو سود خوری سے وابستہ رکھکر سودی کاروبار کرتے ہیں ان سب کو روپیہ جمع کرنے اور سرمایہ بڑھانے کی حرص و ہوس پر بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ نہ تو ان کو لطیف و نفیس غذا نصیب ہوتی ہے اور نہ اطمینان و سکون قلب میسر ہوتا ہے اور نہ لوگوں کی نظروں میں ان کی حقیقی عزت و وقعت ہی رہتی ہے۔ غرض مال کی برکات مادی و روحانی دونوں میں سے کسی سے متمتع ہونے کی توفیق نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی عادات جاریہ کے ماتحت مال کی پرستش کرنے والے اور ضرورتمندوں کا خون چوسنے والے دولت و ثروت کے ثمرات عالیہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ بخلاف صدقہ و خیرات کرنے والے کے کہ ان کی معاشری و ملی زندگی خوب گذرتی ہے۔

مصالح عام و خاص سے دلچسپی۔ خورش و پوشش میں وسعت و کشادگی۔ بی بی بچے خوش و خرم۔ لوگوں کی نظروں میں عزیز و محترم۔ پھر آخرت میں عجیب و غریب نعمتوں اور عظیم کراموں سے نوازے جانے کا وعدہ

وما تنفقوا من خیر فلانفسکم (سورۂ بقرہ ۲۷۲)	اور جو مال تم خرچ کروگے اسکا نفع تمہارے لئے (دونوں جہان میں) ہے
الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا و علانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (سورۂ بقرہ ۲۷۴)	جو لوگ اپنا مال رات اور دن پوشیدہ اور آشکارا خرچ کرتے ہیں تو اُن کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بدلہ ہے اور نہ ان کو کوئی خوف و خطر ہے اور نہ مغموم ہوں گے۔

اور باقی عام طور سے جو یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ سود کے مال میں بے برکتی اس معنے کر ہے کہ ایسا مال تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور سود خوار فقیر و محتاج بنکر رہجاتا ہے اور واقعات و حکایات سے اس کی تائید بھی کی جاتی ہے تو یہ امر کلیۃً صحیح نہیں۔ یہودیوں کو دیکھو کہ نسلاً بعد نسل ان کا عام پیشہ سود خوری چلا آرہا ہے پھر اس کے باوجود ہمیشہ مالدار ہی چلے آرہے ہیں۔ اور آج تو دنیا کی ساری قوموں میں یہی قوم سب سے زیادہ مالدار ہے۔ ہاں نہیں ہے تو وہی منافع مال عزت و جاہ اور اطمینان و سکون۔ اسی طرح ہندوستان کے طول و عرض میں سود خوار بنیوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال جاؤ۔ بہتیرے سودی کاروباری گھرانوں کو کئی کئی پشتوں تک مالدار ہی پاؤگے۔ ہاں مال و زر کے حقیقی منافع سے متمتع ہوتے نہ دیکھوگے۔ پھر دنیاوی بے برکتی "جسے قرآن حکیم میں اخروی بے برکتی کے شمول میں لفظ محق سے تعبیر کیا گیا ہے" کے علاوہ الگ ہے اخروی سزا اس درجہ ہولناک ہے کہ یہی ایک جرم جہنمی ہونے کے لئے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ

دوزخی ہونے کے واسطے کافی ووافی ہے۔

ومن عاد فاولئك اصحاب النار هم فيها خالدون (بقرہ ۳۲) | اور جس نے (حرام ہونے کے بعد) پھر سود لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

پھر سود کی حرمت اور اس کے دینی و دنیاوی خراب نتائج ظاہر کرنے کے بعد سودی کاروبار کو ختم کردینے کے لئے نہایت غضب آلود عنوان اختیار کیا گیا ہے کہ پہلا سود نہ چھوڑنا خدا اور رسول سے جنگ کرنا ہے ایسی سخت وعید تو کسی بڑے گناہ کے بارہ میں بھی نہیں آئی۔

یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقی ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلکم رؤس اموالکم لاتظلمون ولاتظلمون (سورۂ بقرہ ۲۰۶) | اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرتے ہو تو اصل رقم تمہاری ہے نہ تم کسی کا نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے۔

ایک شبہ کی تقریر اور اس کا جواب آجکل بہتیری سمجھدار ہستیاں جن میں اکثریت جدید تعلیمیافتوں کی ہے کہتی ہیں کہ سود کی حرمت ہی نے مسلمانوں کو مالی و ملکی تباہی کے غار میں دھکیل دیا ہے۔ ملکی ومعاشرتی ضرورتوں نے ہمیں قرض لینے پر مجبور کیا اور ہمارے مسلمان سرمایہ دار بھائیوں کو سود کی حرمت کے باعث سودی قرضہ دینے سے احتراز رہا پس لامحالہ غیروں سے قرض لینا ناگزیر ہوا جسکی وجہ سے ہمیں دوہرا نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک تو ہماری دولت غیروں کے یہاں چلی گئی۔ دوسرے ہمارے مسلمان سرمایہ داروں کو جو اس معاملہ سے نفع پہنچتا وہ بھی رُک گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اغیار ہماری ساری کائنات کے مالک بن بیٹھے اور ہم فقیر ومفلس ہوگئے۔ یہ روز بد اسی سود کی حرمت کے ماتحت دیکھنے پڑے۔ بظاہر تو یہ منطق نہایت دلآویز ہے۔ لیکن واقعہ میں بالکل مغالطہ آمیز ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے دین اسلام کے حکم واشارہ پر سودی کاروبار چھوڑ رکھا ہے اگر یہ واقعہ ہے تو پھر سودی قرض لینے کے لئے دین اسلام نے کب ہدایت کی تھی جو سودی قرض لیکر اپنی دولت وحکومت کھو بیٹھے۔ اور اگر تسلیم کرلیا جائے کہ اسلام ہی کے منع کرنے سے مسلمانوں نے سودخواری کے معاملہ سے احتراز کیا ہے تو کیا اس دین نے صنعت وحرفت۔ زراعت وتجارت سے بھی منع کر رکھا ہے جو مسلمانوں کا ان سب میں کوئی حصہ نہیں۔ بات یہ ہے کہ عموماً مسلمانوں نے صدیوں سے حقیقت دین کو پس پشت ڈالکر چند مراسم وعادات آبائی وقومی کا نام دین رکھ چھوڑا ہے۔ اور اپنی جہالت سے اسی نام کے دین کو مانع ترقی سمجھکر۔ یہ جہالت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ آج مسلمان اگر اپنی گذشتہ ترقیوں اور تنزلیوں کا صحیح مطالعہ کرکے ان کے اسباب سے واقفیت حاصل کرتے تو جس دین نے انھیں دنیا کے معمورہ اعظم کے تخت وتاج کا مالک بنا دیا تھا اسکو باعث تنزلی قرار دینے کی ہرگز جرأت نہ کرتے اور اگر دینی ہدایت کی روشنی میں راہ عمل اختیار کرتے تو نہ سودی قرض کی گراں باری سے تباہی وبربادی کے غار میں گرتے

اور نہ صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت کے میدان میں سبھوں سے پیچھے ہوتے' اسلام نے "خلق لکم ما فی الارض جمیعا" اور "سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا" کا درس دیکر دنیا کو مسخر کرنے اور اس سے متمتع ہونیکا راز سمجھایا تھا چنانچہ ہمارے پچھلوں نے ان ہدایات کے ماتحت عالم کو مسخر کر کے عدل و مساوات کی حکومت کا سکہ رائج کیا۔ پھر ایک طرف اگر دنیا کی ساری ایسی چیزوں سے جو انسانی قدرت و اثر کے ماتحت ہیں حیات جسمانی کے لئے بہترین سامان جیسا کیا تو دوسری طرف غیر مقدور اشیاء سے نظر و اعتبار کے ذریعہ حیات ایمانی کو فروغ دیا۔ مگر خلف نے اس شاہراہ ہدایت سے کنارہ کشی و اسراف و بے عملی اور کفران نعمت و معصیت کوشی کی راہ چلکر ملی و ملکی امانتوں کو ضائع کر دیا۔ اور مادی و روحانی، عقلی و جسمانی ترقیات کی عمارتوں کو ڈھا دیا۔ اور جن قوموں نے خود مسلمانوں ہی سے سبق لے کر روحانی و مادی ترقیوں میں سے صرف مادیات کی دنیا سے آگ اور پانی کی پوشیدہ طاقتوں پر قبضہ کر کے عروج و ترقی کی سحر کاریاں دکھائی ہیں آج مسلمان ان سے مسحور ہو کر انکی ہر روش میں اندھی تقلید کر کے جدید ترقی کا خواب دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر یہ خواب شرمندۂ تعبیر بھی ہو جائے تو اسلامیات و روحانیات کے لئے عین زوال ہے۔ اسواسطے ایسی ترقیوں سے گو مسلمانوں کی قومی روح کا آفتاب تاباں ہو کر دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کردے۔ لیکن قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں "جو روح و مادہ دونوں کی اصلاح و ترقی کی دعوت دیتا ہے نہ کہ صرف مادی ترقی جس کے پس منظر عریاں تہذیب اور حیا سوز اخلاق کا مظاہرہ ہو" ایسی ترقیاں اسلامی ترقیاں ہرگز نہ ہوں گی۔ جیسا کہ آج ترک نے اپنے ہمسایہ اقوام یورپ کے قدم بقدم حربی طاقت، ملکی سطوت، مادی عروج۔ ہیولانی علو کا مظاہرہ کر کے قوم مسلم کا بول بالا قائم کر رکھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی نا مذہب یورپ کی اندھی تقلید میں رقص و سرود خانے، لہو و تماشا گاہیں قائم کر کے انسانیت و روحانیت کے خلاف حیوانیت و مادیت کی نمائش گاہیں ترتیب دینے جن کا اسلام متحمل نہیں ہرگز اسلامی ترقی نہیں کہی جا سکتی۔ اس افراط و تفریط کے خلاف عموماً خانقاہ نشینوں اور تکیہ داروں نے ذکر الٰہی کے نام پر اپنے آپ کو محصور دکھا کر کسب و عمل چھوڑ رکھا ہے اور صدقات و ہدایا وصول کرنے کا شیوہ اختیار کر لیا ہے۔ آیت پاک "للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ الخ" نے جن ضرورتمندوں کو خیرات و تحف کا حقدار قرار دیا ہے ان کی اولین صفت اللہ کی راہ میں ایسا محصور ہو جانا لازم ہے کہ کسب و عمل ناممکن ہو گیا ہو جیسا کہ مسجد نبوی کے سائبان نشینوں کی شان تھی کہ اپنے اوطان و مکان کو خیرباد کہکر اور مال و جائداد کو چھوڑ کر دربار رسالت میں پہنچے ہوئے تھے اور فی سبیل اللہ جہاد و قتال۔ حفظ قرآن اور تحصیل حدیث کی راہ میں محصور ہو کر عام اسباب معیشت کے شغل سے معذور تھے۔ کیا تکیہ دار و دوکانداروں میں کوئی بات بھی ہے کہ عمل ید اور کسب معاش چھوڑ کر مسلمانوں کے مال پر زندگی بسر کرنیکا حق رکھتے ہوں۔ بظاہر اس باوقار جماعت کے ہاتھ پاؤں جوڑ کر بیٹھ جانے سے مسلمانوں کا دائرۂ عمل تنگ ہو کر رہ گیا ہے۔ قرآنی ہدایات کے ماتحت دونوں گروہوں سے جنگ کرنا ناگزیر ہے اور جب تک کوتہ آستینوں اور دراز دستوں دونوں کو اسلامی اعتدال کی راہ پر لایا نہ جائے گا اسلامی ترقی کا خواب بلا تعبیر ہی رہے گا۔

موضوعات القصاص

وعظ وتقریر اور بے تحقیق روایات

(از مولانا محمد حبیب الرحمٰن الاعظمی (فاضل دیوبند) صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم مئو)

بے تحقیق روایات بیان کرنے میں وعظ گو طبقہ ہمیشہ سے بدنام ہے، اور یہ بدنامی کچھ بے وجہ نہیں ہے، اس لئے کہ آج بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ کم استعداد و بے سواد واعظ ہی نہیں بلکہ اچھی استعداد کے بعض بعض مقرر حضرات بھی اس کا خیال نہیں رکھتے کہ اپنی تقریروں میں صرف وہی روایتیں بیان کریں جو اہل فن کے معیار تحقیق پر پوری اتر چکی ہوں۔

دارالعلوم دیوبند ہندوستان میں درس حدیث کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس سے تعلق رکھنے والے حضرات پر روایات کے تحقیق کی ذمہ داری سب سے زیادہ عائد ہوتی ہے۔ اس لئے ابناء دارالعلوم کو اس ذمہ داری کا بہت زیادہ احساس کرنے کی ضرورت ہے۔

ذیل میں دو ایک روایتیں ذکر کی جاتی ہیں۔ جنکو عام طور پر واعظ حضرات بیان کرجاتے ہیں۔ حالانکہ ان کا بیان کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے، تا وقتیکہ ان کا موضوع و باطل ہونا ظاہر نہ کیا جائے۔

(۱) بعض واعظ حضرات کو میں نے خود بیان کرتے سنا ہے کہ "ایک دفعہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما سخت بیمار ہوگئے تو حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور انکی لونڈی نے نذر مانی کہ خداوند تعالیٰ دونوں صاحبزادوں کو شفا دیدے تو ہم تین روزے شکرانے کے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی اور نذر ماننے والوں نے روزہ رکھنا شروع کیا۔ اتفاق سے گھر میں کوئی چیز کھانے کی نہ تھی۔ فکر ہوئی کہ شام کو افطار کے لئے کچھ ہونا چاہئے۔ اس لئے حضرت علیؓ ایک یہودی کے پاس سے تین صاع جو قرض مانگ لائے۔ حضرت فاطمہؓ نے اس میں سے ایک صاع پیس کر روٹیاں پکائیں۔ جب شام کو کھانے بیٹھے تو جیسے ہی کھانا سامنے آیا۔ ایک مسکین نے دروازہ پر کھانے کا سوال کیا۔ گھر والوں نے کل کھانا اٹھا کر مسکین کو دیدیا۔ اور خود بھوکے سو رہے۔ دوسرے دن پھر روزہ تھا اس لئے افطار کے لئے دوسرا صاع پیسکر روٹی پکائی گئی خدا کی شان کہ آج جب کھانے بیٹھے تو ایک یتیم نے آواز لگائی یتیم کے سامنے دوسرا گون کھانا اس لئے

کل کھانا یتیم کو بھجوا دیا گیا اور آج بھی اسی طرح سو رہے۔

تیسرے دن پھر روزہ تھا ایک صاع جو بچ رہا تھا آج اسکی روٹی پکی لیکن افطار کے وقت آج بھی کھانیکی نوبت نہیں آئی۔ اس لئے کہ آج ایک قیدی نے کھانیکا سوال کیا۔ اور کھانا اسی کو دیدیا گیا۔

اس وقت سورۂ دہر کی یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ یُوْفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا۔

حالانکہ یہ قصہ از سرتاپا بالکل جھوٹ ہے اور اس قصہ کو آیات سطورہ بالا کا سبب نزول بتانا افتراء محض ہے علامہ سیوطی نے اللآلی المصنوعہ صہ ۱۹۲ جلد اول میں حکیم ترمذی کے حوالے سے بلاقیل و قال لکھا ہے۔ ھذا حدیث مفتعل یعنی یہ گھڑی ہوئی حدیث ہے۔

(۲) بعض حضرات کو میں نے بیان کرتے سنا ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ اپنے میکے گئی ہوئی تھیں۔ جب وہاں سے لوٹ کر آئیں تو دیکھا کہ ان کے حجرہ کا دروازہ بند ہے۔ دستک دی تو اندر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بولے، کون؟ انھوں نے کہا عائشہ! حضرت نے فرمایا کون عائشہ یہ بولیں کہ ابوبکر کی بیٹی، حضرت نے فرمایا کون ابوبکر؟ حضرت عائشہ ان غیر متوقع سوالات سے خوفزدہ ہوکر پھر میکہ لوٹ آئیں۔ دوسرے دن جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو کل کا واقعہ سنایا، حضرت نے سنکر فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

اس قصہ کا کتب احادیث میں کوئی ذکر نہیں ہے علی ہذالقیاس حدیث کے یہ الفاظ بھی کتب احادیث میں ناپید ہیں علامہ ابن الربیع شیبانی نے تمیز الطیب من الخبیث صہ ۱۲۱ میں لکھا کہ اسکو صوفیہ بکثرت ذکر کرتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ حضرت علی کی اس حدیث کے ہم معنی ہو جس کے الفاظ یہ ہیں۔

انہ کان اذا دخل منزلہ جزأ دخولہ ثلاثۃ اجزاء جزأ للہ وجزأ لاھلہ وجزأ لنفسہ۔ (شمائل ترمذی)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے فرماتے ایک خدا کیلئے ایک گھر والوں کیلئے اور ایک اپنی نفس کیلئے

علامہ کی اس تحقیق کا حاصل یہ ہوا کہ یہ الفاظ تو کہیں مروی نہیں لیکن ان الفاظ کی مراد یہ ہو کہ آنحضرت کا ایک وقت خدا کے ساتھ مشغولیت کے لئے خاص ہوتا تھا تو یہ حضرت علیؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔

لیکن ہر واقفکار جانتا ہے کہ واعظ حضرات کا مقصود لی مع اللہ وقت کے بیان کرنے سے وہ نہیں ہوتا جو علامہ موصوف نے بیان کیا ہے بلکہ ان کا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص قسم کی استغراقی کیفیت کا بیان ہوتا ہے اور وہ حضرت علیؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ثابت نہیں۔

(۳) بعض حضرات بیان کرجاتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو طور پر جوتے اتار دینے کا حکم ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے عرش پر تشریف لےگئے۔ اور ثبوت میں بعض تفاسیر کا حوالہ بھی پیش کردیتے ہیں۔ لیکن "لکل فن رجال" کے اصول سے کسی حدیث کے صحت و سقم اور اس کے ثبوت و عدم ثبوت کے باب میں محقق علمائے حدیث کی تحقیقات پر اعتماد لازمی ہے۔ دوسرے فنون کے ماہر سے ماہر عالم کا کسی حدیث کو ذکر کرنا بلکہ اس کو صحیح قرار دینا بھی قطعاً درخور اعتنا نہیں ہے۔

امام رضی الدین قزوینی، علامہ مقری اور علامہ زرقانی نے اس قصہ کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے زرقانی نے لکھا ہے۔

انہ لا اصل لرقیۃ صلی اللہ علیہ وسلم العرش وانہ لا اصل لوطیہ السموات العلی بنعلہ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش پر جانا اور جوتوں سمیت آسمانوں پر جانا دونوں بے اصل ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ غایۃ المقال ص۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ان ھذہ قصۃ موضوعۃ مخترعۃ باطلۃ مختلقۃ	یہ قصہ موضوع، گھڑنت، باطل اور جھوٹا ہے۔

اس صحبت میں انہیں مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ موقع ہوا تو آئندہ دوسری مثالیں پیش کرونگا۔ واللہ الموفق

"ماہنامہ دارالعلوم"

دارالعلوم کے تمام مخلصین، منتسبین اور متوسلین کا فرض ہے کہ وہ اپنے مرکز سے متعلق اور وابستہ رہنے کے لئے "ماہنامہ دارالعلوم" کا مطالعہ اپنے لئے ضروری قرار دے لیں۔ ہمیں امید ہے کہ جن ہمدردوں اور دوستوں نے اب تک "دارالعلوم" کا سالانہ چندہ مبلغ دو روپئے ارسال نہیں فرمایا ہے وہ اب اپنا چندہ ارسال فرما کر ہمیں شکر گذاری کا موقع دیں گے اور اپنے ماھنامھ کی بنیادوں کو مضبوط بنائیں گے۔

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم"

فتاوی دارالعلوم دیوبند

سوال ۱ انگریزی اخبارات میں ایک انعامی معمہ شائع ہوتا ہے۔ اصول اس کے یہ ہیں (۱) ہر ایک معمہ کا داخلہ بذریعہ فیس ہوتا ہے (۲) تمام فیس داخلہ اکٹھا کر کے اس سے انعامات دئے جاتے ہیں۔ انگریزی میں سوالات ہوتے ہیں۔ پہلا انعام سب سے درست والیکو۔ دوسرا انعام ایک غلطی والیکو اسی طرح چار غلطی تک ملتے ہیں۔ اور جن کی چار سے زیادہ غلطیاں ہوتی ہیں ان کو کچھ نہیں ملتا۔ عند الشرع یہ جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۔ شرعی نقطہ نگاہ سے صورت مسئول عنہا بالکل ناجائز ہے کیونکہ یہ بھی قمار کی ایک شکل ہے فقط واللہ اعلم

سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

سوال ۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں۔ (۱) کہ صاحب مال کمیشن منڈی والوں سے کبھی قرض لیتا ہے اور اپنا مال رکھ کر اکٹھا خاص اسی منڈی کو فروخت کیواسطے روانہ کرتا ہے۔ شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

(۲) یہ کمیشن منڈی بغیر سرمایہ کے نہیں چل سکتی کبھی شرکا، سرمایہ اور کام دونوں میں شریک ہوتے ہیں (۳) اور کبھی ایک کا سرمایہ ہوتا ہے اور ایک کی محنت شرعاً ایسی شرکت کیا حکم رکھتی ہے

جواب ۔ (۱) اگر کمیشن منڈی والوں کی طرف سے قرض دیتے وقت یہ شرط نہ ہو کہ مال اُسی خاص منڈی کو دینا ہوگا تو یہ معاملہ جائز ہے۔ اور اگر یہ شرط ہو تو پھر معاملہ مذکورہ شرعاً جائز نہیں اس لئے کہ قرض لینا یہ مستقل معاملہ ہے۔ اور کبھی کو مال دینا یہ دوسرا معاملہ ہے اور ایک معاملہ میں دوسرے معاملہ کی شرکت مفسد عقد ہے۔

(۲) اگر شرکا رسرمایہ اور کام دونوں میں شریک ہوں تو یہ شرکت جائز ہے لیکن اس میں نفع کی تقسیم بطور مبہم سہام کے کرنی ضروری ہوگی۔ مثلاً تہائی یا چوتھائی اور اس طرح سے کرنا صحیح نہ ہوگا کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپے ہمارے اور باقی تمہارے۔ یا دس روپے تمہارے اور باقی ہمارے۔ کما فی الدر المختار ج۳ ص۲۹۲ وشرطہا اے شرکۃ العقد کون المعقود علیہ قابلا للوکالۃ۔ وعدم ما یقطعہا کشرط دراہم مسماۃ من الربح لاحدہما اور ص۳۰۳ میں ہے وتفسد باشتراط دراہم مسماۃ من الربح لاحدہما لقطع الشرکۃ۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی رقم مقرر نہ کی گئی ہو۔ بلکہ حصہ وسہام کا اعتبار کیا ہو یعنی یہ کہ آدھا تمہارا اور آدھا ہمارا۔ یا یہ کہ ایک حصہ تمہارا اور دو حصے ہمارے وغیر ذلک۔ اور ایسے ہی دیگر شرائط شرکت کا لحاظ بھی ضروری ہوگا۔

(۳) اور اگر یہ صورت ہو کہ سرمایہ ایک کا اور ایک کی محنت اور نفع میں دونوں شریک یہ صورت مضاربت کی ہے

اس میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔
اوّل یہ کہ راس المال ثمن نقد ہو۔ دوم یہ کہ راس المال معین ہو۔ سوم یہ کہ وہ مال مضارب کے قبضہ میں دیدیا جائے۔ اور اگر روپیہ حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو وہ معاملہ فاسد ہوگا۔ چہارم یہ کہ نفع دونوں میں مشترک ہو۔ پنجم یہ کہ اس نفع میں ہر ایک کا حصہ معین ہو۔ ششم یہ کہ حصہ بطور سہام مبہم کے مقرر ہو دراہم معینہ کے اعتبار سے حصہ کی تعیین نہ کی جائے۔ ہفتم یہ کہ شرکت صرف نفع میں ہو۔ اگر راس المال۔ یا نفع اور راس المال۔ دونوں میں شرکت کیگئی تو وہ معاملہ فاسد ہے۔ قال فی الدر المختار۔ ھی عقد شرکۃ فی الربح بمال من جانب رب المال وعمل من جانب المضارب وشرطھا کون رأس المال من الاثمان کما فی الشرکۃ۔ وکون رأس المال عینا لا دینا۔ وکونہ مسلما الی المضارب وکون الربح بینھما مشاعا۔ وکون نصیب کل منھما معلوما عند العقد۔ ومن شروطھا کون نصیب المضارع من الربح حتی لو شرط لہ من رأس المال اومنہ ومن الربح فسدت۔
پس صورت مسئول عنہا میں اگر شرائط مذکورہ کا لحاظ رکھا جائے تو معاملہ جائز ہوگا فقط واللہ اعلم بالصواب۔
سید احمد علی سعید نگینوی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔　الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

سوال ۳۱ امام کے متعلق نزاع ہو رہا ہے۔ ایک فریق جسمیں کہ متولی مسجد ہے ایک شخص کو امام مقرر کرنا چاہتا ہے۔ اور دوسرا فریق جس میں اہل محلہ شامل ہیں اس شخص کی امامت پر راضی نہیں بلکہ دوسرے کو امام بنانا چاہتے ہیں تو کس کا امام نماز پڑھائے۔

جواب۔ فی الدر المختار۔ البانی للمسجد اولیٰ من القوم بنصب الامام والمؤذن فی المختار الا اذا عین القوم اصلح من عینہ البانی اھ قال الشامی وکذ اولدہ وعشیرۃ اولیٰ من غیرھم اشباہ ثم قال الا اذا عین القوم اصلح ممن عینہ لان منفعۃ ذلک ترجع الیھم انفع الوسائل شامی ج۳ ص۵۵۲ عبارت مرقومہ سے معلوم ہوا کہ امام مقرر کرنیکا اصل حق بانی مسجد اور اس کے بعد اس کی اولاد کو ہے۔ ہاں اگر محلہ کے نمازی کسی ایسے امام کو مقرر کریں جو بانی یا اولاد بانی کے مقرر کردہ امام سے اعلم وافضل ہو تو اہل محلہ کے مقرر کردہ امام کو ترجیح ہوگی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔　محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

رسالہ کے متعلق خط وکتابت یا ترسیل زر کیوقت اپنے پتہ کی چٹ پر لکھے ہوئے نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ ورنہ تعمیل میں دشواری پیش آئے گی۔　"ناظم"

کوائف دارالعلوم

ترجمۂ قرآن مجید کی لازمی تعلیم - یوں تو "دارالعلوم" میں تقریباً ہمیشہ ہی بعض اساتذہ نے ترجمۂ قرآن مجید کے درس کا سلسلہ نجی طور پر جاری رکھا لیکن ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ دوسری درسیات کی طرح ترجمہ قرآن مجید بھی داخل نصاب کرکے نظام دارالعلوم کے ماتحت اس کا مناسب انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اب دارالعلوم کی مجلس علمیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ترجمۂ قرآن مجید داخل نصاب کرکے سال آئندہ سے اس کا اجراء کر دیا جائے۔

اب کسی طالب علم کو تفسیر قرآن مجید (جلالین شریف وغیرہ) پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی جبتک کہ اُس نے ترجمۂ قرآن مجید نہ پڑھ لیا ہو۔ جو طلبہ شرح جامی تک تعلیم حاصل کر چکے ہوں گے وہ ترجمۂ قرآن مجید میں شریک کئے جاسکیں گے۔ پورے قرآن شریف کا ترجمہ دو سال میں پڑھایا جائیگا۔ اور ہر دو حصوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اساتذہ مقرر ہوں گے۔

آئندہ سال کسی ایسے طالب علم کو خواہ وہ قدیم ہو یا جدید مشکوٰۃ شریف اور جلالین شریف پڑھنے کی اجازت نہ دیجائے گی جس نے قرآن مجید کے نصف اول کا ترجمہ نہ پڑھ لیا ہو۔ نصف ثانی مشکوٰۃ شریف اور جلالین شریف کے ساتھ پورا کیا جاسکے گا۔ اس سال ترجمۂ نصف اول کی تکمیل کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ جو امتحان سالانہ تک پورا ہو جائیگا۔ کامل قرآن مجید کا ترجمہ دورۂ حدیث پڑھنے کے لئے موقوف علیہ قرار دیدیا گیا ہے۔ شوال ۱۳۶۲ھ سے صرف وہی طلبہ دورۂ حدیث میں داخل ہوسکیں گے جنھوں نے کامل ترجمۂ قرآن مجید پڑھ لیا ہو۔

دورۂ تفسیر - ۱۳۶۲ھ سے جو طلبہ دورۂ حدیث پڑھنے کے بعد بغیر دورۂ تفسیر پڑھے ہوئے اور اس میں کامیابی حاصل کئے ہوئے دارالعلوم سے سند فراغ حاصل کرنا چاہیں گے ان کی سندوں میں وہ الفاظ نہ لکھے جائیں گے جو فارغ التحصیل طلبہ کی قابلیت اور استعداد وغیرہ کے متعلق لکھے جاتے ہیں۔

سالانہ امتحان کے لئے اوسط حاضری - کوئی طالب علم اس وقت تک کسی کتاب کے سالانہ امتحان میں شریک نہ کیا جائیگا جبتک اس کتاب میں اس کی حاضری کم از کم (۱۵۰) دن نہ ہوئی ہو۔ جو کتابیں اس مدت سے قبل ہی ختم ہو گئی ہوں گی ان میں ایام حاضری کا اوسط (۷۵) فیصدی ہونا ضروری ہوگا۔

انتقال پر ملال - ابنائے دارالعلوم کے لئے یہ خبر یقیناً بہت زیادہ موجب رنج ہوگی کہ مولانا شکر اللہ صاحب مبارکپوری (فاضل دیوبند) نے تین ماہ کی طویل علالت کے بعد ۵ ربیع الاول سنہ ۶۱ھ یوم دوشنبہ کو اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ آپ کی وفات کی اطلاع بذریعہ برقیہ موصول ہوئی۔ ۷ ربیع الاول کو نودرہ کی وسیع عمارت میں مجتمع ہوکر اساتذہ وطلبۂ دارالعلوم نے مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا اور ان کی مغفرۃ کے لئے بارگاہ رب العزۃ میں دعا کی گئی۔ جن لوگوں کو مولانا مرحوم سے ادنیٰ تعارف بھی تھا سب ان کی وفات پر اظہار افسوس کر رہے تھے اور ان کے محاسن بیان کرتے تھے۔

مولانا شکر اللہ صاحب دارالعلوم کے ان مخصوص فرزندوں میں سے تھے جنھوں نے جماعتی مقاصد کی کامیابی اور سربلندی کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ اپنی مادر علمی "دارالعلوم دیوبند" کے ساتھ جو غایۃ درجہ مخلصانہ عقیدت اور محبت انھیں تھی وہ دوسروں کے لئے اسوہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مقامی طور پر جو اثر اور رسوخ انھیں عطا فرمایا تھا وہ پوری جرأت کے ساتھ اسے مسلک حق کی ترویج و سربلندی میں صرف کرتے تھے۔ اور دارالعلوم کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت مستعد نظر آتے تھے۔ ضلع اعظم گڈھ کے مذہبی حصوں میں ان کی شخصیت مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔ ان کی للّٰہیت اور اخلاص کا دوستوں ہی کو نہیں دشمنوں کو بھی اعتراف تھا۔ ان کی وفات سے مسلمانوں میں ایک ایسے شخص کی کمی ہوگئی ہے جس نے ہمیشہ نمود و نمائش سے کنارہ کش رہ کر دین و ملت کی ٹھوس اور شاندار خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائیں۔ ان کے پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں اور قوم کو انکا نعم البدل عطا فرما کر اس کمی کو پورا فرمادیں۔

ہمیں تمام ابنائے قدیم اور مخلصین دارالعلوم سے توقع ہے کہ وہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب کا انتظام فرما کر اپنا فرض اخوۃ ادا فرمائیں گے۔

حلقۂ بہی خواہان - دارالعلوم کے مخلص اور بہی خواہ حضرات بدستور سابق دارالعلوم کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے۔ ماہ صفر سنہ ۶۱ھ میں مولوی سید سیف اللہ صاحب سفیر دارالعلوم نے صوبہ متوسط کا دورہ کیا۔ صوبہ کے مختلف مقامات پر جن مخلصین دارالعلوم نے محبت کیساتھ انکا خیر مقدم کیا اور دارالعلوم کے کام میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر دے۔ اس سلسلہ میں ہم خصوصیت کے ساتھ حافظ محمد ابراہیم صاحب پیشکار (للت پور) مولانا محمد چراغ صاحب۔ وسیٹھ محمد شفیع صاحب (ساگر) عالیجناب حاجی عبد الکریم صاحب (بلاسپور) مولانا محمد یسین صاحب ومنشی نیر احمد صاحب برہنہ (رائے پور) حافظ جمیل الرحمن

صاحب (ورگ) حافظ عبدالشکور صاحب (کامٹی) سیٹھ آدم صاحب و حافظ محمد حسین صاحب و حافظ عبدالحفیظ صاحب (ناگپور) اور بابو ولایت حسین صاحب (اٹارسی) کے شکر گذار ہیں کہ ان حضرات نے سفیر دارالعلوم کے ساتھ دارالعلوم کے مقاصد عالیہ کو کامیاب بنانے میں نہایت سرگرمی اور اخلاص کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے اور توفیق مزید عطا فرما کر دوسروں کے لئے اسوہ بنائے۔

بہی خواہان دارالعلوم کا ایک ضروری فرض۔ موجودہ نازک دور میں جبکہ جنگ کی تباہ کاریوں نے نہ صرف ان ممالک کو جو براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں تباہی اور بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے بلکہ وہ ممالک بھی اس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے ہیں جنکے دروازوں میں جنگ کا عفریت ابتک داخل نہیں ہوا ہے۔ ہندوستان بھی ایسے ہی ممالک میں سے ایک ہے۔ اگرچہ ہندوستان کے اندرونی علاقے ابتک جنگ کے شعلوں سے محفوظ ہیں لیکن جنگ اس کے دروازوں تک بلاشبہ پہنچ چکی ہے۔ اور جنگ کی اقتصادی تباہ کاریوں کا اثر برابر ہندوستان پر پڑ رہا ہے۔ تجارت کی تباہی اور ضروریات زندگی کی گرانی نے عوام کو بیشمار مصیبتوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اسی کے ساتھ انھیں ملکی بچاؤ کے نام پر جنگی ضروریات میں بھی حصہ دار بننا پڑ رہا ہے ایسے حالات میں یہ بالکل کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ "دارالعلوم" کے ذرائع آمدنی بھی محفوظ نہیں رہ سکے ہیں۔ دارالعلوم کے معاونین میں تجار اور زراعت پیشہ حضرات کی تعداد زیادہ ہے۔ تاجر حضرات جن مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ اگرچہ وہ ان مشکلات کے باوجود ابتک اللہ کی راہ میں اپنا فرض ادا کرنے کی امکانی سعی سے غافل نہیں ہیں لیکن بہرحال ان کی کاروباری ابتری کی وجہ سے دارالعلوم کی آمدنی پر نمایاں اثر پڑ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس نازک گھڑی میں بہی خواہان دارالعلوم اپنے فرض کا زیادہ سے زیادہ احساس کریں۔ اور زراعت پیشہ یا ملازمت پیشہ اصحاب جنکی مالی حالت قابل شکر ہے اپنی کمائی کا ایک حصہ دارالعلوم کی امداد کے لئے وقف کر کے اپنے دینی مرکز کی حفاظت کریں اور اللہ کے دین کو سربلند کرنے میں ہمیشہ سے زیادہ حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں کہ ایک مومن کے لئے دنیا اور آخرۃ دونوں جگہوں میں اس کی رضا سے زیادہ مستحکم اور محفوظ کوئی دوسرا قلعہ نہیں ہے۔

ہم تمام مخلصین دارالعلوم سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ دارالعلوم کے لئے اپنی ہمدردانہ مساعی کو تیز تر کر دیں اور قریب ترین عرصہ میں دارالعلوم کو اس قابل بنا دینے کی کوشش کریں کہ وہ آنے والے نازک سے نازک حالات میں بھی اپنے کام کو جاری رکھ سکے۔

(مرتب)

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲۳	آمدنی وقف دہرہ دون از کرایہ داران ناظر حسن وغیرہ	للعہ ۱۳/	اوقاف
۲	۶۳	آمدنی وقف چودہری عبد الرحمٰن صاحب بیغرمن پور ضلع مظفر نگر	۱لما/	"
۳	۷۸	آمدنی وقف شاملی	ما/	"
۴	۸۳	سعادت علی صاحب ۱ تیح ۱۲/۸۰ بلونہ	صہ	دوامی
۵	۸۵	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۵	اوقاف
۶	۹۰	آمدنی وقف ساکھن خورد پرگنہ دیوبند	۵ ۱۳/	"
۷	۹۲	مولوی حافظ محمد حسین صاحب نئی دہلی	ے	دوامی
۸	۱۲۶	حاجی عبد الرحمٰن صاحب بازار چتلی قبر دہلی	لعہ	"
۹	۱۳۱	منجانب نواب محمد محمود علی صاحب مرحوم عطیہ حافظ حاجی احمد سعید خانصاحب چھتاری	۵	"
۱۰	۱۵۵	آمدنی وقف شاملی	ے ۸/	اوقاف
۱۱	۱۵۶	آمدنی وقف شاملی	۱۳/	"
۱۲	۱۵۷	آمدنی وقف موضع ساکھن خورد	۵	"
۱۳	۱۵۸	آمدنی کرایہ مکان وقف رڑکی رڑکی	ے	"
۱۴	۱۶۹	مولوی عبد المجید صاحب مدرس مدرسہ صوفیہ نوریہ چاٹگام	عہ	دوامی
۱۵	۱۷۰	مولوی عبد الغنی صاحب " " "	ے	"
۱۶	۱۷۱	مولوی نور بخش صاحب " " "	عہ	"
۱۷	۱۷۲	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسہ صوفیہ نوریہ چاٹگام	۶	دوامی
۱۸	۱۷۳	مولوی نور احمد صاحب " " "	عہ	"
۱۹	۱۷۴	مولوی ملکوت الرحمٰن صاحب " " "	عہ	"
۲۰	۱۷۵	مولوی سلطان احمد صاحب معین المدرس " "	عہ	"
۲۱	۱۷۶	قاری ابراہیم صاحب " "	عہ	"
۲۲	۲۲۴	آمدنی وقف موضع وینس والی ضلع ملتان مرسلہ حاجی غلام حسین صاحب	سا/	اوقاف
۲۳	۲۷۸	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ محمد یوسف صاحب رڑکی	ے ۶/	"
۲۴	۲۸۸	از ریاست عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہٗ	للعہ ۱۶۹/۷	دوامی
۲۵	۳۰۰	ڈائرکٹر صاحب محکمہ امور مذہبی حیدرآباد دکن	لمالعہ	"
۲۶	۳۸۱	آمدنی وقف موضع بھابسی رائپور ضلع سہارنپور	۵ ۸/	اوقاف
۲۷	۳۸۲	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۵	"
۲۸	۴۹۹	آمدنی وقف بوٹا دالان ۱۴۰ چکلہ اسٹریٹ بمبئی ۳	للعہ	"
۲۹	۵۰۱	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	سالعہ ۲/۵	"
۳۰	۵۵۱	آمدنی وقف ساکھن خورد پرگنہ دیوبند	للعہ ۵	"
۳۱	۵۵۵	آمدنی وقف کرنال آمدہ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ	۱لما۵	"
		میزان	۱۱۱للعہ ۳/	

تمام حضرات بہی خواہان } سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رقم ہمیشہ حضرت مہتمم صاحب دار العلوم کے نام ارسال فرمائیں۔ لیکن اسکے ساتھ یہ بھی ضرور تحریر فرمادیا کریں کہ "یہ رقم بسلسلۂ بہی خواہی دار العلوم ہے" تاکہ اندراجات صحیح ہوں۔

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرماتے ہیں

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	میاں اللہ بخش صاحب قصاب چنوٹ جھنگ	صہ	دوامی بہی خواہ
۲	مولوی محمد عثمان صاحب انگر لائن بہاری کوارٹر کراچی	صہ	″
۵	مسٹر اقبال احمد حافظ شریف حسن صاحب ″	صہ	″
۶	جناب عبدالرحمن صاحب ″	عہ	″
۷	جناب غلام محمد صاحب ولد محمد صدیق صاحب ″	عہ	″
۸	جناب محمد صدیق صاحب ″	عہ	″
۱۲	مولوی سید سیف اللہ صاحب سفیر تنظیم دارالعلوم دیوبند	۱۰ر	″
۱۳	جناب مولانا عبدالوحید صاحب ناظم شعبۂ تنظیم ″ ″	۸ر	ماہانہ
۲۶	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ ″ ″	۳ر	″
۳۵	جناب عبدالغفور صاحب سکھر سندھ	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۹	منشی عزیز بخش صاحب رائیں جگراؤں ضلع لدھیانہ	عہ	″
۴۰	چودھری بابو پسر رحمت علی صاحب ″ ″	عہ	″
۴۱	میاں عبدالغفور صاحب ″ ″	عہ	″
۴۲	سید عطا محمد صاحب ″ ″	عہ	″
۴۳	محمد ابراہیم عرف رلا ولد جھنڈ ″ ″	عہ	″
۴۴	چودھری اللہ دتا فضل محمد صاحبان ″ ″	عہ	″
۴۵	ماسٹر رحمت علی صاحب ″ ″	عہ	″
۴۶	چودھری محمد بخش غلام محمد صاحبان ″ ″	عہ	″
۴۷	محمد حسین ولد کریم بخش صاحب ″ ″	عہ	″
۴۸	جناب عبداللہ خانصاحب نمبردار دیوبند	عہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱	۴۹	عیدو خاں ولد جمعہ رائیں جگراؤں ضلع لدھیانہ	صہ	دوامی بہی خواہ
۲۲	۵۰	دفعدار فضل کریم صاحب موضع نوتھور چک ۲۹۳ ج ب براستہ بکانا ریلوے اسٹیشن ضلع لائل پور	ے	″
۲۳	۵۱	جناب کھرے خاں صاحب ″ ″	عہ	″
۲۴	۵۲	جنابہ مسماۃ اللہ صاحبہ ″ ″	عہ	″
۲۵	۵۳	جناب محمد اکبر صاحب ″ ″	۲ر	″
۲۶	۵۴	حاجی محمد عزیز خانصاحب تاجر پارچہ ″ ″	۱۰ر	″
۲۷	۵۵	شیخ عبدالمجید صاحب - بیدر شریف حیدرآباد دکن	۱۳ر	″
۲۸	۵۶	مولوی شیخ انصار صاحب ″ ″	۱۳ر	″
۲۹	۷۷	چودھری ظہور احمد صاحب دیوبند	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۳۰	۸۷	حاجی محمد صدیق و عبدالغنی صاحبان دہلی	۵ے	″
۳۱	۹۱	مولوی عبدالکریم صاحب ملتان شہر	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۲	۱۱۶	شیخ شمشاد حسین صاحب محلہ شیخاں بجنور	عہ	″
۳۳	۱۱۷	مولوی محمود علی صاحب و مقصود علی صاحب ″	عا	″
۳۴	۱۱۸	جناب حکیم رکن الدین صاحب ″	عہ	″
۳۵	۱۱۹	منشی خلیل الرحمن صاحب ″	عہ	″
۳۶	۱۲۰	جناب مختار احمد صاحب ″	عہ	″
۳۷	۱۲۱	منشی مرتضیٰ علی صاحب ہیڈ مدرس ″	عہ	″
۳۸	۱۲۲	جناب ولی محمد صاحب کھنڈسالی ″	۲ر	″
۳۹	۱۲۵	جناب اللہ دے برہان صاحب ″	عہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰	۱۴۲	حافظ عبد اللطیف صاحب بھاول نگر ریاست بھاولپور	مہ	دوامی بہی خواہ
۴۱	۱۷۷	مولا بخش محمد شفیع صاحب سوداگران چرم اینڈ ماکیٹ امرتسر	مہ	〃
۴۲	۱۷۸	میاں شمس الدین نذیر احمد صاحبان 〃 〃 〃	مہ	〃
۴۳	۱۷۹	حاجی پیر محمد حاجی غلام حسین صاحبان 〃 〃 〃	مہ	〃
۴۴	۱۸۰	حاجی تاج محمد صاحب ریاست بھاولپور	عہ	〃
۴۵	۲۱۲	جناب محمد اسحاق صاحب قصبہ سیہپور ضلع بجنور	عہ	〃
۴۶	۲۱۳	جنابہ زوجہ عبد السلام صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۴۷	۲۱۴	جناب عبد الشکور خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۴۸	۲۱۸	جناب محمد عزیز صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	ے	〃
۴۹	۲۱۹	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ دہلی	۴ر	〃
۵۰	۲۲۰	شیخ نور احمد ولد عبد الکریم صاحب صدر بازار 〃	۲ر	〃
۵۱	۲۲۱	شیخ عبد الجبار باری صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۲	۲۲۲	شیخ عبد السلام و عبد الغفار صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۳	۲۲۳	جناب عبد الستار ولد شیخ فضل الرحمن صاحب 〃	۱ر	〃
۵۴	۲۲۴	جناب عتیق الرحمن ولد فضل الرحمن صاحب 〃	۲ر	〃
۵۵	۲۲۵	جناب عبد الغفار صاحب بیری والا باغ 〃	۱ر	〃
۵۶	۲۲۶	منشی عبد الرحمن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۷	۲۲۷	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر صدر بازار 〃	۴ر	〃
۵۸	۲۲۸	والدہ امان اللہ خاں صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۹	۲۲۹	حاجی کریم اللہ نظام اللہ صاحبان 〃 〃	۴ر	〃
۶۰	۲۳۰	عبد الرشید صاحب شیشہ والے 〃 〃	۱ر	〃
۶۱	۲۳۱	شیخ سراج الدین صاحب فرم احمد دین برادرس 〃 〃	عہ	〃
۶۲	۲۳۲	حافظ عبد الرحیم صاحب ٹرنک والے 〃 〃	۶ا	〃
۶۳	۲۳۳	مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر دریا گنج 〃	عہ	〃
۶۴	۲۳۴	ماسٹر محمد مظفر صاحب اسسٹنٹ ماسٹر اجمیری دروازہ	۲ر	〃
۶۵	۲۳۵	ماسٹر ابو الحسن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۶۶	۲۳۶	ماسٹر محمد یوسف صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۶۷	۲۳۷	مولانا عمر الدین صاحب عربی مدرس 〃 〃	۲ر	〃
۶۸	۲۳۸	ماسٹر عبد المجید صاحب 〃 〃	۴ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹	۲۳۹	جناب فضل حق صاحب پٹواری قصبہ سیہپور ضلع بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۷۰	۲۴۸	جناب غلام محمد خانصاحب ناظم تعمیرات اورنگ آباد (حیدر آباد دکن)	ے	〃
۷۱	۲۴۹	محمد شریف بیگ صاحب امرتسر ڈویزن محکمہ بجلی امرتسر	ے	〃
۷۲	۲۵۱	محمد مختار صاحب سوداگر لال کنواں دہلی	۱ر	〃
۷۳	۲۵۲	محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ متصل برفخانہ	۸ر	〃
۷۴	۲۵۳	محمد طیب صاحب کارخانہ تختی گلی بتن والی دہلی	۸ر	〃
۷۵	۲۵۴	جناب حفظ اللہ صاحب مشین والے 〃	عہ	〃
۷۶	۲۵۵	جناب عبد اللہ صاحب ٹرنک والے صدر بازار 〃	۴ر	〃
۷۷	۲۵۶	عبد الغفور صاحب ٹرنک والے سرائے خلیفہ 〃 〃	عہ	〃
۷۸	۲۵۷	خلیفہ محمد ادریس صاحب موگنج باڑہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۷۹	۲۵۸	حاجی مقبول الٰہی صاحب پل بنگش بیری والا باغ 〃	۲ر	〃
۸۰	۲۵۹	احسان اللہ ولد قدرت اللہ صاحب سبزی منڈی 〃	ے	〃
۸۱	۲۶۰	جناب چھوٹے خاں ولد تاج الدین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۸۲	۲۶۱	کالے خاں ولد مولا بخش صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۸۳	۲۶۲	حاجی محمد اسحاق صاحب امام جامع مسجد 〃	۸ر	〃
۸۴	۲۶۳	حاجی حسب الدین و قطب الدین صاحبان 〃	۸ر	〃
۸۵	۲۶۴	جناب فضل حکیم ولد حاجی عبد الکریم صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃
۸۶	۲۶۵	جناب محمد اسحاق صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۸۷	۲۶۶	مستری خدا بخش ولد علی بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۸	۲۶۷	شیخ محمد مہتاب صاحب بازار ملیماران 〃	عہ	〃
۸۹	۲۶۸	حافظ عبد المغنی صاحب صدر بازار 〃	عہ	〃
۹۰	۲۶۹	جناب محمد صدیق محمد یسین صاحبان 〃 〃	۴ر	〃
۹۱	۲۷۰	جناب رحم الدین صاحب تیلی واڑہ 〃	۸ر	〃
۹۲	۲۷۱	جناب حافظ عبد الرحمن صاحب فیروز پور	ے	دوامی بہی خواہ
۹۳	۲۷۲	جناب بابو بدر الدین صاحب 〃	ستہ	〃
۹۴	۲۷۳	سید مختار احمد صاحب نقشہ نویس 〃	۸ر	〃
۹۵	۲۷۴	مستری محمد اسمٰعیل صاحب 〃	۱۲ر	〃
۹۶	۲۷۵	جناب شیخ نصیر علی صاحب دوکاندار 〃	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹	۲۸۶	سید رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر موسیٰ جی اسٹریٹ کراچی	ع	دوامی بہی خواہ
۹	۲۹۱	مولوی محمد شریف خانصاحب سفیر تنظیم دیوبند	عہ	"
۹	۲۹۲	مسٹر سید عبدالکریم صاحب سیشن جج سیہور بھوپال	لعہ	"
۱۰	۲۹۳	جناب ڈاکٹر محمد خانصاحب ہیلتھ افیسر " "	ہے	"
۱۰	۲۹۴	سید عبدالحی صاحب منصف " "	للعہ	"
۱۰	۲۹۵	جناب سردار قدوس محمد خانصاحب " "	عہ	"
۱۰	۲۹۶	مولوی ظفر احمد صاحب وکیل نانوتوی " "	ہے	"
۱۰	۲۹۷	مسٹر محمد ادریس صاحب سب جج " "	ع	"
۱۰	۳۰۱	قاضی الطاف الرحمن و خلیل الرحمن صاحبان لال کنواں دہلی	۸ر	ماہانہ
۱۰	۳۰۲	محمد شفیع ولد محمد یعقوب صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۱۰	۳۰۳	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران "	عہ	"
۱۰	۳۰۴	شیخ محمد فاروق صاحب " "	ع	"
۱۰	۳۰۵	حکیم محمد حسین و اکمل حسین صاحبان کھاری باؤلی	عہ	"
۱۱	۳۰۶	جناب شمس العارفین ولد محمد شفیع صاحب صدر بازار "	ع	"
۱۱	۳۰۷	ماسٹر ایس شمیم احمد صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۱۱۱	۳۰۸	حاجی نجم الدین صاحب نئی سڑک "	۲ر	"
۱۱۲	۳۰۹	جناب بھولو ولد امیر بخش صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۲ر	"
۱۱۱	۳۱۰	حاجی رحیم بخش صاحب " "	ع	"
۱۱	۳۱۱	مستری بشیر الدین صاحب " "	۴ر	"
۱۱	۳۱۲	جناب یسین صاحب مالک فرم کالیہ سوپ فیکٹری " "	عہ	"
۱۱	۳۱۳	جناب حمید اللہ و حبیب اللہ صاحبان فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۸ر	"
۱۱	۳۱۴	جناب منشی مطلوب الرحمن صاحب " " "	۸ر	"
۱۱	۳۱۵	جناب محمد رفیع ولد عظمت اللہ صاحب متصل لال مسجد سبزی منڈی "	۲ر	"
۱۲	۳۱۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب بازار بلیماران "	۴ر	"
۱۲	۳۱۷	جناب عزیز احمد ولد حافظ محمد ایوب صاحب خلق شاہ والے پیر جی دالا باغ باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۲	۳۱۸	جناب محمد نور صاحب دوکاندار متصل مسجد بڑ والی بازار گندہ نالہ دہلی	۲ر	ماہانہ
۱۲۳	۴۴۸	جناب شیخ جمیل احمد خاں صاحب قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۲۴	۴۴۹	منشی عبدالرزاق صاحب ممبر کمیٹی " "	ع	"
۱۲۵	۴۵۰	جناب حکیم محمد حنیف صاحب سفیر تنظیم دارالعلوم دیوبند	۴ر	"
۱۲۶	۴۸۴	جناب محمد سعید صاحب ٹھیکیدار جنگلات پھریندہ ضلع گورکھپور	لعہ	"
۱۲۷	۴۸۵	شیخ نیاز احمد صاحب ٹھیکیدار " " "	ع	"
۱۲۸	۴۸۶	جناب دین محمد صاحب مالک آسی پریس " "	عہ	"
۱۲۹	۴۸۷	جناب بابو منت اللہ خاں صاحب بیروا جنگل ڈاکخانہ نئی کوٹ ضلع "	ہے	"
۱۳۰	۴۸۸	جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " " "	عہ	"
۱۳۱	۴۸۹	حاجی محمد خلیل خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۲	۴۹۰	جناب بابو محمد سعید خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۳	۴۹۱	جناب بابو محمد حسین خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۴	۴۹۲	جناب شجاعت اللہ صاحب	عہ	"
۱۳۵	۴۹۳	جناب مولوی نذیر الدین صاحب و مولوی نصیر الدین صاحب سرنج مالہ	۸ر	"
۱۳۶	۵۲۱	جناب مولوی عباس علیصاحب مسلم ہوٹل خاص سلہٹ آسام	عہ	"

میزان کل
مالہ
۹ر

عطیات عمومی

موصولہ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲	اللہ بخش صاحب چک ۲۴ ڈاکخانہ وہبازی تحصیل ملسی ضلع ملتان	ے	صرف طلبہ
۲	۳	منجانب ڈرن افغانان رسالہ ۲۵ چھاؤنی سیالکوٹ	۵	عطاء
۳	۱۰	مولوی نور محمد صاحب میمن مدرس قرآن گوٹھ پورہ چک نمبر ۱۹۰ واہ شنڈو خان محمد نہر یار کرسنڈ	عا	رسالہ
۴	۱۱	ماسٹر احمد حسن صاحب سیکنڈ ماسٹر مڈل فارسی دارالعلوم دیوبند	عا	〃
۵	۱۴	مولوی حبیب احمد صاحب فاضل دارالعلوم 〃	۸ر	متفرق تعلیم
۶	۱۵	مولوی عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری 〃 〃	۸ر	〃
۷	۱۶	مولوی سید انظار الدین صاحب دہلوی 〃 〃	۸ر	〃
۸	۱۷	مولوی سید اخلاق حسین صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۹	۱۸	مولوی عبدالودود صاحب ڈھاکوی 〃 〃	۸ر	〃
۱۰	۱۹	مولوی عبدالرب صاحب سلہٹی 〃 〃	۸ر	〃
۱۱	۲۰	مولوی عبدالماجد صاحب میمن سنگی 〃 〃	۸ر	〃
۱۲	۲۱	مولوی بدیع الرحمٰن صاحب چاٹگامی 〃 〃	۸ر	〃
۱۳	۲۲	مولوی محمود احمد صاحب گل نائب ناظم تنظیم 〃 〃	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۴	۲۴	حافظ عبدالوحید صاحب موضع جڑودہ ضلع مظفرنگر	۵	چرم قربانی
۱۵	۲۵	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند	عا	رسالہ
۱۶	۲۷	حاجی مولوی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس عربیہ	۷ر	عطاء
۱۷	۲۸	محمد عزیز الرحمٰن صاحب جینتوی ساکن حال کھرگاؤں	عہ	چرم قربانی
۱۸	۲۹	چھندر عمر بخش صاحب کلاسرڈ کس کرتپور ضلع بجنور	۱۲	〃
۱۹	۳۰	مولانا محمد سہول صاحب عثمانی سلہٹ آسام	۲؏	〃
۲۰	۳۱	جناب محمد حمید اللہ خانصاحب ٹوبہ	عا	〃
۲۱	۳۲	جناب محمد آفاق صاحب مبارکپور قنوج	للعہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲	۳۳	منجانب والدہ محمد امین صاحب کمبوہ قصور	صر	صرف طلبہ
۲۳	۳۴	جناب محمد حسن صاحب سیہور ریاست بھوپال	۵	زکوٰۃ
۲۴	۳۶	حافظ محمد صدیق صاحب سکھر (سندھ)	عا	عطاء بہی خواہ
۲۵	۳۷	جناب میر عالم خانصاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۶	۳۸	مسٹر فضل اللہ صاحب قریشی 〃 〃	عا	〃
۲۷	۵۷	جناب محمد یوسف صاحب ڈپٹی ایڈیٹر دہلی	۱۲	زکوٰۃ
۲۸	۵۸	منجانب انجمن ترقی مقام گاڈہا ڈاکخانہ جنکپور رڈ	ے	صرف طلبہ
۲۹	۵۹	عبدالحکیم خانصاحب پرشین ٹیچر ہائی اسکول فرخ آباد مظفرپور	عا	زکوٰۃ
۳۰	۶۰	〃 〃 〃 〃	عہ	عطاء
۳۱	۶۱	شیخ حافظ فضل الرحمٰن صاحب پھلاودہ ضلع میرٹھ	۱۲	چرم قربانی
۳۲	۶۲	مولانا محمد ادریس صاحب مدرس عربی دارالعلوم دیوبند	عا	رسالہ
۳۳	۶۴	چودھری اشرف علی صاحب ڈاکخانہ بابوگنج پرتاب گڈھ	۳ے	چرم قربانی
۳۴	۶۵	حکیم عبداللطیف صاحب شاہی طبیب - دیوبند	۱۲	زکوٰۃ
۳۵	۶۶	اہلیہ صاحبہ مولانا عبدالشکور صاحب مظفرگڈھی	ے	〃
۳۶	۶۷	مولانا عبدالشکور صاحب 〃	۴ر	عطاء
۳۷	۶۸	فاضل طب حکیم عبداللہ صاحب امرتسر	عہ	صرف طلبہ
۳۸	۶۹	مولوی عبدالعزیز صاحب حیدرآباد دکن	۴	عطاء
۳۹	۷۰	حکیم محمد صدیق صاحب ڈاکخانہ ہریا ضلع گجرات	ے	چرم قربانی
۴۰	۷۱	جناب کبیر احمد صاحب چاٹگامی ڈاکخانہ چاندونی ضلع نبردوان	عہ	〃
۴۱	۷۲	جناب نبی محمد صاحب ہیڈ کلرک سرگودھا	۵	صرف طلبہ
۴۲	۷۳	حکیم عبدالرزاق صاحب ڈاکخانہ جھالو ضلع بجنور	عہ	رسالہ
۴۳	۷۴	مولوی نذیر احمد صاحب فاضل دیوبند انارکلی لاہور	عا	〃
۴۴	۷۵	مولانا سرور حسین صاحب کریم نگر حیدرآباد دکن	عا	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۵	۷۶	مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس فتحپوری دہلی	عـه	متفرق تعمیر
۴۶	۷۹	منشی اظہار احمد صاحب دیوبندی ایجر محاسبی دارالعلوم	عـه	عطا
۴۷	۸۰	منشی فہیم الدین صاحب عرف سکندر میاں باؤنی اسٹیشن	ـه	جرم قربانی بہی خواہ
۴۸	۸۱	جناب حفظ الرحمن صاحب مانڈلے (برما)	عـه ـه ۹ر	صرف طلبہ
۴۹	۸۲	چودہری ابراہیم صاحب سانکہا ہیڑہ ڈاکخانہ گنگوہ سہارنپور	عـه	جرم قربانی
۵	۸۴	جناب محمد عبدالمجید صاحب صدیقی دروازہ سکندرہ منزل آگرہ	ع	رسالہ
۵	۸۶	حاجی امانت علی صاحب روڑکی ضلع سہارنپور	۲ر	زکوٰۃ
۵۲	۸۸	منجانب مصلیان ہردو مسجد موضع دہانوہ ڈاکخانہ تیردں ضلع سہارنپور	ـه ۱۱ر	صرف طلبہ
۵۳	۸۹	مولانا حافظ زاہد حسن صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ ضلع مرادآباد	ع	رسالہ
۵۴	۹۳	مولانا سید سیف اللہ صاحب سفیر تنظیم دیوبند	ع	تبلیغ
۵۵	۹۴	مولانا سعید صاحب نہٹور ضلع بجنور	لعـه	″
۵۶	۹۵	مولوی لطف الرحمن صاحب ہرسنگہ پور ضلع دربھنگہ	ع	جرم قربانی
۵۷	۹۶	منشی عالم خانصاحب چک ۲۹۹ رسالہ ڈاکخانہ خاص لائل پور	ـه ۵ر	صرف طلبہ
۵۸	۹۷	محمد اصغر حسین صاحب پرنسپل پوسٹ ہندرو پٹنہ	ع	رسالہ
۵۹	۹۸	سید امیر احمد صاحب محلہ کھڑک بمبئی ۹	ع	″
۶۰	۹۹	قاضی عبدالسلام صاحب بدوہی اسٹیشن بنارس	ع	جرم قربانی
۶۱	۱۰۰	قاضی سلیمان صاحب ″ ″	ع	″
۶۲	۱۰۱	جناب حکیم محمد داؤد صاحب ″	عـه	″
۶۳	۱۰۳	جناب اللہ بخش صاحب اللہ جوایا حیدرآباد سندھ	عـه	عطا بہی خواہ
۶۴	۱۰۴	جناب غلام نبی صاحب سوداگر چرم ″ ″	عـه	″
۶۵	۱۰۵	مستری علیم الدین صاحب سیالکوٹ	عـه	″
۶۶	۱۰۶	ایس بابو فقیر محمد صاحب توپ خانہ بازار ″	عـه	″
۶۷	۱۰۷	سید اصغر علی شاہ صاحب صدر بازار ″	عـه	″
۶۸	۱۰۸	حکیم شیخ محمد فضل حق صاحب انصاری ″	عـه	″
۶۹	۱۰۹	محمد افضل صاحب عبداللہ موٹر ورکس چھاؤنی ″	عـه	″
۷۰	۱۱۰	جناب بابو عبدالمجید صاحب ″ ″	عـه	″
۷۱	۱۱۱	جناب شیخ عزیز اللہ صاحب صدر بازار ″	۸ر	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲	۱۱۲	جناب منشی رحیم بخش صاحب صدر بازار سیالکوٹ	ـه	عطا بہی خواہ
۷۳	۱۱۳	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب ″ ″	ـه	″
۷۴	۱۱۴	جناب منشی محمد اسحاق صاحب ″ ″	ع	″
۷۵	۱۱۵	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب کنٹریکٹر ″ ″	ـه	″
۷۶	۱۲۳	جناب اکرام الحق و فضل الحق صاحبان سہسپور بجنور	۶ر	″
۷۷	۱۲۴	جناب محمد صدیق صاحب ″	۲ر	″
۷۸	۱۲۷	حاجی عبدالرحمن صاحب چتلی قبر دہلی	ع	رسالہ
۷۹	۱۲۸	مولانا صدرالدین حسن صاحب ″	ع	″
۸۰	۱۲۹	منجانب صوفی عبدالرحمن صاحب بی ٹی ائی خانپور	ـه ۱۲ر	متفرق صرف طلبہ
۸۱	۱۳۰	جناب قاضی مجتبیٰ صاحب بدوہی اسٹیشن بنارس	ع	جرم قربانی
۸۲	۱۳۲	جناب سمیع اللہ خانصاحب قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور	ـه	″
۸۳	۱۳۳	چودہری امام الدین صاحب ″ ″	ـه	″
۸۴	۱۳۴	مولوی برکت علی صاحب انسپکٹر آف ورکس بہاؤ ننگر	۸ر	متفرق تعمیر بہی خواہ
۸۵	۱۳۵	شیخ اسلم حیات خانصاحب ″ ″ ″	ـه	″
۸۶	۱۳۶	بابو محمد حیات صاحب ٹکٹ کلکٹر ″ ″	ـه	″
۸۷	۱۳۷	چودہری امام الدین صاحب رئیس بہاؤ ننگر ریاست بہاولپور	ـه	″
۸۸	۱۳۸	جناب محمد حیات صاحب سوداگر ظروف ″ ″	ـه	″
۸۹	۱۳۹	جناب مہر دین صاحب سوداگر ″ ″	۸ر	″
۹۰	۱۴۰	جناب عبدالمجید صاحب دوکاندار بساطخانہ ″	۸ر	″
۹۱	۱۴۱	محمد بشیر صاحب دوکاندار بازار ″ ″	۸ر	″
۹۲	۱۴۳	مولانا قادر بخش صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم ″	ع	زکوٰۃ بہی خواہ
۹۳	۱۴۴	مولوی حفیظ اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول ″	ـه	متفرق تعمیر بہی خواہ
۹۴	۱۴۵	جناب جمال الدین صاحب بازار ″ ″	۸ر	″
۹۵	۱۴۶	جناب سلیمان صاحب سوداگر بازار ″ ″	۴ر	″
۹۶	۱۴۷	جناب قطب الدین صاحب ″ ″	۸ر	″
۹۷	۱۴۸	حاجی قمرالدین صاحب ″ ″	ع	″
۹۸	۱۴۹	شیخ نعمت اللہ صاحب ٹکٹ کلکٹر ″ ″	ـه	″
۹۹	۱۵۰	حاجی غلام محمد صاحب ناظم ″ ″	ع	″
۱۰۰	۱۵۱	میاں محمد دین صاحب ″ ″	ع	زکوٰۃ بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱	۱۵۲	جناب خلیفہ عبدالرحمن صاحب بہاولنگر ریاست بہاولپور	۲۰ر	متفرق و بہی خواہ
۱۰۲	۱۵۳	مولانا اللہ بخش صاحب امام مسجد " "	۴ر	"
۱۰۳	۱۵۴	جناب سکریٹری صاحب امدادیہ فنڈ اگریکلچر کالج لائلپور	۵ر	"
۱۰۴	۱۵۹	حضرت مولانا مولوی محمد اعزاز علی صاحب ظلہ مدرس عربی دارالعلوم دیوبند معاوضہ خوراک	عہ ۵ / ۲	متفرق مصرف مالکیہ
۱۰۵	۱۶۰	ایس مبین اللہ صاحب جنرل مرچنٹ صدر بازار دہلی	۱۲ر	زکوٰۃ
۱۰۶	۱۶۱	حکیم قاضی عطا محمد شاہ صاحب ضلع ملتان	عا	متفرق صرف طلبہ
۱۰۷	۱۶۲	قاضی یار محمد و محمد بہادر صاحبان موضع بالاولا ضلع حیدرآباد (سندھ)	للعہ	زکوٰۃ
۱۰۸	۱۶۳	مولوی غلام حسن صاحب چک ۵۵ گ ب طالع والا کلاں ڈاکخانہ چک ۵۷ گ ب لائلپور	عہ	چرم قربانی
۱۰۹	۱۶۴	محمد سعید صاحب ڈاکخانہ نہرونڈہ آلہ آباد	۹ر	"
۱۱۰	۱۶۵	محمد یوسف صاحب سوداگر چرم کانپور	صہ	متفرق صرف طلبہ
۱۱۱	۱۶۶	مولانا محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ حاکم خاں براستہ بھلوال سرگودھا	عا	رسالہ
۱۱۲	۱۶۷	مولانا عبدالغفار صاحب فاضل دیوبند دی برن کمپنی لمٹ ۵۹ مین روڈ پیگو (برما)	عا ۸ر	"
۱۱۳	۱۶۸	محمد دین صاحب ایرہ خاص تحصیل پھلور جالندھر	صہ	کتب وقفی
۱۱۴	۱۸۱	مسٹر انعام احمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہاولنگر ریاست بہاولپور	عہ	عطاء بہی خواہ
۱۱۵	۱۸۲	ہمشیرہ صاحبہ شیخ عصمت اللہ صاحب " " "	عا	"
۱۱۶	۱۸۳	وڈیرا آدم خان صاحب پھوون جیکب آباد	للعہ	"
۱۱۷	۱۸۴	مولانا محمد علی صاحب چوک بازار بہاولپور خاص	عہ	"
۱۱۸	۱۸۵	جناب سردار عبدالمجید صاحب بی اے ہیڈماسٹر ہائی اسکول خانپور (بہاولپور)	صہ	"
۱۱۹	۱۸۶	حاجی عبدالغفور عبدالستار صاحبان " "	صہ	"
۱۲۰	۱۸۷	حاجی قادر بخش صاحب سوداگر پارچہ " "	۸ر	"
۱۲۱	۱۸۸	اللہ بخش صاحب مدرس مدرسہ ددا ارائنی " " "	۴ر	"
۱۲۲	۱۸۹	سید تفضل حسین صاحب مجسٹریٹ " " "	صہ	"
۱۲۳	۱۹۰	مولوی عبدالصمد صاحب واجد انکم ٹیکس افیسر " "	عا	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۴	۱۹۱	سید تجمل حسین صاحب سکریٹری یونین بورڈ خانپور (بہاولپور)	عا	عطاء بہی خواہ
۱۲۵	۱۹۲	مسٹر قمر الدین صاحب سوداگر " " "	عہ	"
۱۲۶	۱۹۳	ڈاکٹر انعام باری صاحب اسسٹنٹ سرجن " "	عا	"
۱۲۷	۱۹۴	جناب قاضی شیر محمد صاحب " " "	عہ	"
۱۲۸	۱۹۵	سید حسین احمد شاہ صاحب ایگزیکٹیو انجینئر کالونی " "	للعہ	"
۱۲۹	۱۹۶	مسٹر ثناء اللہ صاحب ساکنہ کراچی وارد حال جیکب آباد (سندھ)	عہ	"
۱۳۰	۱۹۷	وڈیرا علی بلدل خان صاحب " "	عا	"
۱۳۱	۱۹۸	حکیم مولوی قائم الدین احمد صاحب " "	عا	"
۱۳۲	۱۹۹	مسٹر ثناء اللہ صاحب ساکنہ کراچی وارد حال " "	عہ	"
۱۳۳	۲۰۰	عبداللطیف صاحب کلرک فتحگڑھ فرخ آباد	۵ر	چرم قربانی
۱۳۴	۲۰۱	جناب عنایت اللہ صاحب ریواڑی گوڑگانواں	عہ	"
۱۳۵	۲۰۲	جناب عنایت اللہ صاحب " "	عہ	زکوٰۃ
۱۳۶	۲۰۳	جناب عنایت اللہ صاحب " "	مے	چرم قربانی
۱۳۷	۲۰۴	حاجی رحیم بخش صاحب رئیس کاندھلہ ضلع مظفرنگر	صہ	"
۱۳۸	۲۰۵	حافظ ارشاد الٰہی صاحب شو مارکیٹ آگرہ	مار	دارالطلبہ
۱۳۹	۲۰۶	حرمل علی صاحب منیجنگ ڈائرکٹر مسلم ہوٹل سلہٹ آسام	عا	رسالہ
۱۴۰	۲۰۷	مولانا ہدایت علی صاحب ڈاکخانہ دودہارا ضلع بستی	للعہ ۹ر	تبلیغ
۱۴۱	۲۰۸	شیر محمد صاحب سکریٹری انجمن معین الملت سونی پت رہتک	صہ	"
۱۴۲	۲۰۹	ڈاکٹر حشمت علی صاحب سہسپور (بجنور)	عا	چرم قربانی بہی خواہ
۱۴۳	۲۱۰	جناب فرید الدین صاحب " "	عہ	"
۱۴۴	۲۱۱	جناب فضل حق صاحب " "	عہ	"
۱۴۵	۲۱۵	بابو علی حسن صاحب بکنگ کلرک غازی آباد	صہ	زکوٰۃ
۱۴۶	۲۱۶	جناب نذیر احمد خان صاحب جوڈیشل افیسر سہوبال	صہ	عطاء
۱۴۷	۲۱۷	جناب فضل الٰہی صاحب متعلم دارالعلوم دیوبند	عا	رسالہ
۱۴۸	۲۴۰	جنابہ مسماۃ جگن صاحبہ ہردوئی	صہ	متفرق صرف طلبہ
۱۴۹	۲۴۱	جناب محمد یار خان صاحب "	۱۱ر	چرم قربانی
۱۵۰	۲۴۲	مولوی لطف احمد صاحب گھڑی ساز "	عا ۵ر	"
۱۵۱	۲۴۳	مولوی لطف احمد صاحب " "	عہ	متفرق صرف طلبہ
۱۵۲	۲۴۵	مولوی عبدالستار صاحب قصبہ بہوسا اور ریاست بھرت پور	عہ	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷	۲۴۶	حاجی محمد الدین صاحب چینوٹ ضلع جھنگ	عہ	چرم قربانی	۱۸۱	۳۳۰	جناب محمد عنایت اللہ صاحب چندی پور پوسٹ ڈیرائی	عہ	تعمیر بہی خواہ
۱۵	۲۴۷	حکیم مقصود علیخاں صاحب حمایت نگر حیدرآباد دکن	للعہ	عطا	۱۸۲	۳۳۱	حاجی شفیع اللہ مبارک میاں صاحب " " " سلہٹ آسام	عہ	"
۱۵	۲۵۰	شیخ محمد عبدالکریم صاحب پینشنر صدر کراچی	عا	رسالہ بینہ	۱۸۳	۳۳۲	حاجی امیر اللہ صاحب " " "	عہ	"
۱۷	۲۷۶	ملک عبدالرحمٰن صاحب سینئر ابو اسحاق روڈ لاہور	للعہ	وظیفہ متفرق	۱۸۴	۳۳۳	جناب ساجد اللہ صاحب " " "	عہ	"
۱۷	۲۷۷	ملک عبدالرحمٰن صاحب " " "	عا	رسالہ	۱۸۵	۳۳۴	جناب اقامت اللہ صاحب " " "	عہ	"
۱۵	۲۷۹	روشن دین صاحب میگہ اکبر ڈاکخانہ منچن آباد بہاولپور	عہ	صرف طلبہ	۱۸۶	۳۳۵	جناب مکرم اللہ صاحب " " "	عہ	"
۱۵	۲۸۰	محمد صدیق صاحب گوٹھادلی سیکری ڈاکخانہ بالاگڈھ بلند شہر	ے	کتب وقفی	۱۸۷	۳۳۶	جناب تزرم اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۶	۲۸۱	مولوی محمد انوار الحق صاحب بہار شریف پٹنہ	للعہ ۹ر	"	۱۸۸	۳۳۷	جناب ابوالحسن صاحب " " "	۳ر	"
۱۰	۲۸۲	انتظام حسین صاحب ڈاکخانہ ... ضلع ...	عہ	صرف طلبہ	۱۸۹	۳۳۸	جناب آفات اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۶	۲۸۳	حافظ عبدالحی صاحب وغیرہ موضع مالی کلاں یوزچور	عہ	زکوٰۃ	۱۹۰	۳۳۹	جناب حاجی وریداللہ صاحب " " "	عہ	"
۱۶	۲۸۴	حافظ عبدالحی صاحب " " "	سے	چرم قربانی	۱۹۱	۳۴۰	جناب شنو میاں صاحب " " "	۸ر	"
۱۶	۲۸۵	بابو کرم الٰہی صاحب کلرک صدر پوسٹ آفس کراچی	عسہ	زکوٰۃ بہی خواہ	۱۹۲	۳۴۱	جناب حیفت اللہ میاں صاحب " " "	۸ر	"
۱۶	۲۸۷	مسماۃ جنت بی بی ہیڈ مسٹرس اردو گرلس اسکول "	سے ۹ر	صرف طلبہ	۱۹۳	۳۴۲	جناب نکی اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۱۶	۲۸۹	مولوی عبدالشکور صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم	۱۹۴	۳۴۳	جناب نجابت علی میاں صاحب " " "	عا	"
۱۶	۲۹۰	مولانا سید اصغر حسین صاحب مدظلہ مدرس " "	عسہ	متفرق طلبہ	۱۹۵	۳۴۴	جناب احمد اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۶	۲۹۸	جناب امتیاز علی صاحب نگینوی پولو بندر بمبئی	للعہ	صرف طلبہ	۱۹۶	۳۴۵	جناب صواب اللہ صاحب " " "	عہ	"
۱۶	۲۹۹	جناب محمد فیع الدین صاحب ڈاکخانہ بدایوں	سے	"	۱۹۷	۳۴۶	جناب حبیب اللہ عرف کالا صاحب " " "	۹ر	"
۱۷	۳۱۹	سید نور الرحمٰن صاحب خوشحال گڈھ مروان	عہ	"	۱۹۸	۳۴۷	جناب دلیر اللہ صاحب " " "	۱۳ر	"
۱۷	۳۲۰	جناب محمد مستقیم صاحب قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور	عہ	"	۱۹۹	۳۴۸	مولوی نذیر الدین صاحب " " "	عہ	"
۱۷	۳۲۱	جناب انسپکٹر صاحب ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ امانت قلات برائے وظائف طلبہ مکرانی	للعہ ۱۲ر	منفرد وظیفہ	۲۰۰	۳۴۹	جناب عالم اللہ صاحب " " "	۴ر	"
					۲۰۱	۳۵۰	جناب حاجی نذیر الدین صاحب " " "	۸ر	"
۱۷	۳۲۲	ڈاکٹر ظہور الدین صاحب رضوی اقیسٹر جیل رائے بریلی	عا	رسالہ	۲۰۲	۳۵۱	جناب نور اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۷	۳۲۳	حافظ عبدالرحمٰن صاحب ضلع پور ...	عا	"	۲۰۳	۳۵۲	جناب محمد رضا صاحب " " "	۸ر	"
۱۷	۳۲۴	حاجی محمد الدین صاحب پنجابی ۲۹ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ	للعہ	تعمیر دارالتعلیم	۲۰۴	۳۵۳	جناب زین اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۷	۳۲۵	حافظ سخاوت حسین صاحب پوسٹ قادر گنج سلہٹ آسام	سے	تعمیر	۲۰۵	۳۵۴	جناب ارافت اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۷	۳۲۶	جناب محمد شفیق چودھری صاحب " " "	عہ	تعمیر بہی خواہ	۲۰۶	۳۵۵	جناب انیس اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۱۷	۳۲۷	جناب منشی مبارک اللہ صاحب " " "	عہ	"	۲۰۷	۳۵۶	جناب خورشید اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۷	۳۲۸	منشی مبارک اللہ و امانت اللہ صاحبان " "	۱۲ر	"	۲۰۸	۳۵۷	جناب فیروز اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۱۸	۳۲۹	جناب چودھری محمد ساتر صاحب " " "	عہ	عطا بہی خواہ	۲۰۹	۳۵۸	جناب یونس اللہ صاحب " " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحنتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۰	۳۵۹	جناب بابرو میاں صاحب چندپہو پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۴ر	تعمیر بہی خواہ
۲۱۱	۳۶۰	جناب تمیز اللہ صاحب " " "	عہ	"
۲۱۲	۳۶۱	جناب حاجی مشعد محمد صاحب " " "	عہ	"
۲۱۳	۳۶۲	جناب انیس اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۱۴	۳۶۳	جناب والف ابراہیم اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۱۵	۳۶۴	جناب افسر اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۱۶	۳۶۵	جناب بار و اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۱۷	۳۶۶	جناب عبد المغنی عرف مولو صاحب " " "	۴ر	"
۲۱۸	۳۶۷	جناب عباس اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۱۹	۳۶۸	جناب ظاہر اللہ عرف کالا صاحب " " "	۲ر	"
۲۲۰	۳۶۹	جناب حبیب اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۲۱	۳۷۰	جناب لال محمد صاحب " " "	۲ر	"
۲۲۲	۳۷۱	ہیڈ ماسٹر خدا بخش صاحب سیہور بھوپال	۲ر	عطا بہی خواہ
۲۲۳	۳۷۲	جناب اراست اللہ صاحب چندپہو پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۲ر	تعمیر بہی خواہ
۲۲۴	۳۷۳	جناب ابوالحسین صاحب " " "	۴ر	"
۲۲۵	۳۷۴	جناب حسرت اللہ عرف کالائی صاحب " " "	عہ	"
۲۲۶	۳۷۵	جناب راشد اللہ وغیرہ	۶ر	"
۲۲۷	۳۷۶	جناب اراست اللہ میاں صاحب " " "	۸ر	"
۲۲۸	۳۷۷	جناب لیسا اللہ صاحب " " "	۳ر	"
۲۲۹	۳۷۸	جناب رشید اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۲۳۰	۳۷۹	جناب سمیر الدین صاحب " " "	عہ	"
۲۳۱	۳۸۰	جناب مولوی مظفر علی صاحب " " "	۴ر	"
۲۳۲	۳۸۳	قاضی سید حسن صاحب چیرمین ہنشور ضلع بجنور	۵ر	تبلیغ
۲۳۳	۳۸۴	مولوی سکندر علی صاحب چندی پو پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۸ر	تعمیر بہی خواہ
۲۳۴	۳۸۵	جناب حاضر اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۳۵	۳۸۶	جنابہ زرینہ بی بی صاحبہ والدہ عالم اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۲۳۶	۳۸۷	جناب تارہ میاں صاحب " " "	۴ر	"
۲۳۷	۳۸۸	جناب عبد الرحمن صاحب " " "	۴ر	"
۲۳۸	۳۸۹	جناب سمیر الدین میاں صاحب " " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحنتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۳۹۰	جناب حاجی سعید اللہ صاحب چندپہو پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۲ر	تعمیر بہی خواہ
۲۴۰	۳۹۱	جناب خوشی اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۴۱	۳۹۲	جناب حاجی عقیل محمد صاحب " " "	ما	"
۲۴۲	۳۹۳	جناب سراج الدین صاحب " " "	۴ر	"
۲۴۳	۳۹۴	جناب درس اللہ صاحب " " "	۹ر	"
۲۴۴	۳۹۵	جناب مولوی عبد الجبار صاحب " " "	۸ر	"
۲۴۵	۳۹۶	جناب محمد مزمل صاحب " " "	۸ر	"
۲۴۶	۳۹۷	جناب دلیر اللہ صاحب " " "	۳ر	"
۲۴۷	۳۹۸	جناب محمد حبیب اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۲۴۸	۳۹۹	جناب بہرام اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۴۹	۴۰۰	جناب ثناء اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۲۵۰	۴۰۰ الف	جناب منشی محمد احمد صاحب مائیاپور " "	ما	"
۲۵۱	۴۰۰ ب	جناب عبد اللطیف خاں صاحب " " "	عہ	"
۲۵۲	۴۰۱	جناب سیراب اللہ صاحب چندی پور " "	عہ	"
۲۵۳	۴۰۲	جناب عبد اللطیف خاں صاحب مائیاپور " "	ما	"
۲۵۴	۴۰۳	جناب والدہ صاحبہ وانیس اللہ صاحب تازل " "	۸ر	"
۲۵۵	۴۰۴	جناب مولا بخش میاں صاحب " " "	ما	"
۲۵۶	۴۰۵	جناب عبد الرحمن محمد گلاب صاحب " " "	عہ	"
۲۵۷	۴۰۶	جناب عبد الرشید میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۵۸	۴۰۷	جناب حافظ محمد صاحب کو لنج پوسٹ قادر گنج	۴ر	"
۲۵۹	۴۰۸	جناب چودہری امتیاز میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۶۰	۴۰۹	جناب چودہری عبد الکریم عرف میاں صاحب " "	عہ	"
۲۶۱	۴۱۰	جناب تنویر النساء چودہرانی مولوی عباس علی صاحب	عہ	"
۲۶۲	۴۱۱	جناب ماسٹر مصلح الدین مڈل اسکول " " "	۸ر	"
۲۶۳	۴۱۲	جناب قدوس میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۶۴	۴۱۳	جناب چودہری چاند میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۶۵	۴۱۴	جناب حاجی محمد الدین عزیز الدین صاحبان دہلی	[illegible]	چرم قربانی
۲۶۶	۴۱۵	منشی عبد الرحمن خاں صاحب حلقہ رام نگر دھیرمی	۱۲ر	"
۲۶۷	۴۱۶	منشی عبد الرحمن خاں صاحب " "	ما	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۸	۴۱۷	مولوی نعمت اللہ صاحب قصبہ متوالہ المیار	للعہ ۳/	چرم قربانی
۲۶۹	۴۱۸	حکیم سید عبد اللہ صاحب انڈین دواخانہ ″ ″	ے ۱۰/	″
۲۷۰	۴۱۹	جناب عبد الحفیظ صاحب ″ ″	للعہ ۳/	″
۲۷۱	۴۲۰	جناب حکیم سید احمد صاحب ″ ″	للعہ	″
۲۷۲	۴۲۱	جناب مولوی محسن علی صاحب ″ ″	للعہ/	″
۲۷۳	۴۲۲	جناب صدر الدین و بدر الدین صاحبان بھوپہ مظفر نگر	عہ	صرف طلبہ
۲۷۴	۴۲۳	نجف خانصاحب مسلم بستی ڈاکخانہ مقام گول موری	عہ	″
۲۷۵	۴۲۴	حاجی قائم الدین صاحب نائی کی منڈی آگرہ	ع	رسالہ
۲۷۶	۴۲۵	مولانا عبد السبحان صاحب مدرسہ دینیہ ملہاری	للعہ	″
۲۷۷	۴۲۶	شیخ نبی بخش صاحب انصاری پینشنر مظفر گڈھ	ع	″
۲۷۸	۴۲۷	شمس الحسن صاحب ایڈیٹر شاہجہانپور روڈنی دہلی	عہ	″
۲۷۹	۴۲۸	جناب ملک تاج الدین صاحب مراد آباد	ے ۸/	صرف طلبہ
۲۸۰	۴۲۹	فتح محمد صاحب اوورسیر تعمیرات ڈاکخانہ صادق گڈھ ملیس (بہاولپور)	عہ	″
۲۸	۴۳۰	ملک عبد الرزاق خانصاحب 18089 9/15 پی آر کیو ایچ جھانسی چھاؤنی	عہ	″
۲۸۱	۴۳۲	بسعی محمد فاروق صاحب دہلی - محمد صالح صاحب - عبد المتین صاحب - محمد فاروق صاحب - حافظ محمد عثمان صاحب - حافظ عبد الغنی صاحب - محمد اسمٰعیل صاحب	ے ۶/	چرم قربانی
۲۸۲	۴۳۳	حکیم محمد مظہر الدین صاحب بسعی حافظ محمد عثمان صاحب دہلی	للعہ ۸/	″
۲۸۳	۴۳۴	بسعی ابرار احمد صاحب - نثار احمد - محمد احمد - نذیر احمد - عبد المجید - اشفاق حسین - عبد الستار صاحبان - مقام دہلی	ے ۱۳/	″
۲۸۵	۴۳۵	بسعی مولوی عبد اللطیف صاحب - محمد جعفری - بابو سلطان احمد - قاری صاحب امام مسجد - سید نصرت علی - ایک صاحب خیر - صاحبان دہلی	ے ۱۱/	″
۲۸۶	۴۳۶	بسعی جناب رشید خانصاحب وغیرہ دہلی - عبد الستار - محمد سلام - حاجی محمد شفیق - محمد یوسف - صوفی زین الدین - حافظ محمد عثمان - محمد ابراہیم - مولوی فیض الدین - محمد یعقوب - ماسٹر محمد قاسم صاحبان - دہلی	للعہ ۳/	″
۲۸۷	۴۳۷	بسعی حکیم کریم بخش صاحب دہلی - ولی محمد صوفی - نور محمد - غلام رسول - برخوردار حکیم محمد ادریس - محمد شفیع - ایک بابو صاحب نام نامعلوم - عبد العزیز - قاضی صاحب - بابو محمد الیاس - بابو محمد جمیل - زوجہ محمد الیاس - بابو محمد بشیر - محمد عبد اللہ - حبیب احمد صاحبان - دہلی	ے ۸/	چرم قربانی
۲۸۸	۴۳۸	بسعی جناب محمد احمد صاحب وغیرہ دہلی - اجمل خانصاحب - تنویر الرحمٰن - محمد یٰسین - حافظ محمد حسن - عزیز الحق - حاجی متین اللہ - محمد یامین - حاجی محمد صدیق - شیخ صفت اللہ - بابو محمد شفیع - شیخ محمد یعقوب - شیخ محمد ابراہیم - محمد عبد الخالق - جیبورو الے شیخ سلیم الدین - محمد احمد - شیخ شجاع الدین - شیخ محبوب الٰہی - سلطان احمد - حاجی محمد عثمان - عبد الخالق - محمد رفیع - حاجی میر الٰہی صاحبان دہلی	لسعہ ۱۲/ ۶ پ	″
۲۸۹	۴۳۹	بسعی سید حفیظ الدین احمد و عبد الرحیم صاحبان دہلی - شیخ اکرام الدین و نظام الدین - کریم بخش - حافظ محفوظ الٰہی - شیخ عبد الشکور - بابو شمس الدین - شیخ عزیز الرحمٰن - شیخ محمد شفیع - محمد عبد الرحیم - جمیل احمد - محمد صدیق - حاجی جمیل الرحمٰن - محمد ایوب - شیخ محمد امین - حافظ نور الدین - منشی بشیر علی - شیخ محمد اسمٰعیل - مولوی محمد اسمٰعیل - حافظ جمیل احمد - بابو عبد الرشید - حافظ نور الدین صاحبان دہلی	صہ	″
۲۹۰	۴۴۰	بسعی جناب عبد الرحیم صاحب دہلی - دریا گنج کمپنی صدر بازار - محمد اسمٰعیل - حاجی محمد ابراہیم - حاجی عبد الرحمٰن - احمد رضا و مشیت علی - حکیم عبد الجلیل و محمد اسمٰعیل صاحبان - دہلی -	صہ ۱۲/	″
۲۹۱	۴۴۱	قاضی نور محمد صاحب بلی رئیس اعظم ڈاکخانہ ڈونارہ ضلع	عہ	عطاء ہی خواہ
۲۹۲	۴۴۲	حاجی محمد ہاشم خانصاحب پوسٹ جیمس آباد ″ تھرپارکر سندھ	عہ	زکوٰۃ مد
۲۹۳	۴۴۳	محبوب خانصاحب نمبردار کھڑی ڈاکخانہ کھوہ جلالپور بیٹھ	عہ	چرم قربانی بہی خواہ
۲۹۴	۴۴۴	شیخ حبیب اللہ صاحب ″ قصبہ سردھنہ	ع	تعمیر ″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۵	۴۴۵	منشی فیض محمد خان صاحب محلہ سماران قصبہ سرد ہنہ	عہ	تعمیر خواہان	۳۲۴	۴۷۷	روزن علی عرف نانے صاحب قصبہ گلہر ضلع بستی	۴ر	عطا بہی خواہان
۲۹۶	۴۴۶	منشی فیض محمد خان صاحب سوداگر پان " "	سہ	جرم قربانی	۳۲۵	۴۷۸	بابو محمد سمیع خان صاحب علاقہ بیر فاگل ضلع گورکھپور	سہ	" "
۲۹۷	۴۴۷	منشی مسعود حسن صاحب پٹواری " "	عہ	تعمیر	۳۲۶	۴۷۹	حاجی عظیم اللہ صاحب "	سہ	" "
۲۹۸	۴۵۱	حیات اللہ صاحب کونج پوسٹ قادر گنج سلہٹ	سہ	" "	۳۲۷	۴۸۰	فیض اللہ خان صاحب "	سہ	" "
۲۹۹	۴۵۲	عیاض میاں صاحب " " "	سہ	" "	۳۲۸	۴۸۱	بابو غلام صاحب " "	سہ	" "
۳۰۰	۴۵۳	محمد اسحاق صاحب ناریکلٹر "	۸ر	" "	۳۲۹	۴۸۲	بابو غلام رسول صاحب " "	۸ر	" "
۳۰۱	۴۵۴	کنو میاں صاحب " "	ے	" "	۳۳۰	۴۸۳	محمد سعید صاحب ٹھیکیدار " "	للعہ	زکوۃ "
۳۰۲	۴۵۵	عبدالرحمن صاحب "	۸ر	" "	۳۳۱	۴۹۴	منجانب والدہ مرحومہ بشیر الدین سرنج مالوہ	۸ر	فرف طلبہ
۳۰۳	۴۵۶	تراذل حسین صاحب "	۸ر	" "	۳۳۲	۴۹۵	مختار احمد صاحب انسپکٹر اسٹم مقام نواری مجاکہ ضلع ملتان	صہ	"
۳۰۴	۴۵۷	محمد دوست صاحب "	۲ر	" "	۳۳۳	۴۹۶	حافظ عبدالرشید صاحب عربک ٹیچر انجیل ضلع جالندھر	صہ	"
۳۰۵	۴۵۸	حارثہ خاتون صاحبہ زوجہ حکیم اللہ صاحب "	ے	" "	۳۳۴	۴۹۷	بابو محمد ضامن صاحب قریشی ریلوے اسٹیشن سعودی ریاست پٹیالہ	للعہ	زکوٰۃ
۳۰۶	۴۵۹	محمد نسیم اسکندر میاں صاحب " "	لعہ	" "					
۳۰۷	۴۶۰	حارث اللہ صاحب "	۱۲ر	" "	۳۳۵	۴۹۸	وحید الحق صاحب محلہ پنچی گیا	للعہ ۴	فرف طلبہ
۳۰۸	۴۶۱	روشن اللہ صاحب "	۱۰ر	" "	۳۳۶	۵۰۰	حافظ محمد حسین صاحب چاندپوری رکن کمپنی	ع	رسالہ
۳۰۹	۴۶۲	حسن اللہ صاحب "	۴ر	" "			سندھیا ہاؤس نئی دہلی		
۳۱۰	۴۶۳	رجیب اللہ صاحب "	۲ر	" "	۳۳۷	۵۰۲	مولوی میاں غلام حیدر صاحب ہالا شریف حیدرآباد سندھ	للعہ	عطا بہی خواہان
۳۱۱	۴۶۴	شاہد اللہ صاحب "	۴ر	" "	۳۳۸	۵۰۳	حکیم محمود علی صاحب " "	صہ	"
۳۱۲	۴۶۵	اسرائیل میاں صاحب "	۴ر	" "	۳۳۹	۵۰۴	ڈاکٹر محمد علی صاحب ہالا کہنہ "	۱۲ر	"
۳۱۳	۴۶۶	مشرب اللہ صاحب "	۴ر	" "	۳۴۰	۵۰۵	حاجی فیض محمد صاحب " "	صہ ۴ر	"
۳۱۴	۴۶۷	عبدالعزیز صاحب "	۴ر	" "	۳۴۱	۵۰۶	احمد فقیر صاحب " "	لعہ	"
۳۱۵	۴۶۸	فیاض اللہ صاحب "	۴ر	" "	۳۴۲	۵۰۷	حاجی اللہ بچایا صاحب " "	عہ	"
۳۱۶	۴۶۹	زقات اللہ صاحب "	۴ر	" "	۳۴۳	۵۰۸	حاجی ایوب صاحب " "	سہ	"
۳۱۷	۴۷۰	عبدالمنان صاحب "	۴ر	" "	۳۴۴	۵۰۹	حاجی نور محمد صاحب " "	سہ	"
۳۱۸	۴۷۱	مسند اللہ و فیض اللہ صاحبان "	۱ر	" "	۳۴۵	۵۱۰	سیٹھ حاجی بھلے ڈنہ صاحب " "	ع	"
۳۱۹	۴۷۲	عبداللہ صاحب موضع بھوبزداپور ضلع بستی	سہ	جرم قربانی	۳۴۶	۵۱۱	قاضی غلام محمد صاحب " "	صہ	"
۳۲۰	۴۷۳	چودھری مقبول احمد صاحب رئیس گلرواں "	ع	"	۳۴۷	۵۱۲	قاضی یار محمد صاحب " "	صہ	"
۳۲۱	۴۷۴	چھوٹکو تیلی صاحب موضع بھوبزداپور "	۸ر	عطا بہی خواہان	۳۴۸	۵۱۳	قاضی یار محمد صاحب " "	ع	رسالہ
۳۲۲	۴۷۵	کودی تیلی صاحب " "	سہ	" "	۳۴۹	۵۱۴	مولانا محمد ایوب صاحب مدرس مدرسہ دار الرشاد	ع	عطا بہی
۳۲۳	۴۷۶	محمد صدیق صاحب قصبہ گلہر "	۲ر	" "			پیر جھنڈا حیدرآباد سندھ		خواہان

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیق	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۰	۵۱۵	مولانا عبد القادر صاحب مہتمم مدرسہ دار الرشاد پیر جھنڈا	۶	عطا ہی خواہان
۳۵۱	۵۱۶	میر وہاب اللہ صاحب گوٹ 〃	۶	〃
۳۵۲	۵۱۷	مولانا عبد الرحمٰن صاحب مدرس 〃 〃	ـہ	〃
۳۵۳	۵۱۸	حاجی محمد ہاشم صاحب سعید آباد دیو 〃	ـہ	〃
۳۵۴	۵۱۹	حافظ ولی محمد صاحب تحصیل ڈگری چک نمبر ۱	ـہ	〃
۳۵۵	۵۲۰	مدرس میاں صاحب ناریکلتلہ ضلع سلہٹ	۴ر	تعمیر ہی خواہان
۳۵۶	۵۲۱	محمد سائل صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۵۷	۵۲۲	سندر علی صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۵۸	۵۲۳	فیاض میاں صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۵۹	۵۲۴	فراض الحسین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۳۶۰	۵۲۵	نصیر اللہ صاحب موذن 〃 〃	۴ر	〃
۳۶۱	۵۲۶	معرفت اللہ صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۶۲	۵۲۷	محمد فضل صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۶۳	۵۲۸	خاتر محمد صاحب کولنج 〃	ـہ	〃
۳۶۴	۵۲۹	ارحان اللہ صاحب لورگاؤں 〃	۸ر	〃
۳۶۵	۵۳۰	مرتضی مصطفے صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۶۶	۵۳۲	سلیمان خان صاحب مدرسہ عالیہ 〃	۶	عطا 〃
۳۶۷	۵۳۳	مقبول احمد صاحب ساکن ماسلی 〃	عہ	〃
۳۶۸	۵۳۴	چودھری علی الدین صاحب لورگاؤں 〃 〃	۴ر	زکوۃ 〃
۳۶۹	۵۳۵	رضوان علی صاحب میدن پور 〃	۲ر	عطا 〃
۳۷۰	۵۳۶	ماسٹر مفسر الدین صاحب باغ بھاگ 〃	عہ	〃
۳۷۱	۵۳۷	ماسٹر فیض احمد صاحب موضع چھوٹو دیس 〃	عہ	تعمیر 〃
۳۷۲	۵۳۸	تجمید علی صاحب موضع نور نگر 〃	۴ر	عطا 〃
۳۷۳	۵۳۹	مولانا عبد الحق صاحب مدرسہ عالیہ 〃	ـہ	〃
۳۷۴	۵۴۰	منجانب ظہور خاتون صاحبہ مرحومہ ہاٹ کھلا 〃	عہ	〃
۳۷۵	۵۴۱	محمد عبد اللطیف صاحب لائبریری بندر بازار 〃	ـہ	〃
۳۷۶	۵۴۲	مولوی حبیب اللہ صاحب گوراکری 〃	۲ر	〃
۳۷۷	۵۴۳	محمد یعقوب صاحب گنگا سیاڑی 〃	۸ر	〃
۳۷۸	۵۴۴	محمد ابراہیم صاحب ساکن گوائن گھاٹ 〃	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیق	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۹	۵۴۵	الیاس علی صاحب ساکن باٹانی اصل سلہٹ	۲ر	عطا ہی خواہان
۳۸۰	۵۴۶	منشی نیاز علی صاحب موضع نارائن پور 〃	ـہ	〃
۳۸۱	۵۴۷	صاحب الرحمٰن صاحب ہلال پور 〃	۴ر	〃
۳۸۲	۵۴۸	عبد الحمید چودھری صاحب بستی 〃	۴ر	〃
۳۸۳	۵۴۹	ظہیر علی صاحب بارو کوٹ 〃	۱ر	〃
۳۸۴	۵۵۰	مولانا حاجی سعید علی صاحب محلہ درگاہ 〃	عہ	〃
۳۸۵	۵۵۲	ولی محمد خان صاحب رئیس موضع محمد گنج ضلع مراد آباد	۶	چرم قربانی
۳۸۶	۵۵۳	حضرت مہتمم صاحب دار العلوم دیوبند	۴ر	صرف طلبہ
۳۸۷	۵۵۴	مولوی حمید حسن صاحب محلہ دھوبیان 〃	۴ر	〃
۳۸۸	۵۵۶	مولانا عبد الکریم صاحب مدرسہ راجہ گنج سلہٹ	ـہ	عطا ہی خواہان
۳۸۹	۵۵۷	چودھری عبد الخالق صاحب ساکن کماگاؤں 〃	۸ر	〃
۳۹۰	۵۵۸	چودھری محمد فضل منان صاحب کاؤکابن 〃	لہ	〃
۳۹۱	۵۵۹	محمد حسن صاحب چھینگا باڑی 〃	۴ر	〃
۳۹۲	۵۶۰	عبد الغفور صاحب ہارائیل 〃	۱ر	〃
۳۹۳	۵۶۱	قاری حشمت صاحب ماربھاگ 〃	۲ر	〃
۳۹۴	۵۶۲	محمد زاہد چودھری صاحب کمارگاؤں 〃	لہ	〃
۳۹۵	۵۶۳	حاجی ابرو میاں شیخ صاحب ٹال باڑی 〃	۸ر	〃
۳۹۶	۵۶۴	مولوی عبد اللطیف صاحب خالیش پور 〃	۴ر	〃
۳۹۷	۵۶۵	مولوی عبد اللطیف صاحب رام دہانہ 〃	۴ر	〃
۳۹۸	۵۶۶	یوسف اللہ میاں صاحب جمعدار محلہ جمعداری 〃	لہ	〃
۳۹۹	۵۶۷	مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس گالباڑی 〃	لہ	〃
۴۰۰	۵۶۸	مولانا ادریس علی صاحب میکر بارہ 〃	لہ	تعمیر ہی خواہان
۴۰۱	۵۶۹	مولانا خورشید علی صاحب 〃	لہ	عطا 〃
۴۰۲	۵۷۰	امرو میاں صاحب 〃	۲ر	〃
۴۰۳	۵۷۱	حاجی عبد الرؤف صاحب محلہ قاضی بازار 〃	۶	〃
۴۰۴	۵۷۲	عبد الحق صاحب ڈاکہ اوتر 〃	۳ر	〃
۴۰۵	۵۷۳	مولوی مظفر علی صاحب لکھن شوم 〃	لہ	〃
۴۰۶	۵۷۴	مولوی فضل الرحمٰن صاحب کھیا 〃	لہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بجنسہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰۶	۵۷۵	مولوی اشرف علی صاحب بی۔ اے مدرس مدرسہ عالیہ سلہٹ	مہ	عطا بہی خواہان
۴۰۸	۵۷۶	حاجی یٰسین علی صاحب ساکن باگھا سلہٹ	مہ	”
۴۰۹	۵۷۷	عبدالسلام صاحب ” غوری نگر	۲ر	”
۴۱۰	۵۷۸	حکیم مزمل علی صاحب ” رستم پور	۴ر	”
۴۱۱	۵۷۹	عبدالعزیز صاحب ” نئی سڑک مسجد	لعہ	”
۴۱۲	۵۸۰	مولوی عبدالباری صاحب ” چھنگا باڑی	مہ	”
۴۱۳	۵۸۱	یعقوب علی صاحب ساکن و دیگر اکانوں ”	۴ر	”
۴۱۴	۵۸۲	حاجی عبدالسلام صاحب ” شاہ باز پور	۴ر	”
۴۱۵	۵۸۳	مولانا مشاہد علی صاحب مدرس مدرسہ گاسیاڑی ”	مہ	”
۴۱۶	۵۸۴	مولانا حافظ نور المتقین صاحب مقام ضیاپور ”	۲ر	”
۴۱۷	۵۸۵	حاجی محمد مشرف صاحب ” پاٹلی	۴ر	”
۴۱۸	۵۸۶	محمد شمس الحسین صاحب ” ”	۴ر	”
۴۱۹	۵۸۷	محمد علیم صاحب ” ساکن ٹیرول	۴ر	”
۴۲۰	۵۸۸	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ساکن دلای کاندی ”	۸ر	”
۴۲۱	۵۸۹	نذیر احمد صاحب ساکن تنی باڑی نیا گانوں ”	۵ر	”
۴۲۲	۵۹۰	محمد عاقل صاحب ” میرارجی	۸ر	”
۴۲۳	۵۹۱	قاری عبدالنقیب صاحب ساکن بہار گرام ”	۴ر	”
۴۲۴	۵۹۲	مولانا محمد حسن صاحب ” ساکن معین پور	مہ	”
۴۲۵	۵۹۳	مولوی محمد علی صاحب ساکن بریا ”	۸ر	”
۴۲۶	۵۹۴	عبدالجلیل صاحب ساکن بہیم بھاگ سلہٹ	مہ	عطا بہی خواہان
۴۲۷	۵۹۵	حسن میاں صاحب ” ”	مہ	”
۴۲۸	۵۹۶	عبدالخالق صاحب ساکن سید پور ”	مہ	”
۴۲۹	۵۹۷	محمد انسان علی صاحب ” لوہا جوڑا ”	مہ	”
۴۳۰	۵۹۸	محمد مفیض علی صاحب ” انوار پور ”	مہ	”
۴۳۱	۵۹۹	محمد وسید اللہ صاحب ساکن قاضی ٹولہ ”	مہ	”
۴۳۲	۶۰۰	عبدالرشید صاحب ساکن شیرپور ”	۴ر	”
۴۳۳	۶۰۱	نفضل حق صاحب ساکن پنج باڑہ ”	۴ر	”
۴۳۴	۶۰۲	مخلص الرحمٰن صاحب ساکن ”	۸ر	”
۴۳۵	۶۰۳	مولانا واحد علی صاحب ساکن خاص دبیر پور ”	مہ	صرف طلبہ
۴۳۶	۶۰۴	محمد حبیب اللہ خان صاحب جیلر ڈسٹرکٹ جیل بدایوں	لعہ	رسالہ
۴۳۷	۶۰۵	محمد غنی صاحب منجانب محمد اسحٰق صاحب مرحوم موضع بھاگانوں	عہ	کتب وقفی
۴۳۸	۶۰۶	ملک مبارز خان صاحب رسالدار میجر انڈین مری رجمنٹ لاہور چھاونی	لعہ	رسالہ
۴۳۹	۶۰۷	منشی میاں شمس الدین صاحب سوداگر احلا ابوہر منڈی فیروزپور	لعہ	”
۴۴۰	۶۰۸	خانبہادر محمد عباس صاحب بنگلور سٹی (ریاست میسور)	لعہ	”

میزان آمدنی دوامی و اوقاف — مالالعہ ۲ر
” ” دوامی بہی خواہان — مالعہ ۹ر
” ” عمومی — سملالعہ ۲ر
” ” بلا رسیدات — مالعہ

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرقہ

موصولہ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بجنسہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۱	۱	حاجی امانت علی صاحب پینشنر محلہ سوت رڑکی ضلع سہارنپور	چاندی وزنی ۸۷ تولہ ۶ ماشہ	زکوٰۃ
۲	۲	منجانب مولانا شیخ عبدالرؤف صاحب صدیقی مرحوم مؤائمہ الہ آباد	تفسیر البرہان و فلسفۃ القرآن (۵ نسخہ در چہار جلد)	کتب وقفی
۳	۳	” ” ” ”	تفسیر البرہان و فلسفۃ القرآن (۵ نسخہ در چہار جلد)	انعام
۴	۴	منجانب مولوی انوار الحق صاحب صدیقی مرحوم قصبہ محمدی ضلع کھیری لکھیم پور	قال اقول مجلد۔ مجموعہ منطق مجلد۔ شرح مأۃ عامل ہر یک جلد مجموعہ میزان الصرف پنج گنج۔ فصول اکبری دریکجلد	کتب وقفی ”
۵	۵	مولانا محمد حسین صاحب قاسمی مالک انور بک ڈپو نمبر ۲ امین آباد پارک لکھنؤ	کتب ہائے مختلف تعدادی (۱۳۶۰)	انعام

۸۰۴

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ے

ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

شمارہ ۴ — جلد ۱

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

چندہ سالانہ دو روپے

فی پرچہ ۳ آنے

فراہمی غلہ کی شدید ضرورت

گذشتہ سال غلہ کی کم یابی بلکہ نایابی کی وجہ سے لوگوں کو جن مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو۔ گذشتہ سال کی مشکلات اور آئندہ کے خطرات کی بنا پر اس سال اکابر دارالعلوم دیوبند نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ دارالعلوم کے پندرہ سو لہ سو مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سال کی ضرورت کے مطابق غلہ فراہم کرلیا جائے تاکہ آنے والے زمانہ میں ان مہمانان رسول اللہ صلعم کو تکالیف سے بچایا جا سکے۔ اکابر مدظلہم کے اس دوراندیشانہ فیصلہ کے مطابق اضلاع سہارنپور۔ بجنور۔ مظفر نگر اور میرٹھ کے دیہات میں حضرات سفرائے دارالعلوم مامور کردئے گئے ہیں کہ وہ ان اضلاع کے مخلص مسلمانوں کو اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائیں اور ان سے درخواست کریں کہ جس طرح وہ اپنی پاک کمائی میں سے اپنے بچوں، عزیزوں اور مہمانوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں گے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مہمانوں کا بھی خیال کریں اور ان کے لئے بھی حوصلہ مندی کے ساتھ دل کھولکر غلہ دیں۔ حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے کہ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (سورہ بقرہ)

کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو اچھا قرض تاکہ دوگنا کرے اُسے (اللہ) ان کے واسطے دوگنا بہت۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (بقرہ)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز میں سے جو ہم نے تمکو دی ہے قبل اسکے کہ وہ دن آجائے جسمیں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ دوستی اور سفارش اور کافر ہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (بقرہ)

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں میں سے اللہ کی راہ میں مثل اس دانے کے ہی جس میں سات بالیں اُگیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ اس کے بھی زیادہ کرتا ہے جس کے لئے چاہے۔ اور اللہ فراخی والا اور جاننے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (بقرہ)

اے لوگو جو ایمان لائے۔ خرچ کرو اپنی کمائی ہوئی اچھی چیزوں میں سے اور (خرچ کرو) اسمیں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

ان آیات قرآنی میں سچے مسلمانوں کیلئے دنیا اور آخرۃ کی کامیابی اور ترقی کے راستے کھولدئے گئے ہیں جو ان راستوں پر چلے گا وہ یقیناً منزل مقصود تک پہنچیگا اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرلیگا۔ پس ہمیں امید ہے کہ اضلاع مذکورہ کے زراعت پیشہ حضرات دارالعلوم کے سفیروں کو زیادہ سے زیادہ غلہ دیکر اور ملک کے دوسرے حصوں کے زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ حضرات **نقد امداد** کے ذریعہ جلد از جلد خدام دارالعلوم کو اس قابل بنادیں گے کہ وہ چھ ہزار من غلہ کا انتظام کرسکیں۔ نقد رقمیں بھیجنے والے حضرات کوپن پر یہ ضرور تحریر فرمادیں کہ "یہ رقم خرید غلہ کے لئے بمد بہی خواہی بھیجی جارہی ہے"

عبدالوحید غفرلہٗ ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

بعونہٖ سبحانہٗ

خطبۂ صدارت

جو

فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

نے

جمعیۃ علمائے ضلع مراد آباد کی سالانہ کانفرنس میں

بتاریخ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء

بمقام بچھرایوں ارشاد فرمایا

خطبۂ صدارت اجلاس جمعیۃ العلماء ضلع مرادآباد

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب ظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند)

---

۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء کو جمعیۃ علمائے ضلع مرادآباد کی سالانہ کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بچھرایوں میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں صدر محترم نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ چونکہ اپنی خصوصیات کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور حاضرین جلسہ نے جسمیں ہر طبقہ اور خیال کے مسلمان شامل تھے اسے نہایت پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اس کی افادیت کو عام کرنے کے لئے اسے تمام و کمال شائع کر دیا جائے۔

یہ خطبہ اگرچہ جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم سے پڑھا گیا لیکن اس میں عام دستور کے مطابق صرف جمعیۃ کی خدمات اور اس کے محاسن ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ جمعیۃ کی شاندار رہنمائی کو تاریخی نقطۂ نظر سے واضح کرنے اور اس کی صحیح ترجمانی کرنے کے ساتھ ہی ساتھ بعض ایسے مخفی لیکن اہم گوشوں کی طرف بھی اس کی عنان توجہ کو منعطف کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی طرف باوجود ان کی اہمیت اور ضرورت کے ابتک خاطر خواہ التفات نہیں کیا جا سکا ہے۔ خطبات صدارت میں زیادہ تر وقتی مسائل سے بحث کیجایا کرتی ہے لیکن اس خطبہ میں وقتی اور فروعی مسائل سے زیادہ تین بنیادی اور اصولی مسئلوں پر بحث کی گئی ہے۔ پہلا مسئلہ ہندوستان کو آزاد کرانیکا ہے۔ دوسرا مختلف الخیال مسلم اداروں اور جماعتوں کی وحدت کا اور تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد ہو یا مسلم جماعتوں کی شیرازہ بندی اور وحدۃ۔ بہر حال مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی حال میں بھی اسلامی تعلیمات کے دائرہ سے سرمو تجاوز نہ کریں۔

درحاصل یہ خطبہ رسمی خطبات صدارت سے بالکل مختلف اور جداگانہ امتیاز کا حامل ہے اسمیں جمعیۃ العلماء کے تاریخی کارناموں اور اسکے رجحانات کی ترجمانی کیساتھ مختلف الخیال مسلم جماعتوں کیلئے ایک مشترک اور قابل قبول دستور العمل پیش کیا گیا ہے یہ روشنی کا ایک ایسا مینار ہے جس سے رہنمائی حاصل کر کے گھٹا ٹوپ تاریکی اور حوصلہ شکن طوفانوں کے باوجود مسلمانوں کے تمام منتشر اور پراگندہ سفینے ساحل مراد سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

اس خطبہ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں قسط و عدل کو ہاتھ سے نہیں دیا گیا ہے۔ نہ اس میں جمعیۃ کے محاسن کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرنے اور اس کے کمزور پہلوؤں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور نہ دوسری مسلم جماعتوں کی تنقیص کا پہلو اختیار کیا گیا ہے۔ بلکہ جہاں جمعیۃ کے محاسن بیان کئے گئے ہیں۔ وہیں

دوسری جماعتوں کی خوبیوں اور ضرورتوں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اور نہایت مخلصانہ لب و لہجہ اور حقیقی ہمدردانہ انداز میں اس امر کی ایک بے لوث کوشش کی گئی ہے کہ تمام قابل اعتنا مسلم جماعتیں اپنی انفرادیت کو فنا کئے بغیر ایک رشتۂ وحدۃ و اخوت میں منسلک ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ صرف جمعیۃ علماء ہی کے ذمہ دار حلقوں میں اس خطبہ کو بنظر قبول و استحسان نہیں دیکھا جا رہا ہے بلکہ جمعیۃ کا خطبہ ہونے کے باوجود مسلم لیگ کے ان سنجیدہ اور سربرآوردہ حضرات نے بھی اسے سراہا جو جلسۂ جمعیۃ میں موجود تھے اور انھوں نے کشادہ دلی کے ساتھ صدر محترم کی خدمت میں ان کی حقیقی اور بے لوث رہنمائی پر ہدیۂ تحسین و تبریک پیش کیا۔

خدا کرے جس طرح مختلف الخیال مسلم جماعتوں کے ذمہ دار حضرات انفرادی حیثیت میں ان حقیقتوں کو صحیح تسلیم کر رہے ہیں جنکا اظہار اس خطبہ میں کیا گیا ہے اسی طرح یہ زعما اجتماعی حیثیت سے بھی انھیں تسلیم کر کے اپنی جماعتوں سے ان پر عمل کرائیں۔ اور پرسٹیج کے سوال سے بالاتر ہو کر محض اس ارادہ سے ایک دوسرے کی طرف قدم بڑھائیں کہ اپنی مشترکہ جد وجہد سے ملت کے بھنور میں پھنسے ہوئے سفینہ کو ڈوبنے سے بچالیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں توفیق خیر سے نوازے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

حریت وحدۃ اسلامیت

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد میں سب سے پہلے حضرات ذمہ داران جمعیۃ العلماء ضلع مرادآباد کا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے مجھے جمعیۃ العلماء کے خدام میں شمار کر کے جمعیۃ کے اس سالانہ اجلاس کی خدمت مجھ سے لینے کا ارادہ فرمایا اور باوجود میری بے بضاعتی اور نا اہلیت کے مجھے موقعہ دیا کہ میں اس مقدس جماعت کی خدمت گذاری کا شرف حاصل کر سکوں

گو بدیں لحاظ یہ انتخاب حیرتناک بھی ہے کہ اس لائن میں میرے پاس جذبات کے سوا خدمات نہیں ہیں۔ اور پھر دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم اسلامی اور تعلیمی مرکز کی ذمہ داریوں میں ہمہ وقت منہمک رہنے کے سبب اس سلسلہ کے مسائل میں غور و فکر کا موقعہ بھی بہت کم دستیاب ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ عمل کے مواقع میسر آئیں۔ اس لئے بایں تہی دستیٔ فکر و عمل یہ انتخاب کم از کم میرے جیسے ناقص فکر کے انسان کے نزدیک کوئی موزوں اقدام نہیں ہے۔ لیکن اس پر بھی اگر میرے بزرگوں نے محض ہمت افزائی کے طور پر یہ نام شماری ہی منظور فرما کر میری بے بضاعتی کو قبول فرمالیا ہے تو یہ میرے حق میں سعادت اور مزید شکر گذاری کا موجب ہے اور اس کے بعد مجھے انہی حضرات کی طرف اس دعا کی درخواست لیکر جھک جانا چاہیئے کہ حق تعالیٰ مجھے اس راہ کی خدمت کی توفیق دے اور اس ابتدا کی انتہا کو محمود فرمائے۔ وما ذلك على الله بعزيز۔

حضرات! میری اس مختصر سی تحریر کا موضوع ان عام سیاسی مسائل پر رائے زنی کرنا نہیں ہے جنکو وقت نے پیدا کر دیا ہے کہ عام اہل الرائے اُن پر کافی سے زیادہ بحث کر چکے ہیں اور ان کے مباحث میں ان مسائل کا کافی حل بھی موجود ہے ساتھ ہی وقت کے پیدا کردہ

مسائل میں وقت ہی بہترین فیصلہ کن جج ثابت ہو سکتا ہے۔ کیا موقع ہے کہ ایسے امور میں ایک ناقص رائے کا اور اضافہ ذکر کے معاملات میں طول پیدا کیا جائے۔ البتہ وہ اصولی امور جو ان تمام مسائل کے لئے بمنزلہ جڑ بنیاد کے ہیں اور اس لئے ہنگامی نہیں بلکہ دوامی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہی چند امور کو اپنی تحریر کا موضوع قرار دوں گو ضمن میں فروعی مسائل کی طرف بھی کوئی اشارہ ہو جائے اور وہ صرف تین عنوانوں کے نیچے درج ہے۔ حریت۔ وحدۃ۔ اسلامیت بقیہ تمام مسائل یا ان کے تصور سے پیدا شدہ ہیں یا ان کے لئے مبادی اور تمہید کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر یہ جڑیں نہیں تو شاخیں بھی نہیں۔ اور جڑ ہو کر اگر بالفعل شاخیں نہ بھی ہوں تو ہو سکتی ہیں کہ جڑ بہرحال شاخوں ہی کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان تینوں عنوانوں کے ماتحت چند کلمات نہ بطور افادہ کہ جماعت اکابر علماء کے سامنے یہ میری جرأت نہیں ہے بلکہ بطور یادداشت غور و فکر کے لئے پیش کردوں جن میں اولاً چند تاریخی حقائق سامنے آئیں گے اور ثانیاً ان سے پیدا شدہ نتائج۔

ملک کی موجودہ حالت۔ آج جن حالات سے ہم گذر رہے ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں ایک پردیسی حکومت قائم ہے جس نے ہندوستان کی بسنے والی قوموں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ چالیس کروڑ نفوس چند لاکھ سفید فام افراد کی ایک مختصری اقلیت کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ایک عظیم الشان براعظم ایک چھوٹے سے بحری جزیرہ کی مضبوط گرفت میں پھنسا ہوا تلملا رہا ہے۔

غلام قومیں شور مچا رہی ہیں کہ وہ اس غلامی سے تنگ آچکی ہیں اور زیادہ دیر تک اس قید و بند کو قائم نہ رہنے دیں گی۔ ملک کی یہ متفقہ آواز ہے جس سے افراد تو مستثنیٰ نکل سکتے ہیں اور وہ بھی بسلسلۂ اغراض لیکن کسی اجتماعی ادارہ اور کسی قومی پلیٹ فارم سے اس صدا کے سوا دوسری آواز نہیں ہے کہ موجودہ غلامی کی بندشوں کو جلد سے جلد توڑ کر پھینک دیا جائے۔

جنگ آزادی اور علمائے اسلام۔ اس فطری آواز کی ہمنوائی سے اس مذہب کے حامل اور ہادی کب جدا رہ سکتے تھے کہ جس کا سنگ بنیاد ہی حریت و استقلال مذہبی وملی آزادی اور قومی خود اختیاری کی گہرائیوں پر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ علماء امت نے اس صدا کے ساتھ نہ صرف ہمنوائی اور ہم آہنگی ہی کا فریضہ ادا کیا بلکہ مستقلاً خود بھی اپنی ہیئت اجتماعی سے آزادی و حریت کی صدا بلند کی رسمی طور پر تو علماء کی یہ آواز آج سے تیئیس سال پیشتر ۱۹۱۹ء میں اس وقت اٹھائی گئی جبکہ جمعیۃ العلماء کی ابتدائی تشکیل ہو کر اس کا پہلا جلسہ پنجاب کے مشہور شہر امرتسر میں منعقد ہوا۔ لیکن غیر رسمی یا حقیقی طور پر علماء کی یہ آواز کوئی نئی آواز نہ تھی بلکہ تقریباً دو سو سال پہلے کی ایک پرانی صدا تھی جبکہ ہندوستان میں موجودہ نظام حکومت کی ایک بہت ہی جیتی سی پرانی داغ بیل پڑنی شروع ہوئی تھی اور اس کی ابتدائی کمزور کڑیاں آخر کی مضبوط بندشوں کا پتہ دے رہی تھیں۔

علمائے ہند کے سیاسی کارناموں کی تاریخ آپ کے صوبہ کی جمعیۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد میاں صاحب شائع کر چکے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ہندوستان کے مجاہدین علم و عمل کی تاریخ کا شاندار حصہ پچھتر سال سے سینوں کی امانت بنا ہوا ہے۔ یہ بھی روایتوں کا ایک خزانہ ہے جس پر قانون کا پہرا لگا ہوا ہے اور اس زمانہ کی تاریخ جو آئین و قوانین کے سایہ میں مرتب ہو رہی ہے ان خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دینے والے انسانوں کی اس سرگذشت کو اپنے دامن میں جگہ نہیں دے سکتی۔ اور جب تک کہ دماغ اور قلم کی حقیقی آزادی کا زمانہ نہ آجائے اس وقت تک ہم کو سیاست کی جعلی تاریخ کے سمندر میں مخالف موجوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ۔

ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں علماء کی ہستی روز روشن کی طرح ہے۔ جس کو دیکھنے کے لئے نہ دوربین کی ضرورت ہے نہ خوردبین کی حضرت حجۃ اللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتابوں میں اسلام کے دینی نظام میں سیاست و سلطنت اور حکومت و تمدن پر جو حکیمانہ اصول

کئے ہیں وہ ہماری سیاسی تاریخ کا سرمنشا ہیں۔ حضرت مولانا سید احمد صاحب شہید اور حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمہما اللہ وہ برگزیدہ افراد ہیں جنھوں نے نئے سیاسی نظام اور آج کے زعماء سیاست سے سالہا سال پہلے اسلامی ہند کے سیاسی شعور کے لئے اپنا خون پیش کیا حضرت شیخ الاسلام سیدنا و مولانا محمد قاسم قدس سرہ کا نام نامی کسی سے مخفی نہیں جن کی برگزیدہ ہستی جہاد و عمل کی اس یادگار زمانہ تاریخ کا سرچشمہ ہے جو سنہ ۱۹۵۷ء سے شروع ہو کر آج کی تاریخ تک پہنچتی ہے اور جن کے سیاسی تصورات انفرادی نہیں بلکہ اداری طور پر آج بھی عمل کی دنیا میں محفوظ ہیں۔ حضرت شمس العلوم مولانا رشید احمد گنگوہی حضرت مولانا حافظ ضامن صاحب شہید اور حضرت مولانا محمد منیر صاحب رحمہم اللہ ہمارے نظام سیاست کے عناصر ترکیبی ہیں جنھوں نے اس وقت اپنی جانبازی کے فرائض انجام دئے جب قلعۂ معلی دہلی سے آخری مغل بادشاہ کو قیدی بنا کر رنگون بھیجا جا رہا تھا اور دہلی کی زمین اس کی جڑوں کے ریشوں تک سے صاف کیجا رہی تھی۔ وہی رنگون جس سے آج آخری انگریز رخصت ہو کر سرکاری بیان کے مطابق اُسی دہلی والے ہندوستان میں آچکا ہے آخر میں حضرت سیدنا شیخ الہند مولانا محمود حسن قدس سرہٗ اسی سرچشمۂ فیض کی آبرو تھے ایسی آبرو کہ سنہ ۱۹۱۳ء کا وہ دور جب ہندوستان کی سیاست انگریزی دسترخوان پر بیٹھی ہوئی اونگھ رہی تھی اسوقت شیخ الہند کا سیاسی تصور بیدار تھا۔ جب تمام ہندوستان سو رہا تھا شیخ الہند کا دماغ جاگ رہا تھا۔ اور جب ہندوستان میں مشکل ہی سے کوئی آزاد دل تھا شیخ الہند کا دل اس وقت بھی کامل آزادی کے نصب العین سے آشنا تھا جسکو رولٹ کمیٹی کے جج نے مذہبی مجنونوں کی تحریک کا نام دیا تھا۔ شیخ الہند نے اپنی ان ہزارہا یادگاروں کے علاوہ جو اپنے وطن میں خوش باشی کے ساتھ ملک و دین کی خدمات میں وقت گذار رہی ہیں۔ ایسی یادگاریں بھی اپنے پیچھے چھوڑی ہیں جو آج بھی اس مجنونوں کی تحریک کے جرم میں جسکا جنون آج سب پر سوار ہو چکا ہے۔ کابل میں آپ کی نگاہوں سے بارہ سو میل دور جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہی ہیں میں ان میں سے صرف اپنے برادر محترم مولانا منصور انصاری (محمد میاں) کا نام لیتا ہوں جنکی داستان مصائب پر کابل۔ سرحد آزاد۔ ماسکو۔ باکو۔ باطوم۔ انگورہ کے سفر اور تاشقند کے جیلخانہ کا وہ حصہ شاہد ہے جسکی مفصل تاریخ سامنے آجانے سے دل زخمی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بہرحال علمائے ہند کی یہ سنہری تاریخ ان کی سرفروشیوں کی یہ مکمل داستان اور ان کے نہ مٹنے والے یہ سیاسی احساسات اس کی سب سے بڑی دلیل ہیں کہ علماء ہند نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے کبھی ہاتھ نہیں اُٹھایا اور آزادی ہند کی یہ صدا ان کی بہت پرانی صدا ہے جس کو انھوں نے کبھی دھیما نہیں ہونے دیا۔

انقلاب سنہ ٥٧ء کے بعد – بلکہ جوں جوں متسلط طاقت زور پکڑتی گئی اسی حد تک یہ آواز بھی بلند ہوتی گئی۔ سنہ ٥٧ء میں اسی آواز کے مادی اثرات نمایاں ہوئے۔ لیکن زمانہ کی ناساعدت اور قوم کی بےحسی سے پھر وہ صرف آواز ہی ہو کر رہ گئی۔ مگر مسلسل اور غیر منقطع۔ یہانتک کہ سنہ ٥٧ء کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ آواز اوپری اور غریب ہو گئی جسکے ہمنوا گھٹ گئے اور آواز میں آواز ملانے والے باقی نہ رہے کیونکہ جدید نظامِ حکومت کی سیاسی چالوں کے ماتحت وفاداریوں کی داغ بیل ڈالی جانے لگی حریت و استقلال کا تصور بھی جرم ٹھہر گیا۔ مجاہدانہ تعلیم کے نام سے کان کھڑے ہونے لگے۔ حتیٰ کہ جہاد کی گرمجوش آیات کو قرآن سے نکالدئے جانے کے مسودے علماء کے سامنے رکھے جانے لگے۔ اور بعض خانہ ساز پیغمبروں کے ذریعہ آیات جہاد کی منسوخی کے احکام بھی نازل ہو گئے۔ وفاداریوں کے اس شور و شغب میں علماء ربانی کی یہ صدائے حریت و استقلال بہت ہی مدھم اور اوپری سنائی دینے لگی بلکہ اس قسم کی صداؤں کو تنگدلی تعصب بیجا اور روشن خیالی کے منافی کہا جانے لگا۔ لیکن ان مربیان دین نے مطاعن کی پرواہ کئے بغیر اپنی آواز کو برابر جاری رکھا اور گو اسکے لہجے اور تعبیریں بدلتی رہیں مگر نفس صدا ایک صوت سرمدی تھی جس میں کسی آن بھی انقطاع و اختلال پیدا نہیں ہوا۔

فرق اتنا تھا کہ ۱۸۵۷ء کی شکست کے اوائل میں یہ آواز خالص تبلیغی، اخلاقی اور اصلاحی رنگ میں تھی اور اس کے بعد جوں جوں ذہنیتیں مستعد اور بیدار ہو کر ذہنی حریت کے قریب آتی گئیں اس آواز نے بھی مقتضیات زمانہ کے مناسب زمانہ ہی کا لب ولہجہ اختیار کر لیا تاکہ مانوس الفاظ کے اشتراک سے حقیقی مقاصد کو دلوں کے قریب تر کیا جا سکے۔ اور زمانہ کو زمانہ ہی کی زبان میں اپنا مطلب سمجھایا جا سکے۔

چنانچہ جلسۂ امرتسر میں اس قدیم اخلاقی آواز نے سیاسی گونج پیدا کر کے تجاویز اور رزیولیوشنوں کا روپ اختیار کر لیا مگر روپ کے تجدد نے حقیقت کی کھنگی پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ اور عنوانات کی جدت نے جذبات کی قدامت میں کوئی ادنیٰ فرق پیدا نہیں کیا۔ علماء امت کی یہ مرکوز خاطر حقیقت جس کے پیرائے بدلتے رہے اس کے سوا کچھ نہیں کہ جدید تہذیب و تمدن اور دنیا نظام حکومت وسیاست دنیا کی پرامن زندگی اور فطرت کے اخلاقی نظام کے لئے ایک شدید ترین خطرہ اور دور جاہلیت کا ایک دوسرا جنم تھا جس میں انسانیت کے لئے کہیں پناہ نہ تھی اس لئے انھوں نے چاہا کہ جس طرح اسلام نے جاہلیت اولیٰ کو مٹا کر دنیا کو امن کا پیغام دیا تھا اسی طرح اس جاہلیت اخری کو بھی دنیا میں کوئی فروغ نہ ہونے پائے تاکہ دنیا اس بدامنی اور تباہی سے بچی رہے جس میں وہ اس تہذیب اور اس کے مہذبوں کے ہاتھوں پھنس کر مادی و روحانی تباہی کے گھاٹ اُترنے والی تھی۔ ان کے نزدیک چودہ صدی پیشتر کی عربی جاہلیت اور آج کی انگریزی جاہلیت میں بلحاظ نوعیت کوئی بھی فرق نہ تھا۔ کیونکہ جاہلیت اولیٰ کے دور کو شر القرون محض اسی لئے کہا گیا ہے کہ اس میں بداعتقادی، بداخلاقی اور بدکرداری کا دور دورہ تھا۔ زنا، چوری، قمار، شراب، قتل وغارت لوٹ کھسوٹ اور دغا و فریب اس دور کے عمل کی سرخیاں تھیں۔ بدتہذیبی ناشائستگی، فحش بے حیائی بے غیرتی، کینہ پروری بغض و عداوت، نفاق و شقاق عصبیہ اور حمیت جاہلیت وغیرہ ان کے اخلاق کے عنوانات تھے۔ بے دینی، بدمذہبی، رسوم جہالت، شرک و بدعت، عقل پرستی اور مادہ پسندی وغیرہا ان کے اعتقادات کے سرنامے تھے۔ پس اگر انہی امور کی وجہ سے وہ دور دنیا کا بدترین دور اور انسانیت کے لئے سب سے زیادہ تباہ کن زمانہ تھا جس کی وجہ سے اس کا نام ہی دور جاہلیت رکھا گیا تو پھر آج کی انگریزی دنیا نے خلق و عمل اور فکر و اعتقاد میں جس نے ۱۸۵۷ء کے بعد ترقی کے زینے طے کرنے شروع کئے ان شائستگیوں کی کیا کمی ہے کہ اس دور کو دور جاہلیت نہ کہا جائے۔

کیا آج حکومت کے باضابطہ قوانین کے ماتحت شراب کے ٹھیکے، آبکاری کے محکمے، کشید شراب کے کارخانے کھلے ہوئے نہیں ہیں جن سے حکومت کو کروڑوں کی آمدنی ہے؟ کیا آج باہمی رضامندی سے زناکاری قانوناً جائز نہیں اور بیسواؤں کے کوٹھے علانیہ رونق بازار بنے ہوئے نہیں ہیں جن کے ٹیکسوں سے خود گورنمنٹ بھی فائدہ اٹھا رہی ہے؟ کیا آج کی تمام تجارتیں لاٹری اور ربوی شیرز وغیرہا کی صورتوں میں بہت حد تک جوئے اور قمار ہی کے کندھوں پر نہیں چل رہی ہیں جن سے سود خوار اور پیٹ اور ہوسناکیوں کے حوصلے پھولتے اور پھلتے جا رہے ہیں۔ کیا آج کے لین دین میں قرض وادھار کی تمام دستاویزات اور رقعے سود دلوائے بغیر ناجائز قرار نہیں دئے جاتے؟ کیا آج آئینی لوٹ کھسوٹ بھر اوپر سے بے آئین غصب وظلم، چوریوں ڈکیتیوں کی گرم بازاری نہیں ہے جنکے اعداد و شمار بے شمار حد تک پہونچے ہوئے ہیں! کیا آج اس ادعائے امن ورفاہ عام کے دور میں قتل وغارت اور نئی نئی مہلک ایجادات سے ذرا اور اموات کی لاتعداد کثرت نہیں ہوگئی ہے؟ اور کیا آج کی سیاست اور عام معاشرت میں ڈپلومیسی، چالاکی، مکاری اور فریب بازی کی گرم بازاری نہیں ہے جس کے ماتحت خصومات کی سرکاری کچہریوں میں ایک ہی قانون کے ماتحت فریقین کے وکلاء فریقین کو مظلوم حق بجانب اور فریقین ہی کو ظالم اور ناحق ثابت کر دکھاتے ہیں

اپنی دانشمندیوں کا پرواز ورصرف نہیں کر رہے ہیں۔

ان اعمال کے ساتھ آج کے پیدا کردہ اخلاق کی لائن پر کیا آج گھر گھر جھوٹ اور نفاق کی گرم بازاری نہیں ہے۔ کیا آج ہر تمدنی و اقتصادی سیاسی اور مذہبی مسئلہ محض لڑنے ہی کے لئے نہیں رہ گیا ہے کیا وجہ الیکشنوں کے ذریعہ اس نفاق و شقاق کو تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد ہوا نہیں دی جا رہی ہے کہ یہ آگ بجھنے نہ پائے۔ کیا آج قومی وحدتوں میں گروہ بندیوں اور پھر ان میں حمیت جاہلیت اور عصبیت کے جال بچھے ہوئے نہیں ہیں کہ جس کے ماتحت کوئی طبقہ اور کوئی گروہ اطمینان کا سانس نہیں لے سکتا۔

ادھر عقائد و افکار کے سلسلہ میں خدا سے انکار۔ رسولوں کی تکذیب۔ رسول اللہ کی شان میں گستاخیاں۔ مذہب کو برہم زن امن و امان اخلاق انبیاء کو مخرب عالم تعلیمات مذہب کو مانع ترقی معاودت بے پروا ہو کر معاش میں ادبھا ذوحی سے بیزار ہو کر عقلیت پرستی روحانیات سے نفور ہو کر مادیات میں انہاک عقل کی ست بہٹ کر شخصی عقلوں پر غرور، وطمنڈ اپنے اسلاف پر طعن بے توقیری اکابر بے رحمی بر اصاغر خود غرضی لا مذہبی دہریت والحاد اور بے دینی وغیرہ کیا آج کی سرکاری تعلیمات کے درخشاں آثار نہیں ہیں؟

پس اگر یہی تمام امور زمانۂ جاہلیت کا سرنامہ تھے جن کی وجہ سے اس کو دنیا کا بدترین دور قرار دیا گیا ہے تو کیا وہی تمام امور آج کی مغربی تہذیب و تمدن کا محبوب سرمایہ نہیں ہیں جو بطور تحفہ یورپ سے لا کر ہندوستان کے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ جاہلیت اولیٰ کی بدکاریاں غیر منظم تھیں اور آج کی منظم ان غیر منظم بدکاریوں کی پشت پر کوئی باقاعدہ طاقت نہ تھی اور آج کی منظم سیہ کاریوں کی پشت پر ٹینک۔ کروزر۔ ایروپلین بم گیس یعنی بری۔ بحری اور ہوائی طاقتوں کے دیو معروف کرشمہ دکھا رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ جاہلیت اولیٰ کو تو برا کہا جائے اور اس جاہلیت اخریٰ کی مدح سرائی کی جائے۔ بلکہ یہ دیکھتے ہوئے کہ عرب کی جاہلیت تو فقدان وسائل کے سبب ایک ہی جزیرہ تک محدود تھی اور یہ انگریزی جاہلیت کثرۃ وسائل کے ساتھ دنیا کو اپنا شکار بنا رہی ہے۔ وہ لازمی تھی اور اس کے جراثیم متعدی ہیں اس لئے وہ اگر ایک برائی کی مستحق تھی تو یہ ہزار گونہ ملامتوں کی مستوجب ہے ؎ تفاوت قامت یار از قیامت ہے کیا ممنون ؛ وہی فتنہ ہے لیکن یاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے جدید نظام حکومت کے لائے ہوئے انہی تباہ کار اخلاق و اعمال اور غیر فطری افکار و خیالات کا یہ اثر ہے کہ آج ملک میں انتخاب کے رد و قبول کا معیار حسن اخلاق یا صلاحیت نہیں بلکہ یہی ہوسناکیاں محض دولت و سرمایہ یا محض غرور عقل و خرد رہ گیا ہے ملکی مسائل میں ذاتی ووٹ۔ اور شورائی مرکزوں کی امیدواری کا معیار قابلیت کے بجائے زمینداری کی خاص حد۔ کوٹھی بنگلہ کی خاص قیمت۔ کھیتی باڑی کی لمبی چوڑی زمین وغیرہا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ملک کے نظم و نسق میں قانوناً حصہ دار وہی بن سکتے ہیں جن کو عقل کے حصہ کی بجائے دولت ہی ملی ہو۔ جس کو خدا کے فرمان میں زینت بے حقیقت اور شہوت بے ثمر فرمایا گیا ہے۔

زین للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا والله عنده حسن المآب۔

خوشنما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی۔ عورتیں ہوئیں بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے۔ نمبر لگے ہوئے گھوڑے ہوئے مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی۔ یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

اسی دولت دوستی اور سرمایہ پرستی کے روح قانون بنجانے ہی کا اثر ہے کہ آج حکومت کا پورا قانون ہی اصول تجارت اور سرمایہ کشی کے اصول پر مرتب کیا گیا ہے جس سے بہر نہج حکومت کی آمدنی کے راستے کھلے رہیں۔ ملک کا انجام خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ حتی کہ آج ملک میں اخلاق و معنویت کی انمول چیزیں بھی بلا مول تول اور بلا قیمت کے دستیاب نہیں ہو سکتیں۔

عدل و انصاف حکومت کا ایک ایسا اخلاقی خزانہ ہے جو محض رعایا ہی میں تقسیم کرنے کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔ لیکن آج اُسکے لئے بڑی کورٹ کی لمبی چوڑی دوکانیں ہیں جن میں وہ فروخت کیا جاتا ہے۔ جس کی ایک ہی شرح نہیں بلکہ گاہک کی حیثیت پر ہے پھر یہی نہیں کہ وہ بقیمت ہی ملتا ہے بلکہ بے حد گراں بھی پڑتا ہے۔ کورٹ فیس۔ وکلاء کی فیس۔ کورٹ کے چپراسیوں کی فیس پیشیوں کے اخراجات وغیرہا کا بار اتنا پڑ جاتا ہے کہ مدعی مدعا علیہ کو بسا اوقات اپنا گھر بار اور املاک و جائداد بیچکر اس انصاف کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ پھر انصاف کے اصول پر حق بحقدار ہونا تو موہوم ہے مگر مستغیث کی جائز املاک کا تباہ ہو جانا متیقن ہے۔ اور اتنی گرانیوں کے باوجود پھر بھی یہ قیمتی انصاف بروقت ہاتھ نہیں لگ سکتا بلکہ پیشیوں کا لگا تار سلسلہ کورٹوں کا مستغیانہ سکوت دفتری کارروائیوں کا آئینی طول اور پرسے اپیل در اپیل معاملہ کو اتنا طویل بنا دیتا ہے کہ بسا اوقات مستغیث کو مقدمہ اپنی اولاد کے لئے میراث میں چھوڑ کر رخصت ہو جانا پڑتا ہے۔ اور اس درد سری پر بھی قانون کا یہ منشا ہرگز نہیں محسوس ہوتا کہ انسداد جرائم ہو جائے۔ بلکہ قانون کی لچک میں امتداد جرائم کی ایک ایسی اسپرٹ رکھی گئی ہے کہ کسی حد پر بھی مقدمہ مختتم طریق پر طے نہ ہو۔ اور کورٹ کے خزانے پُر ہوتے رہیں۔ اور علاوہ قانون یعنی وکلاء جسقدر بھی ذہین ہوں اسی حد تک قانون ہی کے دائرہ میں رہکر فریقین کو لڑانے میں کامیاب ہوتے رہیں جن کی یہ تفرقہ اندازیاں بھی پھر ایک قیمت رکھتی ہیں جن کو مختلف شرح اور نرخ سے خریدا جائے پھر ادھر کورٹوں کے جیلخانوں کی حیثیت بھی انہی تجارتی اصول پر حکومت کی ورک شاپوں کی سی ہے۔ قیدی ان تجارتی کارخانوں کے قلی ہیں جن کی محنت مزدوری سے جو سامان تیار ہوتا ہے اس کے حاصل شدہ سرمایہ سے پھر حکومت ہی کا خزانہ بھرپور کرنا منظور ہوتا ہے نہ کہ ان مزدوروں کی آسائش۔ غرض عدل و انصاف جیسی انمول چیز کے سلسلہ میں اول سے لیکر آخر تک مول تول بھاؤ تاؤ کا ایک غیر مختتم سلسلہ ہے جسکا منافع سرکاری خزانوں کا شاہی حق ہے۔ اس قسم کے تجارتی انصاف سے جرائم کا انسداد کہاں تک ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ ملک کی چوریوں اور ڈکیتیوں کے ان اعداد و شمار سے کیا جا سکتا ہے جو اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ادھر تعلیم رعایا کا ایک واجبی حق ہے جو حکومت کے ذمہ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں اس بے مول حق کی بھی قیمت ہے۔ جو ناقابل برداشت حد تک پہونچی ہوئی ہے جس کو بجز سرمایہ داروں کے دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ اور جبکہ ملک میں عموماً اکثریت ناداروں کی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان کے غریبوں کے لئے گویا جہالت ازل ہی سے طے شدہ ہے جس کے بدستور قائم رکھنے کا فریضہ حکومت ادا کر رہی ہے۔ پھر اگر کوئی از خود پرائیوٹ طریق پر تعلیم حاصل بھی کرے تو امتحان کی خریداری کے لئے اسے پھر ایک مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر یہ تعلیم درخور اعتبار نہیں ہو سکتی۔ اگر ناکامیاب ہو گیا تو فیس بھی گئی۔ اور کامیابی بھی گویا علمی اور مالی دونوں ناکامیاں سر پڑیں اور اگر کامیابی کا نمبر آ بھی گیا تو پھر بھی ملازمت یقینی نہیں جس کے لئے یہ بار برداشت کیا جاتا ہے پھر اس تعلیم کے ذریعہ جو تربیت دی جاتی ہے اس کا حاصل یا حکومت کی غلامی سکھانا ہے یا ذہنی مرعوبیت اور یا اپنے اسلاف سے بدظن بنا کر بندۂ نفس و ہوا کر دینا ہے۔ گویا بصورت علم اسے جاہلیت کا خوگر بنا دینا ہے جس کا عنوان انگریزیت ہے پھر اگر ملازمتوں کے سلسلہ سے غرباء اپنی ذہنی قابلیت سے کچھ کما کر پیٹ پال سکتے تھے تو قابلیت کا معیار انگریزی تعلیم کی

رکھی گئی ہے۔ گویا ایک قابل سے قابل فرد اگر انگریزی داں نہ ہو تو وہ تعلیم یافتہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس قابل غیر تعلیم یافتہ کو اگر ملازمت کی کوئی جگہ مل سکتی ہے تو مڈل اسکول میں صرف ۳۰ روپیہ ماہوار کی اور یا پھر چپراسیوں اور عام ان پڑھ خدم کی لائن میں اس کی بھرتی ممکن ہے۔

اب اگر یہ غیر تعلیمیافتہ اشخاص صنعت وحرفت وغیرہا سے پیٹ پال لیتے تو دیسی صنعتیں تو مٹا دی گئیں اور بدیسی صنعتوں پر قانون کی حد بندیاں عائد ہیں اور اس کے بعد بھی یہ صنائع پوری طرح اس ملک کے قبضہ میں نہیں۔ اس لئے پڑھے لکھے اور ان پڑھ افلاس و ناداری اور بیکاری میں عموماً ایک ہی کشتی کے سوار نظر آرہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب مناصب کا معیار قابلیت نہ ہو دولت ہو۔ قابلیتیں تجارتی اصول پر بکتی ہوں اور وہ بھی مخصوص طبقہ کیلئے۔ عدل وانصاف فروخت ہوتا ہو اور وہ بھی بے حد مہنگا۔ اور ناداروں کے لئے ایوان تہذیب و تمدن کے کسی گوشہ میں سر چھپانے کی جگہ نہ ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے ملک میں نہ تعلیمیافتہ طبقہ بڑھ سکتا ہے اور نہ اخلاق انسانیت ترقی کر سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ ایسی تعلیم تاجہالت کا مقصد غلامانہ ذہنیت کی آبیاری ہو۔ اور کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہ براعظم بھوکا ننگا بھی ہے جس کے تقریباً ۴ کروڑ افراد کو ایک وقت پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ جہالت زدہ بھی ہے جس کے فیصدی صرف ۵ ہی افراد تعلیم یافتہ ہیں۔ بے روزگاری بھی ہے جس کی شہادت سول اور ملٹری کے حقیر اعداد و شمار ہیں بے ہنر بھی ہے جس کو آج حکومت کے ذمہ دار بھی اپنی غرض سے رو رہے ہیں۔ اور صنائع کے کارخانے قائم کرنیکی فکریں کی جارہی ہیں غرض ہر حیثیت سے ناکامی کے قعر میں پڑا ہوا ہے۔ ہاں اگر یہ ملک کامیاب ہے تو اس میں کہ وہ یورپ کی تجارتوں کے لئے ایک منڈی کی حیثیت سے ملک کا روپیہ گھسیٹ کر یورپ پہنچا تا رہے اور یورپ کے اخلاقی عملی اور اعتقادی میل کچیل سمیٹ کر خود جمع کرتا رہے گویا اس تجارت میں ہندوستانی تو یورپین بد اطواریوں کے امین بنتے رہیں اور یورپین ان کی دولتیں سمیٹ کر بے فکری سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

بہرحال اس سے حکومت کی تعلیمی سیاسی۔ اقتصادی اور اخلاقی پولیسی پر روشنی پڑتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت اپنے فرائض حکومت میں کس حد تک کامیاب ہوسکی ہے۔ ہندوستانی اور انگریزی رعایا کے درمیان مساوات حقوق کے جو دعاوی کئے گئے تھے ان میں کس حد تک سچی ثابت ہوئی ہے۔ ادھر ملک کا ملک اس انگریزی جاہلیت کا کس حد تک شکار ہوا ہے۔

علماء کی پیشینگوئی سچی ثابت ہوئی ۔ علماء امت نے ۵۷ء میں اپنی چشم فراست سے ان ہی تمام جاہلیتوں کا مشاہدہ کر کے جنکا جامع عنوان انگریزیت تھا مسلمانوں کو باز رکھنے کی سعی کی تھی اور بتلایا تھا کہ آج جس چیز کو تم آبحیات سمجھکر بے تحاشا نوش کر رہے ہو۔ یہ زہر ہلاہل اور سم قاتل ہے جس کا نتیجہ گو آج تمھارے سامنے نہیں مگر کل ضرور سامنے آنے والا ہے لیکن تجدد کے بڑھتے ہوئے ذوق و شوق میں اس وقت یہ کلمات تیر و نشتر ہو کر لگتے تھے جنھیں تمسخر و تحقیر اور استہزا کیساتھ رد کر دیا جاتا تھا علماء امت کو اس مبارک روک تھام اور پیشبندی پر تنگ نظر' تاریک خیال' مذہبی' دیوانہ وغیرہ وغیرہ کے تحقیر آمیز خطابات دئے جاتے تھے۔ لیکن ان مربیان امت نے "گالیاں کھاکے بے مزہ نہوا" کا صحیح مصداق بنکر اپنی اس آواز کو اس امید پر کہ وقت سامنے آنے پر شاید یہی صدا اسب کی صدا ہو جائے برابر جاری رکھا بلکہ اور اونچا کر دیا۔

علماء کی تحریک کی کامیابی ۔ اس صبر تلخ کا ثمرۂ شیریں یہ نکلا کہ زمانہ نے کروٹ لی۔ وقت بدلا اور بالآخر وہی جذبات ملک بھر میں پھیلکر رہے جو علماء کی اس کمزور آواز میں بھرے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ خود دلدادگان انگریزیت ہی کی انگریزیت سے

مڈبھیڑ ہونے لگی وہی تنگدلی سب میں سرایت کرگئی انگریزی وضع قطع پر فخر کرنے والے اس سے شرمانے لگے۔ اور اپنی دیسی ہیئت میں آجانے ہی کو سب سے بڑا نشان غیرت وخود داری باور کرنے لگے حتیٰ کہ بدیسی کپڑوں کے بائیکاٹ نے ایک مستقل تحریک کی صورت اختیار کرلی۔ ادھر تعلیم جدید کے سلسلہ میں وہی تعلیم جسے ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے خریدا جاتا تھا خود تعلیم یافتہ طبقہ ہی کے دماغ میں ناکارہ اور مخرب خُلق وخَلق ثابت ہوئی۔ مغربی طرز تعلیم نصاب تعلیم طریق تربیت اور اس سے پیدا شدہ تہذیب وتمدن پر نا قدانہ بلکہ مخالفانہ تبصرے انہی حلقوں سے نکلنے لگے جس میں اس تعلیمی سسٹم نے جنم لیا تھا۔ اور تبدیل نصاب وغیرہ کے مطالبات شروع ہوگئے۔ انگریزی جاہلیت کے خلاف آوازوں کی اس عام ہمنوائی اور ہمہ گیری نے قدرتی طور پر انگریزی سیاست اور انگریزی نظام حکومت کے خلاف بھی صدائے احتجاج کا راستہ صاف کردیا اور خود مقلد انگریز طبقہ مخرب انگریز ثابت ہونے لگا۔

علماء وزعماء میں بُعد اور اس کی وجہ - کیا علماء کے لئے یہ مقام انتہائی طور پر مقام مسرت نہ تھا کہ ان کا قدیم نصب العین پھلا پھولا اور پھیلگیا ان کی مجلسی تلقین اداری تعلیم اور پلیٹ فارمی تبلیغ بار آور ہوئی اور ہندوستان کی یہ انگریزی دنیا بالآخر اسی نقطہ پر آکر رہی جس پر علماء اسوقت تھے جبکہ یہ پوری دنیا ان کے اس تصور سے بھی بیزار تھی۔

لیکن باوجود خیالی وحدة پیدا ہو جانے کے ان میں یگانگت اور اشتراک عمل کی اسپرٹ پھر بھی اس وجہ سے پیدا نہ ہوسکی کہ فکری لائنیں دونوں کی جدا جدا تھیں جس سے اتحاد عمل ممکن نہ ہوا۔ یہ اسلامی جذبات جس قسم کے فکر وعمل اور جس اسلامی سیاست کو چاہتے تھے وہ تو بوجہ اسلامی علوم سے ناواقف ہونے کے اس جدید طبقہ کے سامنے نہ تھی اور ادھر ان ہی جذبات کی تکمیل کے سلسلہ میں جن انگریزی ڈپلومیسیوں کو سمجھنے اور ہر وقت پیش نظر رکھنے کی ضرورت تھی وہ بوجہ عصری فنون سے نابلد ہونے کے علماء کے سامنے نہ آسکیں یعنی علماء تو عصری سیاست کے مکائد ودسائس سمجھنے سے عاری رہ گئے اور یہ زعماء شرعی سیاست کے حقائق ومعارف جاننے سے نابلد رہ گئے۔ سمجھنے سمجھانے کا ذریعہ زبان ہے۔ سو علماء نے تو انگریزی زبان پر پابندیاں عائد کردیں جس سے وہ خود عصریات سے ناواقف محض رہے اور زعماء نے عربی زبان سے کنارہ کشی اختیار کرلی جس سے وہ شرعیات سے بے بہرہ رہے ظاہر ہے کہ جب ایک دوسرے کے فن ہی سے خبردار نہ ہو بلکہ اوپر سے ذرائع علم وخبر بھی مسدود ہوں تو محض جذبات کے اشتراک سے توافق یا اشتراک عمل کیسے پیدا ہوسکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ الناس اعداء لما جہلوا کی مشہور مثل کے مطابق یہ دونوں طبقے ایک دوسرے سے الگ ہی نہیں رہے بلکہ ایک دوسرے کے خلاف نکتہ چینی اور تنقید کا جو ڈھنگ بھی جس کے سامنے آگیا اسے بے تکلف استعمال کیا گیا۔ اور منافرت کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی رہی۔

اتحاد باہمی کی داغ بیل - لیکن جسطرح زمانہ کے لوٹ پھیر نے ان دونوں طبقوں کے جذبات میں یکسانی پیدا کردی تھی اسی طرح انقلابات ایام کے الارم نے پھر سبکو چونکایا۔ اور درمیانی بُعد کو رفع کرنے کیلئے پھر علماء ہی نے پہل کرکے اس جدید طبقہ کی طرف رُخ کیا۔

دارالعلوم دیوبند نے جو اسلامی علوم ومعاشرت اور اسلامی اجتماعیات کے تصورات کا مرکز تھا۔ علیگڈھ یونیورسٹی کو تاکہ جو اس جدید طبقہ کے افکار ومعاشرت کا واحد مرکز ثقل تھا۔ اور بزرگان یونیورسٹی کی طرف نسبت کا ہاتھ بڑھایا۔ سنہ ۱۳۲۷ھ میں دارالعلوم کے عظیم الشان جلسۂ دستار بندی میں ذمہ داران یونیورسٹی کو دعوت دی گئی۔ جلسہ میں تقریروں اور نجی مجلسوں میں گفت وشنید کے ذریعہ تبادلۂ خیالات ہوا۔ اور یہ طے کیا گیا کہ ان دونوں مرکزوں میں رابطۂ اتحاد واشتراک عمل قائم کرنے کے لئے ایک مرکز کے طلبہ دوسرے مرکز میں پہونچکر استفادہ کریں تاکہ چند دن کے بعد یہ فکری بعد اور عملی بیگانگی رفع ہوجائے اور ایک دوسرے کے

مقاصد سے بے خبری باقی نہ رہے۔

اسی کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے جو ہر فرد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سلسلہ میں علیگڈھ کے سفر شروع کئے جو بظاہر تو ذاتی طور پر ہوتے تھے مگر بحقیقت ان کی تہ میں روح انہی جذبات یگانگت کی کام کر رہی تھی۔ تاکہ ذمہ داران یونیورسٹی کو اس رشتہ مودۃ میں پرو کر ان کے تمام پر وردوں کو بھی اسی سلسلہ میں کسی صحیح اساس پر منسلک کیا جا سکے۔ یہ مخلصانہ سعی خالی نہ گئی اور اس کے اثرات نمایاں ہوئے۔ یونیورسٹی کے مایۂ ناز فضلاء اور ان کے دوسرے ہم مشرب زعماء کی آمد و رفت دیوبند میں شروع ہوئی مولانا محمد علی۔ مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر انصاری حکیم اجمل خاں اور دوسرے ذمہ دار زعماء کے نیازمندانہ رجوع اور حضرت شیخ کی بزرگانہ سرپرستی نے اس بُعد کو بہت حد تک عملی طور پر ختم کر دیا۔

ساتھ ہی جمعیۃ الانصار دارالعلوم دیوبند کے قیام نے ان زعماء کو یہ باور کرا دیا کہ یہ بوریہ نشین علماء محض بوریہ نشین ہی نہیں بلکہ ایک عظیم اجتماعی فکر بھی لئے ہوئے ہیں اور وہ بھی محض خیالی نہیں بلکہ عملی جس کے ساتھ عمل کی ماضی و حال دونوں وابستہ ہیں اس لئے زعماء کا طبقہ قدرتاً اور بھی زیادہ مجبور رہا کہ ان بزرگوں کی طرف عقیدتمندانہ رجوع کرے۔ بہرحال حضرت شیخ کی مربیانہ توجہ اور علماء کا یہ اجتماعی فکر و عمل اور اسپر یہ اقدام یگانگت اس طبقہ کو اپنی طرف کھینچ لایا۔ جس کا ثمرہ یہ ہوا کہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالاۃ میں ان دونوں طبقوں کے ذمہ دار ایک دوسرے کے شریک کار اور رفیق عمل ثابت ہوئے۔ جس کی روح رواں حضرت شیخ الہندؒ تھے۔

علماء و زعماء میں اشتراک عمل۔ تحریک خلافت کے سلسلہ میں جبکہ علماء کی جماعت سیاست کے کھلے پلیٹ فارم پر آگئی تو ۱۳۳۹ھ میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مالٹہ سے واپسی پر علیگڈھ میں جامعہ ملیہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے یونیورسٹی کی مسجد میں براہ راست عام طلبائے یونیورسٹی تک بھی اپنا پیام پہونچایا اور ایک محبت آمیز خطاب کرتے ہوئے ان نوجوانوں سے فرمایا کہ میں آج تمہاری طرف اس لئے ہاتھ بڑھا رہا ہوں کہ مجھے اپنے اجتماعی مقاصد کی تکمیل میں جو توقعات تم سے وابستہ ہیں وہ خود اپنے طبقہ کے افراد سے بھی نہیں ہیں۔ اس لئے میں بہت سی امیدیں لیکر تمہارے پاس آیا ہوں۔

اس اقدام یگانگت نے درمیانی بعد کو رفع کرنے میں جادو کا کام کیا اور طبقۂ علماء و زعماء میں جو بُعد بطور مشن کے قائم ہو گیا تھا وہ رفتہ رفتہ زائل ہونا شروع ہو گیا۔ دونوں طبقوں میں اشتراک عمل کا جذبہ موجزن ہو گیا اور تحریک خلافت کے دور میں عملی طور پر اس اشتراک عمل سے وحدۃ اسلامی کا ایک ایسا شاندار منظر آنکھوں کے سامنے آگیا جو توقعات و خیالات کی تگ و تاز سے کہیں بڑھ کر تھا۔

ہندو مسلم اتفاق اور آزادی ہند۔ برادران وطن نے مسلمانوں کے اس غیر معمولی اتحاد اور منظم پرجوش اسلامی دھارے کو کسی نگاہ سے دیکھکر از خود اس مسلم تحریک کی ہمنوائی شروع کی اور تحریک میں بطور ایک حصہ دار کے شریک ہو گئے۔ مسلمانوں نے اپنی روایتی رواداری کے ماتحت پوری فراخدلی سے اپنے اسٹیج پر ان کا خیر مقدم کیا۔ ایک سلسلہ میں دو آوازیں ملنے سے قدرتی طور پر تحریک نے اشتراک کی صورت اختیار کر لی اور طبعی عوامل کے ماتحت اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ چند ہی دن کے بعد مسلم مقاصد مشترک مقاصد کی صورت میں تبدیل ہو گئے اور مسئلہ خلافت ہی سے آئینی طور پر ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔

میں جانتا ہوں کہ انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ۱۸۸۵ء میں عمل میں آچکا تھا لیکن اس تاریخ سے لیکر اس وقت تک جس کا میں ذکر کر رہا ہوں ہمیں کانگریس کی تاریخ میں اس آزادی کا کوئی روشن مینار نظر نہیں آتا جس کو تحریک خلافت نے پیدا کیا۔

آزادی ہند۔ چونکہ آزادی ہند کا مسئلہ بھی مسلمانوں کا ایک قدیم مقصد اور مستقل شرعی نصب العین تھا جس کی آئینی

صورت کے لئے مسئلہ خلافت محرک ہوگیا اس لئے انھوں نے یہ سمجھکر کہ ہندوستان ہی کے مسئلے سے مسئلۂ خلافت بھی حل ہوسکتا ہے وہ تمام مساعی جو اس مسئلہ کی ساتھ وابستہ تھیں آزادیٔ ہند کے مسئلہ پر مرکوز کردیں۔

مگر چونکہ یہ مسئلہ تنہا مسلمانوں ہی کا نہ تھا بلکہ تمام اقوام ہند کا تھا ادہر برادران وطن کی طرف سے شرکت عمل کی ابتدا بھی ہو چکی تھی۔ اس لئے ہندو مسلم اشتراک عمل نے ایک اساسی مسئلہ کی صورت اختیار کرلی لیکن جبکہ اس اشتراک عمل یا ہندو مسلم اتفاق کی بلا ابتدا کسی اصولی خاکہ سے نہیں بلکہ محض ایک ہنگامی طرز عمل سے ہوئی اور وہ بھی برادران وطن کے اقدام سے اسلئے ابتدا ہی سے اس کی رفتار کچھ غیر محدود اور غیر معتدل رہی جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک مشترک پلیٹ فارم کی تعمیر ہوکر مسلمانوں کا خود اپنا کوئی مستقل مخصوص اور مضبوط قومی پلیٹ فارم باقی نہ رہا جس کا نتیجہ کچھ ہی عرصہ کے بعد یہ نکلا کہ وحدۃ ملکی تو جس حد تک بھی قائم ہوتی ہوگئی مگر ہندوستان کی قائم شدہ وحدۃ اسلامی پارہ پارہ ہوگئی۔

علماء اور مسلم لیگ ۔ اسی دوران میں جمعیۃ علماء کے سالانہ اجلاس امروہہ کی تجویز شرکت کانگریس علماء کے لئے اس حد تک موضع تہمت بن گئی کہ مسلمان طبقۂ زعماء کی یہ اکثریت خصوصیت سے علماء کے مقابلہ پر آگئی جس کی وسیع خلیج کو ۳۵ء کے الیکشنوں کی موافقت بھی پاٹ نہ سکی۔ بلکہ تحزب وافتراق کی ایک گہری بنیاد پڑ گئی ہوگئی۔ اور آخرکار اس وحدۃ اسلامی کا انجام یہ ہوا کہ اس طبقۂ زعماء کی اکثریت نے مسلم لیگ کو اپنا مستقل پلیٹ فارم بنالیا اور مسلم لیگ اور جمعیۃ علماء میں باہم آویزش کی مستقل صورتیں پیدا ہوگئیں۔ اور وہی قدیم تنافر و تنافس کی صورت ایک منظم شکل میں پھر عود کر آئی جس کو مٹانے میں گزشتہ الصدر بزرگوں نے بمشکل تمام کامیابی حاصل کی تھی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ یہ اختلاف خواص تک محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کا ایک گروہ عظیم مسلم لیگ کی ساتھ ہے۔ اور مذہبی طبقہ علماء کے ساتھ۔ جن میں علاوہ اختلاف رائے کے بے اصول نکتہ چینیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے اور ساتھ ہی پرسٹیج اور وقار کا سوال بھی درمیان میں ہے۔ بحالت موجودہ یہ مسئلہ نہایت پیچیدہ ہوگیا ہے کہ آیا علماء و زعماء کے یہ طبقات ایک دوسرے سے صبر کرکے بیٹھ رہیں یا جس طرح بھی ہو ایک دوسرے کی طرف اتحاد و یگانگت کا ہاتھ بڑھائیں۔

اگر یہ مسلم اکثریۃ اُن علماء سے منقطع رہنے کا فیصلہ کرچکی ہے جنھوں نے دو صدی سے علوم نبوت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قوم میں مسلم اجتماعیت کے تصورات کو اس حد تک زندہ رکھا کہ آج کے مسلمان آزادی کا نام لینے کے قابل ہوئے اور آج اس اکثریۃ میں بھی اُنہی تصورات کی لہریں دوڑ رہی ہیں تو اسے بجائے خود غور کرنا چاہئے کہ اسلام کے نام پر وہ اسلامی مقاصد کو علماء سے کٹ کر کہاں تک چلا سکتی ہے؟ اور چلائے گی تو وہ کس حد تک اسلامی مقاصد قرار پاسکیں گے؟ خصوصاً جبکہ ہندوستان میں اقلیت اور اکثریت کی بنیاد رنگ و نسل پر نہیں بلکہ مذہب پر ہے تو اس صورت میں حاملان مذہب سے قطع نظر کرلینا کس حد تک جائز ہوگا؟

ادہر علماء ملت بھی اگر مسلمانوں کی اس بڑی اکثریت سے قطع نظر کرلیں یا اس اکثریت کے خود منقطع ہوجانے پر صبر کرکے بیٹھ رہیں تو انھیں اپنی جگہ ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ آیا مغربی سیاست کے مخفی ہتکنڈے اور دسیسہ کاریوں کو زبان اور فن کی حیثیت سے سمجھے اور سامنے لائے بغیر جو اسی طبقہ کے تعاون سے ممکن ہے اس عصری سیاست کے دور میں اپنے تمام فرائض و مہمات سے صحیح معنی میں عہدہ برآ ہوسکیں گے یا نہیں؟ کیونکہ لکل فن رجال اور ہر کسے را بہر کارے ساختند۔

اور اگر کسی درجہ میں وہ اس بناء پر عہدہ برآ ہو بھی جائیں کہ عصری سیاست کے کچھ حذاق ان کے ہاتھ بھی لگ جائیں تو

بہرحال وحدۃ اسلامی کی شکل تو پھر بھی باقی نہیں رہ سکتی جس کا بقا خود ایک مستقل اسلامی مقصد ہے۔ ادھر علماء سے منقطع ہوکر خود اس طبقہ کی دینی اصلاح کے راستے بھی مسدود ہو جائیں گے جسکی ذمہ داری کا ایک بڑا حصہ پھر علماء ہی کے سر عائد ہوتا ہے ساتھ ہی اس صورت کا یہ ضرر کیا کم ہے کہ مسلمانوں کی وہ اجتماعی قوت جو ایک مرکز سے گذر کر آزادی ہند کی منزل جلد سے جلد قریب لے آتی منتشر ہوکر اس میں بجائے یکسوئی کے رکاوٹوں کا باعث بنتی رہے گی جیساکہ مشاہدہ میں آرہا ہے۔

پھر اسی کے ساتھ یہ مہلک خطرہ جو خصوصیت سے علماء ہی کے محسوس کرنے کا ہے مزید برآن ہے کہ آزادی ملنے پر اگر مسلم ہندوستان کا نقشۂ حکومت اس منقطع شدہ اکثریت کے دست وبازو سے تیار ہوا جو اسلامی مقاصد سے تقریباً نابلد ہے تو یا وہ نقشہ کلیتہً مغربی رنگ کا ہوگا یا اگر اس میں کسی قدر اسلامیت کا رنگ بھر ابھی گیا تو وہ ان لاعلمیوں کے ساتھ اسلامی نام سے ایک بگڑا ہوا اور مسخ شدہ خاکہ ہوگا جس سے صحیح معنی میں اسلامیت یا استخلاف فی الارض اور اس کے منصوص اغراض ومقاصد پورے ہونے کی کوئی توقع نہیں کیجا سکتی۔ اس لئے جمعیۃ العلماء کا اس طبقہ سے صبر کر بیٹھنا یوں بھی کچھ حد جواز میں نہیں آتا بہرحال دونوں صورتیں جمعیۃ کے سامنے ہیں کہ آیا اس طبقہ سے قطع نظر کرلی جائے جیساکہ خود اس طبقہ نے کرلی ہے یا اسے حاصل کرنے کی بہرحال کوئی راہ نکالی جائے۔

میں دیانت داری کے ساتھ یہ رائے رکھتا ہوں کہ ان دونوں طبقوں میں یہ بُعد مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کیلئے مہلک اور نتائج کے حق میں سدراہ ہے۔ اور ان دونوں اداروں کو جلد سے جلد ملجانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک طبقہ علم کا حامل ہے اور ایک قومی قدرت واقتدار کا۔ اور میدان سیاست میں علم اور قدرت ملکر ہی کام کرسکتے ہیں علم بلا قدرت بیکس اور غریب ہے۔ اور قدرت بلا علم جور وجفا اور افراط وتفریط ہے۔ الملك والدين توأمان اس لئے ملت کا صحیح توازن علماء وزعماء کے باہمی رابطہ واتحاد ہی سے قائم ہوسکتا ہے۔ اپنی اپنی جگہ دونوں جزو ضروری اور ناگزیر ہیں مگر اجتماعی نقطۂ نظر سے منفرداً دونوں ناقص ہیں جو باہم ملکر ہی بحیثیت مجموعی کامل شمار کئے جاسکتے ہیں

میرا یہ مقصد نہیں کہ جمعیۃ العلماء کا پلیٹ فارم اس نام سے باقی نہ رہے یا لیگ کا اسٹیج توڑ دیا جائے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ جس طرح مذہبی رہنمائی کے لئے ایک مرکزی نشرگاہ کی ضرورت ہے ایسے ہی ہنگامی سیاسی عقدہ کشائی کے لئے بھی ایک قومی مرکز کی ضرورت ہے۔ مگر ساتھ ہی اس شدید ضرورت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ دونوں مرکز آپس میں اس انداز سے مربوط ہوں کہ ایک کو دوسرے کی مجبوری پیدا ہوجائے۔

میں جہاں تک جمعیۃ کی تاریخ کو سامنے رکھتا ہوں اُس سے نمایاں ہے کہ اس ہل بیٹھنے کے سلسلہ میں اُس نے نمایاں اقدامات کئے اور دفتری حیثیت سے اس راہ کی پیشقدمی میں رائے اور عمل دونوں سے سرگرمی دکھلائی ہے۔ ۱۹۳۶ء میں جمعیۃ علماء ہند کی دفتری رائے یہ تھی کہ تعمیر وترقی۔ تعلیم وتمدن۔ دین ودیانت اور تجارت ومعیشت کے معاملات میں لیگ اور جمعیۃ کے دو مرکز ہی نہ رہنے چاہئیں۔

مولانا ابو المحاسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم جمعیۃ علماء نے بارہا مسلم لیگ کے قائد اعظم کو اسپر آمادہ کیا تار دے کہ مؤتمر نمائندگان کو بلالیا جائے اور اسلامی حقوق کے مسئلہ کو طے کرلیا جائے۔

لاہور کے بھرے اجلاس میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے بکبر الصوت یہ اعلان فرمایا کہ لیگ کے نمائندے ہم کو دعوت دیں ہم حاضر ہوں یا ہم انہیں دعوت دیں تو وہ قبول کریں ہم سب سرجوڑ کر بیٹھیں اور کثرت رائے سے مسلمانوں کے

حقوق اور متعلقہ مسائل کا فیصلہ کریں۔

پھر اس اجلاس لاہور میں جمعیۃ نے باضابطہ طریق پر وحدۃ اسلامی کے بارہ میں جو پیشکش کی ہے وہ درحقیقت اس نے اپنی درخشاں ماضی کو دوہرایا ہے اور اس سلسلہ میں اس کی تجاویز کا نقشہ اس کا کھلا نشان ہے کہ اس کے اندر وحدت اسلامی کی ایک زبردست تڑپ موجود ہے۔ چنانچہ جمعیۃ نے اپنی ایک تجویز میں آزادی ہند کی نوعیت واضح کر کے تو لیگ کو اپنے سے قریب تر کرلیا ہے۔ ایک دوسری تجویز میں مذہب کے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے مقاصد کلیہ اور مشترک معاملات میں متفقہ سعی کرنے کی اپیل کر کے علماء اسلام کے تمام طبقات کو اپنے سے ملا لیا ہے۔ اور ایک تیسری تجویز میں ذات پات کی اونچ نیچ اور پیشوں اور حرفوں کو معیار عزت و ذلت نہ بنانے کی ہدایت کر کے مسلمانوں کی عام برادریوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ جمعیۃ العلماء اسلامی وحدت کی خواہشمند اور خود اقدام کر کے اس پاک مقصد کو عملاً حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اس نے اتحاد نظر کی راہ پیدا کر کے عملی اتحاد کی منزل کو قریب سے قریب تر کر دیا ہے۔

میں نے چودہری خلیق الزماں کا بیان دیکھا ہے میرے دل میں ان کی عزت ہے اور میرے خیال میں ان سے زیادہ کوئی شخص علماء کی خدمات سے واقف نہیں ہے۔ میں ان کی خدمت میں باادب عرض کرونگا کہ اب کسی بھی معاملاتی تحریر میں جو اُمت کے اجتماعی مفاد سے متعلق ہو ایسا انداز مفید نہ ہوگا جس سے تلخی ظاہر ہو۔ وہ مولانا حفظ الرحمٰن کے بیان پر پھر غور فرمائیں اور مل جانے کے جذبہ کو پہلے سے دل میں دکھکر پڑھیں۔ اور پھر عمل سے اس کا جواب دیں۔ میرے خیال میں ماضی کی تلخ یاد سے ہمیں اتحاد کے سلسلہ میں کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ دَعُوھا فانھا مُنتنۃ۔ ہمیں باہمی تعلقات کا اب نیا نقشہ بنانا چاہئے۔ جس میں جمعیۃ علماء لاہور کی کاروائی ہمارے لئے بہترین رہنما ہے۔

جو حضرات علماء کو اس کی نصیحت کیا کرتے تھے کہ وہ مذہب کے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے اصولی اور کلی معاملات میں متحد ہو جائیں اور اتحاد عمل کو ہاتھ سے نہ دیں۔ کیا آج ان کا بھی یہ اولین فرض نہیں ہے کہ وہ سیاسی لائن کے ان اختلافات سے جواب فروعی اختلافات سے زیادہ نہیں رہ گئے ہیں قطع نظر کر کے اشتراک عمل کو ہاتھوں سے نہ جانے دیں اور شکایات کو عمل کا حجاب نہ بنائیں۔ اگر غیر معتبر روایات کا پردہ اٹھا کر صرف اصلیتوں کا مطالعہ کیا جائے تو کیا عجب ہے کہ جمعیۃ کے بارہ میں یہ شکوے شکریوں کی شکل اختیار کریں۔

جماعتی نقطۂ نظر سے جمعیۃ العلماء کو لیگ سے شکایت ہے کہ اس میں سرکار پرستوں کا عنصر غالب ہے اور لیگ کا جمعیۃ پر اعتراض ہے کہ اس کے ارکان خود اپنے قابو میں نہیں بلکہ ہندو نواز ہیں۔ میرے خیال میں انگریز پرستی اور ہندو پرستی کے کرخت اور اشتعال انگیز عنوانات کو چھوڑ کر محض ذات البین کی خاطر اگر ہم ان عنوانات کا صرف وہی مفہوم لیلیں جو اس قسم کے مواقع پر اکثر مرکوز خاطر رہتا ہے گو عنوانات کی شدت اور جذبات کی آمیزش اسے سامنے نہیں آنے دیتی کہ دونوں ادارے ایک دوسرے کے کارکنوں اور اراکین کی نسبت یہ رائے دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس ادارے کے مناسب حال ہوں جس کے وہ رکن ہیں اور اس مقصد کے سچے علمبردار ہوں جس کو وہ ادارہ لیکر اٹھا ہے۔ تو اس حد تک یہ مفہوم ایک اصولی رائے کی حیثیت میں رہیگا۔ جس سے محض عنوانات کی غیر موزونیت سے برا ماننے کی ضرورت نہیں۔ گویا اس صورت میں اس رائے کا حاصل یہ ہوگا کہ جمعیۃ العلماء کے ارکان علماء ہیں؛ اس لئے جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر غالب اور موثر عنصر صرف انہی مستند اور معتبر علماء کا رہنا چاہئے جن پر علم آثار علم اور اخلاق علم چھائے ہوئے ہوں۔ خوف و خشیت۔ تقویٰ و طہارت۔ فہم و فراست۔ نقد و بصیرت اور تفقہ فی الدین انکا شعار ہو

سخن پروری ۔ ضد ۔ اعجاب رائے ۔ درشتی ۔ تند خوئی اور سخت کلامی سے مبرا ہوں ۔ پیش شدہ مسائل میں وہ مغربی آئین و ضوابط نہیں بلکہ خالص شرعی اور فقہی رنگ اور دینی استدلالات سے مسائل کو منقح کرنے کا سلیقہ اور عادت رکھتے ہوں ۔ ان کی رائے کو رسمی فیصلوں کی نہیں بلکہ فتویٰ کی اہمیت حاصل ہو ۔

جمعیۃ العلماء کی اس پوزیشن کو مزید مضبوط کرنے کے لئے میں تو یہاں تک عرض کرونگا کہ اگر رسمی حد بندیوں سے الگ ہو کر جمعیۃ العلماء زیر غور مسائل کا ایجنڈا غیر رسمی طور پر ملک کے ان معروف اور فقیہ النفس مفتیوں کے پاس بھی ارسال کیا کرے جن کی شان افتاء مسلم ہو ۔ اور وہ حلقۂ اثر رکھتے ہوں اور اس درخواست کے ساتھ کہ وہ ان مسائل کے بارہ میں فقہی حدیثی اور قرآنی مواد فراہم فرما کر نہ صرف جمعیۃ میں پیش ہی کردیں بلکہ اس کے ساتھ جمعیۃ کی مجلس مضامین میں شریک ہو کر اس مواد کی رو سے مسائل پر بحث و نظر بھی فرمائیں ۔ تاکہ پیش شدہ مسئلہ جمعیۃ کی حقیقی پوزیشن کے مطابق عصری سیاست سے الگ ہو کر پہلے خالص شرعی اصول و دلائل سے منقح ہو جائے ۔ تو یہ صورت جمعیۃ علماء کی شان کے لحاظ سے بھی مفید ہوگی ۔ اس کے ارکان کی علمی پوزیشن بلحاظ اوصاف مذکورہ مضبوط تر نظر آنے لگے گی ۔ اور ساتھ ہی شرعی سیاست کے مسائل و دلائل کا ایک بہترین فائل بھی مرتب ہو جائے گا جس سے بہ نسبت رزیولیوشنوں کے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے گا ۔

ہاں پھر یہی صورت لیگ کی بھی ہونی چاہئے ۔ اس کے خالص سیاسی پلیٹ فارم پر زعماء ملت کا اجتماع ہے اس لئے اس کی مرکزی اور عاملہ جماعت میں غالب اور مؤثر عنصر قوم پرور افراد کا ہونا چاہئے جن کے سینوں میں حقیقتاً حریت و آزادی کی آگ دہک رہی ہو اور وہ دل سے چاہتے ہوں کہ یہ غلام ملک آزاد ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو ۔ ان کی حریت پسندی نمایاں ہو ان میں قوم فروشی اور خود غرضی کا احساس نہ کیا جاتا ہو ۔ وہ آزادی کے دوست اور دشمن کو پہچان کر اس کی حیثیت کے موافق اس سے معاملہ کرنا جانتے ہوں ۔ معاملات کو عصری سیاست کے داؤ پیچ کے لحاظ سے پوری طرح سمجھتے ہوں ۔ جوش و جذبات سے الگ رہ کر ہر مسئلہ کو ٹھنڈے دل سے سلجھانے کے عادی ہوں ۔ ان کی قومی ہمدردی اور معاملہ کی سچائی کے دامنوں پر دھبے نظر نہ آرہے ہوں اور ان کی رائے جچی تلی ہونے کے سبب ایک سیاسی اصول کی حیثیت رکھتی ہو ۔

اگر دونوں ادارے فریقین کے اعتراضات سے جذباتی حصہ نکال کر انھیں صرف اس اصولی جزء پر محمول کرلیں جو عرض کیا گیا تو پھر یہ مطاعن باعث افزائش شر نہیں ہوسکتے بلکہ موجب خیر بن جائیں گے ۔ اور معقول مطالبات کی صورت اختیار کریں گے جن کے پورا کرنے میں دیانتاً کسی فریق کو بھی تامل نہ ہونا چاہئے ۔

ان مذکورہ بالا اوصاف کے حامل علماء و زعماء کے درمیان اگر کوئی مسئلہ ڈالا جائے علماء خالص شرعی لب و لہجہ میں اس کے تمام پہلوؤں کو واشگاف کردیں اور زعماء خالص سیاسی اصول اور واقعات کی روشنی میں اس کے پہلوؤں کو کھول دیں گویا دونوں طبقے اپنے اپنے فن کے لحاظ سے مسئلہ کی تنقیح و تحلیل پر پورا زور صرف کر کے کسی مفکورۂ واحد پر پہنچ جائیں تو خیال فرمائیے کہ وہ مسئلہ کس قدر جامع حیثیت میں طے ہوگا ؟ کس درجہ قوم کے لئے تسلی بخش اور موجب طمانیت ہوگا ؟ اور کس حد تک اختلاف و نزاعات کی خلیجوں کو دور سے دور ہی دفع کرنے میں مؤثر ہوگا ؟

اب سوال صرف یہ رہجاتا ہے کہ دونوں اداروں کو اس طرز عمل کی مجبوری کیونکر ہو ۔ اور کس طرح ایسا طریق کار پڑ سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ اس مخلوط صورت حال کے بغیر طے نہ ہو ؟ سو میری ناقص رائے میں اس کے لئے شاید یہ صورت زیادہ موزوں ہوگی کہ جمعیۃ العلماء اپنے پلیٹ فارم پر کوئی اجتماعی مسئلہ اس وقت تک طے شدہ نہ سمجھے جب تک کہ لیگ کے پانچ منتخب ماہر سیاست

افراد جو اوصاف مذکورہ کے حامل ہوں اور انکی شخصیتیں اپنے سیاسی ماحول میں آزاد ہوں جنکی آزادی معروف اور مسلم ہو جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر پہونچکر اس کی سیاسی حیثیت واشگاف کرکے اظہار خیال نہ کردیں۔ اور اسی طرح لیگ کے پلیٹ فارم پر کوئی مسئلہ اس وقت تک فیصل شدہ نہ سمجھا جائے جب تک جمعیۃ العلماء کے پانچ حاذق علماء جو عرض کردہ اوصاف سے متصف ہوں اور جن کی سیاسی زندگی کے ساتھ ایک تاریخ وابستہ ہو لیگ کے پلیٹ فارم پر پہونچکر اس کی شرعی حیثیت نمایاں نہ کردیں۔ ہاں پھر جس مسئلہ میں شرعی پہلو نمایاں ہو اس میں علماء کی رائے کو اہمیت دیجائے اور جس میں سیاسی پہلو غالب ہو اس میں زعماء کی رائے اہم سمجھی جائے۔ بشرطیکہ وہ کسی صاف وصریح اصول شرعی سے مزاحم اور متصادم نہو تی ہو۔ پھر خواہ اس مسئلہ کی اشاعت مشترک ہو اور یہی زیادہ بہتر ہے اور یا الگ الگ ہو تو ہر ادارہ کے آرگن اس کی مخلصانہ حمایت کریں اور پروپیگنڈہ میں ہمزباں رہیں۔

اس صورت میں مساعی اتحاد کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اتحاد قدرتی طور پر ہمہ وقت حاصل رہتا ہے ساتھ ہی دونوں اداروں کا استقلال اور وقار بھی قائم رہتا ہے۔ علماء وزعماء میں بعد کی صورتیں بھی مندفع ہوتی ہیں تمام مسائل بھی اصول اور واقعات کی روشنی میں منقح ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وحدۃ اسلامی اور اجتماعیت عامہ کا بنیادی مقصد بھی فوت نہیں ہوتا۔

اس صورت حال کے قیام کی ضرورت محض اتحاد اور وحدت ہی کے نقطۂ نظر سے ضروری نہیں۔ بلکہ اس لئے بھی ناگزیر ہے کہ اسلام میں سیاست مذہب سے الگ کوئی چیز نہیں اس لئے مسلمانوں کے یہ دو ادارے جنمیں سے ایک مذہبی ہے اور ایک سیاسی اپنی اپنی نوعیت اور مفہوم کے لحاظ سے خواہ الگ الگ رہیں لیکن اپنی حقیقت اور وحدت معاملات کے لحاظ سے ایک ہی رہنے ضروری ہیں۔ تاکہ ان دونوں کا مجموعہ مسلمانوں کے قومی استقلال کو دوسری اقوام میں نمایاں کرتا رہے اور یہ حرف نہ آئے کہ آج کی تنازع للبقا کی فضا میں جبکہ ہندوستان کی ہر اکثریت اور اقلیت کے مخصوص پلیٹ فارم اور شخصی استقلال کے آئینہ دار ادارے قائم ہیں مسلمانوں کا اپنا کوئی مخصوص قومی ادارہ نہیں جس سے ان کی قومی شخصیت نمایاں ہو سکے۔

اس موقع پر مسلم اخبارات سے میری مخلصانہ درخواست ہے کہ جمعیۃ العلماء اور مسلم لیگ میں کسی مسئلہ میں اتفاق ہو یا اختلاف اس میں اشتراک عمل ہو یا نہ ہو وہ زیادہ سے زیادہ ان اداروں کے مباحث نقل کردینے اور اپنی تائیدی یا تنقیدی رائے ظاہر کردینے پر اکتفاء کریں۔ لیکن جرح وتنقید اس عنوان سے نہ ہونی چاہئے کہ ان دونوں اداروں میں سے کسی ایک کی بھی عدم ضرورت یا حقارت وبے عظمتی تخیل ہوتی ہو یا کوئی ادارہ مجروح اور عوام الناس کی نگاہوں میں ناقابل اعتماد قرار پاجائے مدیران جرائد افراد کی اجتماعی سرگرمیوں پر آزادی سے مناسب انداز میں بحث کرسکتے ہیں لیکن جہانتک اداروں کی سیاسی جد وجہد پر بحث کرنے کا تعلق ہے اس میں سنجیدگی کے اس معیار کو باقی رکھنا ضروری ہے جو ترقی یافتہ جرنلزم کا پہلا اصول ہے۔

یہ اصولی طریق عمل طے ہو جانے کے بعد ان اختلافی مسائل میں زیادہ اہمیت نہیں رہتی جو پروگرام کی حیثیت سے جمعیۃ اور لیگ میں مختلف فیہ بنے ہوئے ہیں۔ مثلاً جمعیۃ العلماء کا لیگ پر اعتراض ہے کہ اس کی طرف سے پاکستان یا مسلم انڈیا کا مسئلہ جس قوت وإصرار کے ساتھ منظر عام پر لایا جارہا ہے اسی قوت سے اس کی نوعیت واشگاف نہیں کی جاتی وہ ایک مبہم خواب ہے جس کے مخفی گوشے سامنے نہیں ہیں کہ آخر اس تقسیم کی صورت اور کیفیت کیا ہوگی کہ اُس پر کوئی رائے

قائم کی جا سکے۔

اِدھر لیگ کو جمعیۃ العلماء پر شرکت کانگریس کے مسئلہ میں اسی نوع کا اعتراض ہے کہ یہ شرکت اور اس کے متوقعہ آزادیٔ ہند یہی ابہام و اجمال میں پاکستان سے کچھ کم نہیں جس کی حدود و شرائط ہنوز نامعلوم ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ اس مشترک پلیٹ فارم پر مسلمانوں کے حقوق کیا ہوں گے؟ اگر یہ حکومت اشتراکی ہوگی تو ہندوستان کی یہ مختلف المذاہب اقوام جن میں تعصبات اور بیگانگی حد معاندت تک پہنچ گئی ہے کن اصول پر باہم مربوط رہ سکیں گی؟ پھر کن حدود میں وہ مشترک ہوں گی اور کن میں خالص اور جبکہ یہ معاملہ ایک عقد مجہول کی صورت میں ہے تو اسے کیسے قبول کیا جائے۔

غرض جانبین کے نزدیک جانبین کے یہ بنیادی مسائل ہنوز متشابہات بنے ہوئے ہیں۔ کسی صاف و صریح پروگرام کے متعین نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو عملی دنیا میں بحیثیت مجموعی اپنا صحیح مقام معلوم نہیں۔ لیکن اگر اصول مذکورہ کی رو سے ان دونوں اداروں میں کوئی عام مفاہمت ہو جائے یا اولاً انہی مسائل میں تبادلۂ افکار کرنے کے لئے جانبین کے پانچ پانچ افراد بطریق مذکور شرعی دلائل اور سیاسی شواہد کے ماتحت نیک نیتی اور داعیۂ وحدت و یگانگت دلوں میں لیکر بحث کریں تو ان یرید اصلاحاً یوفق اللہ بینھما، اگر حقیقۃً دونوں اصلاح ہی کا عزم باندھ لیں گے تو اللہ ان دونوں کی توفیق سے مدد کرے گا) کا منظر ضرور سامنے آجائیگا اور جب رائیں کسی مشترک نقطہ پر جمع ہو جائیں تو قابل اشاعت تفصیلات کا مشترک اعلان کر دیا جائے تاکہ عامۂ مسلمین مطمئن ہو جائیں اور اس پھیلے ہوئے تفرق و انتشار کا کسی طرح خاتمہ ہو۔

جمعیۃ العلماء اور کانگریس - جمعیۃ العلماء اور کانگریس کی باہمی نسبت کے سلسلہ میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر اجلاس جمعیۃ العلماء لاہور کا یہ جملہ بہت حد تک اطمینان بخش ہے کہ جمعیۃ العلماء کانگریس کی آلۂ کار نہیں ہے۔ چنانچہ جمعیۃ علماء کا آجتک اپنے مستقل پلیٹ فارم، مستقل آواز اور مستقل تاریخ کے ساتھ باقی رہنا صدر ممدوح کے مذکورہ جملہ کا شاہد عدل ہے اگر علماء اسلام برادران وطن میں بے قید و شرط مدغم ہونے کے حامی ہوتے تو وہ پہلا کام یہ کرتے کہ جمعیۃ العلماء کو توڑ کر اسکے دفتر میں قفل ڈالدیتے اور اپنی ہر آواز کا پلیٹ فارم کانگریس کے اسٹیج کو بنا لیتے۔ لیکن اس کے خلاف دیکھا جا رہا ہے کہ جب کبھی اس طاقت سے آزاد ہونے کی جد و جہد کا موقعہ آیا جس نے ہماری حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا تو جمعیۃ نے بطور حلیف اپنی مستقل ہستی کو باقی رکھکر کانگریس کا ساتھ دیا۔ اور جب کبھی کسی مخصوص اسلامی مفاد کا مسئلہ آیا تو وہ اسلامی کیمپ میں نظر آنے لگی۔ سنہ ۲۰ء و سنہ ۳۰ء و سنہ ۳۲ء میں اس نے کانگریس کے ساتھ جنگ آزادی میں حصہ لیا اور جب برادران وطن نے شدھی اور سنگھٹن کے مورچوں سے اسلام کے قلعہ پر حملہ کیا تو جمعیۃ اسلامی کیمپ میں نظر آنے لگی اور اس کے خلاف خود اس نے بھی ایک مستقل محاذ قائم کر دیا۔ آزادیٔ ہند کے کلہ تک اس نے نہرو کا ساتھ دیا لیکن وقت آنے پر کانگریس کی نہرو رپورٹ کے خلاف معرکۂ مقابلہ بھی گرم کیا تمام کانگریسی لیڈر ساردا بل کی موافقت میں سرگرم تھے اور جمعیۃ اسی بل کے خلاف میں سرگرمی دکھلا رہی تھی وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے دیانتاً اور انصافاً جمعیۃ العلماء پر یہ الزام کوئی باخبر انسان تسلیم نہیں کر سکتا کہ وہ معاذ اللہ ہندو پرست یا کانگریس کے پلیٹ فارم پر بکی ہوئی کوئی جماعت ہے۔ بلکہ یہ صرف اسی درجہ کا ایک خاص اشتراک عمل ہے جیسا کہ بنگال، پنجاب، سندھ اور سرحد کی وزارتوں اور میونسپلٹیوں میں برابر دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔ اسی کی ساتھ یہ باور کرنا بھی بہت مشکل ہے کہ جمعیۃ العلماء نے مسلم حقوق کو ہندوؤں یا کانگریس کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ یہ حقوق ہی کا مسئلہ تھا کہ جمعیۃ العلماء کے ارکان نے مسلم کانفرنس دہلی کے مرتب کردہ اہم حقوق کی تائید کی اور کانگریس کی تائید کو بالائے طاق رکھدیا۔ نہرو رپورٹ کے خلاف رپورٹ مرتب کی لکھنؤ

میں سرعلی امام کی صدارت میں اسلامی حقوق پر خود مستقل غور کیا، یونٹی بورڈ میں دوسری اسلامی جماعتوں کیساتھ ملکر کام کیا اور ۱۹۳۵ء میں مسلم لیگ کو زندہ کرنے کے لئے وہ سب کچھ کیا جس کا اعتراف آج کی لیگ کے سب سے بڑے ذمہ دار کا ضمیر بہتر طریق پر کرسکتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی بڑی شخصیتوں کے قلوب سے حقیقی واقعات کبھی نہیں مٹتے۔ اور آخر میں لاہور کے اجلاس کی پیشکش ماضی اور حال کے درمیان ایک سنہرا ربطہ ہے جس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔

بہرحال اشتراک عمل کا مسئلہ ہو یا مسلمانوں کے حقوق کا یہ الزام غیر منصفانہ ہے کہ جمعیۃ العلماء معاذ اللہ مسلمانوں کی ہونیکی جگہ ہندوؤں یا کانگریس کی ہے اور اس طرح سے کانگریسی جمعیۃ العلماء کے نام سے پکارا جانا جائز خیال کیا جائے۔

مسلم لیگ اور جمعیۃ میں منشاء اختلاف۔ میں جہانتک خیال کرتا ہوں لیگ اور جمعیۃ کے اختلافی مسائل مثل آزادئ ہند کی نوعیت یا پاکستان یا شرکت کانگریس وغیرہا کا اختلاف خود ان دونوں اداروں یا ان کے ذات البین سے پیدا شدہ نہیں ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ یہ اختلاف خود ان کے درمیان میں نہیں بلکہ غیر مسلم اقوام کے اشتراک عمل نے یہ چیزیں قدرتی طور پر پیدا کر دی ہیں۔ اگر غیر مسلم اقوام کو غیر موجود یا غیر دخیل فرض کرلیا جائے تو نہ تقسیم ہند کا جھگڑا بیچ میں آتا ہے نہ شرکت کانگریس کا کوئی سوال رہتا ہے۔ اس لئے یہ غیر مسلم اشتراک عمل ہی ان مسائل کے اختلاف کی تخلیق کا سبب ہوا ہے نہ کہ خود لیگ اور جمعیۃ۔

پھر یہ مسلم غیر مسلم اشتراک عمل بھی اگر غور کیا جائے تو بذاتہ اس نزاع واختلاف کا موجب نہیں کیونکہ اسلام میں غیر مسلموں سے اشتراک عمل کی نظیریں بھی ملتی ہیں جو مسلمانوں کے لئے ہرگز موجب تشویش و نزاع نہیں ہوئی ہیں بلکہ اصل باعث خلجان و نزاع اس شرکت کا وہی ابہام و اجمال ہے جو اتنک رزولیوشنوں یا زیادہ سے زیادہ مفصل فارمولوں کی شکل میں تو سامنے آیا ہے لیکن کسی مسلمہ ضابطہ او منقح دستور کی صورت میں سامنے نہیں لایا گیا۔

اس سلسلہ میں سہارنپور کا فارمولا اور اسیر مرتب شدہ تجویز کراچی بلاشبہ ضروری تفصیلات پر حاوی ہیں لیکن اس سے صرف جمعیۃ العلماء کی اس پالیسی پر روشنی پڑتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق مذہبی وملی کی حامی اور نگراں یا ذمہ دار ہے۔ لیکن یہ چیز میرے خیال میں محل بحث ہی نہیں ہے اور جمعیۃ کا ماضی و حال سامنے رکھکر ہونی بھی نہ چاہئے کہ اس تاریخی حقیقت سے کسی کو انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ اصل محل بحث یا منشاء اختلاف یہ ہے کہ شریک عمل ہمسایہ اقوام ان مسلم حقوق کی مفصلہ دفعات کا کہانتک احترام کرسکتی ہیں یا کریں گی؟ اور انھوں نے ان حقوق کے بارہ میں اپنی رضا وتسلیم کی کہانتک گارنٹی دی ہے۔ اور آیا ان کے نزدیک بھی ہندوستان کے آزاد منطقوں میں اسلامی شریعت اور مسلم حقوق کی وہی نوعیت ہوگی جو جمعیۃ العلماء کے نزدیک ہے یا کم و بیش۔ ظاہر ہے کہ اگر کانگریس کا نظریہ جمعیۃ کے اس نظریہ کے خلاف ہے تو حقیقۃً ان دونوں میں کوئی اشتراک عمل نہیں گو یہ دونوں ادارے زبان وقلم سے اشتراک عمل یا باہمی اتفاق کے دعویدار بنتے رہیں۔ اور اگر ان نظریات میں وحدت پیدا ہوچکی ہے تو وہ کوئی چھپانے کی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اظہار و اعلان ہی بہت سے سیاسی نزاعات کو یک قلم قطع کرسکتا ہے۔ اس لئے اسے منظر عام پر آنا چاہئے۔

سیاسی معاہدہ۔ اگر ہندوستان کے مستقبل کے سلسلہ میں ان حدود کی پوری تشریح و تنقیح نیز مسلم غیر مسلم اشتراک عمل کی ضروری دفعات ایک سیاسی معاہدہ کی صورت میں آجائیں جس کو مسلم مرکزی ادارے اداری حیثیت سے کانگریس کے سامنے رکھیں جس کی تمام دفعات صاف صاف غیر مبہم اور واضح الفاظ میں ہوں تو اس سے وہ جماعتیں بھی مطمئن ہوجائیں گی جو موجودہ اجمال کو اطمینان کی نگاہوں سے نہیں دیکھ رہی ہیں نیز ہندوستان میں مسلمانوں کے من حیث القوم زندہ رہنے کا مسئلہ بھی صاف

ہو جائے گا۔ جو خوش قسمتی سے اب مختلف فیہ نہیں رہا ہے بلکہ تمام مسلم اداروں میں قریب قریب ایک ہی سطح پر با اختلاف عبارات آچکا ہے اور ساتھ ہی ہندوستانی اقوام کی باہمی بے اعتمادی کا علاج بھی ایک حد تک ہو سکیگا کہ وہ اپنی اپنی طے شدہ حدود میں مطمئن ہو کر سرگرم عمل رہیں۔ اور ایک قوم دوسری قوم کی طرف سے بات بات پر چوکنا نہ ہو اور کان کھڑے نہ کرے۔

ہاں اگر جنگ آزادی غیر آئینی طریق پر لڑی جاتی تو شاید اس قسم کے معاہدوں کا کوئی تذکرہ درمیان میں نہ آتا لیکن جبکہ آئین میں رہکر مقاومت کا سلسلہ جاری ہے اور تدریجی آزادی حاصل کیجا رہی ہے تو اس صورت میں اشتراک معاملات کی کوئی مجہول یا مبہم صورت حقیقی طور پر کبھی اطمینان بخش ثابت نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ آج کے جنبہ دارانہ افکار و مقالات سے واضح ہے۔

بہرحال آج کی بین الاقوامی زندگی میں مسلمانوں کی مستقل قومی شخصیت پھر ان کی باہمی وحدت اور پھر ان کی بین الاقوامی حیثیت کا متعین کیا جانا قومی ذمہ داروں کا اور بالخصوص جمعیۃ العلماء کا حقیقی منصب ہے جس پر اسے وقت کی نزاکت کو سامنے رکھ کر غور کرنا چاہئے۔ اور اپنی پالیسی صاف کر دینی چاہئے۔ کیونکہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں جمعیۃ العلماء کی پوزیشن کسی پارٹی کی سی نہیں ہے۔ وہ اپنے بلند پایہ منصب کے لحاظ سے تمام مسلم پارٹیوں کا ایک بندھن ہے جسے سب کے ساتھ خود بھی وابستہ ہونا ہے اور سبکو باہم بھی وابستہ رکھنا ہے۔ اور مجھے اعتراف ہے کہ جمعیۃ نے اس بارہ میں الحمدللہ کبھی پہلو تہی بھی نہیں برتی اگر جمعیۃ العلماء نے دوسری مسلم جماعتوں کو اپنے ساتھ ملانے میں بارہا اقدامات کئے جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں۔ اور اگر ارکان جمعیۃ نے دوسرے مسلم ذمہ داروں کے جھگڑے چکانے میں بھی مخلصانہ جدوجہد کی چنانچہ ۱۹۲۶ء میں سر شفیع اور مسٹر جناح کے اختلافات دور کرانے میں حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر وقت جمعیۃ علماء ہند نے حصہ لیا اور وہ انہی کی مدبرانہ اور جامع تجویز تھی جس پر ان دونوں کی مخالف رائیں جمع ہو گئیں تو آج بھی جمعیۃ اُن سے اور اُن جیسے بزرگوں سے خالی نہیں ہے جن کا سب سے بڑا نصب العین آزادی کے لئے یہ اسلامی وحدۃ اور وحدۃ آفرینی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ جس طرح آزادی ہند کی نوعیت کے بارہ میں جمعیۃ العلماء نے لاہور کے اجلاس میں ایک صاف صاف بیان کے ذریعہ بہت سے اختلافات کا قلع قمع کر دیا ہے اور جس طرح وحدت اسلامی کے بارہ میں اس کے رزولیوشنوں نے اسلامی اجتماعیت کو قریب تر کر دیا ہے جس سے جماعتی تفرق کے لئے عقلاً کوئی گنجائش نہیں رہی ہے۔ اسی طرح وحدۃ ملکی کے بارہ میں بھی اس کی طرف سے مسلم غیر مسلم حدود نظر اور حدود عمل کا ایسا نقشہ سامنے آنا چاہئے جو اس سے متعلقہ نزاعات کو بھی ختم کر ڈالے ورنہ آج یہ مسئلہ جس کا حقیقی تعلق غیر مسلموں سے ہے خود مسلمانوں کے ایک عظیم نزاع کا سبب بنا ہوا ہے۔ خود مسلمانوں کے مابہ النزاع کیا کم تھے کہ اس اضافہ کو بھی گوارہ کیا جائے ہاں مگر اس کی صورت یہ تو ہو ہی نہیں سکتی کہ اس مسئلہ ہی سے دست برداری دیدی جائے۔ کیونکہ جب ایک ہی وطن میں دونوں قوموں کو رہنا ہے تو مشترک مسائل کا سامنے آتے رہنا بھی ناگزیر ہے۔ خصوصاً مسئلہ آزادی ہندوستان کا جوڑ بند تو بغیر کسی دائرۂ اشتراک کے اپنی جگہ بیٹھ ہی نہیں سکتا۔ لیکن یہ اشتراک جس حد تک عقدۂ مجہول یا مبہم پالیسی کی صورت میں رہے اسی حد تک شریک اقوام کو مشوش اور مذبذب رکھیگا۔ اور ان تشویشات کا استیصال حقیقتاً جمعیۃ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کی صورت میں جمعیۃ ہی کو اس بارہ میں بھی شرعی اندازسے اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ جس میں دوسری مسلم جماعتوں کا مشورہ بھی شامل رہنا ضروری ہے۔ اگر ادھر سے متفقہ چیز سامنے آئیگی تو حلقۂ اغیار سے بھی ہر اتفاق کی توقع ہو سکتی ہے۔

<u>آزادیٔ ہند اور سرکیولیس</u>۔ آزادی کے سلسلہ میں ایک جملہ مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ آزادی حقیقتاً جس قوم کو بھی

ملی ہے وہ بظاہر اسباب خود آزادی پسند قوم ہی کی جد وجہد سے منجانب اللہ ملی ہے کسی کے دیے سے کبھی ہاتھ نہیں آئی۔ ایتاء ملک اور نزع ملک حق تعالیٰ نے صرف اپنے لئے رکھا ہے۔ جو انسانوں کی صحیح جد وجہد پر مرتب ہوتا ہے۔ پہلا تغیر وانقلاب خود انسان اپنے اندر کرتے ہیں پھر خدا کی طرف سے باہر کا انقلاب رونما ہوتا ہے۔ کسی قوم سے مانگنے پر نہیں ملتا۔ ورنہ کسی آزاد قوم سے آزادی مانگنا درحقیقت اسے غلام بنانے کا حکم دینا ہے۔ جس کو ظاہر ہے کہ وہ اپنی خوشی سے کبھی قبول نہیں کرسکتی۔ ملا بس میں انگریز ہوں یا اور کوئی قوم۔ پھر بھی اگر کوئی قوم آزادی دینے کا ادعاء کرتی ہو تو یا وہ جان بوجھکر مخلوق کو دھوکہ دینا چاہتی ہے یا انتہائی مجبوری میں کسی زبردست دباؤ سے ایسا کررہی ہے۔

سر کرپس آزادی دینے کے نام پر آئے تھے جو بظاہر اسباب حیرتناک تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء نے اجلاس لاہور میں اس عقدہ کو کھولدیا تھا کہ یہ آمد امیدوں کا مرکز نہ بننی چاہئے۔ لیکن بہرحال ملک کے لئے ان کا آنا خوش آیند سمجھا گیا۔ مگر ان کی روانگی پر واضح ہوا کہ جانا اس سے بھی زیادہ خوشگوار تھا۔ کیونکہ ملک کی یہ آرزو پوری ہوگئی کہ وہ صاف غلامی کے جال سے نکلکر ابھی نئی غلامی کے جال میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ان کی اسکیم گہن میں آئے ہوئے چاند کی طرح تھی جس سے کسی کا گھر بھی روشن نہ ہوا۔ انھوں نے ایک ہاتھ سے آزادی دی تو اسی وقت دوسرے ہاتھ سے لیلی۔ یہ آزادی نام کی بھی تھی بعد از وقت بھی تھی اور پھر محض اپنی غرض کے لئے تھی اس لئے الحمد للہ کہ ہندوستان کی غیور قومیں اس بار احسان سے سبک سر رہیں۔ آزادی کے مطالبوں پر ہمیشہ یہی کہا گیا کہ ہندوستانی کسی بات پر متفق ہوکر مانگیں تو لیلیں سو ملک باوجود ہمہ نوع اختلافات کے مطالبۂ آزادی میں متفق تھا لیکن پھر بھی آزادی دینے کا وعدہ شرمندۂ وفا نہ ہوا۔ ملک نے سر کرپس کے سامنے ایک زبان ہوکر ڈیفنس کا محکمہ طلب کیا مگر پھر بھی مراد پوری نہ ہوئی۔ خود کرپس یہ کہکر آئے کہ وہ آزادی ہی کا تحفہ پیش کرنے کیلئے آرہے ہیں۔ مگر پھر بھی آزادی نہ ملی۔ اسلئے یہ جملہ بہرحال صحیح ثابت رہا کہ آزادی دی نہیں جاتی۔ خصوصاً جبکہ آزادی دیئے جانیکا ادعاء اس قوم کی طرف سے کیا گیا ہو جو نہیں جانتی وفا کیا ہے؟ اور جس کے دعاوی اور مواعید کبھی شرمندۂ وفا وعمل نہیں ہوئے۔ اس لئے آزادی کے لئے ہر قسم جد وجہد ہمیں خود ہی کرنی چاہئے۔ اور مالک الملک پر بھروسہ کرکے بڑھتے رہنا چاہئے۔ جس کے ہاتھ میں ایتاء ملک اور نزع ملک ہے اسی کی مدد ملک کے ایتاء و نزع کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

قومی بچاؤ۔ اس وقت ملک کے سر پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان سے کیا برس پڑے۔ آجکل کی جنگیں قوت آزمائی نہیں بلکہ تباہی و بربادی اور ایک قہر الٰہی ہیں۔ جنکا تعلق فقط حکومت یا فوج ہی سے نہیں ہوتا بلکہ تباہی وہلاکت میں شہری لوگ بھی برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت کے فرائض حکومت پر چھوڑ کر خود شہریوں کو بھی اپنی حفاظت کا پورا سامان اور تہیہ کرنے کی ضرورت ہے اور خود قوم پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ لڑائی کے منطقوں میں انسانی عزت آبرو اور بچے کھچے مال و دولت کا پورا پورا تحفظ کیا جائے۔ جمعیۃ العلماء نے بھی قومی بچاؤ کیلئے قابل قدر اقدام کیا ہے اور اس کام کے لئے رضا کار بھرتی کئے جارہے ہیں۔ اس لئے تمام اہل ملک کا فرض ہے کہ بطور خود بھی اور ذمہ دار قومی جماعتوں کی ساتھ منسلک ہوکر بھی ملکی دفاع میں حصہ لیں اور انسانی ہمدردی کے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

دفاع ملی کی یہ خدمت اگر منظم طریق پر کیجائے تو یہ بھی حصول آزادی کی جد وجہد کا ایک سنہرا حصہ ہوگی کیونکہ اپنے دیار و رجال کی طرف سے خود مدافعت کرنا آزاد اقوام ہی کا پیشہ ہوسکتا ہے۔ غلام اور محکوم قومیں جن کے ذہنوں میں خود اختیاری کی تڑپ باقی نہ رہی ہو وہ ہمیشہ اپنا بار دوسروں پر حکام پر اور اپنے زوردار آقاؤں پر ڈالنے کی خوگر ہوتی ہیں۔ پس اگر آج ہندوستانی

اپنی غیرت وحمیت کو کام میں لاکر اپنی حفاظت کے فرائض خود انجام دیں گے تو وہ یقیناً اس کا ثبوت ہوگا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے آرزومند ہیں اور باعزت اقوام میں اپنے لئے باعزت مقام چاہتے ہیں۔

یہاں تک یہ خیالات پریشان آزادئ وطن اور وحدۃ اسلامی کے سلسلہ میں عرض کئے گئے۔

اسلامیت ۔ اب اسی کے ساتھ مجھے ایک جملہ یہ بھی عرض کرنا ہے کہ یہ آزادی یا وحدۃ یا اتحاد جماعات خود بذاتہ مقصود نہیں جب تک کہ کسی پاکیزہ نصب العین کے لئے نہو ورنہ ظاہر ہے کہ کسی معصیت پر مسلمانوں کا آزادانہ اتحاد کر لینا اتحاد تو ہوگا مگر مطلوب اور قابل ستائش اتحاد نہیں ہوسکتا۔ اس لئے وحدۃ اسلامی کے ساتھ اس وحدۃ میں اسلامیت بھی اُسی درجہ ضروری ہے جس درجہ یہ وحدۃ ضروری ہے۔ جس طرح جاہلیت یا انگریزیت یا نازیت وغیرہا اپنے اپنے تحتی پروگراموں کے لئے ایک جامع عنوان کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے نیچے زمانہ جاہلیت یا حال کی انگریزی جاہلیت کے تمام رسوم وشعائر اور فکر ونظر کے ذخائر آجاتے ہیں اسی طرح اسلامیت کے جامع عنوان کے نیچے اسلامی فکر وعمل خلق و اعتقاد رنگ ڈھنگ خوبو۔ وضع قطع اور شعائر وعلائم سب مندرج ہیں۔ جس کے بغیر ہم مسلمانوں کی کسی نقل وحرکت کو اسلامی نہیں کہہ سکتے۔ پس اسلامیت ایک روح ہے کہ اسے نکالکر فکر وعمل کا کوئی بھی خاکہ تیار کیا جائے تو وہ محض قومیت کا ایک ڈھانچہ ہوگا جس میں روح نہ ہوگی خواہ وہ حریت ہو یا وحدۃ اسلامی اور جسد بے روح لاشہ ہے جس میں نہ حقیقت ہے نہ پائیداری۔

اس لئے ہماری آزادی کی جد و جہد جو ہمارا شرعی فریضہ ہے اسلامی رنگ پر صرف اسلامیت ہی کی خاطر ہے اور ہوسکتی ہے یہ سعی محض قومی برتری اور تفوق یا کسی عصبی اقتدار کے لئے نہیں ہے ورنہ یہ تو وہی جبر واستبداد ہوگا جس کے خلاف جمعیۃ العلماء کا یہ پلیٹ فارم بنایا گیا ہے۔ یا بجنسہ اسی الزام کو سر لے لینا ہوگا جو آج کی متسلط طاقتوں پر ہم خود عائد کر رہے ہیں۔ نیز اس صورت میں ملک کی ہر اقلیت واکثریۃ کے لئے یہ خواہش جائز تصور کیجائے گی کہ وہ اپنی برتری کیلئے دوسری قوم کا تفوق مٹانے کی کوشش کرے۔

اس لئے ہماری یہ ساری جد و جہد بجائے قومی یا وطنی اقتدار قائم کرنے کے صرف فطرۃ الٰہی کا اصولی نظام حکومت قائم کرنیکے لئے ہے۔ لتکون کلمۃ اللہ العلیا اور ویکون الدین کلہ للہ۔

اس اصول پر اسلام کی یہ آواز اور آزادی کی یہ جد وجہد صرف قوۃ متسلط ہی کے خلاف تک محدود نہیں رہ سکتی بلکہ ہر اس طاقت کے خلاف بلند ہوگی جس کا تسلط محض ذاتی اقتدار واستبداد کے لئے ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہ ہو خواہ وہ کوئی مسلم طاقت ہی کیوں نہ ہو؟ آخر علماء اسلام کی حریت نواز صدائیں خود اسلامی سلطنتوں میں امراء وسلاطین اسلام کے خلاف بھی اسی طرح بلند ہوئی ہیں جس طرح آج غیر مسلم طاقتوں کے خلاف اٹھ رہی ہیں۔ حالانکہ اُس وقت ان کے ذاتی اور قومی اقتدار کا پرچم بہت بلندیوں پر لہرا رہا تھا۔ پس علماء کی یہ آواز اگر شرعی نقطۂ نظر سے ہے تو وہ اپنی یا کسی اپنے کی حکومت کی خاطر نہیں بلکہ صرف حکومت الٰہی اور قانون فطرۃ کے معیار سے ہے اور اگر وہ اس سلسلہ میں کوئی جامع اور مکمل نظام اور پروگرام پیش کریں تو اپنوں ہی کو نہیں بلکہ دوسری اقوام کو بھی اسے غیر متعصبانہ طریق پر قبول کرنا چاہئے۔ کہ وہ ان کی کوئی قومی چیز نہیں جس سے دوسری قوم کو کترانے کا موقعہ ہو۔ بلکہ وہ اس سرچشمۂ الٰہی سے ہے جس کا ماننا کسی قوم پر بھی شاق نہیں ہے

پس جمعیۃ العلماء سے زیادہ آج کون احق ہے کہ اس کی یہ جنگ اسلامیت ہی کی خاطر ہو اور اسلامی ہی رنگ پر ہو۔

اسلامی اخلاق ۔ جو چیز زیادہ سے زیادہ جمعیۃ کی توجہ کی مستحق ہے وہ یہ ہے کہ آج مسلمانوں میں قول کی تو کمی ہی

نہیں عمل کی بھی فی الجملہ کمی نہیں ہے۔ لیکن اگر کافی حد تک کمی ہے تو وہ ان اسلامی اخلاق کی ہے جن کی بدولت اقوام کے قلوب مسلمانوں پر فریفتہ ہو جاتے تھے۔ اور وہ دوسروں کو بآسانی اپنی طرف جھکا کر انھیں اپنے سے باہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ جن اخلاق نے اسلام کی طرف اقوام کی رجوعات کو اس حد تک پہونچا دیا تھا کہ حضرت عمر ابن عبد العزیز کی خلافت میں بعض نارسا مدبروں نے اس رجوع کو طاقت سے روکنے کی صلاح اس لئے پیش کی تھی کہ غیر مسلموں کے باقی نہ رہنے سے کہیں بیت المال خراج اور جزیہ سے خالی نہ رہ جائے جسکو خلیفۂ عادل نے روکدیا۔ پس یا تو وہ وقت تھا کہ غیر اقوام خود ہماری طرف جھکتی تھیں اور ہم پھر بھی اپنے استغناء کے محافظ تھے اور آج اس کے برعکس قصہ ہے۔ اس لئے جمعیۃ العلماء ہی کا پلیٹ فارم اسکیلئے بھی احق ہے کہ وہ مسلمانوں کے موجودہ غیر اسلامی اخلاق میں انقلاب کرکے انھیں قدیم سطح پر لانے کی سعی کرے اور ان میں اسلامی اخلاق۔ صدق مقال۔ وفاء عہد۔ صفائی معاملات۔ رعایت حدود۔ غیر جانبدارانہ عدل۔ بے رو رعایت اعلان حق۔ خیر خواہی خلق اللہ۔ ایثار و ہمدردی۔ لین قول۔ پاکدامنی اور عفت۔ اخلاص وللہیت۔ یکسانیٔ ظاہر و باطن۔ سادگی و بے تکلفی۔ عبدیت و تواضع۔ چشم پوشی و مسامحت۔ درشت کلامی سے اعراض جذبات سے یکسوئی۔ تفوق سے گریز۔ اور اشتعال انگیزی سے اجتناب۔ سخن پروری اور بات کی پچ سے بچاؤ۔ رسوم پرستی اور نمائشوں سے بے تعلقی حقیقت دوستی اور معیار حق سے کہنا اور سننا وغیرہ پیدا کرنے کی راہیں نکالی جائیں تاکہ وہ ان دینی اور ربانی اخلاق کی بدولت اقوام عالم میں اپنا حقیقی مقام پا سکیں اور آج کے طاغوتی اخلاق اور لادینی کی نحوست میں گھر کر مہالک و مصائب کا نشانہ نہ بنیں

آج یورپ جن مہلک اور خطرناک بلاؤں میں مبتلا ہے اور جس سے اسکا امن چین سب سمندروں میں غرق ہواؤں میں منتشر اور زمینوں میں دفن ہو رہا ہے اور وہ آخرت کا عذاب نار دنیا ہی میں آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اس کی بنیادی اور اصلی وجہ صرف یہی ہے کہ اس کے پاس قانون ہے دین نہیں۔ عقل ہے وحی نہیں۔ خود ساختگی ہے بیساختگی نہیں اخلاق بہائم و شیاطین ہیں اخلاق انبیا نہیں۔ مادیت ہے روحانیت نہیں ان کی پشت پر دو یا تین تہائی دنیا کا سواد ہے مگر خالق کا نور نہیں۔ ظاہر ہے کہ محض قانون سے دنیا میں امن کبھی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں تدین نہو ورنہ آج کی دنیا میں ضرور ہوتا کہ تو آئین کی کمی نہیں۔ محض مخلوقاتی وسائل اور مادی شوکتوں سے بچاؤ کبھی نہیں ہو سکتا جب تک حق و صداقت کی روح نہ ہو ورنہ آج یورپ میں یہ آگ نہ لگتی کہ وہاں وسائل کی کوئی ادنی کمی نہیں۔ محض عقل کبھی صحیح راہ نہیں دکھا سکتی جب تک کہ اس کے ساتھ وحی نہ ہو۔ ورنہ آج کے یورپین مدبرین سب سے زیادہ صراط مستقیم کے راہرو یا بقول بعض اصلی مسلم قانت ہوتے کہ ان کی عقل و کیاست حد افراط تک پہنچ چکی ہے۔

بہر حال جب تک ملک کے ساتھ دین نہ ہو آئین کے ساتھ تدین نہ ہو اور ضوابط کے ساتھ روابط صحیح نہ ہوں اور بالفاظ دیگر حریت و آزادی اور وحدت و تنظیم کے ساتھ اسلامیت نہو مسلمانوں کے بحیثیت مسلم ہونے کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے۔ پس ہمیں آزادی وطن بھی آزادی مذہب ہی کی خاطر عزیز ہے اور اسی تکمیل اخلاق اور خلق عظیم پر لانے کیلئے جمعیۃ العلماء جس حد تک بھی مسلمانوں کی اس اخلاقی حقیقت کی تعمیر میں جد و جہد کریگی۔ اپنے حقیقی فرائض انجام دے گی۔ جس میں انشاء اللہ دار العلوم دیوبند بھی اس کی ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا اور اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہوگا

حضرات کرام یہی تین اصولی اور بنیادی مقاصد حریت۔ وحدۃ اور اسلامیت میرے پیش نظر تھے جنکو اپنے کج مج الفاظ میں جرأت و جسارت کرکے خلاصانہ طریق پر بطور ایک یادداشت کے پیش کر دیا۔ یہ ایک بے بضاعۃ طالب علم کی

چند منتشر افکار تھے جن کو ان تین سرخیوں کے ماتحت بامید قبول عرض کر دیا گیا۔

اب خاتمۂ کلام پر میں چاہتا ہوں کہ سیاست اسلامیہ کے یہ تینوں مقاصد میں نے شریعت کے جن مأخذ سے اخذ کئے ہیں اُس کو بجنسہٖ پیش کر کے ان سطور کو ختم کر دوں۔

حضرات جس طرح شریعت مقدسہ نے اسلامی دیانت کے پانچ رکن بتائے ہیں جن کو بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اللہ کے یکتا معبود ہونے کی گواہی تنہا ایک خدا کے معبود ہونے کی گواہی دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دینا اور نماز کو درست کر کے پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اسی طرح اسلامی سیاست کے بھی پانچ ہی رکن ارشاد فرمائے ہیں جنکو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں حدیث قدسی کے رنگ میں روایت کیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

انی آمرکم بخمس اللہ امرنی بھن الجماعۃ والسمع والطاعۃ والہجرۃ والجہاد فی سبیل اللہ ان من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یُراجع ومن دعا بدعوی جاہلیۃ فھو من جھنم قالوا یارسول اللہ وان صام و صلّٰی؟ قال وان صام وصلّٰی وزعم انہ مسلم (رواہ احمد)

میں حکم دیتا ہوں تمکو پانچ باتوں کا کہ اللہ نے بھی مجکو انہی پانچ باتوں کا حکم دیا ہے جماعت جماعت اور سمع وطاعت اور ہجرت اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا حقیقت یہ ہے کہ جو بھی جماعت کے دائرہ سے بالشت بھر بھی نکل گیا اس نے اسلام کا حلقۂ اطاعت اپنے گلے اوتار پھینکا۔ بجز اسکے کہ وہ پھر رجوع کرلے۔ اور جو شخص بھی کسی قسم کی جاہلیت کا کوئی دعوے کرے گا وہ جہنم سے ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور اس زعم میں رہے کہ وہ مسلمان ہے۔

اس حدیث میں سب سے پہلی تعلیم شیرازہ بندی اور جماعتی وحدۃ کی ہے جس سے مسلمانوں کا متحدہ نظام قائم ہوسکے اور وہ چونکہ بغیر مرکزی اطاعت کے قائم نہیں ہوسکتا اس لئے سمع وطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور سمع وطاعت چونکہ ایک مشکل اور شاق کام تھا اس لئے اس کو اتنے شدید تاکیدی الفاظ میں ارشاد فرمایا گیا کہ جماعت سے بالشت بھر نکل جانے کو اسلام کا حلقۂ اطاعت گلے سے نکال پھینکنے کے مرادف فرمایا گیا۔ اسی منظم جماعت کو میں نے وحدۃ اسلامی سے تعبیر کیا ہے۔ پھر اس وحدۃ اسلامی کی غرض وغایت آزادی تھی جس کی نوعیت ہجرۃ و جہاد کے لفظ سے بتلائی گئی ہے۔ یعنی حق اختیار کر کے غیر حق کی غلامی سے کلیۃً آزاد ہو جاؤ خواہ اس راستہ میں جان دینی پڑے یا وطن چھوڑنا پڑے بس ہجرۃ خواہ حسی ہو یا معنوی اور جہاد خواہ لسانی ہو یا سنانی غیر حق کی شوکت توڑنے اور حق وصداقت کی شوکت کو اس سے آزاد رکھنے کے لئے ہے۔ اسی مقصد کو میں نے اس تحریر میں حریت سے تعبیر کیا ہے۔

پھر دعوائے جاہلیۃ کو حرام فرمایا گیا جو ضد ہے اسلام اور اس کے پروگرام کی اور یہ اصولی قاعدہ ہے کہ ایک ضد سے روکا جانا دوسری ضد کی طلب اور ماموریت کو مقتضی ہوتا ہے۔ اس لئے اسلامی پروگرام کا مطلوب و مامور بہ ہونا بھی اسی

حدیث سے نکل آیا ہے۔ اسی کے ساتھ حدیث میں اس وحدۃ جماعت اور ہجرۃ وجہاد یا آزادی کے ذکر کے بعد آخر میں دعوائے جاہلیت سے روکے جانے کا منشا یہ ہے کہ آزادی اور سیاسی جدوجہد میں جو اسلام کے نام پر ہو جاہلیت کی کوئی شان نہ آنے پائے بلکہ وہ اسلامیت اور اسلامی رنگ ڈھنگ سے معمور رہنی چاہئے۔ پھر جاہلیت کو بھی نکرہ لاکر عموم کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جاہلیت اولیٰ ہو جو عرب کی جاہلیت تھی یا جاہلیت اخریٰ ہو جیسا انگریزی جاہلیت ہے دونوں کے رنگ سے یہ اسلامی سیاست اور جنگ آزادی بَری رہنی چاہئے۔ وہ جب خالص اسلام کے لئے ہے تو اسلامی ہی طرز پر رہنی بھی چاہئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث نے اسلامی سیاست کے پانچ رکن بتلائے اور ان پانچ کا حاصل بھی تین چیزیں ہیں جو اس تحریر میں بطور مقاصد سہ گانہ کے عرض کیگئیں یعنی حریت۔ وحدۃ اور اسلامیت اور وہ تینوں حسن اتفاق سے ایک ہی نص سے ثابت ہوگئے۔ فللہ الحمد والمنت۔

اب میں اپنے بزرگوں کے مکرر شکریہ اور دعاء توفیق پر اس ناچیز تحریر کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کا بول بالا کرے اور دشمنان اسلام کا مونھ کالا کرے۔ ہمارا وطن اور مذہب آزاد ہو اور شعائر اللہ کی حکومت عالم میں قائم ہو۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

احقر العباد محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند
(۷ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء یوم الخمیس)

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۷۵۱	فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم تعمیر وانی بہاولپور	[illegible]	دوامی
۲	۷۵۲	محمد عثمان صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ مقام سوپول دربھنگہ	ے	؍؍
۳	۷۵۵	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	اوقاف
۴	۷۸۰	آمدنی وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبدالمومن صاحب	[illegible] ۱۲/	؍؍
۵	۷۸۱	آمدنی کرایہ مکان موقوفہ قاری صاحب مرحوم دیوبند	[illegible] ۱۲/	؍؍
۶	۷۸۲	از ریاست بھوپال مرسلہ جناب حاجی قاضی محمد حسن صاحب مدظلہ گورنمنٹ بھوپال	[illegible]	دوامی
۷	۸۲۸	آمدنی رقم ڈگری شدہ شبیر حسن کرایہ دار دیوبند	۸/	اوقاف
۸	۸۵۸	فتح محمد صاحب اعزازی سکرٹری انجمن تعلیم القرآن سلطانپور لودھی ضلع جالندھر	[illegible]	دوامی
۹	۹۷۴	آمدنی وقف کھرنجہ احمد پور پرگنہ دیوبند بذریعہ سوریش دت صاحب رئیس دیوبند	[illegible]	اوقاف
۱۰	۱۰۴۲	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	؍؍
۱۱	۱۰۴۶	سید سعادت علی صاحب معرفت کیو۔کیو ایچ۔کیو۔آئی۔ایچ۔کیو۔ پونہ	عہ	دوامی
۱۲	۱۱۵۵	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ محمد یوسف صاحب پان فروش چوک بازار رڑکی ضلع سہارنپور	ے ۶/	اوقاف

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳	۱۲۴۶	آمدنی وقف حکیم محمد اسمعیل صاحب مرحوم مرسلہ مسماۃ خدیجہ صاحبہ محلہ سید واڑہ نگینہ ضلع بجنور	لعہ	اوقاف
۱۴	۱۲۸۲	آمدنی وقف موضع بھابسی تحصیل دیوبند	۱۰/	؍؍
۱۵	۱۲۸۳	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	؍؍
۱۶	۱۲۸۴	آمدنی وقف شاملی ؍؍	۱۵/۸ [illegible]	؍؍
۱۷	۱۲۸۵	آمدنی وقف دہرہ دون	۵/	؍؍
۱۸	۱۲۹۲	مولوی حکیم محمد حسن صاحب اخلاق سنگارودی نیا دی بر مکان بابو وکیل احمد خان صاحب محلہ کنہیا کہتہ ریاست بنارس	[illegible]	دوامی
۱۹	۱۳۷۴	آمدنی وقف انبالہ مکان ۱۱ بابتہ ڈگری مرسلہ مستری محمد رفیق صاحب کرایہ دار	۵/	اوقاف
۲۰	۱۴۵۴	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	؍؍
۲۱	۱۵۰۸	آمدنی وقف مولوی عبدالواحد صاحب مرحوم مرسلہ حکیم حبیب الرحمن صاحب شاہجہانپور	۸/	؍؍
۲۲	۱۵۱۴	آمدنی کرایہ دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	[illegible]	؍؍
۲۳	۱۶۳۵	از ریاست عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن	[illegible] ۸۹/۶	دوامی

میزان کل [illegible] ۲/۶/۴

نوٹ، تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اگر آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دار العلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کر کے دار العلوم کی مستقل امداد فرما رہے ہیں

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۲۱	عبد الصبور خانصاحب قصبہ سردہنہ ضلع میرٹھ	لمہ	دوامی بہی خواہان
۲	۶۲۲	محمد اسمٰعیل خانصاحب " "	لمہ	"
۳	۶۲۳	مولوی عبد المجید خان صاحب " "	لمہ	"
۴	۶۲۴	محب اللہ خانصاحب خیر نگر دروازہ شہر میرٹھ	لمہ	"
۵	۶۲۵	منشی ابرار حسین خانصاحب جفت فروش دہلی بازار "	لمہ	"
۶	۶۲۶	حافظ نور محمد صاحب خیاط " "	۸ر	"
۷	۶۲۷	محمد اسمٰعیل صاحب عطاری بازار بزازہ "	۴ر	"
۸	۶۲۸	محمد حنیف صاحب سوداگر محلہ نقارچیان "	۳ر	"
۹	۶۲۹	شیخ معین الدین صاحب جفت فروش دہلی بازار "	۸ر	"
۱۰	۶۳۰	محب اللہ خانصاحب یونین بسکٹ فیکٹری خیر نگر بازار	لمہ	"
۱۱	۶۳۱	شیخ محمد عمر صاحب سوداگر ریگ دہلی بازار "	لمہ	"
۱۲	۶۳۲	شیخ رفیع الدین صاحب جفت فروش "	۸ر	"
۱۳	۶۳۳	بشیر احمد صاحب منیجر ٹاٹا کمپنی " "	۴ر	"
۱۴	۶۳۴	عبد الرشید صاحب ہیڈ ماسٹر بازار بزازہ "	۸ر	"
۱۵	۶۸۹	محمد اسحاق صاحب خلف قاضی جلال الدین سلہٹ	لمہ	"
۱۶	۶۹۰	عبد السبحان صاحب بی۔اے ساکن کاتیا "	لمہ	"
۱۷	۷۰۶	حاجی عظیم اللہ خانصاحب علاقہ بیروا جنگل گورکھپور	لمہ	"
۱۸	۷۰۷	عبد القادر صاحب " "	لمہ	"
۱۹	۷۰۸	شمس الحق صاحب ٹھیکیدار جنگلات بمر نیدہ " "	۶	"
۲۰	۷۰۹	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ دار العلوم دیوبند	۳ر	"
۲۱	۷۰۷	مولانا محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ دہلی	۵	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲	۸۳۵	حاجی علی حسن صاحب محلہ اسلام پور نارنول	لمہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان
۲۳	۸۳۶	غلام محی الدین صاحب کوتوال شہر سہارنپور	صہ	"
۲۴	۸۳۷	حاجی ناظر صاحب ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ کیلاشپور "	لمہ	"
۲۵	۸۳۸	منشی یوسف علی خانصاحب " "	لمہ	"
۲۶	۸۳۹	حاجی رمضانی صاحب باورچی " "	لمہ	"
۲۷	۸۴۰	مولوی سید محمد امیر صاحب لوہانی سرائے "	۸ر	"
۲۸	۸۴۱	حاجی حبیب احمد صاحب نیا بازار "	لعہ	"
۲۹	۸۴۲	قاضی عبد الملک صاحب قصبہ رامپور ضلع "	سے	دوامی بہی خواہان
۳۰	۸۴۳	حافظ داؤد احمد صاحب محلہ قاضی " "	ست	"
۳۱	۸۴۴	محمد ابراہیم صاحب محلہ قصابان "	لمہ	"
۳۲	۸۴۵	رحمان بخش صاحب رحمان منزل " "	لمہ	"
۳۳	۸۴۶	مولانا عبد القیوم صاحب پیرزادگان " "	سے	"
۳۴	۸۴۷	حافظ عبد العزیز صاحب محلہ محل " "	لعہ	"
۳۵	۸۴۸	سیٹھ برہان احمد صاحب " " " "	لمہ	"
۳۶	۸۴۹	نہال احمد صاحب خیاط محلہ ظہوریان " "	۴ر	"
۳۷	۸۵۰	صدیق احمد صاحب محلہ قصابان " "	۸ر	"
۳۸	۸۵۱	احمد اللہ صاحب " " "	لمہ	"
۳۹	۸۵۲	چودھری حبیب احمد صاحب " " "	لمہ	"
۴۰	۸۵۶	محمد فضل صاحب امین آبپاشی قصبہ نانوتہ "	لمہ	"
۴۱	۸۹۰	سمیع اللہ خانصاحب " "	عمہ	"
۴۲	۹۲۲	مولانا محمد حسن صاحب فاضل دیوبند حیدرآباد سندھ	سے	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳	۹۷۷	مولوی شمس الدین صاحب بہادر ڈپٹی پریذیڈنٹ کیبنٹ وزیر تعلیم بہاولپور	مار	دوامی بہی خواہان
۴۴	۹۷۸	میر سراج الدین صاحب سابق چیف جج "	عـہ	"
۴۵	۹۸۰	سید محمد نیاز احمد صاحب ہیڈ کلرک پبلسٹی آفس " برائے ایصال ثواب حضرت شیخ الہند صاحبؒ	صہ	"
۴۶	۹۸۱	ایم - اے مجید صاحب پرنسپل کالج "	لعہ	"
۴۷	۹۸۳	مولانا مولوی عبد اللہ صاحب مدرس جامعہ عباسیہ "	لـہ	"
۴۸	۹۸۴	حافظ عثمان احمد صاحب انصاری میونسپل سپروائزر "	صہ	"
۴۹	۹۸۹	چودھری علی احمد صاحب نعت کلرک پبلسٹی آفس "	لـہ	"
۵۰	۹۹۰	مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ عباسیہ "	لـہ	"
۵۱	۹۹۲	مولوی غلام محمد صاحب پرائیویٹ سکرٹری سرکار عالی "	صہ	"
۵۲	۱۰۰۰	عالیجناب کرنل مقبول حسن صاحب ہوم منسٹر گورنمنٹ "	مار	"
۵۳	۱۰۲۶	ملا علی حسن خانصاحب دفعدار انڈو ضلع لدھیانہ	لـہ	"
۵۴	۱۰۲۹	شاہ عزیز حسین صاحب مدرس فارسی دارالعلوم دیوبند	لـہ	"
۵۵	۱۰۳۱	محمد یسین صاحب محلہ شیخزادگان قصبہ نانوتہ سہارنپور	لـہ	"
۵۶	۱۰۵۴	فتح محمد خاں صاحب موضع آبہہ ضلع سہارنپور	۱۰ر	"
۵۷	۱۰۵۵	محمد سعید خانصاحب " "	لـہ	"
۵۸	۱۰۵۶	چودھری قطب الدین صاحب مکھیا موضع ماجری "	لـہ	"
۵۹	۱۰۵۷	محمد عمر خانصاحب ضلعدار پنشنر موضع بمیالہ "	لـہ	"
۶۰	۱۰۵۸	مولانا شفیق محمد خانصاحب " آبہہ "	لـہ	"
۶۱	۱۰۵۹	حاجی رفیق محمد خانصاحب " "	لـہ	"
۶۲	۱۰۶۰	وزیر حسن صاحب محلہ قصابان قصبہ رامپور "	لـہ	"
۶۳	۱۰۶۱	بابو فیاض علیخاں صاحب قصبہ کیلاشپور "	لـہ	"
۶۴	۱۰۶۲	چودھری محمد یوسف صاحب محلہ گوجرواڑہ دیوبند "	لـہ	"
۶۵	۱۰۶۳	حاجی محمد حنیف خانصاحب موضع پٹھانپورہ "	لـہ	"
۶۶	۱۰۶۴	" رفیق محمد خانصاحب "	لـہ	"
۶۷	۱۰۶۵	چودھری حاجی سراج الدین صاحب موضع رتن گڑھ	صہ	"
۶۸	۱۰۶۶	مسماۃ جنت النساء صاحبہ موضع ماجری "	لـہ	"
۶۹	۱۰۶۷	مولوی سید محمد امیر صاحب بازار لوہانی سرائے "	۱۰ر	"
۷۰	۱۱۲۳	مستری محمد اسمٰعیل صاحب سبزی منڈی دہلی	۳ر	دوامی بہی خواہان
۷۱	۱۱۲۴	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر "	۸ر	"
۷۲	۱۱۲۵	حاجی مقبول الٰہی صاحب بنگش بیرون لاہوری "	۲ر	"
۷۳	۱۱۲۶	عبد الوحید صاحب بازار لال کنواں "	۱ر	"
۷۴	۱۱۲۷	محمد سلطان صاحب " " "	۱ر	"
۷۵	۱۱۲۸	اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب " "	۱ر	"
۷۶	۱۱۲۹	حافظ محمد نذیر صاحب " "	لـہ	"
۷۷	۱۱۳۰	حافظ محمد زکریا صاحب امام مسجد سنوبی "	۳ر	"
۷۸	۱۱۳۱	محمد مختار صاحب سوداگر بازار لال کنواں "	۱ر	"
۷۹	۱۱۳۲	محمد رفیق الرحمٰن صاحب تاجر جنت بلیماران "	۳ر	"
۸۰	۱۱۳۳	شیخ محمد مہتاب صاحب لیدر مرچنٹ " "	لـہ	"
۸۱	۱۱۳۴	محمد یعقوب صاحب متصل سانڈنی والی مسجد تیلی واڑہ	۲ر	"
۸۲	۱۱۳۵	حافظ محمد فاروق صاحب گلی ساربان تیلی واڑہ دہلی	۸ر	"
۸۳	۱۱۳۶	حاجی کریم اللہ صاحب چھلنی والے سرائے حافظ بنو "	۴ر	"
۸۴	۱۱۳۷	شیخ سراج الدین صاحب فرم احمد تلین " "	لـہ	"
۸۵	۱۱۳۸	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر گلی ٹیکے والی " "	۴ر	"
۸۶	۱۱۳۹	والدہ صاحبہ امان اللہ خانصاحب بروکان اکرام اللہ خانصاحب	۲ر	"
۸۷	۱۱۴۰	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی گلی بیت والی دہلی	۸ر	"
۸۸	۱۱۴۱	شیخ عبد الغفور صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	لـہ	"
۸۹	۱۱۴۲	بشیر احمد صاحب تاجر جنت بلیماران "	۰ر	"
۹۰	۱۱۴۳	شیخ سراج احمد صاحب " "	لـہ	"
۹۱	۱۱۵۴	محمد عزیز صاحب ۲ زین العابدین روڈ علی گڈھ	ســ	دوامی بہی خواہان
۹۲	۱۱۵۶	مجناب عبد الرشید صاحب قصر صحت بریلی شہر	لـہ	"
۹۳	۱۱۵۷	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	ےـ	"
۹۴	۱۱۰۰	شیخ عبد الغنی صاحب آل کلاتھ مرچنٹ بلیماران دہلی	۸ر	"
۹۵	۱۱۶۱	حامد حسن صاحب مسلم اسٹور کھاری باولی "	۴ر	وظیفہ خوردگی بہی خواہان
۹۶	۱۱۶۲	حکیم عبد العزیز صاحب عزیز منزل دو قابضانہ [illegible]	۱۰ر	"
۹۷	۱۱۶۳	مستری بشیر الدین صاحب بہانہ گنج روڈ "	۴ر	"
۹۸	۱۱۶۴	عبد اللہ صاحب ترنک صدر بازار دہلی	۱۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۱۱۶۵	ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب پہاڑ گنج دہلی	مہ	ماہانہ بہی خواہ
۱۰۰	۱۱۶۶	چودھری فضل علی صاحب ٹھیکہ دار 〃 〃	۴ر	〃
۱۰۱	۱۱۶۷	قاضی الطاف الرحمن صاحب بوتل والے لال کنواں	۸ر	〃
۱۰۲	۱۱۶۸	مولانا محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر عربک کالج اجمیری دروازہ	مہ	〃
۱۰۳	۱۱۶۹	ماسٹر عبدالحمید خان صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۰۴	۱۱۷۰	ماسٹر محمد مظفر صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی 〃 〃	۲ر	〃
۱۰۵	۱۱۷۱	ماسٹر انوار الحسن خان صاحب عربک کالج اجمیری دروازہ دہلی	۲ر	〃
۱۰۶	۱۱۷۲	ماسٹر محمد یوسف صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۱۰۷	۱۱۷۳	مولانا عمر الدین صاحب عربی مدرس 〃	۲ر	〃
۱۰۸	۱۱۷۴	حکیم محمد اسحاق صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۳ر	〃
۱۰۹	۱۱۷۵	مستری سید عمر الدین صاحب کارخانہ جھنجھنا روہتک روڈ۔ قرول باغ دہلی	عہ	〃
۱۱۰	۱۱۷۶	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ 〃	مہ	〃
۱۱۱	۱۱۷۷	بابو عبدالمجید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون اکاؤنٹ آفس محلہ نور گنج دہلی	مہ	〃
۱۱۲	۱۱۷۸	حمید اللہ صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی	مہ	〃
۱۱۳	۱۱۷۹	منشی مطلوب الرحمن صاحب بر دکان حمید اللہ صاحب 〃	مہ	〃
۱۱۴	۱۱۸۰	عبدالحمید صاحب حجام چھوٹی مسجد باڑہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۱۱۵	۱۱۸۱	منشی امام الدین صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی 〃	۱۲ر	〃
۱۱۶	۱۱۸۲	عبدالقیوم صاحب فروٹ مرچنٹ 〃 〃	۱۲ر	〃
۱۱۷	۱۱۸۳	عبدالرشید صاحب متصل مسجد کلاں 〃 〃	مہ	〃
۱۱۸	۱۱۸۴	محمد رفیع صاحب نمبردار لال مسجد 〃 〃	۲ر	〃
۱۱۹	۱۱۸۵	وصیت علی صاحب صدیقی دواخانہ باڑہ ہندو راؤ	۴ر	〃
۱۲	۱۱۸۶	ماسٹر اصغر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد 〃	مہ	〃
۱۲	۱۱۸۷	شیخ عبدالرحیم صاحب اینڈ برادرس چاندنی چوک 〃	۸ر	〃
۱۲	۱۱۸۸	حاجی عبدالمتین صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	ے	〃
۱۲	۱۱۸۹	حافظ عبدالغنی صاحب چائے والے صدر بازار 〃	ع	〃
۱۲	۱۱۹۰	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے محلہ کشن گنج 〃	للعہ	〃
۱۱	۱۱۹۱	حاجی محمد مصطفے صاحب سلمہ فروش چتلی قبر 〃	مہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۶	۱۱۹۲	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ دہلی	للعہ	ماہانہ بہی خواہان
۱۲۷	۱۱۹۳	عبدالحکیم صاحب کباب والے جامع مسجد 〃	عہ	〃
۱۲۸	۱۱۹۴	زین العابدین صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	عا	〃
۱۲۹	۱۱۹۵	مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری	عا	〃
۱۳۰	۱۱۹۶	مولانا محبوب الہی صاحب پروفیسر فتحپوری دہلی	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۳۱	۱۱۹۷	محفوظ الہی خان صاحب موضع آبہسہ ضلع سہارنپور	عا	دوامی
۱۳۲	۱۱۹۸	متولی حافظ محمد خلیل صاحب قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر	مدعہ	〃
۱۳۳	۱۲۲۳	ایم۔ او۔ پی۔ ایم بادشاہ کمپنی تاجر چرم پیرمنٹ مدراس	صہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان
۱۳۴	۱۲۲۴	ایم۔ او۔ پی۔ ایم بادشاہ کمپنی تاجر چرم 〃	صہ	〃
۱۳۵	۱۲۲۵	ایم۔ او۔ پی۔ ایم۔ بادشاہ کمپنی 〃 〃	صہ	〃
۱۳۶	۱۲۲۶	ملنگ احمد بادشاہ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۳۷	۱۲۲۷	ملنگ احمد بادشاہ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۳۸	۱۲۲۸	ملنگ احمد بادشاہ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۳۹	۱۲۲۹	حاجی عبدالرحیم صاحب تاجر چرم پیرمنٹ 〃	صہ	〃
۱۴۰	۱۲۳۰	حاجی عبدالرحیم صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۴۱	۱۲۳۱	حاجی عبدالرحیم صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۴۲	۱۲۳۲	ایچ۔ ایم۔ ایس عبدالرحمن صاحب کمپنی تاجر چرم انگیا تانک اسٹریٹ 〃	للعہ	〃
۱۴۳	۱۲۳۳	ایچ۔ ایم۔ ایس عبدالرحمن صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۴۴	۱۲۳۴	او۔ پی عبدالکریم صاحب کمپنی تاجر چرم پیرمنٹ مدراس	صہ	〃
۱۴۵	۱۲۳۵	〃 〃 〃 〃	للعہ	〃
۱۴۶	۱۲۳۶	پی عبدالسلام صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۴۷	۱۲۳۷	〃 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۴۸	۱۲۳۸	〃 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۴۹	۱۲۳۹	کے۔ ایم۔ عبدالقادر صاحب کمپنی تاجر چرم 〃 〃	صہ	〃
۱۵۰	۱۲۴۰	〃 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۵۱	۱۲۴۱	〃 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۵۲	۱۲۴۲	این۔ ڈی عبداللہ صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۳	۱۲۴۴	این ۔ ڈی ۔ عبد اللہ صاحب کمپنی تاجر چرم پرمنٹ مدراس	صہ	دوامی بہی خواہان
۱۵۴	۱۲۴۴	〃 〃 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۵۵	۱۲۴۵	سی ۔ ایل ۔ عبد السبحان صاحب 〃 〃 〃	عہ۵	〃
۱۵۶	۱۲۴۶	مولانا مولوی فخر الحسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری	صہ	〃
۱۵۷	۱۲۵۲	مولانا برکات احمد صاحب اعظمی صدر مدرسہ انجمن اسلامیہ نثار مقام دیوریا ۔ ضلع گورکھپور	عہ	〃
۱۵۸	۱۲۵۳	مولانا ابوبکر صاحب ٹیچر ہائی سکول 〃 〃	عہ	〃
۱۵۹	۱۲۵۴	ڈاکٹر سید آل رسول صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۶۰	۱۲۵۵	مولوی نذیر احمد صاحب مدرس مڈل سکول 〃 〃	عہ	〃
۱۶۱	۱۲۵۶	محمد شفیع خانصاحب محلہ دھمال 〃	عہ	〃
۱۶۲	۱۲۵۷	محمد وحید اللہ خانصاحب انسپکٹر آبکاری 〃	لعہ	〃
۱۶۳	۱۲۵۹	شجاعت علی صاحب تاجر کتب جامع مسجد 〃	عہ	〃
۱۶۴	۱۲۶۰	حافظ ولی محمد صاحب نیازی دواخانہ 〃	عہ	〃
۱۶۵	۱۲۶۴	مولانا علیم اللہ صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ ہدایت المسلمین کرمی دودہارا ضلع بستی	لعہ	〃
۱۶۶	۱۲۶۵	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی	۸ر	ماہانہ بہی خواہان
۱۶۷	۱۲۶۶	حکیم ناصر خلیق صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۱۶۸	۱۲۶۷	منشی محمد صدیق صاحب صدر بازار 〃	عہ	〃
۱۶۹	۱۲۷۲	محمد الیاس صاحب انصاری لال کنواں 〃	۴ر	〃
۱۷۰	۱۲۷۳	مولانا عبد الاول صاحب دفتر جمعیۃ العلماء ہند 〃	۴ر	〃
۲۷۱	۱۲۷۴	انوار الحسن صاحب فائن فیکٹری چتلی قبر 〃	۲ر	〃
۱۷۲	۱۲۶۸	محمد ناظم حسن صاحب صدیقی بجانب مسماۃ تان نی 〃	للعہ	〃
۱۷۳	۱۲۶۹	〃 بجانب ابراہیم مرحوم 〃 〃	۸ر	〃
۱۷۴	۱۲۷۰	ظفر الحسن صاحب صدیقی بجانب والدہ صاحبہ 〃	عہ	〃
۱۷۵	۱۲۷۵	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز نئی سڑک 〃	۴ر	〃
۱۷۶	۱۲۷۶	محمد ایوب صاحب واچ میکر 〃 〃	۱ر	〃
۱۷۷	۱۲۷۷	مولانا قاری شریف احمد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۷۸	۱۲۷۸	حافظ محمد فاضل خانصاحب کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃
۱۷۹	۱۲۷۹	حافظ جمیل احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۰	۱۲۸۰	عبد الغفار صاحب نیا بانس دہلی	۸ر	دوامی ماہانہ
۱۸۱	۱۲۸۱	الطاف الرحمٰن صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۱۸۲	۱۲۹۴	سید عبد الکریم صاحب سیشن جج سیہور بھوپال	سے	دوامی بہی خواہان
۱۸۳	۱۲۹۵	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب ہیلتھ افیسر 〃	لعہ	〃
۱۸۴	۱۲۹۶	سید عبد الحی صاحب منصف سیہور 〃	عہ	〃
۱۸۵	۱۲۹۷	منشی ظفر احمد صاحب وکیل نانوتوی 〃 〃	لعہ	〃
۱۸۶	۱۲۹۸	سردار مقدس محمد خانصاحب جاگیر دار 〃 〃	للعہ	〃
۱۸۷	۱۲۹۹	ماسٹر خدا بخش صاحب ہیڈ ماسٹر 〃 〃	۴ر	〃
۱۸۸	۱۳۰۵	مولانا ابو الخیر صاحب یونانی دواخانہ دیوریا گورکھپور	۸ر	〃
۱۸۹	۱۳۱۲	قاضی عظیم الدین صاحب قضا ریاست بہاولپور	سے	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۰	۱۳۲۲	عبد الستار خانصاحب موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	لعہ	دوامی بہی خواہان
۱۹۱	۱۳۳۷	عبد الکریم خانصاحب سوداگر بھٹہ دھامپور ضلع بجنور	عہ	〃
۱۹۲	۱۳۳۸	منشی محمد اسحاق صاحب پیشکار چونگی 〃 〃	عہ	〃
۱۹۳	۱۳۳۹	منشی محمد شفیع صاحب چوکی چونگی 〃 〃	عہ	〃
۱۹۴	۱۳۴۰	مولانا حکیم حامد حسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۹۵	۱۳۴۱	بشیر احمد صاحب تاجر چوب خیرہ منڈی 〃 〃	لعہ	〃
۱۹۶	۱۳۴۲	اہلیہ صاحبہ حافظ بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۹۷	۱۳۴۳	شیخ قادر بخش صاحب محلہ بند وقچیان 〃 〃	عہ	〃
۱۹۸	۱۳۴۴	مسماۃ فاطمۃ النساء 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۹۹	۱۳۴۵	صوفی محمد یوسف صاحب دوکاندار 〃 〃 〃		〃
۲۰۰	۱۳۴۶	منشی محمد عمر صاحب عطار 〃 〃	عہ	〃
۲۰۱	۱۳۴۷	مولوی سبحان صاحب صدیقی سخاوت منزل للت پور	لعہ	〃
۲۰۲	۱۳۴۹	حافظ محمد ابراہیم خانصاحب پیشکار منصفی 〃	عہ	〃
۲۰۳	۱۳۵۰	مولوی حمید الظفر صاحب جعفری کورٹ انسپکٹر 〃	لعہ	〃
۲۰۴	۱۳۵۱	منشی محمد معین الدین صاحب موٹر والے 〃	عہ	〃
۲۰۵	۱۳۵۷	محمد عثمان صاحب مسجد نواب ولی قصابپورہ دہلی	۸ر	ماہانہ بہی خواہان
۲۰۶	۱۳۵۸	محمد سمیع صاحب کلاں محل کوچہ چیلان	۶ر	〃
۵۰۷	۱۳۵۹	محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ 〃	۱۲ر	〃
۵۰۸	۱۳۶۰	عبد الحمید خانصاحب تاجر نواڑ صدر بازار 〃	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۰۹	۱۳۶۱	حکیم محمد ابراہیم صاحب محلہ کشن گنج پنجابی دواخانہ دہلی	۴ر	ماہانہ بہی خواہان
۲۱۰	۱۳۶۲	فیاض مرزا صاحب روشن آرا روڈ سبزمنڈی 〃	۸ر	〃
۲۱۱	۱۳۶۳	عبدالحفیظ صاحب رجسٹرار طبیہ کالج قرولباغ 〃	۴ر	〃
۲۱۲	۱۳۶۴	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ 〃	ع	〃
۲۱۳	۱۳۶۵	عزیز احمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۱۴	۱۳۶۶	والدہ مولانا سعید احمد صاحب نسیم بلڈنگ 〃 〃	ع	〃
۲۱۵	۱۳۸۷	سبحان خانصاحب کلرک گورنمنٹ مدرسہ عالیہ سلہٹ آسام	عہ	دوامی بہی خواہان
۲۱۶	۱۳۸۸	ابوالحسن صاحب معرفت اسلامیہ کتب خانہ بندر بازار 〃	سے	〃
۲۱۷	۱۳۸۹	احمد حسین صاحب معرفت بی بی ایم نئی سڑک 〃	۸ر	〃
۲۱۸	۱۳۹۰	منشی داؤد خانصاحب مدرس موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	عہ	〃
۲۱۹	۱۴۰۰	حمید اللہ صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۲۰	۱۴۳۶	منشی عزیز الرحمن خانصاحب گول بازار رائپور سی پی	عہ	〃
۲۲۱	۱۴۳۷	ڈاکٹر ابرار حسین صاحب نسیم بلڈنگ قرولباغ دہلی	ع	ماہانہ بہی خواہان
۲۲۲	۱۴۳۸	دختر ڈاکٹر ابرار حسین صاحب 〃 〃	ع	〃
۲۲۳	۱۴۳۹	مستری ولی الدین صاحب روشن آرا روڈ 〃	۸ر	〃
۲۲۴	۱۴۴۰	چودھری اللہ دین صاحب فروٹ ایجنٹ سبزمنڈی 〃	۴ر	〃
۲۲۵	۱۴۴۱	رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ باڑہ ہندوراؤ 〃	۲ر	〃
۲۲۶	۱۴۴۲	اکرام الدین صاحب بکس والے 〃 〃	عہ	〃
۲۲۷	۱۴۴۳	محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۲۲۸	۱۴۴۴	آغا مرزا صاحب کارخانہ مہرہ احاطہ کدارا 〃	عہ	〃
۲۲۹	۱۴۴۵	علیم الدین صاحب کوئلہ والے باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃
۲۳۰	۱۴۴۶	علاؤ الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۳۱	۱۴۴۷	حافظ محفوظ الٰہی نہاری والے 〃 〃	۴ر	〃
۲۳۲	۱۴۴۸	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جفت بلیماران 〃	ص	〃
۲۳۳	۱۴۴۹	حاجی محمد حنیف صاحب گند ہک والے نواب والا باغ 〃	ع	〃
۲۳۴	۱۴۵۰	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی 〃	عہ	〃
۲۳۵	۱۴۵۴	سراج الدین صاحب محلہ بندہ قجیان دھامپور	عہ	〃
۲۳۶	۱۴۵۵	شیخ عبدالرحمن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۳۷	۱۴۵۷	منشی رحیم داد خانصاحب 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۸	۱۴۵۸	منشی محمد یسین خانصاحب پنشنر محلہ افغانان دھامپور	عہ	دوامی بہی خواہان
۲۳۹	۱۴۵۹	شیخ مشتاق احمد صاحب منجانب شیخ علیم اللہ صاحب	عہ	〃
		مرحوم چونہ والے بہاری دروازہ دھامپور		
۲۴۰	۱۴۶۰	حافظ نذیر احمد صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ 〃	ع	〃
۲۴۱	۱۴۶۲	نور محمد صاحب جنرل سکرٹری خیرہ منڈی 〃	عہ	〃
۲۴۲	۱۴۶۳	محمد یعقوب خانصاحب محلہ بندہ قجیان 〃	عہ	〃
۲۴۳	۱۴۰۵	منشی محمد لئیق خانصاحب گول بازار رائپور سی پی	عہ	〃
۲۴۴	۱۴۸۶	نظام الدین صاحب گورہ مرچنٹ صدر بازار 〃	عہ	〃
۲۴۵	۱۴۸۸	منشی محمد ابراہیم صاحب مرزا گول بازار 〃	عہ	〃
۲۴۶	۱۴۹۱	شیخ احمد میاں صاحب محلہ 〃	ع	〃
۲۴۷	۱۴۹۵	محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ باڑہ ہندوراؤ دہلی	عہ	〃
۲۴۸	۱۴۹۶	عبداللہ صاحب بلڈنگ پھی اچھے 〃 〃	عہ	〃
۲۴۹	۱۴۹۷	چودھری محمد بخش صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس قرولباغ 〃	ع	〃
۲۵۰	۱۴۹۹	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی صدر بازار 〃	۸ر	〃
۲۵۱	۱۵۰۱	محمد علی صاحب مؤذن جنگل والی مسجد 〃	۴ر	〃
۲۵۲	۱۵۰۲	نظام الدین صاحب 〃 〃	۳ر۸	〃
۲۵۳	۱۵۰۴	بھولو صاحب کارخانہ کنڈہ چپکا پہاڑ گنج دہلی 〃	۲ر	〃
۲۵۴	۱۵۰۵	حاجی رحیم بخش صاحب 〃 〃 〃	ع	〃
۲۵۵	۱۵۴۷	مسٹر نور بخش صاحب بوران بازار ضلع ٹیرہ بنگال	عہ	〃
۲۵۶	۱۵۴۸	منشی مسلم میاں صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۵۷	۱۵۵۵	منشی مشیت علی صاحب محلہ کوٹ قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور	عہ	〃
۲۵۸	۱۵۹۴	حکیم سمیع اللہ خاں واکرام اللہ خاں ودانشمند خاں	عہ	〃
		و شریف اللہ خان صاحبان سٹھلہ ضلع میرٹھ		
۲۵۹	۱۵۹۶	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۲۶۰	۱۶۰۶	عظیم احمد خانصاحب تاجر کتب گول بازار رائپور سی پی	عہ	دوامی بہی خواہان
۲۶۱	۱۶۰۷	سید محفوظ علی صاحب سائیکل مرچنٹ 〃 〃	عہ	〃
۲۶۲	۱۶۰۹	منشی دین محمد صاحب خیاط 〃	عہ	〃
۲۶۳	۱۶۱۴	مولانا معین الدین صاحب مدرس مدرسہ عزیزیہ 〃	ع	〃
۲۶۴	۱۶۱۷	حکیم حاجی محمد یوسف صاحب 〃 〃 بازار	عہ	〃

نمبر شمار	بحکتہ نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۵	۱۶۲۱	مستری امام الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ دہلی	۴ر	دوامی ماہانہ
۲۶۶	۱۶۲۲	حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ 〃	عـ	〃
۲۶۷	۱۶۲۴	ماسٹر عبدالحفیظ صاحب منیجر مسلم ہائی سکول فتحپوری 〃	۸ر	〃
۲۶۸	۱۶۲۵	ماسٹر عزیز حسین صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۲۶۹	۱۶۲۶	ماسٹر صوفی صغیر حسین صاحب ہیڈ ماسٹر 〃 〃	۸ر	〃
۲۷۰	۱۶۲۷	ضیاء الرحمن صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	لعہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۷۱	۱۶۲۸	حاجی کرم الٰہی صاحب 〃 〃 〃	صہ	ماہانہ
۲۷۲	۱۶۲۹	حاجی عبدالمغنی صاحب 〃 〃	سے	〃
۲۷۳	۱۶۳۰	شیخ محمد ابراہیم صاحب کٹلاتہ مرچنٹ 〃 〃	صہ	وظیفہ تکمیل
۲۷۴	۱۶۳۸	شیخ عبدالمجید صاحب انصاری محلہ بندوقچیان رامپور	لعہ	دوامی بہی خواہان
۲۷۵	۱۶۳۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۲۷۶	۱۶۴۱	منشی طفیل احمد صاحب عرائض نویس 〃	لعہ	〃
۲۷۷	۱۶۴۲	منشی عبدالغنی صاحب نزد ول میونسپلٹی 〃	عـ	〃
۲۷۸	۱۶۴۳	منشی محمود صاحب محرر چنگی 〃	لعہ	〃
۲۷۹	۱۶۴۴	منشی محمد خانصاحب محلہ افغانان 〃	لعہ	〃
۲۸۰	۱۶۴۵	منشی محمد شفیع خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۲۸۱	۱۶۴۶	حافظ عبدالشکور صاحب تاجر جنت 〃 〃	لعہ	〃
۲۸۲	۱۶۴۸	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب محلہ بندوقچیان 〃	لعہ	〃
۲۸۳	۱۶۴۹	حمیداللہ خانصاحب دوکاندار 〃 〃	لعہ	〃
۲۸۴	۱۶۵۰	صوفی محمد حسن صاحب تاجر سوت بازار نہٹور	لعہ	〃
۲۸۵	۱۶۵۱	سید منشی مشتاق احمد صاحب محلہ سادات نہٹور	لعہ	〃
۲۸۶	۱۶۵۲	سید شعیب علی صاحب مدرسہ عربیہ نہٹور ضلع بجنور	لعہ	〃
۲۸۷	۱۶۵۳	منشی محمد شفیع صاحب تاجر پارچہ بازار کلاں قصبہ نہٹور	لعہ	〃
۲۸۸	۱۶۵۵	حافظ عبدالرزاق صاحب موضع نوادہ تحصیل نہٹور	عـ	دوامی بہی خواہان
۲۸۹	۱۶۵۶	منشی مغیث اللہ صاحب 〃	لعہ	〃
۲۹۰	۱۶۵۷	حافظ سلطان احمد صاحب دوکاندار 〃	لعہ	〃
۲۹۱	۱۶۸۰	خواجہ شمس الدین صاحب اینڈ کمپنی ہال بازار مارکیٹ امرتسر	صہ	〃
۲۹۲	۱۶۸۱	شیخ علی احمد صاحب یونیورسل موٹر ورکس 〃	صہ	〃
۲۹۳	۱۶۸۲	بابو حاجی علی بخش صاحب سوداگر چرم ہال مارکیٹ 〃	صہ	〃
۲۹۴	۱۶۸۳	شیخ نیاز احمد صاحب وکیل افیشل ریسیور منٹگمری	۵لعہ	〃
۲۹۵	۱۶۸۵	شیخ بابو محمد اسلم صاحب کوچہ موچیان امرتسر	لعہ	〃
۲۹۶	۱۶۸۶	بابو بشیر احمد صاحب کوچہ دھوبیان کٹڑہ سنت سنگھ	لعہ	〃
۲۹۷	۱۶۸۷	لال دین صاحب قصاب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۲۹۸	۱۶۹۵	مولانا محمد یوسف صاحب مدرس عربی محلہ جھنگی جدید راولپنڈی	سے	〃
۲۹۹	۱۶۹۶	مستری محمد یوسف صاحب سلسلہ مولانا محمد یوسف صاحب 〃	لعہ	〃
۳۰۰	۱۶۹۷	مولانا محمد امین صاحب ڈہوک 〃	لعہ	〃
۳۰۱	۱۶۹۸	مستری احمد دین صاحب 〃	لعہ	〃
۳۰۲	۱۶۹۹	مولوی فتح محمد صاحب مدرس 〃	عـ	〃
۳۰۳	۱۷۰۰	مولانا ضیاء الدین صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۰۴	۱۷۰۱	بابو محمد علی صاحب 〃	۴ر	〃
۳۰۵	۱۷۰۲	صوفی محمد عبداللہ صاحب 〃	۴ر	〃
۳۰۶	۱۷۰۳	شیخ رحمت اللہ صاحب مدرس 〃	۴ر	〃
۳۰۷	۱۷۰۴	چودھری عبدالرحمن صاحب 〃	۴ر	〃

میزان کل للعہ ۸۳/۴

عطیات عمومی

موصولہ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱	۶۰۹	حافظ بشیر احمد صاحب دوکاندار محلہ منڈی بہار نپور	صہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۲	۶۱۰	حاجی حبیب احمد صاحب فہید گنج "	عہ	"
۳	۶۱۱	مولانا حکیم خلیل احمد صاحب محلہ میر کوٹ "	صہ	"
۴	۶۱۲	محمد ظہور خانصاحب محلہ سرائے نجیب آباد	صہ	صرف طلبہ
۵	۶۱۳	عبد الغفار صاحب موضع اونچ گانوں ضلع فیض آباد	صہ	زکوٰۃ
۶	۶۱۴	نعیم اللہ خانصاحب کلرک انگریزی دفتر بندوبست مین پوری	صہ ۱۳/۸	"
۷	۶۱۵	نعیم اللہ خانصاحب "	۹/۳ ۸	صرف طلبہ
۸	۶۱۶	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر مدرس دارالعلوم	سے	عطار
۹	۶۱۷	مولانا حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس "	/۱۰	"
۱۰	۶۱۸	عبد القیوم صاحب علاقہ کریم گنج مقام نعت پور سلہٹ	/۴ صہ	"
۱۱	۶۱۹	حاجی مرزا غلام نبی صاحب بازار خواجہ گنج مہوتی دریا ملتان	عہ	رسالہ
۱۲	۶۲۰	قیمت خوراک طلبہ منجانب ایک اہل خیر	بیہ	صرف طلبہ
۱۳	۶۳۵	شیخ عبد اللہ خانصاحب قصبہ سردہنہ ضلع میرٹھ	/۱۰ عہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۱۴	۶۳۶	حاجی شیخ عبد الغفور صاحب محلہ شیخان " "	عہ	"
۱۵	۶۳۷	فضل الٰہی صاحب قصبہ لاوڑ "	للعہ	زکوٰۃ
۱۶	۶۳۸	شیخ نظام الدین صاحب سوداگر قصبہ سردہنہ "	/۴	تعمیر "
۱۷	۶۳۹	سراج احمد خانصاحب موضع منڈہالی "	سے	"
۱۸	۶۴۰	محمد اسحاق خانصاحب " "	سے	"
۱۹	۶۴۱	عبد القدیر خانصاحب " "	لعہ	"
۲۰	۶۴۲	مرزا رحیم بیگ صاحب قصبہ سردہنہ "	/۸	"
۲۱	۶۴۳	محمد عبد اللطیف صاحب خیاط دہلی بازار "	/۸	"
۲۲	۶۴۴	محمد عاشق الٰہی صاحب " "	/۲	"
۲۳	۶۴۵	مشائخ الدین صاحب بساطی بازار بزازہ شہر میرٹھ	/۲	تعمیر بہی خواہان
۲۴	۶۴۶	حفیظ الدین صاحب شیر فروش محلہ نقارچیان "	/۲	"
۲۵	۶۴۷	شیخ کالو صاحب انصاری قصبہ لاوڑ "	لعہ	"
۲۶	۶۴۸	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب " "	لعہ	"
۲۷	۶۴۹	حافظ اعتباری صاحب دوکاندار " "	عہ	"
۲۸	۶۵۰	حاجی اللہ دیا صاحب " "	عہ	"
۲۹	۶۵۱	حافظ سلیم الدین صاحب	لعہ	"
۳۰	۶۵۲	الٰہی بخش صاحب	/۸	"
۳۱	۶۵۳	جملہ گلیم بافان	عہ	"
۳۲	۶۵۴	حافظ محمد شفیع صاحب انصاری	/۱۱ لعہ	"
۳۳	۶۵۵	پیرو و محمد الیاس صاحبان	/۱۲	"
۳۴	۶۵۶	روڑا صاحب گلیم باف	لعہ	"
۳۵	۶۵۷	عنایت اللہ صاحب	/۲ لعہ	"
۳۶	۶۵۸	محمد یعقوب صاحب سوداگر ٹرنک دہلی بازار "	عہ	کتب وقفی بہی خواہان
۳۷	۶۵۹	محمد یعقوب صاحب " " "	/۲	"
۳۸	۶۶۰	شیخ عبد الشکور صاحب انصاری قصبہ لاوڑ "	/ﷲ	چرم قربانی
۳۹	۶۶۱	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بیوپاری " "	/۸	"
۴۰	۶۶۲	مستری محمد سلیمان صاحب " "	/عہ	"
۴۱	۶۶۳	لال خانصاحب منہیار " "	لعہ	"
۴۲	۶۶۴	پیرو صاحب انصاری " "	عہ	"
۴۳	۶۶۵	مستری کریم بخش صاحب " "	لعہ	"
۴۴	۶۶۶	ملا اللہ بخش صاحب " "	/ﷲ	"
۴۵	۶۶۷	مولا بخش صاحب " "	لعہ /۱۴	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۶	۶۶۸	شیخ فتو صاحب قصبہ لاوڑ ضلع میرٹھ	۶ر	جرم قربانی
۴۷	۶۶۹	رحمت اللہ صاحب " "	لعہ ۱۲ر	"
۴۸	۶۷۰	حکیم سعید احمد صاحب " "	۱۰ر	"
۴۹	۶۷۱	شادی صاحب گلیم باف " "	۹ر	"
۵۰	۶۷۲	اللہ بخش صاحب موضع تاڑل ضلع سلہٹ	۸ر	عطاء
۵۱	۶۷۳	مولوی طیب الرحمن صاحب "	۲ر	"
۵۲	۶۷۴	شفیق الحق صاحب چودہری سرپنچ نورگانوں "	لعہ ۴ر	"
۵۳	۶۷۵	تفضل حسین صاحب " کو "	لعہ	"
۵۴	۶۷۶	مقصود میاں صاحب موضع راڑبل "	لعہ	"
۵۵	۶۷۷	حسن علی صاحب موضع شیرگام "	۸ر	"
۵۶	۶۷۸	صورت اللہ میاں صاحب " نورگانوں "	لعہ	"
۵۷	۶۷۹	مسٹر وصیت اللہ صاحب موضع شیرامی "	لعہ	"
۵۸	۶۸۰	محمد معرفت علی صاحب ادلو کاندی "	۴ر	"
۵۹	۶۸۱	محمد جما صاحب موضع نشاپٹ "	۴ر	"
۶۰	۶۸۲	مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس باردکوٹ "	۲ر	"
۶۱	۶۸۳	مولانا فیاض علی صاحب مدرس مدرسہ عالیہ "	للعہ	"
۶۲	۶۸۴	خیر اللہ میاں صاحب محلہ نئی سڑک قاضی ٹولہ "	صہ	صرف طلبہ بہی خواہان
۶۳	۶۸۵	" " "	صہ	کتب دینی بہی خواہان
۶۴	۶۸۶	احمد حسین صاحب " "	لعہ	عطاء بہی خواہان
۶۵	۶۸۷	محمد ادریس بخت جمعدار محلہ جمعداری "	لعہ	"
۶۶	۶۸۸	عبد النور چودہری صاحب نورگانوں "	للعہ ۱۲ر	صرف طلبہ بہی خواہان
۶۷	۶۹۱	انوار علی صاحب ساکن تلہاپور ضلع نواکھالی	۸	عطاء بہی خواہان
۶۸	۶۹۲	مشرف علی صاحب ساکن غازیپور سلہٹ آسام	لعہ	"
۶۹	۶۹۳	محسن علی صاحب نیاخیل "	۴ر	"
۷۰	۶۹۴	سید مجید علی صاحب ساکن ہنڈل کاندی "	۴ر	"
۷۱	۶۹۵	مبارک علی صاحب ساکن کلا بازی "	۴ر	"
۷۲	۶۹۶	حسین علی صاحب ساکن نیاخیل "	۴ر	"
۷۳	۶۹۷	مصطفےٰ صاحب موضع قاضی جلال الدین "	۴ر	"
۷۴	۶۹۸	چودہری مقدس علی صاحب بندر بازار "	لعہ	صرف طلبہ بہی خواہان

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵	۶۹۹	مولانا ظفر علی صاحب حسن آباد مدرسہ اسلامیہ سلہٹ	۸ر	عطاء بہی خواہان
۷۶	۷۰۰	مولانا اسمٰعیل صاحب کاندی "	۸ر	"
۷۷	۷۰۱	مولوی سراج الدین صاحب نواکھالی دار العلوم دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم
۷۸	۷۰۲	مولوی عبد الرحمن صاحب لاہوری " "	۴ر	"
۷۹	۷۰۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب بسوری " "	۸ر	"
۸۰	۷۰۴	مولوی عبد المجید صاحب بھوپالی " "	۸ر	"
۸۱	۷۰۵	مولوی عبد العزیز صاحب مرسلہ حکیم مرزا محمود بیگ صاحب بازار حیدر آباد دکن	ہے ۴ر	عطاء
۸۲	۷۱۰	از وقف حاجی محمد یوسف صاحب مرحوم معرفت حاجی اسمٰعیل صاحب ٹرسٹی وقف رنگون	صما ۱۹/۱۰ر	صرف طلبہ بہی خواہان
۸۳	۷۱۱	محمد قربان صاحب ساکن ساسی کاندی ضلع سلہٹ	۱ر	عطاء بہی خواہان
۸۴	۷۱۲	بشیر الدین صاحب برائے کانڈی "	۸ر	"
۸۵	۷۱۳	اکبر اللہ صاحب موضع کوبازپور "	۴ر	"
۸۶	۷۱۴	مہر بخش میاں صاحب محلہ کوارپار "	صہ	"
۸۷	۷۱۵	عبد الحفیظ صاحب ساکن فرنگ رواڑ "	۸ر	"
۸۸	۷۱۶	عبد القادر صاحب محلہ عبد اللہ "	۲ر	"
۸۹	۷۱۷	ظہیر الدین صاحب موضع باگا ضلع "	عہ	"
۹۰	۷۱۸	حسن علی صاحب موضع محلال "	۸ر	"
۹۱	۷۱۹	ادریس علی صاحب موضع جلال نگر "	۴ر	"
۹۲	۷۲۰	حافظ فضل الرحیم صاحب " پرش لائل "	۴ر	"
۹۳	۷۲۱	عبد الرحمٰن صاحب نم گنج "	۲ر	"
۹۴	۷۲۲	عبد الوہاب صاحب ہواباڑہ "	۴ر	"
۹۵	۷۲۳	اشرف علی صاحب ساکن اٹھ گرام "	۴ر	"
۹۶	۷۲۴	الطاف الرحمن صاحب عیدگاہ "	عہ	"
۹۷	۷۲۵	محمد اسلم صاحب ساکن حاتم پور "	۴ر	"
۹۸	۷۲۶	صفر علی میاں صاحب موضع گھاپرچی "	۴ر	"
۹۹	۷۲۷	واجد علی صاحب موضع باگا "	۱ر	"
۱۰۰	۷۲۸	جلال الدین صاحب موضع نانوپور "	۴ر	"
۱۰۱	۷۲۹	عمر علی صاحب ساکن علی پور "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۲	۷۳۰	سیف الرحمن صاحب موضع پارکول ضلع سلہٹ	عہ	عطایا بہی خواہان
۱۰۳	۷۳۱	محمد سراج الحق صاحب چودھری ساکن بیگاندی "	عہ	"
۱۰۴	۷۳۲	محمود الرحمن صاحب ساکن ماٹردی "	۴ر	"
۱۰۵	۷۳۳	نجم عبد الصبور چودھری صاحب کریم گنج "	۴ر	"
۱۰۶	۷۳۴	صدیقہ خاتون مرحومہ زوجہ علیم حسن بازار کانڈی ضلع مین سنگھ	۸ر	"
۱۰۷	۷۳۵	مولوی عباس علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ اجنگر ضلع ٹیرہ	۸ر	"
۱۰۸	۷۳۶	مولانا حافظ امیر الدین صاحب معلم جامعہ اسلامیہ یانیہ جنگ سلہٹ	۴ر	"
۱۰۹	۷۳۷	یعقوب علی میاں صاحب ساکن شہید پور "	۴ر	"
۱۱۰	۷۳۸	چودھری محب الرحمن صاحب ستاربارہ "	عہ	"
۱۱۱	۷۳۹	عباس علی صاحب موضع الاشہر پور "	۲ر	"
۱۱۲	۷۴۰	مولوی عبد الحبیب صاحب موضع اٹھ گاؤں "	۸ر	"
۱۱۳	۷۴۱	منشی مقصود علی صاحب موضع نگر "	۸ر	"
۱۱۴	۷۴۲	محمد نعیم صاحب ساکن عیرخانہ "	۸ر	"
۱۱۵	۷۴۳	صفت اللہ صاحب "	۸ر	"
۱۱۶	۷۴۴	حاجی یونس میاں صاحب جھنگا باڑی "	۴ر	"
۱۱۷	۷۴۵	احمد علی صاحب ساکن حاتم نگر "	۴ر	"
۱۱۸	۷۴۶	عبد المغیث صاحب قاضی ٹولہ "	۴ر	"
۱۱۹	۷۴۷	عبد الکریم صاحب درزی باڑہ "	عہ	"
۱۲۰	۷۴۸	احمد علی صاحب جنگاگل "	۸ر	"
۱۲۱	۷۴۹	عمر دعلی صاحب ساکن سوبا "	۴ر	"
۱۲۲	۷۵۰	انجب علی صاحب ساکن سالک پارہ "	۴ر	"
۱۲۳	۷۵۳	مولوی مظفر حسن صاحب موضع ٹیا ودہ ضلع مظفر نگر	عہ	رسالہ
۱۲۴	۷۵۴	دفتر میونسپل بورڈ لائبریری شمس ادب رحیم یار خاں بہاولپور	۱۲ ۴ر	"
۱۲۵	۷۵۶	عبد الجبار صاحب انجا بہ ٹمنٹ کاکول پنجاب	۱۲ ۴ر	صرف طلبہ
۱۲۶	۷۵۷	مولوی عبد القادر صاحب موضع بہیری فروز آباد ضلع مظفر نگر	عہ	چرم قربانی
۱۲۷	۷۵۸	منجانب عبد الرحمن صاحب مرحوم چوک فرید امرتسر	عـــہ	عطایا بہی خواہان

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۸	۷۵۹	مجاہد علی صاحب ساکن باگا سلہٹ	۴ر	عطایا بہی خواہان
۱۲۹	۷۶۰	حافظ عبد الخالق صاحب ساکن ناٹرگرام "	۸ر	"
۱۳۰	۷۶۱	حمیدہ خاتون صاحبہ معرفت حبیب اللہ صاحب "	۴ر	"
۱۳۱	۷۶۲	عبد الغفور صاحب محلہ قاضی جلال الدین "	عہ	"
۱۳۲	۷۶۳	ظہور النساء صاحبہ معرفت عبد اللطیف صاحب "	۸ر	"
۱۳۳	۷۶۴	عبد الباری صاحب محلہ قاضی جلال الدین "	۱ر	"
۱۳۴	۷۶۵	عبد القادر صاحب " "	۱ر	"
۱۳۵	۷۶۶	عبد الشکور صاحب " "	۸ر	"
۱۳۶	۷۶۷	مشرف علی صاحب ساکن گلاب نگر "	عہ	"
۱۳۷	۷۶۸	عباس میاں صاحب ساکن سادو بازار "	عہ	"
۱۳۸	۷۶۹	بشیر میاں صاحب بارود خانہ "	عہ	"
۱۳۹	۷۷۰	عبد القادر صاحب محلہ مجموعہ داری "	عہ	"
۱۴۰	۷۷۱	محمد الیاس صاحب محلہ قاضی جلال الدین "	۴ر	"
۱۴۱	۷۷۲	حیدر خان صاحب محلہ مجموعہ داری "	۲ر	"
۱۴۲	۷۷۳	سراج میاں صاحب محلہ عیدگاہ "	۱ر	"
۱۴۳	۷۷۴	عبد العزیز صاحب وصی المدنی نئی سڑک مسجد "	عـــہ	"
۱۴۴	۷۷۵	مولانا حسن رضا صاحب جھنگا باڑی "	عہ	"
۱۴۵	۷۷۶	آمدنی منافعہ امپیریل بنک دیوبند	۱۲ ۴ر	صرف طلبہ
۱۴۶	۷۷۸	محمد رضا صاحب حلوائی بن بنا اسٹریٹ دوکان نمبر ۶ بمبئی نمبر ۳	عـــہ	زکوٰۃ
۱۴۷	۷۷۹	شیخ محمد بخش صاحب مقام گمسیانہ ضلع جھنگ	للعہ ۴ر	صرف طلبہ
۱۴۸	۷۸۳	مولانا امان اللہ صاحب ساکن غری کامدی سلہٹ	عہ	عطایا بہی خواہان
۱۴۹	۷۸۴	عبد الباری صاحب ساکن کوہ بار "	عہ	"
۱۵۰	۷۸۵	مولوی عبد المالک صاحب چودھری ستاربارہ "	عہ	"
۱۵۱	۷۸۶	محمد قاسم صاحب ساکن مبراشی "	عہ	"
۱۵۲	۷۸۷	حافظ مظہر الحق صاحب ساکن ہرگوہری "	عہ	"
۱۵۳	۷۸۸	بعض اہل خیر صاحبان "	عـــہ	"
۱۵۴	۷۸۹	مولانا شاہد صاحب مدرسہ عالیہ گاسباڑی "	۸ر	"
۱۵۵	۷۹۰	بعض اہل خیر نئی سڑک مسجد "	۵ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۶	۷۹۱	مولانا محمد برہان الدین صاحب ساکن رندگانوں سلہٹ	عہ	عطار بہی خواہان
۱۵۷	۷۹۲	مولانا عبدالنور صاحب مدرسہ عالیہ مولیین بازار "	عہ	"
۱۵۸	۷۹۳	" خلیل الرحمن صاحب " " "	عہ	"
۱۵۹	۷۹۴	عزیز الحق صاحب نئی سڑک مسجد "	عہ	"
۱۶۰	۷۹۵	محمد خیر صاحب محلہ غیر خانہ "	عا	"
۱۶۱	۷۹۶	عبدالوہاب صاحب قاضی ٹولہ "	ع	
۱۶۲	۷۹۷	محمد حیات علی صاحب ساکن کشبہ "	۴ر	"
۱۶۳	۷۹۸	مولانا عبدالرحمن خانصاحب رئیس خورجہ ضلع بلند شہر	ے	چرم قربانی
۱۶۴	۷۹۹	بابو صاحب پان فروش محلہ کوٹ خورجہ "	عا	"
۱۶۵	۸۰۰	حافظ محمد حنیف صاحب حلوائی محلہ مغلپورہ " "	عا	"
۱۶۶	۸۰۱	حاجی بھورے صاحب حلوائی منڈی دال گنج " "	لعہ ۱۱ر	"
۱۶۷	۸۰۲	حاجی حبیب احمد صاحب مغلپورہ " "	عہ	"
۱۶۸	۸۰۳	حافظ عبدالرحیم صاحب سبزی منڈی " "	لعہ	"
۱۶۹	۸۰۴	عبدالمجید صاحب گدی محلہ سرائے آلو " "	عہ	"
۱۷۰	۸۰۵	اللہ بخش صاحب بہشتی " "	عہ	"
۱۷۱	۸۰۶	محمد صاحب قصاب مغلپورہ " "	۸ر	"
۱۷۲	۸۰۷	محمد ابراہیم صاحب چاول فروش سبزی منڈی "	۸ر	"
۱۷۳	۸۰۸	حافظ کریم اللہ صاحب دوکاندار محلہ سرائے آلو " "	۸ر	"
۱۷۴	۸۰۹	سعید احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب انجینیر "	عہ	عطار
۱۷۵	۸۱۰	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم باغ ٹیڈمار کیٹ امرتسر	للعہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۱۷۶	۸۱۱	مولانا محمد یعقوب صاحب محلہ حسین پور "	للعہ ۵ر	چرم قربانی بہی خواہان
۱۷۷	۸۱۲	محترمہ حاجی سردار بیگم صاحبہ " "	۲ر	"
۱۷۸	۸۱۳	حاجی عبدالحکیم صاحب گارڈ کوٹ دو بخند شریف پور "	۱۲ر	"
۱۷۹	۸۱۴	حکیم خدا بخش صاحب پتوار مقام قادیور ضلع سکھر سندھ	عہ	تعمیری خواہان
۱۸۰	۸۱۵	گل محمد صاحب لاڑ " "	عہ	"
۱۸۱	۸۱۶	عمر و میتھا صاحبان " "	۲ر	"
۱۸۲	۸۱۷	حاجی صابن صاحب وغیرہ " "	۱۰ر	"
۱۸۳	۸۱۸	محمد ہاشم صاحب گہو نہو "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۴	۸۱۹	مسٹر لطف اللہ صاحب مقام قادیپورہ ضلع سکھر	عہ	تعمیری خواہان
۱۸۵	۸۲۰	سید خدا بخش صاحب مقام جمال گوٹھ "	۵	"
۱۸۶	۸۲۱	حافظ الٰہی بخش صاحب " "	۴ر	"
۱۸۷	۸۲۲	سید غلام مرتضیٰ صاحب " "	عہ	"
۱۸۸	۸۲۳	صغیر صاحب مقام قادیپورہ "	۸ر	"
۱۸۹	۸۲۴	[illegible] صاحب آہنگر " "	۴ر	"
۱۹۰	۸۲۶	[illegible] صاحب " "	۴ر	"
۱۹۱	۸۲۷	مولوی اللہ داد صاحب " "	عا	"
۱۹۲	۸۲۹	افتخار احمد صاحب پھلاودہ ضلع میرٹھ	۵	صرف طلبہ
۱۹۳	۸۳۰	حافظ تجمل حسین صاحب ساکن جڑودہ "	ے	چرم قربانی
۱۹۴	۸۳۱	میاں حاجی محمد سعید صاحب سوداگر چرم چمڑا منڈی لاہور	عار	دارالطلبہ
۱۹۵	۸۳۲	مرسلہ مولانا حمید الدین صاحب قیمت چرم قربانی مقام نارنول۔ ریاست پٹیالہ	[illegible]	چرم قربانی
۱۹۶	۸۳۳	نصیر الدین صاحب محلہ سرائے نارنول "	[illegible]	"
۱۹۷	۸۳۴	شیخ عبدالکریم صاحب پینشنر جج سولجر بازار اشرف منزل کراچی صدر	ے	دارالطلبہ بہی خواہان
۱۹۸	۸۵۳	رمضان صاحب دوکاندار محلہ قصابان قصبہ رامپور ضلع سہارنپور	۲ر	عطار بہی خواہان
۱۹۹	۸۵۴	محمد صاحب بنجارہ محلہ بنجاران " "	۲ر	"
۲۰۰	۸۵۵	مستری شریف احمد صاحب " " "	عہ	"
۲۰۱	۸۵۹	نحمد علی خانصاحب کلانور خورد ضلع اعظم خان شملک	ے	زکوٰۃ بہی خواہان
۲۰۲	۸۶۰	مولانا شبیر احمد صاحب صدیقی شبلی جارج کالج اعظم گڑھ	عا	رسالہ
۲۰۳	۸۶۱	سید دلشاد علی صاحب منصف صادق آباد منڈی ریاست بہاولپور	۵	تعمیر بہی خواہان
۲۰۴	۸۶۳	محمد یعقوب صاحب سوداگر پارچہ "	عہ	"
۲۰۵	۸۶۳	حافظ نعمت اللہ صاحب دوکاندار "	عہ	"
۲۰۶	۸۶۴	شیخ سوہنا عالم علی صاحب دوکاندار "	عہ	"
۲۰۷	۸۶۵	سید عابد حسین شاہ صاحب رئیس اعظم "	۵	"
۲۰۸	۸۶۶	شیخ عظیم الدین صاحب انجینیر کارخانہ جی۔ اے "	۵	زکوٰۃ بہی خواہان
۲۰۹	۸۲۵	محمد عثمان صاحب آہنگر مقام قادیپورہ ضلع سکھر	ے	تعمیر "

نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۰	۸۶۷	سید اخلاق حسین صاحب انسپکٹر صادق آباد منڈی بھاولپور	للعہ	تعمیر بھی خوابگاہ
۲۱۱	۸۶۸	حاجی تاج الدین صاحب سوداگر لکڑی "	عہ	" "
۲۱۲	۸۶۹	چودھری یوسف علی صاحب آڑتی "	عہ	" "
۲۱۳	۸۷۰	مشیر الملک قاضی علی سید صاحب عباسی بھوپال	ے	تبلیغ
۲۱۴	۸۷۱	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد "	۸/	"
۲۱۵	۸۷۲	منشی افضل حسین صاحب "	۴/	"
۲۱۶	۸۷۳	مولوی فضل حق صاحب "	۴/	"
۲۱۷	۸۷۴	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب "	۲/	"
۲۱۸	۸۷۵	حافظ کفایت اللہ صاحب "	۲/	"
۲۱۹	۸۷۶	ماسٹر ملیح صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲/	"
۲۲۰	۸۷۷	منشی اوصاف احمد صاحب سوداگر "	۴/	"
۲۲۱	۸۷۸	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر "	۴/	"
۲۲۲	۸۷۹	مولوی عبدالرشید صاحب مکین مع ہمشیرہ صاحبہ "	۲/	"
۲۲۳	۸۸۰	قاری محمد صدیق صاحب "	۲/	"
۲۲۴	۸۸۱	عبدالحکیم خانصاحب حدید "	۱/	"
۲۲۵	۸۸۲	حافظ عظیم الدین صاحب امام "	۴/	"
۲۲۶	۸۸۳	منشی محمد سلیمان صاحب خوشنویس "	۴/	"
۲۲۷	۸۸۴	حکیم سلطان محمود صاحب "	عہ	"
۲۲۸	۸۸۵	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۱/۶/	"
۲۲۹	۸۸۶	منشی محمد شفیع خانصاحب "	۳/	"
۲۳۰	۸۸۷	شمشیر خانصاحب فتحگڈھ "	۲/	"
۲۳۱	۸۸۸	سردار نذیر میانصاحب "	۴/	"
۲۳۲	۸۸۹	منشی سید لطافت علی صاحب اسٹامپ فروش "	۱/	"
۲۳۳	۸۹۰	منشی سید سردار علی صاحب وکیل "	۱/	"
۲۳۴	۸۹۱	منشی محمد ایوب صاحب و حافظ محمد احمد صاحب "	۱۱/	"
۲۳۵	۸۹۲	میر دبیر منشی سید منصب علی صاحب "	للعہ	"
۲۳۶	۸۹۳	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسن صاحب "	۴/	"
۲۳۷	۸۹۴	حاجی عبداللطیف صاحب بجلی گھر "	۲/	"
۲۳۸	۸۹۵	قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۸۹۶	مولوی علم الدین صاحب بھوپال	۱/	تبلیغ
۲۴۰	۸۹۷	اہلیہ صاحبہ مولوی علم الدین صاحب "	۱/	"
۲۴۱	۸۹۸	مولوی عبدالرحمٰن صاحب "	۲/	"
۲۴۲	۸۹۹	محمد عاقل صاحب "	۲/	"
۲۴۳	۹۰۰	حامد حسن صاحب "	۴/	"
۲۴۴	۹۰۱	محمد نور صاحب "	۴/	"
۲۴۵	۹۰۲	حافظ رشید احمد صاحب "	۲/	"
۲۴۶	۹۰۳	نذیر احمد خانصاحب "	۲/	"
۲۴۷	۹۰۴	حافظ محمد علی صاحب امام "	۲/	"
۲۴۸	۹۰۵	رجب علی صاحب شاہجہاں آباد "	عہ	"
۲۴۹	۹۰۶	سخاوت اللہ صاحب کربلا "	۴/	"
۲۵۰	۹۰۷	ماسٹر تجمل حسن صاحب "	۱/	"
۲۵۱	۹۰۸	بشارت بی صاحبہ "	عہ	"
۲۵۲	۹۰۹	حافظ نظام الرحمٰن صاحب "	۱/۶/	"
۲۵۳	۹۱۰	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری "	۱/	"
۲۵۴	۹۱۱	اہلیہ صاحبہ سید نور علی صاحب مرحوم "	۱/	"
۲۵۵	۹۱۲	ماسٹر شجاعت علی صاحب بدھوارہ "	۱/	"
۲۵۶	۹۱۳	ہز ہائنس بیگم صاحبہ جوناگڈھ "	لعہ ۵	"
۲۵۷	۹۱۴	قاضی اعظم علی صاحب وکیل "	عہ	"
۲۵۸	۹۱۵	عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار آبکاری "	۱/	"
۲۵۹	۹۱۶	اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ "	۱/	"
۲۶۰	۹۱۷	محمد اسحاق صاحب سوداگر پان "	۱/	"
۲۶۱	۹۱۸	منشی محمد مظہر حسین صاحب انسپکٹر میونسپل "	۲/	"
۲۶۲	۹۱۹	نائک عبدالرزاق خانصاحب 9/15 پنجاب رجمنٹ جھانسی کینٹ	۵	صرف طلبہ
۲۶۳	۹۲۰	محمد ظہور الدین صاحب انگلش ٹیچر برانچ زمیندار اسکول	ے	عطار
۲۶۴	۹۲۱	حافظ اللہ دیا صاحب کرتیورہ بجنور گجرات	۵	"
۲۶۵	۹۲۲	منشی حافظ یوسف علی صاحب بھوپال	۴/	تبلیغ
۲۶۶	۹۲۳	سید عبدالحفیظ صاحب "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۷	۹۲۴	منشی سید عبدالعظیم صاحب بھوپال	سہر	تبلیغ
۲۶۸	۹۲۵	منشی سید راحت علی صاحب 〃	ار	〃
۲۶۹	۹۲۶	سید نظیر احمد صاحب 〃	۳ر	〃
۲۷۰	۹۲۷	سیٹھ محمد اسحاق صاحب تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ	للعہ	عطار بہی خواہان
۲۷۱	۹۲۸	خانبہادر غلام محمد خانصاحب رئیس اعظم تعلقہ سانگھڑ 〃	لعہ	〃
۲۷۲	۹۲۹	دوداخاں صاحب سد و غلام علی ضلع حیدرآباد سندھ	صہ	صرف طلبہ بہی خواہان
۲۷۳	۹۳۰	مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب 〃 〃	لمہ	عطار بہی خواہان
۲۷۴	۹۳۱	مولوی دین محمد صاحب معلم قصبہ نور محمد 〃	لمہ	〃
۲۷۵	۹۳۳	حکیم عبدالکریم صاحب عباسی محلہ واردہا 〃	لمہ	〃
۲۷۶	۹۳۴	میر علی احمد خانصاحب مالیر ٹنڈو میر محمود 〃	صہ	〃
۲۷۷	۹۳۵	حکیم شمس الدین احمد صاحب 〃	صہ	زکوٰت بہی خواہان
۲۷۸	۹۳۶	حاجی محمد صاحب گوٹھ حاجی محمد بخش تھرپارکر سندھ	ے	عطار بہی خواہان
۲۷۹	۹۳۷	حاجی دوست محمد صاحب قریہ غلام علی 〃	لعہ	زکوۃ بہی خواہان
۲۸۰	۹۳۸	محمد حسین صاحب جیمس آباد 〃	۸ر	عطار بہی خواہان
۲۸۱	۹۳۹	مولوی عبدالکریم صاحب 〃 〃	لمہ	چرم قربانی بہی خواہان
۲۸۲	۹۴۰	حاجی قادر بخش صاحب ٹاگری 〃	لمہ	عطار بہی خواہان
۲۸۳	۹۴۱	حاجی میر غلام حیدر خانصاحب 〃 〃	صہ	〃
۲۸۴	۹۴۲	جھنڈا صاحب زمیندار پوسٹ کنڑی 〃	۲ر	〃
۲۸۵	۹۴۳	مستری اللہ بخش صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۸۶	۹۴۴	محمد الیاس صاحب میمن 〃 〃	عا	〃
۲۸۷	۹۴۵	لال شاہ صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۸۸	۹۴۶	محمد صالح صاحب عرائض نویس 〃 〃	۸ر	〃
۲۸۹	۹۴۷	حاجی عبداللہ صاحب قریشی نبی حسن روڈ 〃	ے	〃
۲۹۰	۹۴۸	مولوی محمد شفیع اللہ صاحب پشاوری 〃 〃	لمہ	〃
۲۹۱	۹۴۹	خانصاحب غلام محمد خانصاحب منیجر 〃 〃	صہ	〃
۲۹۲	۹۵۰	میاں محمد عثمان صاحب ٹھیکیدار پوسٹ کنڑی 〃	لمہ	〃
۲۹۳	۹۵۱	چودھری برکت علی صاحب چک ۱۵۹ صادق آباد منڈی ریاست بہاولپور	لمہ	تعمیر بہی خواہان
۲۹۴	۹۵۲	چودھری عبداللہ صاحب چک ۱۴۹ 〃 〃	لمہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۵	۹۵۳	چودھری عبدالرشید صاحب آڑھتی صادق آباد منڈی ریاست بہاولپور	لمہ	تعمیر بہی خواہان
۲۹۶	۹۵۴	غلام محمد صاحب کارخانہ کاٹن 〃 〃	لمہ	〃
۲۹۷	۹۵۵	مستری خیر دین صاحب 〃 〃 〃	لہر	〃
۲۹۸	۹۵۶	مولوی مبارک علی صاحب 〃 〃 〃	سمہر	〃
۲۹۹	۹۵۷	سید غلام محی الدین شاہ صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ رحیم یار خاں بہاولپور	عا	〃
۳۰۰	۹۵۸	سردار محمد اجمل خانصاحب مجسٹریٹ 〃 〃	لمہ	〃
۳۰۱	۹۵۹	چودھری عبدالسلام صاحب تحصیلدار 〃 〃	عا	〃
۳۰۲	۹۶۰	راؤ فضل الرحمن صاحب تحصیلدار آبادی 〃 〃	لمہ	〃
۳۰۳	۹۶۱	ایک صاحب خیر معرفت میر عابد حسن صاحب منڈی صادق آباد 〃 〃	لمہ	〃
۳۰۴	۹۶۲	عبدالنواب صاحب علاقہ وارد احمد پور شرقیہ 〃	۸ر	〃
۳۰۵	۹۶۳	مولوی عبدالرشید صاحب ڈسٹرکٹ جج 〃 〃	عا	〃
۳۰۶	۹۶۴	حاجی احمد بخش صاحب ایس۔ ڈی۔ او ورکشاپ صادق گڑھ 〃	لمہ	〃
۳۰۷	۹۶۵	کپتان عبدالغفور خانصاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۰۸	۹۶۶	سردار محمد امیر خانصاحب ہاؤس ہولڈ 〃 〃	صہ	〃
۳۰۹	۹۶۷	بابو عبداللہ صاحب پوسٹماسٹر 〃 〃	عا	〃
۳۱۰	۹۶۸	میجر مہر دین صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃
۳۱۱	۹۶۹	بیگم صاحبہ سید محی الدین صاحب پرائیوٹ سکرٹری 〃 〃	لعہ	〃
۳۱۲	۹۷۰	میر سراج الدین صاحب 〃	عا	رسالہ
۳۱۳	۹۷۱	محمد رسول صاحب کرگر گودھرا محلہ گھوبا ضلع پنچ محل چوکی ۲	لعہ	صرف طلبہ
۳۱۴	۹۷۲	شیخ تمن محمد یسین صاحبان سوداگران چرم نارنول	لعہ	عطار
۳۱۵	۹۷۳	محمد انشاء اللہ صاحب طبیب شفاخانہ یونانی ریاست بھوپال	سے ۹۲،۱۰	چرم قربانی
۳۱۶	۹۷۵	عماد الدین صاحب ریاست بہاولپور	لمہ	عطار بہی خواہان
۳۱۷	۹۷۶	ماسٹر نور محمد صاحب محمودی جامعہ عباسیہ 〃	لمہ	زکوۃ بہی خواہان
۳۱۸	۹۷۹	پیرجی عبدالرشید صاحب پولیس لین انفسر 〃	عا	تعمیر بہی خواہان
۳۱۹	۹۸۲	بابو عبدالرحمن صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر نہر 〃	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۰	۹۸۵	ڈپٹی ذوالفقار علی صاحب دفتر نہر ریاست بہاولپور	لعہ	تعمیر بہی خواہان
۳۲۱	۹۸۶	مولوی محمد افضل صاحب اسسٹنٹ جیلر "	لعہ	"
۳۲۲	۹۸۷	سردار محمد اکبر خانصاحب بخاری "	صہ	"
۳۲۳	۹۸۸	بابو قادر داد خانصاحب "	لعہ	"
۳۲۴	۹۹۱	سردار محمد امین صاحب "	ے	"
۳۲۵	۹۹۳	عبدالحمید صاحب سوداگر پارچہ "	لعہ	"
۳۲۶	۹۹۴	سید شیر شاہ صاحب ملازم پولیس "	۴ر	"
۳۲۷	۹۹۵	عبدالقادر صاحب سوداگر پارچہ "	لعہ	"
۳۲۸	۹۹۶	حاجی عبدالعزیز صاحب "	لعہ	"
۳۲۹	۹۹۷	اللہ دیایا صاحب مشتاق بوٹ ہاؤس "	لعہ	"
۳۳۰	۹۹۸	محمد سلیمان صاحب سیالکوٹ چرم "	لعہ	"
۳۳۱	۹۹۹	ماسٹر مجید خانصاحب ٹیلر ماسٹر جامع مسجد جدید "	۴ر	"
۳۳۲	۱۰۰۱	منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر بھوپال	۱ر	تبلیغ
۳۳۳	۱۰۰۲	عبدالرشید صاحب بازار کولی پورہ "	۱ر	"
۳۳۴	۱۰۰۳	حافظ عبداللہ صاحب سبزی فروش "	۱ر	"
۳۳۵	۱۰۰۴	مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء "	۱ر	"
۳۳۶	۱۰۰۵	مولوی عبدالہادی خانصاحب منشی ریاست "	۸ر	زکوٰۃ
۳۳۷	۱۰۰۶	حافظ اختر حسن صاحب "	۴ر	تبلیغ
۳۳۸	۱۰۰۷	منشی محب الدین صاحب وغیرہم دفتر مطبع "	۸ر	"
۳۳۹	۱۰۰۸	منشی عبدالحی صاحب شو مرچنٹ چوک "	۲ر	"
۳۴۰	۱۰۰۹	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام "	۲ر	"
۳۴۱	۱۰۱۰	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب "	۲ر	"
۳۴۲	۱۰۱۱	منشی نصیر الدین صاحب خوشنویس "	۱ر	"
۳۴۳	۱۰۱۲	منشی محمد فاروق صاحب مع ہمشیرہ صاحبہ "	۴ر	"
۳۴۴	۱۰۱۳	ماسٹر یوسف علی صاحب دفتر حضور "	۴ر	"
۳۴۵	۱۰۱۴	سید سجاد علی صاحب "	۱ر	"
۳۴۶	۱۰۱۵	سلیمان صاحب دوکاندار "	۲ر	"
۳۴۷	۱۰۱۶	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر "	۲ر	"
۳۴۸	۱۰۱۷	منشی سید سلطان علی صاحب دفتر حضور "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۴۹	۱۰۱۸	منشی کبیر الدین صاحب دفتر حضور بھوپال	۲ر	تبلیغ
۳۵۰	۱۰۱۹	مولوی عبدالغفور صاحب سکرٹری قانون انصاف "	لعہ	"
۳۵۱	۱۰۲۰	حاجی اظہار حسن صاحب "	۸ر	"
۳۵۲	۱۰۲۱	منشی منظور حسن صاحب "	۲ر	"
۳۵۳	۱۰۲۲	منشی ظاہر حسن صاحب "	۲ر	"
۳۵۴	۱۰۲۳	منشی سعید اختر صاحب "	۲ر	"
۳۵۵	۱۰۲۴	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اورسیر "	لعہ	"
۳۵۶	۱۰۲۵	حافظ محمد علی صاحب امام "	۲ر	"
۳۵۷	۱۰۲۶	حافظ نواب الدین صاحب اندرون انارکلی دروازہ لاہور	لعہ	رسالہ
۳۵۸	۱۰۲۸	شاہ عزیز حسین صاحب مدرس فارسی دارالعلوم	لعہ	"
۳۵۹	۱۰۳۰	نذیر احمد صاحب آزاد لوکھڑ اسٹور پرانی کوتوالی لاہور	۸ر	عطار
۳۶۰	۱۰۳۱	حبیب عبدالکریم صاحب بیجی بھوپال	۴ر	تبلیغ
۳۶۱	۱۰۳۲	شیخ عبدالرشید صاحب امام مدرسہ احمدیہ "	۴ر	"
۳۶۲	۱۰۳۳	منشی عبدالصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس "	۸ر	"
۳۶۳	۱۰۳۴	حاجی عنایت علیخانصاحب و بیگم عنایت الٰہی صاحب و بیگم	ے	"
		انوار الٰہی صاحب ساکنان جلال آباد حال شوکت محل "		
۳۶۴	۱۰۳۵	بیگم شوکت علی صاحب و والدہ صاحبہ "	ے	"
۳۶۵	۱۰۳۶	قاضی عبداللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ بجلی گھر "	۴ر	"
۳۶۶	۱۰۳۷	منشی ہادی حسن صاحب ملازم آبکاری "	۴ر	"
۳۶۷	۱۰۳۸	ناہیدہ جہاں بیگم صاحبہ نوابزادہ رفیق اللہ خانصاحب	صہ	"
		کوٹھی عیدگاہ بھوپال		
۳۶۸	۱۰۳۹	عطاء اللہ خانصاحب چوک بازار "	۱ر	"
۳۶۹	۱۰۴۰	ملا امتیاز علی صاحب "	۴ر	"
۳۷۰	۱۰۴۳	مولوی محمد ادریس صاحب مدرس مدرسہ محمود العلوم	لعہ	رسالہ
		مقام دملا ۔ ضلع دربھنگہ		
۳۷۱	۱۰۴۴	نور احمد صاحب مدرس نور پور بہاولپور	عہ	صرف طلبہ
۳۷۲	۱۰۴۵	مستری نور محمد صاحب بریک ساز ابوہر منڈی ضلع فیروزپور	لعہ	رسالہ
۳۷۳	۱۰۴۷	مولانا مشیت اللہ صاحب رکن شوری دارالعلوم	لعہ	صرف طلبہ
		بجنور		

نمبر شمار	نمبر رسید بخشت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۴	۱۰۴۸	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند	عہ ۱۱ر۲	صرف طلبہ
۳۷۵	۱۰۴۹	محمد اسمٰعیل صاحب کپڑے والے دہلی	۱۲ر	چرم قربانی
۳۷۶	۱۰۵۰	سرنار خانصاحب ساکن کہرانہ ضلع گجرات	۶ر	تعمیر متفرق
۳۷۷	۱۰۵۱	منشی سید حامد حسن صاحب زیدی دیوبندی حال مقیم گوالیار	للعہ	زکوٰۃ
۳۷۸	۱۰۵۲	مولوی محمد ایوب صاحب بھاگلپوری فاضل دار العلوم مرہ اسند	۸ر	متفرق تعلیم
۳۷۹	۱۰۵۳	مولوی محمد یونس صاحب چاٹگامی " "	۸ر	"
۳۸۰	۱۰۶۸	حاجی شفیق احمد خانصاحب موضع بمیالہ ضلع سہارنپور	ھ	زکوٰۃ بہی خواہان
۳۸۱	۱۰۶۹	ایک اہل خیر موضع آیہہ "	عہ	صرف طلبہ بہی خواہان
۳۸۲	۱۰۷۰	شفیق محمد خانصاحب موضع پٹھان پورہ "	ے	"
۳۸۳	۱۰۷۱	شیخ احسان اللہ صاحب دکاندار موضع آیہ "	ے	عطاء بہی خواہان
۳۸۴	۱۰۷۲	محمد اسمٰعیل صاحب موضع کہیڑی "	۳ر	"
۳۸۵	۱۰۷۳	زوجہ صاحبہ حافظ شریف احمد صاحب مرحوم موضع باجری	ے	"
۳۸۶	۱۰۷۴	چودہری محمد شفیع صاحب محلہ گوجرواڑہ دیوبند "	ے	"
۳۸۷	۱۰۷۵	منشی سید حامد حسن صاحب زیدی دیوبندی مقیم حال گوالیار	للعہ	زکوٰۃ
۳۸۸	۱۰۷۶	میاں حبیب اللہ خانصاحب جمعدار تعلقہ پولیس بالاکانہ سندھ	۶	صرف طلبہ
۳۸۹	۱۰۷۷	محمد سہیل صاحب نصیر الدین بہار شریف پٹنہ	۶	رسالہ
۳۹۰	۱۰۷۸	پیرجی علی احمد صاحب اینڈ سنز شاہ آباد ضلع کرنال	ھ	"
۳۹۱	۱۰۷۹	فیض العظیم صاحب موضع چھتر پور ضلع شاہ آباد	ے	صرف طلبہ
۳۹۲	۱۰۸۰	مولوی عبد الکریم صاحب مقام فرزند نوتر رحیم باغ سلہٹ	ے	عطاء بہی خواہان
۳۹۳	۱۰۸۱	ابو تراب عبد الوہاب صاحب ساکن حلیم پور "	ے	"
۳۹۴	۱۰۸۲	عبد المالک صاحب کمار پاڑا "	۴ر	"
۳۹۵	۱۰۸۳	السفر اللہ صاحب ساکن گہش پور "	۸ر	"
۳۹۶	۱۰۸۴	اکرام علی صاحب " "	۸ر	"
۳۹۷	۱۰۸۵	افیض اللہ صاحب " "	۸ر	"
۳۹۸	۱۰۸۶	صفت اللہ صاحب محلہ عالم پور "	۴ر	"
۳۹۹	۱۰۸۷	عمر اللہ صاحب ساکن غازی پور "	۴ر	"
۴۰۰	۱۰۸۸	میاں ابو الحسن صاحب محلہ مہر بخش ٹولہ "	عہ	"
۴۰۱	۱۰۸۹	چنو میاں صاحب "	۱۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰۲	۱۰۹۰	عبد الجبار صاحب مرچنٹ سلہٹ	۸ر	عطاء بہی خواہان
۴۰۳	۱۰۹۱	شاہ مختار علی صاحب محلہ انجمن اسلامیہ "	ے	"
۴۰۴	۱۰۹۲	محمد شمس الحق صاحب امام بندر بازار "	ے	"
۴۰۵	۱۰۹۳	معین الحق صاحب محلہ نیا سڑک "	۳ر	"
۴۰۶	۱۰۹۴	محمد اسحاق صاحب محلہ بارود خانہ "	ے	"
۴۰۷	۱۰۹۵	امجد علی صاحب ساکن افاخراء "	۳ر	"
۴۰۸	۱۰۹۶	فرید الدین صاحب " "	۴ر	"
۴۰۹	۱۰۹۷	جنیک بکتی نئی سڑک "	۸ر	"
۴۱۰	۱۰۹۸	مولانا عبد الباری صاحب مدرسہ عالیہ کریم گنج "	۸ر	"
۴۱۱	۱۰۹۹	اہل خیر نئی سڑک "	۶ر	"
۴۱۲	۱۱۰۰	مصلیان مجلس آمین محلہ مانک پیر "	عہ	"
۴۱۳	۱۱۰۱	عبد الحلیم صاحب حسینی مقام تاراکندی ضلع میمن سنگھ	ے	"
۴۱۴	۱۱۰۲	حکیم عبد الرحمن صاحب معرفت سلیمان خانصاحب کلرک مدرسہ عالیہ سلہٹ	۱۴ر	"
۴۱۵	۱۱۰۳	محمد ضیاء الحق صاحب نئی سڑک "	۳ر	"
۴۱۶	۱۱۰۴	حبیبہ بی بی صاحبہ محلہ مانک پیر "	ے	"
۴۱۷	۱۱۰۵	محمد علی بخش صاحب عنبر خانہ "	ھ	"
۴۱۸	۱۱۰۶	منشی طاہر صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۱۹	۱۱۰۷	منشی عبد الرشید صاحب "	۲ر	"
۴۲۰	۱۱۰۸	محمد علی صاحب "	۲ر	"
۴۲۱	۱۱۰۹	عبد الصمد صاحب "	۲ر	"
۴۲۲	۱۱۱۰	نواب علی صاحب "	۱ر	"
۴۲۳	۱۱۱۱	نصیر الدین صاحب "	۱ر	"
۴۲۴	۱۱۱۲	عبد الرحمن صاحب "	۱ر	"
۴۲۵	۱۱۱۳	عبد السلام صاحب "	۱ر	"
۴۲۶	۱۱۱۴	عزیز الرحمن صاحب "	۱ر	"
۴۲۷	۱۱۱۵	نجیب الدین صاحب "	۱ر	"
۴۲۸	۱۱۱۶	قمر الدین صاحب "	۱ر	"
۴۲۹	۱۱۱۷	محمد نسیم صاحب "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بجکنۃ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۰	۱۱۱۸	عبد المتین صاحب بھوپال	۱۰ر	تبلیغ
۴۳۱	۱۱۱۹	فاطمہ منزل دہلی ریسہ حاجی محمد رفیع صاحب بہٹے والے پل بنگش صہ ملک مہر خانصاحب دہلی کھال بکرا ایک عدد کرم داد خانصاحب دہلی کھال بکرا ایک عدد۔ حافظ محمد عبد اللہ صاحب دہلی کھال بکرا ایک عدد حاجی الیاس صاحب خلق شاہ والے کھال بکرا ایک عدد۔ بابو حفیظ اللہ صاحب کھال بکرا ایک عدد۔ قاری مولوی محمد اسحٰق صاحب کھال بکرا ایک عدد۔ شیخ عبد الحفیظ صاحب گندہک والے دہلی کھال بکرا تین عدد کھال بھیڑا دو عدد	کھالہا	[illegible]
۴۳۲	۱۱۲۰	منشی عبد الرحمٰن صاحب ساہن پور ضلع بجنور	۱۰ر۹۱	رسالہ
۴۳۳	۱۱۲۱	سید لال شاہ صاحب موضع باغبانپورہ لاہور	صہ	عطا یہی خواہان
۴۳۴	۱۱۲۲	سب میجر نجابت علیخاں صاحب پریزیڈنٹ مسجد کمیٹی ملا	۵	صرف طلبہ
۴۳۵	۱۱۴۴	حاجی کریم بخش صاحب میرپور خاص تھرپارکر سندھ	ما	عطا یہی خواہان
۴۳۶	۱۱۴۵	گل محمد خانصاحب بلند ازجیس آباد ” ”	ما	”
۴۳۷	۱۱۴۶	ملک غلام محمد صاحب میرپور خاص ” ”	لعہ	”
۴۳۸	۱۱۴۷	مولوی گل محمد صاحب امام مسجد پرانا قہر ” ”	لعہ	”
۴۳۹	۱۱۴۸	حاجی محمد عثمان خانصاحب گوٹ حاجی خدا بخش ” ”	لعہ	”
۴۴۰	۱۱۴۹	انور حسن صاحب ہاشمی کلرک ” ”	۸ر	”
۴۴۱	۱۱۵۰	مسٹر محمد اسحٰق صاحب تھرپارکر ”	لعہ	”
۴۴۲	۱۱۵۱	محمد انظار الحق صاحب صدیقی سندیا ہاؤس دہلی	صہ	عطار یہی خواہان
۴۴۳	۱۱۵۲	سنجانب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب دواخانہ طاقت الشفاء منارہ براستہ چکوال جہلم	۱۴ر	چرم قربانی
۴۴۴	۱۱۵۳	محمد بشیر احمد صاحب پروف آرمی گورنمنٹ پریس الہ آباد	عہ	زکوۃ
۴۴۵	۱۱۵۸	حکیم مقصود علیخاں صاحب حمایت نگر نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن	عہ	عطار
۴۴۶	۱۱۵۹	مفتی محمد اقتدار حسین صاحب قصبہ جلال آباد ضلع بجنور سنجانب قاضی ظہور الحق صاحب مرحوم	۵	صرف طلبہ
۴۴۷	۱۱۹۹	متولی حافظ محمد جلیل صاحب قصبہ کاندھلہ مظفرنگر	ما	رسالہ
۴۴۸	۱۲۰۰	” ” ”	عہ	عطار یہی خواہان
۴۴۹	۱۲۰۱	اللہ دیا خانصاحب میرپور خاص ضلع تھرپارکر	لعہ	”
۴۵۰	۱۲۰۲	محمد اشرف خانصاحب جمعدار ” ”	لعہ	”
۴۵۱	۱۲۰۳	محمد شفیع صاحب ” ”	لعہ	”
۴۵۲	۱۲۰۴	منشی احمد الدین صاحب مدرسہ ڈگری ”	لعہ	”
۴۵۳	۱۲۰۵	عبد الاحد خاں صاحب فروٹ مرچنٹ ”	ے	”
۴۵۴	۱۲۰۶	سیٹھ محمد یوسف صاحب ”	ما	”
۴۵۵	۱۲۰۷	نواب حاجی گل محمد صاحب گوٹ تاجپور حیدرآباد سندھ	ما	”
۴۵۶	۱۲۰۸	میاں خدا بخش صاحب میرپور خاص سندھ	ے	”
۴۵۷	۱۲۰۹	مولانا رکن عالم شاہ صاحب فاضل دیوبند ” ”	ما	”
۴۵۸	۱۲۱۰	دین محمد عرف بیاؤ صاحب ہوٹل والا ” ”	ما	”
۴۵۹	۱۲۱۱	مسٹر محمد صالح صاحب گارڈ ” ” ”	لعہ	”
۴۶۰	۱۲۱۲	حاجی مولوی محمد معروف صاحب قریہ بالا بوٹہ ” ”	لعہ	”
۴۶۱	۱۲۱۳	راجہ علی زمان خانصاحب ” ”	لعہ	”
۴۶۲	۱۲۱۴	مسٹر احمد خانصاحب ” ”	۶ر	”
۴۶۳	۱۲۱۵	مسٹر جہاں داد خانصاحب ” ”	۸ر	”
۴۶۴	۱۲۱۶	مسٹر علی خانصاحب ” ”	۸ر	”
۴۶۵	۱۲۱۷	ماسٹر اللہ ڈوریا صاحب ” ”	لعہ	”
۴۶۶	۱۲۱۸	مسٹر عبد الرحمٰن صاحب ” ”	۸ر	”
۴۶۷	۱۲۱۹	حاجی گل حسن صاحب گوٹ دواب ” ”	لعہ	”
۴۶۸	۱۲۲۰	حاجی شہمیر خانصاحب گوٹ حاجی کندھو ” ”	ما	”
۴۶۹	۱۲۲۱	محمد عثمان صاحب پتیدار ” ”	لعہ	”
۴۷۰	۱۲۲۲	سید ضامن شاہ صاحب ” ”	لعہ	”
۴۷۱	۱۲۴۸	حکیم نظام الدین صاحب عثمانی ڈابھیل ضلع سورت	۶	صرف طلبہ
۴۷۲	۱۲۴۹	مولانا وفاء اللہ صاحب پانی پتی متعلم مدرسہ ششماہی	لعہ	رسالہ
۴۷۳	۱۲۵۰/۱	احمد صاحب حبیب منزل اسکوائر لکھنؤ	صہ	صرف طلبہ
۴۷۴	۱۲۵۰/۲	محمد عبد اللہ خانصاحب دفتر سی۔ آئی۔ ڈی۔ چہار اگینٹ الہ آباد	للعہ	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید بکڈ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکڈ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۵	۱۲۵۱	مولانا عبدالقیوم صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ اعظم گڑھ	صہ	تبلیغ	۵۰۴	۱۳۱۸	حمد گلمر اقات موضع جمونا ضلع میرٹھ	شرر	تعمیر بہی خواہان
۴۷۶	۱۲۵۰	محمد ممتاز علی خانصاحب محلہ خونی پورہ گورکھپور	مہ	تعمیر بہی خواہان	۵۰۵	۱۳۱۹	عبدالرحمن خان صاحب موضع مستمل	″	عا	جرم قربانی بہی خواہان
۴۷۷	۱۲۶۱	قاضی محمد حسن صاحب	″	سے	بہی خواہان	۵۰۶	۱۳۲۰	بشیر احمد خانصاحب دوکاندار ″ ″	مہ	تعمیر
۴۷۸	۱۲۶۲	محمد فاروق صاحب موضع ہیلی ضلع بستی	لعہ	″	۵۰۷	۱۳۲۱	امیراللہ خانصاحب ″ ″ ″	۹	″
۴۷۹	۱۲۶۳	چودھری محمد حمید صاحب نینتھو ″	لعہ	تعمیر بہی خواہان	۵۰۸	۱۳۲۳	عبدالستار خانصاحب ″ ″	۴ر	چرم قربانی
۴۸۰	۱۲۷۱	ناظم حسین صاحب کیمیکل سنٹرل نئی دہلی	۴ر۹	زیورات بہی خواہان	۵۰۹	۱۳۲۴	محمد خانصاحب ″ ″	لعہ	تعمیر بہی خواہان
۴۸۱	۱۲۸۶	مولوی محمد عالم صاحب بدخشانی فاضل دیوبند معارف سندھ	۴ر	متفرق تعلیم	۵۱۰	۱۳۲۵	غیور خانصاحب ″ ″	عہ	″
۴۸۲	۱۲۸۷	غلام مرتضیٰ صاحب ″ ″	۴ر	″	۵۱۱	۱۳۲۶	مصطفیٰ خانصاحب نمبردار ″ ″	لعہ	″
۴۸۳	۱۲۸۸	مولوی عبدالخالق صاحب پشاوری ″ ″	۴ر	″	۵۱۲	۱۳۲۷	دائم وملا حامد وسلیمان صاحبان مقام گھوٹکی ضلع سکھر	۴ر	″
۴۸۴	۱۲۸۹	مولوی فضل محمد صاحب بنوری ″ ″	۴ر	″	۵۱۳	۱۳۲۸	مولانا نور محمد صاحب موضع عادل پور ″	لعہ	″
۴۸۵	۱۲۹۰	مولوی عبداللہ صاحب سیالکوٹی ″ ″	۴ر	″	۵۱۴	۱۳۲۹	غلام محمد خانصاحب کوٹ جبواری ″	عا	″
۴۸۶	۱۲۹۱	عبدالحمید صاحب شیرافروش موضع ادار گورکھپور	عسہ	زکوٰۃ	۵۱۵	۱۳۳۰	ماسٹر دین محمد صاحب گوٹ عادل پور ″	عا	″
۴۸۷	۱۲۹۲	مولوی حکیم محمد حسین صاحب کلیا کہنہ ریاست بنارس	سے	″	۵۱۶	۱۳۳۱	محمد بھول صاحب مقام حاجی حبیب ″	۸	″
۴۸۸	۱۳۰۰	قاضی عظیم الدین صاحب قصاخانہ ریاست بھاولپور	للعہ	تعمیر طلبہ بہی خواہان	۵۱۷	۱۳۳۲	ولی محمد خانصاحب موضع عادل پور ″	عہ	″
۴۸۹	۱۳۰۱	انجمن اسلامیہ بیت المال دودھارا ضلع بستی	سے	چرم قربانی بہی خواہان	۵۱۸	۱۳۳۳	عزت خانصاحب ″ ″	لعہ	″
۴۹۰	۱۳۰۲	دین محمد صاحب موضع جتھو ″	۴ر	تبلیغ بہی خواہان	۵۱۹	۱۳۳۴	دین صاحب عمرا وتی ″ ″	لعہ	″
۴۹۱	۱۳۰۳	حیات محمد صاحب موضع کھجوری ″	۲ر	″	۵۲۰	۱۳۳۵	عبدالکریم صاحب ″ ″	عہ	″
۴۹۲	۱۳۰۴	باب اللہ صاحب ″ ″	۴ر	″	۵۲۱	۱۳۳۶	اللہ داد صاحب ″ ″	۴ر	″
۴۹۳	۱۳۰۶	چودھری عبدالحمید صاحب موضع جتھو ″	۴ر	تعمیر بہی خواہان	۵۲۲	۱۳۴۸	منشی عبدالرشید خانصاحب للت پور	عا	چرم قربانی
۴۹۴	۱۳۰۷	مولانا ہدایت علی صاحب مہتمم مدرسہ کرجی ″	۴ر	تبلیغ بہی خواہان	۵۲۳	۱۳۵۲	سیٹھ محمد رمضان خانصاحب بیڑی مرچنٹ ساگری پی	صہ	تعمیر بہی خواہان
۴۹۵	۱۳۰۸	مولانا فاروق احمد صاحب مدرس ″	۴ر	″	۵۲۴	۱۳۵۳	قاضی نور محمد صاحب سرکل انسپکٹر پینشنر ″	لعہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۴۹۶	۱۳۰۹	حافظ محمد عبدالحمید صاحب سارجنٹ بھاولپور	لعہ	تعمیر بہی خواہان	۵۲۵	۱۳۵۴	اہلیہ عبدالغفار خانصاحب ″	صہ	تعمیر بہی خواہان
۴۹۷	۱۳۱۰	محمد سعید صاحب سوداگر بیکانیری گیٹ ″	ی	″	۵۲۶	۱۳۵۵	منشی صغیر احمد صاحب بیڑی مرچنٹ ″	عا	″
۴۹۸	۱۳۱۱	فضل محمود خانصاحب انسپکٹر دفتر پولیس ″	عسہ	زکوٰۃ بہی خواہان	۵۲۷	۱۳۵۶	سیٹھ عبداللہ خانصاحب ″ ″	لعہ	″
۴۹۹	۱۳۱۲	شیخ واحد بخش صاحب سید رضا صاحب بہادر کمشنر پولیس ″	عا	″	۵۲۸	۱۳۶۷	مولانا عبدالحق صاحب نافع مدرس عربی دارالعلوم	عا	رسالہ
۵۰۰	۱۳۱۳	مولانا مولوی سید جمیل الدین احمد صاحب عربی ٹیچر ″	عا	رسالہ	۵۲۹	۱۳۶۸	انیس احمد صاحب گلاس ورکس اردو بازار گورکھپور	عا	″
۵۰۱	۱۳۱۴	شیخ عبدالواحد صاحب محلہ جیلان فتح خاں	سے	تعمیر بہی خواہان	۵۳۰	۱۳۶۹	فرحت حسین خانصاحب دیومیتھا ضلع غازی پور	عسہ	زکوٰۃ
۵۰۲	۱۳۱۵	محمد رحمت اللہ صاحب سب انسپکٹر دفتر پولیس ″	لعہ	″	۵۳۱	۱۳۷۰	حافظ شرافت علی صاحب محلہ کلالان نگینہ بجنور	عسہ	″
۵۰۳	۱۳۱۷	اشتیاق احمد صاحب نمبردار موضع میٹھے پور ضلع میرٹھ	لعہ	″	۵۳۲	۱۳۷۱	حاجی فیض الدین صاحب ساکن نمازپور بریسال بنگال	ماعہ	عطاء

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۳۳	۱۳۷۲	عبدالکریم صاحب متعلم دارالعلوم قصبہ منونا تھ بھجن	صہ	تعمیر دارالطلبہ	۵۶۲	۱۴۰۷	حسین اللہ صاحب کاکاخیل موضع فضل آباد ضلع پشاور	صہ	زکوۃ
۵۳۴	۱۳۷۳	ملک عبدالرحمن صاحب ابواسحٰق روڈ لاہور	للعہ	وظیفہ متعلم	۵۶۳	۱۴۰۸	حافظ عبدالغفور صاحب موضع لور ضلع مردان	لعہ	عطا
۵۳۵	۱۳۷۵	حافظ حمید اللہ صاحب موٹر ورکس شہر میرٹھ	مے	چرم قربانی	۵۶۴	۱۴۰۵	سید نور بادشاہ صاحب بازار ہوتی 〃	للعہ	زکوۃ
۵۳۶	۱۳۷۶	مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی ریاست بھوپال	۴ر	تبلیغ	۵۶۵	۱۴۱۰	محمد اکرم خانصاحب 〃 〃	عا	عطا
۵۳۷	۱۳۷۷	مولوی شمس الدین صاحب بدہوارہ 〃	۴ر	〃	۵۶۶	۱۴۱۱	محمد میرال خانصاحب 〃 〃	صہ	زکوۃ
۵۳۸	۱۳۷۸	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب 〃	۲ر	〃	۵۶۷	۱۴۱۲	محمد سعد اللہ خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۵۳۹	۱۳۷۹	مولوی عبدالرشید صاحب مع ہمشیرہ 〃	۲ر	〃	۵۶۸	۱۴۱۳	محمد روشن خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۵۴۰	۱۳۸۰	قاری محمد صدیق صاحب 〃	۲ر	〃	۵۶۹	۱۴۱۴	امیر محمد خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے 〃 〃	للعہ	عطا
۵۴۱	۱۳۸۱	عبدالحکیم خانصاحب 〃	۱ر	〃	۵۷۰	۱۴۱۵	بیگم صاحبہ مہردل خانصاحب 〃 〃	للعہ	زکوۃ
۵۴۲	۱۳۸۲	منشی سید علی صاحب عقب مسجد شکور خانصاحب 〃	عہ	〃	۵۷۱	۱۴۱۶	بیگم صاحبہ مظفر خانصاحب مرحوم 〃 〃	للعہ	〃
۵۴۳	۱۳۸۳	سید سلیمان صاحب خوشنویس 〃	۴ر	〃	۵۷۲	۱۴۱۷	بیگم صاحبہ امیر محمد خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے 〃 〃	صہ	عطا
۵۴۴	۱۳۸۴	سردار میاں رؤف الحسن خانصاحب جاگیردار 〃	لعہ	〃	۵۷۳	۱۴۱۸	والدہ صاحبہ میر عالم خانصاحب بازار ہوتی 〃	صہ	زکوۃ
۵۴۵	۱۳۸۵	سردار میاں سعادت علی صاحب 〃	عا	〃	۵۷۴	۱۴۱۹	والدہ صاحبہ عبدالرحمن خانصاحب 〃 〃	عا	عطا
۵۴۶	۱۳۸۶	سردار میاں نذیر میاں صاحب 〃	۴	〃	۵۷۵	۱۴۲۰	سید مشرف شاہ صاحب کاکاخیل نوشہرہ ضلع پشاور	ما	〃
۵۴۷	۱۳۹۱	عبدالحمید خانصاحب نمبردار موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	سے	تعمیر بہی خواہان	۵۷۶	۱۴۲۱	سیٹھ علی محمد صاحب جنرل مرچنٹ ساگر سی۔ پی	سے	تعمیر بہی خواہان
۵۴۸	۱۳۹۲	حاجی عبداللہ خانصاحب 〃 〃	سے	〃	۵۷۷	۱۴۲۲	کالیخاں صاحب 〃	صہ	〃
۵۴۹	۱۳۹۳	شیخ منگت پسر لالہ بیوپاری 〃 〃	لعہ	〃	۵۷۸	۱۴۲۳	سید عبدالجلیل صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ 〃	صہ	〃
۵۵۰	۱۳۹۴	شیخ بدلو صاحب 〃 〃	لعہ	〃	۵۷۹	۱۴۲۴	سیٹھ محمد شفیع صاحب بیڑی مرچنٹ 〃	صہ	〃
۵۵۱	۱۳۹۵	شیخ عظیم الدین صاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃	۵۸۰	۱۴۲۵	حاجی قدرت اللہ صاحب تاجر پارچہ 〃	عا	〃
۵۵۲	۱۳۹۶	محمد اسحٰق خانصاحب 〃 〃	۸ر	〃	۵۸۱	۱۴۲۶	مولانا حکیم محمد چراغ الدین صاحب	عا	〃
۵۵۳	۱۳۹۷	حافظ عبدالصمد خانصاحب 〃 〃	۸ر	〃			وائس پریزیڈنٹ میونسپل بورڈ 〃		
۵۵۴	۱۳۹۸	عبدالاحد خانصاحب 〃 〃	۴ر	〃	۵۸۲	۱۴۲۷	مولانا حکیم محمد چراغ الدین صاحب 〃	عا	زکوۃ بہی خواہان
۵۵۵	۱۳۹۹	جمیل احمد خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃	۵۸۳	۱۴۲۸	منشی حافظ سبحان صاحب محلہ صدر بلاسپور سی۔ پی	لعہ	〃
۵۵۶	۱۴۰۱	شیر گل صاحب چیچنو کھٹ ضلع مردان	لعہ	عطا	۵۸۴	۱۴۲۹	سیٹھ دین محمد خانصاحب جنرل مرچنٹ 〃 〃	صہ	〃
۵۵۷	۱۴۰۲	میاں فضل اللہ صاحب کاکاخیل موضع فضل آباد ضلع پشاور	صہ	زکوۃ	۵۸۵	۱۴۳۰	سلیمان طاہر محمد صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃
۵۵۸	۱۴۰۳	میاں صاحب منتظم شاہ صاحب زیارت کاکاصاحب 〃	عا	〃	۵۸۶	۱۴۳۱	عبدالغفور خانصاحب فروٹ مرچنٹ 〃 〃	سے	تعمیر بہی خواہان
۵۵۹	۱۴۰۴	مراد گل صاحب 〃 〃	صہ	〃	۵۸۷	۱۴۳۲	منشی کریم اللہ صاحب قریشی 〃 〃	عا	〃
۵۶۰	۱۴۰۵	میانصاحب اعظم شاہ صاحب 〃 〃	عا	〃	۵۸۸	۱۴۳۳	سیٹھ قاسم بھائی صاحب مرحوم جنرل مرچنٹ 〃 〃	للعہ	〃
۵۶۱	۱۴۰۶	متین اللہ صاحب 〃 〃	صہ	〃	۵۸۹	۱۴۳۴	سیٹھ عبدالقدیر صاحب 〃 بہلا 〃	للعہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۹۰	۱۴۳۵	منشی میرا احمد خانصاحب گول بازار سابودی پالی	لعہ	تعمیر بہی خواہان
۵۹۱	۱۴۵۱	قاضی فضل نور صاحب مدرس خالصہ ہائی سکول چکوال	لعہ	صرف طلبہ
۵۹۲	۱۴۵۲	چودہری غلام جیلانی صاحب جوریاں گڈھ شنکر جہلم ہوشیار پور	للعہ ۱۲؍	زکوٰۃ
۵۹۳	۱۴۵۳	رجب علی صاحب ساکن اگرگانوں ٹیرہ	عا	عطاء
۵۹۴	۱۴۵۴	شیخ حسین بخش صاحب تاجر پارچہ دہامپور بجنور	لعہ	〃
۵۹۵	۱۴۶۱	مولانا ظہور الحسن صاحب جھنجھانوی 〃 〃	لعہ	
۵۹۶	۱۴۶۴	عبدالرحمن صاحب موضع عادل پور ضلع سکھر	۸؍	تعمیر بہی خواہان
۵۹۷	۱۴۶۵	حکیم کریم بخش صاحب مقام گھوٹکی 〃	۸؍	〃
۵۹۸	۱۴۶۶	مولوی الٰہی بخش صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۵۹۹	۱۴۶۷	سید فخرالدین صاحب مہتمم مدرسہ 〃 〃	عا	〃
۶۰۰	۱۴۶۸	میر موسیٰ شاہ صاحب 〃 〃	ی	〃
۶۰۱	۱۴۶۹	مسٹر فتح محمد صاحب کلکٹری 〃	ے	〃
۶۰۲	۱۴۷۰	خان بہادر آغا نظام الدین صاحب محلہ غریب آباد 〃	صہ	〃
۶۰۳	۱۴۷۱	حاجی غلام حیدر صاحب 〃 〃	عا	〃
۶۰۴	۱۴۷۲	عبدالغفار صاحب ہوم انسپکٹر پولیس 〃	صہ	〃
۶۰۵	۱۴۷۳	مسٹر رسول بخش خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر بندر روڈ 〃	صہ	〃
۶۰۶	۱۴۷۴	عبدالقیوم خانصاحب موضع سنبھلہ ضلع میرٹھ	ے	〃
۶۰۷	۱۴۷۵	عبدالغفور صاحب بخار 〃 〃	۸؍	〃
۶۰۸	۱۴۷۶	احمد صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۰۹	۱۴۷۷	بشیر احمد خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۱۰	۱۴۷۸	منشی حشمت اللہ خانصاحب مدرس 〃 〃	لعہ	〃
۶۱۱	۱۴۷۹	صابر خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۱۲	۱۴۸۰	عبداللطیف خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۱۳	۱۴۸۱	سلیمان خانصاحب 〃 〃	۴؍	〃
۶۱۴	۱۴۸۲	احمد خانصاحب 〃 〃	۸؍	〃
۶۱۵	۱۴۸۳	نصیر احمد خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۱۶	۱۴۸۴	مستقیم خانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۱۷	۱۴۸۵	مراد علی صاحب تاجر گوشت صدر بازار [illegible]	عا	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۸	۱۴۸۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب تاجر پارچہ گول بازار اٹیور کمپٹی	لعہ	تعمیر بہی خواہان
۶۱۹	۱۴۹۰	لالہ بھنگی لال صاحب لوہا مرچنٹ 〃 〃	رلعہ	〃
۶۲۰	۱۴۹۲	عیدو میاں صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۶۲۱	۱۴۹۳	مولانا ڈاکٹر عبداللطیف صاحب محلہ 〃	للعہ	〃
۶۲۲	۱۴۹۴	منشی علاؤ الدین صاحب چوڑی مرچنٹ صدر بازار 〃	لعہ	〃
۶۲۳	۱۴۹۸	عبدالحق صاحب باڑہ ہندو راؤ دہلی	۲؍	عطاء
۶۲۴	۱۵۰۳	اللہ بندہ صاحب قرول باغ 〃	للعہ ۴؍	زکوٰۃ بہی خواہان
۶۲۵	۱۵۰۶	حافظ دوست محمد صاحب ۱۵۹۹ بمبئی	لعہ	عطاء
۶۲۶	۱۵۰۷	مولانا مظفر علی صاحب مدرسہ عربیہ کوزرگھی ضلع اعظمگڈھ	عا	رسالہ
۶۲۷	۱۵۰۵	محمد سعید صاحب کوتوال بنگلہ ۱۳۱ چھاونی کانپور	لعہ	زکوٰۃ
۶۲۸	۱۵۱۰	محمد مصطفیٰ علی صاحب علوی کمرہ ۵ محب احمد بن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	صہ	عطاء
۶۲۹	۱۵۱۱	عبدالحمید خانصاحب دومیلی ضلع جہلم	لعہ	زکوٰۃ
۶۳۰	۱۵۱۲	محمد رمضان صاحب پنشنر گوجرانوالہ	عا	رسالہ
۶۳۱	۱۵۱۳	احمد شفیع صاحب درگاہ اورنگ آباد	للعہ ۲؍	صرف طلبہ
۶۳۲	۱۵۱۵	مولوی اشرف علی صاحب بی اے مدرسہ عالیہ سلہٹ	۹؍	عطاء بہی خواہان
۶۳۳	۱۵۱۶	مسماۃ راحت النساء خاتون صاحبہ مقام کٹھل کھار 〃	صہ	〃
۶۳۴	۱۵۱۷	〃 رقیہ خاتون صاحبہ 〃 〃	صہ	〃
۶۳۵	۱۵۱۸	〃 حفصہ خاتون صاحبہ مقام خادم پور 〃	لعہ	•
۶۳۶	۱۵۱۹	عبدالغفور صاحب چودہری ساکن بہرتو کھلا 〃	لعہ	〃
۶۳۷	۱۵۲۰	ابوالحسن صاحب قانون گوئی ہاگر کھلا 〃	۹؍	〃
۶۳۸	۱۵۲۱	فضل الحق صاحب نئی سڑک مسجد 〃	۴؍	〃
۶۳۹	۱۵۲۲	صوفی میاں ستار ستار باڑہ 〃	لعہ	〃
۶۴۰	۱۵۲۳	حاجی سلیمان خاں صاحب مدرسہ عالیہ 〃	لعہ	〃
۶۴۱	۱۵۲۴	سراج میاں صاحب درگاہ محلہ 〃	لعہ	〃
۶۴۲	۱۵۲۵	عبدالرؤف صاحب محلہ توپخانہ 〃	عا	〃
۶۴۳	۱۵۲۶	〃 〃	ے	زکوٰۃ بہی خواہان
۶۴۴	۱۵۲۷	محمد میر میاں صاحب سوداگر گوشت دادبازار 〃	صہ	عطاء
۶۴۵	۱۵۲۸	عبدالعلی صاحب ساکن علی پور ضلع ڈھاکہ	لعہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۶۴۶	۱۵۲۹	خلیفہ یوسف علی صاحب قاضی بازار سلہٹ آسام	لعہ	بہی خواہان
۶۴۷	۱۵۳۰	عبدالمنان صاحب ″ ″	لعہ	″
۶۴۸	۱۵۳۱	علاؤالدین صاحب ساکن گوجن ناتھوپورہ ضلع فریدپور	لعہ	″
۶۴۹	۱۵۳۲	مہدی میاں صاحب محلہ مجلس آئین سلہٹ	عا	″
۶۵۰	۱۵۳۳	عبدالغنی صاحب ساکن گوری پاڑہ ″	لعہ	″
۶۵۱	۱۵۳۴	مولانا محمد بشیر صاحب ساکن مانگا ″	لعہ	″
۶۵۲	۱۵۳۵	مولانا محمد ابراہیم صاحب امام مسجد نئی سڑک ″	لعہ	″
۶۵۳	۱۵۳۶	حافظ محمد ابراہیم صاحب محلہ سوداگر ٹولہ ″	لعہ	″
۶۵۴	۱۵۳۷	مولوی عبدالحمید صاحب ڈاکخانہ آفس ″	۳ر	″
۶۵۵	۱۵۳۸	تاج محمد صاحب ساکن راجار گانوں ″	۲	″
۶۵۶	۱۵۳۹	ارب اللہ صاحب ساکن پھولی باڑی ″	۲ر	″
۶۵۷	۱۵۴۰	الکسی بابا صاحب آمدنی عیدگاہ ″	عہ	تعمیر بہی خواہان
۶۵۸	۱۵۴۱	چودھری مقدس علی صاحب بندر بازار ″ ″	عا	تعمیر بہی خواہان
۶۵۹	۱۵۴۲	عبدالوہاب اسٹیشن ماسٹر آفس ضلع ڈھاکہ	لعہ	″
۶۶۰	۱۵۴۳	مستری نواب علی صاحب امدا ″	۶	″
۶۶۱	۱۵۴۴	مولانا جمال خاں صاحب پوران بازار ضلع نچھرو بنگال	ے	″
۶۶۲	۱۵۴۵	محمد یعقوب صاحب ″	۸ر	″
۶۶۳	۱۵۴۶	مولوی قدرت اللہ صاحب ″ ″	۸ر	″
۶۶۴	۱۵۴۹	محمد بخش صاحب ″ ″	۴ر	″
۶۶۵	۱۵۵۰	مفضل الرحمن صاحب ″	۴ر	″
۶۶۶	۱۵۵۱	سکندر خان صاحب ″ ″	۴ر	″
۶۶۷	۱۵۵۲	واعظ الدین میاں صاحب ″ ″	۴ر	″
۶۶۸	۱۵۵۳	امیر جان صاحب ″ ″	۴ر	″
۶۶۹	۱۵۵۴	نیاز الرحمن صاحب ″ ″	لعہ	″
۶۷۰	۱۵۵۶	حکیم حافظ محمد یوسف خان صاحب چک ۴۹۲ لائل پور	للعہ	تبلیغ
۶۷۱	۱۵۵۷	حاجی عبدالشکور صاحب چک ۴۹۶ ″	ھ	″
۶۷۲	۱۵۵۸	مولوی عبدالجبار صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند	لعہ	″
۶۷۳	۱۵۵۹	مولوی حامد حسن صاحب بھوپال	۴ر	″
۶۷۴	۱۵۶۰	محمد نور صاحب مکرانی ″	۴ر	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۶۷۵	۱۵۶۱	محمد عاقل صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ
۶۷۶	۱۵۶۲	عبدالرحمن صاحب ″	۲ر	″
۶۷۷	۱۵۶۳	علیم الدین صاحب وابسیہ صاحب ″	۲ر	″
۶۷۸	۱۵۶۴	حافظ رشید احمد صاحب ″	۲ر	″
۶۷۹	۱۵۶۵	نذیر احمد خان صاحب ″	۲ر	″
۶۸۰	۱۵۶۶	منشی محمد عاشق صاحب ″	۴ر	″
۶۸۱	۱۵۶۷	حکیم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ″	۴ر	″
۶۸۲	۱۵۶۸	سردار میاں مقصود صاحب ″	للعہ	″
۶۸۳	۱۵۶۹	ماسٹر محمد حیات اللہ صاحب ″	عا	″
۶۸۴	۱۵۷۰	سید محی الدین صاحب ″	لعہ	″
۶۸۵	۱۵۷۱	حافظ عظیم اللہ صاحب امام ″	۴ر	″
۶۸۶	۱۵۷۲	ماسٹر محمد سلیم صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ ″	۲ر	″
۶۸۷	۱۵۷۳	حاجی عبدالوحید صاحب دروازہ جمعراتی ″	۴ر	″
۶۸۸	۱۵۷۴	مولوی مقبول احمد صاحب مہتمم مدرسہ ″	۴ر	″
۶۸۹	۱۵۷۵	عتیق احمد سلمہ ″	ار	″
۶۹۰	۱۵۷۶	ڈاکٹر محمد عمر صاحب قریشی سکھر سندھ	عا	تعمیر بہی خواہان
۶۹۱	۱۵۷۷	محمد حسین صاحب ٹھوٹے سوار ہیڈ کوارٹر پولیس سکھر	للعہ	″
۶۹۲	۱۵۷۸	دفعدار شیخ امیر اللہ صاحب ہیڈ کانسٹبل ″	للعہ	″
۶۹۳	۱۵۷۹	ڈاکٹر غلام رسول صاحب ″	للعہ	″
۶۹۴	۱۵۸۰	چراغ الدین صاحب متصل مارکیٹ ″	لعہ	″
۶۹۵	۱۵۸۱	ضمیر احمد خان صاحب کپتان انفسر خیرپور میرس سندھ	ھ	″
۶۹۶	۱۵۸۲	خلیفہ دین محمد صاحب ریاست ″	عا	″
۶۹۷	۱۵۸۳	سیٹھ مولچند صاحب ″	لعہ	″
۶۹۸	۱۵۸۴	مولابخش صاحب [illegible]	لعہ	″
۶۹۹	۱۵۸۵	فیروز الدین خان صاحب ″	لعہ	″
۷۰۰	۱۵۸۶	غلام رسول صاحب ٹھیکیدار ″	لعہ	″
۷۰۱	۱۵۸۷	″	ھ	″
۷۰۲	۱۵۸۸	ماسٹر عبدالاحد صاحب جونیوڑی ہائی سکول ″	عا	″
۷۰۳	۱۵۸۹	ماسٹر جان محمد صاحب ہیڈ یانوی ″	عا	″

نمبر شمار	نمبر رسید بحنت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
704	1590	حاجی محمد فاروقی صاحب جمعدار باغات خیرپور میرس	لـہ	تعمیر بہی خواہان
705	1591	مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند قیمت کھال دو عدد بکرا	۱۲ر	صرف طلبہ
706	1592	منشی سید آل نبی صاحب مدرس موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	ـہ ر	زکوۃ بہی خواہان
707	1593	شمس الاسلام خان صاحب " "	لـہ	"
708	1595	حکیم سمیع اللہ خان صاحب " "	۶	رسالہ
709	1597	عبدالحکیم صاحب موضع اکلہ سولپور	لـہ	تعمیر بہی خواہان
710	1598	حکیم نصیرالدین خان صاحب موضع کھجوری "	لـہ	"
711	1599	محمد تقی خان صاحب " "	ـہ	"
712	1600	عبدالشکور صاحب دوکاندار " "	لـہ	"
713	1601	یوسف خان صاحب " "	لـہ	"
714	1602	جمال الدین صاحب عرف نگو " "	۴ر	"
715	1603	مستری محمد دین صاحب آہنگر کوہ شملہ جامسجد	[illegible]	صرف طلبہ
716	1604	سیدہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مولانا شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم ٹکی۔ مرسلہ حکیم محمد حسن صاحب ریاست مانگرول	[illegible]	عطار
717	1605	مولانا مشرف شاہ صاحب میاں صاحب مقام حکمت آباد	[illegible]	زکوۃ
718	1608	عبدالمتین صاحب تاجر پارچہ گول بازار رائپور سی پی	لـہ	تعمیر بہی خواہان
719	1610	منشی خیر محمد صاحب " "	لـہ	"
720	1611	حاجی محمد علی رجب علی صاحبان تیلی روڈ رائے پور سی پی	۶	"
721	1612	حضرت مولانا قاری محمد یسین صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ رائے پور سی۔ پی	۶	"
722	1613	حاجی قطب الدین صاحب سرکل انسپکٹر پنشنر رائے پور سی پی	ـہ	"
723	1615	حاجی احمد علی خان صاحب " "	۶	"
724	1616	محمود خان صاحب تاجر ظروف گول بازار رائے پور سی۔ پی	۶	"
725	1618	حامد میاں صاحب معرفت علاؤالدین	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحنت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
		لال میاں صاحب چوڑی مرچنٹ رائپور سی پی		
726	1619	ماسٹر محمد اسحاق صاحب محلہ بجنا تہہ پارہ " "	لـہ	تعمیر بہی خواہان
727	1620	مولوی عبدالغفور صاحب محلہ نیرنگ بازار " "	۶	"
728	1623	مولوی اخلاق احمد صاحب فاضل دیوبند لال کنواں دہلی	ـہ ر	عطار بہی خواہان
729	1631	محمد یونس صاحب گرداور حلقہ نونگویان گوالیار	[illegible]	چرم قربانی
730	1632	صغیر حسن صاحب الیاس بلڈنگ گوداموں کمپ	ـہ	زکوۃ
731	1633	محمد شفیق خان صاحب ہیڈ ماسٹر ہندی اردو اسکول کسمکوٹ ضلع امراؤتی	[illegible]	صرف طلبہ
732	1634	بشیر احمد صاحب خیاط جہاں آباد ضلع بجنور	[illegible]	"
733	1636	علی محمد صاحب ریٹائرڈ سب ڈسٹرکٹ جج محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڑھ	۱۱	زکوۃ
734	1637	غلام حسین صاحب بھاولپوری وارد حال	لـہ	دارالطلبہ
735	1640	شیخ عبدالرحمن صاحب نگینوی محلہ بند دقچیان دیوبند قصبہ دھامپور ضلع بجنور	لـہ	عطار بہی خواہان
736	1647	حافظ عبدالشکور صاحب تاجر چقت دھامپور	[illegible]	چرم قربانی
737	1654	شیخ عظمت اللہ صاحب محلہ متولیان نہٹور بجنور	[illegible]	زکوۃ بہی خواہان
738	1658	مسٹر اویس صاحب دیہہ ساہاری خیرپور میرس	لـہ	عطار
739	1659	قاضی علاؤالدین صاحب اودیسیر "	لـہ	"
740	1660	مستری کلن خان صاحب "	لـہ	تعمیر بہی خواہان
741	1661	لعل الٰہی صاحب "	لـہ	"
742	1662	اللہ بخش صاحب ٹوکیو گیٹ "	۶	"
743	1663	حاجی ڈاکٹر خان صاحب سول سرجن "	ـہ	"
744	1664	اودھا رام صاحب ٹھیکیدار "	لـہ	"
745	1665	مسٹر میر بخش خان صاحب "	لـہ	"
746	1666	مسٹر ممتاز حسین خان صاحب وکیل "	لـہ	"
747	1667	شیخ عبدالفتاح صاحب "	لـہ	"
748	1668	ماسٹر امام بخش صاحب "	لـہ	"
749	1669	ماسٹر عمر دراز صاحب "	لـہ	"
750	1670	اللہ دین صاحب ٹھیکیدار "	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵۱	۱۷۶۱	یحیٰ صاحب تاجر چرم خیرپور میرس سندھ	عہ	تعمیر بہی خواہان
۷۵۲	۱۷۶۲	" " " "	لعہ	"
۷۵۳	۱۷۶۳	محمد اسمٰعیل صاحب " " "	لعہ	"
۷۵۴	۱۷۶۴	آخوند عبداللہ صاحب چیف جج " "	۵ عہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۷۵۵	۱۷۶۵	مستری اسد علی صاحب ہیڈ ڈرافسمین " "	لعہ	تعمیر بہی خواہان
۷۵۶	۱۷۶۶	فضل حسین صاحب تاجر چرم " "	عہ	"
۷۵۷	۱۷۶۷	حکیم علی نواز صاحب شکارپوری " "	لعہ	"
۷۵۸	۱۷۶۸	مستری الگزنڈر معرفت مسٹر علاؤالدین صاحب " "	سے	"
۷۵۹	۱۷۶۹	بشیر احمد صاحب تیل کوٹ دونی چند شریف پورہ امرتسر	عہ ۱ر	عطا بہی خواہان
۷۶۰	[illegible]	مولوی عبدالمجید صاحب بازار رانی " "	۸ر	چرم قربانی
۷۶۱	۱۷۸۸	مولا بخش صاحب قوم جھوجہ کھیڑا می فرید آباد ضلع مظفر نگر	عہ	زکوٰۃ
۷۶۲	۱۷۸۹	نبیا صاحب سکنہ چورا "	سے	درف طلبہ
۷۶۳	۱۷۹۰	چند حضرات خیر موضع تیوڑا "	للعہ ۱۲ر	چرم قربانی
۷۶۴	۱۷۹۱	نتھوا و نورا صاحبان " "	۶ر	زکوٰۃ
۷۶۵	۱۷۹۲	مولانا محمد اختر صاحب تھانوی وارد حال دیوبند	لعہ	"
۷۶۶	۱۷۹۳	حکیم عبداللطیف صاحب محلہ ناکان "	۶ر	رسالہ
۷۶۷	۱۷۹۴	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند	سے	عطا
۷۶۸	۱۷۰۵	عالیمرتبت مشیر الملک قاضی علی حیدر صاحب عباسی ریاست بھوپال	سے	تبلیغ
۷۶۹	۱۷۰۶	میر دبیر الانشا قاضی ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل	لعہ	"
۷۷۰	۱۷۰۷	منشی عنایت الرحمن صاحب امامی دروازہ "	۲ر	"
۷۷۱	۱۷۰۸	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد "	۸ر	"
۷۷۲	۱۷۰۹	منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"
۷۷۴	۱۷۱۰	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"
۷۷۵	۱۷۱۱	منشی سید وحید الرحمن صاحب "	۲ر	"
۷۷۶	۱۷۱۲	شیخ کفایت اللہ صاحب "	۲ر	"
۷۷۷	۱۷۱۳	منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۷۸	۱۰۱۴	ماسٹر شجاعت علی صاحب بھوپال	۱ر	تبلیغ
۷۷۹	۱۷۱۵	سردار میاں رشید محمد خان صاحب "	لعہ	"
۷۸۰	۱۷۱۶	سعدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ "	لعہ	"
۷۸۱	۱۷۱۷	محمد اسحٰق صاحب سوداگر پان "	۱ر	"
۷۸۲	۱۷۱۸	حکیم سلطان محمود صاحب "	لعہ	"
۷۸۳	۱۷۱۹	سردار میاں ذوالفقار محمد خان صاحب "	لعہ	"
۷۸۴	۱۷۲۰	اہلیہ صاحبہ مرحوم سید نور علی صاحب مرحوم "	۱ر	"
۷۸۵	۱۷۲۱	اسد علیخاں صاحب امامی دروازہ "	۴ر	"
۷۸۶	۱۷۲۲	بشارت بی بی صاحبہ مرحومہ "	لعہ	"
۷۸۷	۱۷۲۳	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۲ر	"
۷۸۸	۱۷۲۴	ہر ہائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ "	۵ لعہ	"
۷۸۹	۱۷۲۵	قاری احمد حسن صاحب شاہجہانی "	۲ر	"
۷۹۰	۱۷۲۶	حافظ انعام اللہ خان صاحب سرا احمدیہ "	۱ر۶	"
۷۹۱	۱۷۲۷	ماسٹر تجمل حسین محمہ گنج شاہجہان آباد "	۱ر	"
۷۹۲	۱۷۲۸	عبدالرشید صاحب دوکاندار کول پورہ "	۱ر	"
۷۹۳	۱۷۲۹	منشی محمد انور صاحب - حافظ محمد احمد صاحب حاجی عظیم الدین صاحب "	سے	"
۷۹۴	۱۷۳۰	منشی سید لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش "	۱ر	"
۷۹۵	۱۷۳۱	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری سیرت کمیٹی بھوپال	۱ر	"
۷۹۶	۱۷۳۲	منشی بشیر احمد صاحب "	عہ	"
۷۹۷	۱۷۳۳	شمشیر خانصاحب فتح گڈھ "	۲ر	"
۷۹۸	۱۷۳۴	منشی محمد شفیع صاحب عقب شوکت محل "	۱ر	"
۷۹۹	۱۷۳۵	مسلمانان اکلہ رسول پور ضلع میرٹھ	سے	چرم قربانی
۸۰۰	۱۷۳۶	رحیم بخش صاحب روغن گر موضع کھجوری "	لعہ	تعمیر بہی خواہان
۸۰۱	۱۷۳۷	عبداللہ خانصاحب نمبردار " "	سے	"
۸۰۲	۱۷۳۸	نور بخش صاحب روغن گر " "	۸ر	"
۸۰۳	۱۷۳۹	روشن خانصاحب ولد چھدا صاحب " "	لعہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحنتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۰۴	۱۷۴۰	اللہ بخش صاحب روغنگر موضع کھجوری میرٹھ	[illegible]	تعمیر بہی خواہان
۸۰۵	۱۷۴۱	حیون خانصاحب " " "	[illegible]	"
۸۰۶	۱۷۴۲	محمد تقی صاحب " " "	[illegible]	"
۸۰۷	۱۷۴۳	شیخ نیادر صاحب	[illegible]	"
۸۰۸	۱۷۴۴	عبدالحکیم خانصاحب نمبردار	[illegible]	"
۸۰۹	۱۷۴۵	محمد صدیق خانصاحب	[illegible]	"
۸۱۰	۱۷۴۶	اصغر خاں و عبدالرزاق صاحبان " "	[illegible]	"
۸۱۱	۱۷۴۷	چودھری بھورے خانصاحب " " "	[illegible]	"
۸۱۲	۱۷۴۸	عبداللہ خانصاحب	[illegible]	"
۸۱۳	۱۷۴۹	جملہ مسلمانان منجانب فنڈ موضع خانپور "	[illegible]	چرم قربانی بہی خواہان
۸۱۴	۱۷۵۰	اللہ دیا صاحب ولد پیر بخش روغنگر موضع افغانپور ضلع میرٹھ	[illegible]	تعمیر بہی خواہان
۸۱۵	۱۷۵۱	حاجی بشیرالدین صاحب تاجر محلہ سنتوش پور ۔ ضلع چوبیس پرگنہ	[illegible]	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید بحنتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۱۶	۱۷۵۲	انسپکٹر صاحب تعلیمات ریاست قلات بلوچستان	[illegible]	وظیفہ متفرقات
۸۱۷	۱۷۵۳	حاجی اشرف علی صاحب سوداگر انگخانہ پومار شرف بھاٹا چاٹگام	[illegible]	صرف طلبہ
۸۱۸	۱۷۵۴	نبی بخش صاحب مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور	[illegible]	زکوٰۃ
۸۱۹	۱۷۵۵	مسیح اللہ صاحب سول ملٹری مال روڈ انبالہ چھاؤنی	[illegible]	تعمیر مسجد
۸۲۰	۱۷۵۶	مولانا محمد عشرت حسین صاحب فاضل دیوبند پروفیسر جامعہ احمدیہ بھوپال	[illegible]	رسالہ

میزان عمومی — [illegible] ۴۰۹۳ / ۳/۹

" دوامی بہی خواہان — [illegible] / ۴/۳

" دوامی داوقاف — [illegible] / ۲/۲

آمدنی فروختگی اشیاء وغیرہ — [illegible] / ۱۲/

میزان کل آمدنی ماہ — [illegible] ۵۲ / ۶/۱۲

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق

موصولہ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ ہجری

نمبر شمار	نمبر رسید بحنتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۶	علی محمد ہاشم صاحب اینڈ برادرس محمد علی روڈ بمبئی ۳	کتب دورۂ حدیث شریف مکمل (۳ سیٹ) ابن ماجہ مجلد ۔ ایک جلد
۲	۷	ابرار حسین صاحب مرحوم دیوبندی ۔ محلہ دیوان	چینی آہنی ۔ بکس ریخ ۲ انچ ۔ بکس ریخ ۳ انچ ۔ بکس ریخ مع ہنڈل آٹھ کشدہ ۳ عدد ایک عدد ایک عدد ایک عدد ۔ ریخ ۱/۲ انچ ۔ اسکرو ریخ ۱۰ انچ ۔ اسکرو ریخ ۸ انچ ۔ اسکرو ریخ ۳ انچ ۔ ریتی گول

نمبر شمار	نمبر اشیاء	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
			پیچ کش - چمڑے میں سوراخ کو نکی - پلاسٹک رنچ - خانہ چشمہ - چشمہ کے آئینہ ایک عدد ایک عدد ایک عدد ۲ عدد ۲ عدد سیفٹی ریزر - تارکٹ - چین کٹر - کرنی - صندوقچی خورد شکستہ ایک عدد ایک عدد ۵ عدد ایک عدد ایک عدد
۳	۸	مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دارالعلوم دیوبند	مفید الوارثین غیر مجلد (۲ عدد)
۴	۹	برائے ایصال ثواب انتصار احمد صاحب مرسلہ افتخار احمد صاحب ساکن پھلاودہ ضلع میرٹھ	بنڈی روئی دار - سویٹر سوتی - قمیص گریبان دھاریدار مستعمل - قمیص گریبان ایک عدد ایک دو ایک دھاریدار نئی - قمیص نین سکھ - پاجامہ لٹھ کورا نیا - پاجامہ لٹھ ڈیون نیا ایک ایک ایک پاجامہ لٹھا مستعمل - کرتی ململ چکن مستعمل - دستی رومال - کمربند - ایک دو ۱ ۲
۵	۱۰	منجانب بی بی حبیبہ خاتون صاحبہ محلہ ادینہ مسجد نارنول	۱۶ گز کپڑا
۶	۱۱	منشی رفیع الدین صاحب محلہ نجاران دیوبند	بچھڑا عمر ایک سال
۷	۱۲	سبحان علی محمد علی برادران تاجر عطر گورکھپور	الفیہ شرح ابن عقیل - مختصر معانی - مجمع البحار ناقص - نور الانوار ایک ایک ایک ایک مجلد شرح جامی - بخاری شریف جلد ثالث و رابع - ایک مجلد ایک جلد مجلد
۸	۱۳	شجاعت علی صاحب تاجر متصل جامع مسجد گورکھپور	حاشیہ عبد الغفور صاحب (ایک جلد)
۹	۱۴	حافظ عبد الولی صاحب پشاوری متعلم دارالعلوم دیوبند	کید الشیطان - آداب شیخ والمرید - الاجوبہ - التصریح - ایک ایک ایک ایک
۱۰	۱۵	عبد السمیع صاحب موضع جھبیرن ڈاکخانہ دیوبند	بکرا عمر ۹ ماہ برنگ سفید - کان کبرے -

صدمۂ عظیم

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے دوسرے صاحبزادے حافظ قاری میاں محمد عاصم نے چودہ سال کی عمر میں تقریباً دو سال کی طویل اور شدید علالت کے بعد ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ یوم پنجشنبہ کو نماز عصر کے وقت داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم محمد عاصم جیسے ذہین متین، سنجیدہ اور حساس بچے بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ اولاد کا صدمہ یونہی کچھ کم نہیں ہوتا پھر ایسی لائق اولاد کی مفارقت کا والدین اور عزیزوں کو جتنا بھی صدمہ ہو کم ہے۔ لیکن آفرین ہے حضرت مولانا محمد طیب صاحب کو کہ اس صبر آزما موقع پر انھوں نے صبر و تحمل کے اس بلند معیار کو قائم رکھا ہے جو صحیح اسلامی روایت، ان کی خاندانی عظمت اور قاسمی نسبت کی شایان شان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم معصوم کو والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (مرتب)

(   ) سرخ نشان

آپ کی مدت خریداری ختم ہوگئی

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے رسالہ کیساتھ ختم ہوگیا لہٰذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ آئندہ سال کے لئے مبلغ دو روپئے ۱۵ جمادی الاولیٰ تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماکر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اگر تاریخ مذکورہ تک آپ کا چندہ دفتر کو وصول نہ ہوا تو ماہ جمادی الاولیٰ کا رسالہ بذریعہ وی۔پی حاضر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ جناب وی۔پی وصول فرماکر اپنا اخلاقی فرض ادا فرمائیں گے اور اپنی اس ملی امانت کو نقصان سے بچائیں گے۔ کیونکہ ہر وی۔پی کی واپسی پر "دارالعلوم" کو ۳؍ آنے کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

اپنا فرض ادا کیجئے

ماہنامہ "دارالعلوم" پوری جماعت کی امانت ہے۔ اس لئے اسے ہر حیثیت سے کامیاب بنانا جماعت کے تمام افراد کا فرض ہے۔ اگر آپ نے اپنا فرض ادا کیا اور نہ صرف خود "دارالعلوم" کی سرپرستی فرمائی بلکہ اس کی توسیع اشاعت کا حق بھی ادا کیا تو خدام "دارالعلوم" اس قابل ہوسکیں گے کہ "دارالعلوم" کی صوری اور معنوی حیثیت کو خاطر خواہ طور پر بلند کرسکیں۔ اور اگر آپ کو اس میں کوئی کمی نظر آتی ہے تو اسے دور کرسکیں۔

لہٰذا ۔ ہم مرکز علوم دارالعلوم دیوبند کے تمام مخلصین منتسبین اور متوسلین سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مرکز سے متعلق اور وابستہ رہنے اور جماعت کی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ماہنامہ "دارالعلوم" کا مطالعہ اپنے لئے ضروری قرار دے لیں گے۔ اور جو حضرات ابتک اس کا سالانہ چندہ مبلغ دو روپئے ادا کرکے باقاعدہ معاون نہیں بنے ہیں وہ اب اپنا چندہ عنایت فرماکر ہمیں شکر گذاری کا موقع دیں گے۔

اس ماہنامہ کی اشاعت کو بڑھاکر اس کی بنیادوں کو مضبوط بنانا براہ راست دارالعلوم دیوبند کی خدمت کرنا ہے

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم"

معذرت ۔ چونکہ حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کے خطبۂ صدارت کو بالاقساط شائع کرنے کی بجائے بتمام و کمال ایک ہی مرتبہ میں شائع کردینا ضروری سمجھا گیا۔ اس لئے اس ماہ کے رسالہ میں دوسرے مضامین کے لئے جگہ نہ نکالی جاسکی۔ امید ہے کہ قارئین کرام بھی خطبہ کی یکجائی اشاعت کو پسند فرمائیں گے۔ (مرتب)

باہتمام عبدالوحید غازی پوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر اے ۸۰۴

انما انا قاسم واللہ یعطی

مرکز علوم اسلامیہ دار العلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دار العلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ
مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتبہ
عبد الوحید غازیپوری
ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصولڈاک
فی پرچہ ۳ر

سالانہ چندہ دو روپئے

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) تحقیقی علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) — بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ — شمارہ (۵)

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہوجایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانیکی سعی فرماکر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند

(باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفاتِ باری عزّاسمہٗ

(از مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند)

ارادہ ارادہ کے معنی کسی شئے کے وجود اور عدم کو جو کہ قدرت کے اعتبار سے برابر تھے اُن میں سے کسی ایک جانب کو اپنے اختیار سے ترجیح دینے کے ہیں۔ پس جو کچھ ہوتا ہے وہ اسی کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ ازل میں جو کچھ ارادہ کر لیا تھا اب اسی کے مطابق ہو رہا ہے۔ قال تعالےٰ

فعال لما یرید	جو ارادہ کرتا ہے وہی کر گذرتا ہے۔

عالم میں اس قسم کا انضباط اور استحکام بدون ارادہ اور اختیار کے پیدا ہونا یقیناً محال ہے۔ خدا کے افعال بدون ارادہ اور اختیار خود بخود مثل حرکت مرتعش کے صادر ہوتے تو عالم میں یہ انضباط اور استحکام اور حسن انتظام ہرگز ہرگز نہ ہوتا۔

انما امرہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون

بندہ جس کام کا ارادہ کرتا ہے اسی کے مطابق اعضاء حرکت کرنے لگتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نہیں بتلا سکتا کہ اعضاء کو اس ارادہ کا علم کس طرح ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ بندہ ہی کے ارادہ کے تعلق کی کیفیت نہیں بتلائی جا سکتی تو خداوند ذوالجلال کے ارادہ کے تعلق کی حقیقت کون بتلا سکتا ہے۔ بلکہ جو شخص ارادہ کرتا ہے وہ خود اپنے ارادہ کے تعلق کی کیفیت سمجھانے سے قاصر اور عاجز ہے۔

ثبوت تقدیر جو کام ارادہ اور اختیار سے کیا جاتا ہے پہلے اس کو سمجھ لیتے ہیں۔ مکان اگر بناتے ہیں تو پہلے اس کا نقشہ تیار کر لیتے ہیں تاکہ مکان کی تعمیر نقشہ کے مطابق ظہور میں آئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عالم کا نقشہ بھی خدا کے یہاں پہلے ہی سے ایک پنہاں وجود رکھتا ہو اور اس نقشہ ہی کے مطابق اس وجود ظاہری کا کارخانہ برقرار ہوتا ہو۔ اہل اسلام اسی وجود پنہانی کو تقدیر کہتے ہیں

اس مقام پر دو شبہے ہیں[۱]۔ پہلا شبہ یہ ہے کہ شر اور برائی کا اس کی مشیت سے واقع ہونا اس کی شانِ تقدس

[۱] اس مقام پر اصل یہی دو شبہے ہیں۔ باقی شبہات انکی فرع ہیں تفصیل کے لئے شرح مقاصد للعلامۃ التفتازانی صفحہ ۱۳۶ ج ۲ تا صفحہ ۱۳۹ ج ۲ و نیز صفحہ ۱۴۱ ج ۲ و صفحہ ۱۴۲ ج ۲ کی مراجعت کریں۔

مخالف ہو۔ دوسرا شبہ یہ ہے کہ جب خدا ہی بندہ کے افعال کا خالق ٹھہرا تو برے اعمال میں بندہ کی کیا تقصیر ہوئی ایسی صورت میں بندہ کو سزا دینا کیا ظلم نہ ہوگا۔

معتزلہ نے اس کی شان تنزیہ اور تقدیس کو قائم رکھنے کے لئے اور ظلم سے بچانے کے لئے یہ کہدیا کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے۔ اور خدا بندے کے افعال کا خالق نہیں۔ اور جب بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہوگیا تو خدا کے تنزیہ اور تقدیس میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور برے افعال کرنے سے بندہ ہی قصوروار رہتا ہے خدا ظالم نہیں ٹھہرتا۔

لیکن اس[۵۱] کہنے سے بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اشکال نہیں رفع ہوتا۔ اس لئے کہ اگر افعال بالفرض بندہ ہی کے مخلوق ہوں تو وہ اخلاق اور ملکات اور وہ قدرت اور اختیار کہ جس کے ذریعہ سے بندہ افعال کرتا ہے وہ بندہ کے مخلوق نہیں۔ اخلاق کو اخلاق اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ خَلقی ہیں۔ اخلاق جیسے خدا نے بنا دیئے ویسے ہی بن گئے اور ان کو کوئی بدل نہیں سکتا اور انہیں اخلاق پر جزا و سزا کا مدار ہے۔ جیسا تخم ہوتا ہے ویسا ہی پھل درخت کو لگتا ہے اور جب جزا و سزا کا مدار تخم اخلاق پر ہوا۔ اور اخلاق خدا کے مخلوق ٹھہرے تو افعال کو اپنا مخلوق بتلانے سے کیا فائدہ ہوا۔

ہاں اپنے آپ کو خالق کہکر کم فہم اور بے ادب ہونا ثابت ہوگیا۔ افسوس کہ ان لوگوں نے جزا و سزا کی حقیقت کو نہ سمجھا۔ جزا و سزا حقیقت میں تخم اخلاق اور اشجار اعمال کے پھل کا نام ہے جیسے انار اور انگور ایک خاص تخم اور خاص درخت کے پھل کا نام ہے۔ درخت کو زمین کا مخلوق کہو یا خدا کا مخلوق پھل بہرحال لگتا ہے۔ ایسی ہی اعمال کو اپنا مخلوق بتلاؤ یا خدا کا جزا و سزا بہرحال مرتب ہوتی ہے۔ اسکی کیا ضرورت تھی کہ خدا جیسے خالق کو چھوڑ کر اپنے کو خالق بتلا دیا۔ اگر جزا و سزا ہی کا راستہ بھلانا تھا تو یہ کہہ سکتے تھے کہ پھل کے اچھے اور برے ہونے کا مدار اگرچہ تخم ہی پر ہے لیکن عرف میں درخت ہی کا پھل کہلاتا ہے۔ ایسے ہی جزا و سزا اگرچہ اخلاق ہی پر موقوف ہے لیکن عرف میں عمل ہی کی جزا و سزا کہتے ہیں۔

الحاصل اس فریق نے خدا کی تنزیہ اور تقدیس قائم رکھنے کیلئے بندہ کو خود اپنے افعال کا خالق مان لیا۔ لیکن جب ساتھ ہی ساتھ اخلاق کو خدا کا مخلوق مان لیا تو بندہ کو خالق مان لینے سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قطع نظر اس سے کہ اس مقام پر کوئی فائدہ ہوا یا نہیں۔ بندہ کو خالق افعال ماننے سے اور چند اشکال سر پڑ گئے۔

پہلا اشکال[۵۲] یہ ہے کہ بندہ کے مخلوقات خدا کی مخلوقات سے بڑھ جائیں۔ کیونکہ بندہ جو خدا کا مخلوق ہے وہ تو ایک ہے اور بندہ نے ایک ہی دن کے افعال اگر دیکھے جائیں تو لاکھوں تک پہونچ جاتے ہیں۔ اور اگر تمام عمر کے افعال کو

---

۵۱ ماخوذ از تقریر دلپذیر۔ صفحہ ۱۰۳ - ۵۲ ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۵۔ و فتح الباری صفحہ ۴۲۱ ج ۱۳ باب قول اللہ تعالیٰ

دیکھا جائے تو اسکا تو کوئی شمار ہی نہیں ۔

پس اگر ایک ارب انسان خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں تو ہر انسان کے افعال ہی ایک ارب سے کم ہونگے اس صورت میں خدا کی مخلوقات کا حاصل جمع ایک ارب ہوتا ہے اور بندوں کی مخلوقات کا حاصل جمع کئی ارب ہوتا بندہ اگر اپنی عاجزی اور لاچاری اور خدا کی عظمت اور شوکت کا ذرا بھی خیال کرے تو ہرگز اپنے کو خالق نہ بتلائے جو شخص دو اور چار اور دو دونی ہونیکا مطلب خوب سمجھ لیگا وہ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ دو دونی پانچ ہوتے ہیں اسی طرح جو خدا کی عظمت اور قدرت اور بندے کے عجز و نیاز کو خوب سمجھ لیگا اس سے یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ خدا کو عظیم و قدیر نہ مانے اور اپنے آپ کو خالق بتلائے ۔

دوسرا اشکال[۱] یہ کہ افعال اختیاریہ گو انسان کے اختیار میں ہیں مگر یہ اختیار تو اُس کے اختیار میں نہیں یہ اختیار تو آپ کے نزدیک بھی اسی کا مخلوق ہے علاوہ ازیں جس جس چیز کی بندہ کو اپنے افعال میں حاجت ہے وہ سب اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں ۔ ہاتھ اور پیر آنکھ اور زبان وغیرہ وغیرہ حتیٰ کہ یہ خود بندہ اسی کا پیدا کیا ہوا ہے ۔ اس پر بھی اگر بندہ اپنے کو خالق کہے ۔ تو بعینہٖ ایسی مثال ہے کہ دو شخص ایک کھیت کی پیداوار پر تکرار کریں اور ایک شخص اُن میں سے یہ اقرار کرے کہ یہ کھیت بھی تیرا ہے ۔ بیج بھی تو نے ڈالا ۔ جوتنے کیلئے بیل بھی تو نے ہی دیئے ۔ جو کچھ اس پر صرف ہوا وہ بھی تیرا ہی تھا ۔ مگر باایں ہمہ پیداوار میری ہے سو ایسے ظالم کا جواب بجز سزا کے اور کیا ہو سکتا ہے ۔ یہ شخص ہی کہیگا کہ یہ بالکل غلط کہتا ہے ۔

تیسرا اشکال[۲] یہ ہے کہ اگر افعال کفر کا خالق ہونا شان تنزیہ اور تقدیس کے منافی ہے تو معدن کفر اور منبع ضلالت یعنی شیاطین کا خالق ہونا بدرجۂ اولیٰ شان تقدیس کے بہت زائد منافی ہوگا ۔

فما هو جوابكم فهو جوابنا

ہاں اگر شیاطین کے مخلوق خدا ہونے سے آپ انکار کر دیں تو ممکن ہے کہ آپ اس اشکال سے رہا ہو سکیں لیکن یہ ضرور بتلانا ہوگا کہ شیاطین پھر کیسے مخلوق ہیں اور کون اُن کا خالق ہے ۔

چوتھا اشکال[۳] یہ ہے کہ اگر آپ کے نزدیک خلق کفر کی نسبت خدا کی طرف اس کی شان کے منافی ہے تو خلق ایمان اور خلق ہدایت کی نسبت تو منافی نہیں ۔ اگر خلق کفر شر ہے تو خلق ایمان لامحالہ خیر ہوگا ۔ لہٰذا آپ کو مناسب تھا کہ بندہ کو فقط کفر و معصیت کا خالق مانتے اور ایمان و ہدایت کا خالق خدا کو قرار دیتے کیونکہ بندہ کو فقط اس ضرورت سے خالق بتلایا گیا تھا کہ اس کی شان اقدس کی طرف کسی شر کی نسبت لازم

---

[۱] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۶۔ ملل و نحل لابن حزم صفحہ ۴۲ ج ۳ ۔ [۲] فتح الباری صفحہ ۴۴۱ ج ۱۳ و ملل نحل لابن حزم صفحہ ۶۶ ج ۳ و صفحہ ۶۹ ج ۳ و صفحہ ۴۳ ج ۳ ۔ [۳] ملل و نحل لابن حزم صفحہ ۱۰۲ ج ۳

نہ آسکے اور یہ عزرورت بندہ کو فقط خالق کفر اور خالق معصیت ماننے سے مرتفع ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک فائدہ یہ ہوگا کہ بندہ کو فقط خالق کفر ماننے سے نسبت خلق الی العبد میں تعلیل ہو جائے گی۔ اور خدا کو خالق ایمان ماننے سے خدا کی جانب میں ایک خیر کا اضافہ ہو جائیگا۔

پانچواں اشکال[۵۱] یہ ہے کہ اگر بندہ کو خود اپنے افعال کا خالق کہا جائے تو یہ کہنا پڑیگا کہ یہ افعال بندہ کے ملک ہیں خدا کی ملکیت سے خارج ہیں۔ کیونکہ خدا جب ان افعال کا خالق ہی نہیں تو مالک کیسے ہوگا۔

اس صورت میں جزا و سزا کی حقیقت صرف مزدوری اور اجرت رہ جاتی ہے اور بندہ اور خدا کی حیثیت نوکر اور آقا کی سی رہ جاتی ہے جیسے نوکر کی نوکری خدمت کرنے سے آقا کے ذمہ لازم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا کی اطاعت کرنے سے خدا کے ذمہ اس کی جزا واجب ہو جاتی ہے۔

چھٹا اشکال[۵۲] یہ ہے کہ جب خدا اور بندہ کی حیثیت آقا اور نوکر کی سی ہوئی تو بندہ کا خدا کی برابر ہونا لازم آئے گا۔ اسلئے کہ نوکر نوکری سے پہلے تو آقا کے برابر ہوتا ہی ہے۔ مگر نوکری کے بعد بھی برابر رہتا ہے۔ کیونکہ جب آقا کی خدمت اور تعظیم مول کی ہے تو اس صورت میں بے شک وہ تعظیم اور نوکری دونوں برابر ہوں گی۔ اسلئے کہ مول کی چیز مول ہی کے برابر ہوتی ہے۔

ساتواں اشکال[۵۳] یہ ہے کہ جیسا نوکر روپیہ کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اسی کی طمع میں خدمت کرتا ہے ایسا ہی آقا نوکر کی خدمت کا محتاج ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اپنا عزیز مال صرف کرتا ہے۔

پس اگر خدا اور بندوں میں بھی آقائی اور نوکری کا علاقہ ہو تو بندہ تو محتاج تھا ہی خدا بھی محتاج نکلیگا۔

آٹھواں اشکال[۵۴] یہ ہے کہ بندوں کا رتبہ خدا سے بھی بڑھ جائے۔ اس لئے کہ ایسے دو شخصوں میں کہ ایک پر دوسرے کی اطاعت لازم ہو پانچ قسم کے علاقے ہوتے ہیں۔

نوکری[۱] ۔ غلامی[۲] ۔ احسان[۳] ۔ خدمت[۴] ۔ عشق و محبت[۵]

پہلی صورت میں دونوں طرف سے مطالبہ ہوسکتا ہے۔ آقا خدمت کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ اور نوکر اجرت کا۔ باقی چار صورتوں میں صرف ایک طرف سے مطالبہ ہوسکتا ہے۔ مالک اور محسن اور حاکم اور محبوب کو مطالبہ کا حق حاصل ہے۔ مگر مملوک اور مرہون احسان اور محکوم اور عاشق کو کسی مطالبہ کا حق حاصل نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بندوں میں یہ پانچوں قسم کے علاقے پائے جاتے ہیں۔

پس اگر خدا اور بندوں میں صرف آقائی اور چاکری کا علاقہ ہو تو خدا بندوں سے چار علاقوں کے اعتبار

---

۵۱ ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۲۸ ۔ ۵۲ ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۲۹ ۔ ۵۳ ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۳۱

۵۴ ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۳۱ ۔

سے کم رہا۔ نیز اگر خدا کو خدمت کے مطالبہ کا حق ہے تو بندوں کو اجرت کے مطالبہ کا حق ہے اور ایک درجہ میں بندہ کا اس پر دباؤ ہے۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ہ

نواں اشکال یہ ہے کہ اگر بندہ اپنے افعال کا خالق ہوتا تو اسکو اپنے تمام افعال اور اختیاری سکنات وحرکات کی تمام کیفیتوں کا تفصیلی علم ہوتا اسلئے کہ یہ ناممکن ہے کہ خالق کو اپنی مخلوق کا تفصیلی علم نہ ہو۔ کما قال تعالیٰ۔

الا یعلم من خلق کیا جس نے پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کو نہیں جانتا۔

دسواں اشکال نیز جب خدا تعالیٰ کی قدرت کامل اور غیر متناہی ہے اور بندہ اور اسکی ذات وصفات اور اس کے تمام افعال اور حرکات وسکنات سب ممکن ہیں۔ تو پھر کس چیز نے خدا کی قدرت کاملہ کے تعلق کو بندہ کے افعال سے روک دیا۔ اور کس چیز نے اس کے حیطۂ قدرت اور دائرۂ تکوین کو محدود کر دیا۔

قتلك عشرة كاملة

دس اشکال تو پورے ہوگئے جو مذہب اعتزال کے باطل کرنے کے لئے کافی اور وافی ہیں۔ بطور علاوہ یعنی رونگے میں کچھ اور بھی لیتے جائیے۔ وہ یہ کہ ایک ادنیٰ حاکم کو یہ گوارا نہیں کہ جس شہر میں وہ حاکم ہے اس کے کسی حکم کی مخالفت کیجائے۔ لیکن معتزلہ کے مذہب پر خدا تو چاہتا ہے کہ بندے ایمان لائیں۔ لیکن بندے علی الاعلان اس کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ خدا کی مشیت اور ارادہ ناکام ہے۔ بندے اپنے ارادہ اور مشیت میں کامیاب ہیں۔

سبحانہ عما یقولون علوا کبیرا

خلاصہ یہ کہ جس غرض اور ضرورت سے خلق افعال کے قائل ہوئے تھے وہ ضرورت تو رفع نہ ہوئی اور اُلٹی خرابیاں سر پڑ گئیں۔

جبریہ - فرقۂ جبریہ نے دیکھا کہ بندہ کو اپنے افعال کا خالق اور فاعل مستقل قرار دینا تو سراسر عقل اور نقل کے خلاف ہے خدا تعالیٰ کا خالق الکل ہونا سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ بندہ کو اپنے افعال کا خالق ماننے کا یہ مطلب ہے کہ حق تعالیٰ خالق الکل نہیں۔ بندہ کے افعال خدا کی خالقیت سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے فرقۂ جبریہ نے خدا کی توحید وتفرید اور تنزیہ وتقدیس کا تو اعتراف کیا۔ لیکن قضا وقدر کا عقدہ حل کرنیکے لئے یہ قرار دیا کہ بندہ مجبور محض ہے۔ بندہ میں کسی قسم کی قدرت نہیں۔ بندہ کی حرکات وسکنات بعینہ ایسی ہی ہیں جیسا کہ ہوا سے درخت کی شاخیں اور پتے حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اور اسی حرکت میں پتوں اور شاخوں کے ارادہ کو دخل نہیں۔

اس فرقے کے نزدیک دنیا کے سارے مجرم معذور اور بے قصور ہیں۔ اُن کے نزدیک دنیا میں کوئی گناہ اور عیب ہی نہیں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو رہا ہے۔ بندہ کوئی فعل کرے اس پر کوئی مواخذہ نہیں

لہ کذا فی شرح المواقف صفحہ ۸۶ ٭ ۲ہ کما فی الاتحاف شرح الاحیاء صفحہ ۲/۲۶۲ -

تمام افعال یکساں اور برابر ہیں۔ نہ کوئی شئے طاعت ہے اور نہ کوئی شئے معصیت۔

غرض یہ کہ اس فرقہ کے نزدیک حسن اور قبح۔ خیر اور شر۔ نیک اور بد کی تقسیم ہی غلط ہے۔ مؤمن اور کافر۔ حضرت آدم اور ابلیس۔ حضرت موسیٰ اور فرعون۔ ابوبکر اور ابوجہل اس فرقہ کے نزدیک سب برابر ہیں۔ اب اہل عقل خود غور کرلیں کہ یہ مذہب کس درجہ عقل سے بعید ہے۔ کیا اہل عقل کے نزدیک انسان کی اختیاری اور ارتعاشی حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ کیا پہاڑ پر چڑھنا اور اوپر سے گرنا دونوں برابر ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ بلندی پر چڑھنا انسان کا اختیاری فعل ہے اور اوپر سے نیچے گرنا غیر اختیاری امر ہے۔ اگر انسان حقیقت میں شجر اور حجر کی طرح قدرت اور اختیار سے عاری ہے تو پھر دنیا دی کار و بار میں انسان کو امر و نہی کیوں کیا جاتا ہے۔ جس طرح شجر اور حجر کو امر و نہی کرنا خلاف عقل ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی امر و نہی کرنا بھی خلاف عقل ہونا چاہئے۔ اور جس طرح شجر و حجر کی مدح و ذم خلاف عقل ہے۔ اسی طرح انسان کی مدح و ذم بھی عقلاً ممنوع ہونی چاہئے۔ اور نہ کسی جرم پر اس کو سزا ملنی چاہئے اسلئے کہ وہ بالکل مجبور محض ہے۔

معلوم ہوا کہ انسان کو شجر اور حجر کی طرح اختیار اور ارادہ سے عاری سمجھنا سراسر عقل اور بداہت کے خلاف ہے۔ جسکو ذرا بھی عقل ہے وہ تو اسکو مان نہیں سکتا۔ مجنون اور دیوانہ کی بڑ کا کوئی اعتبار نہیں۔

مسئلۂ تقدیر کے متعلق اہل حق کی تحقیق ۔ اہل حق نے جب یہ دیکھا کہ نہ فرقۂ قدریہ اس عقدہ کو حل کر سکا اور نہ فرقہ جبریہ۔ اس لئے اہل حق متوجہ ہوئے کہ طالبان حق کے سامنے عقل اور نقل کی روشنی میں ایسی تشفی بخش تحقیق پیش کی جائے کہ جس سے قلوب مطمئن ہو جائیں اور خصوصاً پیش کردہ شبہات کا قلع اور قمع ہو جائے۔

اہل حق کہتے ہیں کہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ انسان نہ تو خالق اور فاعل مستقل ہے اور نہ شجر اور حجر کیطرح مجبور محض ہے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ نہ جبر محض ہے نہ قدر محض۔ انسان نہ فاعل مستقل ہے اور نہ شجر اور حجر کیطرح مجبور محض ہے۔ ایک بین بین حالت میں ہے۔ بندہ اپنے افعال کا خالق اور فاعل مستقل نہیں۔ فاعل مستقل اور خالق تو ہر شئے کا خدا تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن اس قادر مطلق اور مختار کل نے کچھ قدرت اور اختیار اور ارادہ بندہ کو بھی عطا کیا ہے کہ جس سے بندہ اپنے مولیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کر سکے۔ اسی وجہ سے بندہ کو کاسب کہا جاتا ہے۔ اور اس خدا داد قدرت اور اختیار سے جو فعل بندہ کرتا ہے۔ اصطلاح شریعت میں اسکو کسب کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بھلائی اور برائی اس کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ اور اسی کسب پر مدح اور ذم کا مستحق ہوتا ہے۔ اور اسی پر جزا و سزا، ثواب اور عذاب ملتا ہے

؎ چلا عدم سے میں ہستی کو بول اٹھی تقدیر ٭ بلائیں پڑنے کو کچھ اختیار لیتا جا

لہذا بُرے افعال کے ارتکاب سے بندہ ہی کو بُرا کہا جائیگا۔ خالق ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کیطرف کوئی برائی منسوب نہیں کیجا سکتی۔ تلوار چلانے والے ہی کو قاتل کہا جاتا ہے۔ تلوار بنانے والے کو نہ کوئی قاتل کہتا ہے اور نہ کوئی

برائی اُسکی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ تلوار کا بنانا تو کمال ہی کمال ہے۔ لیکن اگر اسکا استعمال بے محل ہے تو وہ بلاشبہ معیوب اور مذموم ہے۔ رنگریز کو اسود یعنی سیاہ نہیں کہا جاسکتا جو کپڑا سیاہ رنگ میں رنگا گیا ہے اسی کو سیاہ کہا جائیگا۔ اسیطرح کافر اور گمراہ وہی کہلائیگا کہ جو کفر اور ضلالت کی سیاہی میں رنگین ہے۔ جس نے کفر اور ضلالت کی سیاہی کو پیدا کیا اس کی طرف کوئی برائی منسوب نہیں کیجا سکتی اس خلاق عالم نے تو سیاہ اور سفید۔ کفر اور ایمان ہر قسم کے رنگ پیدا کئے اور تمھارے سامنے کردئیے اور خوب اچھی طرح بتلادیا کہ یہ رنگ اچھا ہے اور یہ برا بھلے اور برے میں امتیاز کے لئے تم کو عقل دی کرنے اور نہ کرنے کی تم کو قدرت دی۔ اس پر بھی اگر کوئی ایمان کے صاف اور سفید رنگ کو چھوڑ کر کفر کی سیاہی اپنے قلب کو لگالے تو یہ اسکا قصور ہے۔

حکایت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام موصوف نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ "اے صاحبزادۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حق تعالیٰ نے کوئی امر بندوں کے تفویض اور سپرد فرمایا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے جو چاہیں کریں"۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس سے پاک اور منزہ ہے۔ کہ ربوبیت بندوں کے سپرد فرمائے۔ امام ابوحنیفہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر کوئی جبر کیا ہے۔ اور کسی چیز کے کرنے پر انکو مجبور کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ بعید ہے کہ وہ بندوں کو کسی امر پر مجبور کرے اور پھر اُس پر اُن کو عذاب دے۔ امام ابوحنیفہ نے عرض کیا کہ پھر کیا صورت ہے۔ تو فرمایا کہ حالت بین بین ہے نہ جبر ہے اور نہ تفویض۔ نہ اکراہ ہے اور نہ تسلیط۔ (کذا فی المکتوبات المجددیۃ)۔

پس جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ بندہ شجر اور حجر کی طرح مجبور نہیں بلکہ خداوند ذوالجلال نے اسکو کچھ اختیار اور ارادہ عطا فرمایا ہے کہ جس سے وہ اپنے سخت سے سخت دنیوی کاروبار چلاتا ہے اور قوانین حکومت کا مکلف اور پابند سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ وہ خود بھی اپنے کو آئین اور دستور کا پابند سمجھتا ہے تو سمجھو کہ اسیطرح بندہ احکام الٰہیہ کا بھی مکلف ہوسکتا ہے۔ اور اسی خداداد اختیار سے جو افعال اس سے صادر ہوں ان پر مدح وذم ثواب اور عتاب جزا اور سزا مرتب ہوسکتی ہے۔ اور اسی خداداد اختیار سے بندہ جو فعل کرتا ہے اسیکا نام اصطلاح شریعت میں کسب ہے۔

لہذا یہ شبہ تو کافور ہوا کہ اگر خدا تعالیٰ ہی بندہ کے افعال کا خالق ہو۔ تو ایسی صورت میں بندہ کا کیا قصور اور ایسی صورت میں بندہ کو سزا دینا ظلم ہے۔

جھوٹ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا یہ خود ہی ظالم ہے کہ دیدہ ودانستہ اور بہزار رضا اور رغبت باوجود ممانعت کے معصیت کا مرتکب ہوا اور پھر اپنے کو مظلوم بتاتا ہے۔ کیا یہ کھلی ہوئی بے حیائی نہیں کہ جرم خود کرتا ہے۔ اور اس کا بوجھ اور ذمہ داری خداوند قدوس پر رکھنا چاہتا ہے۔

سبحانہ وتعالیٰ عما تقولون علوا کبیرا

پہلا شبہ باقی رہ گیا۔ کہ شر اور برائی کا اس کی مشیت سے واقع ہونا اس کی شان تقدس کے خلاف ہے۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم گذشتہ صفحات میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ خلق قبیح۔ قبیح نہیں اور ایجاد شر۔ شر نہیں۔ پاخانہ فی حد ذاتہ بے شک ناپاک اور بہت بری چیز ہے۔ مگر قصر شاہی کے لئے اسکا وجود ضروری ہے۔ قصر شاہی بغیر بیت الخلاء کے غیر مکمل اور ناتمام ہے۔ سیاہ بال اور سیاہ خال اگرچہ فی حد ذاتہ بدنما اور برے ہیں۔ مگر آفتاب اور ماہتاب جیسے چہرہ کی رونق اور دل آویزی کو جس حد تک پہنچا دیتے ہیں۔ غالباً اس سے کوئی بے خبر نہیں۔ معدہ اور امعاء اگرچہ سرتاپا نجاست ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ مدار حیات ہیں۔

بہرحال یہ چیزیں گو انفرادی طور پر بری ہیں مگر مجموعہ کے لحاظ سے خیر محض ہیں۔ مجموعہ بدون اُن کے بے زیب رہتا ہے۔ جس طرح ایک انسان میں بدون خال اور سیاہ بالوں کے حسن نہیں پیدا ہوتا۔ اسی طرح مجموعہ عالم میں بدون کفر اور ضلالت کی سیاہی کے حسن نہیں پیدا ہو سکتا۔ مجموعہ عالم میں حسن جب ہی آسکتا ہے کہ جب اُس میں حسین چہرہ کی طرح ایمان و ہدایت بھی ہو اور سیاہ بالوں اور نجاست معدہ کی طرح کفر و ضلالت بھی ہو۔

ایمان و ہدایت اپنی ذات سے حسین ہیں اور کفر و ضلالت اپنی ذات سے قبیح۔ مگر ایجاد اور خلق دونوں کا حسن اور خیر ہے۔ کیونکہ مجموعہ عالم کیلئے جیسے خیر کی ضرورت ہے ویسے ہی شر کی بھی ضرورت ہے ورنہ مقصد ناقص اور ناتمام رہتا ہے۔ اس لئے کہ ایجاد عالم[1] سے مقصود حق تعالیٰ کو کوئی اپنا ذاتی نفع اور نقصان نہیں۔ بنانے سے اس کے کمالات میں کوئی اضافہ نہیں اور نہ بنانے سے کوئی کمی نہیں۔ مقصد صرف اس قدر ہے کہ اپنے کمالات اور صفات کے مظاہر پیدا فرمائے اور اپنی خوبیوں کو ظاہر کرے۔ اور ظاہر ہے کہ اسکے کمالات کسی ایک دائرہ میں محدود نہیں۔ بلکہ مختلف قسم کے ہیں۔ اگر وہ رحم و کرم کا مالک ہے تو عقاب و الم کا بھی مالک ہے۔ معز اور مذل بھی ہے منعم اور منتقم بھی ہے۔ پس اگر بعض صفات کمالیہ کے مظاہر پیدا کئے جائیں اور بعض کے نہ پیدا کئے جائیں تو مقصد ناتمام رہتا ہے۔ اسلئے ضروری ہوا کہ انعام اور انتقام اعزاز اور اکرام دونوں ہی کے مظاہر پیدا کئے جائیں یعنی مؤمن بھی ہوں اور کافر بھی دار انعام بھی ہو اور دار انتقام بھی۔ ابوبکر اور عمر بھی ہوں۔ ابوجہل اور ابولہب بھی ہوں۔ ؎

در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر ست
دوزخ کرا بسوزد گر بولہب نہ باشد

---

[1] ماخوذ از صراط مستقیم مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۳۲۔ و تفسیر غرائب القرآن للعلامۃ النیشاپوری۔ صفحہ ۱۲۵/۱۸ مطبوعہ برحاشیہ تفسیر ابن جریر طبری رحمہ اللہ۔

تفسیر سورۂ فیل کے متعلق ایک مکتوب

"پرویز صاحب نے سورۂ فیل کی جو انوکھی تفسیر "طلوع اسلام" میں شائع کی تھی اس نے بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو شدید مغالطہ میں مبتلا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کو کہ انھوں نے ایک طویل مقالہ میں جو ماہنامہ "دارالعلوم" کے کئی نمبروں میں شائع ہوا ہے پرویز صاحب کی اس غلط تفسیر پر نہایت محققانہ انداز میں تنقید فرما کر کتنے ہی مسلمانوں کو غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچا لیا۔ مولانا ممدوح کے اس تنقیدی مضمون سے نیک دل مسلمانوں کو کتنا فائدہ پہونچا ہے اس کا اندازہ صرف اس ایک مکتوب سے ہو سکتا ہے جو جناب الحاج ہدایت اللہ صاحب نے دہلی سے تحریر فرمایا ہے۔

(مرتب)

"دارالعلوم" بابت ماہ شوال میں آپکا مضمون بعنوان "تفسیر سورۂ فیل" شائع ہوا اگرچہ مضمون تنقیدی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر پھر بھی میرے لئے باعث شرح صدر ہوا۔ اور نہ معلوم کتنے بندگان خدا فیضیاب ہوئے ہونگے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عنایت فرمائے۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے تفسیر سورۂ فیل مصنفہ مولانا حمید الدین صاحب فراہی کا مطالعہ کیا۔ اسمیں مولانا مرحوم نے وہی مضمون ارشاد فرمایا ہے جو کہ پرویز صاحب نے طلوع اسلام میں سپرد قلم کیا ہے، فرق اتنا ہے کہ مولانا نے اپنے مضمون کو دلائل و براہین سے آراستہ کیا ہے، اور عالمانہ طور پر سلف کی تردید کی ہے۔ اور اپنے دعویٰ کو اشعار جاہلیت وغیرہ سے مزین کیا ہے۔ اور پرویز صاحب نے اپنے الفاظ میں مولانا کا مضمون نقل کر دیا ہے۔ اور نسبت اپنی طرف کی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے وہ بھی مولانا ہی کے خیالات و دلائل ہیں گویا یہ بر خود غلط اور ایجاد بندہ تفسیر مولانا مرحوم کی ہے۔ نہ کہ پرویز صاحب کی کاوش دماغ کا نتیجہ، تو مولانا مرحوم کی تفسیر پڑھکر میری طبیعت پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ میرے خیالات یک لخت بدل گئے۔ اور مولانا کے خیالات نے دل میں جگہ لے لی۔ اس کے بعد ان کی تفسیر سورۂ کوثر کا مطالعہ کیا۔ مگر وہاں میں ٹھٹکا۔ کیونکہ اس میں بہت زیادہ قیاس آرائیاں کی گئی ہیں۔ مگر پھر بھی تذبذب پیدا ہو گیا مگر یہ حالت زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ کبھی میرا یہ خیال ہوا کہ میں سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا مرشدنا سید حسین احمد صاحب محدث مدنی دامت برکاتہم یا حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی یا حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی سے اس معاملہ میں مشورہ کروں اور کبھی یہ خیال پیدا ہوتا کہ درحقیقت مولانا فراہی درست لکھتے ہیں۔ الغرض رمضان شریف میں مولانا عبد الحلیم صاحب کے ختم قرآن شریف میں مولانا عبید اللہ نے سورۂ کوثر کی تفسیر بیان فرمائی اللہ کے فضل سے طبیعت میں سکون پیدا ہو گیا۔ اور مولانا فراہی کی کل تفسیروں کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا۔ اور ان کا مطالعہ بند کر دیا۔ لیکن سورۂ فیل کے متعلق انکی تفسیر بہت پسند آئی۔ مگر اللہ کے فضل سے آپ کا مضمون پڑھ کر تسکین قلب حاصل ہو گئی۔ اب یہ عرض ہے کہ آپ اس وقت لگے ہاتھوں مولانا کی تفسیر پر بھی تنقیدی نظر ڈالتے جائیں۔ کیونکہ یہ درحقیقت مولانا کی تفسیر و تحقیقات تھیں اور پرویز صاحب نے دنیا کے سامنے اپنے افکار کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اس سے ہزارہا اصلاحی اور ندوی بھائیوں کی اور دوسرے بھٹکے ہوئے بھائیوں کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور آپ کے لئے اجر کا باعث ہو گا"۔

ہدایت اللہ

ابناء دارالعلوم دیوبند سے خطاب

حَاسِبوا قبل ان تُحَاسبوا

(از مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ)

ہندوستان میں صرف یہی مرکز العلوم ہے جس کے واجب الاحترام ابناء و فرزندان کی تعداد اس وقت ہزاروں سے کم نہیں۔ جو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ابناء دارالعلوم سے مستفیضین کا شمار شمار سے بہت زیادہ ہے۔ ہزارہا فرزندوں کے اس لشکر عظیم اور اس فوج جرار کا ہر فرد۔ عالم۔ فاضل۔ اور سند یافتہ مولوی ہے جو "العلماء ورثۃ الانبیاء" کے پرشوکت اعلان نبوی کا طرہ امتیاز اپنی دستار فضیلت میں لگائے ہوئے ہے۔ ان کے ماسوا دارالعلوم دیوبند کے بالواسطہ فیض یافتگان کا شمار ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک پہونچتا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ ایک ہی مرکز سے تعلق رکھنے والوں کی یہ تعداد اسلامیان ہندوستان کے لئے نعمت عظمیٰ ہے اور اسی طرح اس سلسلہ عالیہ کے ہر ایک متوسل کے لئے آیۃ رحمت۔ اور وثیقہ رفعت۔ لیکن با ایں ہمہ فراوانی آج ہم قلت میں ہیں۔ اور "یداللہ علی الجماعۃ" کے برکات سے محروم۔

سوال یہ ہے کہ آج ہندوستان پر ہمارا تسلط کیوں نہیں؟

عروج و ترقی کے سربلند منارہ پر ہمارا پرچم عظمت کیوں نہیں لہراتا؟

امارت و خلافت کی تاریخ جس کو ہم ورد زبان رکھتے ہیں عملاً کیوں نہیں دہراتے؟

مسلمانوں کے اخلاق پست کیوں ہیں؟ ان کی معاشرت کیوں تباہ ہے۔ مسرفانہ رسومات اور فضول مصارف نے ان کے اقتصاد کو کیوں برباد کر رکھا ہے۔ جہالت کی تاریک چادران پر کیوں تنی ہوئی ہے۔ مساجد کیوں ویران ہیں۔ دیہات بلکہ شہروں میں بھی اسلامی نام رکھنے والے کلمۂ اسلام تک سے کیوں ناواقف ہیں؟

اور پھر کیا وجہ ہے کہ وارثان انبیاء علیہم السلام کے احترام سے دلوں کی کٹھریاں خالی ہیں۔ ان کے اقتدار کے سامنے مدعیان ملت کی گردنیں کیوں نہیں خم ہوتیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ انھیں کو ملت اسلامیہ کا واحد نمایندہ کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا۔ حالانکہ بانی ملت نے نظام ملت کا قائد اور جسد ملت کا قلب انھیں کو قرار دیا تھا۔

تسلیم ہے علماء ملت کو برباد کیا گیا۔ دار کے ہزاروں تختوں کو ان کے مقدس خون سے سیراب کیا گیا پھانسیوں کے ہزاروں پھندے ان کی معصوم گردنوں کے گلو بند بنائے گئے۔ دار و رسن۔ سیف و سنان

کے ماسوا قید و بند سے بھی ان کی آشنائی قدیمی ہے۔ بید اور تازیانوں کی ایجاد انھیں کمروں کے لئے ہوئی تھی جو حق و صداقت کی پشت پناہ ہوا کرتی ہیں۔ انڈمان کے جزائر بھی ان کے قدوم میمنت لزوم کی برکتوں سے محروم نہیں رہے۔ جب ضرورت پیش آئی کہ

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہئے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو۔ اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہئے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو۔ مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔" (تاریخ التعلیم از میجر باسو)

تو فارسی کے بجائے انگریزی کو سرکاری زبان قرار دیکر ان کو سیاست سے خارج کیا گیا۔ علماء کی ہر ایک قابلیت کو نظر انداز کرکے ان کو غیر تعلیمیافتہ مانا گیا۔ سرکاری ملازمتوں کے دروازے ان پر بند کر دئے گئے۔

اور پھر اپنوں نے بھی اسی نظریہ کی ہمنوائی کرکے انھیں پانی پی پی کر کوسا۔ اور پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ اور ان کی توہین و تذلیل میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ان کی ہر ایک چیز کا مذاق اڑایا۔ اور عوام کو ان سے متنفر کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ اور جس طرح دوپہر کے آفتاب کا انکار نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مسطورہ بالا واقعات میں سے کسی ایک کا انکار بھی نہیں کیا جاسکتا۔

ان تمام مراحل کے طے ہونے کے بعد ہی دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تخریب و استیصال کا صرف تھوڑا سا حصہ باقی تھا جو بعد میں پورا کیا گیا۔ یہ بھی تسلیم شدہ ہے کہ اسلامی تہذیب جو کچھ ہندوستان میں باقی ہے (جس کی نظیر سے آزاد ممالک اسلامیہ قاصر ہیں) وہ دارالعلوم دیوبند ہی کی برکت ہے۔

پابندئ شریعت اور اتباع سنت کا جو غلغلہ طول و عرض ہند بلکہ کابل۔ ایران وغیرہ ممالک میں ہے وہ اسی ایشیاء کے واحد مرکز علمی کی بدولت ہے۔

اگر رسمی سارٹیفکٹوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو آسانی سے چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم میں اس مرکز علمی کا حصہ ۵۰ فیصدی سے کم نہیں۔

ہندوستان کے طول و عرض میں ہزاروں مدارس اور مکاتب ہیں جنکی قندیلوں کا روغن اسی شجرہ زیتون سے لیا گیا۔ پھر جبکہ انگریزی اسکولوں اور کالجوں کے دروازے اور کھڑکیاں غریب اور نادار بچوں کے لئے بند کئے جارہے تھے اسٹوڈینٹس کی جیبوں سے اربوں روپیہ کھسوٹ کر پروفیسروں اور پرنسپلوں کے عشرتکدوں پر لٹایا جارہا تھا اس مرکز علمی سے واسطہ رکھنے والے مدارس اور مکاتب نے اپنے پھاٹک غریبوں کے لئے کھولدیئے۔ یتیم اور نادار بچوں کو آغوش تربیت میں لیا۔ کھانے پینے۔ رہنے سہنے۔ پڑھنے لکھنے وغیرہ کا تمام سامان کارکنان مدارس و مکاتب نے مسلمانوں سے بھیک مانگ مانگ کر کیا۔ بے انتہا زحمتیں اور اس مقصد خیر کے لئے بے انتہا ذلیلِ

اہانت برداشت کی۔ اور اشاعت علم کی وہ خدمت انجام دی جو بڑی بڑی حکومتوں سے اور خود حکومت ہند سے انجام پذیر نہ ہو سکی۔

غرض اس قسم کی بہت سی برکتیں ہیں جو اس مرکز قدس و شرف سے ظہور پذیر ہوئیں۔ یہ بھی مجھے تسلیم ہے کہ موجودہ جہالت صرف اسی دور کی پیداوار نہیں۔ جس کو انگریزی دور کہا جاتا ہے بلکہ وہ نتیجہ ہے اس طوائف الملوکی کے دور کا جو سلطان عالمگیرؒ کے بعد شروع ہوا۔ جسکی عظیم الشان کنیت ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستانی ایجنٹوں کو حاصل تھی۔ جس کے متعلق ۱۸۲۳ء میں آنریبل ایم۔ اینفسٹن اور آنریبل ایف وارڈن نے ایک متفقہ یادداشت گورنمنٹ میں پیش کی تھی جس کا اقتباس یہ ہے۔

"انصاف یہ ہے کہ ہم نے دیسیوں کی ذہانت کے چشمے خشک کر دیئے۔ ہماری فتوحات کی نوعیت ایسی ہے کہ اس نے نہ صرف ان کی علمی ترقی کی ہمت افزائی کے تمام ذرائع کو ہٹا لیا ہے۔ بلکہ قوم کے اصلی علوم بھی گم ہو جانے اور پہلے لوگوں کی ذہانت کی پیداوار فراموش ہو جانیکا اندیشہ ہے" (روشن مستقبل ص ۱۲۴)

دارالعلوم دیوبند نے اس ڈیڑھ سو سالہ دور جہالت کو اٹھانے کی کوشش کی۔ اور اس تاریک فضا میں (جسکو لادینی اور لامذہبی۔ انگریز پرستی اور خود فراموشی کی آندھیوں نے گرد و غبار سے بھر دیا تھا) علم و فضل کے چراغ روشن کئے تاہم سوال یہ ہے کہ اس وقت سلسلہ فرزندان دارالعلوم کی کثیر تعداد کے باوجود جہالت۔ لادینی۔ اسراف۔ اور فسق و فجور کی یہ پھیلی ہوئی فضا مسلمانوں میں کیوں موجود ہے؟

طلوع صبح صادق کے بعد شب دیجور کی یہ تاریکی کیسی؛ نشور رحمت کے بعد قلوب امت قنوط زدہ کیوں ہیں۔ نزول غیث کے ساتھ خیابان ملت تفتیدہ جگر کیوں ہے۔ زمانہ اگر ساز نہیں کرتا تو یہ ایک نیا زمانہ کیوں نہیں بنا لیتے۔ ابناء زمانہ اگر ان کا ساتھ نہیں دیتے تو یہ خود گراں پا کیوں ہو گئے۔

اسمٰعیل شہید۔ سید احمد شہید۔ امداد اللہ مہاجر۔ قاسم و رشید اور محمود الحسن کے یہ فرزند دنیا میں موجود ہوں اور مسلمانان ہند ان کو اپنا واحد نمائندہ تسلیم نہ کریں یا للعجب؟ یہ جمود کیسا۔ اگر یہ دہر ناپائیدار۔ بے وفا اور ناقدرشناس ہے۔ تو اس کو پلٹ کیوں نہیں دیا جاتا۔ پیر فلک کی آخر شکایت کب تک۔ ایک نیا آسمان کیوں نہیں بنا لیتے۔

کیا دوڑتے دوڑتے تھک گئے ہیں بعد مسافت نے آبلہ پا کر دیا ہے۔ یا ابھی چلنا ہی نہیں شروع کیا۔ کس قدر تعجب کی بات ہے۔ جن سے چلنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ جن کی بلندی و برتری اور عروج و ترقی کو متاع قلیل کہا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ جہنم ہے۔ وہ سراسر جد و جہد بنے ہوئے ہیں مصروف عمل ہیں بلکہ پیکر کردار۔ اور جن کے لئے لازوال ابدی اور دائمی نعمتوں کے خزانے فراہم کئے جا چکے ہیں۔ جنکو رضوان الٰہی کی دولت

لازوال سے نوازا جائے گا۔ وہ افتادہ پا ہیں۔ آخر وجہ کیا ہے؟
یہ صحرانورد۔ خانہ نشین کیوں ہیں۔
جنکے تلووں کی کھجلی خارِ دشت کی آرزو کیا کرتی تھی وہ ٹوٹی جھونپڑیوں کے کونوں میں کیوں چپ رہتے ہیں۔
یہ دنیا داروں کے اور دنیا کے شاکی کیوں ہیں۔ دوش دنیا پر سوار کیوں نہیں ہو جاتے۔ اگر تنزل و تقاعد کے کچھ اسباب ہیں تو کیا ہیں۔ اور ان کا علاج کیا۔ آؤ آج اسی پر غور کریں۔
میرے خیال میں اسکا سبب ایک ہے۔ اور صرف ایک۔ ہم نے اپنا منصب نہیں پہچانا۔ دنیا کہتی ہے آپ وارث انبیاء ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ وارث انبیاء ہیں۔ قرآن پاک نے انبیاء علیہم السلام کے فرائض ان کے حوالے فرمائے۔
اور ہم بھی فضائل علماء بیان کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ یہ جماعت وارث انبیاء ہے۔ اور نہ صرف وارث بلکہ برسرِ منبر کہا کرتے ہیں اور پوری قوت سے کہا کرتے ہیں۔ کہ "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"۔
مگر ہمیں خود اپنی حیثیت میں کبھی خیال بھی نہیں پیدا ہوتا کہ واقعی ہم وارث انبیاء ہیں۔ اور اگر کبھی خیال پیدا بھی ہوتا ہے تو نہایت کمزور۔
مختصر یہ کہ ہم کہتے ہیں مگر سمجھتے نہیں کہ وارث انبیاء علیہم السلام ہم ہی ہیں۔ کیا اس کا سبب انکسار نفس ہے؟
جو انکسار نفس لوازم فرائض سے قاصر رکھے وہ انکسار نفس نہیں بلکہ غفلت۔ جبن۔ بے حسی اور بے شعوری ہے۔
جو مدح کے بجائے مذمت اور ثواب کے بجائے عذاب کا مستحق گردانتی ہے۔
بیشک ہماری اس بے شعوری میں "مادر علمی" کا بھی کسی قدر قصور ہے۔
علم بغیر تربیت (ٹریننگ) ناتمام ہے۔ ہماری تعلیم ہوتی ہے۔ مگر اس کے بعد مستقبل کے متعلق اگر کوئی فیصلہ طلبہ کر بھی لیتے ہیں تو مادر علمی کی جانب سے اس فیصلہ کے بموجب تربیت و تکمیل کی کوئی صورت مہیا نہیں ہوتی۔
مثلاً اگر کسی طالب علم نے فیصلہ کر لیا کہ اس کو آئندہ زندگی تبلیغ میں صرف کرنی ہے تو تبلیغ کی کیا صورت ہونی چاہئے۔ اس کے آداب و قواعد کیا ہیں۔ کن کن کتابوں یا فنون کی یا زبانوں کی ضرورت ایک مبلغ کو ہو سکتی ہے۔ اس طالب علم کو ان کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ غرض ان چیزوں کے متعلق "مادر علمی" کی جانب سے کوئی امداد نہیں فرمائی جاتی۔
مگر حقیقت یہ ہے کہ "مادر علمی" کے قصور سے زیادہ خود ہمارا قصور ہے۔ ہم علم ضرور حاصل کرتے ہیں مگر نصب العین نہیں متعین کرتے۔ اور اگر کچھ نصب العین ہوتا ہے تو صرف۔ پڑھانا۔ گویا ایک مولوی دنیا میں صرف "تدریس" ہی کا کام کر سکتا ہے اور جو مولوی کسی مدرسہ کا مدرس ہو جائے۔ وہ کامیاب ہے۔

زمانۂ تعلیم میں نصب العین سے ہماری بے پروائی یا تردد کے مہلک نتائج ہی آج ہماری پستی کے اسباب ہیں
آج اسی خرابی کے باعث بلا مبالغہ، ہم ۹۹ فیصدی ناکام ہیں۔

چونکہ پہلے سے کوئی نصب العین معین نہیں کیا لہٰذا زمانۂ تعلیم میں اگر ہم محنتی اور مستعد طالب علم ہوتے بھی ہیں
تو ہماری محنت اور مستعدی کا دائرہ صرف درسیات میں منحصر رہتا ہے۔ ان کے ماسوا، تاریخ۔ جغرافیہ۔ اصلاح
اخلاق تک کی فکر نہیں ہوتی۔ انتہا یہ ہے کہ اگر ہم نے پہلے سے حساب اور تحریر جیسی ضروری چیزیں نہیں سیکھی ہیں
تو اب ان شرمناک خامیوں کے دور کرنے کی جانب بھی التفات نہیں ہوتا۔

جب ہم محنت کرکے درسیات کی تکمیل سے فراغت حاصل کرتے ہیں۔ اور دورہ حدیث شریف کے سخت امتحانات
میں اعلیٰ نمبر حاصل کرکے ایک طویل وعریض سند حاصل کرلیتے ہیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "کیا کرنا چاہئے"
اس وقت تک اگر آئندہ زندگی کے متعلق سوال پیدا ہوا تھا تو تدریس وتعلیم" یہی اس کا جواب تھا۔ لہٰذا ہم
سب سے پہلے کسی مدرسی کی جگہ کے متلاشی ہوتے ہیں۔

اس جستجو میں ہماری کج روی کسقدر جگر دگار ہے۔ "الامان" الحفیظ"۔

ظاہر بات ہے کہ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر العلوم سہارنپور۔ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ اور
دہلی۔ رامپور۔ بریلی۔ کانپور۔ لاہور۔ وغیرہ کے مدارس عربی سے جب ہر سال کم ازکم پانسو علما تیار ہوں گے تو
ہر ایک کو مدرسی نہیں مل سکتی۔ لہٰذا

(الف) کوشش کی جاتی ہے کہ خود مدرسہ قائم کرلیا جائے۔

اگر تبلیغ واصلاح کے مقصود کو سامنے رکھکر دیہات وقصبات میں مدارس قائم کئے جائیں اور حسب ضرورت
ان میں مسلمان بچوں کو تعلیم دی جائے۔ انھیں کے ماتحت مسلمان لڑکیوں کی تعلیم۔ کا انتظام بھی کیا جائے اور پھر اس
مدرسہ کو ایک مرکز قرار دیکر مضافات میں تبلیغ کی جائے۔ حق وصداقت پر قائم رہ کر مسلمانوں کے اخلاق و
معاشرت کی اصلاح کی جائے۔ تو بلاشبہ یہ مدارس مسلمانوں کے لئے رحمت۔ برکت۔ اور سراسر برکت ہیں۔ نیز مندرجہ
ذیل ارشاد ربانی کی تعمیل کی بہتر اور آسان شکل ہے۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین
ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔

لیکن افسوس چند قسم کی بدقسمتیاں ہمارے اس پاکیزہ مقصد کو واژگون کردیتی ہیں۔
مثلاً۔ اصلاح اخلاق۔ اصلاح معاشرت۔ غرض جملہ اصلاحات کو صرف بریلویت اور دیوبندیت کی جنگ میں
منحصر کرلیا جاتا ہے۔

سلسلۂ تعلیم میں عام مسلمانوں کی ضرورت کا لحاظ نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی استعداد کی آزمودنی مدنظر رہتی ہے۔ لہٰذا کوشش

یہ ہوتی ہے کہ عربی پڑھنے والے طلبہ فراہم ہوں۔ اور بخاری شریف و ترمذی شریف یا قاضی۔ صدرا شمس بازغہ کا درس ان کو دیا جائے۔ یعنی کوشش کی جاتی ہے کہ ہر ایک چھوٹے سے گاؤں میں بھی قائم کیا جائے تو "دارالعلوم" جو مرکز العلوم کا خطاب جلد حاصل کر سکے۔

بسا اوقات انہیں جذبات کے ماتحت ایک ایک شہر میں کئی کئی مدارس قائم کئے جاتے ہیں اور ہر ایک کو دارالعلوم بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس جذباتی جد و جہد میں مسلمان بچوں کی ابتدائی مذہبی تعلیم سے توجہ ہٹ جاتی ہے جو درحقیقت فرض تھی اور جس کے لئے زائد سے زائد مدارس کے قیام کی شدید ترین ضرورت اسوقت بھی موجود ہے اور آئندہ بھی رہیگی جب تک مسلمانوں کے ہر ایک گاؤں اور ہر ایک محلہ میں مذہبی تعلیمات کا ایک مدرسہ نہ قائم ہوجائے۔ اور جبتک ہر ایک مسلمان لڑکا اور لڑکی۔ مذہبی ضروری تعلیم سے کما حقہ واقف نہ ہوجائے۔

ضرورت کے مطابق مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم کی بجائے چونکہ انتہائی تعلیم ہماری توجہات کا مرکز بنجاتی ہے لہذا ضرورت پڑتی ہے کہ ہر ایک مدرسہ میں دو چار فضلا، دارالعلوم دیوبند ہوں جو درسیات کو آخر تک پڑھا سکیں یہ مدارس چونکہ مسلمانوں کی عام ضرورت سے چشم پوشی کرکے ان کی جائز خواہش کے خلاف ان کے سر پر ڈالے جاتے ہیں لہذا ان کی مالی ضرورتوں کے پورا کرنے کی جانب مقامی مسلمان متوجہ نہیں ہوتے۔ یا متوجہ ہونے کی طاقت اور ہمت نہیں رکھتے۔ لہذا دیگر مقامات سے چندہ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر العلوم یا مدرسہ شاہی کا فارغ التحصیل طالب علم اپنے مرکز علمی کی امداد کی بجائے۔ خود ان کی آمدنیوں پر حملہ کرتا ہے اور اس طرح غیر ارادی طور پر اپنے علمی مرکزوں کو کم از کم خاطر خواہ ترقی سے روکدیتا ہے۔

وہ گورنمنٹ جس کے نظریہ کا علم "لارڈ میکالے" کے مسطورہ بالا قول سے ہوجاتا ہے اور جس کے نظریہ کو ناکام کرنے والے صرف علماء ہی ہوسکتے تھے۔ اس نے مدارس کے بارے میں یہ "طوائف الملوکی" دیکھی تو خود بھی علوم مشرقیہ کی یونیورسٹیاں قائم کرکے اپنے مذاق کے مولوی تیار کرنے کی فیکٹریاں تیار کردیں۔ اور پھر علم پروری کے پردہ میں دیگر مدارس کو بھی امداد کی طمع دلا کر سرآزاد کی چوٹی پر پرواز کرنے والے طائران حریت کو من مانی شرائط کی تیلیوں میں بند کردیا۔

اب نہ صرف ایک عالم دین اور وارث نبی۔ بلکہ پورا علمی ادارہ۔ آئندہ چند سکوں کے لئے ملوکیت و استعماریت کے دست باطل پرست پر بیعت کرنے لگا۔ معاذ اللہ۔

حضرات علماء و فضلاء کی ماشاء اللہ کثرت نے نکبت و افلاس کے اس طوفانی دور میں ملوکیت کے منحوس قدموں کو بہت جلد موقع دیدیا کہ وہ آگے بڑھیں۔

اور دارالعلوم دیوبند جیسے علمی مرکز کے وقار کو خاک میں ملادیں۔

چنانچہ تدریس و تعلیم کے شوقین فضلاء جدید۔ جب علم و فضل کی متاع گراں بہا کو لیکر (افسوس صد افسوس) بازار ملازمت میں پہونچے۔ تو انگریز پرستی کے ایجنٹوں کی طرف سے اعلان کردیا گیا کہ آپکے سینوں میں خواہ کتنا ہی علم ہو۔ ہمارے یہاں معیار قابلیت یونیورسٹی کا امتحان ہے۔

جن عزیزوں کا نصب العین ہی ملازمت تھا یا جو تدریس کی منزل ہی کو مقصود زندگی بنا چکے تھے ان کو دارالعلوم دیوبند کے وقار اور احترام سے کیا غرض۔

بلا سوچے سمجھے داعی شیطنت کی فرعونی ندا پر لبیک کہا۔ اور یونیورسٹی کے امتحان میں شرکت کرکے اول درجہ کی کامیابی حاصل کرلی۔

اب ایک جماعت ہائی اسکولوں اور کالجوں میں پہونچی جس نے کھلم کھلا اپنی تمام علمی برتری نہیں بلکہ حاصل کردہ "وراثت نبوت" کو معاذ اللہ انگریز کے قدموں پر نثار کردیا۔ یہ وہی اسکول اور کالج ہیں جنکے متعلق اکبر الٰہ آبادی نے کہا تھا ؎ یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا ؏ افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ تدریس کے شوق میں علم حاصل کیا۔ فراغت کے بعد ایک عرصہ تک کسی عربی مدرسہ میں ملازمت کی تلاش رہی۔ مجبوراً تدریس کے عشق نے کسی اور سلسلہ کی جانب توجہ کی فرصت بھی نہ دی مگر تعلیم و تدریس سے اس چند سالہ بے تعلقی نے رفتہ رفتہ علم کی تازگی کو ختم کردیا۔ اب اگر کسی مدرسہ میں جگہ مل بھی گئی تو نا قابلیت کے الزام میں جلد ہی خارج کردیا گیا۔

یا چند سالہ جد و جہد کے بعد ضرورت معاش عشق تدریس پر غالب آگئی تو کسی مسجد کی با مشاہرہ خطابت یا امامت کو غنیمت سمجھ لیا گیا۔

فی الواقع یہ منصب امامت بہتر تھا اگر نماز کی طرح دیگر امور ملی و ضروریات مذہبی میں شان امامت باقی رہتی۔ مگر بسا اوقات امامت صرف نماز ہی یا چند اختلافی مسائل میں منحصر ہوجاتی ہے۔ دیگر ضروریات ملت میں امام صاحب مقتدی ہوتے ہیں اور جماعت یا منتظمان مسجد امام ہوتے ہیں۔ بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ آزاد مدارس عربیہ کے فضلاء نے فکر معاش سے مجبور ہوکر میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کے پرائمری مکاتب کی ملازمت ہی کو ذریعہ معیشت قرار دیا۔ کاش یہ حضرات ابتداء ہی سے نص قرآنی کے بموجب "انذار و اصلاح" کو اپنا نصب العین قرار دیتے اور تحصیل علم کے بعد اپنے وطن عزیز میں پہونچکر سب سے پہلے وہاں کی اصلاحی ضرورتوں پر نظر ڈالتے۔ اور انہیں اصلاحات کے پیش نظر مدرسہ یا مکتب۔ یا تبلیغی ادارہ قائم کرکے ذریعہ معاش بھی فراہم کرلیتے اور فرض منصبی کو بھی ادا کرتے۔

اگر اپنی بستی میں پہلے سے کسی ادارہ کے قیام کے باعث ضرورت نہ ہوتی تو قرب و جوار کے جس مقام پر ضرورت

ہوتی۔ وہاں پہونچکر کسی دارالعلوم کے قیام یا اپنے منتم علم کی پرستش کے لئے نہیں بلکہ وہاں کے مسلمانوں کی ملی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہاں کی ضرورت کے موافق ادارہ قائم کرتے۔ اور ارشادالٰہی فلینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم کی تکمیل کی ابدی سعادت حاصل کرلیتے۔

اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ اس قرآنی فلسفہ کو سمجھکر کام کیا گیا۔ تو دنیاوی اعتبار سے بھی کامیابی حاصل کی۔ اور توقع ہے کہ آخرت میں بھی یہ حضرات کامیاب ہوں گے۔

اس تمام کج روی اور بے راہی کا سبب صرف ایک ہے۔ اور وہ یہی کہ ہم ابتداء سے اپنا نصب العین متعین نہیں کرتے دوم یہ کہ ہم دارالعلوم کو صرف ایک درسگاہ سمجھتے ہیں جس میں مختلف ممالک کے بہت سے طلبہ پڑھتے ہیں۔ وہاں اساتذہ بہت بہترین اور اس کی سند تمام مدارس عربیہ میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ وہ اعلیٰ وارفع اور حیات پرور مقصد جس کے لئے دارالعلوم دیوبند قائم کیا گیا۔ اور جس کی تکمیل ہر ایک فرزند دارالعلوم کا فرض ہے۔ ہمارے سامنے قطعاً نہیں ہوتا۔

میں اعتراف کرتا ہوں کہ میری حالت بھی وہی رہی جو دارالعلوم کے کسی ایک طالب علم کی ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ یہ خداوندی فضل وکرم ہے کہ تلاش ملازمت میں مجھے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ اور حضرت سیدی العلامۃ الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہٗ العالی۔ نیز استاذ العلماء فخر المحدثین حضرت علامہ مولانا سید انورشاہ صاحب کشمیری قدس اللہ سرہٗ العزیز کی توجہات سے تدریس کا بہتر منصب میسر آگیا۔

البتہ اسلام کی بہتر خدمت کا شوق ابتداء سے تھا۔ اور اب تک ہے۔ اور یہی دعا رہی اور ہے کہ ملتِ بیضا کی اعلیٰ اور احسن خدمت کی توفیق عطا ہو۔ اللھم آمین

البتہ تقریباً اٹھارہ سال کے مختلف تجربوں۔ اور ہندوستان کے مختلف گوشوں کے حالات کے مشاہدے نے ایک خاص درد پیدا کر دیا ہے جس کے لئے دوا کی تلاش ہے۔ ؎

میں بلبل نالاں ہوں اس اجڑے گلستاں کا ؛ تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند و دیگر اکابر۔ درجہ تکمیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ درحقیقت احقر جیسے دلدادگان اضطراب کے لئے مژدہ جاں بخش ہے۔ خدا کرے یہ ارادہ جلد از جلد منصہ تکمیل پر جلوہ افروز ہو۔ یہ نوید جان افزا۔ تمناؤں کی ایک نئی دنیا سامنے کر دیتی ہے۔ اور فکر وتخیل کا طائر بلند پرواز وہ نشاط حاصل کرتا ہے جو کسی طرح بھی نوک قلم کے خطوط ونقوش میں اسیر نہیں ہو سکتا۔ مختصر طور پر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ آج ہم فرزندان وبہی خواہان دارالعلوم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس دور پرفتن و پرآشوب میں صرف دارالعلوم دیوبند ہی حامی ملت اور محافظ دین ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل وعقد بھی یہی فرماتے ہیں۔ اور اسی کا اعلان کرتے

ہیں۔ اور بلاشک وشبہ واقعہ بھی یہی ہے کہ ۹۰ سال کے اس طویل دور میں صرف دارالعلوم ہی محافظ ملت رہا۔ اور اسی نے مسلمانوں کے سامنے مذہبی اور ملی ترقی کی صحیح راہ عمل پیش کی۔ اور مسلمانوں نے مذہب و ملت کے لحاظ سے جو کچھ ترقی کی وہ صرف اسی ایک مرکز کے ذریعہ سے۔

لیکن اس واقعی حقیقت کے باوجود انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم عزم کی کمزوری میں مبتلا ہیں ہم اس حقیقت کو مبالغہ تصور کرتے ہیں۔ ہمیں شک وشبہ کی ہر ایک آلائش سے پاک ہو کر یہی یقین رکھنا چاہئے کہ دارالعلوم اور صرف دارالعلوم ہی حفاظت و ترقی ملت کے لئے قائم کیا گیا۔ اور یوم آغاز سے آج تک صرف دارالعلوم ہی حفاظت و ترقی ملت کا واحد ذمہ دار رہا۔ اور یہی مرکز علوم قرآنی علوم اور اسلامی تہذیب کا قلعہ معلّٰی اور ترقی ملت کا محور رہیگا۔

اس پختگی عقیدہ۔ اور اس اذعان ویقین کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ ملت اسلامیہ ہندیہ کی تمام ضرورتیں ہمارے سامنے آئیں گی۔ اور ہر ایک ضرورت کا ترقی پذیر لائحہ عمل ہم مرتب کریں گے۔ اور ملت بیضا کو موجودہ پستی و اضمحلال سے نکالکر عروج کی سب سے اونچی سطح پر پہونچا دیں گے (واللہ علی ما نقول وکیل)

ہم محسوس کریں گے کہ ملت بیضا کو مبلغین کی شدید ضرورت ہے علاوہ ازیں سیاست۔ اقتصاد اور معیشت میں بھی وہ ہماری رہنمائی کے بغیر موت کے کنارہ پر پہونچ چکی ہے۔

ہم مبلغین کو چند جماعتوں پر تقسیم کریں گے۔ کیونکہ تبلیغ کے چند میدان بیک وقت نہایت اہمیت کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں گے۔

(۱) مسلمانوں میں تبلیغ (۲) غیر مسلم برادران وطن میں تبلیغ (۳) بیرونی ممالک میں تبلیغ۔

ایک ہی شخص ہر ایک حلقہ میں تبلیغ نہیں کرسکتا۔ ہم طلبہ کی طبائع کا امتحان کریں گے اور پھر طبعی مناسبت کے بموجب درجہ تکمیل میں ان کی تربیت کریں گے۔ اور سختی کے ساتھ دعویٰ ہمہ دانی سے نہیں روکیں گے۔

آج سیاست سے قطعاً غیر متعلق علماء کرام سیاسیات میں فتاوے صادر کرکے اپنی جماعت میں اختلاف و افتراق کا سبب بن جاتے ہیں اور اسی طرح سیاسیات میں منہمک ناقص الاستعداد حضرات اختلافی عقائد میں فیصلے صادر کرکے جماعت کے عقائد کو کمزور کردیتے ہیں۔ ہمیں تقسیم کار کے اصول کا سختی سے پابند ہونا چاہئے۔ اور درجہ تکمیل کے طلبہ کو اسی کا عادی بنائیں۔ تبلیغ کے لئے قرآن پاک کے اس کامیاب اصول کا لحاظ رکھنا اتنا ہی ضروری ہوگا جتنا کہ کامیابی کو ضروری سمجھا جائیگا۔

ارشاد ربانی ہے۔ "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم"

واقفیت زبان کے ساتھ لازمی ہے کہ قوم کے عادات وخصائل۔ اس کے مزاج عقلی۔ اس کی تاریخ اور اس کی نفسیات سے مبلغ پوری طرح واقف ہو۔ ورنہ کامیابی محال ہے۔"

فلینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم سے غالباً اسی جانب اشارہ ہے۔

یورپ نے دعوت اسلام کو قبول نہیں کیا اور یہی وہ براعظم ہے جہاں دعوت اسلام ناکام رہی حتیٰ کہ صدہا سال اندلس میں شاندار حکومت کے بعد نہایت غداری اور سفاکی سے ایک ایک مسلمان کو ختم کیا گیا۔

تاریخ نے واضح کردیا کہ سفید فام اقوام کے دل اتنے ہی سیاہ ہوتے ہیں جتنا کہ وہ اپنی رنگت کے معبود باطل کے پرستار ہیں۔ سنگ سیاہ اگر آبگینہ بن جائے تو شاید ان کی اصلاح بھی ہوسکے

زمین شور سنبل برنیارد　٭　درو تخم عمل ضائع مگردان

لہٰذا ہمیں وہ شاداب اور زرخیز وادیاں تلاش کرنی ہیں۔ جہاں تخم عمل بارآور ہوسکے۔ جزائر مشرق سے پھر ایک چشمہ ابل رہا ہے۔ جیسا کہ چھ صدی پیشتر جبا سی گوشہ سے ایک سیلاب اٹھا تھا اور ہر ایک دشت اور وادی کو تہ وبالا کرتا ہوا جب بحرِ اسلام میں جاکر گرا تھا اگرچہ ایک مرتبہ سارے بحیرہ کو تہ وبالا کردیا۔ لیکن اسی جھکولے سے بحرِ اسلام میں ایک طوفان پیدا ہوا۔ کچھ وقفہ کے بعد دیکھا گیا تو سمندر کی موجیں ٹھاٹھیں مار رہی تھیں۔ اور سیلاب کا نام ونشان بھی مشکل سے ملتا تھا۔

آج بھی وہی قرآن ہے۔ وہی اسلام ہے۔ وہی زمین ہے وہی آسمان۔ وہی مشرق اور وہی مغرب ہے پھر ناامیدی کے کیا معنے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ۔ لا تیئسوا من روح اللّٰہ۔ انہ لا یئیس من روح اللّٰہ الا القوم الکافرون۔ کسی قوم کی اصلاح کے لئے اسی قوم کے نوجوان۔ جواہر پارے ہیں۔ جس قیمت پر بھی میسر آجائیں ارزاں ہیں۔ تبلیغ کے بعد دوسرا درجہ اسلامی سیاست کا ہے۔ جس کے لئے اسلام کے سیاسی نظریات کی پختگی اور پھر ان کے لئے جذبۂ عمل وغیرہ کے ساتھ۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس مکر وفریب اور دھوکہ بازی و ڈپلومیسی کا جس کا مرکز یورپ ہے۔ اور جس کو آجکل سیاست کہا جاتا ہے۔ اصلی خزانوں سے بھی براہ راست واقفیت ہو۔ تراجم کی حیثیت پوست سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ کامیاب مدافعت کیلئے مغز کی ضرورت ہے۔

سیاست کی طرح یہ بھی لازم ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام کو دنیا کے سامنے رکھکر ان تمام گتھیوں کو سلجھایا جائے۔ جو آج ساری دنیا کو نمونۂ جہنم بنائے ہوئے ہیں۔

اسلام کا اصول ہے کہ سونے کی بیع سونے سے چاندی کی بیع چاندی سے صرف اسی وقت جائز ہے جب دونوں ہموزن ہوں۔ کمی بیشی اور ادھار حرام ہے۔ مجھے یقین ہے اور میرے ضمیر کو پورا اطمینان ہے کہ اگر صرف اسی اصول پر عمل کیا جائے تو مسلسلہ اقتصاد کی بہت سی الجھنوں سے ساری دنیا نجات پاجائے سکہ کی قیمت۔ سود۔ نوٹ۔ مبادلہ کی وہ صورتیں جنکو شریعت غرا نے "ربوا" قرار دیا ہے۔ آج دنیا ر

نیت پر آگ اور خون کی بارشیں برسا رہی ہیں اور یمحق اللہ الربوا کا پرہیبت نظارہ - خرمن تمدن کو برق ہلاکت کی نذر کر رہا ہے -

لیکن میں اپنے اس یقین و اطمینان کی کوئی دلیل نہیں پیش کر سکتا - کیونکہ میں اقتصادیات کا ماہر نہیں ہوں

زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم

قرآن پاک "تبیانا لکل شئ" ہے یقیناً اس کی مقدس تعلیم ان تمام گتھیوں کو سلجھا سکتی ہے - لیکن اگر ہم اسکے علم سے ناآشنا ہیں - تو کیا یہ غلط ہے کہ پوری اسلامی جماعت ایک فرض کفایہ کی ادائیگی سے قاصر ہے - جو لامحالہ موجب گناہ ہے -

علماء ملت پر دقیانوسیت کا الزام لگانے والے بھی افسوس یہ ہے کہ کوئی مفید کارنامہ ملت کے سامنے پیش نہیں کر سکے - اور بالخصوص مسئلہ اقتصادیات - اور کرنسی تو وہ پیچیدہ چیز ہے جس کا یا تو صحیح علم ہندوستانیوں کو بتایا نہیں جاتا - اور یا اس فن سے مسلمان گریجویٹوں کے پتے چلتے ہیں - کیونکہ وہ حساب و ریاضی میں عموماً کمزور ہوتے ہیں - انھیں صرف انھیں ناتمام اور لغو چیزوں سے شغف ہوتا ہے جو ان کی اسلامی تہذیب - آبائی توقیر اور خاندانی کلچر کو برباد کر دیں - اور وہ ان چیزوں کے پاس بھی نہیں پھٹکتے جو ملت کے لئے مفید ہو سکیں الا ماشاء اللہ - بہرحال وہ جو کچھ بھی کریں ہمارے لئے عذر نہیں ہو سکتا - کیونکہ ملت کی ذمہ داری بانی ملت (علیہ السلام) نے ان اغراض پرستوں اور ضمیر فروشوں کے سر نہیں ڈالی - یہ فریضہ تو صرف علماء امت ہی پر عائد ہوتا ہے - کیونکہ وہی وارث انبیاء ہیں (علیہم السلام)

تبلیغ - سیاست اور اقتصاد کی تعلیم کے ساتھ درجہ تکمیل میں اس اہم ترین مقصود کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے - جو بعثت رحمۃ للعالمین کا اصل منشاء ہے یعنی مکارم اخلاق -

ظاہر ہے کہ روحانیت - اخلاق فاضلہ - ملکات قدسیہ ہی اصلی اور حقیقی مقاصد ہیں اور جملہ علوم و فنون - آلات و اسباب کے درجہ میں اور صرف اسی حیثیت میں وہ مستحق ثواب ہو سکتے ہیں کہ ان کو ذریعہ تسلیم کیا جائے ورنہ وہ "حجاب اکبر" ہیں -

لہٰذا درجہ تکمیل کا سب سے اہم اور سب سے مقدم مقصود - تزکیہ نفس - اصلاح اخلاق اور روحانی ملکات کی تربیت ہونی چاہئے - اور اسی نصب العین کو مدنظر رکھ کر اس درجے کے پورے نظام کی تربیت ہونی ضروری ہے - واللہ الموفق وھو المعین

آپ کے پتہ کی چٹ کا نمبر دفتر کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے - لہٰذا ہر خط اور منی آرڈر میں اس کا حوالہ ضرور دیں -

سلام

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

(از جناب اطہر قاضی مبارکپوری)

سلام اس ذات پر جسکا لقب ہی فخرِ انسانی — سلام اس ذات پر آئی جو بن کر ظلِّ سبحانی
سلام اس ذات پر جو باعثِ تکوینِ عالم ہے — سلام اس ذات پر جس کے سبب کونین کا دم ہے
سلام اس ذات پر جس کا تبسم روحِ میخانہ — سلام اس ذات پر جس کی نگاہیں جام و پیمانہ
سلام اس ذات پر جس کی ادا صبحِ حنیفانہ — سلام اس ذات پر جس کی ردائیں شامِ تبخانہ
سلام اس ذات پر جس کی صباحت فخرِ کنعانی — سلام اس ذات پر جس کی ہیں عنبر زلفیں سلکِ نورانی
سلام اس ذات پر روئی جو امت کی خطاؤں پر — سلام اس ذات پر جس نے دعائیں دیں جفاؤں پہ

سلام اس پر جو چمکا کفر کی کالی گھٹاؤں میں — سلام اس پر جو نغمہ بن گیا روتی فضاؤں میں
سلام اس پر جو اٹھا ہاتھ میں تیغِ دودم لیکر — سلام اس پر جو آیا ساتھ بارانِ کرم لیکر
سلام اس پر جو جلوہ گر ہوا روشن جبیں ہو کر — سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ہو کر
سلام اس پر جو سوتا بھی تو حالِ قوم پر رو کر — سلام اس پر جو راتیں کاٹ دیتا خاک پہ سو کر
سلام اس پر جو دیتا ہے فقیروں کو بھی دارائی — سلام اس پر جو بیماروں کو دیتا ہے مسیحائی
سلام اس پر جو ہے شمعِ ہدیٰ انوارِ سبحانی — سلام اس پر جو ہے تفسیرِ رحمت، فیضِ ربانی

سلام اے مصلحِ قومی و ملی، صورِ بیداری — سلام اے مرسلِ حق، حقیقی قاصدِ باری
سلام اے مطلعِ انوارِ علم و حکمت و عرفاں — سلام اے منبعِ سرچشمہائے مذہب و ایماں
سلام اے آیتِ اقبال، شرحِ مصحفِ انساں — سلام اے انکشافِ سرِّ فطرت، معنیٔ قرآں
سلام اے جنتِ دنیا کی نظر تک کم نصیبوں کے — سلام اے دولتِ کونین محتاجوں غریبوں کے

سلام اے حاصلِ آدم، تمنائے دلِ آدم
سلام اے آرزوئے خلق و وجہِ کونِ دو عالم

(سرخ نشان)

مدت خریداری ختم ہونیکی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ اسی ماہ جمادی الاولیٰ کے ساتھ ختم ہو گیا۔

لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ دو روپیہ ۱۵ جمادی الثانی تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرماکر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اس نازک دور میں جبکہ کاغذ کی گرانی اور نایابی کیوجہ سے بہت سے ماہنامے بند ہو چکے ہیں اور بہت سے خطرے میں گھرے ہوئے ہیں آپ کے رسالہ کے معیار میں ادنیٰ فرق بھی پیدا نہیں ہونے دیا گیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ انتہائی زیرباری کے باوجود تمام مشکلات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اسکی حیثیت میں کوئی کمی نہ پیدا ہونے دی جائیگی۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ اس وقت دارالعلوم کو زیرباری سے بچانا اور اس کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنا ہر مسلمان کے ذمۂ ہمت پر فرض ہے۔

ماہنامہ "دارالعلوم" کی امداد کرنا دراصل "دارالعلوم" کی امداد کرنا ہے اور اس کی امداد کا طریقہ یہ ہے کہ آپ خود بھی بدستور اس کے معاون رہیں اور اپنے حلقۂ اثر سے چند جدید خریداروں کا چندہ بھی بھجوائیں تاکہ اس ہوشربا گرانی کا مقابلہ کیا جا سکے۔

(نوٹ) اگر جمادی الثانی کے رسالہ کی اشاعت سے قبل آپکا چندہ بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوا یا کوئی گرامی نامہ نہ آیا تو ہم سمجھیں گے کہ آپ چندہ بذریعہ وی۔ پی ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جمادی الثانی کا رسالہ بذریعہ وی پی حاضر ہوگا۔ امید ہے کہ وی۔ پی وصول فرماکر اپنی اس ملی امانت کو زیرباری سے بچائیں گے۔ کیونکہ ہر وی۔ پی کی واپسی پر دارالعلوم کو ۳ آنے کا نقصان برداشت کرنا ہوگا۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

کوائف دارالعلوم

جلسہ انتظامیہ ۔ ۱۰ر جمادی الاولی ۱۳۶۱ھ یوم سہ شنبہ کو مجلس انتظامیہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، حضرت مولانا محمد طیب صاحب، خانبہادر شیخ رشید احمد صاحب اور حضرت مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کٹھوری شریک جلسہ ہوئے۔ ارکان محترم نے بہت سے ضروری انتظامی امور کے متعلق غور و بحث کے بعد تجاویز منظور کیں۔

امتحان ششماہی ۔ حسب دستور اس سال بھی طلبۂ دارالعلوم کا ششماہی امتحان ۲۹ ربیع الثانی سے ۵ رجمادی الاولی تک ہوا۔ کاغذ کی کمیابی بلکہ نایابی کیوجہ سے امتحانات تقریری لئے گئے۔ صرف دورۂ حدیث کے طلبہ کا امتحان تحریری ہوا۔

فراہمیٔ غلہ کی تجویز ۔ گزشتہ سال غلہ کے حسب ضرورت مہیا نہ ہوسکنے کی وجہ سے عام طور پر لوگوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس کے پیش نظر اس سال بنظر دور اندیشی حضرات اکابر مد ظلہم نے ضروری سمجھا کہ طلبۂ دارالعلوم کے لئے ضرورت کے مطابق غلہ فراہم کر لینے کی سعی کیجائے۔ چنانچہ مخلصین دارالعلوم کے نام ان بزرگوں نے اس مقصد کے لئے ایک اپیل بھی شائع کی اور اضلاع سہارنپور، بجنور، مظفرنگر اور میرٹھ میں غلہ فراہم کرنے کے لئے شعبۂ تنظیم و ترقی کی نگرانی میں سفرا بھی روانہ کردئے گئے۔

الحمد للہ کہ ہر مقام کے مخلص مسلمان اس اپیل پر لبیک کہہ رہے ہیں اور دارالعلوم کے سفرا کا فراخدلی کے ساتھ خیر مقدم کر رہے ہیں۔ ابتک کے جو نتائج سامنے آچکے ہیں ان کے اعتبار سے ضلع بجنور اور ضلع مظفرنگر کے غلہ کی مقدار دوسرے اضلاع سے بڑھی ہوئی ہے۔ بعض مقامات کے ہمدرد دیوبند ہی میں غلہ خرید لینے کے لئے نقد روپے بھی دے رہے ہیں۔ جو حضرات خریداری غلہ کے لئے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ان سے ہماری درخواست ہے کہ وہ کوپن پر یہ عبارت ضرور تحریر فرمادیں " بسلسلۂ بہی خواہی برائے خرید غلہ" نیز اگر رقم زکوٰۃ کی مد سے ہو تو اس کی بھی تصریح کردیں۔

جو مخلص حضرات غلہ کی اپیل کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں خدام دارالعلوم ان کے شکرگزار ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیک کوششوں کو قبول فرما کر انھیں اپنی رضا کی نعمت سے نوازے

احباب مالیگاؤں و دھولیہ کا شکریہ - پچھلے دنوں مولوی حکیم حافظ محمد سلیمان صاحب سفیر دارالعلوم کو دارالعلوم کے شعبۂ تنظیم و ترقی نے مالیگاؤں و دھولیہ روانہ کیا تھا کہ وہاں کے احباب کو دارالعلوم کی امداد کیطرف توجہ دلائیں۔ الحمد للہ کہ مالیگاؤں میں جملہ فضلائے دارالعلوم اور دیگر منتسبین نے ان کے ساتھ سرگرم تعاون فرمایا۔ خصوصاً مولانا محمد نقی صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی نے غیر معمولی جد وجہد فرمائی اسی طرح دھولیہ میں سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب۔ جوہر۔ حافظ محمد صدیق صاحب اور حاجی عبدالحیٔ صاحب وغیرہ احباب نے سفیر صاحب موصوف کے ساتھ نہایت مخلصانہ تعاون فرمایا اور ان دونوں جگہوں کے مخلص مسلمانوں نے دارالعلوم کے لئے ایک معتد بہ رقم فراہم کردی۔ اللہ تعالیٰ ان معاونین کے جذبۂ خیر میں ترقی عطا فرمائے خدام دارالعلوم تمام مخلصین کا عموماً اور حضرات مذکورۃ الصدر کا خصوصاً دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تصحیح - (۱) سالنامہ کے حصہ رُوداد صفحہ (۲۷) شمارہ (۶۷) پر نتیجۂ امتحان سالانہ دورۂ حدیث کے ذیل میں مولوی عبدالمنان صاحب مردانی کے حاصل کردہ نمبر غلطی سے ۱۲۴ درج ہوئے ہیں صحیح نمبر ۲۶۲ ہیں جنکا اوسط (۴۶) ہوتا ہے۔

(۲) اسیطرح شمارہ (۸۳) پر مولوی غلام جعفر شاہ صاحب ڈیروی کے حاصل کردہ نمبر ۲۴۴ شائع ہوئے ہیں ان کے صحیح نمبر ۲۶۴ ہیں جنکا اوسط (۴۶) ہوتا ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

سوال - چہ میفرمایند علمائے دین اندریں صورت کہ شخصے درصلب عقد نکاح ایں طور گفتہ کہ من بدیں شرط نکاح میکنم کہ ناکح درخانۂ من قرار پذیرد ثانی بریں شرط قبول کردہ باشد اگر بعد نکاح ناکح از خانۂ ولی زوجہ فرار شود و قرار نہ پذیرد نکاح فسخ کردہ آید یا نہ۔ علامہ تھانوی مدظلہ العالی درجواب طویل مسئلہ را بہ سر صورت بیان فرمودہ اند درصورتِ مذکور حکم فسخ کردہ اند اگرچہ ناکح وولی رابغیر حکم قاضی وقائمقام او اختیار فسخ نباشد چنانچہ از مراجعت امداد الفتاویٰ معلوم گردید۔ ذبخیر خواہی اہل اسلام مسئلہ را واضح فرمودہ رفع شک فرمایند

الجواب - ۱ قال فی البحر الرائق تحت قول الکنز ولو نکحہا بالف علی ان لا یخرجہا او علی ان لا یتزوج علیہا الخ ضابطہا ان یسمی لہا قدراً ومہر مثلہا اکثر منہ ویشترط منفعۃ لہا او لابیہا او لذی رحم محرم منہا فان وفی بما شرط فلہا المسمی لانہ صلح مہراً وقد تم رضاہا بہ والا فمہر المثل۔ (بحر الرائق ج۳ ص۱۶۱)

۲ وفی رد المحتار من النکاح الفاسد بخلاف مالو شرط شرطاً فاسداً کما تزوجتہ علی ان لا یطأھا فانہ یصح النکاح ویفسد الشرط رحمتی (رد المحتار ج۲ ص۳۳۶ مجتبائی)

ومثلہ فی البدائع من فصل تسمیۃ المہر حیث قال ان تسمیۃ مالیس بمال شرط فاسد والنکاح لا یبطلہ الشرط الفاسد (الی قولہ) فیبطل الشرط ویبقی النکاح صحیحاً اھ بدائع ص۲۷۷ ج۲

۳ وفی فصل النکاح علی الشرط من الخانیۃ رجل تزوج امرأۃ علی ان ینفق علیہا قال ابوحنیفۃ رح النکاح جائز ولہا نفقۃ مثلہا بالمعروف رجل تزوج امرأۃ علی الف درہم علی ان لا ترثہ ویرثہا جاز النکاح ویتوارثان ولیس لہا الا الف درہم کان مہر مثلہا اقل من ذالک او اکثر فتاویٰ قاضی خاں ص۱۵۵ ج۱۔

قال العبد الضعیف محمد شفیع عفی عنہ وظاہر انہ حکم القضاء فان وفاء العہد واجب علیہ دیانۃً کما دلت علیہ النصوص القاطعۃ الا عند التعذر فان التعذر عذر مبیح للمحظورات۔

۴ وفی کفاءۃ الخانیۃ رجل زوج ابنتہ الصغیرۃ من رجل ذکر انہ لا یشرب السکر فوجدہ شریباً مدمناً فبلغت الصغیرۃ وقالت لا ارضی بالنکاح فالنکاح باطل لان والد الصغیرۃ لم

یرض بعدم الکفاءۃ وانما زوج علی ظن انہ کفوء اھ قاضیخان ص۱۶۲ ج۱

قال الشامی فی قولہ فالنکاح باطل ای سیبطل ۔ ۵ وفی خزانۃ المفتیین الاب اذا زوج ابنتہ الصغیرۃ من رجل وظن ان یقدر علی ایفاء المعجل والنفقۃ ثم ظہر عجزہ عن ذالک کان للاب ان یفسخ لانہ یخل بالکفاءۃ ولو بیسقط حقہ لانہ زوج علی انہ قادر اھ خزانۃ المفتیین

اقول وباللہ التوفیق عبارات مذکورہ میں روایت ۱ و ۲ و ۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ صلب عقد نکاح میں جو شرط کی جاوے یا جس شرط پر نکاح مبنی کیا جاوے درصورت خلاف ورزی شرط اس نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس کے فسخ کرنے کا اختیار بھی لڑکی یا اس کے اولیا کو نہیں ہوتا البتہ مہر میں شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں تسمیہ کالعدم کر کے مہر مثل واجب کر دیا جاتا ہے ۔ کما ھو المستفاد من مفہوم العبارات ولو ارا حدٌ ذکر خیار الفسخ فی امثال ھذہ الشروط ۔ لیکن ۴ و ۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شرط پر نکاح مبنی کیا جاوے یا صلب عقد میں کوئی شرط کی جاوے تو ظہور خلاف کے وقت لڑکی اور اس کے اولیاء کو خیار فسخ حاصل ہے تو ظاہر عبارات ۱ و ۲ و ۳ میں اور عبارات ۴ و ۵ میں تضاد و تعارض معلوم ہوتا ہے حالانکہ یہ دونوں قسم کی عبارتیں مذکورالصدر ایک ہی کتاب میں موجود ہیں ۔ لیکن ادنیٰ تامل سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان میں تعارض کچھ نہیں ہے بلکہ شرائط کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم و تفصیل ہے ایک قسم شرائط کی یہ ہے کہ وہ مقتضائے عقد نہ ہو اور اس میں احد العاقدین کا فائدہ ہو جس کو بیوع وغیرہ میں شرط فاسد کہا جاتا ہے اور نکاح میں بھی اسکے شرط فاسد قرار دینے کی تصریح عبارات شامی و بدائع مذکورہ ۲ میں موجود ہے ۔ فرق اتنا ہے کہ بیع شرط فاسد سے خود فاسد ہو جاتی ہے بخلاف نکاح کے کہ وہ فاسد نہیں ہوتا ہے بلکہ شرط لغو ہو جاتی ہے ۔ اور دوسری قسم وہ شرائط ہیں جو مقتضاء عقد نکاح ہوں اور جن پر قضاءً و دیانۃً نکاح کی تکمیل موقوف سمجھی جاتی ہو جیسے کفاءت فی الحرفہ اور کفاءت فی الدین وغیرہ عبارات مذکورہ میں پہلا حکم پہلی قسم شرائط کے ساتھ متعلق ہے اور دوسرا حکم دوسری قسم کے ساتھ یعنی جو شرائط مقتضاء عقد نہیں ہیں ان کی خلاف ورزی کی وجہ سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا نہ خیار فسخ حاصل ہوتا ہے اور جو شرائط مقتضاء عقد ہیں جیسے کفاءت وغیرہ ان کی خلاف ظاہر ہونے کی صورت میں عورت و اولیاء کو خیار فسخ دیا جاتا ہے وھی بمسئلۃ المغرور ونکاح الحر ر" فلا تعارض

اس عبارت کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ شرط مندرجہ سوال کونسی قسم میں داخل ہے سو ظاہر ہے کہ اس کا قسم اول میں داخل ہونا متعین ہے کہ وہ مقتضاء عقد نہیں اور اس میں زوجہ کا فائدہ ہے ۔ کیونکہ شوہر کا خسر کے مکان میں رہنا بدیہی طور پر مقتضاء عقد نہیں ہو سکتا اس لئے اس شرط کے خلاف سے فسخ نکاح کا اختیار کسی کو حاصل

نہیں ہوگا [illegible]

یہ لازم نہیں آتا کہ ایسی شرائط کی خلاف ورزی کرنا جائز ہے کیونکہ نص قرآن و حدیث میں ہر جائز عہد اور وعدہ کا پورا کرنا بشرط قدرت دیانۃً واجب ہے اور خلاف ورزی کرنا بلا عذر شرعی کے ناجائز اور گناہ ہے اس لئے جس شخص نے نکاح کے وقت اپنے خسر کے مکان پر رہنے کی شرط کی تھی اس کے ذمہ دیانۃً اس شرط کا پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ اسپر عمل کرنے سے کوئی دوسرا گناہ عائد نہ ہوتا ہو مثلاً اپنے والدین وغیرہ بزرگوں کی ناراضی یا انسے قطع تعلق وغیرہ اور اگر ایسا کوئی عذر ہو تو مقتضاء عقل و شرع مروت و انسانیت یہ ہے کہ عورت یا اس کے اولیاء کو خود اختیار دیدے کہ وہ خواہ نکاح قائم رکھیں یا طلاق لیں لیکن بغیر اختیار دینے شوہر کے خود عورت کو یا اسکے اولیاء کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

(تنبیہ) حضرت حکیم الامت تھانوی دامت برکاتہم نے امداد الفتاویٰ جلد دوم میں اس مسئلہ کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا حاصل بھی یہی ہے کہ ایسی صورت میں عورت اور اس کے اولیاء کو خیار فسخ نہیں ہے

استفتاء مکرر در معاملہ مذکورہ

چہ میفرمائند علمائے دین اندریں صورت کہ شخصے در طلب عقد نکاح ایں طور ایجاب نمود کہ من بدیں شرط نکاح تو میکنم کہ تو در خانہ من قرار پذیری نلکح بریں شرط مقبول نمود پس ادائے حقوق شرعی کہ از قسم نقد و جنس بصورت لوازم عروسانہ و مہر معجل بروقت انعقاد نکاح وصول کردہ آید صرف بر شرط قرار پذیری کہ کنایہ از ادائے خدمت باشد نکاح منعقد گشت شیخ التفسیر حضرت العلامہ شبیر احمد صاحب عثمانی دام فیوضہم در تحت آیۃ کریمہ علی ان تاجرنی ثمانی حجج در فوائد القرآن از حضرت محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نقل کردہ آنکہ فقہائے حنفیہ تصریح کردہ اند کہ خدمت والدین قائمقام مہر خواہد بود و این امر از عرف عام این دیار است کہ در ہیچ صورت کدام معاوضہ از ناکح مطالبہ نہ کردہ آید و ایں شرط غیر مقتضاء نکاح در صورتے باشد کہ حقوق شرعی وصول گرفتہ علاوہ بر آں ایں شرط منافی نکاح عزوراً قرار دادہ شود فقط۔ پس در صورت خلاف ورزی نلکح زن و اولیاء را خیار فسخ باشد یا نہ۔

الجواب ۔ اقول وباللہ التوفیق والعصمہ۔ صورت مذکورہ میں لڑکی یا اس کے اولیاء کو خلاف ورزی شرط سے خیار فسخ نکاح حاصل نہ ہوگا اور شرط مذکور ان شرائط میں داخل نہیں جنکی خلاف ورزی سے خیار فسخ دیا جاتا ہے اولاً اس لئے کہ اگر اقامت بخانہ خسر کو کسی خاص عرف و محاورہ کی بناء پر بمعنی خدمت زوجہ یا والدین کے قرار بھی دیا جاوے تو وہ کوئی مال نہیں جسکو مہر معجل اور نقد و زیور کا عوض سمجھا جاسکے۔ لما فی البدائع فصل مایصح تسمیۃ مہراً وکذلک اذا تزوجہا علی ان لایخرجہا عن بلدہا او علی ان لایتزوج علیہا فان المذکور لیس بمال وکذا لو تزوج المسلم المسلمۃ علی میتۃ او دم او خنزیر لم تصح التسمیۃ اھ بدائع ص۲۷۸ ج۲) وفی بعد ذلک ولو تزوج امرأۃ علی ان یخدمہا سنۃ فالتسمیۃ

فاسدة ولها مهر مثلها في قول ابي حنيفة وابي يوسف وعند محمد التسمية صحيحة ولها قيمة خدمته سنة ثم قال) وجه قول محمد ان منافع الحر مال لانها مال في سائر العقود (الى قوله) الا انه تعذر التسليم لما في التسليم عن استخدام الحرة زوجها وانه حرام لما نذكر فيجب الرجوع الى قيمة الخدمة (الى ان قال) ووجه قولهما ان المنافع ليست باموال متقومة على اصل اصحابنا بدائع ص۲۷۸ ج۲ - الغرض حنفیہ کے ائمہ ثلثہ کے نزدیک باتفاق خدمت زوجہ یا والدین زوجہ کو مہر قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اختلاف صرف اس میں ہے کہ شیخین کے نزدیک تو تسمیہ ہی فاسد ہے اور واجب مہر مثل ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک تسمیہ درست مگر نا قابل تسلیم ہے اس لئے قیمت سمیٰ کی واجب ہے اور حضرت الاستاذ العلامۃ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دامت برکاتہم نے جو حاشیہ قرآن کریم میں تحت آیۃ ان تاجرنی ثمانی حجج بحوالہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ خدمت اقارب کا قائم مقام مہر ہو جانا عند الحنفیۃ بیان فرمایا ہے۔ وہ نوادر ابن سماعہ کی روایت ہے جو مفتیٰ بہا نہیں ہے۔ اور حضرت استاد دامت برکاتہم نے بھی اسکو بطور فتویٰ نقل نہیں فرمایا بلکہ بطور بحث کے تحریر فرمایا ہے۔ اور ہر مبسوط میں اس کے خلاف پر تصریح ہے اور پھر اس روایت میں بھی مطلقاً خدمت مراد نہیں بلکہ گھر کے کاروبار جن میں شوہر کی ذلت نہ ہو۔

لما في البدائع بعد ماذكرنا - وذكر ابن سماعة في نوادره انه اذا تزوجها على ان يرعى غنمها سنة ان التسمية صحيحة ولها رعي غنمها سنة ولفظ رواية الاصل يدل على انها لا تصح في رعي الغنم لما لا تصح في الخدمة لان رعي غنمها خدمتها ص۲۷۸ ج۲ بدائع ـ

اس روایت نوادر پر اول تو مبسوط کا خلاف ہی کافی ہے پھر صاحب بدائع نے اسپر ایک دوسری وجہ بھی بیان فرمائی ہے ولان مبنى النكاح على الاشتراك في القيام بمصالح المعاش فكان لها في خدمته حق فاذا جعل خدمته لها مهرا فكان جعل ما هو لها مهرا فلم يجز كالاب اذا استاجر ابنه يخدمه انه لا يجوز ص۲۷۹ ج۲ - اور بالفرض روایت نوادر کو خلاف فتویٰ جمہور کے اختیار بھی کر لیا جاوے تو مقتضا اسکا صرف یہ ہے کہ تسمیہ صحیح ہو جائے الغرض اول تو خدمت حُر مال نہیں جو بعوض مہر معجل وغیرہ دیا جا سکے ثانیاً اگر اس کو مال بھی قرار دیا جائے اور صلب عقد میں قرار بخانہ خسر کی شرط کو بطور تسمیہ مہر معجل فرض کر لیا جاوے تو اسکی خلاف ورزی غایت مافی الباب ایسی ہو گی جیسے کوئی شخص ہزار یا پانچسو روپے مہر معجل صلب عقد میں قبول کرے اور اس کی خلاف ورزی کرے لیکن اس صورت میں کسی نے عورت اور اس کے اولیاء کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں دیا بلکہ غایت یہ ہے کہ شوہر وفا بالعہد یا ادائے مشروط کے لئے مجبور کیا جاوے نہ یہ کہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دیدیا جاوے اور ورا اس میں یہ ہے کہ شرط مقتضاء عقد اصل میں مطلق مہر ہے اس کی خاص

اس لئے اس مقدار یا کیفیت کی خلاف ورزی کیوجہ سے خیار فسخ حاصل نہ ہوگا۔ البتہ شوہر کو اس مقدار وکیفیت کیلئے بشرط صحت تسمیہ علی روایۃ النوادر مجبور کیا جاوے گا اور قدرت علی المہر المعجل والنفقہ نہونے کی صورت میں جو خیار فسخ عبارت ۵ میں بحوالہ خزانۃ المفتیین اوپر نقل کیا گیا ہے اس سے شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ نکاح غرر کی صورت ہے کہ غیر قادر نے اپنے آپ کو قادر ظاہر کرکے نکاح کرلیا بعد ظہور واقعہ کے جبکہ اس کو قدرت ہی نہیں مجبور کس طرح کیا جاوے اس لئے خیار فسخ دیا گیا بخلاف صورت سوال کے کہ اگر اس شرط قرار بجا نہ خسر کو شرط صحیح اور معاوضہ مہر معجل مان لیا جاوے تو وہ مقدور التسلیم ہے شوہر کو اس پر مجبور کیا جاویگا نہ یہ کہ خیار فسخ دیا جاوے خلاصہ یہ ہے کہ شرط مذکور ہرگز ایسی شرط مقتضاء عقد نہیں ہے جس کے خلاف کرنے پر عورت کو خیار فسخ حاصل ہوسکے۔

ھذا ما ظہر لی واللہ ولی التوفیق والتصویب۔ (بندہ محمد شفیع عفی عنہ۔ خادم دارالعلوم دیوبند)

سوال ۵۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسب ذیل مسئلہ کے متعلق

۱۔ مسلمان کا ذبح کیا ہوا گوشت اگر ہندو فروخت کرے اور کوئی مسلمان اس گوشت کی نگرانی نہ کرے تو کیا ایسا گوشت مسلمان کے لئے کھانا جائز ہے۔ ۲۔ اگر کسی ہندو کے ذریعہ مسلمان قصاب کے یہاں سے گوشت منگوایا جائے تو اسکا کھانا جائز ہوسکتا ہے۔ (ممتاز احمد غازیپوری۔ معرفت دفتر رسالہ دارالعلوم دیوبند)

الجواب۔ ۱۔ اگر کوئی مسلمان اس گوشت کا نگران نہ ہو تو اس گوشت کا کھانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مسلم نگران نہ ہونے کی وجہ سے وہ گوشت قابل اعتبار نہیں رہا۔ اور غیر مسلم کا قول دیانات میں معتبر نہیں ہوتا۔ درمختار میں ہے۔ واصلہ ان خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الدیانات۔ وفی رد المحتار عن التاتارخانیہ عن جامع الجوامع لابی یوسف من اشتری لحما فعلم انہ مجوسی واراد الرد فقال ذبحہ مسلم یکرہ اکلہ۔ ومفادہ ان مجرد کون البائع مجوسیا تثبت الحرمۃ اھ

۲۔ اسکا کھانا جائز ہے۔ لاعتبار قولہ فی المعاملات۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید نگینوی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند۔

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۸۶۶	از ریاست عالیہ رکن الدولہ نصرت جنگ صاحب ریاست بہاولپور	ما ر	دوامی
۲	۱۸۷۲	حاجی حکیم صابر احمد صاحب ڈاکخانہ بونی ضلع نواکھالی	عہ	"
۳	۱۸۸۲	عبدالغفار صاحب موضع بروہی ڈاکخانہ لاسی پیکوں ضلع ڈھاکہ	صہ	"
۴	۱۹۵۰	وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبدالمومن صاحب	للعہ	اوقاف
۵	۱۹۸۴	ایک غریب عورت بذریعہ عبدالکریم صاحب ضلع گوردا سپور	للعہ	دوامی
۶	۱۹۸۵	عبدالکریم محمد دین صاحب	سہ	"
۷	۲۰۱۲	مولوی افاض الدین صاحب ڈاکخانہ کورکنج ضلع ڈھاکہ	عہ	"
۸	۲۰۵۳	آمدنی وقف پلولی ضلع سہارنپور	للعہ	اوقاف
۹	۲۰۷۳	آمدنی وقف حکیم اسمعیل صاحب مرحوم نگینہ	للعہ	"
۱۰	۲۰۷۵	سید سعادت علی صاحب معرفت اواڈی کیو آئی نمبر ۲ پونہ	عہ	دوامی
۱۱	۲۰۷۶	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	للعہ	اوقاف
۱۲	۲۰۷۷	" " "	کعہ	"
۱۳	۲۱۹۱	حاجی عبدالرحمن خانصاحب جنگلی قبر دہلی	صہ	دوامی
۱۴	۲۲۲۲	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	للعہ	اوقاف
۱۵	۲۲۳۳	آمدنی وقف پلولی ضلع سہارنپور	للعہ	"
۱۶	۲۲۷۵	آمدنی وقف رڑکی۔ چوک بازار رڑکی	للعہ	"
۱۷	۲۲۵۸	آمدنی وقف حاجی اللہ بخش صاحب محلہ ایا کرنال	للعہ	"
		میزان	سما لعہ	

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

یعنی ان حضرات سے اطلاعات جو علاوہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند ہیں ...

... کی باقاعدہ ... دارالعلوم کی مستقل امداد ...

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۷۶۸	حافظ عظیم الدین صاحب گنگوہ ضلع سہارنپور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲	۱۷۷۵	ملک غلام قادر صاحب ملتان چھاؤنی	عہ	"
۳	۱۷۷۶	شیخ رحیم بخش صاحب ساکن گگڑ دیرکھنڈ " "	عہ	"
۴	۱۷۷۹	حافظ محمد صاحب شوری دروازہ شہر جھنگ	عہ	"
۵	۱۷۸۱	شیخ علاؤالدین صاحب محلہ مقیم گنج نہٹور ضلع بجنور	عہ	"
۶	۱۷۸۲	سید فضا احمد صاحب محلہ سادات " "	عہ	"
۷	۱۷۸۶	شیخ عبدالرؤف صاحب محلہ مردہگان " "	عہ	"
۸	[illegible]	حافظ عبداللطیف صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	۱۷۸۹	حاجی محمد صدیق صاحب پنشنر محلہ سادات قصبہ نہٹور ضلع بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۰	۱۸۰۷	حاجی محمد حفیظ صاحب گند بک والے پل بنگش دہلی	عہ	"
۱۱	۱۸۰۸	عبدالرشید صاحب عرف کالا پڑچونیہ قصاب پورہ	۲	"
۱۲	۱۸۰۹	منشی عبدالعزیز صاحب " "	۱ر	"
۱۳	۱۸۱۰	محمد یوسف صاحب " "	۱ر	"
۱۴	۱۸۱۲	شیخ راجہ فضل الٰہی صاحب " "	۱ر	"
۱۵	[illegible]	ظہیر الدین ولد شیخ ... صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷	۱۸۱۵	ظہور الدین صاحب شیر فروش قصاب پورہ دہلی	۱ر	دوامی بہی خواہ
۱۸	۱۸۱۶	حکیم محمد اسحاق صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۹	۱۸۱۷	محمد نعیم الدین صاحب تیلی قبر 〃	۴ر	〃
۲۰	۱۸۱۸	اسلام الدین و شجاع الدین صاحبان 〃	عـہ	〃
۲۱	۱۸۱۹	حافظ محمد فاروق حافظ محمد عثمان صاحبان 〃	عـہ	〃
۲۲	۱۸۲۰	حافظ محمد سعید صاحب بازار فتحپوری 〃	عـہ	〃
۲۳	۱۸۲۲	جناب محمد سعید صاحب پل بنگش 〃	۸ر	〃
۲۴	۱۸۲۳	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب قرول باغ 〃	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۵	۱۸۲۴	جناب نظام الدین زین العابدین صاحبان 〃	عـہ	دوامی بہی خواہ
۲۶	۱۸۲۱	حافظ محمد نسیم خانصاحب گول بازار راجپور دہلی	عـہ	〃
۲۷	۱۸۲۲	سیٹھ محمد حسین صاحب تاجر بیڑی درگ سی پی	عـہ	〃
۲۸	۱۸۲۳	سیٹھ عبدالستار صاحب چوری مرچنٹ 〃	ما	〃
۲۹	۱۸۲۴	سیٹھ ولی محمد صاحب 〃	عـہ	〃
۳۰	۱۸۲۶	منشی نبی حسن خانصاحب 〃	عـہ	〃
۳۱	۱۸۲۸	جناب سیٹھ علاؤ الدین صاحب 〃	ما	〃
۳۲	۱۸۸۱	محمد صدیق عبدالغنی صاحبان پھاٹک حبش خان دہلی	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۳۳	۱۸۸۶	جناب محمد ابراہیم صاحب 〃	۴ر	دوامی بہی خواہ
۳۴	۱۸۸۷	ایس عبدالمتین صاحب چاندنی چوک 〃	۴ر	〃
۳۵	۱۸۸۸	شیخ قمر الدین اینڈ سنز جنرل مرچنٹ 〃 〃	۴ر	〃
۳۶	۱۸۸۹	جناب عبدالعزیز عفران الدین صاحبان 〃	عـہ	〃
۳۷	۱۸۹۰	منشی عرفان الدین صاحب سبزی منڈی 〃	۲ر	〃
۳۸	۱۸۹۱	منشی غفران الدین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۹	۱۸۹۲	منشی شکور علیخانصاحب 〃 〃	۲ر	〃
۴۰	۱۸۹۳	جناب عبدالحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان 〃 〃	عـہ	〃
۴۱	۱۸۹۴	جناب عبدالغنی صاحب پرچونیہ 〃 〃	۴ر	〃
۴۲	۱۸۹۵	جناب محمد مرزا صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۴۳	۱۸۹۶	سید مبارک حسین صاحب محلہ سادات نہٹور ضلع بجنور	عـہ	〃
۴۴	[illegible]	حافظ عبدالغنی صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۴۶	۱۹۲۲	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب قصبہ نہٹور ضلع بجنور	ما	دوامی بہی خواہ
۴۷	۱۹۲۳	عبدالرحمٰن محمد اسمٰعیل صاحبان 〃 〃	عـہ	〃
۴۸	۱۹۲۴	شیخ عبدالمجید صاحب ابن حاجی عبداللہ صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۴۹	۱۹۲۵	شیخ حافظ عبدالحمید ابن عبدالکریم صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۵۰	۱۹۲۶	عبدالحکیم و عبدالغنی صاحبان 〃 〃	عـہ	〃
۵۱	۱۹۲۹	جناب فضل رب صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۵۲	۱۹۴۴	حکیم عبدالمعبود خانصاحب ڈاکخانہ کھروہ جلالیہ میرٹھ	۵	〃
۵۳	۱۹۶۱	حاجی محمد حلیم صاحب محلہ مومن پورہ ناگپور شمالی سی پی	ما	〃
۵۴	۱۹۶۳	حاجی الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃	ما	〃
۵۵	۱۹۶۴	میاں جی عبدالستار صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۵۶	۱۹۶۶	مولوی سید صبغۃ الدین صاحب پٹنہ	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۵۷	۱۹۶۷	مولوی عبدالمنان صاحب 〃	ما	دوامی بہی خواہ
۵۸	۱۹۶۸	مولانا مسعود عالم صاحب ندوی 〃	۴ر	〃
۵۹	۱۹۶۹	جناب مولوی عبدالجلیل صاحب 〃	عـہ	〃
۶۰	۱۹۷۰	مولوی حاجی سید صغیر الدین صاحب 〃	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۶۱	۱۹۷۱	مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب 〃	عـہ	〃
۶۲	۱۹۷۲	مولوی عبدالمنان صاحب بیدل 〃	ما	دوامی بہی خواہ
۶۳	۱۹۷۳	سید محمود الحق صاحب اینڈ سنز منیجر کالج 〃	عـہ	〃
۶۴	۱۹۸۸	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر دہلی بازار میرٹھ	عـہ	〃
۶۵	۱۹۸۹	محمد حنیف صاحب محلہ نقارچیاں 〃	۲ر	〃
۶۶	۱۹۹۰	شیخ محمد یعقوب صاحب دہلی بازار 〃	ما	〃
۶۷	۱۹۹۱	شیخ محمد عمر صاحب 〃 〃	عـہ	〃
۶۸	۱۹۹۲	جناب بشیر احمد صاحب منیجر باٹا کمپنی 〃	۸ر	〃
۶۹	۱۹۹۳	جناب شفیق الاسلام صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۸ر	〃
۷۰	۱۹۹۴	جناب محمد ذکریا صاحب محلہ مشائخان 〃	۴ر	〃
۷۱	۱۹۹۵	جناب جلیل الدین صاحب 〃	۴ر	〃
۷۲	۱۹۹۶	چودہری نصیر الدین صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۸ر	〃
۷۳	۱۹۹۷	مولوی حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دار العلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوامی [illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵	۲۰۰۳	شیخ رفیع الدین صاحب شوز مرچینٹ دہلی بازار بمبئی	۱۰ر	دوامی بہی خواہ
۷۶	۲۰۰۵	حاجی عبدالرحیم صاحب جمات 〃 〃	۸ر	〃
۷۷	۲۰۰۶	جناب چھون خانصاحب مستری کوئلہ 〃	۸ر	〃
۷۸	۲۰۰۷	جناب عبدالکریم صاحب 〃	۸ر	〃
۷۹	۲۰۰۸	جناب بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر دہلی بازار 〃	۸ر	〃
۸۰	۲۰۲۸	شیخ خلیل الدین صاحب گول تالاب نہٹور بجنور	عہ	〃
۸۱	۲۰۳۴	مولانا منظور حسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۲	۲۰۳۷	حافظ اللہ ولی صاحب مدرسہ اسلامیہ دکھنی سرائے 〃	۸ر	〃
۸۳	۲۰۴۰	منشی علی صغیر صاحب پنشنر محلہ محکمہ 〃	عہ	〃
۸۴	۲۰۴۴	حافظ اشتیاق احمد و مشتاق احمد صاحبان 〃	لعہ	〃
۸۵	۲۰۴۵	مستری ریاض احمد صاحب عرف ننھے 〃	عہ	〃
۸۶	۲۰۴۶	منشی عبدالکریم صاحب محلہ لکڑہاران 〃	عہ	〃
۸۷	۲۰۴۸	حکیم عبدالرزاق صاحب رئیس 〃	عہ	〃
۸۸	۲۰۵۰	مولوی عرض محمد صاحب فاضل دارالعلوم بلوچستان	لہ	〃
۸۹	۲۰۵۵	محمد عبدالقادر صاحب رئیس کھورپور ضلع امروہی	عہ	〃
۹۰	۲۰۵۶	منشی غلام دستگیر خانصاحب 〃	عہ	〃
۹۱	۲۰۵۷	حکیم محمود الحسن صاحب قادری انوری بازار ناگپور شمالی	عہ	〃
۹۲	۲۰۵۸	حکیم سید ریاض الحسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۹۳	۲۰۵۹	مولوی عبدالحی صاحب محلہ چھوٹا لوہار پورہ	عہ	〃
۹۴	۲۰۶۰	محمد فضل کریم صاحب صدر بازار 〃	عہ	〃
۹۵	۲۰۶۱	عبدالجبار خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۹۶	۲۰۶۲	مولانا عبدالباقی صاحب چیف ایڈیٹر اورنٹ پریس	[illegible]	〃
۹۷	۲۰۸۲	مولانا عزیز احمد صاحب فاضل دیوبند ریاست جید پور	لعہ	〃
۹۸	۲۰۸۸	حافظ عبدالحمید صاحب محمودیہ پریس شہر سکھر	لہ	〃
۹۹	۲۰۸۹	مسٹر بیگ محمد صاحب شیخ 〃	عہ	〃
۱۰۰	۲۰۹۱	قاضی سید حسن صاحب رئیس چیرمین نہٹور بجنور	عہ	〃
۱۰۱	۲۰۹۲	اہلیہ صاحبہ حافظ عبداللطیف صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۲	۲۰۹۵	مولانا مجتبیٰ حسین صاحب فاضل دیوبند 〃 〃	عہ	〃
۱۰۳	۲۱۰۳	شیخ ضیاء الدین صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۴	۲۱۰۵	قاضی عبدالقیوم صاحب محلہ قاضیان شیخ دہامپور بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۰۵	۲۱۰۶	جناب نیاض الدین صاحب ابن علاء الدین صاحب بجنور	لہ	〃
۱۰۶	۲۱۰۷	منشی اشتیاق حسین صاحب عرف بالے 〃 〃	عہ	〃
۱۰۷	۲۱۰۹	جناب صبیح الدین ولد شفیع الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۰۸	۲۱۳۰	حاجی احمد گل صاحب ہوٹل والے شہر سکھر	عہ	〃
۱۰۹	۲۱۵۸	حافظ خلیل الرحمٰن صاحب محلہ قاضیان شیخ دہامپور بجنور	عہ	〃
۱۱۰	۲۱۶۱ب	مستری بشیر احمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۱	۲۱۶۵	حافظ مبشر حسین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۲	۲۱۶۷	جناب عبدالشکور صاحب ولد اللہ دیا 〃 〃	عہ	〃
۱۱۳	۲۱۶۸	جناب چندو صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۴	۲۱۷۷	جناب ہاشم جمعہ سیٹھ صاحب بازار نارسی بمبئی	لہ	〃
۱۱۵	۲۱۷۸	منشی وصی الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۶	۲۱۸۱	منشی حسن خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۷	۲۱۸۲	منشی ولایت حسین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۸	۲۱۹۳	محمد عزیر صاحب ۲۰ زین العابدین روڈ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	ے	〃
۱۱۹	۲۱۹۵	مولوی سیف اللہ صاحب سفیر تنظیم دارالعلوم دیوبند	۸ر	وظیفہ بکو/بہی خواہ
۱۲۰	۲۲۰۳	میاں عبدالکریم صاحب عباسی شہر سیالکوٹ ضلع	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۲۱	۲۲۰۵	مستری غلام حسین صاحب 〃 〃	عہ	وظیفہ بکو/بہی خواہ
۱۲۲	۲۲۰۶	حکیم محمد عثمان صاحب 〃 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۲۳	۲۲۰۷	حاجی گل محمد صاحب شومیکر 〃 〃	عہ	〃
۱۲۴	۲۲۰۸	حکیم جمل محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۲۵	۲۲۰۹	جناب اللہ وسایا صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۲۶	۲۲۱۰	حاجی خدا بخش خانصاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۱۲۷	۲۲۱۲	قاضی تجمل حسین صاحب دہامپور بجنور	عہ	〃
۱۲۸	۲۲۱۳	نظام الدین امام الدین صاحبان 〃 〃	عہ	〃
۱۲۹	۲۲۱۵	عبدالقیوم عرف موکھا ولد عبدالمجید صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۰	۲۲۱۱	حافظ ضیاء الدین صاحب [illegible]	[illegible]	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۲	۲۲۲۷	شیخ محمد عمر صاحب ابن عبدالرزاق صاحب تاجر قصبہ دھامپور بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۳۳	۲۲۲۹	نظیر محمد خان صاحب قصبہ شہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ	ے	”
۱۳۴	۲۲۳۱	حکیم مولانا غلام صدیق صاحب ” ”	عہ	”
۱۳۵	۲۲۳۲	الٰہی بخش صاحب قریشی ”	عہ	”
۱۳۶	۲۲۵۵	سید اشفاق علی صاحب قصبہ منڈرو دھامپور بجنور	عہ	”
۱۳۷	۲۲۵۹	جناب ریاض الحسن صاحب ” ” ”	عہ	”
۱۳۸	۲۳۰۸	جناب محمد شفیع صاحب قصبہ سیکری ضلع مظفر نگر	عہ	”
۱۳۹	۲۳۰۹	حافظ ابو الحسن صاحب نمیس ” ”	۵ـــ	”
۱۴۰	۲۳۱۰	حافظ محمد امین صاحب ابن شاکر علی صاحب ” ”	ع	”
۱۴۱	۲۳۱۱	منشی الطاف حسین صاحب ” ”	ع	”
۱۴۲	۲۳۱۲	حافظ اظہار الحسن صاحب دوکاندار ” ”	۳ر	”
۱۴۳	۲۳۱۳	حبیب احمد ابن بشیر احمد صاحب ” ”	۳ر	”
۱۴۴	۲۳۱۴	جناب بوندو پسر جمعیت قصاب ” ”	عہ	”
۱۴۵	۲۳۱۵	جناب اللہ دیا پسر ہمت صاحب ” ”	عہ	”
۱۴۶	۲۳۱۶	منشی محمد محسن صاحب ” ”	عہ	”
۱۴۷	۲۳۱۷	حافظ سید احمد صاحب ” ”	عہ	”
۱۴۸	۲۳۱۸	حاجی محمد صدیق صاحب ” ”	عہ	”
۱۴۹	۲۳۱۹	حافظ صغیر حسن صاحب ” ”	عہ	”
۱۵۰	۲۳۲۰	جناب حافظ آل نبی صاحب ” ”	عہ	”
۱۵۱	۲۳۲۱	جناب رستم علی صاحب ساکن سکندر پور ڈاکخانہ ”	ع	”
۱۵۲	۲۳۲۶	جناب حفیظ اللہ صاحب کچلو کرہ سنت سنگھ امرتسر	عہ	”
۱۵۳	۲۳۲۷	جناب شیخ محمد صادق صاحب ” ”	عہ	”
۱۵۴	۲۳۲۸	جناب محمد یوسف صاحب ” ”	عہ	”
۱۵۵	۲۳۲۹	بابو محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر ”	صہ	”
۱۵۶	۲۳۳۰	حکیم اللہ بخش ولد فرید بخش صاحب ”	عہ	”
۱۵۷	۲۳۳۱	حکیم عزیز الدین احمد صاحب ”	عہ	”
۱۵۸	۲۳۳۳	حاجی حبیب احمد و محمد عمر صاحبان تیا بازار سہارنپور	ست	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۵۹	۲۳۳۴	حکیم مصلح الدین صاحب موضع برتوع ڈاکخانہ سنسار پور	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۶۰	۲۳۳۵	میاں جی عبدالکریم صاحب ” ”	عہ	”
۱۶۱	۲۳۴۶	مولوی مشتاق احمد صاحب موضع رنڈہیڑی ڈاکخانہ ”	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۶۲	۲۳۴۷	مولانا حشمت علی صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ ” ” سنسار پور سہارنپور	عہ	”
۱۶۳	۲۳۴۸	جناب غلام محمد پسر علی بخش صاحب ” ” ” ”	عہ	”
۱۶۴	۲۳۴۹	سید ظہور الحسن صاحب ولد سید امیر الحسن صاحب ”	عہ	”
۱۶۵	۲۳۵۰	حافظ حبیب احمد صاحب تاجپور ”	عہ	”
۱۶۶	۲۳۵۳	حافظ رستم علی صاحب ” ”	۸ر	”
۱۶۷	۲۳۵۴	منشی عبدالحمید صاحب پسر اللہ بخش صاحب ” ”	عہ	”
۱۶۸	۲۳۵۵	امام الدین عرف وفا صاحب ” ”	عہ	”
۱۶۹	۲۳۵۶	مرزا احمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	ے	”
۱۷۰	۲۳۵۹	فضل کریم صاحب جمعدار موضع و ڈاکخانہ غوث پور	ے	”
۱۷۱	۲۳۶۰	جناب لکھو خان صاحب مرسلہ ” ” ” چک ۲۹۳ لائلپور	عہ	”
۱۷۲	۲۳۶۱	جنابہ مسماۃ الفو صاحبہ ” ” ” ”	عہ	”
۱۷۳	۲۳۶۲	جناب محمد اکبر صاحب ” ” ” ”	۲ر	”
۱۷۴	۲۳۶۵	حافظ عنایت اللہ صاحب مدرس اسلامیہ ہائی اسکول لاہور	۴ر	”
۱۷۵	۲۳۶۶	ملا عبدالوحید صاحب رام گلی راجہ رام بلڈنگ ”	۱۲ر	”
۱۷۶	۲۳۶۷	مولوی احمد دین صاحب مدرس ایم بی اسکول ”	ے	”
۱۷۷	۲۳۶۸	حافظ عنایت اللہ صاحب مدرس وطن اسلامیہ ہائی ” ”	۴ر	”
۱۷۸	۲۳۶۹	محمد حسین صاحب معرفت ماسٹر یونس خان صاحب ”	عہ	”
۱۷۹	۲۳۷۰	ماسٹر محمد منیر خان صاحب فیض باغ ”	عہ	”
۱۸۰	۲۳۷۱	ماسٹر محمد یونس صاحب ” ”	عہ	”
۱۸۱	۲۳۷۲	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ ہائی اسکول ”	۴ر	”
۱۸۲	۲۳۷۳	جناب ماسٹر رحیم بخش صاحب فیض باغ ”	عہ	”
۱۸۳	۲۳۷۴	ماسٹر محمد یونس صاحب ہیڈ ماسٹر ”	عہ	”
۱۸۴	۲۳۷۵	محمد حسین صاحب معرفت ” ”	عہ	”
۱۸۵	۲۳۷۶	ماسٹر محمد یونس خان صاحب ” ” ”	عہ	”
۱۸۶	۲۳۷۷	محمد حسین خان صاحب معرفت ” ” ”	عہ	”
۱۸۷	۲۳۷۸	ماسٹر محمد منیر صاحب ٹیلر ماسٹر ” ”	عہ	”
۱۸۸	۲۳۷۹	ماسٹر محمد رحیم بخش صاحب ” ”	عہ	”
۱۸۹	۲۳۸۰	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن ہائی اسکول لاہور	عہ	”

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱۹۰	۲۳۸۱	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ہیڈ ماسٹر ایم بی اسکول فہنیل باغ لاہور	ع	دوامی بہی خواہ	۲۱۹	۲۳۵۳	سید محمد اسمٰعیل صاحب منشی سابق ریاست ٹونک	عا	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۱	۲۳۸۲	〃 〃 〃 〃 〃	ع	〃	۲۲۰	۲۳۵۵	جناب صاحبزادہ اکرام الدین خانصاحب 〃 〃	ع	دوامی بہی خواہ
۱۹۲	۲۳۸۴	حافظ عنایت اللہ صاحب بی اے وطن اسلامیہ ہائی اسکول	۴ر	〃	۲۲۱	۲۳۵۸	جناب عزیز الرحمن خانصاحب محلہ میر گنج 〃	ع	〃
۱۹۳	۲۳۸۵	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ایم بی اسکول 〃 〃	عہ	〃	۲۲۲	۲۳۵۹	جناب مرزا مسیح اللہ بیگ صاحب	ســہ	〃
۱۹۴	۲۳۸۶	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ 〃 〃 〃	۴ر	〃	۲۲۳	۲۳۶۵	منشی محمد فضل و منشی علی بخش صاحبان ریاست بے پور	عا	〃
۱۹۵	۲۳۸۷	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ایم بی اسکول 〃 〃	عہ	〃	۲۲۴	۲۳۶۸	منشی علاؤ الدین صاحب 〃	عہ	〃
۱۹۶	۲۳۸۸	ماسٹر محمد حسین صاحب 〃 〃	عہ	〃	۲۲۵	۲۳۷۱	مولانا عظمت اللہ صاحب ڈاکخانہ اندرا ضلع اعظم گڑھ	عا	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۷	۲۳۹۰	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ایم بی اسکول 〃 〃	عہ	〃	۲۲۶	۲۳۷۲	حاجی ہدایت اللہ صاحب 〃 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۹۸	۲۳۹۱	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ ہائی 〃 〃	۴ر	〃	۲۲۷	۲۳۷۳	جناب منشی محمد رضا خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۹۹	۲۳۹۲	جناب ماسٹر منیر احمد صاحب 〃 〃	عہ	〃	۲۲۸	۲۳۷۵	جناب عبد اللہ ولد عبد الرحمن صاحب 〃	عہ	〃
۲۰۰	۲۳۹۳	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ ہائی 〃	۴ر	〃	۲۲۹	۲۳۷۶	حافظ محمد ادریس صاحب 〃	عہ	〃
۲۰۱	۲۳۹۴	ماسٹر محمد یونس صاحب ایم بی اسکول 〃 〃	عہ	〃	۲۳۰	۲۳۷۷	جناب رحمت اللہ صاحب 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۲	۲۳۹۵	جناب ملا عبد الحفیظ صاحب راجہ رام بلڈنگ لم گلی	ے	〃	۲۳۱	۲۳۷۸	جناب نور محمد صاحب 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۰۳	۲۳۹۷	جناب محمد اسحاق صاحب تاجپورہ ضلع سہارنپور	عہ	〃	۲۳۲	۲۳۷۹	حافظ حاجی محمد سعید صاحب 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۰۴	۲۳۹۸	جناب فتح محمد صاحب ریڑہی ڈاکخانہ سنسار پور 〃	عہ	〃	۲۳۳	۲۳۸۰	جناب عبد الغفور ولد عبد الرحمن صاحب 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۰۵	۲۳۹۹	میانجی محمد صدیق صاحب نمبردار 〃 〃 〃	عہ	〃	۲۳۴	۲۳۸۲	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب 〃	عہ	〃
۲۰۶	۲۴۰۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃 〃 〃	عہ	〃	۲۳۵	۲۳۸۳	جناب ہمشیرہ منشی محمد رضا خانصاحب 〃	عہ	〃
۲۰۷	۲۴۰۲	جناب رحمت پسر حاجی امام الدین صاحب 〃 〃	ع	〃	۲۳۶	۲۳۸۴	جناب محمد ادریس ولد یار محمد صاحب 〃	عہ	〃
۲۰۸	۲۴۰۳	جناب عبد الحفیظ صاحب مرحوم 〃 〃	عہ	〃	۲۳۷	۲۳۸۵	جناب عبد المجید صاحب دوکاندار 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۹	۲۴۰۴	جناب امیر حسن صاحب تاجپورہ 〃 〃	عہ	〃	۲۳۸	۲۳۸۶	جناب محمد نذیر صاحب 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۱۰	۲۴۰۵	منشی محمد یٰسین صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃	۲۳۹	۲۳۸۷	حاجی کریم بخش صاحب 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۱	۲۴۰۶	جناب مقصود احمد صاحب گہانہ ڈاکخانہ سنسار پور	عہ	〃	۲۴۰	۲۳۸۸	جناب حافظ محمد یعقوب صاحب 〃	عہ	دوامی 〃
۲۱۲	۲۴۰۷	محمد صدیق پسر نبیا صاحب ریڑہی 〃 〃 〃	عہ	〃	۲۴۱	۲۳۸۹	جناب حافظ عبد الرؤف صاحب 〃	عہ	〃
۲۱۳	۲۴۰۹	محمد یعقوب صاحب موضع بھگہ جھنڈر 〃 〃 〃	عہ	〃	۲۴۲	۲۳۹۰	جناب مولوی عبد المنان صاحب 〃	عہ	〃
۲۱۴	۲۴۱۰	جناب کالیخاں صاحب 〃 〃 〃 〃	۴ر	〃	۲۴۳	۲۳۹۱	جناب عبد العزیز صاحب 〃	عہ	〃
۲۱۵	۲۴۱۱	مستری عبد اللہ پسر مرحوم بخش صاحب بہٹ 〃 〃	عہ	〃	۲۴۴	۲۳۹۲	جناب ولی اللہ صاحب 〃	۸ر	〃
۲۱۶	۲۴۱۳	حاجی ذہومی صاحب بہٹ 〃 〃	عہ	〃	۲۴۵	[illegible]	جناب مولوی عبد المجید صاحب 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۱۷	۲۴۱۴	ہادی حسن ولد مہدی حسن صاحب [illegible]	عہ	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible] حاجی [illegible] الدین [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۸	۲۴۹۶	مولانا محمد شفیع صاحب محلہ چمن پورہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۴۹	۲۴۹۷	جناب عبد الاعلیٰ صاحب محلہ پھلیل پورہ " "	۸ر	"
۲۵۰	۲۴۹۸	سیٹھ سخاوت اللہ وہدایت اللہ صاحبان " "	ما	"
۲۵۱	۲۴۹۹	جناب عبد الرحمن ولد حاجی عبد الحفیظ صاحب " "	۴ر	"
۲۵۲	۲۵۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چرم محلہ مازید پورہ " "	عہ	"
۲۵۳	۲۵۳۹	بابو مظفر علی صاحب اسلامیہ اسکول کٹرہ خزانہ امرتسر	ما	"
۲۵۴	۲۵۴۰	سیٹھ عبد القیوم خان رضی الرحمن خان صاحب محلہ چند پورہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ	عہ	"
۲۵۵	۲۵۴۱	حاجی محمد وہدایت اللہ صاحبان محلہ چمن پورہ "	عہ	"
۲۵۶	۲۵۴۲	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " حکیم پورہ " "	عہ	"
۲۵۷	۲۵۴۳	مولوی محمد سلیمان صاحب محلہ فتن پورہ "	۴ر	"
۲۵۸	۲۵۴۴	جناب عبد الرحیم صاحب " " "	۴ر	"
۲۵۹	۲۵۴۵	جناب حاجی بابو صاحب محلہ پھلیل پورہ "	عہ	"
۲۶۰	۲۵۴۶	جناب محمد یٰسین صاحب " " "	۸ر	"
۲۶۱	۲۵۴۷	جناب عبد العزیز ولد شمس الدین صاحب " " "	۸ر	"
۲۶۲	۲۵۴۸	جناب کرم اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۶۳	۲۵۴۹	جناب ہدایت اللہ صاحب رنگ والے " "	عہ	"
۲۶۴	۲۵۵۰	عبد الرشید ولد جان محمد صاحب محلہ چند پورہ "	۲ر	"
۲۶۵	۲۵۵۱	عبد الرحمن صاحب " " "	۲ر	"
۲۶۶	۲۵۵۲	جناب عبد الغفور صاحب دلال " "	۸ر	"
۲۶۷	۲۵۵۳	مولوی عبد الرؤف صاحب " "	۸ر	"
۲۶۸	۲۵۵۴	مولوی عبد الرحمن صاحب محلہ پھولیل پورہ	عہ	"
۲۶۹	۲۵۵۵	جناب حافظ عبد الحق صاحب " چمن پورہ " "	۴ر	"
۲۷۰	۲۵۵۶	سیٹھ محمد اسحاق و حاجی محی الدین صاحب " "	عہ	"
۲۷۱	۲۵۵۸	جناب شمس الحق صاحب	۸ر	"
۲۷۲	۲۵۵۹	حکیم بدیع الزماں صاحب "	۴ر	"
۲۷۳	۲۵۶۰	سیٹھ سعد اللہ صاحب محلہ پھولیل پورہ " "	عہ	"
۲۷۴	۲۵۶۱	جناب سلیم اللہ صاحب " چمن پورہ "	۴ر	"
۲۷۵	۲۵۶۲	حاجی عبد الشکور صاحب " پھولیل پورہ "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۶	۲۵۱۳	جناب حبیب اللہ و حاجی برکت اللہ صاحبان محلہ چند پورہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۷۷	۲۵۱۴	جناب عظمت اللہ و جمال الدین صاحبان	ما	"
۲۷۸	۲۶۱۳	مولانا عبد الرحمن صاحب کٹرہ خزانہ امرتسر محلہ بازید پورہ	عہ	"
۲۷۹	۲۶۱۴	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب بذریعہ محمد ساطع صاحب سیکری ضلع مظفر نگر	عہ	"
۲۸۰	۲۶۱۵	جناب شرافت علی صاحب " "	۴ر	"
۲۸۱	۲۶۱۶	جناب ظفر احمد صاحب " "	۴ر	"
۲۸۲	۲۶۱۷	جناب بشیر احمد صاحب " "	عہ	"
۲۸۳	۲۶۱۸	جناب افضال احمد ولد نہال احمد صاحب " "	۴ر	"
۲۸۴	۲۶۱۹	منشی علی احمد پسر اکبر علی صاحب " "	۲ر	"
۲۸۵	۲۶۲۰	گھسیٹا پسر کوڑا صاحب " "	عہ	"
۲۸۶	۲۶۲۱	حافظ احمد سعید صاحب ابن حاجی محمد عباس صاحب	عہ	"
۲۸۷	۲۶۲۲	جناب عبد اللہ ابن محمد نبی صاحب " "	عہ	"
۲۸۸	۲۶۲۳	منشی جمیل احمد صاحب نمبردار " "	عہ	"
۲۸۹	۲۶۲۴	جناب انیس احمد ابن شیخ احمد صاحب " "	عہ	"
۲۹۰	۲۶۲۵	مولانا ایوب احمد صاحب فاضل دار العلوم " "	عہ	"
۲۹۱	۲۶۲۶	جناب محمد اسحاق صاحب رئیس "	عہ	"
۲۹۲	۲۶۲۷	جناب رفیق احمد ابن اللہ رکھا صاحب " "	عہ	"
۲۹۳	۲۶۲۸	جناب محمد صدیق صاحب ابن اللہ رکھا صاحب " "	ما	"
۲۹۴	۲۶۲۹	منشی محمد مدنی صاحب رئیس " "	ما	"
۲۹۵	۲۶۳۰	منشی عبد الغنی صاحب	ما	"
۲۹۶	۲۶۳۱	جناب محمد اسحٰق صاحب ابن فرزند علی " "	۴ر	"
۲۹۷	۲۶۳۲	جناب کریم بخش صاحب " "	عہ	"
۲۹۸	۲۶۳۳	جناب محمد احمد پسر اللہ دیا صاحب	عہ	"
۲۹۹	۲۶۳۴	جناب منشی محمد عمر صاحب " "	۸ر	"
۳۰۰	۲۶۳۵	جناب عبد اللطیف صاحب عرف چھوٹا " "	۴ر	"
۳۰۱	۲۶۳۶	شیخ رئیس احمد صاحب ابن منظور حسن صاحب " "	عہ	"
۳۰۲	۲۶۳۷	جناب انیس احمد صاحب " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۳	۲۶۳۸	جناب نذیر احمد صاحب نورباسیکری ضلع مظفرنگر	۲ر	دوامی بہی خواہ
۳۰۴	۲۶۳۹	حافظ عشرت علی صاحب " "	عہ	"
۳۰۵	۲۶۴۰	نمبردار محمد حیات صاحب " "	عہ	"
۳۰۶	۲۶۴۱	حافظ احمد حسن صاحب " "	عہ	"
۳۰۷	۲۶۴۲	مولوی وسیم اللہ صاحب صوبہ بہار پٹنہ	عہ	"
۳۰۸	۲۶۴۳	مولوی عبدالمنان صاحب پروفیسر کالج "	عا	"
۳۰۹	۲۶۴۴	حاجی سید صمصام الدین صاحب مدرس "	۲ر	"
۳۱۰	۲۶۴۵	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولک پور "	عہ	"
۳۱۱	۲۶۴۶	مولوی محمد صادق صاحب پروفیسر "	عہ	"
۳۱۲	۲۶۴۷	مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل "	عا	"
۳۱۳	۲۶۴۹	شیخ بشیر احمد صاحب محلہ بنعہ قچیان دہامپور بجنور	عہ	"
۳۱۴	۲۶۵۰	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس پٹنہ	عہ	"
۳۱۵	۲۶۵۷	منشی محمد امین صاحب تاجر لیا طخانہ دہامپور بجنور	عہ	"
۳۱۶	۲۶۶۰	جناب امین الدین صاحب قصبہ جھالو "	عہ	"
۳۱۷	۲۶۶۲	جناب عبدالسلام ولد عبدالرزاق صاحب " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۱۸	۲۶۶۳	جناب میر بخش صاحب قصبہ جھالو بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۱۹	۲۶۶۴	منشی بشیر احمد و شفیق احمد صاحبان " "	۵ـہ	"
۳۲۰	۲۶۶۸	حافظ عبدالرؤف صاحب " "	عہ	"
۳۲۱	۲۶۶۹	جناب شفیع اللہ ولد احمد خاں صاحب " "	عا	"
۳۲۲	۲۶۷۲	جناب غلام صابر صاحب " "	عہ	"
۳۲۳	۲۶۷۵	حافظ فضل حسین صاحب " "	عہ	"
۳۲۴	۲۶۷۶	جناب منظور احمد صاحب " "	عہ	"
۳۲۵	۲۶۷۷	جناب صغیر علی ولد وزیر علی صاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۲۶	۲۶۸۰	جناب ڈاکٹر سید حسن صاحب " "	عہ	"
۳۲۷	۲۶۸۴	حاجی بشیر احمد صاحب " "	عہ	"
۳۲۸	۲۶۸۵	مولانا حافظ انوار الحق صاحب " "	عہ	"
۳۲۹	۲۶۸۶	جناب شیخ غلام نبی صاحب " "	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۳۰	۲۶۸۹	مولانا ابن حسن و حامد حسن صاحبان " "	عا	"
۳۳۱	۲۶۹۰	جناب منشی عبدالغنی صاحب " "	عہ	"
		میزان صما جہ		

عطیات عمومی

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۶۵۶	جناب مولوی عشرت حسین صاحب بھوپالی	عا	عطا بہی خواہ
۲	۱۶۵۸	جناب نمبردار قدرت اللہ صاحب مرحوم مرسلہ مولانا مشیت اللہ صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم بجنور	صما	صرف طلبہ
۳	۱۶۵۹	منشی فضل حسین صاحب ایڈیٹر صدر بازار رڑکی	۵ـہ	زکوٰۃ
۴	۱۶۶۰	جناب سعنت علی صاحب سررشتہ دار چھاؤنی	صہ	چرم قربانی
۵	۱۶۶۱	جناب چودھری عبداللطیف [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷	۱۶۶۳	منشی رفیق احمد صاحب کوسمنڈی ضلع بھڑوچ گجرات	عہ	صرف طلبہ
۸	۱۶۶۴	یسین مدرس الکنڈی مارکیٹ جمشید پور ضلع	۲ـہ	"
۹	۱۶۶۵	میاں محمد امین محمد شفیع صاحبان سنٹر بھوم امرت سر	عہ	"
۱۰	۱۶۶۶	مولوی حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس دارالعلوم	عمر	عطاء
۱۱	۱۶۶۷	اللہ رکھا احمد صاحب ساکن [illegible] ضلع مظفرنگر	۲ـہ	صرف طلبہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[redacted]

نمبر شمار	نمبر رسید بحثیتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹	۱۸۵۳	والدہ صاحبہ محمد نعیم خانصاحب موضع افغان پور ڈاکخانہ قلعہ پریچھت گڑھ ضلع میرٹھ	۶ عہ	تعمیری خواہ
۷۰	۱۸۵۴	جناب محمد شاہ خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۷۱	۱۸۵۵	جناب نور اللہ خانصاحب زمیندار 〃 〃 〃	عا	〃
۷۲	۱۸۵۶	جنابہ سائرہ بیگم زوجہ حشمت اللہ خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۷۳	۱۸۵۷	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۷۴	۱۸۵۸	جناب ابراہیم خانصاحب نمبردار 〃 〃 〃	عا	〃
۷۵	۱۸۵۹	جناب حشمت اللہ و عبدالکریم صاحبان 〃 〃 〃	۸ر	〃
۷۶	۱۸۶۰	جناب سراج احمد خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۷۷	۱۸۶۱	جناب محمود یار محمد خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۷۸	۱۸۶۲	حافظ حفیظ الدین صاحب صدر بازار میرٹھ	عہ	〃
۷۹	۱۸۶۳	مولوی مرزا عبدالحفیظ بیگ صاحب رامپور سی پی	عہ	〃
۸۰	۱۸۶۴	سید عبدالوحید صاحب محلہ بجناتھ باڑہ 〃 〃	عہ	〃
۸۱	۱۸۶۵	منشی عبدالعزیز خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۲	۱۸۶۶	منشی اشرف علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۸۳	۱۸۶۷	منشی نثار احمد صاحب گول بازار 〃 〃	عہ	〃
۸۴	۱۸۶۸	منشی عبدالغفور صاحب 〃 〃	عا	〃
۸۵	۱۸۶۹	حاجی جمیل الدین صاحب بجناتھ باڑہ 〃 〃	عا	〃
۸۶	۱۸۷۰	جناب لال محمد صاحب خیاط گول بازار 〃 〃	۴ر عہ	〃
۸۷	۱۸۷۵	ڈاکٹر غلام حسین خانصاحب ورگ سی پی	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۸۸	۱۸۷۷	عبدالقیوم خاں صاحب وکیل 〃 〃	عہ	تعمیری خواہ
۸۹	۱۸۷۹	حافظ جمیل الرحمٰن صاحب 〃 〃	عا	چرم قربانی بہی خواہ
۹۰	۱۸۸۰	سید ابرار حسین و منشی غلام رسول خانصاحب 〃	عا	تعمیری خواہ
۹۱	۱۸۸۳	حکیم سید منظور احمد صاحب موضع آچھ ڈاکخانہ کوٹلہ ضلع مظفر نگر	۴ر عہ	زکوٰۃ
۹۲	۱۸۸۴	مستری اللہ بخش صاحب اسلحہ فروش فیروزپور	۴ر [illegible]	صرف طلبہ
۹۳	۱۸۸۵	جناب محمد عمر خانصاحب انگریزی دوا فروش چھاؤنی	[illegible]	زکوٰۃ
۹۴	۱۸۸۶	جناب محمد مرزا صاحب سبزی منڈی دہلی	عا	رسالہ
۹۵	۱۸۹۷	جناب فتح محمد صاحب موضع [illegible]	[illegible]	تعمیری خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید بحثیتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۷	۱۸۹۹	جناب امام بخش صاحب موضع نہیڑی ریاست خیرپور میرس سندھ	عا	تعمیر بہی خواہ
۹۸	۱۹۰۰	جناب منگل صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۹۹	۱۹۰۱	جناب براہیم آشہ میر صاحبان 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۰	۱۹۰۲	مولوی خلیل احمد صاحب 〃 〃 〃	عا	〃
۱۰۱	۱۹۰۳	مولوی عبدالواحد و اللہ ورایا صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۰۲	۱۹۰۴	حاجی ولی محمد صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۰۳	۱۹۰۵	جناب حاجی منا صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۴	۱۹۰۶	جناب حاجی محمد عثمان صاحب 〃 〃 〃	۱۰ر	〃
۱۰۵	۱۹۰۷	جناب محمد مزمل صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۶	۱۹۰۸	جناب اللہ ورایا صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۰۷	۱۹۰۹	جناب حاجی دھنہ صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۰۸	۱۹۱۰	جناب عبدل صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۰۹	۱۹۱۱	جناب ابوبکر صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۱۰	۱۹۱۲	جناب محمد بخش صاحب 〃 〃 〃	۶ر	〃
۱۱۱	۱۹۱۳	جناب عادل صاحب 〃 〃 〃	۶ر	〃
۱۱۲	۱۹۱۴	جناب نور محمد صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۱۳	۱۹۱۵	جناب محب اللہ صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۱۴	۱۹۱۶	جناب عبدالواحد صاحب 〃 〃	عا	〃
۱۱۵	۱۹۱۹	حاجی شیخ عبدالحمید صاحب نہٹور بجنور	۸ر	عطا بہی خواہ
۱۱۶	۱۹۲۱	ڈاکٹر حاجی سید عبدالحمید صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۱۷	۱۹۲۷	میر سید کمال احمد صاحب دربار سادات 〃 〃	عہ	〃
۱۱۸	۱۹۲۸	سید منشی اوصاف احمد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۱۹	۱۹۳۰	صوفی محمد اسحاق صاحب محلہ مردہگان 〃	عہ	〃
۱۲۰	۱۹۳۱	جناب فامرالدین صاحب ڈاکخانہ گوانند ضلع	عا	صرف طلبہ
۱۲۱	۱۹۳۲	ابراہیم حسین صاحب موضع کونیسہ ضلع مظفر نگر	للعہ	عطاء
۱۲۲	۱۹۳۳	محمد اسمٰعیل خانصاحب کمرہ نوابان سردھنہ میرٹھ	عہ	تعمیری خواہ
۱۲۳	۱۹۳۴	حاجی کرم اللہ صاحب آبخوروش 〃 〃 〃	ے	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۲۴	[illegible]	جناب محمد صدیق صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۶	۱۹۳۷	جناب سیتا خان ولد تھے خانصاحب سردھنہ میرٹھ	۵ر	تعمیر بہی خواہی
۱۲۷	۱۹۳۸	جناب محمد حسن صاحب مزار پور ڈاکخانہ کھروہ جلالپور	سے	"
۱۲۸	۱۹۳۹	جناب نیاز احمد خانصاحب " " "	۸ر	"
۱۲۹	۱۹۴۰	جناب احمد علی خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۰	۱۹۴۱	جناب مقبول ولد اسمٰعیل خانصاحب " " "	۴ر	"
۱۳۱	۱۹۴۲	جناب رشید احمد ولد عبدالرحمٰن صاحب " " "	۴ر	"
۱۳۲	۱۹۴۳	جناب ضمیر حسن خانصاحب رئیس موضع کچھن "	۵ے	"
۱۳۳	۱۹۴۵	حافظ عبدالشکور صاحب محلہ کچھی پورہ کامٹی ناگپور سی پی	عہ	زکوٰۃ بہی خواہی
۱۳۴	۱۹۴۶	مولانا محمود حلیم خانصاحب " " "	عہ	تعمیر بہی خواہی
۱۳۵	۱۹۴۷	حافظ دین محمد و حاجی محمد عبداللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۳۶	۱۹۴۸	سیٹھ محمد ظہور اللہ صاحب انصاری " " "	عہ	"
۱۳۷	۱۹۴۹	مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل دیوبند پشاور پھلائی	سے	عطاء
۱۳۸	۱۹۵۱	جناب محمد صدیق ولد عظیم صاحب سردھنہ میرٹھ	۸ر عہ	تعمیر بہی خواہی
۱۳۹	۱۹۵۲	حاجی وزیر محمد صاحب پٹیل کامٹی ناگپور سی پی	عہ	"
۱۴۰	۱۹۵۳	مستری محمد نظام الدین صاحب " "	۸ر عہ	"
۱۴۱	۱۹۵۴	مستری عبدالغفور صاحب " "	عہ	"
۱۴۲	۱۹۵۵	جناب نور محمد قطب الدین صاحب " "	عہ	"
۱۴۳	۱۹۵۶	سیٹھ عبدالجبار عبدالقہار صاحبان " "	عہ	"
۱۴۴	۱۹۵۷	نواب عبدالوحید خانصاحب غازی " "	صہ	"
۱۴۵	۱۹۵۸	مولانا محمد عارف صاحب " "	؏	"
۱۴۶	۱۹۵۹	جناب عبدالرحیم و محمد ظہیر الدین صاحبان "	؏	"
۱۴۷	۱۹۶۰	از طرف مسلمانان کچھی پورہ معرفت ملا عبدالوارث صاحب	۱۲ر عہ	"
۱۴۸	۱۹۶۲	حاجی عبدالغفار صاحب محلہ مومن پورہ ناگپور سی پی	؏	"
۱۴۹	۱۹۶۵	شیخ محمد ابراہیم صاحب " "	عہ	"
۱۵۰	۱۹۷۳	اہلیہ محترمہ مسٹر محمد فضل الرحمٰن صاحب پٹنہ	۵ے	عطاء بہی خواہی
۱۵۱	۱۹۷۵	منشی عبداللطیف خانصاحب دفتر حضور بھوپال	۲ر	تبلیغ
۱۵۲	۱۹۷۶	منشی سید سجاد علی صاحب " "	۱ر	"
۱۵۳	۱۹۷۷	حافظ رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۲ر	"
۱۵۴	۱۹۷۸	عالیقدر مولوی عبدالغفور صاحب " "	؏	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	نقد
۱۵۵	۱۹۷۹	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر بھوپال	عہ
۱۵۶	۱۹۸۰	جناب عبدالکریم صاحب "	۱ر
۱۵۷	۱۹۸۱	منجانب ایصال ثواب عبدالرفیق صاحب مرحوم مرسلہ شفیق احمد صاحب الہ آباد	۹ے
۱۵۸	۱۹۸۲	عبدالغنی محمد علی صاحبان سبزی منڈی جالندھر	صہ
۱۵۹	۱۹۸۳	مولوی محمد حیات صاحب شہر ضلع ملتان	؏
۱۶۰	۱۹۸۶	مولانا عبدالعزیز صاحب محلہ سلطانپور شہر لاہور	سے
۱۶۱	۱۹۸۷	مولانا مولوی محمد امیر صاحب منچن آباد بہاولپور	صے
۱۶۲	۱۹۹۸	جناب عبداللطیف صاحب خیاط دہلی بازار شہر میرٹھ	۸ر
۱۶۳	۱۹۹۹	جناب عاشق الٰہی صاحب " " "	۴ر
۱۶۴	۲۰۰۰	جناب محمد سلیمان صاحب " " "	۴ر
۱۶۵	۲۰۰۱	جناب حفیظ الدین صاحب " "	۲ر
۱۶۶	۲۰۰۲	جناب مشائخ الدین صاحب " "	۲ر
۱۶۷	۲۰۰۳	جناب نور احمد صاحب کمپونڈر چاہ شیریں بجنور	۸ر عہ
۱۶۸	۲۰۱۰	جناب عبدالحکیم صاحب امام مسجد قصبہ برجیسکر براہ اوجھادہ ضلع مغرب بھوپال	عہ
۱۶۹	۲۰۱۱	مولانا محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند ناظم تعلیمات مدرسہ تاج الاسلام ڈاکخانہ ہری ہاٹ فتحپور	؏
۱۷۰	۲۰۱۳	مولوی تاج الاسلام صاحب مدرسہ یونانیہ ضلع میرٹھ	۲ر عہ
۱۷۱	۲۰۱۴	بشیر احمد صاحب رضوی ضلع میرٹھ	ما ر
۱۷۲	۲۰۱۵	جناب سردار حفیظ الدین صاحب محلہ مومن پورہ	عہ
۱۷۳	۲۰۱۶	جناب سیٹھ قدرت صاحب " ناگپور سی پی	عہ
۱۷۴	۲۰۱۷	جناب حافظ عبدالحفیظ صاحب " "	عہ
۱۷۵	۲۰۱۸	جناب سیٹھ محمد اسحاق صاحب " "	عہ
۱۷۶	۲۰۱۹	جناب بھائی ولی محمد صاحب " "	عہ
۱۷۷	۲۰۲۰	جناب سیٹھ محمد بشیر احمد صاحب " شمالی	عہ
۱۷۸	۲۰۲۱	سیٹھ رحمت اللہ صاحب " "	؏
۱۷۹	۲۰۲۲	سیٹھ عبدالرؤف صاحب " "	۔
۱۸۰	۲۰۲۳	سیٹھ نصر اللہ صاحب " "	عہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۱	۲۰۲۲	جناب عبدالحفیظ صاحب خطیب مومن پورہ ناگپور شمالی	اسہ	رسالہ
۱۸۲	۲۰۲۵	سید اقبال یوسف صاحب ٹول ٹیکر "	سعہ	تعمیر بہی خواہ
۱۸۳	۲۰۲۶	شیخ عبدالحمید صاحب خانہ گول تالاب ہنٹور بجنور	عہ	[illegible]
۱۸۴	۲۰۲۷	جناب خلیفہ محمد نبی صاحب " " "	عہ	"
۱۸۵	۲۰۲۹	شیخ عبدالغنی صاحب شیشگر " " "	عہ	"
۱۸۶	۲۰۳۰	شیخ امام الدین صاحب محلہ دبگران " " "	عہ	"
۱۸۷	۲۰۳۱	جناب شیخ مستقیم صاحب عرف چھدا " " " "	عہ	"
۱۸۸	۲۰۳۲	شیخ شیر احمد صاحب " " "	عہ	"
۱۸۹	۲۰۳۳	مولانا حامد حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ "	عہ	"
۱۹۰	۲۰۳۵	از کارخانہ محمد یسین و عبدالعزیز صاحبان "	عہ	"
۱۹۱	۲۰۳۶	" " " "	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۲	۲۰۳۸	جناب عبدالعزیز و حاجی اللہ دیا صاحب " "	۲ر	عطایا بہی خواہ
۱۹۳	۲۰۳۹	حافظ عبدالحکیم صاحب " " "	۲ر	"
۱۹۴	۲۰۴۱	جناب شیخ طلعت حسین صاحب محلہ شیخان "	عہ	"
۱۹۵	۲۰۴۲	جناب مولا بخش صاحب "	عہ	"
۱۹۶	۲۰۴۳	شیخ محمد ابراہیم صاحب گول تالاب "	عہ	"
۱۹۷	۲۰۴۷	بابو فخرالدین صاحب پوسٹ ماسٹر "	عہ	"
۱۹۸	۲۰۴۹	حکیم محمد جمیل صاحب طبیب حاذق "	عہ	"
۱۹۹	۲۰۵۱	مولوی عوض محمد صاحب فاضل دیوبند بلوچستان کوئٹہ	عما	رسالہ
۲۰۰	۲۰۵۲	صوفی یوسف سلیمان صاحب ضلع بھروچ گجرات	صہ	فرش طلبہ
۲۰۱	۲۰۵۴	مولانا محمد بخش صاحب اسلم منزل موہنی روڈ لاہور	عما	رسالہ
۲۰۲	۲۰۶۳	عالیجناب نواب محی الدین خانصاحب والی [illegible]	مار	تعمیر بہی خواہ
۲۰۳	۲۰۶۴	جناب عبدالغفار صاحب منیجر ریاست "	پسہ	"
۲۰۴	۲۰۶۵	جنابہ والدہ صاحبہ محمد دین صاحب "	عما	"
۲۰۵	۲۰۶۶	حاجی عثمان میاں صاحب "	عما	"
۲۰۶	۲۰۶۷	مولانا محمد دین صاحب صدر بازار "	صہ	"
۲۰۷	۲۰۶۸	جناب عبدالقادر صاحب "	۲ر	"
۲۰۸	۲۰۶۹	حاجی آدم عبدالرحمن صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۰	۲۰۷۱	قاری محمد حسین صاحب بنگلہ نواب محی الدین صاحب ناگپور سی پی	عہ	تعمیر بہی خواہ
۲۱۱	۲۰۷۲	جناب محمد زاہد صاحب پوسٹ ماسٹر سامرہ سندھ	صہ	زکوٰۃ
۲۱۲	۲۰۷۳	جناب عبدالمجید صاحب محلہ مداخی (؟) کوہ شملہ	عسہ	مرض طلبہ
۲۱۳	۲۰۷۸	مولوی ہدایت اللہ صاحب خطیب جامع مسجد ملتان	صہ	تبلیغ
۲۱۴	۲۰۷۹	حافظ محمد زکریا صاحب تاجر عطر جونپور	صہ	"
۲۱۵	۲۰۸۰	جناب محمد لطف اللہ صاحب موضع کھیڑی ریاست [illegible]	عما	تعمیر بہی خواہ
۲۱۶	۲۰۸۱	جناب مولانا حبیب اللہ صاحب مدرس " "	عما	"
۲۱۷	۲۰۸۳	مولوی امداد اللہ صاحب متعلم " "	۲ر	"
۲۱۸	۲۰۸۴	جناب مولانا محمد صاحب " "	عہ	"
۲۱۹	۲۰۸۵	جناب مولانا بدرالدین صاحب متعلم " "	۸ر	"
۲۲۰	۲۰۸۶	حاجی حبیب اللہ صاحب " "	عا	"
۲۲۱	۲۰۸۷	حاجی امیر احمد صاحب " "	عہ	"
۲۲۲	۲۰۹۰	منشی سید سلطان حیدر صاحب محلہ حکیمان ہنٹور ۔ بجنور	صہ	کتب وقفی بہی خواہ
۲۲۳	۲۰۹۳	جنابہ زوجہ شیخ کبیر احمد صاحب مرحوم محلہ گول تالاب	۲ر	عطایا بہی خواہ
۲۲۴	۲۰۹۴	ماسٹر سید جمال احمد صاحب " سادات "	عہ	"
۲۲۵	۲۰۹۶	منشی قمرالدین و بدرالدین صاحبان بازار "	عہ	"
۲۲۶	۲۰۹۷	شیخ رحیم الدین صاحب " "	عہ	"
۲۲۷	۲۰۹۸	جناب نثار احمد صاحب " " "	عہ	"
۲۲۸	۲۰۹۹	منشی مصطفیٰ حسین خانصاحب محلہ محکمہ "	۲ر	"
۲۲۹	۲۱۰۰	جنابہ اہلیہ شیخ عبدالرحمن صاحب "	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۳۰	۲۱۰۱	جناب شیخ مظہر حسن صاحب "	۸ر	عطایا بہی خواہ
۲۳۱	۲۱۰۲	جناب عبدالمجید صاحب [illegible] شیخ [illegible]	عہ	"
۲۳۲	۲۱۰۳	جناب شیخ ضیاء الدین صاحب " "	عما	چرم قربانی بہی خواہ
۲۳۳	۲۱۰۸	منشی اشفاق حسین صاحب عرف بالے " "	۲ر	"
۲۳۴	۲۱۱۰	جناب بشیر صاحب ولد اشرف علی صاحب "	عہ	عطایا بہی خواہ
۲۳۵	۲۱۱۱	حاجی فقیر محمد صاحب مولوی گنج لکھنؤ	۲ر	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۸	۲۱۱۴	جناب علی حسن صاحب کلرک مختار کاری سکھر شہر	عہ	تعمیر بہی خواہ	۲۶۶	۲۱۴۴	جناب منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس بھوپال	۲ر	تبلیغ
۲۳۹	۲۱۱۵	مستری علی نواز صاحب 〃	۲ر	〃	۲۶۷	۲۱۴۵	جناب منشی عبدالرشید صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۴۰	۲۱۱۶	جناب مسٹر عبدالغفور صاحب چیف افیسر	عہ	〃	۲۶۸	۲۱۴۶	جناب منشی محمد علی صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۴۱	۲۱۱۷	جناب جان محمد صاحب 〃	ھ	〃	۲۶۹	۲۱۴۷	جناب منشی نواب علی صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۲	۲۱۱۸	جناب مسٹر امام بخش صاحب 〃	۲ر	〃	۲۷۰	۲۱۴۸	جناب منشی نصیر الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۳	۲۱۱۹	جناب مسٹر اللہ رکھا صاحب 〃	عہ	〃	۲۷۱	۲۱۴۹	جناب منشی عبدالسلام صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۴	۲۱۲۱	جناب عبدالرحمٰن صاحب محلہ غریب آباد 〃	۵	〃	۲۷۲	۲۱۵۰	جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۵	۲۱۲۲	جناب حاجی اظہار حسن صاحب بھوپال	۸ر	تبلیغ	۲۷۳	۲۱۵۱	جناب منشی عبدالمتین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۶	۲۱۲۳	جناب منشی طاہر حسن صاحب 〃	۲ر	〃	۲۷۴	۲۱۵۲	جناب منشی نجیب الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۷	۲۱۲۵	جناب منشی منظور حسن صاحب 〃	۲ر	〃	۲۷۵	۲۱۵۳	جناب منشی عزیز الرحمٰن صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۸	۲۱۲۶	جناب منشی سعید اختر صاحب 〃	۲ر	〃	۲۷۶	۲۱۵۴	جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۴۹	۲۱۲۷	جناب حاجی عبداللطیف صاحب 〃	۲ر	〃	۲۷۷	۲۱۵۵	جناب منشی قمر الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۵۰	۲۱۲۸	مولوی شمس الدین صاحب 〃	۲ر	〃	۲۷۸	۲۱۵۶	جناب منشی محمد نسیم صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۵۱	۲۱۲۹	جناب سردار میاں رؤف محمد خانصاحب 〃	عہ	〃	۲۷۹	۲۱۵۷	منشی باقر علی صاحب انواری بازار جیتول سی پی	ع	رسالہ
۲۵۲	۲۱۳۰	حاجی محمد عنایت علیخاں صاحب - جنابہ الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ - جنابہ الحاجہ انوار الٰہی بیگم صاحبہ	ے	〃	۲۸۰	۲۱۵۹	مسماۃ مقصودہ صاحبہ اہلیہ شیخ دیا صاحب	ع	جرم قربانی بہی خواہ
					۲۸۱	۲۱۶۰	شیخ منیر احمد صاحب دوکاندار 〃 〃	ع	〃
۲۵۳	۲۱۳۱	جنابہ بیگم صاحبہ والدہ صاحب شوکت محل	ے	〃	۲۸۲	الف ۲۱۶۱	شیخ امداد حسین صاحب عرف بالے 〃 〃	عہ	〃
۲۵۴	۲۱۳۲	قاضی عبداللطیف خانصاحب 〃	۲ر	〃	۲۸۳	۲۱۶۲	جناب بشیر احمد صاحب ابن ظفر الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۵۵	۲۱۳۳	منشی عنایت الرحمٰن صاحب 〃	۲ر	〃	۲۸۴	۲۱۶۳	جناب احمد حسن ابن اعجاز حسن صاحب 〃 〃	عہ	عطا بہی خواہ
۲۵۶	۲۱۳۴	جناب سلیمان صاحب 〃	۲ر	〃	۲۸۵	۲۱۶۴	جناب مشیت اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب	عہ	〃
۲۵۷	۲۱۳۵	مولوی عبدالرشید صاحب وہمشیرہ صاحبہ 〃	۲ر	〃	۲۸۶	۲۱۶۶	جناب اسد علی ولد عبدالغنی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۵۸	۲۱۳۶	قاری محمد صدیق صاحب 〃	۲ر	〃	۲۸۷	۲۱۶۹	جناب شیر حسن ولد اشرف علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۵۹	۲۱۳۷	جناب ابو یوسف صاحب 〃	۴ر	〃	۲۸۸	۲۱۷۰	جناب مختار احمد ولد علی احمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۶۰	۲۱۳۸	جناب عبدالحکیم خانصاحب 〃	۱ر	〃	۲۸۹	۲۱۷۱	مولانا محمد رشید صاحب فاضل دیوبند امراوتی برار	ع۵	تعمیر بہی خواہ
۲۶۱	۲۱۳۹	جنابہ اسدی بیگم صاحبہ 〃	عہ	〃	۲۹۰	۲۱۷۲	جناب میر قادر علی صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول	ع	〃
۲۶۲	۲۱۴۰	مولوی رضوان الدین صاحب	۴ر	〃	۲۹۱	۲۱۷۳	مولوی عبدالصمد صاحب محلہ [illegible] 〃	ھ	جرم قربانی بہی خواہ
۲۶۳	۲۱۴۱	جنابہ ناہید جہاں بیگم صاحبہ - نواسی اداہ رفیق اللہ خانصاحب	عہ	〃	۲۹۲	۲۱۷۴	جناب نسیم اللہ صاحب 〃 〃	عہ	تعمیر بہی خواہ
۲۶۴	۲۱۴۲	سردار میاں رشید محمد خانصاحب 〃	عہ	〃	۲۹۳	۲۱۷۵	جناب مولانا عبدالرحیم صاحب محلہ گوری پورہ	عہ	〃
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۹۴	[illegible]	جناب عطا محمد خانصاحب جیتول سی پی	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
٢٩٥	٢١٧٩	جناب محمد حسن خان صاحب گارڈ اے بی سی کمپنی	عہ	تعمیری خواہ
٢٩٦	٢١٨٠	جناب محمد ابرار حسین صاحب الہ آبادی گارڈ 〃	عہ	〃
٢٩٧	٢١٨٣	جناب فتح محمد خان صاحب للت پور ضلع جھانسی	عہ	رسالہ
٢٩٨	٢١٨٤	جناب عزیز الحق صاحب دہلی دروازہ دہلی	[illegible]	تبلیغ
٢٩٩	٢١٨٥	سکردار کریم الدین صاحب شہر کہنہ بریلی	عہ	〃
٣٠٠	٢١٧٦	مولانا سید ابوالبیان صاحب ضلع فرخ آباد	عہ	〃
٣٠١	٢١٨٧	مولوی حکیم محمود علی صاحب محلہ نورنگ آباد علیگڑھ	[illegible]	〃
٣٠٢	٢١٨٨	شیخ محمد صدیق صاحب چیرمین کاندھلہ ضلع مظفرنگر	[illegible]	رسالہ
٣٠٣	٢١٨٩	جناب مولوی محمد ذکر اللہ صاحب چک نمبر ٢٩٥ ڈاکخانہ منڈی پوری والا تحصیل منسی ملتان	للعہ	زکوٰۃ
٣٠٤	٢١٩٠	جناب محمد نصیر الدین صاحب صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ ناندیر (دکن)	[illegible]	〃
٣٠٥	٢١٩٢	جناب محمد یعقوب صاحب مقام و ڈاکخانہ منول ضلع بھاگلپور	عہ	〃
٣٠٦	٢١٩٣	مستری محمد دین صاحب جامع مسجد کوہ شملہ	[illegible]	صرف طلبہ
٣٠٧	٢١٩٦	حاجی گل خان صاحب ہوٹل والے سکھر سندھ	عہ	تعمیری خواہ
٣٠٨	٢١٩٧	جناب جمال الدین و نبی بخش صاحبان 〃	١٢/	〃
٣٠٩	٢١٩٨	جناب عبدالرؤف صاحب کلرک 〃	عہ	〃
٣١٠	٢١٩٩	جناب اللہ دتہ صاحب 〃 〃	٨/	〃
٣١١	٢٢٠٠	خانبہادر حاجی مولا بخش صاحب شکار پور 〃	[illegible]	〃
٣١٢	٢٢٠١	جناب عبدالرحیم صاحب وکیل ریاست خیرپور میرس	[illegible]	〃
٣١٣	٢٢٠٢	جناب علی محمد صاحب شیخ 〃 〃	٣/	〃
٣١٤	٢٢٠٣	جناب حبیب اللہ صاحب قصبہ ادکوٹ ضلع لڑکانہ	[illegible]	عطائے [illegible]
٣١٥	٢٢١١	جناب بلو صلعدار صاحب انتھائیں شیخ دہاپورہ بجنور	عہ	〃
٣١٦	٢٢١٣	جناب شیر احمد صاحب ولد ظفر احمد صاحب 〃 〃	٨/	چرم قربانی بھی خواہ
٣١٧	٢٢١٨	جناب منظور علی ولد مظہر علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
٣١٨	٢٢١٩	شیخ عبدالشکور صاحب قریشی 〃 〃 〃	عہ	〃
٣١٩	٢٢٢٠	محمد عمر صاحب ولد عبدالرزاق صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
٣٢٠	٢٢٢١	منشی حامد حسین صاحب [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
٣٢١	٢٢٢٣	جناب خادم علی صاحب انتھائیں شیخ دہاپورہ بجنور	عہ	چرم قربانی بھی خواہ
٣٢٢	٢٢٢٤	جناب چھوٹا ولد غفور صاحب 〃 〃 〃	٤/١	〃
٣٢٣	٢٢٢٥	جناب گھسیٹو و عبدالقیوم صاحبان 〃 〃 〃	٩/١٤	〃
٣٢٤	٢٢٢٦	جناب قاضی عبدالقیوم صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
٣٢٥	٢٢٢٨	جناب ننھے صاحب ولد احمد علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
٣٢٦	٢٢٢٩	جناب کلوا ولد حمایت علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
٣٢٧	٢٢٣٠	جناب جھنڈو و مختار احمد صاحبان 〃 〃 〃	سے	〃
٣٢٨	٢٢٣١	جناب راؤ قادر صاحب اکبر پور ڈاکخانہ نرائن گڑھ انبالہ	للعہ	عطاء
٣٢٩	٢٢٣٢	ملک عبدالرحمن صاحب ابو اسحاق روڈ لاہور	[illegible]	وظیفہ متفرق
٣٣٠	٢٢٣٣	حکیم مقصود علی خان صاحب حمایت نگر حیدرآباد دکن	عہ	عطاء
٣٣١	٢٢٣٤	جناب عبدالطیف صاحب پامرگنج بازار بجنور	ہ	زکوٰۃ
٣٣٢	٢٢٣٥	منجانب مسماۃ نیمن صاحبہ مرسلہ محمد یعقوب صاحب [illegible] قبرستان روڈ طفیل منزل ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	صرف طلبہ
٣٣٣	٢٢٣٧	جناب محمد قاسم صاحب قاسم منزل فتحگڈھ یوپی	سے	زکوٰۃ
٣٣٤	٢٢٣٨	مولانا محمد یعقوب صاحب امام کاگنارہ چوبیس پرگنہ	[illegible]	〃
٣٣٥	٢٢٤٠	جناب محمد روشن خان صاحب قصبہ [illegible] ضلع لڑکانہ	عہ	تعمیری خواہ
٣٣٦	٢٢٤٣	جناب مولوی محمد اعتبار صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٣٧	٢٢٤٤	جناب مولوی محمد نواز صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٣٨	٢٢٤٥	جناب احمد ناز صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
٣٣٩	٢٢٤٦	جناب مولوی صدر الدین صاحب شکار پور سندھ	عہ	〃
٣٤٠	٢٢٤٧	جناب ماسٹر قادر بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٤١	٢٢٤٨	ماسٹر محمد اسحاق صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٤٢	٢٢٤٩	جناب میر نور الدین صاحب علوی 〃 〃	عہ	〃
٣٤٣	٢٢٥٠	حکیم مولوی عبدالستار صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٤٤	٢٢٥١	جناب حامد صاحب انتھائیں شیخ دہاپورہ بجنور	[illegible]	چرم قربانی بھی خواہ
٣٤٥	٢٢٥٢	شیخ اسد علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٤٦	٢٢٥٣	جناب غیاث الدین و عبدالمجید صاحب 〃 〃	عہ	〃
٣٤٧	٢٢٥٤	حافظ سید عبدالرحمن صاحب قصبہ [illegible]	عہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۴۹	۲۲۵۸	جناب جمجو ولد گھاسی صاحب انہا میں شیخ دہا پور بجنور	[illegible]	عطاء بہی خواہ
۳۵۰	۲۲۵۹	مولوی عبد الرحمٰن صاحب سفیر تنظیم دار العلوم	ار	؍؍
۳۵۱	۲۲۶۰	جناب حاجی شیخ رحم الٰہی و رحمت الٰہی صاحبان ۔ ہاپوڑ ضلع میرٹھ	عہ	چرم قربانی
۳۵۲	۲۲۶۱	جناب عبد العزیز صاحب چپراسی ؍؍ ؍؍	۴ر	؍؍
۳۵۳	۲۲۶۲	حافظ شیخ محمد عاشق صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۵۴	۲۲۶۳	جناب شیخ ضیاء الحق صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۵۵	۲۲۶۴	جناب شیخ سعید احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۵۶	۲۲۶۵	حافظ محمد انعام اللہ صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۵۷	۲۲۶۶	شیخ شفیق احمد و محمد حسین عرف بوندو صاحبان	۴ر	؍؍
۳۵۸	۲۲۶۷	جناب محمد ابراہیم صاحب سپاہی ہاپوڑ دو والہ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۵۹	۲۲۶۸	جنابہ اہلیہ صاحبہ محمد نعمان صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۶۰	۲۲۶۹	جنابہ اہلیہ صاحبہ حافظ کرم الٰہی صاحب ؍؍ ؍؍	۱۲ر	؍؍
۳۶۱	۲۲۷۰	جناب بابو نور احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر	؍؍
۳۶۲	۲۲۷۱	جناب حاجی عبد المجید صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۶۳	۲۲۷۲	جناب محمود احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۶۴	۲۲۷۳	جناب حاجی ننھے خاں صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍
۳۶۵	۲۲۷۴	جناب محمد یٰسین صاحب کوچہ نجران بازار صوفیان امرتسر	صہ	زکوٰۃ
۳۶۶	۲۲۷۶	مستری محمد دین صاحب جامع مسجد کوہ شملہ	صہ	خرچ طلبہ
۳۶۷	۲۲۷۷	مستری عبد الکریم صاحب فیض باغ لاہور	لعہ	رسالہ
۳۶۸	۲۲۷۸	جناب سید انتظار علی صاحب مع برادر و پسر و دختر قصبہ ہاپوڑ ۔ میرٹھ	۶ر	چرم قربانی
۳۶۹	۲۲۷۹	جناب شیخ عبد الرزاق صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۳۷۰	۲۲۸۰	جناب محمد زبیر خان صاحب محلہ پٹھانپورہ نجیب آباد بجنور	[illegible]	دار الطلبہ
۳۷۱	۲۲۸۱	جناب سرور خاں صاحب گتہ دار ورنگل حیدرآباد دکن	[illegible]	خرچ طلبہ
۳۷۲	۲۲۸۲	محمد شفیق خاں صاحب ہاپوڑ میرٹھ	۲ر	چرم قربانی
۳۷۳	۲۲۸۳	جناب بلاقی عرف ننھے صاحب ؍؍ ؍؍	۲ر	؍؍

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۴	۲۲۸۴	جناب عبد الرشید عرف بوندو صاحب ہاپوڑ میرٹھ	ار	چرم قر[illegible]
۳۷۵	۲۲۸۵	جناب بوندو کبھار ؍؍ ؍؍	ار	؍؍
۳۷۶	۲۲۸۶	جناب شیخ ابرار الحق صاحب ؍؍ ؍؍	ار	؍؍
۳۷۷	۲۲۸۷	جناب سید اظہار الحسن صاحب ؍؍ ؍؍	عہ	خرچ طل[illegible]
۳۷۸	۲۲۸۸	جنابہ والدہ صاحبہ رحمت صاحب ؍؍ ؍؍	ار	؍؍
۳۷۹	۲۲۸۹	جناب حاجی عبد الشکور صاحب ہیڈ پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ نرائن گڈھ ضلع انبالہ	صہ	عطا[illegible]
۳۸۰	۲۲۹۰	جناب حافظ امیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
۳۸۱	۲۲۹۱	متفرق حضرات ؍؍ ؍؍ ؍؍	لعہ	؍؍
۳۸۲	۲۲۹۲	جناب شکور احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۳۸۳	۲۲۹۳	جناب محمد احسن صاحب گوری بازار ضلع گورکھپور	صہ	زکو[illegible]
۳۸۴	۲۲۹۴	جناب حکیم حاجی عبد الغفور صاحب خلیفہ قصبہ شکارپور ضلع سکھر	عہ	تعمیر[illegible]
۳۸۵	۲۲۹۵	جناب حاجی مولوی ولی محمد صاحب ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
۳۸۶	۲۲۹۶	جناب غوث بخش صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۳۸۷	۲۲۹۷	حاجی رسول بخش صاحب ؍؍ ؍؍	صہ	عطا[illegible]
۳۸۸	۲۲۹۸	ایک صاحب خیر ؍؍ ؍؍	صہ	تعمیر
۳۸۹	۲۲۹۹	جناب حاجی نبی داد خاں صاحب آغا ؍؍ ؍؍	صہ	؍؍
۳۹۰	۲۳۰۰	جناب علی خاں صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۳۹۱	۲۳۰۱	جناب حاجی عبد الرحیم خاں صاحب ؍؍ ؍؍	لعہ	؍؍
۳۹۲	۲۳۰۲	جناب حاجی فیض محمد صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر	؍؍
۳۹۳	۲۳۰۳	جناب آغا میر محمد رضا خاں صاحب ؍؍ ؍؍	لعہ	؍؍
۳۹۴	۲۳۰۴	جناب وڈیرہ محمد ابراہیم صاحب ؍؍ ؍؍	لعہ	؍؍
۳۹۵	۲۳۰۵	جناب حاجی عبد الجبار خاں صاحب ؍؍ ؍؍	صہ	؍؍
۳۹۶	۲۳۰۶	جناب مستری فیض محمد صاحب ؍؍ ؍؍	لعہ	؍؍
۳۹۷	۲۳۰۷	جناب حکیم مولوی فضل اللہ صاحب ؍؍ ؍؍	—	؍؍
۳۹۸	۲۳۲۲	جناب میاں محمد امین محمد شفیع صاحبان سوداگران چرم ہائیڈ مارکیٹ امرتسر	صہ	خرچ طلبہ
۳۹۹	۲۳۰۳	حاجی الٰہی بخش محمد یعقوب صاحبان سلک دار بوائی	صہ	؍؍

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰۰	۲۲۲۴	حاجی شیخ مختار علی صاحب لکڑی منڈی ملتان چھاؤنی	۵ عہ	عطاء
۴۰۱	۲۲۲۵	حاجی محمد الدین صاحب نیلی کوٹھی کرنال	لعہ	رسالہ
۴۰۲	۲۲۲۶	جناب نواب دین صاحب موضع دیگے والی ڈاکخانہ منجھیٹا ضلع امرتسر	۸ر	عطاء، بہی خواہ
۴۰۳	۲۲۳۳	منجانب مسلمانان 〃 〃 〃	عہ	〃
۴۰۴	۲۲۳۴	چودھری فضل دین صاحب نمبردار سکوڑی موضع عجائب والی ڈاکخانہ 〃	لعہ	〃
۴۰۵	۲۲۳۵	مسلمانان موضع میٹھووال ڈاکخانہ خاص 〃	[illegible]	〃
۴۰۶	۲۲۳۶	اسلامیہ ہائی اسکول فتحگڑھ ضلع گورداسپور	ے	〃
۴۰۷	۲۲۳۷	جناب مولانا محمد طاہر صاحب نیجر 〃 〃	لعہ	〃
۴۰۸	۲۲۳۸	میاں فضل الدین صاحب عطار 〃 〃	عہ	〃
۴۰۹	۲۲۳۹	جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۱۰	۲۲۴۰	جناب خواجہ بشیر احمد صاحب رئیس 〃 〃	عہ	〃
۴۱۱	۲۲۴۱	جناب بابو محمد نذیر صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۴۱۲	۲۲۴۲	جناب مولوی اصغر علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۱۳	۲۳۵۱	جناب مبارک علی صاحب پسر امام الدین صاحب تاجپور ضلع سہارنپور	۴ر	〃
۴۱۴	۲۳۵۳	جناب امانت صاحب پسر محمد بخش صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۴۱۵	۲۳۵۸	جناب پھول محمد صاحب محلہ رائیان کرنال	صہ	〃
۴۱۶	۲۳۶۳	جناب رشید احمد صاحب ابن احمد علی صاحب موضع گوپالی تحصیل دیوبند ضلع سہارنپور	عہ	〃
۴۱۸	۲۳۶۴	جناب عبدالوحید صاحب ابن عبدالحمید صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۱۸	۲۳۸۳	جناب محمد ہاشم صاحب محلہ شاہ کنبہ لاہور	۵ عہ، ۱ر	زکوٰۃ، بہی خواہ
۴۱۹	۲۳۸۹	مولوی احمد الدین صاحب ایم بی اسکول فیضباغ 〃	۸ر	〃
۴۲۰	۲۳۹۶	جناب محمد عمر پسر امامت علی صاحب تاجپور سہارنپور	۸ر	عطاء، بہی خواہ
۴۲	۲۴۰۱	جناب مولوی محمد صدیق صاحب بڈھی 〃 〃	عہ	〃
۴۲۱	۲۴۰۸	جناب بجلورہ ولد حمید اللہ صاحب تاجپورہ 〃	۲ر	〃
۴۲۲	۲۴۱۲	جناب مستری نیک محمد صاحب بہٹ 〃	عہ	〃
۴۲[illegible]	۲۴۱۵	شیخ غلام کبریا صاحب علاقہ [illegible]	ے	فی طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲۵	۲۲۱۶	جناب محمود علی خانصاحب نصراللہ گنج بھوپال	ے	فی طلبہ
۴۲۶	۲۲۱۷	جناب جان محمد صاحب امام مسجد اشرف شاہ تحصیل نیلی ضلع ملتان ڈاکخانہ اسٹیشن اشرف شاہ	صہ	زکوٰۃ
۴۲۷	۲۲۱۸	جناب بابو علی محمد صاحب موضع و ڈاکخانہ ہری پور والہ ضلع جالندھر	للعہ	فی طلبہ
۴۲۸	۲۲۱۹	جناب مولاداد سکنہ ڈیرہ چودھری تاج دین ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع گجرات	عہ	چرم قربانی
۴۲۹	۲۲۲۰	جناب اکبر علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۴۳۰	۲۲۲۱	جناب شیر علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۴۳۱	۲۲۲۲	جناب بابا اللہ دیا صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۴۳۲	۲۲۲۳	منشی عبدالصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۳۳	۲۲۲۴	ڈاکٹر محمد اقبال حسن صاحب 〃	۴ر	〃
۴۳۴	۲۲۲۵	منشی اوصاف احمد صاحب 〃	۴ر	〃
۴۳۵	۲۲۲۶	مولوی حافظ شفیق احمد صاحب منشی فاضل 〃	۴ر	〃
۴۳۶	۲۲۲۷	جناب عتیق احمد صاحب سلمہ 〃	۱ر	〃
۴۳۷	۲۲۲۸	جناب ملا امتیاز علی صاحب 〃	۴ر	〃
۴۳۸	۲۲۲۹	قاری محمد ادریس صاحب 〃	۸ر	〃
۴۳۹	۲۲۳۰	منشی افضل حسین صاحب 〃	۴ر	〃
۴۴۰	۲۲۳۱	مولوی فضل حق صاحب 〃	۴ر	〃
۴۴۱	۲۲۳۲	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب 〃	۲ر	〃
۴۴۲	۲۲۳۳	حافظ کفایت اللہ صاحب 〃	۲ر	〃
۴۴۳	۲۲۳۴	ماسٹر محمد سلیم صاحب 〃	۲ر	〃
۴۴۴	۲۲۳۵	حافظ عبدالرشید صاحب امام 〃	۲ر	〃
۴۴۵	۲۲۳۶	جناب شمشیر خانصاحب فتحگڈھ 〃	۲ر	〃
۴۴۶	۲۲۳۷	جناب ماسٹر یوسف علی صاحب 〃	۴ر	〃
۴۴۷	۲۲۳۸	جنابہ اہلیہ سید نور علی صاحب مرحوم 〃	۱ر	〃
۴۴۸	۲۲۳۹	جناب ماسٹر تجمل حسین صاحب 〃	۱ر	〃
۴۴۹	۲۲۴۰	جناب ماسٹر محمد حیات اللہ صاحب 〃	لعہ	〃
۴۵۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۵۱	۲۴۴۲	جناب منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر فتحگڈھ بھوپال	۱ر	تبلیغ
۴۵۲	۲۴۴۳	ماسٹر شجاعت علیصاحب "	۱ر	"
۴۵۳	۲۴۴۴	مولوی فیض الحسن صاحب "	۲ر	"
۴۵۴	۲۴۴۵	جناب عبدالاقدر قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب "	عہ	"
۴۵۵	۲۴۴۶	حافظ محمد یوسف علیصاحب قرآ انجینری "	۴ر	"
۴۵۶	۲۴۴۷	جناب منشی عبدالعظیم صاحب " "	۴ر	"
۴۵۷	۲۴۴۸	جناب منشی عبدالحفیظ صاحب " "	۲ر	"
۴۵۸	۲۴۴۹	جناب منشی راحت علیصاحب " "	۱ر	"
۴۵۹	۲۴۵۰	جناب منشی نذیر احمد صاحب " "	۳ر	"
۴۶۰	۲۴۵۱	جناب مولانا حکیم ظہیر حسن صاحب معالج خاص سرکار عالی ریاست ٹونک	عہ	عطا بہی خواہ
۴۶۱	۲۴۵۳	مولانا سید امیر علیصاحب "	عہ	"
۴۶۲	۲۴۵۶	جناب شمس الدین صاحب "	للعہ	"
۴۶۳	۲۴۵۷	جناب محمد اسمٰعیل صاحب پان فروش "	عہ	"
۴۶۴	۲۴۶۰	ناوقاف فردوس زمانی بیگم صاحبہ "	۵ر	"
۴۶۵	۲۴۶۱	جناب مرزا محمد بیگ صاحب مہتمم توشہ خانہ "	لعہ	"
۴۶۶	۲۴۶۲	جناب علی حسن خانصاحب "	۸ر	"
۴۶۷	۲۴۶۳	جناب احمد علیصاحب دوکاندار "	۸ر	"
۴۶۸	۲۴۶۴	جناب مولانا عبدالمغنی صاحب ایم اے پروفیسر مہاراجہ کالج ریاست جےپور	۵ر	"
۴۶۹	۲۴۶۶	جناب حکیم عظیم الدین خانصاحب "	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۷۰	۲۴۶۷	جناب مولانا انوارالرحمٰن صاحب بسمل "	عہ	"
۴۷۱	۲۴۶۹	جناب مولانا مرغوب احمد صاحب "	لعہ	"
۴۷۲	۲۴۷۰	جناب ابو شمس الحسن صاحب ایڈیٹر معرفت مسٹر محمد اقبال صاحب بی اے قرولباغ نئی دہلی	عہ	رسالہ
۴۷۳	۲۴۷۳	حافظ عبدالرؤف صاحب ڈاکخانہ اندرا ضلع اعظم گڑھ	۵ر	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۷۴	۲۴۸۱	جناب عبدالغفور ولد عبدالرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۴۷۵	۲۵۰۱	جناب قاضی اعظم علیصاحب وکیل بھوپال	عہ	تبلیغ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۷	۲۴۰۳	ہز ہائینس جنابہ بیگم صاحبہ جوناگڑھ بھوپال	۵ر	تبلیغ
۴۷۸	۲۵۰۳	جناب سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	عا	"
۴۷۹	۲۵۰۵	جناب سردار میاں نذیر صاحب "	۲ر	"
۴۸۰	۲۵۰۶	جناب عبدالرشید صاحب کولی پورہ "	۱ر	"
۴۸۱	۲۵۰۷	جناب عبدالرحمٰن صاحب "	۱ر	"
۴۸۲	۲۵۰۸	جناب مولوی منشی عرفان الحق صاحب "	۴ر	"
۴۸۳	۲۵۰۹	جناب حکیم سلطان محمود صاحب "	عہ	"
۴۸۴	۲۵۱۰	جناب حافظ عبداللہ صاحب "	۲ر	"
۴۸۵	۲۵۱۱	جناب مولوی عبدالہادی صاحب "	۸ر	"
۴۸۶	۲۵۱۲	جناب منشی محمد ایوب صاحب "	۳ر	"
۴۸۷	۲۵۱۳	جناب حافظ محمد احمد صاحب "	۲ر	"
۴۸۸	۲۵۱۴	جناب منشی سید نیاز علیصاحب "	۲ر	"
۴۸۹	۲۵۱۵	جناب محمد اسحاق صاحب سوداگریان "	۱ر	"
۴۹۰	۲۵۱۶	مولوی نورالحق صاحب چاٹگامی فاضل دیوبند بنگال	۸ر	متفرق تعلیم
۴۹۱	۲۵۱۷	مولوی نوراللہ صاحب بدخشانی "	۸ر	"
۴۹۲	۲۵۱۸	مولوی منظور احمد صاحب بہاولپوری "	۸ر	"
۴۹۳	۲۵۱۹	مولوی لال بادشاہ صاحب مردانی "	۸ر	"
۴۹۴	۲۵۲۰	ماسٹر فضل کریم ولد حاجی خدا بخش صاحب کھیوڑہ قدیم تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم	عہ	خوراک طلبہ
۴۹۵	۲۵۲۱	حاجی اللہ بخش صاحب محلہ رائیان کرنال	لعہ	کتب دینی بہی خواہ
۴۹۶	۲۵۲۲	جناب سید محمد مسعود صاحب متعلم جامعہ اسلامیہ قصبہ انداس ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر	۸ر	عطاء بہی خواہ
۴۹۷	۲۵۲۳	چودہری فتح دین صاحب " "	۴ر	"
۴۹۸	۲۵۲۴	جناب احمد علیصاحب " " "	۴ر	"
۴۹۹	۲۵۲۵	مولانا حکیم محمد فاضل صاحب " "	۴ر	"
۵۰۰	۲۵۲۶	جناب تاج الدین صاحب متعلم " "	۴ر	"
۵۰۱	۲۵۲۷	جناب محمد عبداللہ صاحب " "	۴ر	"
۵۰۲	۲۵۲۸	جناب عبدالغنی صاحب " " "	۲ر	"
[illegible]	[illegible]	جناب محمد اختر صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۵۰۴	۲۵۳۰	جناب نظہر حسین صاحب متعلم قصبہ رام داس ڈاکخانہ خاص ضلع امرت سر	۱۸ر	عطاء بہی خواہ
۵۰۵	۲۵۳۱	جناب عبدالمجید صاحب دوکاندار 〃 〃	۴ر	〃
۵۰۶	۲۵۳۲	جناب حاجی ولی محمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۰۷	۲۵۳۳	مستری عبدالواحد صاحب قصبہ گدمانی ڈاکخانہ 〃	عہ	〃
۵۰۸	۲۵۳۴	حاجی رحمت اللہ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۰۹	۲۵۳۵	جملہ نمازیان جامع مسجد لوہاران قصبہ راجہ سانسی 〃	۵ر لحہ	〃
۵۱۰	۲۵۳۶	جملہ نمازیان مسجد کمہاران 〃 〃	عہ	〃
۵۱۱	۲۵۳۷	جملہ نمازیان مسجد گھاس منڈی 〃 〃	عہ	〃
۵۱۲	۲۵۳۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ایم اے او 〃	عہ	〃
۵۱۳	۲۵۵۶	جناب نذیر احمد صاحب محلہ بازید پورہ کوپا گنج ضلع اعظم گڈھ	۴ر	〃
۵۱۴	۲۵۶۵	مولوی نور محمد صاحب نگرانی دفتر ختم نبوت بھوپال	۴ر	تبلیغ
۵۱۵	۲۵۶۶	مولوی حامد حسن صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۱۶	۲۵۶۷	مولوی رشید احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۱۷	۲۵۶۸	مولوی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۱۸	۲۵۶۹	مولوی محمد عاقل صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۱۹	۲۵۷۰	مولوی علیم الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۵۲۰	۲۵۷۱	جنابہ اہلیہ علیم الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۵۲۱	۲۵۷۲	جناب سخاوت اللہ صاحب کربلا 〃 〃	۴ر	〃
۵۲۲	۲۵۷۳	حافظ عظیم الدین صاحب امام 〃 〃	۴ر	〃
۵۲۳	۲۵۷۴	حضرت قاضی محمد حسین صاحب مدظلہ 〃 〃	للعہ	〃
۵۲۴	۲۵۷۵	سردار میاں مقصود علیخاں صاحب شاہجہان آباد 〃	۵ر عہ	〃
۵۲۵	۲۵۷۶	جناب اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ 〃	۱ر	〃
۵۲۶	۲۵۷۷	مولوی حشمت علی صاحب 〃	۱ر	〃
۵۲۷	۲۵۷۸	منشی مغیث الدین صاحب ۔ والدہ صاحبہ ۔ مولوی صاحب 〃	۸ر	〃
۵۲۸	۲۵۷۹	منشی عبدالحی صاحب شوز مرچنٹ 〃	۴ر	〃
۵۲۹	۲۵۸۰	حافظ محمد خاں صاحب امام 〃	۲ر	〃
۵۳۰	۲۵۸۱	منشی نصیر الدین صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۵۳۱	۲۵۸۲	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ
۵۳۲	۲۵۸۳	منشی محمد فاروق صاحب ۔ جنابہ ہمشیرہ صاحبہ 〃	۴ر	〃
۵۳۳	۲۵۸۴	ماسٹر یوسف علی صاحب دفتر محکمہ 〃	۴ر	〃
۵۳۴	۲۵۸۵	منشی عبداللطیف صاحب 〃	۱ر	〃
۵۳۵	۲۵۸۶	منشی سید سلطان علی صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۳۶	۲۵۸۷	منشی مغیث الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۵۳۷	۲۵۸۸	عالیقدر مولوی عبدالغفور صاحب 〃	عا	〃
۵۳۸	۲۵۸۹	ماسٹر تجمل حسین صاحب 〃	۱ر	〃
۵۳۹	۲۵۹۰	حافظ محمد علی صاحب امام 〃	۴ر	〃
۵۴۰	۲۵۹۱	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۲ر	〃
۵۴۱	۲۵۹۲	جناب سلیمان صاحب 〃	۲ر	〃
۵۴۲	۲۵۹۳	منشی مظہر حسن صاحب 〃	۶ر	〃
۵۴۳	۲۵۹۴	حاجی محمد عنایت علیخاں صاحب ۔ جنابہ الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ ۔ جنابہ الحاجہ النواب بیگم صاحبہ جلال آبادی شوکت محل بھوپال	سے	〃
۵۴۴	۲۵۹۵	جنابہ بیگم صاحبہ ۔ والدہ صاحبہ شوکت محل ساکنان جلال آباد حال بھوپال	سے	〃
۵۴۵	۲۵۹۶	حاجی عبداللطیف صاحب 〃	۴ر	〃
۵۴۶	۲۵۹۷	منشی ہادی حسن صاحب 〃	۸ر	〃
۵۴۷	۲۵۹۸	جنابہ ناہید جہاں بیگم صاحبہ ۔ نواب زادہ رفیق اللہ خاں صاحب بہادر عیدگاہ کوٹھی 〃	عہ	〃
۵۴۸	۲۵۹۹	جناب سردار میاں رشید محمد خاں صاحب 〃	عہ	〃
۵۴۹	۲۶۰۰	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اورسیر 〃	عہ	〃
۵۵۰	۲۶۰۱	مولوی عبدالرشید صاحب ۔ ہمشیرہ صاحبہ 〃	۲ر	〃
۵۵۱	۲۶۰۲	قاری محمد صدیق صاحب 〃	۲ر	〃
۵۵۲	۲۶۰۳	جناب عبدالحکیم خاں صاحب 〃	۱ر	〃
۵۵۳	۲۶۰۴	جناب حاجی اظہار حسن خاں صاحب 〃	۸ر	〃
۵۵۴	۲۶۰۵	منشی منظور حسن صاحب	۲ر	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بھگتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۶	۲۶۰۷	جناب منشی سعید اختر صاحب بدھوارہ بھوپال	۲ر	تبلیغ
۵۵۷	۲۶۰۸	عالیمرتبت مشیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب	سے	"
۵۵۸	۲۶۰۹	جناب منشی عبد الصمد صاحب سپرنڈنٹ "	۲ر	"
۵۵۹	۲۶۱۰	جناب اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ	۱ر	"
۵۶۰	۲۶۱۱	جناب حمید اللہ خانصاحب اسٹیشن ماسٹر پوسٹ آفس لاکھا سندھ	عہ	عطاء
۵۶۱	۲۶۱۳	مولوی احمد الدین صاحب مدرس فیض باغ لاہور	۸ر	زکوٰۃ بہی خواہ
۵۶۲	۲۶۳۸	جناب حامد حسن صاحب ولد جمنا اتھائیں شیخ دہامپور۔ بجنور	عہ	عطاء بہی خواہ
۵۶۳	۲۶۵۱	جناب مختار احمد صاحب اینڈ سنز بیوپاری عالم گنج قنوج بلڈنگ ڈاکخانہ گلزار باغ۔ پٹنہ	سے	خرچ طلبہ
۵۶۴	۲۶۵۲	جناب منشی میر احمد خانصاحب سوداگر پارچہ مرسلہ مولوی محمد یسین صاحب رائپور سی پی	لعہ	زکوٰۃ
۵۶۵	۲۶۵۳	بالو عبد العزیز صاحب مرسلہ " " "	سے	عطاء
۵۶۶	۲۶۵۴	غلام نبی صاحب بکر قصاب " "	عہ	"
۵۶۷	۲۶۵۵	جناب حضرت گل صاحب " "	ـــ	"
۵۶۸	۲۶۵۶	حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب ظلہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند	سے	"
۵۶۹	۲۶۵۸	جناب جمال الدین صاحب کمہار قاضی سرائے بجنور	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۵۷۰	۲۶۵۹	منجانب قاضی احمد حسن صاحب مرحوم معرفت حکیم اعظم علی صاحب محلہ قاضی سرائے بجنور	لعہ	کتب وقفی بہی خواہ
۵۷۱	۲۶۶۱	جناب شیخ ابراہیم صاحب ولد علیم اللہ صاحب قصبہ جھالو بجنور	عہ	عطاء بہی خواہ
۵۷۲	۲۶۶۵	جناب سلیمان صاحب چیرمین " "	عہ	"
۵۷۳	۲۶۶۶	شیخ محمد اختر صاحب بن کریم بخش صاحب " "	عہ	"
۵۷۴	۲۶۶۴	شیخ شفیع اللہ صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " "	سے	"
۵۷۵	۲۶۷۰	جناب محمد یوسف برادر محمد یونس بن حکیم محمد صاحب "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بھگتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۷۷	۲۶۷۳	جناب ممو صاحب ولد بلاقی صاحب قصبہ جھالو بجنور	عہ	عطاء بہی خواہ
۵۷۸	۲۶۷۴	جناب ننھے صاحب ولد کریم بخش صاحب تاجر پارچہ	۸ر	"
۵۷۹	۲۶۷۸	جناب مولانا عبد الرحمن صاحب " "	عہ	چرم قربانی بہی خواہ
۵۸۰	۲۶۷۹	جناب عبد الخالق ولد منشی خدا بخش صاحب "	عہ	عطاء بہی خواہ
۵۸۱	۲۶۸۱	جناب اللہ بخش ولد قادر بخش صاحب " "	۲ر	"
۵۸۲	۲۶۸۲	جناب شیخ عبد الشکور صاحب صدر "	عہ	"
۵۸۳	۲۶۸۳	جناب مخدوم بخش بن بلو صاحب "	۸ر	"
۵۸۴	۲۶۸۷	جناب علیم الدین ولد غلام رسول صاحب "	۲ر	"
۵۸۵	۲۶۸۸	جناب قاری طٰہٰ صاحب مدرس مدرسہ تجوید القرآن	۱ر۳ر	"
۵۸۶	۲۶۹۱	جناب ملا عبد الہادی صاحب موضع کاکے پوٹہ ڈاکخانہ گوٹھی یسین ضلع سکھر	۲ر	تعمیر بہی خواہ
۵۸۷	۲۶۹۲	جناب ملا بیگ صاحب " " "	۳ر	"
۵۸۸	۲۶۹۳	جناب عبد الخالق صاحب " "	عہ	"
۵۸۹	۲۶۹۴	جناب لعل بخش صاحب " "	۸ر	"
۵۹۰	۲۶۹۵	جناب حافظ عزت صاحب " "	۸ر	"
۵۹۱	۲۶۹۶	جناب خان محمد صاحب " "	۸ر	"
۵۹۲	۲۶۹۷	جناب مزمل شاہ صاحب " "	۸ر	"
۵۹۳	۲۶۹۸	جناب محمد امین صاحب " "	عہ	"
۵۹۴	۲۶۹۹	جناب ملا پھلن صاحب " "	عہ	"
۵۹۵	۲۷۰۰	جناب لعل فقیر صاحب " "	۸ر	"
۵۹۶	۲۷۰۱	جناب شیخ عبد الحفیظ صاحب فروٹ مرچنٹ دوکان ۱۲۵ لوربازار شملہ	للعہ	زکوٰۃ
۵۹۷	۲۷۰۲	مولانا سید اصغر حسین صاحب مدرس دار العلوم دیوبند	للعہ	خرچ طلبہ
۵۹۸	۲۷۰۳	حاجی شیخ اللہ بخش صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	عسہ	زکوٰۃ

میزان آمدنی دوامی و اوقاف سماللعہ

" " دوامی بہی خواہان صماللعہ ۹۶/۹

" " عمومی [illegible]

[illegible]

فہرست کتب وقفی واشیا متفرق

موصولہ ماہ ربیع الثانی ١٣٦١ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
١	١٦	از وقف منجانب اہلیہ عبدالصمد صاحب مرحوم ساکن افضل گڑھ بجنور	جلالین شریف مجتبائی - مشکوۃ شریف مجتبائی ایک جلد ایک جلد
٢	١٧	حضرت مولانا مولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور	بذل المجہود کامل (ایک نسخہ)
٣	١٨	ایک اہل خیر معرفت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور	بذل المجہود کامل (چھ نسخہ)
٤	١٩	عالیجناب مولوی محمد جلیل صاحب منصف دیوبند	چہل حدیث مجلد (٥ جلد) ادعیۃ القرآن مجلد (٥ جلد)
٥	٢٠	علی اصغر صاحب محلہ جدید قاضی پورہ ضلع بلیا برائے ایصال ثواب دختر خود	مشکوۃ شریف - ابن ماجہ - جلالین شریف غیر مجلد ایک جلد ایک جلد ایک جلد
٦	٢١	منجانب بشیر احمد صاحب صدیقی پرنسپل شبلی کالج اعظم گڑھ	جمع الفوائد غیر مجلد (ایک عدد)
٧	٢٢	حاجی محمد قاسم صاحب ناظم تعمیرات دارالعلوم دیوبند	قرآن شریف غیر مجلد - شمائل شریف غیر مجلد - نور الانوار غیر مجلد قاسمی ایک عدد ایک عدد ایک عدد جواب ترکی بترکی - علماء ہند - معرفت الحقائق - التبلیغ حسن العزیز ایک عدد ایک عدد ایک عدد ایک عدد ایک تحفہ لحمیہ (ایک عدد)

فراہمی غلّہ کی شدید ضرورت

گذشتہ سال غلہ کی کمیابی بلکہ نایابی کی وجہ سے عام طور پر جن مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو۔ گذشتہ سال کی مشکلات اور آیندہ کے خطرات کی بنا پر اس سال اکابر دارالعلوم دیوبند نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دارالعلوم کے پندرہ سولہ سو مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سال کی ضرورت کے مطابق غلہ فراہم کر لیا جائے تاکہ آنیوالے زمانہ میں مہمانان رسول اللہ صلعم کو تکالیف سے بچایا جاسکے۔ اکابر مدظلہم کے اس دور اندیشانہ فیصلہ کے مطابق اضلاع سہارنپور بجنور، مظفر نگر اور میرٹھ کے دیہات میں حضرات سفرائے دارالعلوم مامور کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ان اضلاع کے مخلص مسلمانوں کو اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائیں اور ان سے درخواست کریں کہ جس طرح وہ اپنی پاک کمائی میں سے اپنے بچوں، عزیزوں اور مہمانوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں گے اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مہمانوں کا بھی خیال کریں اور ان کے لئے بھی حوصلہ مندی کے ساتھ دل کھول کر غلہ دیں۔ حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (بقرہ)	اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز میں سے جو ہم نے تم کو دی ہے قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ دوستی اور سفارش اور کافر ہی زیادتی کرنے والے ہیں۔
مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (بقرہ)	مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں میں سے اللہ کی راہ میں مثل اس دانے کے ہے جس میں سات بالیں ہیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ (اس سے بھی) زیادہ کر دیتا ہے جس کے لئے چاہے اور اللہ فراخی والا اور جاننے والا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ زراعت پیشہ حضرات کے علاوہ ملک کے ہر حصہ کے غیر زراعت پیشہ حضرات بھی مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غلہ خریدنے کی تحریک میں اخلاص کے ساتھ حصہ لیکر حوصلہ مندی کا ثبوت دیں گے۔

خرید غلہ کے لئے **نقد امداد ارسال فرمانیوالے حضرات** سے درخواست ہے کہ وہ کوپن پر یہ عبارت ضرور تحریر فرمائیں

"یہ رقم خرید غلّہ کیلئے بمد بہی خواہی بھیجی جارہی ہے"

ملک کے مختلف حصوں سے خرید غلہ کے لئے جو حضرات چھوٹی بڑی رقمیں ارسال فرمارہے ہیں ان کی فہرست علیٰحدہ مرتب کیجارہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے آیندہ نمبر میں ان حضرات کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائینگے اور یہ بھی ظاہر کیا جاسکیگا کہ ان کی مخلصانہ امداد سے کتنا غلہ خریدا گیا۔

احقر عبدالوحید غفرلہٗ
ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

رجسٹرڈ نمبر "اسـ ر"

ل
۸۰۴

مرکز علوم اسلامیہ دار العلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دار العلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

ماہنامہ

دار العلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (عہ)

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصولڈاک فی پرچہ (۳ر)

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دار العلوم سے معاونین و متوسلین دار العلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) بابت ماہ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۶۱ھ شمارہ (۶)

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپکے پاس نہ پہنچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دار العلوم کے اصلاحی تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانیکی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم و مرتب رسالہ "دار العلوم" دیوبند

(باہتمام عبد الوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دار العلوم دیوبند سے شائع ہوا)

کوائف دارالعلوم

حضرت شیخ مدنی مدظلہ کی اسارت - ۱۰ر جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ یوم پنجشنبہ کو تقریباً آٹھ بجے صبح شیخ الہند ثانی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ صدر الاساتذہ و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کے اسیر کرلئے جانے کی اطلاع دارالعلوم میں پہنچی۔ اور آناً فاناً برقی رو کی طرح تمام فضائے دارالعلوم میں پھیل گئی۔ اس خبر کے سنتے ہی اساتذہ۔ طلبہ۔ ذمہ داران اور کارکنان دارالعلوم میں جو ہیجان و اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگئی اس کا صحیح نقشہ لفظوں میں کھینچنا دشوار ہے۔ طلبہ فوراً ہی کتابیں بند کرکے درسگاہوں سے باہر نکل آئے اور پوری فضائے دارالعلوم حضرت شیخ کی گرفتاری کے خلاف غم و غصہ کے جذبات سے بھری ہوئی محسوس ہونے لگی۔ اتفاقاً حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم یہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم نے دارالشوریٰ میں اساتذہ کو جمع فرما کر صورت حال کے متعلق مشورہ کیا۔ طے پایا کہ دہلی سے دارالعلوم کی مجلس اعلیٰ کے ارکان حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب۔ حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمٰن صاحب۔ خانبہادر شیخ رشید احمد صاحب کو بذریعہ برقیہ دیوبند پہنچنے کی دعوت دیجائے۔ اور سہارنپور سے حضرت مولانا حافظ محمد یوسف صاحب انصاری کو بلالیا جائے۔ اور حضرت شیخ کی اسارت سے پیدا شدہ صورت حال کے ضروری پہلوؤں پر ان حضرات کے مشورہ کے مطابق کوئی قدم اٹھایا جائے۔

طلبہ کا احتجاجی جلسہ - طلباء نے اسی غم و غصہ کی حالت میں دارالحدیث میں ۱۰ بجے دن کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرکے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا اور نہایت جوش و خروش کے ساتھ ایک تجویز منظور کی۔ جس میں حکومت صوبۂ متحدہ کے اس اقدام کے خلاف نفرت اور غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور حضرت شیخ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد انھیں یقین دلایا گیا کہ مسلمانوں کی سربلندی، ہندوستان کی آزادی اور دین کی خدمت کے جس پاک اور بلند نصب العین کے حصول کی جدوجہد کے نتیجہ میں حکومت نے حضرت والا کو گرفتار کیا ہے ہم سب اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے حضرت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرینگے۔ جلسہ میں انتہائی جوش و خروش کے باوجود عالمانہ وقار نمایاں تھا۔

شہر میں مکمل ہڑتال - حضرت شیخ مدظلہ کی گرفتاری کی خبر سنتے ہی شہر کے تمام بازار بند ہوگئے۔ گیارہ بجے دن سے شام تک شہر کے ہر حصہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام اقوام ہڑتال میں مساوی طور پر شریک ہوئیں۔

دارالعلوم میں جلسہ - بعد نماز ظہر اساتذہ، طلبہ اور کارکنان دارالعلوم کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت حضرت

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ صدر مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ نے جو اس وقت تشریف لاچکے تھے۔ حضرت شیخ کی گرفتاری پر اپنے مخصوص عالمانہ انداز میں ایک پر مغز تقریر فرمائی اور حکومت کے اس اقدام کو غیر دانشمندانہ قرار دیا۔ اسکے بعد صدر جلسہ حضرت صدر مہتمم صاحب مدظلہ نے نہایت مدبرانہ لب ولہجہ میں اس گرفتاری کے خلاف اظہار خیال فرمایا۔ اور فرمایا کہ اگر حکومت حضرت مولانا مدظلہ کو گرفتار کرکے دارالعلوم دیوبند و جماعت دیوبند کو چیلنج کرنا چاہتی ہے تو میں پوری جماعت کی طرف سے اس چیلنج کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اس جلسہ میں ایک مفصل تجویز منظور کیگئی۔ جس میں حضرت مولانا کے مذہبی مسلک پر گامزن رہ کر اُسے کامیاب بنانے کا عہد کیا گیا۔

جلوس - بعد نماز عصر جمعیۃ علمائے دیوبند کے زیر نگرانی آستانہ حضرت شیخ سے ایک عظیم الشان جلوس مرتب ہو کر روانہ ہوا۔ جس میں ہزاروں باشندگان دیوبند نے حصہ لیا۔ جلوس نہایت متانت و وقار کے ساتھ شہر کے بازاروں اور محلوں سے گذرتا ہوا نماز مغرب کے وقت آستانہ حضرت شیخ پہنچکر ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء کا عظیم الشان جلسہ - بعد نماز عشاء جمعیۃ علمائے دیوبند کیطرف سے ایک عظیم الشان جلسہ بازار ست برش میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مسلمانوں اور ہندوؤں کا اتنا عظیم اجتماع تھا کہ دیوبند میں اسکی نظیر کم مل سکتی ہے۔ مجمع میں ایک پُر متانت جوش محسوس کیا جارہا تھا۔ متعدد تقریروں اور نظموں کے بعد ۱۲ بجے شب میں جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں بھی ایک تجویز بالاتفاق منظور کیگئی۔ جس میں حکومت کے ناعاقبت اندیشانہ اقدام کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور حضرت مولانا کے نصب العین کو زیادہ مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ کامیاب بنانے کی اپیل کیگئی۔

زعمائے ملت کا ورود - ۱۱ر جمادی الاخری یوم جمعہ کو صبح کی گاڑی سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب انصاری گنگوہی رکن مجلس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند۔ دوپہر کی گاڑی سے حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند و رکن مجلس اعلیٰ۔ شب میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مدظلہ رکن مجلس اعلیٰ وارد فرمائے دیوبند ہوئے۔ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی اور بحیثیت ناظم جمعیۃ علماء ہند حکومت صوبہ متحدہ کے اس چیلنج کو قبول فرمانے کا اعلان کیا جو اُسنے حضرت مولانا مدظلہ کو گرفتار کرکے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو دیا ہے۔ مولانا ابوالوفا صاحب نے بھی ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ ۱۲ر جمادی الاخری کو حضرت مفتی اعظم مدظلہ نے طلبہ کے ایک جلسہ میں انھیں پرامن رہکر حضرت شیخ کے نصب العین کو کامیاب بنانے کی جدوجہد میں حصہ لینے کی ہدایت فرمائی۔ اور اپنی تعلیمی مصروفیات کو بدستور جاری رکھنے پر زور دیا۔ ۱۹ر جمادی الاخری یوم جمعہ کو سحبان الہند حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب دہلوی نائب صدر جمعیۃ علمائے ہند دیوبند تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ جمعیۃ العلمائے دیوبند کے زیر اہتمام ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں

(بقیہ ...)

دارالعلوم کا طغرائے امتیاز

(از مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب انصاری گنگوہی رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند)

حامداً و مصلیاً حقائق کائنات پر فکر عمیق سے جب کام لیا جاتا ہے تو اشیار کی تقسیم مادہ اور روح دو نوعیتوں میں پائی جاتی ہے۔ اس بنیادی امتیاز کے بعد پھر جسقدر ان میں سے ہر ایک کا تجزیہ کیا جاتا ہے اپنی اپنی اقسام اور افراد میں باہم متمائز بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک کل کی دو جزئی اگر کلی حیثیت سے مشترک ہیں تو جزئی حالت میں باہم متمائز بھی ہیں۔ ایک اصل کی دو فرع اصل میں اگر متحد ہیں تو فرعی امتیاز ناگزیر ہے۔ کیونکہ فلسفیانہ تحلیل و تجزیہ اگر بادہ اور روح یا جدید اکتشافی نظریہ کے تحت ایک منفی اور ایک مثبت پر ختم ہوگا تو بھی صرف ان دو کا امتیاز بہرحال بعد کے تفرعات کے تمیز و تنوع سے قطع نظر اپنی جگہ پر نا قابل انکار حقیقت ہوگا۔ اس امتیاز مسلّم کے بعد یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ افراد متمائز میں بھی کسی ایک کی ترجیح و تفوق یقینی ہے۔ ایک کلیہ کے دو جزیئے۔ ایک نوع کے دو فرد باہم کسی حیثیت سے راجح اور مرجوح ضرور ہوں گے۔ ان میں مساوی اتصاف ناممکن ہے۔ راجح اور مرجوح کی تعیین میں تو اختلاف ممکن ہے مرے نزدیک یہ فرد فائق ہے آپ کے خیال میں دوسری کو ترجیح ہے۔ مگر نفس ترجیح کا سوال یعنی ایک کی کمتری اور دوسرے کی برتری کا مسئلہ ناگزیر ہے۔

حق تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا تو اتحاد مادہ کے ساتھ عناصر کو مختلف کردیا۔ عناصر میں آگ وہوا کی ترجیح آب وخاک پر قائم کی باعتبار لطافت وکثافت یا اس کے برعکس کسی دوسرے نقطہ تخیل سے تو پھر اون کے مجموعہ کی تقسیم موالید ثلاثہ پر منحصر کی۔ ان میں حیوانات کو جمادات و نباتات پر ترجیح دی تو حیوانات میں فصل نطق کے باعث انسان کو فائق کیا۔ انسان کے اعضاء وجوارح میں قلب و دماغ کو برتر بنایا تو اعمال قلب اور وظائف دماغیہ میں شہوات وتلذذات۔ تعیش و استراحت نفسانی تحریکات وحسیات میں تجرد و صرافت۔ علم و فکر۔ اور تامل وتدبر کو ترجیح دی۔ اور پھر اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ اس تفکر و تامل کے درجات قائم کر کے فوق کل ذی علم علیم کا تسلسل قائم فرمایا ؎

اے برادر بے نہایت درگہیست ؛ ہر چہ بروے میرسی بروے مایست

غرض حوادث حالیہ اور عادات جاریہ میں کوئی امر بھی اس قانون امتیاز و ترجیح سے خالی نہیں۔ انسان جیسی ہمہ گیر و جامع نوعیت کے افراد میں حق تعالیٰ کا عظیم الشان شاہکار پیغمبر کی شخصیت ہے پیغمبر کا عظیم الشان شاہکار۔ قومیت کی تعمیر اور اس کی ذہنی و اخلاقی تخلیق ہے پیغمبروں کی ہستیاں بھی اس کلیہ سے

مستثنیٰ نہیں۔ کوئی صرف نبی ہے۔ کوئی نبوت کے ارفع مرتبۂ رسالت پر فائز ہے۔ کسی کو اہل کتاب اور صاحب شریعت بنایا۔ کسی کو سابق رسول کا مجدد و تبع نبی قرار دیا کوئی موسیٰ کی طرح عند اللہ وجیہا ہے کوئی ابراہیم جیسا حنیف ہے۔ غرض تفوق و ترجیح یہاں بھی موجود ہے۔ حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تفوق سائر انبیاء پر مسلم ہوا اور یہ فوقیت کسی ایک جزو میں نہیں بلکہ نبوت کے تمام اجزاء ممکنہ اور اس کے جمیع لوازمات و متعلقات میں کارفرما ہے۔ باعتبار نسب۔ باعتبار جمال۔ اخلاق تعلیم و تزکیہ قوم وامت حتیٰ کہ باعتبار معجزہ بھی آپ کی فوقیت تمام رسل سابقہ پر محقق ہے۔ کسی پیغمبر کو حسن یوسف دم عیسیٰ اور ید بیضا عطا ہوا۔ کسی کو تسخیر ہوا و جبال جن وانس اور نطق طیور دیا گیا کسی کے لئے دریا میں راستہ بنا۔ تو کسی کے واسطے آتشکدہ سرد ہوا۔ مگر اس آخری پیغمبر کا معجزہ بھی ان سب سے ارفع نحو پر ہوا۔ اور وہ علم اولین وآخرین اور کتاب مبین ہے۔

جیساکہ میں نے عرض کیا کہ جوارح میں ترجیح دماغ مسلم ہے۔ اور افعال دماغی میں اسکا تفکر فائق ہے۔ اسی طرح اعجاز محمدی خالص علمی افکار اور فقیہانہ تدبر ہے جو قرآن کے مقدس تسمیہ سے معروف اور ہر نوع اعجاز پر من کل الوجوہ فائق ہے۔ جس کا چیلنج خود اس میں موجود ہے باعتبار بلاغت مضمون باعتبار ندرت کلام۔ ربط و تسلسل۔ صنائع و بدائع۔ حکمۃ و موعظۃ غرض کلام ممکن سے بہر کیف یہ کلام واجب برتر ہے۔ یہی وہ علمی خزینہ ہے اور اسی کا یہ امتیاز خصوصی ہے کہ اس کی تعلیم وتلاوت اور فہم و تدبر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خیر امۃ اور اپنی قوم کو نخبۃ الاقوام ثابت کیا۔ عرب کے وحشی بربادیہ نشین اور جنگجو قبائل کو چند سال کے قلیل عرصہ میں اس قابل بنادیا کہ جس نے ایک طرف اپنی تنظیم و تحکیم اعتصام بحبل اللہ۔ صلح و مواخات اور عزم و تہور سے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے۔ پاپائے رومۃ الکبریٰ کے ایوان قدس کی بنیادیں ہلادیں۔ اور دوسری طرف اپنی رفعت اخلاق حلم وانصاف وعدوں کی پختگی اور معاہدوں کی سچائی سے اغیار کو احباب بنالیا۔ تمام دنیا سے ارباب من دون اللہ کی تفریق کو مٹاکر ماسوی اللہ کے تعبد و غلامی کی زنجیریں اپنے علم و توحید کی شمشیر آبدار سے پارہ پارہ کرڈالیں۔ استقلال ذات حریت نفس آزادئ رائے، مساوات حقوق، اور ذوق علم کی نورانیت تمام عالم میں پھیلادی۔ تعالوا الی کلمۃ سواء الخ کے نعرۂ توحید سے دنیا کے قیاصرہ اکاسرہ اور فراعنۂ مصر و بابل کی انانیت و جباریت کے بت سرنگوں کرڈالے۔ اپنی علم نوازی وافکار پسندی سے کتاب اللہ کی روشنی میں علم کو ابواب و عنوانات مختلفہ کی ایسی مقدس تقسیم سے پیش کیا کہ مصر و شام کوفہ و بصرہ علمی مراکز بن گئے۔ اعجاز قرآنی نے ان وحشی اور صحرانوا بدوؤں کو ایسا علم کا ذوق آشنا بنایا کہ ہر فرد خمار علم سے مخمور اور نکتہ سنج حقائق اور دقیقہ شناس معارف بن گیا۔ کہیں تفسیر قرآن کے علما ہیں۔ کہیں فن حدیث کے ماہرین ہیں۔ کسی جگہ اسماء رجال کی تحقیق ہے تو کہیں اصول دین کی تدوین اور فقہی موشگافیاں ہو رہی ہیں۔ کوئی جماعت فلسفۂ یونان کار د کر رہی ہے تو کوئی

علم کلام کی تاسیس میں مصروف ہے۔ کسی نے تاریخ کو میدان فکر تجویز کیا۔ تو کوئی مغازی رسول کی تحقیق کر رہا ہے فن شعر قوافی و عروض مرتب ہو رہے ہیں تو صرف و نحو معانی و بیان کی ترتیب بھی جاری ہے۔ کسی نے ریاضی کو مطمح نظر بنایا تو کسی نے ہیئت کو مدون کیا۔ غرض اس رسول عربی کے آتے ہی جو خود اگرچہ امی تھا مگر اعجاز علم ساتھ لایا تھا امت کو اعلیٰ درجہ کا مفکر اور وسیع النظر محقق بنا گیا:

بعض فنون مستقلاً ایجاد کئے۔ بعض کے منتشر اجزا کو حسن اسلوب سے تشکیل دیا علم کو دو شعبوں میں منقسم کیا شعبۂ اول افعال خداوندی کا تدبر یعنی قدرتی ماحول و مناظر اور ممکنات کے باہم ترتیب و تنظیم اور اس کے تعلق کی تفصیلات تھیں۔ اور شعبۂ دوم اقوال ربانی کا تفکر اور اس کے فلسفۂ متعلقہ کا واقعی تفقہ تھا پھر اس میں علمی و نظری اور تجربہ و مشاہدہ کی تفصیلات۔

قرآن پر آئے تو تاویل القرآن اور ناسخ و منسوخ کی ابحاث۔ قرأت و تجوید۔ اس میں بے نقط ہونے کی ندرت نے مستقل فن کی شکل اختیار کی۔ حدیث پر نظر کی تو اسماء رجال۔ نقد الحدیث۔ معرفۃ العلل۔ علم العوالی اور مغازی رسول کو مستقل فن بنایا۔ فقہ کی بنا ڈالی تو سلوک و تصوف کی عمارت بھی تعمیر کی کہیں علم الفرائض اور خلافیات کو مرتب کیا۔ تو کہیں علم الانساب تاریخ تعبیر رؤیا علم النوادر جیسے فنون کو ترتیب دیا۔ انشاء خطابت بیان و مناظرہ کو لیا تو کتابت و رسم الخط کا تنوع بھی پیدا کیا۔ ریاضی اور عروض پر چلے تو کلام فلسفہ منطق ہیئت قیافہ نفسیات سیاسیات نجوم طب حتیٰ کہ کیمیا اور موسیقی تک پر کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔

غرض اس کنارہ سے اس کنارہ تک بحر علم میں تحرک و تموج پیدا ہو گیا۔ جس نے مبوب اور منشعب ہو کر سیکڑوں صورتیں علم کی پیدا کریں۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کے امر مہتم نے امت عرب کو اسقدر سیر فی الارض پر مجبور کیا کہ راہ کی صعوبتیں حضر کی راحتیں بن گئیں۔

خلافت مامونی کا ورق الٹئے ہنگامۂ تعلیم و تعلم برپا ہے۔ تحقیق و تدقیق کا بازار گرم ہے۔ فلاسفہ و مناطقہ معتزلہ و اشاعرہ سرگرم مباحث ہیں۔ کلام خداوندی پر مختلف طرق سے تدبر ہو رہا ہے۔ مختلف النوع افکار زیر غور ہیں۔ خود سرے سے اس کی ذات کلام نفسی اور کلام لفظی میں منقسم اور اسے صفت یا مخلوق بنانے پر استدلال و تخریج کی فکر پیمائیاں طاری ہیں۔ مختلف کتب کے تراجم سامنے ہیں جن سے قرآنی مطالب کی تطبیق یا تفریق ہو رہی ہے۔ استوی علی العرش کی کیفیت پر کہیں سوال ہے کہیں اس کے بدعت ہونے پر اصرار ہے۔ کوت الامارہ کے وسط میں کتبخانہ قائم ہے۔ بغداد علماء اور فضلاء کا مرکز ہے۔ خود خلیفۂ وقت مسلم الثبوت فاضل اور قدر دان ارباب فضل ہے۔ عباسیوں کا آخری دور بھی اسی ارتقاء علم و فضل اور تدوین فنون میں گذرتا ہے جو ایک زبردست اور وسیع کتبخانہ ہلاکو کی اضاعت کے لئے چھوڑتا ہے۔ جو دریائے دجلہ کے نذر ہو کر سات

رود تک آب دجلہ کو نیلگوں رکھتا ہے۔

ا بنو امیہ نے اسپین کو دارالخلافہ بنایا تو وہاں بھی یہی علمی ہنگامہ آرائیاں شروع ہوجاتی ہیں۔ تین سو کتب خانے کی سولائبریریوں کا افتتاح ہوتا ہے۔ غرناطہ طلیطلہ اور مدینۃ الزہراء اس کے علاوہ ہیں۔

یہ زمانہ یورپ کی علمی تاریکی کا زمانہ ہے۔ غالباً لانگ پارلیمنٹ اور جیمس اول کا دور ہے جو جہالت کو نجات کی مادرمہربان کہتا ہے۔ عیسائی تمدن اور نصرانی معاشرت دنیا کی پست ترین وحشیانہ معاشرت ہے۔ عیسائی ان یونیورسٹیوں سے اکتساب علم کرتے ہیں اور بتدریج تمام عیسائیت ذوق علم سے متاثر ہوجاتی ہے۔

شہنشاہ اوتھو ثالث نے گربرٹ ایک شخص کو اسلامی دارالعلم قرطبہ میں داخل کیا جس نے فارغ ہوکر رمس میں ایک یونیورسٹی قائم کی اور تمام پروفیسر و لیکچرار مسلم تجویز کئے۔ صغری فانوس ابن ندیم ابن موسیٰ ابو عثمان ان میں ممتاز حضرات ہیں۔ غیر متعصب عیسائی مورخین رینالڈس جرجی زیدان وغیرہ اس حقیقت کا سچائی سے اعتراف کرتے ہیں

علم و ہنر کا مرتبہ کیا جانتے تھے وہ ؛ جو عمر بھر رہے تھے خریدار سنگ و خشت

غرض یہ ہے کہ پیغمبر عرب کے اعجاز علم نے تمام امت کو علمی ذوق سے متاثر کیا۔ اور جس طرح پیغمبر کا اعجاز خصوصی ایک علمی کتاب تھی اس کی امت کی خصوصیت بھی تبحر علمی ہے۔ ہاں مگر اس کا امتیاز نہ علم طبعیات سے ہے نہ فلسفہ و سائنس سے۔ نہ مادی اختراعات و ایجادات سے ہے نہ فلکیات و دور سیارگان سے۔ اجسام کائنات پر منحصر ہے نہ اس کے علم خواص و تاثیرات پر۔ محیر العقول آلات فقید المثال دوربین طبعی دراستین انبیائی علوم اور الٰہی معارف میں داخل نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کائنات کا تدبر غلط اور طبعیات کی تحقیق ممنوع ہے۔ بلکہ وسائل اور مقاصد کے خلط سے بچانا منظور ہے۔ افعال خداوندی کا تدبر اور کائنات کے باہمی نظم و تعلق کا تجزیہ اگر معین مقصود ہے اور منجر الی المقصود ہے تو جائز بلکہ مستحب ہے۔ اور اگر یہ مادی کاوش روحانیت سے مستغنی اور تفکر مقصود سے بے نیاز کراتی ہے اور وسیلہ میں الجھا کر حصول مقصود میں حاجب و مخل ہوجاتی ہے جیسا کہ آج ہو رہا ہے تو اس کا مضر اور وسواس شیاطین ہونا مسلم ہے۔ جیسا کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کا شعر ہے۔

والعلم ما کان قال فیہ حدثنا ؛ وما سواہ فوسواس الشیاطین

بہرکیف امتیاز و ترجیح کا سوال ہے۔ امت اسلام کا طغرائے امتیاز انبیائی کارنامے اور انبیائی علوم ہیں جو خود بھی مقصود ہیں۔ اور بحیثیت وسائل مقاصد بھی مطلوب ہیں۔ کیونکہ مقصود حق تعالیٰ کی تعبد و غلامی اور اس کا ذکر و فکر ہے۔ اور اس کا مدار الیہ علوم نبوت ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حصر اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی تشبیہ اسی علت پر مبنی ہے۔

دور صحابہ و تابعین کے بعد کوئی عہد ایسا نہیں گذرا جس میں امت اس قسم کے علماء سے خالی رہی ہو۔

خیر القرون کے بعد جہاں علماء حق تھے علماء سو بھی ان کے دوش بدوش پیدا ہو گئے اور وحی الٰہی کی تاویل اور اس کے اصل منا شی میں تحریف و تغییر کا بازار گرم ہو گیا۔ محدثین کے مقابلہ میں معتزلی آئے۔ ان کے جواب میں اشاعرہ مجددین پیدا ہو گئے۔ اشاعرہ کی بعض جزئیات سے ماتریدیوں نے اختلاف کیا۔ دولت عباسیہ کے دور میں چونکہ یونان و فارس کے تراجم سامنے آئے۔ پارسی عیسائی یہودی ہر سمت سے اٹھے اور عقائد و مسائل اسلامی پر بیباکی سے نکتہ چینی شروع کی جس نے بڑھ کر فتنۂ اعتزال کی صورت اختیار کر لی۔ اس سیلاب میں عوام سے لیکر حکومت تک بہ گئی۔ خود خلیفۂ مامون عباسی اس میں مبتلا ہوا۔ علماء حق امام احمد ابن حنبلؒ جیسے حضرات ائمۂ حق حبس و اسارت میں کئی سال پریشان رہے۔ بالآخر حضرت عبد العزیزؒ کے دست مبارک پر حق تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مناظرہ میں جو باب خلافت میں واقع ہوا حق کو باطل سے ممتاز فرمایا اور فتنۂ اعتزال فرو ہوا۔ دوسرا ایک ہنگامہ خیز دور یوسف ابن تاشفین کے زمانہ میں جو صحرائے اعظم افریقہ کے خاندان مرابطین کا ایک اولوالعزم فرمانروا ہے پیدا ہوا جس میں امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کو جلایا گیا اور مقابلہ میں موحدین کا گروہ سامنے آیا۔ نصف صدی تقریباً اس ہنگامہ میں گذری۔

ہندوستان کا دور اکبری بھی اسی کی مثال ہے جس میں ہندومت نے تمام شعائر اسلامی کے خلاف قدم اٹھایا۔ اسم اسلامی کے ساتھ رسم ہنودی کی اشاعت کی۔ ایک صدی تقریباً اسی حالت پر گذر گئی۔ غالباً جہانگیر کے عہد میں پھر ایک جماعت حقہ مقابلہ میں صف آرا ہوئی۔ حضرت باقی باللہ کے فیض یافتہ متوسلین جن میں حضرت مجدد سرہندیؒ کی ذات ممتاز ہے سامنے آئی اور اس قدر سخت مجاہدوں سے احیاء علوم کے لئے دوچار ہوئے کہ نتیجہ میں اکبر جیسے ہادم دین بادشاہ کا پوتا عالمگیر جیسا حامی دین پیدا ہوا۔

دولت مغلیہ کے آخری دور میں پھر خاندان ولی اللٰہی کے خوشہ چین علماء سامنے آئے۔ حضرت سید احمدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جیسے حضرات مجاہدین حق نے اپنی علمی و عرفانی ضیا پاشیاں کیں اور الحمد للہ کہ یہ سلسلہ آج تک موجود ہے۔ حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ جیسے اکابر نے علماء سو کے مقابلہ میں اپنی مجاہدانہ اور حق کوش مساعی سے ایسی حقانیت پاش مثالیں پیش کیں کہ امت اسلامیہ اس امتنان سے بلا واسطہ یا بالواسطہ عہدہ برا نہیں ہو سکتی۔ علوم مشرقیہ دینیہ کا یہ اسلامی مرکز دارالعلوم جس کے صفحات جریدہ کے لئے یہ پارینہ داستان پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں خود میرے بیان کی محکم شہادت ہے کہ آج امت اسلامیہ کا کوئی گوشہ دارالعلوم اور اس کے اکابر حقہ کے احسان سے سر برا نہیں۔ اور اس حقیقت کا اعتراف بھی ناگزیر ہے کہ اس مرکز دینی کے خوشہ چین تلامذہ بھی الحمد للہ کہ اپنی اکثریت میں علماء حق ہی ہیں۔ حضرت اقدس شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی

دام مجدہم ۔ حضرت محترم مولانا محمد اسمٰعیل احمدؒ حضرت مولانا انور شاہؒ حضرت مولانا حسین احمد مدظلہم جیسے خوشہ چینان دارالعلوم کی خدمات جلیلہ اور ان کے تقدس و تدین کی تفصیلات سے کون ناواقف ہے ۔ بلاشبہ یہ وہی علمائے حق ہیں جنکا ہر دور میں ہونا ضروری ہے اور جنکا امتیاز و تفوق علمائے سوء کے مقابلہ میں اتنا ہی واضح ہے جتنا کہ روز پر نور کا شب دیجور سے ۔ اور یہ وہی امتیاز علم و معرفت ہے جو امت مسلمہ کو دوسری امم کے مقابلہ میں حاصل ہے ۔ اور خود اسی امتیاز کو معجزات انبیاء میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز خصوصی کے لئے منتخب کر کے تمام امت کو علمی خصوصیت سے ممتاز بنایا گیا ۔ الحمد للہ کہ دارالعلوم اسی امتیاز مرکزی کی اشاعت کا حامل ہے ۔ اور ارباب فہم کے لئے اپنی منزلت کی ضرورت کا داعی و مقتضی ہے ۔

شب کے کسی تیرہ و تار حصہ میں جبکہ فضائے ظلمت آفرین لم یکد یراھا کی مصداق ہو ایک ٹمٹماتا ہوا دیا بھی غنیمت معلوم ہوتا ہے ۔ چہ جائیکہ ایک مشعل عالمتاب کہ جس کی تنویرات نے آفاق کو بھر دیا ہو ۔

کائنات کے امتیاز میں جس طرح انسان کی خصوصیت ہے ۔ اور انسانوں میں پیغمبر، پیغمبروں میں احمد مرسل کی ترجیح اور اس کے معجزات میں اعجاز علم کی برتری مسلم ہے ۔ اسی طرح دارالعلوم کی ایشیا میں علم افروزی ممتاز ہے ۔ علوم میں جس طرح علوم نبوتؐ اور از کار وحی کو فوقیت ہے اس مرکز کی تعلیمات کا بھی آیات محکمہ سنن ثابتہ اور اجماع واثقہ سے ناشی ہونا یقینی ہے ۔ ایک شجر طوبیٰ ہے جس کی ہر شاخ رضوان خداوندی اور اجور جزیل کے اثمار سابغہ سے لدی ہوئی ہے ۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس شجر طوبیٰ کی علم پاشیوں کو ابدی و غیر متناہی بنائے اور اپنے بندوں کو اس کی آبیاری کی توفیق بخشے آمین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفات باری عزّ اسمہٗ

(۳)

(از حضرت مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند)

پس منکرین کو اس واسطے پیدا کیا تاکہ ان کو عذاب دے اور صفت قہر و غضب کا اظہار ہو۔ اور مومنین کو اس لئے پیدا کیا تاکہ ان کو مورد الطاف بنائے اور صفت ترحم کا اظہار ہو۔ اور گنہگاروں کو اس لئے پیدا فرمایا تاکہ صفت عفو اور مغفرت کا اظہار ہو۔ کما قال تعالیٰ۔

لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المؤمنین والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما (سورۂ احزاب)

تاکہ حق تعالیٰ منافقین اور منافقات کو اور مشرکین اور مشرکات کو عذاب دیں۔ اور مؤمنین اور مؤمنات پر توجہ فرمائیں۔ اور بے شک حق تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔

انسان[1] دست قدرت پر ایسا ناچتا ہے جیسا کہ ایک پتلی۔ پتلی والے کے ہاتھ پر ناچتی ہے۔ پتلی والا کبھی پتلی سے بادشاہ اور وزیر کا کام لیتا ہے اور کبھی جاروب کش اور بھنگی کا کام لیتا ہے۔ جو چاہتا ہے اچھا اور برا کام اُس سے لیتا ہے مگر پتلی کو انکار کی گنجائش نہیں اور نہ پتلی کو یہ حق ہے کہ پتلی والے سے یہ سوال کر سکے کہ مجھ سے جاروب کش کا کام کیوں لیا اور بادشاہ کا کام کیوں نہیں لیا۔ حالانکہ وہ پتلی بھی پتلی والے کیطرح خدا کی مخلوق ہے۔ پس جبکہ ایک پتلی پتلی والے سے یہ سوال نہیں کر سکتی تو مخلوق کو خالق سے سوال اور محاسبہ کا کہاں حق ہو سکتا ہے کہ مجھکو نالائق و ناہنجار یعنی کافر و بدکار کیوں بنایا؟ اور فلاں کو صالح اور نیک اطوار یعنی مؤمن کیوں بنایا۔ مالک[2] کو اختیار ہے کہ جس تختہ کو چاہے شہ نشین میں لگائے اور جس تختہ کو چاہے بیت الخلاء کے قدمچہ میں لگائے اور جس تختہ سے چاہے قرآن کریم رکھنے کی رحل بنائے۔ جس لکڑی کو چاہے چھت میں لگائے اور جس کو چاہے چولہے کا ایندھن بنائے نہ یہ کوئی ظلم ہے نہ کسی کو مجال دم زدنی ہے اور نہ کسی تختہ کو کسی قسم کے سوال کا کوئی حق ہے۔ مالک کو اختیار ہے کہ جس لوہے سے چاہے تلوار بنائے اور جس لوہے سے چاہے اپنے گھوڑے کے نعل بنوائے۔ مکان[3] میں راحت اور آرام کے لئے دالان اور قضاء حاجت

[1] ماخوذ از تقریر دلپذیر ص۹۔ [2] ماخوذ از صراط مستقیم ص۴۔ [3] ماخوذ از رسالہ حجۃ الاسلام ص۲ مصنفہ مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ۔

کے لئے پاخانہ بناتے ہیں۔ اگر پاخانہ کی زبان ہو اور وہ یہ شکایت کرے کہ میرا کیا قصور ہے کہ جو ہر روز مجھ میں نجاست اور گندگی ڈالی جاتی ہے اور دالان نے کیا انعام کا کیا کام کیا کہ جو فرش اور قالینوں اور گلدستوں سے آراستہ ہے تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ تو اسی لائق ہے اور ہم نے تجکو اسی لئے بنایا ہے اور وہ اسی قابل ہے اور اس کو اسی لئے بنایا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اگر گندگی یہ شکایت کرے کہ میرا کیا قصور ہے کہ جو مجکو ہمیشہ پاخانہ ہی میں ڈالا جاتا ہے کبھی دالان نصیب نہیں ہوتا سو اس کا بھی یہی جواب ہے۔

ایسا ہی برے اور گندوں (کافروں) کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ سوال کرسکیں کہ ہمکو ایسا کیوں بنایا اور ہمکو کیوں دوزخ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اگر یہ سوال کریں تو یہی جواب ہے کہ تم اسی لائق ہو ہمنے تمکو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ تم ہماری جہنم کا ایندھن بنو کما قال تعالیٰ ولقد ذرانا لجھنم کثیرا من الجن والانس۔

ہر یکے را بہر کارے ساختند ؛ میل او را در دلش انداختند

پس الحمد للہ یہ ثابت ہو گیا کہ ایجاد شر شر نہیں کیونکہ خلق اور ایجاد کے معنی اعطاء وجود کے ہیں۔ یعنی کسی شئے کو وجود عطا کرنیکے ہیں۔ خالق کی طرف سے صرف وجود آتا ہے جو کہ نور اور سراسر خیر ہے۔ برائی اور شر جو کچھ ہے وہ اس مخلوق کی ذات میں سے ہے۔ اور مخلوق کا خالق سے مباین اور منفصل ہونا ایک کھلی ہوئی بات ہے۔

پس جبکہ مخلوق خالق سے بالکل مباین اور منفصل ہے اب اگر مخلوق فی ذاتہ قبیح ہو تو اس سے خالق یا اس کی ایجاد کی طرف کوئی قبح منسوب نہیں ہوسکتا۔

کسی کوزہ کا بدنما ہونا کوزہ گر کے بدنما ہونے کو مستلزم نہیں۔ حرف کا بدنما ہونا کاتب کے بدنما ہونے کی دلیل نہیں اس لئے کہ کوزہ۔ کوزہ گر سے اور حرف کاتب سے ایک منفصل اور جدا چیز ہے۔

رضا بالقضا ۔ اس بیان سے یہ اشکال بھی حل ہو گیا کہ جب تمام معصیتیں اُسی کی قضاء و قدر سے واقع ہوتی ہیں۔ اور اہل اسلام کے نزدیک رضا بالقضا بھی لازم ہے تو تمام معاصی پر بھی راضی ہونا لازم اور ضروری ہے اس لئے کہ ہم ابھی بتلا چکے ہیں کہ خالق کی ایجاد اور اس کی مخلوق میں فرق ہے کیونکہ ایجاد خالق کی صفت ہے اور اس کی ساتھ قائم ہے۔ اور مخلوق خالق سے ایک منفصل اور جدا شئے ہے۔ اسی طرح قضاء و قدر اور شئے ہے۔ اور مقضی (یعنی جس چیز پر قضا و قدر واقع ہوئی وہ اور شئے ہے۔ تقدیر اور ہے اور مقدّر تقدیر سے ایک علیحدہ چیز ہے کیونکہ تقدیر اور قضاء حق تعالیٰ کا ایک فعل ہے اور مقضی اور مقدر اس فعل کا مفعول ہے۔

پس معاصی خود قضا و قدر نہیں بلکہ محل تقدیر اور محل قضاء ہیں۔ لہٰذا تقدیر اور قضاء جو کہ فعل خداوندی ہے اس پر راضی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس محل تقدیر پر بھی رضا ضروری ہو۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ سنکھیہ کا ایجاد کرنا ایک بہت بڑا کمال ہے تو اس ایجاد کے پسندیدہ ہونیسے یہ لازم نہیں آتا کہ سنکھیہ بھی کوئی ایسی محبوب

اور پسندیدہ شئے ہو جائے کہ اس کا استعمال جائز ہو جائے ٹھیک اسی طرح ایجاد شر اور تخلیق معصیت کا پسندیدہ ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ اس شر اور معصیت کا ارتکاب بھی پسندیدہ ہو اور اسی وجہ سے ارشاد ہو ان اللہ لا یرضی لعبادہ الکفر۔

صدور اور خلق کا باہمی فرق ۔ بہر حال ایجاد شر۔ شر نہیں۔ ہاں صدور شر بے شک شر ہے کیونکہ صدور مصدر سے کسی وصف کے ظاہر ہونیکا نام ہے۔ اور یہ وصف اوّلاً اور بالذات مصدر میں ہوتا ہے اور دوسری چیزیں اسی کے پرتوہ سے اس وصف کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں۔

پس اس لئے کہ تمام کمالات اور ساری خوبیاں اسی کی ذات میں موجود ہیں اور اسی کے فیض اور پرتوہ سے یہ کمالات مخلوقات میں ظاہر ہوتے اس وجہ سے اس کو مصدر کمالات اور مصدر خیر کہا جائیگا مگر مصدر شر نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس کی ذات شر اور برائی سے بالکل پاک ہے۔ جیسے آفتاب کو مصدر نور اور منبع ضیا کہہ سکتے ہیں مگر مصدر ظلمت نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس میں نور ہی نور ہے ظلمت کا نام ونشان بھی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں ہر پاک اور ناپاک پر واقع ہوتی ہیں۔

اسی طرح حق تعالیٰ کی ایجاد خیر و شر ایمان و کفر ہدایت وضلالت سب ہی پر واقع ہوتی ہے۔ مگر اس کی ذات میں سوائے خیر محض کے اور کچھ نہیں اور اسی وجہ سے جب صدور خیر و شر کا ذکر آتا ہے تو صدور خیر کو حق تعالیٰ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے اور صدور شر کو بندہ کی جانب۔

قال تعالیٰ۔ ما اصابك من حسنة فمن اللہ وما اصابك من سیئة فمن نفسك۔	تجکو جو کچھ بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی جانب سے ہے اور برائی خود تیرے نفس سے پہونچتی ہے۔

اس آیت میں خیر کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کیا اور کلمہ من کو استعمال کیا۔ یعنی خیر اور حسنہ اللہ کی طرف سے آتی ہے اور شر اور سیئہ خود انسان سے آتی ہے۔ اور حدیث میں ہے۔

الخیر کلہ فی یدیك والشر لیس الیك	ساری بھلائیں آپ کے قبضہ میں ہیں اور کوئی برائی آپکی طرف منسوب نہیں

اور جس جگہ ایجاد خیر و شر کا ذکر آیا تو دونوں ہی کی ایجاد کو اپنی جانب منسوب فرمایا۔ اس لئے کہ ایجاد خواہ خیر کی ہو یا شر کی بہر حال کمال ہے۔ کما قال تعالیٰ۔

قل کل من عند اللہ	سب چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔

اور اس مقام پر بجائے کلمہ من کے عند کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور اسی وجہ سے حضرات فقہاء فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو خالق القردة والخنازیر کہنا جائز نہیں کیونکہ ان چیزوں کو خلق کے لئے مخصوص کرنے میں اگر استہزاء نہیں تو سوء ادب ضرور ہے۔ اس لئے خالق کل شئی کہنا چاہئے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اسی ادب کو ملحوظ رکھکر اذا مرضت فھو یشفین میں مرض کو جوکہ ایک ناگوار اور مکروہ شی تھی اپنی جانب منسوب فرمایا اور شفا جوکہ ایک مرغوب اور محبوب شی تھی اسکو خدا کی جانب منسوب کیا اور یہ نہیں فرمایا کہ۔

وَإِذَا أَمْرَضَنِیْ فَھُوَ یَشْفِیْنِ	اور وہ جب مجکو مریض کرتا ہے تو پھر وہی شفا دیتا ہے۔

بلکہ یہ فرمایا واذا مرضت فھو یشفین | جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ شفا دیتا ہے۔

اسی طرح حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نے شدۃ مرض کی حالت میں یہ فرمایا۔

رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔	اے پروردگار مجکو تکلیف پہونچی اور بیشک آپ ہی ارحم الراحمین ہیں۔

اور یہ نہیں فرمایا کہ۔

أَمْسَسْتَنِيَ الضُّرَّ فَارْحَمْنِیْ	آپنے مجکو تکلیف پہونچائی پس آپ رحم فرمائے۔

اسی طرح حضرت خضر نے

فاردتُ ان اعیبھا	میں نے اس کے عیب دار بنانے کا ارادہ کیا۔

اس قول میں عیب کو اپنی جانب منسوب فرمایا اور

فاراد ربك ان یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربك۔	پس خدا نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کا زمانہ پائیں اور اپنا دفینہ خدا کی رحمت سے نکال لیں۔

اس قول میں چونکہ خیر کا ذکر تھا اس لئے اس کو رب العالمین کی طرف منسوب کر دیا۔ اور رحمۃ من ربك۔ اور وما فعلتہ عن امری کا اور اضافہ کر دیا۔ اور

فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ	ہمنے چاہا کہ خدا ان کو بہتر بدل عطا فرمائے۔

اس میں صیغۂ جمع کا استعمال فرمایا۔ اس لئے کہ یہ صورت من وجہ خیر تھی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نظر میں شر تھی یا یہ کہا جائے کہ اس میں کچھ حصہ خیر کا تھا اور کچھ حصہ شر کا۔ کیونکہ شر کو بدل کر خیر پیدا کی گئی اس لئے صیغۂ جمع کا استعمال کیا تاکہ یہ مجموعہ مجموعہ پر منقسم ہو جائے۔ خیر حق تعالیٰ کی جانب منسوب ہو جائے اور شر حضرت خضر کی جانب اور تبدیل چونکہ خیر محض تھی اس لئے اس کو فقط خدا کی طرف منسوب کیا گیا۔

ایک[1] شبہ اور اس کا ازالہ ۔ شبہ یہ ہے کہ جب ایمان اور کفر ہدایت اور ضلالت سب کا وہی خالق

[1] ماخوذ از صراط مستقیم۔

ہے تو پھر ارسال رسل اور انزال کتب سے کیا فائدہ جس کو ہدایت دینی تھی اس کو ہدایت دیدی ہوتی اور جس کو کافر اور گمراہ بنانا تھا اس کو کافر اور گمراہ بنا دیا ہوتا۔ اس طویل وعریض سلسلہ کے قائم کرنے کی کیا حاجت تھی لیکن یہ سوال بعینہٖ ایسا ہے کہ جب صحت اور مرض بیماری اور تندرستی سب کا وہی خالق ہے تو پھر اطباء اور حکماء کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت اور علوم طب اور فن معالجہ کی تعلیم سے کیا فائدہ جس کو عافیت دینی تھی اس کو عافیت دیدی ہوتی اور جس کو موت دینی تھی اس کو موت دیدی ہوتی ہے پس جسطرح خداوند ذوالجلال نے جسمانی زندگی کی صحت اور تندرستی کے سامان پیدا کئے دواؤں اور طبیبوں کو پیدا کیا اسی طرح روحانی زندگانی کے لئے ہدایت کے تمام سامان بندوں کو عطا کئے۔ اطباء روحانی یعنی حضرت انبیاء اور مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو مبعوث فرمایا آسمان سے طب روحانی کے صحیفے نازل فرمائے جو چیزیں روح کے لئے مفید یا مضر تھیں ان کو بالتفصیل فرمایا۔

چونکہ یہ عالم عالم اسباب ہے اس لئے اسباب اور مسببات کا ایک طویل سلسلہ قائم کر دیا۔ پہلے نطفہ ہوا اور پھر علقہ اور پھر مضغہ اور پھر جنین ہوا اور علی ہذا مختلف طور گذرنے کے بعد وہ ایک کامل انسان بنتا ہے۔ حالانکہ وہ قادر مطلق اگر چاہتا تو ایک ہی آن میں انسان کامل پیدا ہو سکتا تھا۔

علی ہذا انسان کی حیات کے لئے جو اسباب پیدا فرمائے ان میں بھی تدریجی رفتار ہے۔ اول تخم کو خاک میں دفن کیا جاتا ہے پھر اس کی آبیاری کیجاتی ہے اور علی ہذا پھر ایک عرصہ کے بعد اس میں کچھ بالیں نمودار ہوتی ہیں اور طرح طرح کی صعوبتوں کے بعد اس میں سے غلہ حاصل ہوتا ہے حالانکہ وہ قادر مطلق اگر چاہتا تو سب کچھ ایک ہی آن میں ہو سکتا تھا۔

اور علی ہذا موت کے لئے بھی اسباب کا ایک طویل سلسلہ پھیلا دیا طرح طرح کے امراض پیدا فرمائے سنکھیہ اور سمی دوائیں بھی پیدا کیں تو کیا کوئی شخص یہ سوال کر سکتا ہے کہ جب خدا کو مارنا ہے تو دفعۃً موت کیوں نہیں آجاتی ان امراض اور آلام کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اور جب خدا کو زندہ کرنا ہے تو اسباب حیات کو اس قدر طول دینے کی کیا حاجت ہے۔ دفعۃً ایک انسان کیوں نہیں پیدا کر دیا جاتا۔ اتنے اطوار اور ادوار میں کیوں وقت خرچ کیا جاتا ہے۔ غالباً آپ اسکا یہی جواب دیں گے کہ بے شک اس کی قدرت نہایت کامل اور وسیع ہے۔ مگر اس کی سنت عالم اسباب میں اسی طرح جاری ہے کہ ہر شے سلسلۂ اسباب ومسببات میں مقید رہے پس اسی طرح روحانی حیات یعنی ایمان وہدایت اور روحانی ممات یعنی کفر وضلالت کے لئے بھی ایک سلسلۂ اسباب قائم فرمایا۔ اُسکے علم ازلی میں یہ یقیناً تھا کہ فلاں شخص سم الفار کھا کر ہلاک ہوگا۔ فلاں شخص فلاں فلاں امراض میں مبتلا ہو کر

جان دیگا۔ مگر باوجود اس کے پھر اطباء کو پیدا فرمایا اور سمیات اور تمام ادویہ کے خواص ان کو بتلائے تاکہ وہ سب کو بتلادیں کہ فلاں شئے مفید ہے اور فلاں مضر فلاں نافع ہے اور فلاں مہلک۔

اسی طرح اس کو یہ بھی علم تھا کہ فلاں شخص کفر کرکے ابدالآباد کے لئے ہلاک ہوگا مگر اس نے اپنی حکمۃ بالغہ سے روحانی اطباء یعنی انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا تاکہ خلق اللہ کو یہ بتلادیں کہ کفر روحانی حیات کے قطع کرنے میں سم الفار سے کسی طرح کم نہیں۔

خلاصہ یہ کہ جس طرح تکوینیات میں اسباب اور مسببات کے سلسلہ کا ہونا خلاف عقل نہیں اسی طرح تشریعیات میں بھی اسباب اور مسببات کے سلسلہ کا ہونا خلاف عقل نہیں۔

سلسلۂ مجازات۔ اس علیم وقدیر نے اپنی قدرت وحکمت کے ظاہر کرنے کے لئے تریاق اور سم الفار دونوں کو پیدا کیا۔ موت اور حیات۔ صحت اور مرض کے اسباب پیدا کئے۔ مقوی دوائیں اور غذائیں بھی اسی نے پیدا کیں۔ زہر اور زہریلے جانور بھی اسی نے پیدا کئے اب اگر کوئی انسان زہر کھا کر ہلاک ہوتا ہے تو کوئی شخص یہ نہیں کہیگا کہ یہ سم الفار کھانے کا انتقام اور بدلہ ہے بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ زہر کھانے پر اثر مرتب ہوا اس لئے کہ زہر کی خاصیت اور تاثیر ہی یہ ہے کہ اس کے کھانے سے موت آتی ہے۔

زہر کے کھانے یا سانپ کے کاٹنے سے اگر کوئی شخص مرجائے تو کوئی شخص یہ سوال نہیں کرتا کہ خدا تعالےٰ نے کیوں زہر کو پیدا کیا۔ اور اس میں یہ خاصیت اور تاثیر کیوں رکھی۔ اس نے کیوں سانپ کو پیدا کیا اور پھر کس لئے اس میں نیش زنی کا داعیہ پیدا کیا۔ زہر اور زہر کی خاصیت اور اس شخص کا کھانا اور پھر کھا کر ہلاک ہونا سب خدا ہی کی قدرت اور مشیت سے ہے اور کوئی ذرہ برابر ظلم نہیں۔ کوئی شخص اسکو زہر کھانیکا انتقام اور اس کی سزا نہیں سمجھتا بلکہ اس کے فعل کا ثمرہ اور نتیجہ سمجھا جاتا ہے جیسے گلاب کا قلم لگانے سے گلاب پیدا ہوتا ہے اور بید کے تخم سے بید پیدا ہوتا ہے ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو ؎ از مکافات عمل غافل مشو

پس جس طرح یہ ہلاکت بطور انتقام نہیں بلکہ بطور تسبیب وتثمیر اور بطریق خاصیت اور تاثیر ہے۔

اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ایمان کی خاصیت حیات اور بقاء ابدی ہے اور کفر کی ذاتی تاثیر ہلاکت ابدی ہے سنکھیا اگر مادی زہر ہے تو کفر معنوی زہر ہے امرت اگر ظاہری حیات بخشتا ہے تو ایمان معنوی حیات عطا کرتا ہے۔

اور جس طرح اجسام کو بقا نہیں سیطرح ان کی راحت وآرام بھی دائمی نہیں اور روح چونکہ ایک ابدی شئے ہے اس لئے اس کی لذت وآرام بھی جاودانی ہے۔ پس جس طرح سم الفار سے موت کا آنا انتقام نہیں بلکہ اس مادی

زہر کا اثر اور ثمرہ ہے۔ اسی طرح کفر سے جہنم میں جانا بھی انتقام نہیں بلکہ کفر جو کہ ایک معنوی زہر ہے اس کا اثر ہے۔ بلکہ سم الفار اور زہر درحقیقت سراپا موت ہے اسی طرح کفر خود آگ ہے سم الفار کا اثر بدون تریاق کے زائل نہیں ہوسکتا اسیطرح کفر جو کہ ایک معنوی زہر ہے اس کا اثر زائل کرنے کے لئے بھی ایک تریاق کی ضرورت ہے۔ اور وہ تریاق توبہ اور تجدید ایمان ہے۔ غرض یہ کہ کفر ایک معنوی زہر اور سراپا نار ہے قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کو اصلی صورت اور ذاتی تاثیر کے ساتھ نمایاں طور پر مشاہدہ کرے گا کما قال تعالیٰ

ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا۔	اور جو کچھ کیا تھا اس کو وہاں حاضر پائیں گے اور خدا کسی پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا۔

بہرچہ نیک و بد کردی جزا یابی سزا یابی ؎ فمن یعمل یرہ برخوان کہ این بینی وآن بینی

اور اگر یہ کہا جائے کہ جب کفر اسی کی مشیت سے ہوتا ہے اور اسی کی مشیت سے کافر جہنم میں جلتا ہے تو کیا حق تعالیٰ نے ایک شخص کو محض تکلیف پہونچانے کیلئے پیدا کیا اور پھر اس کے لئے کفر بھی مقدر کیا تاکہ وہ صفت قہر و غضب کا مظہر بنے۔ یہ اچھا اظہار صفت ہے کہ جس سے دوسرے تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔

لیکن یہ سوال مادیات اور تکوینیات میں بھی جاری ہوسکتا ہے ایک شخص کے لئے یہ مقدر کیا کہ وہ سم الفار کھا کر ہلاک ہوگا تو کیا اس صورت میں اس کو تکلیف نہیں پہنچی تو پھر کیا ضرورت تھی کہ سم الفار پیدا کیا جائے اور پھر یہ بھی مقدر کیا جائے کہ فلاں شخص زہر کھائیگا اور تڑپ کر جان دے گا۔

بہرحال تکلیف اور ایذا دونوں ہی جگہ ہے یہاں بھی اور وہاں بھی فرق اتنا ہے کہ ایک جگہ اس نے مضرات اور سمیات مادیہ کا استعمال کیا اور ایک جگہ سمیات معنویہ اور روحانیہ کا۔ مضرات مادیہ سے بچانے کیلئے اطبا اور حکما کو پیدا کیا اور ان کو طب جسمانی کے قواعد الہام فرمائے اور خدا سے الہام پاکر عامۂ خلائق کو جسم کے عوارض ذاتیہ اور اسی کے منافع اور مضار بتلائے۔

اور مضرات معنویہ اور سمیات روحانیہ سے بچانے کے لئے روحانی اطبا یعنی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور طب روحانی یعنی شریعت ان کو عطا فرمائی۔ ان حضرات نے مبعوث ہونے کے بعد روح کے عوارض ذاتیہ اور اس کے منافع اور مضار سمجھائے۔

بدن چونکہ عارضی ہے اور دیرپا نہیں اس لئے اس کے اسباب اور مبادی پر نتائج مرتب ہونے میں زائد دیر نہیں ہوتی اور ہر آنکھ اُس کا مشاہدہ کرلیتی ہے جیسے زہر اور سانپ سے ہلاک ہونا ہر شخص اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔

اور روح چونکہ ایک طویل الحیاۃ شے ہے اس لئے اگر اس کے بعض نتائج اور ثمرات قرنہا قرن میں

بھی جا کر ظاہر ہوں تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اس کی طویل عمر کے لحاظ سے یہ طویل قرن بھی ایک قلیل مدت ہے۔ قال تعالیٰ۔

انھم یرونہ بعیدا ونراہ قریبا | وہ اس دن کو بعید خیال کرتے ہیں اور ہم اس کو قریب ہی دیکھ رہے ہیں

آدمی کی حالت اس شخص کے مشابہ ہے کہ جس نے کسی نشہ آور چیز کا استعمال کیا ہو وہ اس وقت آگ کے سوزش محسوس نہیں کرتا اور جب اس مخدر کا اثر کم ہو جاتا ہے تب اس کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اسی طرح کفر بعینہ نار ہے مگر دنیا کے منشیات اور یہاں کے مخدرات یعنی لذائذ اور شہوات اس معنوی نار کے محسوس ہونے سے مانع ہیں۔ عالم آخرت میں پہونچکر دنیا کی تمام لذائذ کا نشہ کافور ہو جائیگا اور اس معنوی زہر کی تکلیف محسوس ہونے لگے گی۔ الحاصل روحانی سلسلہ کا زہر کفر ہے اور ایمان امرت اور آب حیات ہے اور اعمال صالحہ بمنزلہ مقوی غذاؤں کے ہیں۔ اور اعمال سیئہ بمنزلہ مضرات قابل پرہیز ہیں۔

حسن تغزل

(از مولانا عبدالعزیز شوقی اسعدی (فاضل دیوبند))

آؤ بیٹھیں کائناتِ نور کی باتیں کریں
التفاتِ جلوہء مستور کی باتیں کریں

آؤ آئینِ کمالِ آرزو ہی توڑ دیں
یاس پرور حسن کے دستور کی باتیں کریں

تم نے کر رکھا ہے جب مستِ شرابِ خاص
کیوں نہ دیوانے تمھارے دور کی باتیں کریں

عقل کو جبکا رہا ہے آپ کا حسن جمیل
ہم کوئی دیوانے ہیں کیوں حور کی باتیں کریں

آج پھر برپا کریں اک محشر کیف و سرور
آؤ ان کے دیدہء مخمور کی باتیں کریں

مختصر یہ ہے تجلی گاہِ نور و حسن ہے
اور کیا بزم دل معمور کی باتیں کریں

آؤ اپنے دل میں بھر لیں شعلہ پرور بجلیاں
آؤ کچھ برقِ جمالِ طور کی باتیں کریں

ایک ساحر کو دکھائیں ہم بھی جادو کا اثر
آؤ اپنی ہستی مجبور کی باتیں کریں

حسن نے کی دستگیری عشق جانسوز کی
کیوں نہ جذبِ فطرت مجبور کی باتیں کریں

ہم کو بھی معلوم ہیں شوقی انا الحق کے رموز
مست ہو ہو کر نہ کیوں منصور کی باتیں کریں

فتاوے دارالعلوم دیوبند

سوال ۲۷ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین (۱) اس مسئلہ میں کہ کیا ایصال ثواب قرآن سے ثابت ہے اگر ہے تو توکس آیت سے (۲) کیا تلاوت قرآن کی فضیلت قرآن سے ثابت ہے اگر ہے توکس آیت سے ہے مدلل جواب مطلوب ہے۔ اور ترک تلاوت پر کوئی وعید ہے یا نہیں - استدلال صرف آیت سے ہی ہو۔

الجواب (۱) فی کتاب اللہ تعالیٰ (من الامر بالدعاء للوالدین) فی قول تعالیٰ. وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا ومن الاخبار باستغفار الملائکۃ للمومنین. قال تعالیٰ والملائکۃ یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون ویستغفرون للذین آمنوا. وساق عبارتهم. ربنا وسعت کل شئی رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک الی قولہ وقهم سیئات. قطعی فی حصول الانتفاع بعمل الغیر۔ مذکورہ بالا آیات صراحۃً اس پر دال ہیں کہ قرآن پاک سے ایصال ثواب کا ثبوت ہے۔

(۲) قال تعالیٰ ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقنهم سراً و علانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور۔ اور نیز پارہ ۴ سورہ آل عمران میں ہے۔ امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وهم یسجدون یومنون باللہ والیوم الآخر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات ط واولئک من الصالحین۔

آیت اول میں قرآن پڑھنے والوں کے متعلق بتلایا گیا کہ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہوگی کیونکہ اس سودے کا خریدار کوئی مخلوقات میں سے نہیں ہے جو کبھی تو سودے کی قدر کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا خریدار حق تعالیٰ ہوگا جو حسب وعدہ اپنی غرض سے نہیں بلکہ محض ان کی نفع رسانی کے لئے ان کی قدر کرے گا تاکہ ان کے اعمال کی اجرتیں بھی پوری دے۔

(جیسا کہ فرمایا لیوفیهم اجورهم ویزیدهم من فضلہ) اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دیوے اور اجر کا بیان آگے چند آیتوں کے بعد ہے۔ جنت عدن یدخلونها یحلون فیها من اساور من ذهب ولؤلؤ ولباسهم فیها حریر (سورۂ فاطر رکوع ۴ پارہ ۲۲)

علیٰ ہذا دوسری آیت کا حاصل مدح ہے ان لوگوں کی جنھوں نے ان صفات مذکورہ کو اختیار کیا ہے جن میں سے مقدم تلاوت قرآن شریف ہے:

پس ہر دو آیت مذکورہ بالا سے تلاوت قرآن پاک کی فضیلت بدرجۂ اتم اور بوضاحت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ ترک تلاوت قرآن پر سخت وعید نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ومن اعرض عن ذکری فان له معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی۔ قال رب لما حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک ایاتنا فنسیتها وکذلک الیوم تنسی۔

اعراض کے متعلق کتاب فضائل القرآن صفحہ پر ہے۔ فان الاعراض عن تلاوۃ القرآن وتعریض للنسیان وعدم الاعتناء به فیہ تهاون کثیر وتفریط شدید نعوذ باللہ۔

آیت مذکورہ سے ترک تلاوت قرآن پر سخت وعید کا ہونا معلوم ہوا۔ اور اس سے ضمناً یہ بھی واضح ہو گیا کہ تلاوت میں منافع کثیر اور ثواب عظیم وفضیلت لا حساب ہوگی فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید نگینوی۔ نائب مفتی دار العلوم دیوبند للہ در المجیب۔ اصاب فیما اجاب واجاد فیما افاد

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔ مفتی دار العلوم دیوبند

سوال۔ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق جو کہ تلاوت کے قابل نہ رہے ہوں۔ بے ادبی سے محفوظ کرنے کیلئے ان کو دریا میں بہا دیا جائے۔ یا جلا کر دفن کر دیا جائے۔ یا کیا کیا جائے۔

الجواب۔ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق جو قابل تلاوت نہ رہے ہوں ان کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے۔ اور وہ گڑھا جس میں کہ دفن کئے جاویں لحد یعنی بغلی قبر کے طریق پر بنایا جائے۔

عالمگیری مصری کتاب الکراہت صفحہ ۳۲۶ ج ۵ میں ہے۔ المصحف اذا صار خلقا لا یقرأمنه ویخاف ان یضیع یجعل فی خرقۃ طاهرۃ ویدفن۔ ویلحدله لانه لوشق ودفن یحتاج الی اهالۃ التراب علیه وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوق سقف بحیث لا یصل التراب الیه فهو حسن ایضا کذا فی الغرائب۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید نگینوی
نائب مفتی دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم دیوبند

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲۷۱۴	عبدالکریم صاحب نمبردار موضع نبی پور ضلع گورداسپور	ے	دوامی
۲	۲۹۲۱	از دولت علیہ آصفیہ حیدرآباد دکن	الـــہ	"
۳	۲۹۵۱	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	"
۴	۲۹۵۲	آمدنی وقف بھابسی رائے پور ضلع سہارنپور	[illegible]	"
۵	۳۰۳۰	آمدنی وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبدالمومن صاحب امام مسجد دہامانوالہ	[illegible]	"
۶	۳۲۷۷	آمدنی وقف کرایہ مکان قاری عبدالوحید صاحب محلہ دیوان۔ دیوبند	[illegible]	"
۷	۳۲۷۰	آمدنی وقف دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	[illegible]	"
۸	۳۲۸۵	محمد اکرم بیگ صاحب دفتری ایم۔ اے اینڈ آئی ٹی سیکشن گروپ لاہور کینٹونمینٹ	[illegible]	دوامی
۹	۳۲۸۸	سعادت علی صاحب مرسلہ او سی ایچ او۔ ایس ایچ سی۔ پوشہ	صہ	"
۱۰	۳۰۰۴	آمدنی وقف کرایہ دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	صہ	اوقاف
۱۱	۳۵۶۵	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ محمد یوسف صاحب	[illegible]	"
۱۲	۲۹۵۳	آمدنی وقف شاملی معرفت قاضی ثروت حسین صاحب ٹھیکیدار	[illegible]	"
۱۳	۲۹۵۷	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفرنگر	[illegible]	"
۱۴	۲۹۵۸	آمدنی وقف شاملی "	[illegible]	"
۱۵	۳۰۳۶	از دولت آصفیہ حیدرآباد دکن	الـــہ	دوامی
۱۶	۳۱۳۱	آمدنی وقف بلوا واز متصل دارالعلوم دیوبند	[illegible]	اوقاف
		میزان	[illegible]	

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق

موصولہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۲۳	حاجی امانت علی صاحب محلہ سوت رڑکی ضلع سہارنپور	چاندی ۳۰۲ تولہ ۳ ماشہ
		مولانا علی احمد صاحب۔ بستی شیخ درویش شہر جالندھر	قرابادین شاہی۔ کتاب موجز۔ اکسیر شرح موجز۔ تحفۃ المومنین۔ شدیدی شرح کلیات قانون۔ قانونچہ۔ طب اکبر۔ قرابادین کبیر۔ ام العلاج۔ شرح کلیات قانونچہ۔ کنارہ منصوری۔ میزان الطب۔ کتاب یوسفی۔ لغات ادویہ کرم خوردہ۔ الفاظ ادویہ۔ قرابادین۔ کتاب سکندری۔ قرابادین سمرقندی۔ اکسیری شرح موجز۔ شرح مرہان۔ اخبار بدیع۔ وغیرہ۔
		حکیم مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب رئیس خورجہ ضلع بلند شہر	کمخواب پھولدار ۲ لچہ گز۔ ساٹن پھولدار ۵ گز

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

یعنی اُن حضرات کے عطیات جو حلقۂ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کر کے دارالعلوم کی مستقل امداد فرما رہے ہیں

نمبر شمار	نمبر رسید بخزانہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخزانہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲۷۱۸	حافظ عبد الرحمٰن صاحب مرسلہ بابو مختار احمد صاحب ڈرافٹسمین ریلوے. فیروز پور	ے	دوامی بہی خواہان	۲۲	۲۷۴۰	میاں جی لال محمد صاحب محلہ پاند پور ضلع فرخ آباد	ہر	دوامی بہی خواہان
					۲۳	۲۷۴۱	حاجی مشتاق اللہ صاحب " " "	عہ	"
۲	۲۷۱۹	شیخ بدر الدین صاحب مرسلہ بابو مختار احمد صاحب "	ے	"	۲۴	۲۷۴۲	مولانا عبد الحی صاحب ندوی " "	عہ	"
۳	۲۷۲۰	بابو مختار احمد صاحب ڈرافٹسمین ریلوے "	ہہر	"	۲۵	۲۷۴۳	حاجی کریم بخش صاحب محلہ ملواپورہ " "	عہ	"
۴	۲۷۲۱	مستری محمد اسمٰعیل صاحب "	لار	"	۲۶	۲۷۴۴	حافظ حبیب اللہ صاحب " " "	عہ	"
۵	۲۷۲۲	بابو محمد شفیع صاحب "	عہ	"	۲۷	۲۷۴۵	مولوی محمد یٰسین صاحب " " " "	عہ	"
۶	۲۷۲۳	بابو علاؤ الدین صاحب "	عہ	"	۲۸	۲۷۴۶	مولانا محمد محمود صاحب محلہ سروالی " "	عہ	"
۷	۲۷۲۵	محمد احمد صاحب کوپا گنج ضلع اعظم گڈھ	۲ر	"	۲۹	۲۷۴۸	حاجی عبد الاول صاحب " " "	عہ	"
۸	۲۷۲۶	مولانا عبد القیوم صاحب " "	عہ	"	۳۰	۲۷۴۹	حافظ عبد السلام صاحب " " "	عہ	"
۹	۲۷۲۷	محمد امین صاحب " "	ہر	"	۳۱	۲۷۵۰	یار محمد صاحب " " "	ہر	"
۱۰	۲۷۲۸	عبد الحفیظ صاحب " "	عہ	"	۳۲	۲۷۷۱	حافظ عبد العزیز صاحب قصبہ جہانا بخیولی	عہ	"
۱۱	۲۷۲۹	مولانا اسلام الحق صاحب " "	۶ر	"	۳۳	۲۷۷۲	حاجی نصیب اللہ صاحب کہاڈی "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان
۱۲	۲۷۳۰	حکیم محمد حسن صاحب محلہ پایان پورہ سہرورد	ہر	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان	۳۴	۲۷۷۳	شیخ ابراہیم صاحب انصاری " "	عہ	دوامی بہی خواہان
۱۳	۲۷۳۱	قمر الدین صاحب " "	عہ	دوامی "	۳۵	۲۷۷۴	حکیم عبد الشکور صاحب کہاڈی " "	ہر	"
۱۴	۲۷۳۲	حاجی نظام الدین صاحب " "	عہ	"	۳۶	۲۷۷۵	حافظ مشتاق احمد صاحب چاندپور "	عہ	"
۱۵	۲۷۳۳	حافظ نصیر الدین صاحب " "	عہ	"	۳۷	۲۷۷۶	داروغہ عبد الغفور صاحب " "	۶	"
۱۶	۲۷۳۴	حافظ عبد الحیٰ صاحب " "	ہر	"	۳۸	۲۷۷۸	مستری عبد العزیز صاحب سوداگر چوب " "	سہہ	"
۱۷	۲۷۳۵	مولانا محمد یعقوب محلہ نیا پورہ "	ہر	"	۳۹	۲۷۷۹	بابو نذیر احمد صاحب بیشکار سرائے محمد رفیع "	عہ	"
۱۸	۲۷۳۶	مولانا عبد المنان صاحب قاسمی محلہ پرانا پورہ "	عہ	"	۴۰	۲۸۰۰	حکیم ضیاء الحسن صاحب رئیس "	عہ	"
۱۹	۲۷۳۷	حاجی عبد المجید صاحب محلہ نیا پورہ "	۲ر	"	۴۱	۲۸۰۱	بجانب اہلیہ مرحومہ حکیم یعقوب احمد صاحب "	۲ر	"
۲۰	۲۷۳۸	مولوی نعمت اللہ صاحب " "	ہہر	"	۴۲	[illegible]	حافظ سید و حاجی ... صاحب محلہ کوٹلہ	ہہر	"
۲۱	۲۷۳۹	حاجی عبد الرشید صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴	۲۷۸۴	مولانا بدر الدین صاحب چاند پور ضلع بجنور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۵	۲۷۸۵	ماسٹر محمد اسحٰق صاحب ״ ״	عا	دوامی ״
۴۶	۲۷۸۸	ڈاکٹر احمد حسن صاحب محلہ چمن ״ ״	عہ	״
۴۷	۲۷۸۹	سید نصیر الحسن صاحب رئیس ״ ״	عا	״
۴۸	۲۷۹۰	منشی حبیب الدین صاحب مفتی سرائے ״ ״	عہ	״
۴۹	۲۸۳۳	محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ دہلی	للعہ	وظیفہ زکوٰۃ
۵۰	۲۸۵۴	مولانا عبد الرشید صاحب قصبہ سیوہارہ بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۵۱	۲۸۵۵	مولانا قاضی عبد الصمد صاحب ״ ״	عا	״
۵۲	۲۸۵۶	مولانا عبد الرحمٰن صاحب ״ ״	۱۲/	״
۵۳	۲۸۵۸	مستری محمد اسمٰعیل صاحب ״ ״	عہ	״
۵۴	۲۸۶۰	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ دار العلوم	۲/	״
۵۵	۲۸۸۰	حاجی محمد محمود صاحب محلہ بان پورہ معروف اعظم گڈھ	عا	״
۵۶	۲۸۸۱	محمد بشیر صاحب ״ ״ ״	۴/	״
۵۷	۲۸۸۲	مولانا نظام الدین صاحب ״ ״ ״	عہ	״
۵۸	۲۸۸۳	عبد الشکور صاحب ״ ״ ״	۱۰/	״
۵۹	۲۸۸۴	محمد حسین صاحب دلال محلہ بازید پورہ ״ ״	۴/	״
۶۰	۲۸۸۵	مولانا حاجی عبد الغفار صاحب محلہ ملک پورہ ״	عہ	״
۶۱	۲۸۸۶	مولانا بشیر احمد صاحب محلہ حیدرآباد مبارکپور ״	عہ	״
۶۲	۲۹۱۴	حاجی حافظ احمد صاحب قصبہ سیدان - لاڑکانہ	للعہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۶۳	۲۹۱۸	علی حسن صاحب زمیندار ״ ״	للعہ	دوامی بہی خواہ
۶۴	۲۹۱۹	چراغ الدین صاحب ایس ڈی او ״	للعہ	״
۶۵	۲۹۹۶	آدم بھائی صاحب بسلسلہ مولانا سید محمد صاحب خطیب ۱۱۶/۹ سرکا. پربھنی (دکن)	عہ	״
۶۶	۲۹۹۸	حاجی محمد صاحب نسبت مولانا موصوف صاحب پربھنی دکن	عہ	״
۶۷	۲۹۹۹	یوسف احمد صاحب ״ ״ ״	عہ	״
۶۸	۳۰۰۰	محمد عبد الشکور صاحب تاجر ״ ״ ״	عہ	״
۶۹	۳۰۰۱	حاجی عبد الکریم صاحب تاجر پارچہ ״ ״ ״	عہ	״
۷۰	۳۰۰۲	اسمٰعیل جی صاحب ״ ״ ״ ״	عہ	״
۷۱	۳۰۰۳	نسیم اللہ خاں صاحب زمیندار ״ ״ ״	عہ	״
۷۲	۳۰۰۴	محمود علی شاہ صاحب متولی مسجد بسلسلہ مولانا موصوف صاحب پربھنی (دکن)	عہ	دوامی بہی خواہ
۷۳	۳۰۰۵	حاجی سید نذیر حسین صاحب ״ ״	عہ	״
۷۴	۳۰۰۶	حاجی محمد انور خاں صاحب ״ ״	عہ	״
۷۵	۳۰۰۷	مولانا سید محمد صاحب خطیب ״ ״	عہ	״
۷۶	۳۰۱۲	ڈاکٹر عطاء الٰہی صاحب قصبہ سیدخاں ضلع لاڑکانہ	عا	״
۷۷	۳۰۲۱	مسٹر اللہ دیا صاحب بازار جمعرات سیوہارہ بجنور	عہ	״
۷۸	۳۰۲۳	مولانا شبر حسن صاحب محلہ بند چودھریان ״	۴/	״
۷۹	۳۰۲۴	چودھری حافظ عبد الحمید صاحب ״	عہ	״
۸۰	۳۰۶۷	حاجی محمد ایوب صاحب ״	للعہ	״
۸۱	۳۰۶۹	شیخ محمود علی صاحب ״	عہ	״
۸۲	۳۰۷۰	مولانا وقار النبی صاحب شیرکوٹ بجنور	عا	״
۸۳	۳۰۷۱	مولانا شیخ تسلیم احمد صاحب رئیس ״ ״	عا	״
۸۴	۳۰۷۲	بابو اظہار الحسن صاحب پوسٹ ماسٹر ״ ״	عہ	״
۸۵	۳۰۷۳	شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ״ ״	عا	״
۸۶	۳۰۷۴	مولانا رحیم بخش صاحب تاجر پارچہ ״ ״	۴/	״
۹۷	۳۰۷۵	شیخ اسرار الحق صاحب دوکاندار صدر بازار ״	۸/	״
۸۸	۳۰۷۷	حافظ محمد علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ״	عہ	״
۸۹	۳۰۷۸	ڈاکٹر محمد حبیب الدین صاحب سول سرجن ״	عہ	״
۹۰	۳۰۸۳	منشی عبد الرحمٰن صاحب صدر مدرس دھامپور ״	عہ	״
۹۱	۳۰۸۴	حافظ محمد محمود صاحب ״ ״	عہ	״
۹۲	۳۰۸۵	منشی عبد الرشید صاحب ملازم ڈاکخانہ ״	عہ	״
۱۱۳	۳۰۸۶	شیخ عبد اللہ صاحب چرم منڈی ״	عہ	״
۹۴	۳۰۸۷	لعل الدین صاحب ہیڈ ماسٹر کرنال	صہ	״
۱۱۵	۳۰۸۸	میر مبارک علی صاحب ״	للعہ	״
۹۶	۳۰۸۹	بابو حبیب الرحمٰن صاحب ״	عہ	״
۷۷	۳۰۹۲	منشی مشتاق احمد خاں صاحب گھوسی اعظم گڈھ	۸/	״
۹۸	۳۰۹۳	حاجی محمد خلیل صاحب ״	۸/	״
۹۹	۳۰۹۴	حاجی اسمٰعیل صاحب کرپا گنج ״	۲/	״

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۰	۳۰۹۹	حاجی امان اللہ صاحب کوپا گنج اعظم گڑھ "	لعہ	دوامی بہی خواہ
۱۰۱	۳۱۰۲	حاجی محمد سلیمان صاحب " "	۴ر	"
۱۰۲	۳۱۰۳	شیخ عبدالحلیم صاحب مئو "	لعہ	"
۱۰۳	۳۱	محمد حنیف صاحب " "	لعہ	"
۱۰۴	۳۱۰۷	مولوی عبدالشکور صاحب " "	عہ	"
۱۰۵	۳۱۰۷	مولوی محمد الیاس صاحب " "	لعہ	"
۱۰۶	۳۱۰۸	اشرف الحق صاحب " "	عمہ	"
۱۰۷	۳۱۰۵	نور محمد صاحب " "	لعہ	"
۱۰۸	۳۱۱۰	حاجی عبدالرحیم صاحب " "	۸ر	"
۱۰۹	۳۱۱۱	شیخ محمد ادریس صاحب " "	عہ	"
۱۱۰	۳۱۱۲	حافظ عظیم اللہ صاحب کارخانہ روغن " "	لعہ	"
۱۱۱	۳۱۱۳	عبدالغنی صاحب " "	۴ر	"
۱۱۲	۳۱۱۴	عبدالغفور صاحب " "	۸ر	"
۱۱۳	۳۱۱۵	بشیر اللہ صاحب " "	۴ر	"
۱۱۴	۳۱۱۷	محمد اسحٰق صاحب " "	۴ر	"
۱۱۵	۳۱۱۸	مولوی غلام رسول صاحب " "	لعہ	"
۱۱۶	۳۱۵۱	مولوی محمد سلیم صاحب کوپا گنج "	لعہ	"
۱۱۷	۳۱۵۲	عبدالمجیب صاحب مئو "	۸ر	"
۱۱۸	۳۱۵۳	شیخ محمد صاحب " "	لعہ	"
۱۱۹	۳۱۵۴	حافظ محمد ظہور صاحب " "	۸ر	"
۱۲۰	۳۱۵۵	محمد عبدالعلی صاحب " "	لعہ	"
۱۲۱	۳۱۵۶	خدا بخش صاحب " "	۲ر	"
۱۲۲	۳۱۵۷	عبدالعظیم صاحب " "	صہ	"
۱۲۳	۳۱۵۹	حافظ محمد علی صاحب " "	لعہ	"
۱۲۴	۳۱۶۰	عبدالحفیظ صاحب محلہ حسن لکھانالی " "	۴ر	"
۱۲۵	۳۱۶۱	ڈاکٹر عبدالوحید صاحب " "	لعہ	"
۱۲۶	۳۱۶۲	شیخ نعمت اللہ صاحب " "	عہ	"
۱۲۷	۳۱۶۳	حاجی علیم الدین صاحب " "	لعہ	"
۱۲۸	۳۱۶۴	شیخ عبدالحی صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۹	۳۱۲۵	حاجی عبدالرؤف صاحب مئو ضلع اعظم گڑھ	لعہ	دوامی بہی خواہ
۱۳۰	۳۱۲۶	مولانا محمد اللہ صاحب " "	لعہ	"
۱۳۱	۳۱۲۷	حاجی بشیر اللہ صاحب " "	لعہ	"
۱۳۲	۳۱۲۸	حافظ عبدالسمیع صاحب " "	لعہ	"
۱۳۳	۳۲۱۵	مولانا عبدالرحمن صاحب " "	۴ر	"
۱۳۴	۳۲۱۶	مولوی عظیم اللہ صاحب " "	لعہ	"
۱۳۵	۳۲۱۷	محمد حسن صاحب " "	۸ر	"
۱۳۶	۳۲۱۸	مولوی عبدالحی صاحب " "	لعا	"
۱۳۷	۳۲۱۹	حافظ ابوالخیر صاحب محلہ کھاری ٹولہ " "	لعہ	"
۱۳۸	۳۲۲۰	حاجی علی عصمت صاحب صدر بازار " "	[illegible]	وظیفہ زکوٰۃ
۱۳۹	۳۲۲۱	شمس الدین صاحب محلہ دومن پورہ " "	لعا	بہی خواہان
۱۴۰	۳۲۲۲	عبدالمنان صاحب کندیگر " "	لعہ	دوامی بہی خواہ
۱۴۱	۳۲۲۳	مولانا ابوالمحاسن محمد بشیر اللہ صاحب تاجر پارچہ صدر بازار مئو ضلع اعظم گڑھ	لعا	"
۱۴۲	۳۲۲۵	حاجی محمد صابر صاحب " "	لعہ	"
۱۴۳	۳۲۲۶	مولوی عبدالستار صاحب " "	لعہ	وظیفہ ... بہی خواہ
۱۴۴	۳۲۲۷	مولوی عبدالحکیم صاحب " "	لعہ	"
۱۴۵	۳۲۲۸	حکیم مولوی بشیر الدین صاحب "	سے	"
۱۴۶	۳۲۲۹	محمود علی صاحب وکیل متصل حکیم والی مسجد جے پور اسٹیٹ	لعہ	دوامی بہی خواہ
۱۴۷	۳۲۳۰	ماسٹر زوار حسین صاحب کاکوری ہاؤس " "	لعا	"
۱۴۸	۳۲۳۲	عطاء اللہ صاحب جوہری حویلی " "	صہ	"
۱۴۹	۳۲۳۶	جعفری صاحب جج صاحب بہادر " "	صہ	"
۱۵۰	۳۲۳۴	رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار اجمیری دروازہ "	لعہ	- یہ
۱۵۱	۳۲۳۹	ڈاکٹر یوسف علی صاحب اندرون " "	لعہ	"
۱۵۲	۳۲۴۰	عبدالرزاق صاحب " "	لعہ	"
۱۵۳	۳۲۴۱	حکیم سلیم الدین خاں صاحب اونچا کنواں "	لعہ	"
۱۵۴	[illegible]	علاء الدین صاحب مالک کارخانہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۶	۳۲۴۴	مولانا شریف الحسن صاحب ادارہ علیہ اعظم گڈھ	لہ	دوامی بہی خواہ
۱۵۷	۳۲۴۵	مولانا صدیق اللہ صاحب مڈل اسکول "	لہ	"
۱۵۸	۳۲۴۶	عبدالصمد خانصاحب رام گنج بازار "	لہ	"
۱۵۹	۳۲۵۰	حاجی غلام محی الدین صاحب محلہ تکیہ ملنگ شاہ "	عہ	"
۱۶۰	۳۲۵۱	ابو تراب خانصاحب جمعدار محلہ فقیر بادشاہ "	ما	"
۱۶۱	۳۲۶۶	عبدالرحیم صاحب سبزی فروش سرونج مالوہ	لہ	"
۱۶۲	۳۲۶۷	محمد عمر خانصاحب سائیکل مرچنٹ " "	لہ	"
۱۶۳	۳۲۶۸	مولانا عبدالکریم صاحب تاجر چرم " "	عہ	"
۱۶۴	۳۲۷۱	اعجاز احمد خانصاحب ہیڈ ماسٹر " "	ما	"
۱۶۵	۳۲۷۲	حافظ فضل الرحمن صاحب وکیل " "	ما	"
۱۶۶	۳۲۷۵	صاحبزادہ محمد علی خانصاحب گرداور " "	ما	"
۱۶۷	۳۲۹۰	محب اللہ خانصاحب محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ	۸/	"
۱۶۸	۳۲۹۱	ماسٹر محمد یسین صاحب مدرسہ پھلاودہ ضلع "	لہ	"
۱۶۹	۳۲۹۲	ماسٹر مقصود صاحب ہیڈ ماسٹر " "	لہ	"
۱۷۰	۳۲۹۳	سید رشید احمد صاحب " "	لہ	"
۱۷۱	۳۲۹۴	شیخ سمیع الدین صاحب تاجر جنت دہلی بازار "	۸/	"
۱۷۲	۳۲۹۵	عبدالرشید صاحب ٹیلر ماسٹر بازار بزازہ "	۸/	"
۱۷۳	۳۲۹۶	شیخ محمد عمر صاحب سوداگر ٹرنک دہلی بازار "	لہ	"
۱۷۴	۳۲۹۷	منشی ابرار حسین صاحب سوداگر جنت " "	لہ	"
۱۷۵	۳۲۹۸	مولانا اختر شاہ خانصاحب مدرس مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ	لہ	"
۱۷۶	۳۲۹۹	منشی فریدالدین صاحب محلہ خیر نگر دروازہ "	لہ	"
۱۷۷	۳۳۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب بازار بزازہ "	۴/	"
۱۷۸	۳۳۰۱	شیخ رفیع الدین صاحب تاجر جنت دہلی بازار "	۸/	"
۱۷۹	۳۳۰۲	بشیر احمد خانصاحب منیجر ٹاٹا کمپنی "	۴/	"
۱۸۰	۳۳۵۱	عبدالرؤف خانصاحب کھیڑہ افغان ضلع سہارنپور	للعہ	"
۱۸۱	۳۳۵۲	عبدالستار خانصاحب " "	لہ	"
۱۸۲	۳۳۵۳	عبدالرحمن صاحب بجناب بی بی محمد اسمٰعیل مرحوم محلہ گنگوہ	لہ	"
۱۸۳	۳۳۵۴	ملا اللہ رکھا صاحب دوکاندار قصبہ گنگوہ "	لہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۴	۳۳۵۵	بشیر احمد صاحب دوکاندار قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	ـہ	دوامی بہی خواہ
۱۸۵	۳۳۵۶	منشی محمد ہاشم صاحب " "	لہ	"
۱۸۶	۳۳۵۸	چودھری اللہ دے صاحب " "	۸/	"
۱۸۷	۳۳۶۲	مولانا سید محمد امیر صاحب لوہانی سرائے "	۸/	عطیہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۸۸	۳۳۶۳	عبدالمجید خانصاحب کھیڑہ افغان "	للعہ	"
۱۸۹	۳۳۶۴	کریم بخش صاحب قصبہ گنگوہ "	لہ	"
۱۹۰	۳۳۶۵	مولوی عبدالمنان صاحب میڈیکل ہال فیض پٹنہ	عکہ	دوامی بہی خواہ
۱۹۱	۳۳۶۹	مولوی علی حسن صاحب میڈیکل اسٹور پٹنہ	۴/	"
۱۹۲	۳۳۷۰	مولوی محمد حسن صاحب مہندرو "	لہ	"
۱۹۳	۳۳۷۱	مولانا حافظ نورالحق صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ	لہ	"
۱۹۴	۳۳۷۲	مولوی ضمیرالدین احمد صاحب سکین "	لہ	"
۱۹۵	۳۳۷۴	ڈاکٹر سید محمد اعظم صاحب مہندرو "	۴/	"
۱۹۶	۳۳۷۵	مولوی حاجی صغیرالدین صاحب مدرسہ شمس الہدیٰ "	۴/	عطیہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۷	۳۳۷۶	مولانا حاجی محمد اصغر حسین صاحب پرنسپل "	ما	"
۱۹۸	۳۳۷۷	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس "	لہ	دوامی بہی خواہ
۱۹۹	۳۳۷۸	مولانا عبداللہ صاحب موضع کوٹلی ضلع جہلم	لہ	"
۲۰۰	۳۳۷۹	مولانا عبدالمجید صاحب معمار " "	لہ	"
۲۰۱	۳۳۸۰	عبدالعزیز صاحب " "	لہ	"
۲۰۲	۳۳۸۱	مولانا عبدالخالق صاحب لورو ضلع مردان	ما	"
۲۰۳	۳۳۸۲	حاجی فضل کریم صاحب تاجر پارچہ بازار دوبلی جہلم	لہ	"
۲۰۴	۳۳۸۳	منشی گلاب الدین صاحب پینشنر دوبلی ضلع جہلم	لہ	"
۲۰۵	۳۳۸۴	مولانا سید نواب شاہ صاحب " "	لہ	"
۲۰۶	۳۳۸۵	سید علی اکبر شاہ صاحب انگلش ماسٹر " "	ما	"
۲۰۷	۳۳۸۶	محمد اکرم خانصاحب " "	سہ	"
۲۰۸	۳۳۸۷	زوجہ نیاز علی خانصاحب " "	لہ	"
۲۰۹	۳۳۸۸	شیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر " "	لہ	"
۲۱۰	۳۳۸۹	سید علی شاہ صاحب " "	لہ	"
۲۱۱	۳۳۹۰	رسالدار فتح محمد خانصاحب " "	لہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکثرت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۲	۳۳۹۱	رانا محمد مستقیم صاحب ہیڈ ماسٹر دومیلی جہلم	لعہ	دوامی بہی خواہ
۲۱۳	۳۳۹۲	امیر غزل صاحب موضع بگوار ضلع ″	لعہ	″
۲۱۴	۳۳۹۳	نواب دین صاحب ″ ″	لعہ	″
۲۱۵	۳۳۹۴	جمعدار مہر محمد صاحب ″ ″	لعہ	″
۲۱۶	۳۳۹۵	جمعدار محمد حیات خانصاحب ″ ″	لعہ	″
۲۱۷	۳۳۹۶	سید الطاف علی شاہ صاحب ″ ″	۱۰/	″
۲۱۸	۳۳۹۷	میاں عبداللہ صاحب ″ ″	۸ر	″
۲۱۹	۳۳۹۸	ملا بازخانصاحب ″ ″	لعہ	″
۲۲۰	۳۳۹۹	راجہ امیر عالم خانصاحب ″ ″	لعہ	″
۲۲۱	۳۴۰۰	اکبر خانصاحب ″ ″	لعہ	″
۲۲۲	۳۴۰۱	عبدالقادر خانصاحب سب زمینٹ ″ ″	۸ر	″
۲۲۳	۳۴۰۲	مولانا فضل نور صاحب مدرس چکوال	لعہ	″
۲۲۴	۳۴۰۳	مولانا محمد مظفر حسین صاحب ″ ″	لعہ	″
۲۲۵	۳۴۰۴	مولانا راشد حسن صاحب عثمانی سفیر دارالعلوم دیوبند	۸ر	وظیفہ نگار بہی خواہ
۲۲۶	۳۴۰۶	مولانا حبیب اللہ صاحب میڑا مام شہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ	ع	دوامی بہی خواہ
۲۲۷	۳۴۰۷	حاجی محمد فاروق صاحب جمعدار ریاست خیرپور	لعہ	″
۲۲۸	۳۴۷۴	مرزا شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	ے	″
۲۲۹	۳۴۷۸	منشی نظام الدین صاحب کلرک ہائی سکول بلندشہر	لعہ	″
۲۳۰	۳۴۷۹	ماسٹر عبداللطیف صاحب ٹیچر ″ ″	لعہ	″
۲۳۱	۳۴۸۰	شیخ الطاف حسین صاحب متصل کالی مسجد ″	لعہ	″
۲۳۲	۳۴۸۱	بابو عبدالحکیم صاحب پیٹرول سرجنٹ ″	ع	″
۲۳۳	۳۴۸۲	ابن الحسن صاحب تاجر پارچہ چوک بازار ″	لعہ	″
۲۳۴	۳۴۸۳	منشی سید حسین علی صاحب خورجہ ″	عہ	″
۲۳۵	۳۴۸۴	حاجی محمد عمر خانصاحب عطار ″ ″	لعہ	″
۲۳۶	۳۴۸۵	منشی نہال احمد صاحب تاجر پان ″ ″	ے	″
۲۳۷	۳۴۸۶	محمد اسمٰعیل صاحب ″ ″ ″	ع	″
۲۳۸	۳۴۸۷	قدرت اللہ خانصاحب ہیڈ مدرس انوپ شہر ″	ع	″
۲۳۹	۳۴۸۸	بشیر احمد خانصاحب منیجر ٹاٹا کمپنی میرٹھ شہر	لعہ	″
۲۴۰	۳۴۸۹	حافظ نذیر احمد صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بکثرت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۱	۳۴۹۰	شیخ رفیع الدین صاحب تاجر جفت دہلی بازار میرٹھ	۸ر	دوامی بہی خواہ
۲۴۲	۳۴۹۱	چودھری نصیر الدین صاحب خیاط ″ ″	۸ر	″
۲۴۳	۳۴۹۲	محمد حنیف صاحب سوداگر رنگ ″	۴ر	″
۲۴۴	۳۴۹۳	حاجی عبدالرحیم صاحب احمد پورہ دمہا بیر ″	لعہ	″
۲۴۵	۳۴۹۴	شیخ محمد عمر صاحب تاجر ٹرنک دہلی بازار ″	لعہ	″
۲۴۶	۳۴۹۵	منشی ابرار حسین صاحب سوداگر جفت ″ ″	۸ر	″
۲۴۷	۳۴۹۶	محمد اسمٰعیل صاحب بازار بزازہ ″	۴ر	″
۲۴۸	۳۵۰۳	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ نگار
۲۴۹	۳۵۰۴	منشی محمد محمود حسن صاحب پرانی بائے قلعہ میرٹھ	ے	″
۲۵۰	۳۵۰۵	مولانا فضل الرحمن صاحب وکیل بلندشہر	عہ	″
۲۵۱	۳۵۰۶	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	″
۲۵۲	۳۵۰۷	حکیم سید محمد عبدالرشید صاحب چوک بازار میرٹھ	۸ر	″
۲۵۳	۳۵۴۹	محمد شریف صاحب پوسٹ ماسٹر امرتسر	لعہ	دوامی بہی خواہ
۲۵۴	۳۵۵۰	غلام قادر صاحب برف والے چوک فرید ″	لعہ	″
۲۵۵	۳۵۵۱	غلام حسن صاحب تاجر چوڑی کٹھرہ مہر سنگھ ″	لعہ	″
۲۵۶	۳۵۵۲	شیخ محمد ابراہیم صاحب بازار ماہی سوال ″	ع	″
۲۵۷	۳۵۵۳	غلام مصطفےٰ صاحب بکس میکر کٹھرہ مہر ″	۴ر	″
۲۵۸	۳۵۵۴	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب اینڈ سنز دہلی	لعہ	″
۲۵۹	۳۵۵۵	شیخ معراج الدین صاحب سوداگر زین امرتسر	لعہ	″
۲۶۰	۳۵۵۶	میاں جلال الدین صاحب سوداگر کٹھرہ سنت سنگھ ″	لعہ	″
۲۶۱	۳۵۵۷	مہر فتح الدین صاحب ہال بازار ″	لعہ	″
۲۶۲	۳۵۵۸	بابو عبدالمجید صاحب فیض باغ لاہور	۴ر	″
۲۶۳	۳۵۵۹	بابو نیاز علی صاحب ″ ″	لعہ	″
۲۶۴	۳۵۶۰	ماسٹر احمد الدین صاحب ″ ″	ع	″
۲۶۵	۳۵۶۱	مولوی عبداللطیف صاحب ″	ع	″
۲۶۶	۳۵۶۲	چودھری محمد الیاس صاحب کلرک ریلوے دہلی	لعہ	″
۲۶۷	۳۵۶۳	مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ہم نگران بیلاوی	لعہ	″
۲۶۸	۳۵۶۴	حاجی امیر احمد خانصاحب قاضی واڑہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۰	۳۵۷۶	انعام الدین صاحب قاضی واڑہ ریواڑی	لمہ	دوامی بہی خواہ
۲۷۱	۳۵۷۷	بابو محمد اسمٰعیل صاحب " "	لمہ	"
۲۷۲	۳۵۷۸	عبد الغفور صاحب بارہ ہزاری "	لمہ	"
۲۷۳	۳۵۷۹	حاجی کرم الٰہی صاحب زیر منڈی نارنول	ھ	"
۲۷۴	۳۵۸۰	حافظ محمد یٰسین صاحب سیدال "	لمہ	"
۲۷۵	۳۵۸۱	حافظ محمد یٰسین صاحب تاجر جنت پل بازار "	لمہ	"
۲۷۶	۳۵۸۲	ظہور الدین صاحب سیدال "	لمہ	"
۲۷۷	۳۵۸۳	کبیر علی صاحب " "	لمہ	"
۲۷۸	۳۵۸۴	قاسم علی صاحب " "	لمہ	"
۲۷۹	۳۵۸۵	محمد نقی صاحب اسلام پورہ "	لمہ	"
۲۸۰	۳۵۸۶	نصیر الدین صاحب " "	لمہ	"
۲۸۱	۳۵۸۷	شیخ میر الدین صاحب محلہ منڈیری "	ے	"
۲۸۲	۳۵۸۸	ایس۔ ایم چراغ الدین صاحب اسلام پورہ "	لمہ	"
۲۸۳	۳۵۸۹	خورشید علی صاحب زمیندار سدال "	لمہ	"
۲۸۴	۳۵۹۰	شیخ احسان اللہ صاحب زیر منڈی "	لمہ	"
۲۸۵	۳۵۹۱	مولانا حکیم عبد الغفار صاحب اسلام پورہ "	لمہ	"
۲۸۶	۳۵۹۲	نبی احمد صاحب معرفت حکیم عبد الغفار صاحب "	لمہ	"
۲۸۷	۳۵۹۳	حاجی محبوب الٰہی صاحب "	لمہ	"
۲۸۸	۳۵۹۴	شیخ چھوٹا اللہ دیا صاحب سوداگر اون "	ے	"
۲۸۹	۳۵۹۵	منشی میر الدین صاحب "	لمہ	"
۲۹۰	۳۵۹۶	منشی عبد المجید صاحب کمانگران ریواڑی	لمہ	"
۲۹۱	۳۵۹۷	منشی احمد سعید صاحب " "	لمہ	"
۲۹۲	۳۵۹۸	شرف الدین صاحب آہنگر "	لمہ	"
۲۹۳	۳۵۹۹	چودھری مقبول احمد صاحب "	لمہ	"
۲۹۴	۳۶۰۰	حاجی عباد اللہ رحمت صاحب ایع سوداگر سوت پرانا بازار "	لمہ	"
۲۹۵	۳۶۰۱	محمد حنیف صاحب منیجر مسلم ہوٹل پلیٹ فارم نمبر ۱ اسٹیشن لاہور	ے	"
۲۹۶	۳۶۰۲	حاجی شیخ قمر الدین صاحب موچی دروازہ لاہور	لمہ	"
۲۹۷	۳۶۰۳	بابو خدا بخش صاحب ہیڈ کلرک لاہور	۱۴ لعہ	دوامی بہی خواہ
۲۹۸	۳۶۰۴	غلام محسن الدین صاحب صدیقی بنگلہ ایوب شاہ "	لمہ	"
۲۹۹	۳۶۰۵	حکیم محمد چراغ صاحب حویلی کابلی مل "	لمہ	"
۳۰۰	۳۶۰۶	حکیم عبد المجید صاحب عتیقی کامل بکڈپو مرکزی اشاعت میوہ منڈی لاہور	لمہ	لمہ
۳۰۱	۳۶۰۷	حکیم منیر صاحب واسطہ مستی گیٹ "	للعہ	"
۳۰۲	۳۶۰۸	میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چشمہ امرتسر	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۰۳	۳۶۱۸	جمال الدین صاحب جے پور گیٹ ریواڑی	ے	دوامی بہی خواہ
۳۰۴	۳۶۱۹	امیر الدین ظہور الدین صاحب محلہ کٹلہ "	۸ر	"
۳۰۵	۳۶۲۰	نور محمد صاحب گھڑی ساز تیج پورہ کلاں "	لمہ	"
۳۰۶	۳۶۲۱	عبد الحکیم صاحب ہوٹل والے ریل بازار "	۸ر	"
۳۰۷	۳۶۲۲	جما صاحب دھوبی "	لمہ	"
۳۰۸	۳۶۲۳	عبد الوہاب صاحب سوداگر پارچہ "	لمہ	"
۳۰۹	۳۶۲۴	فرزند علی صاحب ریل بازار "	۸ر	"
۳۱۰	۳۶۲۵	حاجی عبد السلام صاحب " "	۸ر	"
۳۱۱	۳۶۲۶	حکیم سید صادق حسن صاحب گوکل دروازہ "	۸ر	"
۳۱۲	۳۶۲۷	محمد ابراہیم صاحب دوکاندار " "	۸ر	"
۳۱۳	۳۶۲۸	بابو عبد الحکیم صاحب کمپونڈر سول ہسپتال "	۸ر	"
۳۱۴	۳۶۲۹	محمد اکبر صاحب ماسٹر لوکو ریلوے "	۱۲ر	"
۳۱۵	۳۶۳۰	مولانا حافظ ولی محمد صاحب نئی بستی "	لمہ	"
۳۱۶	۳۶۳۱	مولانا محمد عمر صاحب تیج پورہ کلاں "	۴ر	"
۳۱۷	۳۶۳۲	مستری عبد الغنی صاحب گوکل دروازہ "	لمہ	"
۳۱۸	۳۶۳۳	مولانا محمد ابراہیم صاحب شکر پورہ ریواڑی	لمہ	"
۳۱۹	۳۶۳۴	ملا نذیر حسن صاحب سوداگر مسجد شیخ سلیمان "	لمہ	"
۳۲۰	۳۶۳۵	چودھری عبد الغفور صاحب سرائے اناج منڈی "	لمہ	"
۳۲۱	۳۶۳۶	چھوٹو خان صاحب کٹلہ "	۸ر	"
۳۲۲	۳۶۳۷	عبد الغفور صاحب " شہر	لمہ	"
۳۲۳	۳۶۳۸	منشی عنایت اللہ صاحب سوداگر سریں "	لمہ	"
۳۲۴	۳۶۳۹	منشی محمد سلیمان صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ "	لمہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۵	۳۶۴۰	عبد السلام صاحب سوداگر سریس کمانگران ریواڑی	لعہ	دوامی بہی خواہ
۳۲۶	۳۶۴۱	حاجی عبد الصمد صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۲۷	۳۶۴۲	منشی عبد الغنی صاحب سوداگر 〃 〃	۸/	〃
۳۲۸	۳۶۴۳	منشی عبد العزیز صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۲۹	۳۶۴۴	محمد اسحٰق صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۳۰	۳۶۴۵	شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار 〃 〃	للعہ	〃
۳۳۱	۳۶۴۶	عبد الرزاق صاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۳۳۲	۳۶۴۷	محمد سعید صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۳۳	۳۶۴۸	حافظ محمد مصطفےٰ صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۳۴	۳۶۴۹	سید شمشاد حسن صاحب میونسپل کمشنر 〃	لعہ	〃
۳۳۵	۳۶۵۰	مولانا عبد الوہاب صاحب تاجر پارچہ ترنج پورہ خورد 〃	ص	〃
۳۳۶	۳۶۵۹	حاجی کمال الدین صاحب قاضی واڑہ 〃	ص	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۳۷	۳۶۶۰	مولانا احمد شاہ صاحب ترنج پورہ کلاں 〃	للعہ	〃
۳۳۸	۳۶۶۱	حافظ عبد العزیز صاحب 〃 خورد 〃	لعہ	〃
۳۳۹	۳۶۶۲	محمد ایوب خانصاحب اسٹیشن ریلوے 〃	للعہ	〃
۳۴۰	۳۶۶۳	مولانا محمد حسین صاحب ترنج پورہ کلاں 〃	للعہ	〃
۳۴۱	۳۶۸۲	ماسٹر احمد علی صاحب قاضی واڑہ 〃	لعہ	〃
۳۴۲	۳۶۸۳	حکیم محمد حسین صاحب چوک بازار 〃	لعہ	〃
۳۴۳	۳۶۸۴	امام الدین صاحب محلہ لوہانی والونکا 〃	لعہ	〃
۳۴۴	۳۶۸۷	مستری احمد حسن صاحب گھڑی ساز ترنج پورہ کلاں	لعہ	〃
۳۴۵	۳۶۸۸	عبد الستار صاحب حلوائی بنجارواڑہ ریواڑی	۸/	〃
۳۴۶	۳۶۸۹	ممتاز احمد صاحب درزی واڑہ 〃	۸/	〃
۳۴۷	۳۶۹۰	حاجی عبد السلام صاحب پارچہ فروش 〃	۸/	〃
۳۴۸	۳۶۹۱	حاجی عنایت اللہ صاحب بنجارواڑہ 〃	۸/	〃
۳۴۹	۳۶۹۲	محمد صاحب لال سرائے اناج منڈی 〃	لعہ	〃
۳۵۰	۳۶۹۳	نہال الدین صاحب بساطی گوکل دروازہ 〃	۸/	〃
۳۵۱	۳۶۹۴	محمد عمر صاحب تاجر جعلت 〃	۸/	〃
۳۵۲	۳۶۹۵	حاجی نور الٰہی صاحب سوداگر [illegible] 〃	[illegible]	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۳	۳۶۹۶	حاجی عبد الحمید صاحب سوداگر نیشاریشہ ریواڑی	لعہ	دوامی بہی خواہان
۳۵۴	۳۶۹۷	کمال الدین صاحب سوداگر گھی درزی واڑہ 〃	۶/	〃
۳۵۵	۳۶۹۸	محمد شفیع صاحب جمعدار بنجارواڑہ 〃	ہر	〃
۳۵۶	۳۶۹۹	بابو عبد الحکیم صاحب گارڈ گیتا سرائے 〃	لعہ	〃
۳۵۷	۳۷۰۰	حاجی شبراتی صاحب شکر پورہ 〃	لعہ	〃
۳۵۸	۳۷۰۱	شیخ محمد شفیع صاحب سرائے اناج منڈی 〃	لعہ	〃
۳۵۹	۳۷۰۲	حاجی الٰہی بخش صاحب بارہ ہزاری 〃	لعہ	〃
۳۶۰	۳۷۰۳	قاضی نصیر الدین صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۶۱	۳۷۰۴	منشی شمس الدین صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۶۲	۳۷۰۵	شیخ محمد اسحٰق صاحب فروٹ مرچنٹ بھوانی (حصار)	لعہ	〃
۳۶۳	۳۷۰۶	مستری محمد رمضان صاحب 〃	لعہ	〃
۳۶۴	۳۷۰۷	مولوی سجاد علی صاحب چوک سرائے 〃	لعہ	〃
۳۶۵	۳۷۰۸	بوندو صاحب دھوبی محلہ ٹھٹیکان 〃	لعہ	〃
۳۶۶	۳۷۰۹	محمد رمضان صاحب محلہ 〃	لعہ	〃
۳۶۷	۳۷۱۰	مولانا محمد بشیر صاحب خطیب مسجد قریشیان 〃	لعہ	〃
۳۶۸	۳۷۱۱	محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۶۹	۳۷۱۲	قاری قمر الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ معاون الاسلام بھوانی	لعہ	〃
۳۷۰	۳۷۱۳	شیخ امام علی صاحب محلہ گھسیان 〃	لعہ	〃
۳۷۱	۳۷۱۴	حافظ امام علی صاحب سوم بازار 〃	لعہ	〃
۳۷۲	۳۷۱۵	عبد الغفور صاحب میونسپل کمشنر 〃	لعہ	〃
۳۷۳	۳۷۱۶	مرزا نذیر بیگ صاحب دادری دروازہ 〃	لعہ	〃
۳۷۴	۳۷۱۷	دین محمد صاحب فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی 〃	لعہ	〃
۳۷۵	۳۷۱۸	امام الدین صاحب 〃 سبزی منڈی 〃	لعہ	〃
۳۷۶	۳۷۱۹	حاجی حبیب الرحمن صاحب کلرک ڈاکخانہ 〃	لعہ	〃
۳۷۷	۳۷۲۰	ریاض محمد خانصاحب زرگر 〃	مہر	〃
۳۷۸	۳۷۲۱	صلاح الدین صاحب متصل مسجد محبوبیان 〃 [illegible]	لعہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحکمنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۰	۳۷۳۳	حافظ عبدالعزیز صاحب کلانور رہتک	ـلہ	دوامی بہی خواہان
۳۸۱	۳۷۳۴	عبدالستار خانصاحب محلہ مغلام خاں ،، ،،	عہ	،،
۳۸۲	۳۷۳۷	ملا ممتاز علیخانصاحب رئیس ،، ،،	عہ	وظیفہ ذکرہ بہی خواہ
۳۸۳	۳۷۳۸	راؤ یعقوب علیخانصاحب صوبیدار میجر ،،	عہ	،،
۳۸۴	۳۷۳۹	ملا نور احمد خانصاحب رئیس ،، ،،	عہ	،،
۳۸۵	۳۷۵۲	محمد عبدالغنی صاحب افسر خزانہ بہاولپور	[illegible]	،،
۳۸۶	۳۷۷۲	حافظ محمد عثمان صاحب رنگ والے فتحپوری دہلی	ـعہ	دوامی بہی خواہ
۳۸۷	۳۷۷۳	ماسٹر اعجاز الدین صاحب عربک ہائی سکول ،،	۲ر	،،
۳۸۸	۳۷۷۴	ماسٹر غلام قادر صاحب ،، ،،	۸ر	،،
۳۸۹	۳۷۷۵	ماسٹر اعجاز الدین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ،،	۸ر	،،
۳۹۰	۳۷۷۶	ماسٹر عبداللطیف صاحب عربک ہائی سکول ،،	۲ر	،،
۳۹۱	۳۷۷۷	ماسٹر فتح الدین صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۳۹۲	۳۷۷۸	ماسٹر نجم الدین صاحب ،، ،،	۲ر	،،
۳۹۳	۳۷۷۹	ماسٹر کرم الٰہی صاحب ،، ،،	۲ر	،،
۳۹۴	۳۷۸۰	حافظ محمد یسین صاحب چاندنی چوک ،،	۲ر	،،
۳۹۵	۳۷۸۱	حافظ مولانا فیض الدین صاحب ،، ،،	۳ر	،،
۳۹۶	۳۷۸۲	مولوی عبدالرشید صاحب قصاب پورہ ،،	۴ر	،،
۳۹۷	۳۷۸۳	عبدالستار صاحب نواب والی مسجد ،،	۴ر	،،
۳۹۸	۳۷۸۴	حافظ شجاع الدین صاحب قصاب پورہ ،،	۲ر	،،
۳۹۹	۳۷۸۵	عبدالرشید صاحب پرچونیہ ،، ،،	۴ر	،،
۴۰۰	۳۷۸۶	حکیم علیم الدین صاحب مسجد شاہ گل ،،	۲ر	،،
۴۰۱	۳۷۸۷	محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس ،،	۴ر	،،
۴۰۲	۳۷۸۸	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار ،،	۲ر	،،
۴۰۳	۳۷۸۹	شیخ محمد فاروق صاحب بلیماران ،،	عہ	،،
۴۰۴	۳۷۹۰	حاجی عبدالحمید صاحب موتی والے عطر بازار ،،	۸ر	،،
۴۰۵	۳۷۹۱	منشی فدا حسین خانصاحب شیر فروش تیلی واڑہ ،،	۴ر	،،
۴۰۶	۳۷۹۲	بابو حفیظ اللہ صاحب بیری والا باغ ،،	ـلہ	،،
۴۰۷	۳۷۹۴	محمد نذر صاحب دکاندار باغ ارگندہ نالہ ،،	۲ر	،،
۴۰۸	۳۷۹۵	محمد ادریس صاحب گلی بوٹی والا ،،	۴ر	،،

نمبر شمار	نمبر رسید تحکمنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰۹	۳۷۹۶	محمد احمد صاحب محمد علی بازار دہلی	۲ر	دوامی بہی خواہان
۴۱۰	۳۷۹۷	رحیم الدین صاحب تیلی واڑہ ،،	ـلہ	،،
۴۱۱	۳۷۹۸	محمد صدیق صاحب ،، ،،	۸ر	
۴۱۲	۳۷۹۹	شیخ عبدالسلام صاحب سرمہ والے سرائے حافظ بنہ دہلی	۸ر	
۴۱۳	۳۸۰۰	عبدالستار صاحب پل بنگش ،،	۲ر	،،
۴۱۴	۳۸۰۱	عتیق الرحمن صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۴۱۵	۳۸۰۲	عبدالغفار صاحب ،، ،،	۲ر	،،
۴۱۶	۳۸۰۳	منشی عبدالرحمن صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۴۱۷	۳۸۰۴	شیخ نور احمد صاحب گلی ٹکوں والی ،،	۴ر	،،
۴۱۸	۳۸۰۵	والدہ امان اللہ خانصاحبہ ،، ،،	۴ر	،،
۴۱۹	۳۸۰۶	حاجی رشید احمد صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۴۲۰	۳۸۰۷	محمد سعید خانصاحب کنگھی والے صدر بازار ،،	۲ر	،،
۴۲۱	۳۸۰۸	احمد سعید صاحب سرائے حافظ بنہ ،،	ے	،،
۴۲۲	۳۸۰۹	حاجی محمد عثمان صاحب گلٹ مرچنٹ ،،	۴ر	،،
۴۲۳	۳۸۱۰	داروغہ عبدالغنی صاحب بڑی مسجد سبزی منڈی ،،	للعہ	،،
۴۲۴	۳۸۱۱	حاجی محمد شفیع صاحب بستی کلاں ،، ،،	۲ر	،،
۴۲۵	۳۸۱۲	حافظ امیر صاحب بڑی مسجد ،، ،،	۸ر	،،
۴۲۶	۳۸۱۳	فضل حکیم صاحب ریلوے کلرک ،، ،،	۸ر	،،
۴۲۷	۳۸۱۴	کالیخاں صاحب متصل مسجد کلاں ،، ،،	۸ر	،،
۴۲۸	۳۸۱۵	چھوٹے خاں صاحب ،، ،، ،،	۸ر	،،
۴۲۹	۳۸۲۱	حافظ حبیب الدین صاحب کٹرہ اگر خاں ،،	۴ر	،،
۴۳۰	۳۸۲۲	محمد احمد صاحب مقیم پورہ ،، ،،	۱۴ر	،،
۴۳۱	۳۸۲۳	منشی محمد عثمان صاحب متصل بڑی مسجد ،،	ـلہ	،،
۴۳۲	۳۸۲۴	محمد اسحق صاحب ،، ،، ،،	۲ر	،،
۴۳۳	۳۸۲۵	منشی عبداللہ صاحب فروٹ مرچنٹ ،، ،،	۴ر	،،
۴۳۴	۳۸۲۶	عبدالعزیز صاحب ،، ،،	۱ر	،،
۴۳۵	۳۸۲۷	عبدالرحیم صاحب ،، ،،	۱ر	،،
۴۳۶	۳۸۲۸	محمد حسین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باؤلی ،،	ـلہ	،،

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۷	۳۸۲۹	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی والے صدر بازار دہلی	۴ر	ماہانہ دوامی بہی خواہ
۴۳۸	۳۸۳۰	ماسٹر علاؤ الدین صاحب	۱۲ر	″
۴۳۹	۳۸۳۲	نصیر الدین صاحب ملازم دربار کمپنی ″	۴ر	″
۴۴۰	۳۸۳۳	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ ″	۴ر	″
۴۴۱	۳۸۳۴	امان اللہ خان صاحب صدر بازار	۴ر	″
۴۴۲	۳۸۳۵	حاجی عبد الغفور صاحب ٹرنک والے	لہ	″
۴۴۳	۳۸۳۶	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے قصاب پورہ	۱ر	″
۴۴۴	۳۸۳۷	اسلام الدین صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	لعہ	″
۴۴۵	۳۸۳۸	شیخ عبد الغفور صاحب کیپ مرچنٹ	لہ	″
۴۴۶	۳۸۳۹	محمد ابراہیم صاحب ہندوستان ٹرنک ہاؤس	۴ر	″
۴۴۷	۳۸۳۱	محمد صغیر صاحب متصل پڈنگ پریس کاٹ باڑہ دہلی	۱۲ر	″
۴۴۸	۳۸۴۰	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران ″	۵	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۴۹	۳۸۴۱	شیخ قمر الدین صاحب اینڈ سنز چاندنی چوک ″	۴ر	ماہانہ دوامی بہی خواہ
۴۵۰	۳۸۴۲	شیخ حبیب اللہ صاحب	لہ	″
۴۵۱	۳۸۴۳	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش بازار فتحپوری دہلی	لہ	″
۴۵۲	۳۸۴۴	نور احمد صاحب بھوجلہ پہاڑی	۸ر	″
۴۵۳	۳۸۴۵	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں	۸ر	″
۴۵۴	۳۸۴۷	عبد الرحیم صاحب موری گیٹ	۴ر	″
۴۵۵	۳۸۴۸	غیاث الدین صاحب تمباکو والے ″	۴ر	″
۴۵۶	۳۸۴۹	عابد خان صاحب صابون والے پھاٹک حبش خان	۴ر	″
۴۵۷	۳۸۵۰	سید نصرت علی صاحب چتلا دروازہ دہلی	٦	″
۴۵۸	۳۸۵۱	حاجی اکرام اللہ صاحب پھلنی والے صدر بازار ″	۴ر	″
۴۵۹	۳۸۵۲	سراج الدین صاحب سوپ مرچنٹ ″	لہ	″
۴۶۰	۳۸۵۳	مشیت علی صاحب ملازم صدیقی دواخانہ باڑہ ہندو راؤ	۴ر	″
۴۶۱	۳۸۵۴	حاجی حبیب الرحمن صاحب پل بنگش	عہ	″
۴۶۲	۳۸۵۵	زوجہ محترمہ حاجی حبیب الرحمن صاحب	۸ر	″
۴۶۳	۳۸۵۶	منشی شفیق الرحمن صاحب	۸ر	″

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۶۴	۳۸۵۷	محمد رفیع صاحب متصل لال مسجد سبزی منڈی دہلی	۲ر	ماہانہ دوامی بہی خواہ
۴۶۵	۳۸۵۸	ماسٹر حسین الدین محتاج خانہ ″	۸ر	″
۴۶۶	۳۸۵۹	محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار باڑہ ہندو راؤ ″	٦	″
۴۶۷	۳۸۶۰	حاجی محمد بلال صاحب کپڑے والے ″	۲ر	″
۴۶۸	۳۸۶۱	حاجی عبد الحمید صاحب ہمدرد دواخانہ ″	٦	″
۴۶۹	۳۸۶۲	محمد مختار صاحب سوداگر لال کنواں ″	۱ر	″
۴۷۰	۳۸۶۳	قاری اسحٰق الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ ″	۱۲ر	″
۴۷۱	۳۸۶۴	مولانا ظل الرحمن صاحب مدرس ″	۴ر	″
۴۷۲	۳۸۶۵	مولانا حسین احمد صاحب ″	۸ر	″
۴۷۳	۳۸۶۶	عبد اللہ صاحب باغیچی اچھے جی ″	لہ	″
۴۷۴	۳۸۶۷	محمد صدیق صاحب لالی والے ″	لہ	″
۴۷۵	۳۸۶۸	محمد علی صاحب موذن جنگل والی مسجد ″	۴ر	″
۴۷۶	۳۸۶۹	چودھری محمد بخش صاحب قرول باغ ″	٦	″
۴۷۷	۳۸۷۰	حافظ محمد یونس صاحب قصاب پورہ ″	۲ر	″
۴۷۸	۳۸۷۱	حکیم محمد اسحٰق صاحب نامی دواخانہ ″	۴ر	″
۴۷۹	۳۸۷۲	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی ناظم اعلیٰ ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی	۴ر	″
۴۸۰	۳۸۷۳	شیخ اللہ والا صاحب قصاب پورہ ″	۴ر	″
۴۸۱	۳۸۷۴	شیخ محمد مہتاب صاحب بلیماران ″	لہ	″
۴۸۲	۳۸۷۵	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آل کلاتھ مرچنٹ ″	۴ر	″
۴۸۳	۳۸۷۶	حافظ عبد الرحیم صاحب ٹرنک والے صدر بازار ″	عہ	″
۴۸۴	۳۸۷۷	محمد ایوب صاحب گلی بیت والی ″	۸ر	″
۴۸۵	۳۸۷۸	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ ″	۴ر	″
۴۸۶	۳۸۷۹	عبد الوحید صاحب معرفت امام صاحب مسجد سنوجی لال کنواں	۱ر	″
۴۸۷	۳۸۸۰	محمد سلطان صاحب ″ ″ ″	۱ر	″
۴۸۸	۳۸۸۱	اہلیہ محمد ذکریا صاحب ″ ″ ″	۱ر	″
۴۸۹	۳۸۸۲	حافظ محمد ذکریا صاحب ″ ″ ″	۴ر	″
۴۹۰	[illegible]	محمد نذیر صاحب ″ ″ ″	[illegible]	[illegible]
۴۹۱	[illegible]	منشی عبد الستار صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۲	۳۰۸۶	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری باڑہ ہندوراؤ دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ	۵۲۱	۴۱۸۲	منشی ارشاد حسن صاحب دوکان کوٹلہ بڑی مسجد سبزی منڈی دہلی	۱ عہ	ماہانہ دوامی بہی خواہ
۴۹۳	۳۰۸۷	مہتاب الدین صاحب سوپ والے پل بنگش 〃	ار	〃	۵۲۲	۴۱۸۳	حمیداللہ صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ 〃 〃	۸ر	〃
۴۹۴	۳۰۸۸	بابو عبدالحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون 〃	ـہ	〃	۵۲۳	۴۱۸۴	منشی مطلوب الرحمٰن صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۴۹۵	۳۰۸۹	مولانا ظفر احمد صاحب عابد منزل ندوۃ المصنفین 〃	۴ر	〃	۵۲۴	۴۱۸۵	فیاض مرزا صاحب روشن آرا روڈ 〃 〃	۸ر	〃
۴۹۶	۳۰۹۰	ماسٹر رحمت علی صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری 〃	۸ر	〃	۵۲۵	۴۱۸۶	شیخ محمد الدین صاحب انبالہ والے کشن گنج 〃	ص	〃
۴۹۷	۳۰۹۱	غیاث الدین صاحب تمباکو فروش موری گیٹ 〃	۴ر	〃	۵۲۶	۴۱۸۷	محمد سلطان صاحب کارخانہ صابون تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۴۹۸	۴۱۵۹	عبدالرحیم صاحب 〃 〃	۴ر	〃	۵۲۷	۴۱۸۸	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی والے صدر بازار 〃	۲ر	〃
۴۹۹	۴۱۶۰	عابد خان صاحب 〃 〃	۴ر	〃	۵۲۸	۴۱۸۹	منشی عبدالسلام صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۵۰۰	۴۱۶۱	حبیب الرحمٰن صاحب بسکٹ والے لال کنواں 〃	۸ر	〃	۵۲۹	۴۱۹۰	مولانا سلطان محمد صاحب مدرس فتحپوری 〃	ـلـہ	〃
۵۰۱	۴۱۶۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے 〃	۴ر	〃	۵۳۰	۴۱۹۱	حکیم ناصر خلیق صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۰۲	۴۱۶۳	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃	۵۳۱	۴۱۹۲	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر 〃 〃	۸ر	〃
۵۰۳	۴۱۶۴	رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ 〃 〃	ار	〃	۵۳۲	۴۱۹۳	زین العابدین صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	۶	〃
۵۰۴	۴۱۶۵	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ 〃	۸ر	〃	۵۳۳	۴۱۹۴	حافظ محمد عثمان صاحب رنگ والے فتحپوری 〃	ـلـہ	〃
۵۰۵	۴۱۶۶	عبدالوہاب صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃	۵۳۴	۴۱۹۵	اسلام الدین صاحب کیب مرچنٹ چاندنی چوک	ـلـہ	〃
۵۰۶	۴۱۶۷	ظہیر الدین صاحب شیر فروش 〃 〃	ار	〃	۵۳۵	۴۱۹۶	محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس 〃	۴ر	〃
۵۰۷	۴۱۶۸	حکیم عبدالعزیز صاحب عزیز دواخانہ باڑہ ہندوراؤ	ـے	〃	۵۳۶	۴۱۹۷	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃
۵۰۸	۴۱۶۹	محمد نذر صاحب دوکاندار بازار گندہ نالہ دہلی	۲ر	〃	۵۳۷	۴۱۹۸	عبدالرحیم صاحب تاجر اون کٹرہ قطب الدین 〃	۴ر	〃
۵۰۹	۴۱۷۰	محمد ادریس صاحب محمد علی بازار موری گیٹ 〃	۸ر	〃	۵۳۸	۴۱۹۹	محمد ابراہیم صاحب ہندوستان ٹرنک ہاؤس 〃	۴ر	〃
۵۱۰	۴۱۷۱	محمد احمد صاحب دوکاندار پرچولیہ 〃 〃	۴ر	〃	۵۳۹	۴۲۰۰	شیخ بخش الٰہی صاحب قابل واچ کمپنی 〃	ـلـہ	〃
۵۱۱	۴۱۷۲	محمد مختار صاحب سوداگر بازار لال کنواں 〃	ار	〃	۵۴۰	۴۲۰۱	شیخ عبدالغنی صاحب 〃	۸ر	〃
۵۱۲	۴۱۷۳	حافظ محمد الیاس صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۵۴۱	۴۲۰۲	محمد صدیق صاحب بردوکان سوت صدر بازار 〃	۸ر	〃
۵۱۳	۴۱۷۴	محمد حسین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باؤلی 〃	ـہ	〃	۵۴۲	۴۲۰۳	شیخ عبدالجبار صاحب گلی ٹھک والی 〃 〃	۴ر	〃
۵۱۴	۴۱۷۵	محمد ایوب صاحب واچ میکر نئی سڑک 〃	۲ر	〃	۵۴۳	۴۲۰۴	حافظ محمد سلطان صاحب صابون والے 〃 〃	۴ر	〃
۵۱۵	۴۱۷۶	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز 〃 〃	۲ر	〃	۵۴۴	۴۲۰۵	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر 〃 〃	۴ر	〃
۵۱۶	۴۱۷۷	حافظ مولانا فیض الدین صاحب چاندنی چوک	۲ر	〃	۵۴۵	۴۲۰۶	والدہ امان اللہ خان صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۱۷	۴۱۷۸	محمود مرزا صاحب کارخانہ ٹین سبزی منڈی دہلی	ـہ	〃	۵۴۶	۴۲۰۷	شیخ عبدالسلام صاحب سرسہ والے 〃 〃	۸ر	〃
۵۱۸	۴۱۷۹	احسان اللہ صاحب کٹرہ اکبر خاں 〃	للعہ	〃	۵۴۷	۴۲۰۸	عبدالستار صاحب پل بنگش بیری والا باغ 〃	ار	〃
۵۱۹	۴۱۸۰	محمد میاں صاحب مسجد کلاں سبزی منڈی 〃	ـہ	〃	۵۴۸	۴۲۰۹	عتیق الرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۵۲۰	۴۱۸۱	مستری خدا بخش صاحب کٹرہ اکبر خاں 〃	۸ر	〃					

نمبر شمار	نمبر رسید بکمشت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۴۹	۳۸۹۱	ماسٹر صوفی صغیر حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول فتحپوری دہلی	۴ر	ماہانہ دوامی بہی خواہ
۵۵۰	۳۸۹۲	مولانا محمد احمد صاحب ٹیچر ״ ״	۴ر	״
۵۵۱	۳۸۹۳	ماسٹر عبدالمحسن صاحب ״ ״	۴ر	״
۵۵۲	۳۸۹۴	ماسٹر عزیز حسن صاحب ״ ״	۸ر	״
۵۵۳	۳۸۹۵	مولانا بشیر احمد صاحب ״ ״	۴ر	״
۵۵۴	۳۸۹۶	مولانا عبدالوکیل صاحب خطیب ״ ״	۲ر	״
۵۵۵	۳۸۹۸	حاجی الطاف الرحمن صاحب لال کنواں ״	۸ر	״
۵۵۶	۳۸۹۹	عبدالحمید صاحب فتحپوری ״	۸ـ	״
۵۵۷	۳۹۰۰	محمد عثمان صاحب چاندنی چوک ״	۸ر	״
۵۵۸	۴۱۰۱	مستری ظہور الدین صاحب کٹرہ قطب الدین ״	۴ر	״
۵۵۹	۴۱۰۲	حافظ عبدالجلیل صاحب سبزی منڈی ״	۸	״
۵۶۰	۴۱۰۳	حاجی رحیم بخش صاحب کارخانہ کنڈا چھپکا ״	۶ر	״
۵۶۱	۴۱۰۴	بھولو صاحب ״ ״	۲ر	״
۵۶۲	۴۱۰۵	مولانا حفظ الرحمن صاحب ندوۃ المصنفین ״	۸ـ	وظیفہ بکمشت بہی خواہ
۵۶۳	۴۱۰۶	حکیم عبدالحفیظ صاحب رجسٹرار طبیہ کالج ״	۴ر	دوامی بہی خواہ
۵۶۴	۴۱۰۷	حکیم علیم الدین صاحب قصاب پورہ ״	۲ر	״
۵۶۵	۴۱۰۸	محمد اسمٰعیل صاحب ٹرنک والے صدر بازار ״	۱۲ر	״
۵۶۶	۴۱۰۹	عبدالعزیز غفران الدین صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ	۸ـ	״
۵۶۷	۳۸۹۹	عبدالحمید صاحب چھوٹی مسجد باڑہ ہندوراؤ دہلی		
۵۶۸	۴۱۱۰	عبدالحکیم صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ ״ ״	۸ـ	״
۵۶۹	۴۱۱۱	منشی غفران الدین صاحب ״ ״	۲ر	״
۵۷۰	۴۱۱۲	منشی مشکور علی خاں صاحب ״ ״	۲ر	״
۵۷۱	۴۱۱۳	منشی عرفان الدین صاحب ״ ״	۴ر	״
۵۷۲	۴۱۱۴	عبدالغنی صاحب محلہ مغلپورہ ״ ״	۴ر	״
۵۷۳	۴۱۱۵	غلام احمد صاحب روٹی والے ״ ״	۴ر	״
۵۷۴	۴۱۱۶	مستری محمد اسمٰعیل صاحب ״ ״	۴ر	״
۵۷۵	۴۱۱۷	داروغہ صادق حسن صاحب ״ ״	۸ـ	״
۵۷۶	۴۱۱۸	داروغہ صادق حسن صاحب ״	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بکمشت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۷۷	۴۱۱۹	ظہور الدین صاحب مسجد کلو والی قصاب پورہ دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۵۷۸	۴۱۲۰	محمد اشفاق صاحب نواب والی مسجد ״ ״	۸ر	״
۵۷۹	۴۱۲۱	منشی عبدالعزیز صاحب ״ ״	۱ر	״
۵۸۰	۴۱۲۲	محمد یوسف صاحب ״ ״	۱ر	״
۵۸۱	۴۱۲۳	مستری بشیر الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ ״	۴ر	״
۵۸۲	۴۱۲۴	مستری امام الدین صاحب ״ ״	۴ر	״
۵۸۳	۴۱۲۵	شیخ سراج الدین صاحب کلکتہ بک بائینڈنگ ״	۸ر	״
۵۸۴	۴۱۲۶	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر ״	۸ر	״
۵۸۵	۴۱۲۷	حاجی مقبول الٰہی صاحب بیری والا باغ ״	۲ر	״
۵۸۶	۴۱۳۵	ماسٹر اعجاز الدین صاحب اینگلو عربک ہائی سکول ״	۱۲ر	״
۵۸۷	۴۱۳۶	ماسٹر غلام قادر صاحب ״ ״	۸ر	״
۵۸۸	۴۱۳۷	ماسٹر سید اظہار الحسن صاحب ״ ״	۸ر	״
۵۸۹	۴۱۳۸	ماسٹر عبداللطیف صاحب ״ ״	۲ر	״
۵۹۰	۴۱۳۹	ماسٹر نجم الدین صاحب ״ ״	۲ر	״
۵۹۱	۴۱۴۰	ماسٹر فتح الدین صاحب ״ ״	۴ر	״
۵۹۲	۴۱۴۱	ماسٹر کرم الٰہی صاحب ״ ״	۲ر	״
۵۹۳	۴۱۴۲	محبوب بخش صاحب نان بائی بہادر گڑھ روڈ ״	۴ر	״
۵۹۴	۴۱۴۳	شمس العارفین صاحب الٹر والے صدر بازار ״	۸ـ	״
۵۹۵	۴۱۴۴	حافظ عبدالغنی صاحب چائے والے ״ ״	۸ـ	״
۵۹۶	۴۱۴۵	حکیم عبدالعزیز صاحب عزیزی دواخانہ باڑہ ہندوراؤ دہلی	۴ر	״
۵۹۷	۴۱۴۶	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ ״	۴ر	״
۵۹۸	۴۱۴۷	شیخ فضل الٰہی صاحب فتحپوری ״	۸ـ	״
۵۹۹	۴۱۴۸	بشیر احمد صاحب تاجر جعفت بلیماران ״	۸ر	״
۶۰۰	۴۱۴۹	محمد شفیع صاحب کوچہ قابل عطار چاندنی چوک ״	عہ	״
۶۰۱	۴۱۵۰	حامد حسن صاحب حامد اسٹور کھاری باؤلی ״	۴ر	״
۶۰۲	۴۱۵۱	عبدالرشید صاحب سرائے حافظ بنہ ״	۵ر	״
۶۰۳	۴۱۵۲	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ ״	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	مستری ولی الدین صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰۵	۴۱۵۴	منشی ناظم حسن صاحب نئی دھلی	للعہ	ماہانہ دوامی بہی خواہ
۶۰۶	۴۱۵۵	" " "	۸ر	"
۶۰۷	۴۱۵۶	بابو ظفر الحسن صاحب " "	عہ	"
۶۰۸	۴۱۵۷	حکیم محمد اسحٰق صاحب باڑہ ہندوراؤ "	ار	"
۶۰۹	۴۲۱۰	عبد الغفار صاحب بیری والا باغ "	ار	"
۶۱۰	۴۲۱۱	منشی عبد الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۶۱۱	۴۲۱۲	شیخ نذیر احمد صاحب گلی مشکے والی "	۲ر	"
۶۱۲	۴۲۱۳	شیخ سراج الدین صاحب صدر بازار "	عہ	"
۶۱۳	۴۲۱۴	محمد نعیم الدین صاحب چتلی قبر "	۴ر	"
۶۱۴	۴۲۱۵	ماسٹر اصغر علی صاحب جامع مسجد "	۸ر	"
۶۱۵	۴۲۱۶	عبد الحکیم صاحب کباب والے " "	۸ر	"
۶۱۶	۴۲۱۷	الیس عبد المتین صاحب چاندنی چوک "	۴ر	"
۶۱۷	۴۲۱۸	محمد رفیق الرحمٰن صاحب تاجر جعفت بلیماران "	۸ر	"
۶۱۸	۴۲۱۹	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار "	۲ر	"
۶۱۹	۴۲۲۰	حاجی عبد الغفور صاحب عیدگاہ "	عہ	"
۶۲۰	۴۲۲۳	شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب تاجر جعفت بلیماران "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۶۲۱	۴۲۲۹	منگتا صاحب جھجہ ساکن سیکری ضلع مظفر نگر	عہ	دوامی
۶۲۲	۴۲۳۰	محمد صادق علی صاحب روغن گر " "	عہ	"
۶۲۳	۴۲۳۱	گلاب صاحب " " "	عہ	"
۶۲۴	۴۲۳۲	فراغت علی صاحب " "	عہ	"
۶۲۵	۴۲۳۳	عبد المعبود صاحب " "	عہ	"
۶۲۶	۴۲۳۴	محمد یونس صاحب " "	عہ	"
۶۲۷	۴۲۳۵	منشی لطافت علی صاحب " "	عہ	"
۶۲۸	۴۲۳۶	مولانا محمد عیسیٰ صاحب " "	عا	"
۶۲۹	۴۲۳۸	مولوی فقیر اللہ صاحب مبارکپور اعظم گڈھ	سے	"
۶۳۰	۴۲۳۹	محمد ایوب صاحب " "	صہ	"
۶۳۱	۴۲۴۰	محمد یوسف صاحب " " "	عا	"
۶۳۲	۴۲۴۱	عبد الجلیل صاحب " "	۴ر	"
۶۳۳	۴۲۴۲	مولوی فقیر اللہ صاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۳۴	۴۲۴۳	حاجی محمد زاہد صاحب مبارکپور اعظم گڈھ	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۶۳۵	۴۲۴۴	حاجی محمد نذیر صاحب " "	عہ	"
۶۳۶	۴۲۴۵	محمد محسن صاحب " "	عا	"
۶۳۷	۴۲۴۷	عبد الغفور صاحب " "	۸ر	دوامی بہی خواہ
۶۳۸	۴۲۴۰	حبیب اللہ صاحب " "	عا	"
۶۳۹	۴۲۴۹	سلامت اللہ صاحب " "	۸ر	"
۶۴۰	۴۲۵۰	حاجی محمد صدیق صاحب " "	سے	وظیفہ زکوٰۃ
۶۴۱	۴۲۵۱	حاجی محمد علی صاحب	عا	دوامی بہی خواہ
۶۴۲	۴۲۵۲	حاجی سخاوت علی صاحب	عہ	"
۶۴۳	۴۲۵۳	مولوی عبد الشکور صاحب	عہ	"
۶۴۴	۴۲۵۴	حاجی تاج محمد صاحب	عا	"
۶۴۵	۴۲۵۵	سلامت اللہ ولد عبد الرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۶۴۶	۴۲۵۶	حاجی غلام رسول صاحب " "	عا	"
۶۴۷	۴۲۵۷	حاجی عبد الرشید صاحب " "	عہ	"
۶۴۸	۴۲۵۸	حاجی محمد شفیع صاحب " "	سے	"
۶۴۹	۴۲۵۹	شفیع اللہ صاحب " "	عہ	"
۶۵۰	۴۲۶۰	مولوی محمد عمر صاحب محلہ پورہ صوفی مبارکپور	عہ	"
۶۵۱	۴۲۶۱	عبد المجید خاں صاحب سکمی "	عہ	"
۶۵۲	۴۲۶۲	حاجی عبد الرحمٰن صاحب محلہ پورہ صوفی "	عہ	"
۶۵۳	۴۲۶۳	سلامت اللہ صاحب پورہ دلہن "	عہ	"
۶۵۴	۴۲۶۴	عبد الحق صاحب " "	عہ	"
۶۵۵	۴۲۶۵	نعمت اللہ صاحب " "	صہ	"
۶۵۶	۴۲۶۶	مولوی محمد صاحب " "	عہ	"
۶۵۷	۴۲۶۷	سلامت اللہ ولد رحیم اللہ صاحب " "	عہ	"
۶۵۸	۴۲۶۸	حاجی فتح محمد صاحب محلہ پورہ رانی "	عہ	"
۶۵۹	۴۲۶۹	حاجی محمد سعید صاحب تار والے " "	عہ	"
۶۶۰	۴۲۷۰	حاجی عبد الرحمٰن صاحب لال " "	عہ	"
۶۶۱	۴۲۷۱	محمد رضا صاحب پورہ دلہن "	عہ	"
۶۶۲	۴۲۷۲	محمد ولد یاد علی صاحب " "	عا	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمت	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۶۶۳	۴۲۷۳	عبدالرشید صاحب محلہ پورہ دولہن مبارکپور		۔	دوامی بہی خواہ
۶۶۴	۴۲۷۴	رحمت اللہ صاحب "	"	عہ	"
۶۶۵	۴۲۷۵	ہدایت اللہ صاحب "	"	عہ	"
۶۶۶	۴۲۷۶	محمد سلیم صاحب دوکاندار "	"	۳ر	"
۶۶۷	۴۲۷۷	اختر اللہ صاحب "	"	عہ	"
۶۶۸	۴۲۷۸	عبدالحفیظ صاحب محلہ پورہ خواجہ	"	عہ	"
۶۶۹	۴۲۷۹	محمد علی صاحب پورانی بستی	"	لہر	"
۶۷۰	۴۲۸۰	عبدالسبحان صاحب پورہ رانی	"	عہ	"
۶۷۱	۴۲۸۱	محمد قاسم صاحب پورہ دولھن	"	۲ر	"
۶۷۲	۴۲۸۲	وکیل احمد صاحب پورہ خضر	"	۶	"
۶۷۳	۴۲۸۳	مولوی شمس الدین صاحب "	"	عہ	"
۶۷۴	۴۲۸۴	حاجی عبدالغفور صاحب جج کورٹ اعظم گڈھ		۶	"
۶۷۵	۴۲۸۵	حاجی حفیظ اللہ خانصاحب شوز مرچنٹ	"	عہ	"
۶۷۶	۴۲۸۶	شیخ محمد عبدالرحمن صاحب کیرانہ مرچنٹ	"	عہ	"
۶۷۷	۴۲۸۷	ماسٹر نیاز احمد صاحب شبلی کالج	"	عہ	"
۶۷۸	۴۲۸۸	مولانا عبدالسلام صاحب ندوی دارالمصنفین	"	۶	"
۶۷۹	۴۲۸۹	مولوی حاجی ظہور احمد صاحب مختار	"	۶	"
۶۸۰	۴۲۹۰	مولانا مرتضیٰ بیگ صاحب ایڈوکیٹ	"	للعہ	"
۶۸۱	۴۲۹۱	حاجی محمد علیخان صاحب مختار	"	عہ	"
۶۸۲	۴۲۹۲	مرزا احسان احمد صاحب وکیل	"	۶	"
۶۸۳	۴۲۹۳	ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب	"	عہ	"
۶۸۴	۴۲۹۴	مولوی عتیق الحق صاحب تاجر چرم محلہ چکلہ	"	۶	"
۶۸۵	۴۲۹۵	بابو عبداللہ خانصاحب سدہاری	"	عہ	"
۶۸۶	۴۲۹۶	دیوان نصرۃ اللہ صاحب "	"	۶	"
۶۸۷	۴۲۹۷	مولانا شاہ معین الدین صاحب دارالمصنفین	"	عہ	"
۶۸۸	۴۲۹۸	کنور اعظم شاہ صاحب رئیس	"	۶	"
۶۸۹	۴۲۹۹	مولانا محمد شفیع صاحب وکیل	"	عہ	"
۶۹۰	۴۳۰۰	منشی مطیع اللہ صاحب کلرک خزانہ کورٹ اعظم گڈھ		عہ	دوامی بہی خواہ
۶۹۱	۴۳۰۱	مولانا بشیر احمد صاحب صدیقی پرنسپل شبلی کالج	"	للعہ	"
۶۹۲	۴۳۰۲	پروفیسر محمد مزمل صاحب "	"	عہ	"
۶۹۳	۴۳۰۳	مولوی منظور احمد صاحب "	"	عـ	"
۶۹۴	۴۳۰۴	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری "	"	۶	"
۶۹۵	۴۳۰۵	ماسٹر نصیر احمد صاحب "	"	۶	"
۶۹۶	۴۳۰۶	مولوی عزیز الرحمن صاحب "	"	عہ	"
۶۹۷	۴۳۰۷	حاجی سید حبیب اللہ صاحب پورانی بستی مبارکپور		۶	"
۶۹۸	۴۳۰۸	از جانب مولانا شکر اللہ صاحب مرحوم	"	۶	"
۶۹۹	۴۳۰۹	عبدالخالق صاحب محلہ پورہ دلہن "	"	عہ	"
۷۰۰	۴۳۱۰	عبدالحق صاحب "	"	عہ	"
۷۰۱	۴۳۱۱	سراج احمد صاحب میڈیکل ہال	"	[illegible]	وظیفہ [illegible]
۷۰۲	۴۳۱۲	مولانا محمد ابراہیم صاحب مشن ہائی سکول "	"	ے	"
۷۰۳	۴۳۱۸	مولانا محمد اویس صاحب دارالمصنفین	"	عہ	عطائی بہی خواہ
۷۰۴	۲۸۴۱	حکیم سید علی اکبر صاحب رئیس کٹار شہید بلند پور بجنور		عہ	"
۷۰۵	۲۸۴۲	منشی حفیظ الرحمن صاحب محلہ چاہ سنگ "		ہر	"
۷۰۶	۲۸۴۳	حافظ بشیر احمد صاحب عطار مفتی سرائے	"	عہ	"
۷۰۷	۲۸۴۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب قاضی سرائے	"	عہ	"
۷۰۸	۲۸۴۸	مشیت اللہ صاحب معمار	"	عہ	"

میزان آمدنی دوامی بہی خواہان

للعہ
۱۵ر

نوٹ: تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس کی تصحیح فرما کر [illegible]
دیں اگر آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں [illegible]

عطیات عمومی

موصولہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲۷۰۴	حافظ عبد اللہ صاحب موضع چاندگو ڈاکخانہ سکندر آباد تحصیل محمدی ضلع کھیری	۷ر	چرم قربانی
۲	۲۷۰۵	داروغہ احمد خانصاحب قصبہ محمدی ضلع "	۸ر	"
۳	۲۷۰۶	حاجی کریم بخش صاحب ساکن مروا تحصیل " "	عہ	صرف طلبہ
۴	۲۷۰۷	زوجہ مولوی فرقان الحق صاحب " "	۵ر	چرم قربانی
۵	۲۷۰۸	زوجہ حافظ عبد الاحد صاحب " "	۳ر۶	"
۶	۲۷۰۹	مولوی وزیر احمد خانصاحب مدرس سکول " "	۲ر۶	"
۷	۲۷۱۰	جناب مظہر الحق و مولوی ظہیر الحق صاحبان " "	عا	عطاء
۸	۲۷۱۱	محمد صدیق صاحب مقام بہادل ڈاکخانہ نورپور سیٹھی پکوال ضلع جہلم	صر	چرم قربانی
۹	۲۷۱۲	مستری امام الدین صاحب قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ	للعہ	زکوٰۃ
۱۰	۲۷۱۳	مستری حاجی محمد دین صاحب جامع مسجد کوہ شملہ	صر	صرف تعمیر طلبہ
۱۱	۲۷۱۵	حاجی محمد اکبر خانصاحب صدر بازار بلاسپور۔ سی پی	اعہ	زکوٰۃ
۱۲	۲۷۱۶	شاکر عبد الخالق صاحب موضع پاہوتی کلاں ڈاکخانہ بگرین تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی	عہ	عطاء
۱۳	۲۷۱۷	منشی کمال الدین صاحب ادہری ڈاکخانہ تھالو ضلع بجنور	۵ر	چرم قربانی
۱۴	۲۷۲۴	محمد شیر صاحب محلہ بانیر پورہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ	۲ر	بہی خواہ عطاء "
۱۵	۲۷۴۷	مولانا محمد یحییٰ صاحب محلہ سرواں پورہ معروف "	ما	رسالہ
۱۶	۲۷۵۱	جناب غلام مصطفٰے صاحب موضع کاکے پوتہ پوسٹ گنڈی پشین ضلع سکھر	۸ر	تعمیر و تنظیم
۱۷	۲۷۵۲	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب " "	۸ر	"
۱۸	۲۷۵۳	جناب حاجی علی محمد صاحب جمعدار " " "	۸ر	"
۱۹	۲۷۵۴	جناب غلام حیدر صاحب " " "	۸ر	"
۲۰	۲۷۵۵	جناب دوست محمد صاحب " " "	۸ر	"
۲۱	۲۷۵۶	جناب مجے حسن صاحب " " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲	۲۷۵۷	جناب عبد الکریم صاحب موضع کاکے پوتہ پوسٹ گنڈی پشین ضلع سکھر	عہ	تعمیر و تنظیم
۲۳	۲۷۵۸	جناب ارباب صاحب " " "	۸ر	"
۲۴	۲۷۵۹	حاجی راحت صاحب " " "	۸ر	"
۲۵	۲۷۶۰	جناب جہانگیر صاحب " " "	۸ر	"
۲۶	۲۷۶۱	جناب مولانا حکیم علی محمد صاحب " " "	ما	"
۲۷	۲۷۶۲	جناب حاجی علی بخش صاحب " " "	عر	"
۲۸	۲۷۶۳	جناب جوان صاحب " " "	عہ	"
۲۹	۲۷۶۴	جناب در محمد صاحب " " "	۸ر	"
۳۰	۲۷۶۵	جناب محمد مراد صاحب " " "	عہ	"
۳۱	۲۷۶۶	جناب رحمت اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۳۲	۲۷۶۷	جناب امان اللہ خانصاحب " " "	عہ	"
۳۳	۲۷۶۸	جناب ہدایت اللہ خانصاحب " " "	عہ	"
۳۴	۲۷۶۹	جناب زر محمد صاحب ایڈیٹر پیام ضلع گڈھ یاسین	عہ	"
۳۵	۲۷۸۰	جناب احمد صاحب محلہ علی گوہر آباد ضلع لاڑکانہ سندھ	عہ	"
۳۶	۲۷۸۵	شیخ رحمت اللہ صاحب قصبہ چاندپور بجنور	عہ	صرف طلبہ بہی خواہ
۳۷	۲۷۸۶	ماسٹر عبد الحفیظ صاحب محلہ چلہ سنگ "	عہ	چرم قربانی
۳۸	۲۷۸۸	سید شبیر حسن صاحب رئیس پیرین "	۔	عطاء بہی خواہ
۳۹	۲۷۹۱	جناب صغیر حیدر صاحب شیخوپورہ ضلع مونگیر بہار	۴ہ	چرم قربانی
۴۰	۲۷۹۲	حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس دار العلوم دیوبند	۶ر۶	عطاء
۴۱	۲۷۹۳	حاجی امانت علی صاحب محلہ سوت منڈی ضلع سہارنپور	۲ر	زکوٰۃ
۴۲	۲۷۹۴	فدا حسین صاحب نمبردار چلیانہ ڈاکخانہ کبھو ضلع میرٹھ	عہ	صرف طلبہ
۴۳	۲۷۹۵	سید رشید احمد صاحب ہارون بلڈنگ دوم ملک شہر کراچی	عما	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴	۲۷۹۶	جناب سید رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ماڈرن بلڈنگ روم ملکے موسی اسٹریٹ شہر کراچی	لعہ	فیس طلبہ
۴۵	۲۷۹۷	جناب نعیم احمد صاحب موضع ...	عہ	عطاء
۴۶	۲۷۹۸	جناب قاسم علی صاحب مومن پورہ گلبرگہ حیدرآباد دکن	صہ	چرم قربانی
۴۷	۲۷۹۹	نواب محمد عاشق حسین صاحب مراد آباد	عـــ۵	عطاء
۴۸	۲۸۰۰	جناب مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۹	۲۸۰۱	جناب مولوی عبد القیوم صاحب " "	۴ر	"
۵۰	۲۸۰۲	جناب عطاء اللہ خانصاحب چوک " "	۲ر	"
۵۱	۲۸۰۳	جناب ملا امتیاز علی صاحب " "	۴ر	"
۵۲	۲۸۰۴	جناب منشی سید علی صاحب " "	ـہ	"
۵۳	۲۸۰۵	جناب قاری محمد ادریس صاحب " "	۸ر	"
۵۴	۲۸۰۶	مولوی فضل حق صاحب " "	۴ر	"
۵۵	۲۸۰۷	جناب منشی فضل حسین صاحب " "	۴ر	"
۵۶	۲۸۰۸	جناب منشی سید فضل الرحمن صاحب " "	۲ر	"
۵۷	۲۸۰۹	جناب حافظ کفایت اللہ صاحب " "	۲ر	"
۵۸	۲۸۱۰	جناب مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرانی "	لعہ	"
۵۹	۲۸۱۱	جناب سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	لعہ	"
۶۰	۲۸۱۲	حاجی مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ "	۴ر	"
۶۱	۲۸۱۳	جناب مولوی عتیق احمد صاحب سلمہ "	۱ر	"
۶۲	۲۸۱۴	جناب منشی محمد سلیمان صاحب خوشنویس "	۴ر	"
۶۳	۲۸۱۵	جناب امین الملک میر بہر منشی سید عصمت علی صاحب "	ـہ	"
۶۴	۲۸۱۶	جناب حافظ محمد احمد صاحب "	۲ر	"
۶۵	۲۸۱۷	جناب منشی ایوب صاحب "	۳ر	"
۶۶	۲۸۱۸	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب "	ـہ	"
۶۷	۲۸۱۹	جنابہ اسدی بیگم صاحبہ مسجد گنڈہ "	ـہ	"
۶۸	۲۸۲۰	جناب محمد یوسف صاحب لوہا بازار "	۲ر	"
۶۹	۲۸۲۱	جناب منشی عاشق صاحب پنشنر "	۸ر	"
۷۰	۲۸۲۲	جناب ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۴ر	"
۷۱	۲۸۲۳	جنابہ بشارت بی صاحبہ عقب مسجد کلن خاں "	ـہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲	۲۸۲۴	منشی ادریس احمد صاحب سوداگر بھوپال	۴ر	تبلیغ
۷۳	۲۸۲۵	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۲ر	"
۷۴	۲۸۲۶	منشی سید لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش "	۲ر	"
۷۵	۲۸۲۷	منشی سید سردار علی صاحب وکیل "	۱ر	"
۷۶	۲۸۲۸	ماسٹر محمد بلیغ صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲ر	"
۷۷	۲۸۲۹	جناب عبد الکریم صاحب	۴ر	"
۷۸	۲۸۳۰	عبد الجلیل صاحب معرفت ابراہام گوہر تارا چند گلی ساربان مکان نمبر ... دہلی	عہ	عطاء
۷۹	۲۸۳۱	شیخ احمد حسن صاحب باپوڑ ضلع میرٹھ	لعہ	رسالہ
۸۰	۲۸۳۲	جناب محمد عزیز اللہ صاحب محلہ مومن پورہ گلبرگہ شریف	لعہ	"
۸۱	۲۸۳۳	مولانا محمد متین صاحب ناظم انجمن صلاح المسلمین شہر ...	عہ	تبلیغ
۸۲	۲۸۳۵	مولانا حکیم رمضان الحق صاحب قصبہ محمدی ضلع ...	ـہ	"
۸۳	۲۸۳۶	مولانا محمد شفیع صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی ...	ـہ	"
۸۴	۲۸۳۷	مولانا احمد میاں صاحب انصاری فیض آباد	ـہ	"
۸۵	۲۸۳۸	جناب منشی احمد خانصاحب محلہ چاہ سنگ ...	۲ر	عطاء بہی خواہ
۸۶	۲۸۳۹	منشی عبد الصمد خانصاحب " بازار " "	۸ر	"
۸۷	۲۸۴۸	حکیم مولانا محمد ذکریا صاحب رئیس " "	لعہ	"
۸۸	۲۸۴۹	جنابہ اہلیہ صاحبہ " "	عہ	"
۸۹	۲۸۵۰	جناب مستری محمود علی صاحب معمار نیا بازار "	۸ر	"
۹۰	۲۸۵۱	شیخ صابر صاحب تاجر چوب " "	ـ۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۹۱	۲۸۵۲	قاری محمد حسن صاحب مدظلہ سیوہارہ "	ـہ	"
۹۲	۲۸۵۳	" " "	عہ	عطاء بہی خواہ
۹۳	۲۸۵۴	شیخ علیم الدین صاحب " "	۸ر	کتب دینی
۹۴	۲۸۵۹	مولوی عبد الرحمن صاحب قصبہ ٹانڈہ بادلی مراد آباد	۸ر	دورہ حدیث بہی خواہ
۹۵	۲۸۶۱	چودہری رستم علی صاحب چک نمبر ۲۹۶ بتواریاں والہ ڈاکخانہ خاص براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور	ـہ	عطاء بہی خواہ
۹۶	۲۸۶۲	ملا عبد الرشید صاحب قصبہ ڈکھانہ پہلادوہ تحصیل ...	ـے	زکوٰۃ
۹۷	۲۸۶۳	میاں نواب الدین و عبد العزیز صاحبان آنرری نمبردار امرت سر روڈ بٹالہ ضلع گورداسپور	ـہ	"
[illegible]	[illegible]	... جناب مولانا محمد یوسف ... [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۲۸۶۵	مولوی محمد لطف اللہ خانصاحب وکیل شہر بنوں صوبہ سرحد	۵	نشر طلبہ
۱۰۰	۲۸۶۶	" " " "	عـہ	"
۱۰۱	۲۸۶۷	مولانا فضل غنی صاحب تحصیل و ضلع بنوں علاقہ ڈنڈ خیل	۸ر	"
۱۰۲	۲۸۶۸	مولانا قاضی حبیب الرحمن صاحب بازار احمد خان "	۱۰ر	"
۱۰۳	۲۸۶۹	مولانا امیر محمد صاحب از جانب انجمن اصلاح غزنی خیل ڈاکخانہ و تحصیل لکی پیروت ضلع بنوں		"
۱۰۴	۲۸۷۰	" " " "	عـہ	"
۱۰۵	۲۸۷۱	مولانا انور کمال صاحب موضع دلک مندری خیل "	عـہ	"
۱۰۶	۲۸۷۲	مولانا گل سردار صاحب " "	عـہ	"
۱۰۷	۲۸۷۳	جناب مولانا صاحبزادہ حمید اللہ صاحب "	عـہ	"
۱۰۸	۲۸۷۴	جناب قادر داد صاحب ڈاکخانہ کوٹلی ماہی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان	للعہ	"
۱۰۹	۲۸۷۵	مولانا صاحبزادہ عبد اللہ خانصاحب ڈاکخانہ گنبد سرائے گنڈی تحصیل و ضلع بنوں (سرحد)	۵	زکوٰۃ
۱۱۰	۲۸۷۶	مولانا غلام محمد صاحب ڈاکخانہ خوزی والا ضلع بنوں	ـے	نشر طلبہ
۱۱۱	۲۸۷۷	مولانا محمد لطف اللہ صاحب کیسے خیل "	۵	"
۱۱۲	۲۸۷۸	مولوی عبد السبوح صاحب شہر احمد آباد کالوپور گجرات	ـے	"
۱۱۳	۲۸۷۹	جناب لالہ چاندی رام صاحب صدر ڈسٹرکٹ کانگریس میانوالی	۵	عطا
۱۱۴	۲۸۸۷	محمد یوسف خانصاحب ڈسانیٹوریم علی پور روڈ کوٹھی ۲۲ دہلی	۱۰	رسالہ
۱۱۵	۲۸۸۸	احسان اللہ ولد قدرت اللہ صاحب سبزی منڈی "	۵	عطا
۱۱۶	۲۸۸۹	جناب محمد سراج الدین صاحب موضع کنار ڈاکخانہ سرملا ضلع مونگیر بہار	ـے	نشر طلبہ
۱۱۷	۲۸۹۰	والدہ محمد نذیر صاحب موضع و ڈاک خانہ کوٹ پور چک ۲۸۲ براستہ بکانہ ریلوے اسٹیشن لائل پور	عـہ	"
۱۱۸	۲۸۹۱	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب گلی حسام الدین حیدر بلیماران دہلی	لـہ	"
۱۱۹	۲۸۹۲	منجانب مسلمانان مسجد علی گوہر آباد ضلع لڑکانہ	۱۰ر	تعمیر دفتر تنظیم بہی خواہ
۱۲۰	۲۸۹۳	جناب محمد عالم صاحب حضور مختار کار اسٹیشن کواٹرہ	ہ	زکوٰۃ
۱۲۱	۲۸۹۴	حاجی عبد القادر صاحب متصل مچھلی مارکیٹ "	۵	تعمیر دفتر تنظیم بہی خواہ
۱۲۲	۲۸۹۵	حاجی احمد دین صاحب تاجر چرم "	عـہ	"
۱۲۳	۲۸۹۶	سیٹھ الٰہی بخش صاحب "	عـہ	"
۱۲۴	۲۸۹۷	قاضی فضل اللہ صاحب ایڈووکیٹ "	۵	"
۱۲۵	۲۸۹۸	جناب محمد صدیق صاحب تاجر چرم "	عـہ	

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۶	۲۸۹۹	چودھری محمد دین مولا بخش صاحبان شہر لائلپور	عـہ	تعمیر دفتر تنظیم بہی خواہ
۱۲۷	۲۹۰۰	جناب مسٹر احمد بخش صاحب قصبہ شہداد کوٹ "	عـہ	"
۱۲۸	۲۹۰۱	جناب آغا روشن علی صاحب " "	۱۰	"
۱۲۹	۲۹۰۲	جناب حاجی اللہ دتہ صاحب " "	ـے	"
۱۳۰	۲۹۰۳	جناب ذاکر عطاء الٰہی صاحب " "	ـے	"
۱۳۱	۲۹۰۴	جناب کرم خانصاحب میر " "	ہ	"
۱۳۲	۲۹۰۵	جناب محمد اعتبار صاحب نمسی " "	عـہ	"
۱۳۳	۲۹۰۶	جناب غلام نبی صاحب " "	عـہ	"
۱۳۴	۲۹۰۷	جناب او با خانصاحب " "	۸ر	"
۱۳۵	۲۹۰۸	جناب محمد امین صاحب " "	۱۰	"
۱۳۶	۲۹۰۹	جناب نور محمد صاحب گوٹھ نور محمد " "	للعہ	"
۱۳۷	۲۹۱۰	جناب مولوی محمد صالح صاحب " " "	۱۰	"
۱۳۸	۲۹۱۱	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب گوٹھ محمد بخش " "	۱۰	"
۱۳۹	۲۹۱۲	جناب محمد بخش صاحب " " "	للعہ	"
۱۴۰	۲۹۱۳	جناب ماسٹر عمر دین صاحب " " "	عـہ	"
۱۴۱	۲۹۱۵	جناب ملا شاہ میر صاحب " "	عـہ	"
۱۴۲	۲۹۱۶	جناب شیخ امان اللہ صاحب " "	ہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۴۳	۲۹۱۷	قاضی عزیز احمد صاحب حولدار کشم " "	۸ر	تعمیر دفتر
۱۴۴	۲۹۱۳	جناب عبد اللہ خانصاحب جمعدار پولیس " "	۱۰	"
۱۴۵	۲۹۲۲	محمد عبد العزیز خانصاحب متولی وقف و بہو بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن	۲ر	عطا
۱۴۶	۲۹۲۳	مولوی دلیل الرحمن صاحب موضع ملایا ضلع منگر گنج بنگال	عـہ	ترتیب و تقسیم
۱۴۷	۲۹۲۴	محمد مجید خانصاحب ساکن گرو قائم گنج ضلع فرخ آباد	۱۱ر	صرف طلبا
۱۴۸	۲۹۲۵	عطیہ جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب لفٹنٹ فوج ریاست بہاولپور	۵	عطا
۱۴۹	۲۹۲۶	جناب سیٹھ حاجی علی محمد ہاشم صاحب اینڈ برادرز بیوپاری مرچنٹ محمد علی روڈ مری ہاؤس بمبئی ۳	۱۰	رسالہ
۱۵۰	۲۹۲۷	منشی سید مصطفےٰ حسین صاحب وکیل بھوپال	۱۰	"
۱۵۱	۲۹۲۸	جناب قادر عباس شاہ صاحب ڈاکخانہ سرائے نورنگ بنوں (سرحد)	عـہ	عطا
۱۵۲	۲۹۲۹	منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس بھوپال	۴ر	تبلیغ
۱۵۳	۲۹۳۰	منشی محمد علی صاحب " "	۲ر	"
۱۵۴	۲۹۳۱	جناب عبد الرشید صاحب " "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۵	۲۹۳۲	جناب منشی نواب علی صاحب دفتر فنانس بھوپال	۱ر	تبلیغ
۱۵۶	۲۹۳۳	جناب منشی محمد احمد صاحب ″ ″	۲ر	″
۱۵۷	۲۹۳۴	جناب منشی عزیز الرحمن صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۵۸	۲۹۳۵	جناب منشی نصیر الدین صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۵۹	۲۹۳۶	جناب منشی عبد المتین صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۶۰	۲۹۳۷	جناب منشی قمر الدین صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۶۱	۲۹۳۸	جناب منشی عبد الصمد صاحب ″ ″	۲ر	″
۱۶۲	۲۹۳۹	جناب عبد السلام صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۶۳	۲۹۴۰	جناب منشی نجیب الدین صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۶۴	۲۹۴۱	جناب منشی سلیم صاحب ″ ″	۱ر	″
۱۶۵	۲۹۴۲	جنابہ ہز ہائنس بیگم صاحبہ جوناگڈھ ″	عـہ	″
۱۶۶	۲۹۴۳	جناب محترم سردار میاں نذیر میاں صاحب	۴ر	″
۱۶۷	۲۹۴۴	جناب حکیم سلطان محمود صاحب ″	عہ	″
۱۶۸	۲۹۴۵	جناب شمشیر خانصاحب ″	۲ر	″
۱۶۹	۲۹۴۶	جنابہ اہلیہ سید نور علی صاحب مرحوم عطیہ منشی محمد طاہر صاحب	۱ر	″
۱۷۰	۲۹۴۷	والا قدر قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب سکریٹری کونسل ″	عہ	″
۱۷۱	۲۹۴۸	جناب فضل میاں صاحب شوز مرچنٹ لوہا بازار	۲ر	″
۱۷۲	۲۹۴۹	جناب عبد الرحمن صاحب ٹھیکہ دار آبکاری ″	۱ر	″
۱۷۳	۲۹۵۰	منشی عبد العظیم صاحب دفتر انجینری ″	۴ر	″
۱۷۴	۲۹۵۱	جناب نذیر احمد صاحب ″ ″	۳ر	″
۱۷۵	۲۹۵۲	جناب عبد الحفیظ صاحب ″ ″	۴ر	″
۱۷۶	۲۹۵۵	جناب مولوی رضوان الدین صاحب ″ ″	۴ر	″
۱۷۷	۲۹۵۶	جناب عبد الرشید صاحب کول پورہ ″	۱ر	″
۱۷۸	۲۹۵۷	جناب حافظ عبد الرشید صاحب امام ″	۲ر	″
۱۷۹	۲۹۵۸	جناب قاضی محمد اعظم صاحب وکیل ″	عہ	″
۱۸۰	۲۹۵۹	جناب مولوی عبد الہادی خانصاحب مفتی ″ ″	۸ر	″
۱۸۱	۲۹۶۰	جناب مولوی محمد لوہر صاحب نگرانی ختم خانہ ″	۴ر	″
۱۸۲	۲۹۶۱	جناب مولوی حامد حسن صاحب ″ ″	۴ر	″
۱۸۳	۲۹۶۲	جناب فیض الحسن صاحب ″ ″	۲ر	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۴	۲۹۶۳	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب ختم خانہ بھوپال	۲ر	تبلیغ
۱۸۵	۲۹۶۴	جناب مولوی رشید احمد صاحب ″ ″ ″	۲ر	″
۱۸۶	۲۹۶۵	مولوی علیم الدین صاحب مع اہلیہ صاحبہ ″ ″	۲ر	″
۱۸۷	۲۹۶۶	جناب اسد علی خانصاحب امامی دروازہ	۲ر	″
۱۸۸	۲۹۶۷	جناب سردار میاں مقصود علی خاں صاحب ″	ہ	″
۱۸۹	۲۹۶۸	منشی مغیث الدین صاحب مع والدہ و نواسی صاحبہ	۸ر	″
۱۹۰	۲۹۶۹	جناب عبد الحی صاحب ″	۲ر	″
۱۹۱	۲۹۷۰	جناب حافظ نام محمد صاحب ″	۲ر	″
۱۹۲	۲۹۷۱	جناب منشی عبد الحفیظ بیگ صاحب ″	۲ر	″
۱۹۳	۲۹۷۲	جناب منشی نعیم الدین صاحب ″	۱ر	″
۱۹۴	۲۹۷۳	جناب منشی محمد فاروق صاحب - ہمشیرہ صاحبہ ″	۴ر	″
۱۹۵	۹۷۳	جناب سردار رشید محمد خانصاحب ″	عہ	″
۱۹۶	۲۹۷۵	جناب منشی کبیر الدین صاحب دفتر حضور ″	۲ر	″
۱۹۷	۲۹۷۶	جناب منشی معین الدین صاحب ″ ″ ″	۱ر	″
۱۹۸	۲۹۷۷	جناب سید سجاد علی صاحب ″ ″	۲ر	″
۱۹۹	۲۹۷۸	جناب منشی عبد اللطیف صاحب ″ ″	۱ر	″
۲۰۰	۲۹۷۹	جناب ماسٹر یوسف علی صاحب ″ ″	۴ر	″
۲۰۱	۲۹۸۰	جناب مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی	۴ر	″
۲۰۲	۲۹۸۱	عالیقدر مولوی عبد الغفور صاحب سکریٹری قانون نظام	عا	″
۲۰۳	۲۹۸۲	منشی عبد العزیز خانصاحب دفتر دیوڑھی خاص گلشن عالم	ے	″
۲۰۴	۲۹۸۳	جنابہ اہلیہ صاحبہ عبد العزیز صاحب ″ ″	عا	″
۲۰۵	۲۹۸۴	مولوی شاکر محمد خانصاحب ملکانی بستی ڈاکخانہ کالا ڈیرہ غازیخان	ہ	اثر طلبہ
۲۰۶	۲۹۸۵	حاجی اظہار حسین صاحب بیرون بدھواڑہ بھوپال	۸ر	تبلیغ
۲۰۷	۲۹۸۶	منشی منظور حسن صاحب ″ ″	۲ر	″
۲۰۸	۲۹۸۷	منشی طاہر حسن صاحب ″ ″	۲ر	″
۲۰۹	۲۹۸۸	منشی محمد اختر صاحب ″ ″	۲ر	″
۲۱۰	۲۹۸۹	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر ″	عہ	″
۲۱۱	۲۹۹۰	جناب سلیمان صاحب دوکاندار ″	۲ر	″
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۳	۲۹۹۲	جنابہ الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ سکنہ جلال آباد ضلع لدھیانہ	عہ	تبلیغ
۲۱۴	۲۹۹۳	جنابہ الحاجہ انوار الٰہی بیگم صاحبہ " "	عہ	"
۲۱۵	۲۹۹۴	جنابہ بیگم صاحبہ شوکت محل " "	عہ	"
۲۱۶	۲۹۹۵	جنابہ والدہ صاحبہ " " "	عا	"
۲۱۷	۲۹۹۶	قاضی عبداللطیف صاحب کاؤنٹ بجلی گھر "	۳ر	"
۲۱۸	۳۰۰۸	عبدالرحمٰن ابن قدرت اللہ صاحب قصبہ آشٹی ضلع بیڑ دکن	عا	رسالہ
۲۱۹	۳۰۰۹	حکیم واحد بخش صاحب قصبہ سید خاں ضلع لاڑکانہ	عا	تعمیر و تنظیم
۲۲۰	۳۰۱۰	جناب محمد بدیل صاحب " "	عہ	"
۲۲۱	۳۰۱۱	جناب ماسٹر محمد عالم صاحب " "	عا	"
۲۲۲	۳۰۱۲	حافظ تاج محمد صاحب پیش امام مسجد "	عہ	"
۲۲۳	۳۰۱۳	سیٹھ میاں عبدالعزیز صاحب " " "	سے	"
۲۲۴	۳۰۱۴	جناب مرزا محمد خاں صاحب " "	عہ	"
۲۲۵	۳۰۱۵	جناب جان محمد خاں صاحب " "	عہ	"
۲۲۶	۳۰۱۷	جناب غلام رسول صاحب قصبہ شہداد کوٹ "	عا	"
۲۲۷	۳۰۱۸	حاجی غلام محمد صاحب " "	عا	"
۲۲۸	۳۰۱۹	جناب علی اکبر خاں صاحب " "	عہ	"
۲۲۹	۳۰۲۰	حاجی خدا بخش صاحب رئیس " "	عا	"
۲۳۰	۳۰۲۲	جناب رحیم بخش ولد کلو منزی صاحب قصبہ سیوہارہ بجنور	۴ر	عطائے خواص
۲۳۱	۳۰۲۵	حافظ عبدالغفور صاحب ساکن حال قادر منزل چادری سلیمان خان توسط غلام قادر خاں صاحب حیدرآباد دکن	۱ر	فرض طلبہ
۲۳۲	۳۰۲۶	حاجی ثناء اللہ صاحب بیرسٹر مرسلہ مولانا سعید احمد صاحب مدرس معین الاسلام ہاٹ ہزاری چاٹگام	۱ر	"
۲۳۳	۳۰۲۷	مولانا غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ گھامن ڈاکخانہ ریاست پالن پور شمالی گجرات	۲ے	چرم قربانی
۲۳۴	۳۰۲۸	" " " " " "	۸ر	خوراک طلبہ
۲۳۵	۳۰۲۹	جناب محمد شاہد علی صاحب مینگی محلہ دالعمی نوا شہر کینہ	۲ے	زکوٰۃ
۲۳۶	۳۰۳۱	جناب شرف الحق صاحب ابن مولوی متین الحق صاحب کوٹلی مقام خیر گانوں دودھ والا ڈاکخانہ نیمارد وہایانو ساری	۵ر	خوراک طلبہ
۲۳۷	۳۰۳۲	مولوی محمد عثمان صاحب مالیگاؤں ضلع ناسک	۸ر	تعمیر و تنظیم
۲۳۸	۳۰۳۳	ماسٹر عبدالخالق صاحب محلہ اولوما ریکا کھیت "	۹ر	زکوٰۃ عطائے خواص

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۳۰۳۴	جناب عبدالقادر صاحب محلہ اولوما ریکا کھیت ضلع ناسک	عہ	تعمیر و تنظیم
۲۴۰	۳۰۳۵	جناب محمد اسحاق صاحب سوت والے " " "	عا	"
۲۴۱	۳۰۳۶	جناب محمد رحیم اللہ صاحب " "	عہ	"
۲۴۲	۳۰۳۷	جناب مصلح الدین صاحب " "	عہ	"
۲۴۳	۳۰۳۸	جناب محمد یوسف صاحب عبداللہ صاحب " "	عا	"
۲۴۴	۳۰۳۹	جناب بابو مستری صاحب " " "	عا	"
۲۴۵	۳۰۴۰	جناب مادر محمد یوسف صاحب " "	عہ	"
۲۴۶	۳۰۴۱	جناب صاحب دین صاحب " "	عہ	"
۲۴۷	۳۰۴۲	جناب محمد حسن عبداللہ صاحب " "	۸ر	"
۲۴۸	۳۰۴۳	جناب محمد صدیق باقر صاحب " "	عہ	"
۲۴۹	۳۰۴۴	جناب امام علی صاحب " "	عہ	عطائے خواص
۲۵۰	۳۰۴۵	جناب خلیفہ محمد شاکر صاحب نمبردار " "	۸ر	"
۲۵۱	۳۰۴۶	جناب محمد اسحاق صاحب محلہ رسولپورہ " "	سے	"
۲۵۲	۳۰۴۷	جناب امام الدین صاحب " " "	سے	"
۲۵۳	۳۰۴۸	مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی " " "	عہ	"
۲۵۴	۳۰۴۹	جناب عبدالحلیم صاحب " "	عہ	"
۲۵۵	۳۰۵۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب " "	۸ر	"
۲۵۶	۳۰۵۱	جناب محمد ابراہیم صاحب " "	عہ	"
۲۵۷	۳۰۵۲	جناب میر ثناء اللہ صاحب " "	۸ر	"
۲۵۸	۳۰۵۳	سیٹھ رحمت علی صاحب سوت مرچنٹ " "	عہ	"
۲۵۹	۳۰۵۴	جناب برامیر حسن صاحب محلہ موتی تالاب "	عا	"
۲۶۰	۳۰۵۵	حافظ عبدالمجید صاحب " قلعہ "	عہ	"
۲۶۱	۳۰۵۶	جناب عبدالرحمٰن صاحب سیٹھ " "	عا	"
۲۶۲	۳۰۵۷	جناب سیٹھ حبیب اللہ صاحب " "	عہ	تعمیر و تنظیم
۲۶۳	۳۰۵۸	مولانا مرتضیٰ حسن صاحب فاضل دیوبند " "	عا	عطائے خواص
۲۶۴	۳۰۵۹	حکیم امین الدین صاحب " "	عہ	"
۲۶۵	۳۰۶۰	حافظ عبدالرشید صاحب " "	عہ	"
۲۶۶	۳۰۶۱	سیٹھ عبدالخالق صاحب محلہ نیاپورہ "	عہ	"
۲۶۷	۳۰۶۲	سیٹھ عبدالستار صاحب " قلعہ "	عا	تعمیر و تنظیم

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۸	۳۰۶۲	سیٹھ دین محمد و محمد یعقوب صاحبان محلہ نیا پورہ مالیگاوں ضلع ناسک	عا ۸ر	عطایہ خواہ
۲۶۹	۳۰۶۳	جناب حافظ فیض اللہ صاحب داوا میاں کا کھیت "	عہ	"
۲۷۰	۳۰۶۵	مولانا عبدالقادر صاحب محلہ سوکپورہ "	عہ	"
۲۷۱	۳۰۶۶	جناب مستری محمد صدیق صاحب سیوہارہ بجنور	۴ر	"
۲۷۲	۳۰۶۸	مولانا حکیم سید احمد رضا صاحب " "	عہ	"
۲۷۳	۳۰۷۶	شیخ ظہیر الدین صاحب بن سراج الدین صاحب تنیر	عہ	"
۲۷۴	۳۰۷۹	جناب مستورات معرفت منشی محمد یسین صاحب دھامپور بجنور کوٹ	۱۲ر	"
۲۷۵	۳۰۸۰	جناب انجمن اسلامیہ پہاڑی دروان " "	صہ	جرم قربانی
۲۷۶	۳۰۸۱	مستری اللہ دیا صاحب صدر مجلس احرار الاسلام خیرہ منشی	عہ	بہی خواہ عطاء "
۲۷۷	۳۰۸۲	منشی محمد یسین صاحب کارخانہ دار محلہ بندوقچیاں "	۳ر	"
۲۷۸	۳۰۹۰	جناب گوتو میاں صاحب محلہ علی نگر سلہٹ آسام	۱ر	زکوٰۃ
۲۷۹	۳۰۹۱	مولوی شہاب الدین صاحب مرحوم بستی شیخ جالندھر	صہ	عطاء
۲۸۰	۳۰۹۵	جناب محمد شفیع صاحب محلہ روشن پورہ کوپاگنج اعظم گڑھ	۲ر	عطایہ بہی خواہ
۲۸۱	۳۰۹۶	جناب محمد شکور صاحب " رحمن پورہ " "	۲ر	"
۲۸۲	۳۰۹۷	جناب محمد رضی خاں صاحب محلہ چند پورہ " "	۲ر	"
۲۸۳	۳۰۹۸	جناب عبدالرحمن صاحب محلہ بازید پورہ " "	۴ر	"
۲۸۴	۳۱۰۰	جناب عبدالرشید صاحب " " "	۱ر	"
۲۸۵	۳۱۰۱	جناب محمد اسحاق صاحب " " "	۲ر	"
۲۸۶	۳۱۰۵	جناب شیخ عبدالحمید صاحب محلہ اورنگ آباد مئو	عہ	"
۲۸۷	۳۱۱۸	جناب محمد یوسف حبیب صاحب محلہ سوکپورہ مالیگاوں ناسک	عہ	"
۲۸۸	۳۱۱۹	شیخ گلاب شیخ چاند صاحب " "	۸ر	"
۲۸۹	۳۱۲۰	جناب علم اللہ صاحب محلہ نیل باغ "	۸ر	"
۲۹۰	۳۱۲۱	حافظ محمد اسحاق صاحب سیال بازار "	عہ	"
۲۹۱	۳۱۲۲	جناب محمد حسین محمد یوسف صاحبان میاں پورہ "	عا	"
۲۹۲	۳۱۲۳	حاجی محمد سلیمان صاحب شوز مرچنٹ سیانی بازارہ	عہ	"
۲۹۳	۳۱۲۴	حاجی عبدالستار صاحب " " "	عا ۸ر	"
۲۹۴	۳۱۲۵	جناب محمد انور صاحب " " "	للعہ ۲ر	"
۲۹۵	۳۱۲۶	جناب محمد حسن فتح محمد صاحب	عا	"
۲۹۶	۳۱۲۷	جناب اسحاق حبیب اللہ صاحب " "	عہ	زکوٰۃ [illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۷	۳۱۲۸	سیٹھ عبداللطیف صاحب سیانی بازار مالیگاوں ناسک	صہ	عطایہ تنظیم تعمیر دفتر
۲۹۸	۳۱۲۹	سیٹھ حاجی عبدالغفور صاحب " "	عہ	
۲۹۹	۳۱۳۰	اہلیہ صاحبہ مولانا محمد ثوبان صاحب " "	۸ر	"
۳۰۰	۳۱۳۱	جناب محمد اسحاق صاحب برادر محمد شریف مرحوم محلہ میاں پورہ	صہ	"
۳۰۱	۳۱۳۲	میاں جی محمد صادق صاحب سوت والے " "	صہ	"
۳۰۲	۳۱۳۳	جناب محمد اسحاق عیدو صاحب " "	صہ	"
۳۰۳	۳۱۳۴	حاجی محمد صادق صاحب " "	صہ	"
۳۰۴	۳۱۳۵	جناب عبدالعزیز طیب سیٹھ صاحب	للعہ ۸ر	"
۳۰۵	۳۱۳۶	جناب محمد حنیف صاحب دادا میاں کا کھیت " "	عا	"
۳۰۶	۳۱۳۷	جناب عبدالمجید حاجی کلو صاحب " " "	عا	"
۳۰۷	۳۱۳۸	جناب محمد سلیمان عبدالرحمن صاحب میاں پورہ " "	صہ	"
۳۰۸	۳۱۳۹	جناب محمد عیسیٰ بھائی عبدالغنی صاحب " " "	للعہ ۹ر	"
۳۰۹	۳۱۴۰	جناب حافظ حفیظ اللہ صاحب " "	عہ	عطایہ بہی خواہ
۳۱۰	۳۱۴۱	جناب محمد صادق پہلوان صاحب " "	عہ	"
۳۱۱	۳۱۴۲	جناب عبدالرزاق صاحب " "	عہ	"
۳۱۲	۳۱۴۳	ملا محمد اسحاق صاحب دادا میاں کا کھیت "	عہ	"
۳۱۳	۳۱۴۴	جناب محمد صابر یار محمد صاحب " " "	عہ	"
۳۱۴	۳۱۴۵	جناب محمد صادق عبدالغفور صاحب میاں پورہ "	عہ	"
۳۱۵	۳۱۴۶	جناب محمد ایوب صاحب بھیکو پوتن والے " " "	۸ر	تنظیم تعمیر حجرہ
۳۱۶	۳۱۴۷	جناب حافظ بشیر صاحب دادا میاں کا کھیت " " "	۴ر	عطایہ بہی خواہ
۳۱۷	۳۱۴۸	جناب میر محمد مولا بخش صاحب " "	۲ر	"
۳۱۸	۳۱۴۹	جناب قاری عبدالعزیز صاحب نیا پورہ " "	۲ر	"
۳۱۹	۳۱۵۰	جناب عبدالمجید صاحب " " "	عہ	"
۳۲۰	۳۱۵۸	جناب عبدالحلیم ولد مولوی محمد ضمیر صاحب مئو اعظم گڑھ	عہ	"
۳۲۱	۳۲۰۱	جناب محمد اسلم شاہ صاحب اور سیر ملک عبداللہ خاں صاحب بہاد لنگر ریاست بہاولپور	للعہ ۶ر	رسالہ
۳۲۲	۳۲۰۲	شیخ عبدالکریم صاحب حال مقیم راجکوٹ	۵ے	تعمیر دارالطلبہ بہی خواہ
۳۲۳	[illegible]	جناب سیٹھ نور محمد صاحب محلہ نیا پورہ مالیگاوں ناسک	عہ	عطایہ بہی [illegible]
[illegible]	[illegible]	جناب عبدالمجید مولوی [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۵	۳۲۰۵	جناب محمد الیاس صاحب محلہ نیا پورہ مالیگاؤں ناسک	۸ر	عطا بہی خواہ
۳۲۶	۳۲۰۶	جناب حافظ عبدالواحد صاحب " " "	۸ر	"
۳۲۷	۳۲۰۷	جناب محمد حنیف صاحب " "	عہ	"
۳۲۸	۳۲۰۸	جناب محمد حنیف صاحب پہلوان " "	۸ر	"
۳۲۹	۳۲۰۹	جناب حافظ محمد حسین صاحب " "	۸ر	"
۳۳۰	۳۲۱۰	جناب حاجی بقریدی و محمد حنیف صاحبان " "	۵عہ	زکوٰۃ "
۳۳۱	۳۲۱۱	" " " " "	ہ	تنظیم تعمیر و ترمیم
۳۳۲	۳۲۱۲	سیٹھ محمد اکبر عبدالغفور صاحبان محلہ پوارگل " " "	عہ	عطا بہی خواہ
۳۳۳	۳۲۱۳	سیٹھ احمد صاحب چمڑے والے ، مولی تالاب " "	عہ	"
۳۳۴	۳۲۱۴	جناب عبدالجبار صاحب پہلوان نیا پورہ " "	ما	تنظیم تعمیر و ترمیم
۳۳۵	۳۲۲۲	مولانا ابو المحاسن محمد بشیر اللہ صاحب مئو اعظم گڈھ	۵عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۳۶	۳۲۳۱	حاجی عبدالغنی صاحب پنشنر محلہ خیلدار الاجیپور ایشیا	عہ	عطا "
۳۳۷	۳۲۳۲	جناب بنی خانصاحب جوہری حویلی پیجا دہات "	عہ	"
۳۳۸	۳۲۲۳	ماسٹر محمد احسن صاحب پورانی کوتوالی "	عہ	"
۳۳۹	۳۲۲۵	جناب ڈاکٹر محبوب علی صاحب اجمیری دروازہ "	عہ	"
۳۴۰	۳۲۲۶	جناب محترم مرزا ہمایوں صاحب جج بہادر "	للعہ	"
۳۴۱	۳۲۲۷	خواجہ حسن صاحب پتھر والے سماٹر اعلاقہ ٹونک راج	عہ	"
۳۴۲	۳۲۴۸	منشی نثار احمد صاحب لکڑی والے "	عہ	"
۳۴۳	۳۲۴۹	حمیدیہ کلاتھ مرچنٹ رام گنج بازار جے پور	۱۲؍۶؍۳	"
۳۴۴	۳۲۵۲	شیخ محمد عمر صاحب سابق منصرم سماٹر اعلاقہ ٹونک	عہ	"
۳۴۵	۳۲۵۳	جناب ملا حسن علی صاحب " "	۲ر	"
۳۴۶	۳۲۵۴	خواجہ حسن صاحب سابق ناظم علیگڈھ " "	۴ر	"
۳۴۷	۳۲۵۵	منشی امیر الدین خانصاحب سابق مہتمم کمیٹی "	۸ر	"
۳۴۸	۳۲۵۶	جناب منصرم صاحب " "	۴ر	"
۳۴۹	۳۲۵۷	حافظ محمد مظفر صاحب تحصیلدار صدر "	۴ر	"
۳۵۰	۳۲۵۸	جناب محمد میانصاحب مجسٹریٹ درجہ دوم "	۸ر	"
۳۵۱	۳۲۵۹	جناب حامد خانصاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول " "	عہ	"
۳۵۲	۳۲۶۰	جناب صاحبزادہ جمیل الرحمن خانصاحب ناظم پرگنہ	۵عہ ۸ر	"
۳۵۳	۳۲۶۱	جناب محمد نصیر خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس "	ما	"
۳۵۴	۳۲۶۲	جناب ناظم صاحب سماٹر اعلاقہ ٹونک	۲ر	عطا بہی خواہ
۳۵۵	۳۲۶۳	جناب شیر اللہ بخش صاحب "	عہ	"
۳۵۶	۳۲۶۴	جناب عبدالحفیظ خانصاحب موضع مرکیڑا سرونج (زکوٰۃ)	عہ	"
۳۵۷	۳۲۶۵	جناب عرفان محمد خانصاحب " "	عہ	"
۳۵۸	۳۲۶۹	مولوی عبدالرحیم صاحب تاجر سبزی " "	ما	"
۳۵۹	۳۲۷۰	جناب عبدالوحید خانصاحب جاگیردار " "	عہ	"
۳۶۰	۳۲۷۳	جناب صاحبزادہ احمد دین خانصاحب ناظم " " "	۵عہ	"
۳۶۱	۳۲۷۴	جناب محمد شاہ صاحب مدرس مدرسہ " " "	۲ر	"
۳۶۲	۳۲۷۶	جناب اسد اللہ خانصاحب مہتمم کمیٹی " "	۸ر	"
۳۶۳	۳۲۷۹	جناب محمد رضا خانصاحب مکان نور احمد ٹھیکیدار ۱۲۳ محلہ کھڑا دہرہ دون	۵عہ	زکوٰۃ
۳۶۴	۳۲۸۰	" " "	۹ر	فنڈ طلبہ
۳۶۵	۳۲۸۱	جناب محمد عمر صاحب اوورسیئر بنگال بی ڈبلیو ڈی کلکتہ	۵عہ	عطا
۳۶۶	۳۲۸۲	جناب محمد اقبال صاحب ڈاکخانہ موی باری گورکھپور	ما	رسالہ
۳۶۷	۳۲۸۳	جناب محمد اسمٰعیل صاحب ہانسی لاک کمپنی بمبئی	۵عہ	فنڈ طلبہ
۳۶۸	۳۲۸۴	جناب فتح محمد خانصاحب فنانس محلہ اسلام پورہ لائلپور	ہ	عطا
۳۶۹	۳۲۸۷	جناب محمد حسن صاحب موسرہ ڈہولی ڈاکخانہ تہارو شاہ توکھیر فیروز	ما	رسالہ
۳۷۰	۳۲۸۸	چودہری مختار احمد صاحب سنسر لیور آف ریونیو شملہ	ما	"
۳۷۱	۳۲۸۹	قاضی غلام محمد صاحب زمیندار حالا ضلع حیدر آباد سندھ	ما ۴ر	"
۳۷۲	۳۲۹۳	شیخ عبدالرحمن عرف گونی صاحب موانہ کلاں میرٹھ	ما	عطا بہی خواہ
۳۷۳	۳۳۰۴	جناب قیصر اکبر حافظ محمد اسحاق صاحب " " "	عہ	"
۳۷۴	۳۳۰۵	جناب حافظ فضل الرحمن صاحب قصبہ پھیلاؤدہ " "	عہ	"
۳۷۵	۳۳۰۶	جناب ماسٹر عبدالرشید صاحب " "	ما	"
۳۷۶	۳۳۰۷	جناب محمد یعقوب خانصاحب ولد اشرف خانصاحب موضع ڈیہہ ڈاکخانہ کمہیر	عہ	"
۳۷۷	۳۳۰۸	جناب عبدالرزاق خانصاحب " "	ما	"
۳۷۸	۳۳۰۹	حاجی لطف علی صاحب و عبدالمجید خانصاحب "	ما	"
۳۷۹	۳۳۱۰	جناب کریم خانصاحب " "	عہ	"
۳۸۰	۳۳۱۱	مولانا عبدالغفور صاحب " "	۴ر	"
۳۸۱	۳۳۱۲	جناب اہتمام خانصاحب نمبردار " "	۳ر	"
۳۸۲	۳۳۱۳	حاجی رحم الٰہی صاحب قصبہ ہاپوڑ "	۸ر	زکوٰۃ "

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۳	۳۳۱۴	حاجی محمد صدیق خانصاحب موضع ویٹھ ڈاکخانہ مکسر میرٹھ	للعہ	زکوٰۃ یتیم خانہ
۳۸۴	۳۳۱۵	جملہ مسلمانان شیخ انصاریاں محلہ کالی پٹی پھلاودہ ″	[illegible]	چرم قربانی
۳۸۵	۳۳۱۶	شیخ عبدالحکیم صاحب محلہ خراب علی موانہ کلاں ″	۴ر	تعمیر و تنظیم
۳۸۶	۳۳۱۷	جناب اللہ دیا صاحب روغنگر سبزی منڈی ″″	۴ر	″
۳۸۷	۳۳۱۸	شیخ عبدالرزاق صاحب محلہ خراب علی ″ ″	عہ	″
۳۸۸	۳۳۱۹	حکیم لطف اللہ خانصاحب ″ کوٹلہ ″″	عہ	″
۳۸۹	۳۳۲۰	جناب تفضل حسین صاحب قصبہ پھلاودہ ″	۴ر	″
۳۹۰	۳۳۲۱	سید سعید احمد صاحب محلہ دریار ″ ″	عا	″
۳۹۱	۳۳۲۲	مستری فخرالدین صاحب آہنگر ″ ″	عا	″
۳۹۲	۳۳۲۳	جناب گبرو صاحب تیلی ″ ″	۵ر	″
۳۹۳	۳۳۲۴	جناب ظہیرالدین صاحب حلوائی ″ ″	۴ر	″
۳۹۴	۳۳۲۵	جناب امیر احمد عرف ملو صاحب پہلوان ″ ″	عہ	″
۳۹۵	۳۳۲۶	جناب سلیم الدین صاحب نمبردار ″ ″	عا	″
۳۹۶	۳۳۲۷	جناب حبیب احمد صاحب عطار ″ ″	۸ر	″
۳۹۷	۳۳۲۸	جناب عبدالغنی صاحب نورباف ″″	۴ر	″
۳۹۸	۳۳۲۹	جناب حافظ سید غلام مصطفےٰ صاحب ″″	ے	″
۳۹۹	۳۳۳۰	ڈاکٹر سید نجم الدین احمد صاحب ″ ″	عا	″
۴۰۰	۳۳۳۱	جناب عیان صاحب حلوائی ″ ″	۸ر	″
۴۰۱	۳۳۳۲	جناب جھجو و دولت صاحبان ″ ″	عہ	″
۴۰۲	۳۳۳۳	جناب مولا بخش صاحب انصاری ″ ″	۸ر	″
۴۰۳	۳۳۳۴	جناب محمد صدیق صاحب ″ ″	۸ر	″
۴۰۴	۳۳۳۵	جناب بخشی سلامت اللہ صاحب ″″	عہ	″
۴۰۵	۳۳۳۶	جناب مشائخ الدین صاحب ″″	۲ر	″
۴۰۶	۳۳۳۷	جناب محمد رضا صاحب پرانا بازار قصبہ ہاپوڑ ″	۹ر	″
۴۰۷	۳۳۳۸	شیخ مجید احمد و شفیق احمد صاحبان ″ ″	۸ر	″
۴۰۸	۳۳۳۹	شیخ مہر الٰہی صاحب دوکاندار سبا سبزی ″	۸ر	″
۴۰۹	۳۳۴۰	حاجی نور الٰہی محمد عمر صاحب ″ ″	۸ر	″
۴۱۰	۳۳۴۱	جناب حافظ بخش الٰہی حاجی خدا بخش صاحبان ″	عہ	″
۴۱۱	۳۳۴۲	شیخ ضیاء الحق صاحب ″″	[illegible]	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۱۲	۳۳۴۳	جناب قمرالدین صاحب نمبردار موضع دیٹھ ڈاکخانہ مکسر	عہ	تعمیر و تنظیم
۴۱۳	۳۳۴۴	جناب یوسف خانصاحب ″ ″ ″	۹ر	″
۴۱۴	۳۳۴۵	جناب عبدالرحیم خانصاحب ″ ″ ″ ″	عا	″
۴۱۵	۳۳۴۶	حاجی ننھے خانصاحب قصبہ ہاپوڑ ″	عہ	″
۴۱۶	۳۳۴۷	حافظ عبدالرحمٰن صاحب ″ ″	۴ر	″
۴۱۷	۳۳۴۸	جناب کرم الٰہی صاحب چودھری ″ ″	۴ر	″
۴۱۸	۳۳۴۹	مستری بدھا سید حبیب اللہ عبدالمجید صاحبان	۹ر	″
۴۱۹	۳۳۵۰	حاجی ننھے خانصاحب متولی مسجد ″″	۳ر	″
۴۲۰	۳۳۵۸	جناب عبدالشکور خانصاحب کھیڑہ اقبال ڈاکخانہ [illegible]	عہ	عطیہ یتیم خانہ
۴۲۱	۳۳۵۹	جناب عبدالمجید پسر غلام حسین صاحب [illegible]	عہ	″
۴۲۲	۳۳۶۰	جناب شہاب الدین صاحب ″″	۸ر	″
۴۲۳	۳۳۶۱	شیخ احسان الحق صاحب ″″	۴ر	″
۴۲۴	۳۳۶۵	حکیم محمود خانصاحب کھیڑہ افغان ″″	۴ر	زکوٰۃ ″
۴۲۵	۳۳۶۶	حاجی شہاب الدین صاحب موضع باجری ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	″
۴۲۶	۳۳۶۷	مولوی نظام الرحمٰن صاحب محلہ بامر گنج [illegible]	للعہ	عطا ″
۴۲۷	۳۳۶۸	مولوی عبدالحق صاحب منزہ محلہ شاہ گنج ″	ے ۱۲ر	چرم قربانی
۴۲۸	۳۱۶۹	جناب منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس . بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۲۹	۳۱۷۰	جناب عبدالرشید صاحب ″ ″	۲ر	″
۴۳۰	۳۱۷۱	جناب محمد علی صاحب ″ ″	۲ر	″
۴۳۱	۳۱۷۲	منشی عبدالرحمٰن صاحب ″ ″	۲ر	″
۴۳۲	۳۱۷۳	منشی محمد اختر صاحب ″ ″	۲ر	″
۴۳۳	۳۱۷۴	منشی نواب علی صاحب ″ ″	۱ر	″
۴۳۴	۳۱۷۵	منشی عزیز الرحمٰن صاحب ″ ″	۱ر	″
۴۳۵	۳۱۷۶	منشی بشیرالدین صاحب ″ ″	۱ر	″
۴۳۶	۳۱۷۷	منشی عبدالمتین صاحب ″ ″	۱ر	″
۴۳۷	۳۱۷۸	منشی قمرالدین صاحب ″ ″	۱ر	″
۴۳۸	۳۱۷۹	منشی عبدالسلام صاحب ″ ″	۱ر	″
۴۳۹	۳۱۸۰	منشی نجیب الدین صاحب ″ ″	۱ر	″
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۱	۳۱۸۲	جناب مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۴۲	۳۱۸۳	جناب عتیق احمد سلمہ "	۱ر	"
۴۴۳	۳۱۸۴	جناب محمد نیاز علی صاحب "	۴ر	"
۴۴۴	۳۱۸۵	جنابہ نا بید حیان بیگم صاحبہ نوابزادہ رفیق الرحمن خانصاحب "	عہ	"
۴۴۵	۳۱۸۶	جناب سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۸	"
۴۴۶	۳۱۸۷	پیرجی حافظ حفیظ الدین صاحب نواندوی حال بانسی ضلع حصار	صہ	قرض طلبہ
۴۴۷	۳۱۸۸	حافظ عبد الحکیم صاحب طبیب بستی نو جالندہر	۵ر	"
۴۴۸	۳۱۸۹	جناب امانت علی صاحب پنشنر و نمبردار موضع نیہ بنگر والا ڈاکخانہ بلانہ ضلع انبالہ	۸	تعمیر متفرق
۴۴۹	۳۱۹۰	جناب عبد الرشید صاحب کولی پورہ بھوپال	۱ر	تبلیغ
۴۵۰	۳۱۹۱	جناب محمود حسن خانصاحب "	۹ر	چرم قربانی
۴۵۱	۳۱۹۲	حامد حسن خانصاحب تولدار میجر "	۱۰ر	"
۴۵۲	۳۱۹۳	جناب ابو نعیم صاحب "	۱۰ر	"
۴۵۳	۳۱۹۴	مولوی عبد العزیز صاحب "	۸	"
۴۵۴	۳۱۹۵	مولوی عشرت حسین صاحب "	۱۰ر	"
۴۵۵	۳۱۹۶	امین الملک سردبیر منشی علی صاحب "	۱۳ر	"
۴۵۶	۳۱۹۷	جناب محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	۸	"
۴۵۷	۳۱۹۸	جناب ذاکر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۴ر	"
۴۵۸	۳۱۹۹	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر "	۲ر	"
۴۵۹	۳۲۰۰	منشی اسد علیخاں صاحب اندرون امانی دروازہ	۲ر	"
۴۶۰	۳۲۰۵	جناب منشی بن یامین صاحب چکوال ضلع جہلم	ے	قرض طلبہ
۴۶۱	۳۲۰۸	جناب محمد مصطفٰے صاحب مسلم ہائی اسکول لڑکانہ	عہ	تعمیر و ترمیم
۴۶۲	۳۲۰۹	جناب غلام عباس صاحب قادری "	عہ	"
۴۶۳	۳۲۱۰	حاجی سیٹھ خدا داد صاحب سوداگر پارچہ "	عہ	"
۴۶۴	۳۲۱۱	حکیم محمد عالم صاحب "	عہ	"
۴۶۵	۳۲۱۲	حکیم محمد علی شاہ صاحب محلہ کرم باغ "	صہ	"
۴۶۶	۳۲۱۳	حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیفہ سپروائزر "	۸	"
۴۶۷	۳۲۱۴	جناب حسام الدین صاحب خیرپور میرس	ے	"
۴۶۸	۳۲۱۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب گوٹھ نبھی پوسٹ بہرام پور ضلع لاڑکانہ	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	بہ رقم	مد
۴۶۹	۳۲۱۶	جناب سعد اللہ صاحب گوٹھ نبھی پوسٹ بہرام پور ضلع لاڑکانہ	عہ	تنظیم تعمیر و ترمیم
۴۷۰	۳۲۱۷	مولانا محمد داؤد صاحب گوٹھ محبوب جنسا " "	عہ	"
۴۷۱	۳۲۱۸	جناب رضا محمد صاحب " " "	عہ	"
۴۷۲	۳۲۱۹	جناب علی حسن صاحب " " "	عہ	"
۴۷۳	۳۲۲۰	جناب حاجی صاحب " " "	عہ	"
۴۷۴	۳۲۲۱	جناب محمد یوسف صاحب " " "	۸ر	"
۴۷۵	۳۲۲۲	جناب واجد بخش صاحب " " "	۸ر	"
۴۷۶	۳۲۲۳	جناب مولانا جوشی محمد صاحب تعلقہ میر و خاں "	عہ	"
۴۷۷	۳۲۲۴	جناب حاجی شوکت صاحب " "	عہ	"
۴۷۸	۳۲۲۵	حاجی نبی بخش صاحب گوٹھ شاہ پور "	صہ	"
۴۷۹	۳۲۲۶	جناب علی بخش صاحب سب جسٹرار میرو خاں "	عہ	"
۴۸۰	۳۲۲۷	مولوی قادر بخش صاحب " "	عہ	"
۴۸۱	۳۲۲۸	مولوی احمد علی صاحب " "	عہ	"
۴۸۲	۳۲۲۹	مولوی رحیم داد صاحب " "	عہ	"
۴۸۳	۳۲۳۰	جناب غلام حیدر صاحب " "	عہ	"
۴۸۴	۳۲۳۱	جناب انور شاہ صاحب " "	عہ	"
۴۸۵	۳۲۳۲	جناب دل شاہ صاحب " "	عہ	"
۴۸۶	۳۲۳۳	مولوی یار محمد صاحب عرف حاطم " "	عہ	"
۴۸۷	۳۲۳۴	مولوی حبیب الرحمن صاحب " "	عہ	"
۴۸۸	۳۲۳۵	جناب ام حاتم صاحبہ " "	عہ	"
۴۸۹	۳۲۳۶	جنابہ حلیمہ صاحبہ " "	عہ	"
۴۹۰	۳۲۳۷	جناب میر خانصاحب " "	۱۲ر	"
۴۹۱	۳۲۳۸	جناب حسن خانصاحب " "	۸	"
۴۹۲	۳۲۳۹	جناب ڈیڈل شاہ صاحب " "	عہ	"
۴۹۳	۳۲۴۰	جناب مولوی کریم بخش صاحب " "	عہ	"
۴۹۴	۳۲۴۱	جناب محمد شفیع صاحب " "	۔	"
۴۹۵	۳۲۴۲	جناب علی حسن صاحب " "	عہ	"
۴۹۶	۳۲۴۳	جناب غلام صدیق صاحب " "	ے	"
۴۹۷	۳۲۴۴	جناب عبد اللہ صاحب قمبر علیخاں " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۸	۳۴۴۵	جناب بدرالدین صاحب ہیرو خاں لڑکانہ	۱۰	تعمیر دیہہ [illegible]
۴۹۹	۳۴۴۶	جناب عمر بخش صاحب "	۱۰	"
۵۰۰	۳۴۴۷	جناب محمد عثمان صاحب "	عہ	"
۵۰۱	۳۴۴۸	جناب فتح محمد صاحب "	عہ	"
۵۰۲	۳۴۴۹	جناب حاجی مومن صاحب "	عہ	"
۵۰۳	۳۴۵۰	جناب عبداللطیف صاحب "	عہ	"
۵۰۴	۳۴۵۱	جناب قادر بخش صاحب "	عہ	"
۵۰۵	۳۴۵۲	جناب محمد جعفر صاحب "	عہ	"
۵۰۶	۳۴۵۳	جناب ماسٹر حیدر علی صاحب "	عا	"
۵۰۷	۳۴۵۴	جناب شاہ علی صاحب "	عہ	"
۵۰۸	۳۴۵۵	جناب جان محمد صاحب "	عہ	"
۵۰۹	۳۴۵۶	جناب محمد الیاس صاحب تعمیر [illegible] "	ے	"
۵۱۰	۳۴۵۷	جناب اللہ بخش صاحب "	عا	"
۵۱۱	۳۴۵۸	جناب حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ	"
۵۱۲	۳۴۵۹	جناب شیخ محمد عمر صاحب "	عا	"
۵۱۳	۳۴۶۰	حاجی عبدالکریم و عیسیٰ صاحبان "	ے	"
۵۱۴	۳۴۶۱	جناب مسٹر عبدالغفور صاحب سوہیلار "	عا	"
۵۱۵	۳۴۶۲	حاجی علی حیدر صاحب گوٹھ جھبر "	عہ	"
۵۱۶	۳۴۶۳	حاجی لعل بخش صاحب "	عہ	"
۵۱۷	۳۴۶۴	جناب محمد بخش صاحب "	عہ	"
۵۱۸	۳۴۶۵	جناب حاجی نور محمد صاحب "	عہ	"
۵۱۹	۳۴۶۶	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب "	۸ر	"
۵۲۰	۳۴۶۷	جناب مستری غلام محمد صاحب "	عہ	"
۵۲۱	۳۴۶۸	جناب علی محمد صاحب "	عہ	"
۵۲۲	۳۴۶۹	جناب ڈاکٹر امام بخش صاحب "	عا	"
۵۲۳	۳۴۷۰	جناب گل محمد صاحب رئیس قصبہ	عہ	"
۵۲۴	۳۴۷۱	جناب میر نیاز محمد صاحب [illegible] کرنال	عا	رسالہ
۵۲۵	۳۴۷۲	جناب اللہ بخش صاحب [illegible]	عہ	[illegible]
۵۲۶	۳۴۷۳	جناب حمید اللہ صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۲۷	۳۵۰۵	حکیم سید اشفاق حسین صاحب شفاخانہ [illegible]	عا	رسالہ
۵۲۸	۳۵۰۶	جناب نور محمد صاحب یٰسین نئی دہلی	عا	"
۵۲۹	۳۵۰۷	حکیم محمد اختر علی صاحب محلہ گوشہ [illegible] حیدرآباد دکن	۱۰۰	متفرق تعلیم
۵۳۰	۳۴۹۷	جناب عبداللطیف صاحب خیاط دہلی بازار میرٹھ	۴ر	عطایا کتب
۵۳۱	۳۴۹۸	جناب عاشق الٰہی صاحب	۲ر	"
۵۳۲	۳۴۹۹	جناب محمد سلیمان صاحب	۳ر	"
۵۳۳	۳۵۰۰	مستری کریم اللہ صاحب متصل [illegible] دوراله	۳ر	"
۵۳۴	۳۵۰۱	جناب مشائخ الدین صاحب بازار بزازہ میرٹھ	۲ر	"
۵۳۵	۳۵۰۲	حکیم محمد تقی صاحب شوگر ورکس دوراله	۸ر	"
۵۳۶	۳۵۰۸	خان بہادر محمد رحمت خاں صاحب رئیس بلند شہر	عا	زکوٰۃ
۵۳۷	۳۵۰۹	قاری حفظ الرحمٰن صاحب مدرس [illegible] مسجد	عہ	"
۵۳۸	۳۵۱۰	حاجی شفیق احمد خاں صاحب گلی [illegible]	عہ	"
۵۳۹	۳۵۱۱	حکیم مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب رئیس محلہ	عہ	تنظیم
۵۴۰	۳۵۱۲	حاجی بشیر احمد صاحب تحصیلدار [illegible] شہر	عہ	تعمیر دفتر
۵۴۱	۳۵۱۳	شیخ عبداللہ صاحب سوداگر [illegible]	عہ	"
۵۴۲	۳۵۱۴	حافظ مختار احمد صاحب امام جامع مسجد	۴ر	"
۵۴۳	۳۵۱۵	حافظ نذیر احمد صاحب محلہ نئی آبادی	۲ر	"
۵۴۴	۳۵۱۶	چودھری مجید اللہ خاں صاحب بہادر پولیس کپتان بلند شہر	للعہ	"
۵۴۵	۳۵۱۷	حافظ محمد قاسم صاحب	عہ	"
۵۴۶	۳۵۱۸	قاضی نثار احمد صاحب اہلمد [illegible]	عا	"
۵۴۷	۳۵۱۹	حاجی محمد مصطفٰی خاں صاحب رئیس محلہ [illegible]	عہ	"
۵۴۸	۳۵۲۰	جناب بشیر احمد خاں صاحب [illegible]	عہ	"
۵۴۹	۳۵۲۱	جناب محمد یوسف الزماں خاں صاحب فاروقی منصف	للعہ	"
۵۵۰	۳۵۲۲	منشی عبدالرحمٰن خاں صاحب شفاخانہ مویشیاں	۸ر	"
۵۵۱	۳۵۲۳	ماسٹر سید حسین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر	عہ	"
۵۵۲	۳۵۲۴	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	عہ	"
۵۵۳	۳۵۲۵	جناب سید حسن صاحب	عا	"
۵۵۴	۳۵۲۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب [illegible]	عہ	"
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۶	۳۵۲۸	جناب منشی کالے صاحب ملوانی دیوان گنج خورجہ بلند شہر	عہ	تعمیر و تنظیم
۵۵۷	۳۵۲۹	شاہ صوفی عبدالعزیز صاحب طالب مادا ویونس	عہ	"
۵۵۸	۳۵۳۰	حاجی جبورے صاحب پورہ والے "	عہ	"
۵۵۹	۳۵۳۱	حکیم رشید احمد صاحب محلہ شیخ صاحبان "	عہ	"
۵۶۰	۳۵۳۲	جناب ملا عبدالمجید صاحب انجینیر محلہ نول پورہ "	عہ	"
۵۶۱	۳۵۳۳	جناب اہلیہ محترمہ مستری بہادر بخش صاحب "	ے	"
۵۶۲	۳۵۳۴	جناب خانبہادر محمد عبدالرحمن خانصاحب "	صہ	"
۵۶۳	۳۵۳۵	جناب فضل حق صاحب محلہ کپتان گنج "	۴ر	"
۵۶۴	۳۵۳۶	مستری نور محمد ولد چھپن صاحب محلہ لول پورہ "	عہ	"
۵۶۵	۳۵۳۷	حاجی داؤد صاحب انصاری احمد گنج "	عہ	"
۵۶۶	۳۵۳۸	جناب محمد عبداللطیف صاحب زرگر مغلپورہ "	عہ	"
۵۶۷	۳۵۳۹	جناب محمد عبدالعزیز صاحب بن ساز مخدوم گنج "	۸ر	"
۵۶۸	۳۵۴۰	جناب فاکر داؤد علی صاحب "	عا	"
۵۶۹	۳۵۴۱	جناب عبدالمجید خانصاحب احمد گنج "	۴ر	"
۵۷۰	۳۵۴۲	جناب عبدالرشید صاحب محلہ شیخ صاحبان "	عہ	"
۵۷۱	۳۵۴۳	جناب فضل حق صاحب احمد گنج "	۸ر	"
۵۷۲	۳۵۴۴	جناب عبدالستار صاحب دوکاندار غفنفہ جامع مسجد "	۸ر	"
۵۷۳	۳۵۴۵	جناب اشرف علی صاحب پیشکار انوپ شہر "	عا	"
۵۷۴	۳۵۴۶	حاجی عظیم اللہ صاحب پیٹ بازار میرٹھ	۴ر	"
۵۷۵	۳۵۴۷	شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر نرنکے لی بازار "	عا	کتب وقفی بہی خواہ
۵۷۶	۳۵۴۸	حکیم عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ قاسمیہ عربیہ بلند شہر		
۵۷۷		ایصال ثواب سماۃ جمیلہ خاتون مرحومہ اہلیہ محمد احمد صاحب گورکھپوری	ص	"
۵۷۷	۳۵۶۲	جناب محمد ابراہیم صاحب کراوڈی محلہ مومن گڑھ شاہ بمبئی	۱۳ ۳ ہ	متفرق تعلیم
۵۷۸	۳۵۶۳	جناب محمد ایوب صاحب مدرس مدرسہ کیتا نگر بھاگلپور	۴۶×	"
۵۷۹	۳۵۶۶	جناب علی محمد و چھوٹا صاحب موضع نوڈا انکھانہ مظفر نگر	عہ	چرم قربانی
۵۸۰	۳۵۶۷	جناب سبحان خانصاحب نئی سڑک سلہٹ	صہ	عطاء
۵۸۱	۳۵۶۸	جناب احمد صاحب " "	۸ر	"
۵۸۲	۳۵۶۹	مولوی نفاست حسین صاحب موضع راجپور ڈاکخانہ رڑکی	للعہ	تبلیغ
۵۸۳	۳۵۷۰	حافظ موسی صاحب بودم تلعدار بلڈنگ بمبئی	۵ بحیثیت	زکوٰۃ
۵۸۴	۳۵۷۱	" " "	۸ر	امداد طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۸۵	۳۶۰۹	نمازیان صاحبان مسجد جامع بازار سالونیا امرتسر	۱۴ سہ	عطاء خصوصی
۵۸۶	۳۶۱۰	ایک صاحب خیر امام مسجد موضع راجہ سانسی "	ار	"
۵۸۷	۳۶۱۱	مولوی عبداللطیف صاحب سیالکوٹی فیض باغ لاہور	ے	"
۵۸۸	۳۶۱۲	شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب ولی محمد روڈ میوہ منڈی	صہ	"
۵۸۹	۳۶۱۳	حاجی میاں محمد صادق صاحب منجم باغبانپورہ	عہ	"
۵۹۰	۳۶۱۴	جناب حکیم خدا بخش صاحب " "	۱ر	"
۵۹۱	۳۶۱۵	منجانب مسجد جامع شیراں والہ دروازہ "	[illegible]	"
۵۹۲	۳۶۱۶	خانصاحب ڈاکٹر محمد خداداد صاحب مسلم روڈ قلعہ گوجر سنگھ	عا	"
۵۹۳	۳۶۱۷	ماسٹر احمد الدین صاحب فیض باغ لاہور	صہ	"
۵۹۴	۳۶۵۱	منشی عبدالرحمن صاحب ریاست ساپور	۵ر	رسالہ
۵۹۵	۳۶۵۲	جناب مولوی محمد سلیمان صاحب رودنپوری	للعہ	چرم قربانی
۵۹۶	۳۶۵۳	جناب غلام رسول صاحب کانسٹبل ۱۲۳ ملتان	۵عہ	متفرق صرف طلبہ
۵۹۷	۳۶۵۴	جناب نذیر احمد صاحب سپروائزر سٹی سرائے آفس کراچی	۵عہ	"
۵۹۸	۳۶۵۵	منجانب اہل خیر صاحبان مرسلہ مولانا کریم بخش صاحب لاہور	۵ے ۲	عطاء
۵۹۹	۳۶۵۶	" " " " "	للعہ ۱۲ر	زکوٰۃ
۶۰۰	۳۶۵۷	مولانا عطاء اللہ خانصاحب اناؤ	عا	رسالہ
۶۰۱	۳۶۵۸	جناب چودھری مختار احمد خانصاحب ریڈیو شملہ	عا	"
۶۰۲	۳۶۶۴	جناب محمد یسین خانصاحب قاضی واڑہ ریواڑی	۳ر	تعمیر و تنظیم
۶۰۳	۳۶۶۵	شیخ شمس الدین صاحب محلہ جمعداران "	۴ر	"
۶۰۴	۳۶۶۶	جناب مہربان علی ابن نظام احمد صاحب "	۸ر	"
۶۰۵	۳۶۶۷	رحمت اللہ و عظمت اللہ صاحبان سیداں "	عہ	"
۶۰۶	۳۶۶۸	جناب احمد علی و محمد صدیق و محمد صادق صاحبان "	۱۲ر	"
۶۰۷	۳۶۶۹	جناب عبدالکریم ولد رحمت اللہ صاحب تیار واڑہ "	۲ر	"
۶۰۸	۳۶۷۰	خلیفہ جمال الدین صاحب ریل بازار "	۳ر	"
۶۰۹	۳۶۷۱	میاں نور محمد صاحب پرچونیہ " "	۲ر	"
۶۱۰	۳۶۷۲	جناب عبدالرحیم ۔ رحیم اللہ صاحبان گوکل بازار "	۸ر	"
۶۱۱	۳۶۷۳	جناب ہدایت اللہ پسر نذیر احمد صاحب "	۴ر	"
۶۱۲	۳۶۷۴	جناب امیر الدین صاحب بالبر نجار واڑہ "	۲ر	"
۶۱۳	۳۶۷۵	عبدالغنی محمد صدیق صاحبان سرائے انج منڈی "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۴	۳۶۷۶	جناب محمد رمضان و مولا بخش صاحبان سرائے الہ منڈی ریواڑی	۵ر	تعمیر دفتر تنظیم
۶۱۵	۳۶۷۷	جناب محمد ابراہیم صاحب دلال " "	۲ر	"
۶۱۶	۳۶۷۸	جناب قادر بخش و بالو صاحبان " "	۲ر	"
۶۱۷	۳۶۷۹	جناب امام الدین صاحب نمبردار " "	۴ر	"
۶۱۸	۳۶۸۰	جناب مولا بخش صاحب " "	۲ر	"
۶۱۹	۳۶۸۱	جناب عبدالکریم صاحب حلوائی " "	۲ر	"
۶۲۰	۳۶۹۵	جناب مستری شرف الدین صاحب سبزی فروش	ے	زکوٰۃ بہی خواہان
۶۲۱	۳۷۸۶	جناب قاضی شفیق الدین صاحب کلانور ضلع روہتک	عہ	"
۶۲۲	۳۷۲۵	ملا شہاب الدین نظام الدین صاحبان دزی واڑہ ریواڑی	۲ر	تعمیر دفتر تنظیم
۶۲۳	۳۷۲۶	حاجی سلطان احمد صاحب "	۸ر	"
۶۲۴	۳۷۲۷	جناب یوسف علی صاحب گوکل دروازہ "	۸ر	"
۶۲۵	۳۷۲۸	جناب عبدالکریم صاحب فرزند لوکو مہر دروازہ "	۸ر	"
۶۲۶	۳۷۲۹	مشترک نجار دروازہ "	۲ر	"
۶۲۷	۳۷۳۰	جناب مولا بخش صاحب ثالیہ خیری بارہ بھولی	۸ر	"
۶۲۸	۳۷۳۱	جناب احمد علی صاحب سوداگر چرم متصل مسجد بیوپاریان	۲ر	"
۶۲۹	۳۷۳۲	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک ڈاکخانہ کلاں "	عہ	"
۶۳۰	۳۷۳۳	بابو عبدالرحمٰن صاحب " " "	عہ	"
۶۳۱	۳۷۳۴	سید حسین علی شاہ صاحب واچ میکر "	۲ر	"
۶۳۲	۳۷۳۵	جناب بدر الدین صاحب میتھلگر حویلی ساوریان "	۸ر	"
۶۳۳	۳۷۳۶	مشترک "	عہ	"
۶۳۴	۳۷۴۰	حاجی شیخ احمد بخش صاحب رئیس کلانور روہتک	عہ	"
۶۳۵	۳۷۴۱	جناب راؤ محمد سلیمان خانصاحب نمبردار " "	عہ	"
۶۳۶	۳۷۴۲	میر عباس علی صاحب ثالیہ پلول ضلع گوڑگانواں	۲ر	"
۶۳۷	۳۷۴۳	عبدالمجید صاحب ہیڈ مدرس میونسپلٹی اسکول نجیب آباد	عا	عطاء بہی خواہان
۶۳۸	۳۷۴۴	شیخ عظیم اللہ صاحب ٹھیکیدار محلہ مغل شاہ " "	عہ	"
۶۳۹	۳۷۴۵	منشی عبدالمجید صاحب محلہ مغل سرائے " "	عہ	"
۶۴۰	۳۷۴۶	منشی ضامن حسن خانصاحب محلہ مقبرہ " "	عہ	"
۶۴۱	۳۷۴۷	منشی محمود حسن صاحب قانونگو " "	عا	"
۶۴۲	۳۷۴۸	جناب تیجا ولد حاجی عبدالغفور صاحب کرتھوریا	عصہ	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۴۳	۳۷۴۹	جناب محمد قاسم صاحب پہلوان محلہ شیشگران کرتپور	۲ر	فنڈ طلبہ
۶۴۴	۳۷۵۰	جناب محمد اکرم صاحب معرفت خادم الاسلام میر محمد صاحب بالا	ما ر	زکوٰۃ
۶۴۵	۳۷۵۱	مولوی غلام سرور صاحب مدرس جنگی والا ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ	عہ	عطاء
۶۴۶	۳۷۵۳	جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب ابواسحاق روڈ لاہور	صہ	وظیفہ متعلمات
۶۴۷	۳۷۵۴	حکیم مقصود علیخاں صاحب حمایت نگر نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن	صہ	فنڈ طلبہ
۶۴۸	۳۷۵۵	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب محمد دیندار صاحب کبوٹو ضلع سورت	صہ	"
۶۴۹	۳۷۵۶	شیخ اللہ بخش صاحب قصبہ مجدی ضلع کبری	لعہ	زکوٰۃ
۶۵۰	۳۷۵۷	سردار میاں زوجہ محمد خانصاحب جاگیردار بھوپال	عہ	تبلیغ
۶۵۱	۳۷۵۸	جنابہ اسدی بیگم صاحبہ محلہ گڈھ "	عہ	"
۶۵۲	۳۷۵۹	منشی ہادی حسن خانصاحب لازم روبکاری "	۲ر	"
۶۵۳	۳۷۶۰	اہلیہ صاحبہ سید نور علی صاحب "	۱ر	"
۶۵۴	۳۷۶۱	جناب حبیب عبدالکریم صاحب "	۲ر	"
۶۵۵	۳۷۶۲	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر "	۲ر	"
۶۵۶	۳۷۶۳	جنابہ فاطمہ بی بی صاحبہ بر مکان محمد عاشق صاحب "	۱ر	"
۶۵۷	۳۷۶۴	ماسٹر محمد شفیع صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲ر	"
۶۵۸	۳۷۶۵	جناب شمشیر خانصاحب "	۲ر	"
۶۵۹	۳۷۶۶	میر دبیر و الانشاء قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب "	عہ	"
۶۶۰	۳۷۶۷	جناب عالی مرتبت مشیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب	ے	"
۶۶۱	۳۷۶۸	جناب امین الملک میر منشی سید منصب علی صاحب "	عا	"
۶۶۲	۳۷۶۹	مولوی عبدالرشید صاحب مسکین ہمشیرہ صاحب موصوف	۲ر	"
۶۶۳	۳۷۷۰	جناب محمد صدیق صاحب "	۲ر	"
۶۶۴	۳۷۷۱	حافظ محمد طاہر صاحب دفتر فنانس "	ے	چرم قربانی
۶۶۵	۳۷۹۳	جناب عنایت خانصاحب حکی قریہ بوجلہ بہاری دہلی	۴ر	"
۶۶۶	۳۸۱۶	مولوی محمد معصوم صاحب خوشاب ضلع سرگودہا	صہ	زکوٰۃ
۶۶۷	۳۸۱۷	جناب محمد موسیٰ صاحب گتہ دار ملکنڈہ حیدرآباد دکن	صہ	فنڈ طلبہ
۶۶۸	۳۸۱۸	جناب احمد دین صاحب امام مسجد مقام جھیانہ ڈاکخانہ ماچھیوال تحصیل ضلع جھنگ	۳ر	"
۶۶۹	۳۸۱۹	جناب نیاز احمد صاحب اینڈ سنز [illegible] بلوچستان	ما ر	زکوٰۃ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۷۱	۳۹۰۰	جناب سراج الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۳ر	عطایا، بہی خواہ
۶۷۲	۳۹۰۱	جناب سیٹھ سردار صاحب محلہ علی روڈ مالیگاؤں ضلع ناسک	عہ	〃
۶۷۳	۳۹۰۲	حافظ فضل الرحمن صاحب کھکی باڑہ دھولیہ	۱ر	〃
۶۷۴	۳۹۰۳	سیٹھ محمد ذکریا وحبیب صاحبان 〃 〃	للعہ	〃
۶۷۵	۳۹۰۴	خواجہ بشیر الدین صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل 〃	سے	〃
۶۷۶	۳۹۰۵	منجانب بزم حافظ و شعبہ تقریر 〃	للعہ	〃
۶۷۷	۳۹۰۶	جناب عبد الوہاب فتح محمد صاحب 〃	عا	〃
۶۷۸	۳۹۰۷	سیٹھ حاجی احمد عیسیٰ صاحب آگرہ روڈ 〃	عہ	〃
۶۷۹	۳۹۰۸	مولانا حکیم نجیب اللہ صاحب میونسپل طبیب 〃	عہ	〃
۶۸۰	۳۹۰۹	جناب غلام محمد صاحب تاجر عطر آگرہ روڈ 〃	عہ	〃
۶۸۱	۳۹۱۰	جناب نذر عباس صاحب میونسپل کونسلر سی پی 〃	عہ	〃
۶۸۲	۳۹۱۱	جناب ڈاکٹر رفیع الدین صاحب محلہ نئی چال 〃	عہ	〃
۶۸۳	۳۹۱۲	جناب بجو خاں محمد صاحب کھکی بازار جنیاول	عہ	〃
۶۸۴	[illegible]	جناب شیخ عباس صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۸۵	۳۹۱۴	جناب محمد اسحاق عبد الحق صاحب دادا میاں کا کھیت مالیگاؤں ضلع ناسک	عہ	〃
۶۸۶	۳۹۱۵	جناب فیض اللہ میاں صاحب نیل باغ 〃	عہ	〃
۶۸۷	۳۹۱۶	حافظ محمد صاحب امام مسجد محلہ کلال گلی دھولیہ	عا	زکوٰۃ بہی خواہ
۶۸۸	۳۹۱۷	جناب اہلیہ صاحبہ حکیم محمد سلیمان صاحب اجملی 〃	۲ر/عہ	تنظیم تعمیر وترمیم
۶۸۹	۳۹۱۸	حافظ محمد حنیف صاحب محلہ کلال گلی 〃	للعہ	تنظیم تعمیر وترمیم
۶۹۰	۳۹۱۹	سیٹھ عبد المجید صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۹۱	۳۹۲۰	سیٹھ محمد اسحاق و عبد الکریم صاحبان 〃 〃	عہ	〃
۶۹۲	۳۹۲۱	سیٹھ عبد الصمد عبد الکریم صاحبان 〃 〃	عہ	〃
۶۹۳	۳۹۲۲	جناب حاجی عبد الحی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۹۴	۳۹۲۳	جناب متولی محمد سلیمان صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۶۹۵	۳۹۲۴	جناب عبد الشکور محمد شفیع صاحب 〃 〃	عہ	〃
۶۹۶	۳۹۲۵	سیٹھ عبد الستار صاحب 〃 〃	عا	〃
۶۹۷	۳۹۲۶	حافظ محمد امین صاحب عرقاب 〃 〃	عا	〃
۶۹۸	۳۹۲۷	جناب عبد الرزاق کرامت صاحب 〃 〃	عا	〃
۶۹۹	۳۹۲۸	جناب محمد یحییٰ عبد الوہاب صاحب 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۰۰	۳۹۲۹	جناب عبد الحفیظ یوسف صاحب محلہ کلال گلی دھولیہ	عہ	تنظیم تعمیر وترمیم
۷۰۱	۳۹۳۰	جناب محمد یوسف صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۰۲	۳۹۳۱	جناب محمد ہارون حافظ محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۰۳	۳۹۳۲	جناب عبد القیوم سبحان صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۰۴	۳۹۳۳	حافظ یامین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۷۰۵	۳۹۳۴	جناب اہلیہ صاحبہ عبد اللہ صاحب ہوٹل والے 〃 〃	عہ	〃
۷۰۶	۳۹۳۵	جناب دادا میاں صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۰۷	۳۹۳۶	جناب نعمت اللہ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۰۸	۳۹۳۷	جناب محمد عباس محمد شفیع صاحبان 〃 〃	عہ	〃
۷۰۹	۳۹۳۸	جناب امام الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۱۰	۳۹۳۹	جنابہ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ حاجی عبد الغنی صاحب 〃	۲ر	〃
۷۱۱	۳۹۴۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب جواہر محلہ ولی پورہ 〃 〃	عہ	〃
۷۱۲	۳۹۴۱	جناب مقصود احمد منشی محمد یعقوب صاحب 〃 〃	۸ر	〃
[illegible]	۳۹۴۲	جناب حافظ محمد صاحب محلہ کلال گلی 〃	سے	〃
۷۱۴	۳۹۴۳	مولانا شمس الحق صاحب مولوی گنج 〃	عہ	〃
۷۱۵	۳۹۴۴	جناب ابواللیث حافظ بلال صاحب 〃 〃	عا	〃
۷۱۶	۳۹۴۵	جناب محمد شفیع صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۱۷	۳۹۴۶	جناب عبد الرحمن حافظ یٰسین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۱۸	۳۹۴۷	جناب محمد بشیر صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۱۹	۳۹۴۸	جناب حاجی محمد عبد الحلیم صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۲۰	۳۹۴۹	جناب ابواللیث عبد الواحد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۲۱	۳۹۵۰	جناب محمد عثمان صاحب محلہ کھکی باڑہ 〃 〃	۳ر للعہ	〃
۷۲۲	۳۹۵۱	مولانا اصغر حسین صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ منندرو پٹنہ	عا	رسالہ
۷۲۳	۳۹۵۲	جناب محمد ایوب حافظ محمد ذکریا صاحب بلوا گھاٹ جونپور	عہ	رسالہ
۷۲۴	۳۹۵۳	حاجی فقیر محمد صاحب ٹاٹا نگر	۲ر	قرض طلبہ
۷۲۵	۳۹۵۴	جناب عبد الحق صاحب بائجی اچھے جی باڑہ ہندوراؤ دہلی	۲ر	عطایا
۷۲۶	۳۹۵۵	سیٹھ محمد اسحاق صاحب حاجی حسنو محلہ کھکی باڑہ دھولیہ	سے	تنظیم تعمیر وترمیم
۷۲۷	۳۹۶۰	جناب سردار عبد الشکور صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۲۸	۳۹۶۱	جناب سردار جواہر صاحب 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲۹	۳۹۶۲	جناب ابو شمہ صاحب ہوٹل والے محلہ کھکی بازار دھولیہ	ت	تعمیر و تنظیم
۷۳۰	۳۹۶۳	جناب محمد عظیم صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۳۱	۳۵۶۴	جناب چمن صاحب محلہ بی چال 〃	عہ	〃
۷۳۲	۳۹۶۵	جناب حاجی عبد الحکیم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۳۳	۳۹۶۶	جناب سیٹھ عبد الجبار صاحب اکل کنواں 〃	عہ	〃
۷۳۴	۳۹۶۷	جناب محمد ایوب صاحب پیلی گلی 〃	عہ	〃
۷۳۵	۳۹۶۸	جناب مولا سیٹھ صاحب 〃	ما	〃
۷۳۶	۳۹۶۹	جناب عبد الحبیب صاحب ناسہ گلی 〃	عہ	〃
۷۳۷	۳۹۷۰	جناب پیر محمد صاحب بیڑی مرچنٹ 〃	عہ	〃
۷۳۸	۳۹۷۱	جناب غلام حسین صاحب نعلبند محلہ ملا باڑہ 〃	ما	〃
۷۳۹	۳۹۷۲	جناب حافظ عبد الحمید صاحب پیش امام قصاب باڑہ 〃	۸ر	〃
۷۴۰	۳۹۷۳	جناب عبد الشکور حبیب اللہ صاحب ڈرائیور 〃	عہ	〃
۷۴۱	۳۹۷۴	جناب محمد صدیق و محمد صاحب ہوٹل والے 〃	۸ر	〃
۷۴۲	۳۹۷۵	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب تاجر عطر 〃	۸ر	〃
۷۴۳	۳۹۷۶	جناب اکبر سیٹھ صاحب شاہدہ 〃	عہ	〃
۷۴۴	۳۹۷۷	جناب نور محمد صاحب محلہ دہتر باڑہ 〃	۴ر	〃
۷۴۵	۳۹۷۸	جناب منیجر صاحب سردار ہوٹل 〃	عہ	〃
۷۴۶	۳۹۷۹	جناب محمد ابراہیم صاحب سوت والے 〃	عہ	〃
۷۴۷	۳۹۸۰	جناب منشی عبد الجبار صاحب 〃	۴ر	〃
۷۴۸	۳۹۸۱	جناب قاضی رجب علی صاحب قصاب باڑہ 〃	۸ر	〃
۷۴۹	۳۹۸۲	جناب سیٹھ محمد یسین صاحب دلی پورہ 〃	عہ	〃
۷۵۰	۳۹۸۳	جناب عباس صاحب مال مرچنٹ 〃	عہ	〃
۷۵۱	۳۹۸۴	جناب سیٹھ عبد الرحمن صاحب کلال گلی 〃	عـــہ	〃
۷۵۲	۳۹۸۵	جناب یحییٰ صاحب محلہ قصاب پورہ 〃	۸ر	〃
۷۵۳	۳۹۸۶	جناب ایوب خدا بخش صاحب بی چال 〃	۸ر	〃
۷۵۴	۳۹۸۷	جناب محمد حنیف صاحب ڈرائیور 〃 〃	عہ	〃
۷۵۵	۳۹۸۸	جناب محمد امین محمد امیر صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۵۶	۳۹۸۹	جناب شعبان صاحب ڈرائیور 〃 〃	عہ	〃
۷۵۷	۳۹۹۰	جناب حاجی جمال الدین صاحب 〃	۸ر	〃
۷۵۸	۳۹۹۱	جناب حبیب میاں صاحب انصاری ہوٹل والا	۸ر	〃
۷۵۹	۳۹۹۲	جناب حافظ محمد صدیق صاحب محلہ مولوی گنج دھولیہ	۲ر	تعمیر و تنظیم
۷۶۰	۳۹۹۳	جناب محمد یسین صاحب محلہ پیلی گلی 〃	۴ر	〃
۷۶۱	۳۹۹۴	جناب محمد رمضان صاحب کلال گلی 〃	۴ر	〃
۷۶۲	۳۹۹۵	جناب میاں جی عبد الکریم صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۶۳	۳۹۹۶	جناب محمد اسحاق صاحب خلیفہ 〃 〃	عہ	〃
۷۶۴	۳۹۹۷	جناب رحمت اللہ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۶۵	۳۹۹۸	جناب محمد حسین صاحب دل دار 〃 〃	۲ر	〃
۷۶۶	۳۹۹۹	جناب عبد المجید صاحب موٹر ایجنٹ 〃 〃	۸ر	〃
۷۶۷	۴۰۰۰	جناب محمد امین صاحب موٹر ڈرائیور 〃 〃	۴ر	〃
۷۶۸	۴۰۰۱	جناب حافظ غفران صاحب امام مسجد قصاب باڑہ موتی تالاب	ے	〃
۷۶۹	۴۰۰۲	جناب محمد بشیر حبیب صاحب رسول پورہ 〃	عہ	[illegible]
۷۷۰	۴۰۰۳	جناب حاجی ملا محمد اسحاق صاحب	۸ر	〃
۷۷۱	۴۰۰۴	جناب سیٹھ محمد حنیف صاحب دادا میاں کا کمپاؤنڈ	ما	〃
۷۷۲	۴۰۰۵	جناب قاری فقیر محمد شاہ محمد صاحب 〃	عہ	〃
۷۷۳	۴۰۰۶	جناب محمد اکبر امیر صاحب	عہ	〃
۷۷۴	۴۰۰۷	جناب عبد المجید حافظ عبد الشکور صاحب دادا میاں کا کمپاؤنڈ	ما	〃
۷۷۵	۴۰۰۸	جناب محمد حسن صاحب سیٹھ محلہ نیا پورہ 〃	عہ	〃
۷۷۶	۴۰۰۹	جناب حافظ محمد یوسف صاحب 〃	عہ	〃
۷۷۷	۴۰۱۰	جناب مولانا محمد یوسف صاحب مدرس 〃	عہ	〃
۷۷۸	۴۰۱۱	جناب مولانا قاری محمود حسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۷۹	۴۰۱۲	جناب سیٹھ عبد العزیز صاحب موتی تالاب 〃	ے	〃
۷۸۰	۴۰۱۳	جناب سیٹھ شمس الدین حافظ رمضان صاحب نیا پورہ	عہ	〃
۷۸۱	۴۰۱۴	جناب حکیم حبیب اللہ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۸۲	۴۰۱۵	جناب محمد سعید بابو سیٹھ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۷۸۳	۴۰۱۶	جناب شیخ گلاب منیر محمد صاحب ملا باڑہ 〃	ما	〃
۷۸۴	۴۰۱۷	جناب محمد الیاس صاحب نیا پورہ 〃	عہ	〃
۷۸۵	۴۰۱۸	جناب سیٹھ عبد العزیز وزیر سردار صاحب 〃	ے	〃
۷۸۶	۴۰۱۹	جناب میر محمد عابد صاحب رسول پورہ	عہ	〃
۷۸۷	[illegible]	جناب احمد الہی بخش صاحب [illegible] گلی	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۸۸	۳۰۲۱	جناب سیٹھ عبدالواحد صاحب محلہ نیا پورہ مالیگاؤں	۴ر	عطا بہی خواہ	۸۱۷	۳۰۵۱	جناب بابو سردار صاحب محلہ قلعہ مالیگاؤں ضلع ناسک	۸ر	عطا بہی خواہ
۷۸۹	۳۰۲۲	جناب میانجی مقصود صاحب ؍؍ دادا میاں کا کھیت	عہ	؍؍	۸۱۸	۳۰۵۲	جناب میاں محمد سردار صاحب پوار گلی ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۷۹۰	۳۰۲۳	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب اسلام پورہ ؍؍	ے	؍؍	۸۱۹	۳۰۵۳	جناب حافظ عبدالرشید صاحب محلہ قلعہ ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
۷۹۱	۳۰۲۴	جناب الیاس صاحب ؍؍	۸ر	؍؍	۸۲۰	۳۰۵۴	جناب عبدالرحیم صاحب چونہ بھٹی ؍؍ ؍؍	ما	؍؍
۷۹۲	۳۰۲۵	منجانب قلعہ چھاپ بکارنگ کمپنی ؍؍	سـ٥	؍؍	۸۲۱	۳۰۵۵	جناب محمد ظفر صاحب نیا پورہ ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
۷۹۳	۳۰۲۶	جناب سیٹھ حاجی محمد عثمان صاحب نکار ؍؍	ما	؍؍	۸۲۲	۳۰۵۶	جناب محمد اسحاق عبدالشکور صاحب برکت پورہ ؍؍	ے	؍؍
۷۹۴	۳۰۲۷	حکیم جان محمد صاحب ہاشمی دواخانہ ؍؍	عہ	؍؍	۸۲۳	۳۰۵۷	جناب لال محمد صاحب ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
۷۹۵	۳۰۲۸	جناب سیٹھ رحمت اللہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب ؍؍	ے	؍؍	۸۲۴	۳۰۵۸	جناب عبدالمجید ولد دولال صاحب اسلام پورہ ؍؍	عہ	؍؍
۷۹۶	۳۰۲۹	جناب محمد مصطفیٰ حافظ امیر علی صاحب ؍؍	عہ	؍؍	۸۲۵	۳۰۵۹	جناب محمد صدیق محمد اسحٰق ملا صاحب نیا پورہ ؍؍	صہ	؍؍
۷۹۷	۳۰۳۰	منجانب مالیگاؤں فونڈلوس لمیٹڈ ؍؍	عـ٥	؍؍	۸۲۶	۳۰۶۰	جناب محمد ایوب بابو ملا صاحب اسلام پورہ ؍؍	عـ٥	؍؍
۷۹۸	۳۰۳۱	جناب حاجی عبدالغفور صاحب نیل باغ ؍؍	عہ	؍؍	۸۲۷	۳۰۶۱	جناب محمد حسن صاحب ریشم والے موتی تالاب ؍؍	۸ر	؍؍
۷۹۹	۳۰۳۲	جناب بابو موسیٰ صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍	۸۲۸	۳۰۶۲	جناب سیٹھ محمد یٰسین صاحب سپاری بازار	عـ٥	؍؍
۸۰۰	۳۰۳۳	از ریاست قلات بلوچستان	٥/۲	وظیفہ متفرقات	۸۲۹	۳۰۶۳	جناب مقبول صاحب شیخ ملاکا باڑہ ؍؍	۸ر	؍؍
۸۰۱	۳۰۳۴	جناب سمعیل محمد صاحب دیندار ڈاکخانہ کرل اڈ ضلع سورت	سـ٥	مد طلبہ	۸۳۰	۳۰۶۴	جناب عبدالعزیز صاحب اسلام پورہ ؍؍	عہ	؍؍
۸۰۲	۳۰۳۵	جناب محمد خلیل صاحب پیش امام گھاٹیا رلانسن کالونی	صہ	عطاء	۸۳۱	۳۰۶۵	جناب حافظ عیسیٰ صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۸۰۳	۳۰۳۷	جناب محمد حنیف فتح محمد صاحب نیل باغ مالیگاؤں	عہ	عطا بہی خواہ	۸۳۲	۳۰۶۶	جناب سیٹھ عبدالمجید صاحب محمد علی روڈ ؍؍	صہ	؍؍
۸۰۴	۳۰۳۸	جناب شیخ حمید شیخ چھوٹو صاحب اسلام پورہ ؍؍	ے	؍؍	۸۳۳	۳۰۶۷	جناب مسٹر آزاد صاحب انصاری نیا پورہ ؍؍	صہ	؍؍
۸۰۵	۳۰۳۹	جناب صوفی رحمت اللہ صاحب رسول پورہ ؍؍	عہ	؍؍	۸۳۴	۳۰۶۸	جناب حافظ عزیز الرحمٰن صاحب نیل باغ ؍؍	۱۱ر	؍؍
۸۰۶	۳۰۴۰	جناب محمد صابر عبدالستار صاحب ؍؍	صہ	؍؍	۸۳۵	۳۰۶۹	جناب منشی قدرت اللہ صاحب ؍؍	۸ر	؍؍
۸۰۷	۳۰۴۱	جناب مولوی حکیم محمد حسن صاحب فاضل دیوبند کلکتہ	سـ٥	؍؍	۸۳۶	۳۰۷۰	سیٹھ محمد صدیق محمد یعقوب صاحب نیا پورہ ؍؍	عہ	؍؍
۸۰۸	۳۰۴۲	جناب عبدالخالق محمد یوسف صاحب سپاری بازار	لعہ ۸ر	؍؍	۸۳۷	۳۰۷۱	جناب یوسف عبدالقدوس صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر	؍؍
۸۰۹	۳۰۴۳	جناب منجو میانجی صاحب نیل باغ ؍؍	عہ	؍؍	۸۳۸	۳۰۷۲	جناب لال محمد اسمٰعیل صاحب اسلام پورہ ؍؍	عہ	؍؍
۸۱۰	۳۰۴۴	جناب محمد صابر حاجی صفدر صاحب دادا میاں کا کھیت	عہ	؍؍	۸۳۹	۳۰۷۳	جناب حافظ عبدالکریم صاحب ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
۸۱۱	۳۰۴۵	جناب حافظ محمد لطیف صاحب ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍	۸۴۰	۳۰۷۴	جناب سیٹھ محمد عمر فتح محمد صاحب بیڑی مرچنٹ ؍؍	ے	؍؍
۸۱۲	۳۰۴۶	جناب حکیم عبدالغفار صاحب نیا پورہ ؍؍	صہ	؍؍	۸۴۱	۳۰۷۵	جناب شیخ احمد شیخ جان محمد صاحب ملا باڑہ ؍؍	عہ	؍؍
۸۱۳	۳۰۴۷	جناب محمد لطیف حاجی محمد یعقوب صاحب پوار گلی ؍؍	عہ	؍؍	۸۴۲	۳۰۷۶	جناب جمیل الرحمٰن صاحب الفت نیا پورہ ؍؍	عہ	؍؍
۸۱۴	۳۰۴۸	جناب مولا سیٹھ صاحب ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍	۸۴۳	۳۰۷۷	جناب عبدالقادر اسحٰق صاحب پھلدگی ؍؍	ما	؍؍
۸۱۵	۳۰۴۹	سیٹھ محمد صدیق صاحب بعنوان شبوز مرچنٹ ؍؍	عہ	؍؍	۸۴۴	۳۰۷۸	جناب عبدالعزیز صاحب نیا پورہ ؍؍	ما	؍؍
۸۱۶	۳۰۵۰	جناب عبدالکریم صاحب ؍؍	عہ	؍؍	۸۴۵	۳۰۷۹	مولوی محمد ایوب صاحب دادا میاں کا کھیت ؍؍	۴ر	؍؍

نمبر شمار	بہی کھاتہ نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۴۶	۳۰۸۰	جناب قاری عبدالرزاق صاحب اسلامپورہ مالیگاؤں ضلع ناسک	عہ	عطا بہی خواہ
۸۴۷	۳۰۸۱	جناب سندھو لال صاحب " " "	عہ	"
۸۴۸	۳۰۸۲	مولوی محمد الیاس صاحب فاضل دیوبند نیاپورہ "	عہ	"
۸۴۹	۳۰۸۳	حافظ محمد شفیع صاحب قصاب پورہ موتی تالاب "	۸ر	"
۸۵۰	۳۰۸۴	جناب محمد روزن اشرفی صاحب محلہ ٹنکار "	۸ر	"
۸۵۱	۳۰۸۵	جناب محمد ابراہیم صاحب نیاپورہ "	۸ر	"
۸۵۲	۳۰۸۶	ماسٹر محمد صدیق صاحب بندکا باڑہ "	عہ	"
۸۵۳	۳۰۸۷	ماسٹر عبدالحق صاحب چونہ بھٹی "	عہ	"
۸۵۴	۳۰۸۸	جناب ایوب صاحب ہوٹل والے نیاپورہ "	عہ	"
۸۵۵	۳۰۸۹	مولانا عبدالحی صاحب فاضل دیوبند " "	۱۲ر	"
۸۵۶	۳۰۹۰	سیٹھ عبدالواحد صاحب موٹر والے اسلامپورہ "	عہ	"
۸۵۷	۳۰۹۱	جناب محمد طاہر صاحب " "	۸ر	"
۸۵۸	۳۰۹۲	سیٹھ عبدالرحمن صاحب نیل باغ "	عہ	"
۸۵۹	۳۰۹۳	جناب خان صاحب عبدالرحیم صاحب ایم ایل اے "	سے	زکوٰۃ "
۸۶۰	۳۰۹۴	حاجی ولی محمد صاحب محلہ قلعہ "	ما	"
۸۶۱	۳۰۹۵	جناب عبدالکریم صاحب "	عہ	چرم قربانی
۸۶۲	۳۰۹۶	منجانب حاجی کمپنی "	ےعہ	تعمیر و ترمیم تنظیم
۸۶۳	۳۰۹۷	جناب بھگو سیٹھ صاحب محلہ موتی تالاب "	ےعہ	"
۸۶۴	۳۰۹۸	جناب محمد ایوب عبدالغفور صاحب موٹر اسٹینڈ "	صہ	"
۸۶۵	۳۰۹۹	حکیم محمد حسن صاحب خزانچی مدرسہ بیت العلوم "	سے	"
۸۶۶	۳۱۰۰	سیٹھ محمد یوسف - جان محمد صاحب سوداگران مرغی	ےعہ	"
۸۶۷	۳۱۲۰	جناب خدا بخش صاحب قرول باغ دہلی	ار	عطا "
۸۶۸	۳۱۲۵	جناب عبدالرزاق صاحب سبزی منڈی "	ار	"
۸۶۹	۳۱۳۰	جناب رحمت اللہ صاحب " "	ار	"
۸۷۰	۳۱۳۲	جناب غلام حیدر خاں صاحب قائم گنج بیرون ہوشیار پور دروازہ امرتسر	صہ	متفرق قرض طلبہ
۸۷۱	۳۱۳۳	سید انوار الحق صاحب محلہ کھوکر پور شہر گورکھپور	ےعہ	"
۸۷۲	۳۱۳۳	جناب سید معین الدین صاحب بوہرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	سے	زکوٰۃ
۸۷۳	۳۲۲۱	جناب امین الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	ار	عطاء نقد
۸۷۴	۳۲۲۲	جناب عبدالحفیظ صاحب باڑہ ہندوراؤ "	عہ	"
۸۷۵	۳۲۲۳	حافظ عبدالوہاب صاحب جامع مسجد "	عہ	چرم قربانی
۸۷۶	۳۲۲۵	جناب منشی برکت حسین صاحب مہر محرر تھانہ مسکہرہ ضلع ہمیرپور	عہ	عطاء
۸۷۷	۳۲۲۶	جناب مختار علی خاں صاحب خلف خان صاحب رسالدار پنشنر مرحوم کلانور خورد ضلع روہتک	صہ	زکوٰۃ
۸۷۸	۳۲۲۷	جناب مختار علی صاحب "	سے	عطاء
۸۷۹	۳۲۲۸	جناب اعزاز علی صاحب معرفت " " "	ما	رسالہ
۸۸۰	۳۲۳۷	جناب حاجی عبدالکریم صاحب پنشنر سیشن جج راجکوٹ کاٹھیاواڑ	مار	تعمیر دارالطلبہ
۸۸۱	۳۲۳۲	مولوی محمد یٰسین صاحب مبارکپور اعظم گڑھ	عہ	وظیفہ متفرق
۸۸۲	۳۳۱۳	جناب حبیب اللہ و عبدالواحد صاحبان " "	ما	"
۸۸۳	۳۳۱۴	حافظ جمیل الدین و حافظ قمرالدین صاحبان اسلحہ کشمیری دروازہ دہلی	مار	زکوٰۃ
۸۸۴	۳۳۱۵	جناب کریم بخش صاحب ضلع حاجی کلاں ڈاکخانہ	سے	"
۸۸۵	۳۳۱۶	جناب محمد شیر علی صاحب ڈاکخانہ پہلوان خاں تریسیال لدھیانہ	عہ	عطاء
۸۸۶	۳۳۱۷	جناب غلام حسین سلیمان البوصاحب سکونت مارکیٹ رنگون	۱۲ر	زکوٰۃ
۸۸۷	۳۴۴۰	شیخ منشی محمد صدیق صاحب چاندپور۔ بجنور	۸ر	عطاء
۸۸۸	۳۴۴۵	جناب حمید صاحب مفتی سرائے "	۲ر	"
۸۸۹	۳۴۴۶	جناب مستری کریم الدین صاحب محلہ بازار چاندپور بجنور	عہ	"

میزان آمدنی دوامی اوقاف ... للعہ
" دوامی بہی خواہان ... للعہ
" عمومی ... ۵
" طلباء بیرونی ...

(بقیہ صلا) جو بصدارت حضرت مولانا عزیرگل صاحب اسیر مالٹا منعقد ہوا تھا نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔

جوش و خروش۔ ملک کے مختلف حصوں سے پیہم جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے حضرت مولانا کو گرفتار کرکے ہندوستان کے طول و عرض میں بےچینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔ اور خوابیدہ مسلمانوں کو میدان عمل میں کود پڑنے کے لئے بیدار کر دیا ہے۔

طلبا، دارالعلوم کی مختلف اور کثیر التعداد انجمنوں کے جلسے بھی آئے دن حکومت کے اس اقدام کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہو رہے ہیں طلبۂ دارالعلوم نے طے کیا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہٗ کے معمول کو باقی رکھنے کے لئے ہر پنجشنبہ کو متعدد وفود دیوبند سے اطراف ملک میں جاکر حضرت کے مسلک اور نصب العین کی تبلیغ کریں اور مسلمانوں کو صحیح راہ عمل پر چلنے کی دعوت دیں۔ یہ وفود پنجشنبہ کو دیوبند سے روانہ ہو کر جمعہ کی تعطیل کو اس مقصد کے لئے صرف کریں گے اور شنبہ کو واپس آکر پورے ہفتہ اپنی تعلیمی مصروفیات میں منہمک رہا کریں گے۔ چنانچہ گذشتہ پنجشنبہ ۱۷ جمادی الاخریٰ کو اس پنجشنبہ کو اس قسم کے متعدد وفود مختلف مقامات پر پہنچکر کام کر رہے ہیں۔

گرفتاری کی تفصیلات۔ ہمارے پاس حضرت شیخ کی گرفتاری کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے بکثرت خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا بہت دشوار ہے۔ لہذا گرفتاری کی جو تفصیلات معلوم ہو سکی ہیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۹ جمادی الاخریٰ چہارشنبہ کا دن گذار کر ۱۰ بجے شب کی ٹرین سے حضرت مولانا مدظلہٗ تھنگ کی ہند و مسلم اتحاد کانفرنس کی صدارت کرنے کے لئے دیوبند سے روانہ ہوئے۔ سہارنپور کے قریب ٹپری اسٹیشن پر سب انسپکٹر پولیس نے جو پولیس کی ایک جماعت کے ساتھ تھا حضرت کو بیدار کرکے وارنٹ گرفتاری پیش کیا۔ سہارنپور اسٹیشن پر حضرت کو گاڑی سے اتار کر بذریعہ موٹر جیل پہنچا دیا گیا۔ جمعہ کو صبح ۵ بجے بذریعہ ہوڑہ میل مراد آباد لے گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ گرفتاری اس تقریر کی بنا پر عمل میں آئی ہے جو حضرت ممدوح نے جمعیۃ علما ضلع مراد آباد کی کانفرنس منعقدہ بچھرایوں میں فرمائی تھی۔ مقدمہ کی ایک پیشی مراد آباد جیل میں ہو چکی ہے اور دوسری پیشی کے لئے ۷ جولائی مقرر کی گئی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت مولانا نے ضمانت دینے اور مقدمہ کی کارروائی میں حصہ لینے سے ذاتی طور پر انکار فرما دیا ہے۔ حضرت کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے۔ اور بحمد اللہ تندرست اور خوش ہیں۔

۷ جولائی کو دوسری پیشی ہوئی ... پیش کردہ شاہد و نمبر جرح کیگئی۔ صفائی کے لئے ۱۸ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ (مرتب)

سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونے کی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ اسی ماہ جمادی الثانی کے ساتھ ختم ہو گیا لہذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ (عما) دو روپیہ ۵ رجب المرجب تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرما کر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند
سے
باضافہ محصول ڈاک
فی پرچہ ۳

سالانہ
چندہ
۲؎ دو
روپئے

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔
(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔
(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔
(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) — بابت ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۱ھ — شمارہ (۷)

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔
(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔
(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔ پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔
(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانے کی سعی فرما کر دو گونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم و مرتب رسالہ "دارالعلوم" دیوبند

(باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دفتر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

کوائف دارالعلوم

حضرت مولانا مدظلہٗ کے مقدمہ کا فیصلہ ۔ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہٗ کے مقدمہ کا فیصلہ ۲ جولائی ۴۳ء کو سنا دیا گیا۔ عدالت نے حضرت ممدوح کیلئے ۶ ماہ قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ اور عدم ادائگی جرمانہ کی صورت میں مزید چھ ماہ قید کی سزا تجویز کی۔ اور اے کلاس میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ۲۵ جولائی کو مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے مرادآباد میں حضرت کے ارادتمندوں۔ معتقدوں اور پروانوں کا ہجوم سابقہ تاریخوں سے بھی کہیں زیادہ تھا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں مرادآباد پہنچے ہوئے تھے۔ عام طور پر لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ فیصلہ بعد دوپہر سنایا جائیگا۔ چنانچہ ۱۲ بجے سے ہی جیل کے دروازہ پر ایک عظیم الشان مجمع اکٹھا ہوگیا تھا لیکن یکایک یہ معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ نے صبح ہی جیل میں پہنچکر حضرت مولانا کو اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اس خبر کی تصدیق ہونے پر مجمع منتشر ہوگیا۔ وکلاء نے جج کے سامنے اپیل کی درخواست پیش کی جو منظور کرلی گئی۔ اور پھر فوراً ہی ضمانت پر رہا کرنے کی درخواست پیش ہوئی۔ جج نے اسے بھی منظور کرلیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کے جج سے ملکر یہ بتانے پر کہ یہ مقدمہ ناقابل ضمانت ہے۔ جج نے اپنا پہلا حکم واپس لے لیا۔ اور اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے کہ مقدمہ قابل ضمانت ہے یا نہیں ۲۷ جولائی کی تاریخ مقرر کی۔ اور ۲۷ جولائی کو فاضل وکلاء کی بحث سننے کے بعد درخواست ضمانت نامنظور کردی۔ اور مقدمہ پر بحث کرنے کیلئے ۳۱ جولائی مقرر کی۔ ۳۱ جولائی کو بحث کامیابی کے ساتھ ختم ہوچکی ہے۔ اور فیصلہ کے لئے ۷ اگست مقرر ہوئی ہے۔

سزایابی کی خبر کا اثر ۔ حضرت مولانا مدظلہٗ کی سزایابی کی خبر نے حضرت ممدوح کے لاکھوں ارادتمندوں اور معتقدوں میں اضطراب اور بے چینی کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔ اور ہر جگہ رنج وغصہ کے ساتھ اس واقعہ پر اظہار خیال کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً دارالعلوم دیوبند میں اس خبر کو بے انتہا ملال کیساتھ سنا گیا۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم نے حضرت مہتمم صاحب اکابر اساتذہ اور دیگر ذمہ دار کارکنان دارالعلوم سے مشورہ کرنے کے بعد درس فوراً بند کرا دیئے۔ اور اسی وقت دارالحدیث کے وسیع ہال میں اساتذہ۔ طلبہ۔ ذمہ داران اور کارکنان دارالعلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے ایک نہایت ولولہ انگیز۔ عالمانہ تقریر فرماتے ہوئے طلبہ اور دیگر متعلقین دارالعلوم کو صبر وضبط کیساتھ اپنے مشاغل علمی میں منہمک رہنے اور حق تعالیٰ جل مجدہٗ سے اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی تلقین فرمائی۔ حضرت مہتمم صاحب اور جناب مولانا ابوالوفا صاحب ناظم تبلیغ دارالعلوم نے بھی پرجوش

تقریریں فرمائیں۔ اور حکومت کے اس فیصلہ کے متعلق ایک نہایت واضح تجویز بالاتفاق منظور کی۔

عظیم الشان جلوس - حضرت صدر مہتمم صاحب اور حضرت مہتمم صاحب کی منظوری سے بعد نماز عصر طلبہ کا ایک عظیم الشان جلوس زیر قیادت جناب مولانا محمد عثمان صاحب نبیرۂ حضرت شیخ الہندؒ۔ جناب مولانا ابوالوفا صاحب ناظم تبلیغ۔ جناب مولانا سلطان الحق صاحب ناظم کتبخانہ اور جناب منشی سید محمد شفیع صاحب ناظم دارالاقامہ روانہ ہوا۔ جلوس اتنا مرتب، مہذب اور عظیم الشان تھا کہ دیوبند کی تاریخ میں اس کی نظیر موجود نہیں ہے حکومت نے بھی پہلے ہی سے کثیر تعداد میں مسلح اور غیر مسلح پولیس اور فوج مختلف اضلاع سے بلاکر دیوبند میں جمع کر رکھی تھی۔ چند حکام ضلع بھی موجود تھے۔ لیکن جلوس باوجود غیر معمولی جوش وخروش کے نہایت متانت ووقار اور شوکت وشان کے ساتھ مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا منصفی، ڈاکخانہ تحصیل اور کوتوالی کے سامنے سے ہوکر مغرب کے وقت دارالعلوم میں واپس پہنچ گیا۔ راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ نمائندگان حکومت نے بھی حالات کی نزاکت کا پوری طرح اندازہ کرکے اپنی طاقت کا کوئی مظاہرہ کسی مقام پر نہیں کیا۔ جلوس کی شائستگی اور ڈسپلن کو دیکھ کر ہر اپنے اور پرائے کی زبان سے کلمات تحسین وآفرین نکل رہے تھے۔ جلوس کو اس طرح مرتب کیا گیا تھا کہ ہر ملک اور ہر صوبہ کے طلبہ یکے بعد دیگرے اپنے امتیازی نشانوں اور موٹوؤں کے ساتھ صف بندی کئے ہوئے تھے۔ ہر ملک اور ہر صوبہ کی صفوں کے دونوں طرف انھیں میں کے چند طلبہ نظم اور ڈسپلن کی نگرانی کر رہے تھے اور حضرات قائدین جلوس کی ہدایات کی فوری تعمیل کراتے تھے۔ اتنا لمبا جلوس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک زنجیر میں بندھا ہوا ہے۔ اگر زنجیر کے ابتدائی سرے کو حرکت دی جاتی ہے تو آن کی آن میں اخیر تک وہ حرکت یکساں طور پر محسوس کرلی جاتی ہے۔ دراصل نظم وڈسپلن کے اس حیرت انگیز مظاہرہ میں قائدین کی قابلیت اور منتظمین جلوس کے حسن انتظام کے علاوہ خود طلبۂ دارالعلوم کی طبعی شائستگی اور اعلیٰ جذبۂ اطاعت کو بھی بہت بڑا دخل ہے۔ حضرت صدر مہتمم صاحب مدظلہٗ اور دوسرے اکابر اپنے طلبہ کی شائستگی اور نظم پسندی کے اس مظاہرہ کو دیکھ کر بہت زیادہ مسرور نظر آتے تھے۔

اسباق دورۂ حدیث - حضرت مولانا مدظلہٗ کی اسارت کے بعد دارالعلوم کے داخلی نظام سے متعلق سب سے زیادہ اہم اور پیچیدہ مسئلہ بخاری شریف اور ترمذی شریف کے اسباق کے انتظام کا تھا۔ جن کا درس حضرت مولانا مدظلہٗ دیتے تھے۔ الحمدللہ کہ ادارۂ اہتمام اور اکابر اساتذہ کے تدبر اور اخلاص سے یہ مسئلہ بھی حسن وخوبی کے ساتھ طے پاگیا۔ قرار پایا کہ اپنے اسباق کے علاوہ حضرت مولانا مدظلہٗ کے تمام اسباق بھی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مدظلہٗ پڑھائیں۔ چنانچہ آنمدوح نے غایۃ درجہ اخلاص

اور للہیت کے ساتھ ذمہ داران دارالعلوم کے فیصلہ کے مطابق اس عظیم المرتبت بار کو اپنے کندھوں پر اٹھانا قبول فرمالیا اور کتب مذکورہ کا درس شروع کردیا۔ طلبۂ دورۂ حدیث ذوق وانہماک کیساتھ مصروف درس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مدد فرمائے۔ اور سب کو اپنے فضل وانعام سے نوازے۔

ایک غلط خبر کی تردید۔ بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ حضرت شیخ مدظلہٗ کی گرفتاری اور سزایابی پر احتجاج کرنے کے سلسلہ میں حکومت یو۔ پی نے دارالعلوم کے بہت سے طلبہ کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ خبر صحیح نہیں ہے۔

امتحان سالانہ۔ حسب معمول اس سال بھی سالانہ امتحانات تقریری ۱۷ رجب سے اور امتحانات تحریری یکم شعبان سے شروع ہوجائیں گے۔ ناظم صاحب امتحانات نے امتحان کا نظم ونسق شروع فرمادیا ہے۔ طلبہ شب وروز امتحان کی تیاری میں مصروف نظر آرہے ہیں۔ اور ایک خاص قسم کی پرسکون جدوجہد ہر طرف نمایاں ہے لیکن حضرت شیخ مدنی مدظلہٗ کی کمی شدت کیساتھ محسوس کیجارہی ہے

تبلیغی سرگرمیاں۔ شعبۂ تبلیغ جناب مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری کی نگرانی میں مفید خدمات انجام دے رہا ہے دیہات کے ناواقف مسلمانوں کی اصلاح وہدایت کا بھی خاص نظم قائم کیا گیا ہے، جسپر سرگرمی کے ساتھ عملدرآمد ہورہا ہے قصبات اور شہروں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ خود ناظم صاحب تبلیغ بھی ملک کے مختلف حصوں کے دورے کرکے تبلیغ دین کا ایک بلند معیار قائم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دین کے لئے اس شعبہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ امید ہے کہ ارباب اخلاص وثروت دارالعلوم کے تبلیغی نظام کو مستحکم اور وسیع بنانے میں اعانت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

مخلصین کا شکریہ۔ غلہ کی کمیابی کے سابقہ تجربہ کی بنا پر اس سال فصل ربیع کے موقع پر حضرات اکابر دارالعلوم نے مخلصین دارالعلوم سے اپیل کی تھی کہ وہ دارالعلوم کے لئے ایک سال کی ضرورت کے مطابق غلہ کا انتظام کردیں۔ الحمد للہ کہ مخلصین دارالعلوم نے اس اپیل کو قبولیت کے کانوں سے سنا اور قریب کے جن اضلاع میں دارالعلوم سے حضرات سفراء کو فراہمی غلہ کے لئے بھیجا گیا تھا ان کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اکابر اور خدام دارالعلوم ان تمام مخلص حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اجل مجدہٗ ان کے اخلاص میں اضافہ فرمائے اور ان کے اعمال حسنہ کو قبول فرماکر توفیق مزید سے نوازے۔ خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل حضرات معاونین کا شکریہ ادا کرنا ہم اپنے ذمۂ ہمت پر ضروری سمجھتے ہیں۔

ضلع میرٹھ۔ (کٹھور) حکیم شفیق احمد صاحب۔ حافظ محمد عمر صاحب (رادھنہ) چودھری عباس حسین صاحب۔ چودھری توصیف حسین صاحب صوفی عبدالمجید صاحب۔ چودھری مقصود علی صاحب نمبردار (بڑا گاؤں) چودھری مظہر حسن خانصاحب (شونددت) مولوی عبداللہ صاحب۔ حافظ سرفراز علی صاحب (سرادنی) منشی ماشاء اللہ خانصاحب (اجراڑہ) حکیم مشتاق احمد صاحب۔ چودھری عبدالکریم صاحب۔ مولوی محمد ذکریا صاحب

ضلع سہارنپور۔ (راجوپور) حکیم افضال احمد صاحب۔ حاجی احمد علیخان صاحب (پھلاس) علیم الدین صاحب نمبردار۔ نذیر احمد صاحب

کھیا ۔ عبدالعزیز صاحب صدر ۔ چودھری تراب الدین صاحب (مانکی) مشتاق احمد صاحب کھیا (باندولی) مولوی محمد ابراہیم صاحب (نہڑہ) حافظ سلطان احمد صاحب (خانپور) منشی فہیم الدین صاحب (گنگوہ) حافظ محمد یعقوب صاحب (نکوڑ) مولوی محمد محمود صاحب میرٹھی (آنبھ) مولوی رفیق احمد صاحب ۔ حافظ عبداللطیف صاحب (تھولہ) حکیم ظفر احمد صاحب ۔ منشی نادر علی صاحب (تیترون) مولوی محمد ریاض صاحب ۔ نذیر محمد صاحب نمبردار (لودی پور) حافظ طفیل احمد صاحب ۔ حاجی امداد علی صاحب (دبکورہ) حافظ منظور احمد صاحب ۔ چودھری حبیب احمد صاحب (دودھ گڑھ) حاجی دوست محمد صاحب ۔ حافظ حبیب احمد صاحب ۔ قطب الدین صاحب ابن فتح محمد صاحب (دھجیڑہ) مولوی محمد حیات صاحب فاضل دارالعلوم، چودھری بشیر احمد صاحب (پٹھانپورہ) حافظ مہربان خانصاحب (رامپور منہاران) حکیم قاضی احتشام الدین صاحب ۔ حکیم عبدالحمید صاحب ۔ سید سلیمان صاحب نمبردار (چکوالی) عبداللہ صاحب کھیا (تاجری) امام صاحب مسجد (آمر پور) امام صاحب مسجد ۔

ضلع مظفرنگر (گکردلی) حافظ محمد طیب صاحب (جھوارہ) ملا محمد حسین صاحب ۔ محمد امان الدین صاحب (سمبھل ہیڑہ) ملا محمد یعقوب صاحب (کھیڑہ) حکیم محمد حنیف صاحب ۔ ملا عبدالقادر صاحب (سیکری) مولوی محمد عیسیٰ صاحب ۔ حافظ ابوالحسن صاحب رئیس احمد صاحب ۔ منشی محمد مدنی صاحب (کیرانہ) مولانا احمد اللہ صاحب فاضل دیوبند ۔ مولوی محمد عمر صاحب فاضل دیوبند ۔ مولوی مسیح الزماں صاحب فاضل (محمدپور) حاجی شادی صاحب ۔ مولوی فتح محمد صاحب (کھرگان) حاجی نصیب احمد صاحب ۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۔ سراج الدین صاحب (گڑھی بیسک) حافظ عبدالرحمن صاحب (تاناماجرا) توکل شاہ صاحب (بسیرا) حافظ نظام الدین صاحب (منامرزہ) حافظ حبیب الرحمن صاحب (بھوررا) نور محمد صاحب ظفر احمد صاحب ۔ نصیب الدین صاحب (ٹھیرا) ملا نصیب الدین صاحب ۔

ضلع بجنور ۔ (سیوہارہ) مولوی حاجی حبیب الرحمن صاحب (سہسپور) منشی خلیل الرحمن صاحب ۔ مولوی محمد فاروق صاحب (نیندڑو) منشی عبدالعزیز صاحب (اتھائیں شیخ) حافظ بشیر حسین صاحب ۔ منشی ظفر احمد صاحب (نہٹور) قاضی سید حسن صاحب (ستارہ والا) حکیم شوکت علی صاحب (اکبرآباد) حکیم محمد ابراہیم صاحب (آدمری) شیخ کمال الدین صاحب (کوٹ قادر) محمد یسین خانصاحب ۔

حضرات مذکورہ بالا و دیگر مخلصین دارالعلوم کی سعی سے قلت وقت کے باوجود مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غلہ کی ایک معتدبہ مقدار فراہم ہوگئی ۔ ہمیں امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ فصل پر ان حضرات کی بروقت توجہ سے دارالعلوم کے لئے خاطرخواہ مقدار میں غلہ فراہم ہوسکیگا ۔ جن بزرگوں اور دوستوں نے خرید غلہ کے لئے نقد امداد فرمائی ہے انکا بھی بصمیم قلب شکریہ ادا کیا جاتا ہے ۔ حق تعالیٰ جل مجدہٗ ان مساعی و نیت اور مخلصین کے مقاصد دارین کو پورا فرمائے ۔

لیلۃ البرات یا شب برات

(از حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ)

اوقات و ایام عبادت۔ تمام مذاہب نے خاص خاص عبادتوں کے لئے خاص خاص اوقات بتائے ہیں۔ اگر یہ نہ کہا جائے کہ عبادات اور روحانیت کے سلسلہ میں بھی کوئی موسم خزاں ہے۔ تو یہ ضرور کہنا پڑیگا کہ سلسلۂ روحانیت میں موسم بہار آیا کرتی ہے۔ روزوں کی تعلیم کے متعلق فرمان الٰہی کے الفاظ یہ ہیں۔

کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم	تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے۔

گویا سال بھر میں کچھ دن ایسے ضرور آتے ہیں کہ ان میں روزے رکھنا روحانیت کے لئے مفید ہے۔ اور اس درجہ مفید کہ اگر نہ رکھے جائیں تو روحانیت تباہ ہو جائے۔ گویا فصل گل میں شجر گل کو کسی کمرہ میں بند کر دیا جائے یا اس کو تشنہ رکھا جائے۔ اسی طرح مخصوص طور پر کچھ دن کچھ راتیں تمام مذاہب میں متبرک مانی جاتی ہیں۔ ان ایام۔ یا لیالی میں عبادت کو روحانیت کے لئے بہت زیادہ مقوی اور مفید تسلیم کیا جاتا ہے۔

لیلۃ البرات (شب برات) جس کے متعلق یہ مقالہ سپرد قلم ہو رہا ہے ایک متبرک شب ہے جس میں عبادت کرنے کو بہت مفید بتایا گیا ہے (اس کے فوائد اور فضائل کی تفصیل آگے آئے گی)

اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی امتوں کو اور بالخصوص امت اسلامیہ کو اس لازوال عالم کے فصل گل۔ موسم بہار اس کی بارش اور برسات اس کے "سیزن" اور ایام ترقی وغیرہ کی خبر دی۔

عید۔ بقرعید۔ عرفہ۔ جمعہ۔ رمضان۔ عاشوراء۔ محرم۔ دوشنبہ۔ جمعرات کے فضائل اسی عالم قدسی کی خاص خاص فصلوں اور خاص خاص اوقات کی اطلاع ہے۔

اختلاف کے وجوہات۔ ایک برمحل سوال ہے کہ موسم بہار ایک ہی ہوتا ہے۔ وہ ہندو اور مسلمان کیلئے مختلف نہیں۔ اور اگر جغرافیائی اعتبار سے وہ مختلف بھی ہوتا ہے تو سلسلۂ روحانیت جغرافیائی تقسیم سے بلند و بالا ہے پھر متبرک اوقات یا مہینوں کے متعلق مذاہب کا اختلاف کیوں ہے؟ اس کے چند وجوہات ہیں۔

(۱) اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ چنانچہ اس کی کوئی عبادت کسی موسم پر نہیں۔ اوقات پر نمازوں کا مدار بیشک ہے مگر طلوع و غروب کے بموجب اوقات نماز میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

لیکن دنیا کا ہرایک مذہب عالمگیر نہیں ہوا۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام انسانوں کے ایک خاص طبقہ۔ بنی اسرائیل کے گھر کو نجات دلانے کیلئے تشریف لائے۔ موسیٰ علیہ السلام کی پوری عمر بنو اسرائیل ہی کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے میں اور پھر اسی جماعت کی اصلاح و تربیت میں صرف ہوگئی۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے انبیاء علیہم السلام۔

لہٰذا ممکن ہے کہ اُن اقوام کے لئے اُن کے جغرافیائی حدود کا لحاظ کرتے ہوئے یا کسی اور وجہ سے کچھ اوقات مقرر کئے گئے ہوں جو ہمہ گیر نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس عالمگیر مذہب میں اون کو نہیں لیا گیا۔

(۲) فطرت نے جس طرح اوقات کے لئے ایک نہایت سادہ اصول صبح۔ شام۔ دوپہر۔ وغیرہ کا مقرر کیا ہے جو آفتاب کے طلوع و غروب کے تابع رہتا ہے۔ اسی طرح مہینوں اور برسوں کے لئے چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا ایک نہایت سادہ اور صاف اصول بتا دیا ہے۔ جو ہر ایک قوم۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ کے لئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔

لیکن فطرت کے کاموں میں دخل دینے کا انسان کو خاص شوق ہے۔ اس نے صرف موسم کی تبدیلی کے بجائے قمری حساب کے بجائے شمسی حساب ایجاد کیا۔

شمسی حساب کے ایجاد میں ہر ایک قوم اور ملک نے نیا نیا طریقہ اختیار کیا۔ مجوس۔ ہنود اور یوربین اقوام کے طریقے ہمارے سامنے ہیں جو ہر ایک دوسرے سے جدا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ خداوندی مذہب۔ بکرماجیت۔ منو۔ یا کسی مجوسی یا یوربین تقویم ساز کا محتاج نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہبی تعلیمات ان زائچوں۔ پتروں اور تقویمات پر موقوف ہوں۔ تو لامحالہ وہ مذہب کسی خاص ملت اور کسی خاص قوم کے لئے ہوگا۔ بین الاقوامی اور عالمگیر نہیں ہوگا۔ ورنہ وہ مذہب خود ساختہ ہوگا۔ الہامی نہیں ہوگا۔ غور فرمائیے یورپ کا رہنے والا۔ ہولی اور دیوالی کب منائیگا۔ اور جو انگریزی مہینوں کے حساب کو نہیں مانتا وہ کرسمس ڈے گڈ فرائی ڈے وغیرہ کی رسومات کیسے ادا کرے گا۔

تاہم انگریزی حساب میں سہولت ہے۔ مگر ہندی مہینے تو ہمیں ہر سال پنڈتوں اور جوتشیوں کا محتاج بنائے رکھتے ہیں۔ اور پھر کیا ثبوت کہ جو کچھ انھوں نے طے کیا ہے وہ درست ہی ہے۔

اور جبکہ انگریزی مہینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بہت بعد ایجاد ہوئے تو یہ خود دلیل ہے کہ مذہبی رسومات ان تاریخوں کے بموجب ادا نہیں ہوتیں جن تاریخوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ادا کی تھیں۔

اسی تقویم شمسی کا اثر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو یہود مدینہ ماہ ربیع الاول میں عاشوراء محرم[۱] منا رہے تھے

[۱] یعنی محرم کی دس تاریخ۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس تاریخ کو تاریخ ماتم قرار دے لیا گیا۔ ورنہ یہ تاریخ وہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو فرعون سے اسی تاریخ میں نجات ملی تھی فرعون ہلاک ہوا تھا۔ اور قوم موسیٰ نے آزادی حاصل کی تھی۔ یادگار فتح کے طور پر اس تاریخ پر یہودی روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کی فتح پر مسرت کرنے اور ان کے شکریہ میں روزہ رکھنے کا ہمیں زیادہ حق ہے کیونکہ مسلک موسیٰ اور ان کے نصب العین کے سچے حامل ہم ہی ہیں۔ لہٰذا حضور نے بھی اس تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اسی قسم کی تحریفات ہیں جنکی بنا پر اس کمی بیشی کو جو مصنوعی تقویمات کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ "زیادتا فی الکفر" فرمایا گیا ہے۔ "انما النسی زیادۃ فی الکفر"

انسان کی اس دخل اندازی کے باعث مذہبی رسومات کی تاریخ دلیں اختلافات کا ہو جانا انسان ہی کا قصور ہے نہ کہ مذہب کا۔

(۳) مذہبی طبقہ کی دخل اندازی دوسری طرح ہوتی ہے۔

مثلاً خیال کیا گیا کہ متبرک رات کو بیدار رہنے کا حکم مذہب نے دیاہے۔ اب اس مذہب کا کوئی ولی یا بڑا پیشوا مر گیا انھوں نے اس کی وفات کی رات کو شب وصال قرار دیکر ایصال ثواب کیلئے اور اس بزرگ کی روح سے فیض حاصل کرنیکی خاطر عبادت شروع کردی۔ رفتہ رفتہ یہ رات بھی ایک مذہبی رسم بن گئی۔ اور بسا اوقات یہ اختراعی رسم اپنی شان و شوکت اور محبوبیت و پسندیدگی عام میں مذہب کی تلقین فرمودہ رسم سے بھی بڑھ گئی ہے۔ حتیٰ کہ عوام الناس کے ذہنوں سے اصل تعلیم محو ہو گئی نقل باقی رہ گئی۔ آج ہم بزرگوں کے عرسوں کو دیکھ کر اس تحریف کا اندازہ کر سکتے ہیں جو دوسرے مذہب والوں نے کی۔

بسا اوقات شوق عبادت میں فرمان الٰہی پر کچھ اضافہ کرکے اصل کو بدل دیا گیا اور اعتدالی چیز کو جو افراط و تفریط سے پاک تھی۔ غیر معتدل اور دماغی اختراع بنا لیا گیا۔

(۴) شاہجہاں بادشاہ کا عہد حکومت ہے جنت نشان ہندوستان دولت و ثروت کے جھولوں میں جھول رہا ہے ہر جگہ عیش و نشاط کا دور دورہ ہے۔ جبکہ مردہ ہڈیوں کو دفن کرنے کے لئے تاج محل جیسا اعجوبہ روزگار روضہ بنایا جاتا ہو۔ شاہانہ جلوس کے لئے تخت طاؤسی کی ساخت ہو رہی ہو۔ ایک ایک شادی کے موقعہ پر لاکھوں روپیہ لٹایا جاتا ہو۔ ہر سال دو مرتبہ بادشاہ، شاہزادے، شاہزادیاں اور بادشاہ بیگم۔ سونے۔ ریشم وغیرہ چیزوں سے بارہ بارہ مرتبہ تولے جاتے ہوں اور پھر یہ تمام قیمتی اجناس فقراء ملک کو تقسیم کردی جاتی ہوں۔ تو کیا وجہ ہے کہ شب برات جیسی مقدس شب کا احترام شاہانہ شان کے ساتھ نہ کیا جائے

شب برات آئی۔ شاہی خدام نے چراغاں کی۔ بادشاہ دین پناہ شادکام شدند۔ و پسند فرمودند۔ اور جبکہ ہندو اپنے جھوٹے مذہب کے جھوٹے تیوہار "دیوالی" کے موقعہ پر سیکڑوں من تیل پھونک ڈالیں۔ ہولی کے موقعہ پر جگہ جگہ آگ لگائیں تو کیا مسلمان ہندوؤں سے کم ہیں۔ یا ان کا مذہب جھوٹا ہے۔ یا ان کو اپنے مذہب سے محبت نہیں۔ یہ اس مذہبی رسم کو ہندوؤں سے زیادہ شان و شوکت منائیں گے۔

ہندو بزدل اور کنجوس صرف دیوں کو جلا دیتا ہے۔ مسلمان بہادر اور سخی آتشین کھیلوں سے کھیلیگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبند جیسے مذہبی اور "وہابی" قصبہ میں بھی شب برات کو وہ دھوم کہ خدا کی پناہ۔ دو ٹولیاں آپس میں

واقعی طور پر میدان جنگ کے حریف بنکر ایک دوسرے کے سامنے آتی ہیں۔ اور جب تک کوئی فریق پسپا نہ ہو اسپر آگ برسائی جاتی رہتی ہے۔

وہ علماء دیوبند جو ہندوستان بھر میں بدعتوں کا انسداد کرتے ہیں ان منچلے نوجوان سے عاجز ہیں۔

یہ ہے انسانی تفنن جو ہر قسم کی احتیاط کے باوجود اسلام کی اس مقدس شب میں داخل ہو گیا۔

مذہبی تعلیم سے علیحدہ ہو کر کوئی سنجیدہ انسان اس خرافات پر نظر ڈالے تو کیا وہ نفرت نہ کرے گا۔ اور شب برات سے اپنی برات کا اظہار نہ کرے گا۔ یہ ہے مذہبی رسوم اور اس کی تاریخوں میں اختلاف کا جو تھا سبب یعنی انسان اپنے دماغی اختراعات کی اتباع کرتے ہوئے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ مذہبی چیز نہایت بھیانک اور قابل نفرت بن جاتی ہے۔

سنجیدہ طبقہ اگر مذہب سے واقف نہ ہو تو اس کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔

حلوا۔ ممکن ہے کسی بزرگ نے شب بیداری میں عبادت کی سہولت کے لئے ہلکی غذا کے طور پر "ہریسہ"[۱] تناول فرمایا ہو۔ جس کو اردو میں "حریرہ" کہتے ہیں۔ مریدوں کو حضرت شیخ کی سنت کی اتباع ضروری تھی۔ مگر نہ اس درجہ پر کہ بلا کسی چاشنی کے فقط "حریرہ" کھا لیا جائے۔ لہذا اس میں گھی ڈالکر اس کو حلوے کی شکل دیدی گئی اور یہ حدیث بھی ان کو مل گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا پسند فرماتے تھے۔ اگرچہ اس طرف توجہ نہ کی کہ حضور کے زمانہ میں عموماً جو کا آٹا بے چھنا کھایا جاتا تھا چھلنی ایجاد نہ ہوئی تھی یا ان حضرات کے ہاں چھلنیاں نہ تھیں۔ بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کے مطابق جو کے آٹے کی بھوسی پھونک سے اڑدی جاتی تھی اور پھر اس کو گوندھ کر پکا لیا جاتا تھا۔

بہرحال زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں حلواء کی شکل کچھ بھی ہو۔ اس وقت تو لفظ حلوا نہایت مرغوب تھا۔ اسی کو اختیار کر لیا گیا۔ کسی ظریف نے اس میں ایک ظرافت کا اور اضافہ کر دیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک اس تاریخ کو شہید ہوا تھا۔ لہذا حضور نے حلوا استعمال کیا تھا۔ دندان مبارک شہید کرانے کی سنت پر اگر عمل دشوار ہے تو کیا حلوا کھانا بھی دشوار ہے۔ لہذا جس پر عمل ہو سکے آخر اس کو کیوں ترک کیا جائے۔

مگر یہ نہ خیال کیا کہ اگر واقعی حضور نے (صلی اللہ علیہ وسلم) دندان مبارک کی شہادت پر حلوا تناول فرمایا تھا

---

[۱] عربی سنتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شوق سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ آٹے کو بھون کر اس میں پانی ڈالکر پکایا جائے اور اسکو ایسا رقیق رکھا جائے کہ پیا جا سکے۔ یہ ہریسہ ہے۔ اس کو غالباً شیریں کر لیا جاتا تھا۔ اردو میں اسی کو "حریرہ" کہتے ہیں ۱۲۔

[۲] عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ "ما کانت لنا مناخیل" ہمارے یہاں چھلنیاں نہ تھیں ۱۲

اور بالفرض وہ حلوا اسی قسم کا مکلف حلوا تھا تو کیا اس کی تاریخ یہی تھی؟

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ دندان مبارک جنگ احد میں شہید ہوا تھا۔ جنگ احد ماہ شوال میں ہوئی تھی۔ نہ کہ شعبان میں۔ تاریخ بھی پندرہ نہیں تھی بلکہ ۷ رتھی۔

مساجد میں اجتماع - فرض نمازوں کی ادائیگی فرض ہے۔ ان کی ادائیگی میں کوتاہی قانوناً جرم ہے لہذا سب کے سامنے ادا کرنا ضروری ہے۔ اور پھر اجتماع۔ اتحاد۔ وغیرہ کا جس قدر مظاہرہ ہو۔ شرعاً پسندیدہ ہے۔ چنانچہ اذان جماعت امام وغیرہ ضروری قرار دئے گئے لیکن نفل نمازیں جو انسان کے اختیار اور اس کی مرضی پر موقوف ہیں۔ وہ صرف اس کی انفرادی عبادت ہے۔ نہ اس کے ترک پر اعتراض کیا جا سکتا ہے اور نہ کرنے کے وقت مظاہرہ -

بلکہ صرف اور صرف رب معبود کے ساتھ اپنے تعلق کو استوار اور مستحکم کرنے کے لئے جسقدر تنہائی میں ان کو ادا کرے اتنا ہی زیادہ خلوص پایا جائیگا اور اسی قدر اس میں افضلیت ہوگی۔

چنانچہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ صرف تین آدمیوں کی جماعت جائز قرار دی گئی ہے مگر وہ بھی اس شرط پر کہ کسی کو دعوت نہ دی جائے بلکہ اتفاقی طور پر اجتماع ہو گیا ہو۔

علاوہ ازیں یہ ضروری نہیں کہ تمام رات جاگتے رہیں۔ بلکہ شب کے آخری حصہ میں چند رکعات پڑھ لینا بھی کافی ہو سکتا ہے

لیکن ہمارے دوستوں نے شریعت کی ان تمام پابندیوں کو بالائے طاق رکھ کر رات بھر بیدار رہنے کے لئے سب سے پہلے چائے کا انتظام کیا۔ مسجد میں ایک دیگچہ پانی کا بھٹی پر رکھ دیا گیا۔ اس میں چائے پکائی گئی جس کا دور شب بھر چلتا رہا۔ گوشہ تنہائی کو چھوڑ کر مسجد کو رونق بخشی اور اس طرح اس مذہب کی اصلاح و تکمیل کی جس کی تکمیل کمل کا خداوندی اعلان ۹ ر ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو عرفات کی مقدس پہاڑی پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مقدس صحابہ کے ایک لاکھ نفوس کو سنایا جا چکا تھا۔

قبرستانوں میں گشت - قبر پرستی۔ بت پرستی کی شاخ ہے۔ جب پرستش غیر اللہ کے مشرکانہ جذبات اور میلانات کو نو آموزان درس توحید کے سینوں سے نکالا جا رہا تھا تو رشد و ہدایت کے معلم اعظم (سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے) زیارت قبور کو قطعاً منع کر دیا تھا۔

اور جب کچھ عرصہ کے بعد قلبی کیفیات کے مبصر اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اندازہ فرمالیا کہ نخل شرک و اصنام پرستی کی تمام جڑیں اور بیلیں اس "امت خیر الامم" کے پاکیزہ قلوب سے ایک ایک کر کے کٹ گئیں اور اکھڑ گئیں تو ارشاد ہوا۔

كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تذكر الآخرة ، حديث	میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کر دیا تھا۔ اب زیارت کر سکتے ہو کیونکہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس درس مبارک نے امت کو تلقین فرمائی کہ زیارت قبور نا جائز ہے۔ البتہ اگر اس سے آخرت کی یاد تازہ ہو تو جائز ہے؟

پھر ایک مرتبہ ۱۵ شعبان کی شب تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا "بقیع غرقد" یعنی مدینہ طیبہ کے ایک قبرستان میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس ہوئے تو ارشاد فرمایا۔

آج کس قدر برکتیں اور کس قدر بلائیں نازل ہو رہی ہیں۔ کوئی ہے جو حجروں والیوں کو (ازواج مطہرات) کو بیدار کردے۔ کس قدر عجیب ماجرا ہے۔ کہ بہت سی لباس اور پوشش والیاں آخرت کو عریاں ہوں گی (یعنی دنیا کے مصنوعی نیک اور بزرگ آخرت میں اصلی حقیقت کے ساتھ نظر آئیں گے)

(یہ ایک صحیح السند حدیث ہے جس کا خلاصہ پیش کیا گیا) چونکہ اس مقدس رات میں خدا کی یاد اور آخرت کا منظر پیش نظر رکھنا چاہئے۔ لہذا قبرستان میں جا کر عبرت حاصل کرنا بھی بہتر ہے اور چونکہ یہ مبارک شب ہے تو مسنون طور پر ایصال ثواب بھی باعث برکت ہوگا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تنہا تشریف لے گئے۔ واپس تشریف لاکر گھر کے آدمیوں کو اٹھانے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ مگر کسی کو نہ قبرستان میں جانے کی ہدایت کی اور نہ خود کسی کو قبرستان میں لیکر گئے۔

فی زمانہ تنہا قبرستان میں جانیکی ہمت نہیں ہوتی۔ جو دل غیر اللہ کے خوف کا نشیمن بنا ہوا ہے اس کو قبرستان میں بھوت پریت کیوں نہ نظر آئیں۔

لہذا ایک جماعت تیار ہوتی ہے۔ اور جہاں قبر ملتی ہے اس کی مجاورت شروع کر دیتی ہے۔ اور اس مبارک شب کا بیشتر حصہ اسی سفینہ جلوس میں گذار دیتی ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کا عمل جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اپنے قیاس کے زور سے مقدس بننا چاہتے ہیں۔

فضائل ۔ شب برات یا لیلۃ البرات ۔ یعنی گناہوں سے بری ہونے کی رات ۔ کا نام خود اس کے فضائل کی دلیل ہے۔ ذیل میں چند حدیثوں کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جن سے فضائل کی مزید توضیح ہوگی۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب نصف شعبان کی شب ہو تو رات کو قیام کرو۔ (نماز پڑھو) دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ حضرت حق جل مجدہ کی توجہات کریمانہ اس رات کو غروب آفتاب کے بعد سے عالم انسان کی طرف منعطف ہوتی ہیں۔ اور ارشاد ہوتا رہتا ہے کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشدوں۔ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں۔ کیا کوئی مبتلا ہے کہ میں اس کو عافیت بخشوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ بغرض شب بھر اسی قسم کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں۔ حتی کہ صبح ہو جاتی ہے (ترغیب ترہیب ص ۲۱)۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ (ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرماتی ہیں)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شب میں غفور رحیم قبیلہ کلب[۱] کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں مغفرت فرما دیتا ہے۔ مگر یہاں مشرک اور ایسے مسلمان کی طرف نظر التفات نہیں ہوتی جو کینہ پرور ہو یا اقارب کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔ ماں باپ کا نافرمان ہو۔ یا پاجامہ[۲] یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکائے رکھتا ہو۔ یا شراب خور ہو۔

اسی حدیث کے ضمن میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے اس قدر طویل سجدہ کیا کہ مجھے خیال ہوا کہ روح مبارک قبض کر لی گئی۔ میں نے کان لگا کر سنا تو آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك جلّ وجهك لا احصی ثناءً عليك انت كما اثنيت علی نفسك۔

اے اللہ میں تیرے عفو اور کرم کے ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری رضا کے ذریعہ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ تجھ سے تیری ہی پناہ۔ تیری ذات بہت بڑی ہے میں تیری حمد و ثنا کا حق نہیں ادا کر سکتا۔ تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی ثنا فرمائی۔

صبح ہوئی تو مجھے یہ کلمات یاد تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا دوسروں کو بھی سکھا دو۔ کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ کلمات بتائے تھے اور ہدایت کی تھی کہ میں ان کلمات کو بار بار دہراؤں (ترغیب ترہیب ص)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث میں انھیں چھ آدمیوں کا ذکر ہوا ہے جو شب برات کی فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔ مگر دوسری روایات میں مندرجہ ذیل افعال کے مرتکب کو بھی محروم رہنے والوں میں شمار کیا گیا ہے۔

ظلم سے محصول لینے والا۔ جادوگر غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ کرنیوالا (مثلاً فال نکالنے والا یا جوتشی) ظالم سپاہی۔ کوبہ یعنی چوسر یا شطرنج والا۔ عطبہ یعنی طنبورہ والا۔

حضرت عطاء بن یسار۔ رحمہ اللہ

اس سال میں مرنے والوں کی فہرست اسی شب میں ملائک کے سپرد ہوتی ہے۔

حضرت عکرمہ اور دیگر ائمہ تفسیر رحمہم اللہ۔

اس سال میں جو کچھ ہوگا اس کی تفصیل و تخمین اسی شب میں کاربردازان قضا و قدر کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔

---

[۱] قبیلہ بنی کلب میں بکریاں بہت تھیں۔ اسی لئے اس قبیلہ کا خاص طور پر نام لیا گیا۔ [۲] یہ خود پسندی کی علامت ہے اسلئے اس وضع کو شریعت نے مردود قرار دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہم خود پسندی کے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ بطور فیشن مگر فیشن خود اس لئے ہوتا ہے کہ آپ کو بڑا سمجھا جائے۔ یہی خود پسندی ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی پوشیدہ خرابی نہیں ہے تو پھر اسے بچوں یا بچوں کو برعکس سمجھا جاتا ہے ۱۲

خلاصہ - مذکورہ بالا احادیث اور اس سلسلہ میں جو دوسری احادیث وارد ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شب میں مندرجہ ذیل امور مسنون ہیں۔

(الف) حسب توفیق وقدرت رات کو تنہا جاگ کر نماز پڑھنا۔ تلاوت اور ذکر وتسبیح میں مشغول رہنا۔

(ب) مغفرت۔ عافیت۔ فراخی رزق وغیرہ مقاصد دارین کی دعا مانگنا۔

(ج) اگر موقعہ ہو تو تنہا قبرستان میں جاکر آخرت کی یاد تازہ کرنا اپنے مآل اور انجام پر غور کرنا اور مردوں کیلئے دعاء خیر اور استغفار کرنا۔

(د) صبح کو یعنی پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا۔

خداوند عالم توفیق عمل بخشے آمین

تصحیح ماہ جمادی الاولیٰ کے رسالہ شمارہ (۵) میں آمدنی کی جو تفصیلات شائع ہوئی ہیں وہ موصولہ ماہ ربیع الاول ہیں لیکن رسالہ میں غلطی سے انہیں "موصولہ ماہ ربیع الثانی لکھا گیا ہے قارئین کرام تصحیح فرمالیں (مرتب)

صفات باری عزّ اسمہٗ

(۴)

(از حضرت مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دار العلوم دیوبند)

<u>خلق اور کسب کا فرق</u> ۔ اس میں شک نہیں کہ ہر عمل پر اس کی خاصیت اور تاثیر کے مطابق ثمرہ مرتب ہوتا ہے ۔ مگر اس ترتب میں انسان کا کسب اور اس کی سعی ضرور شرط ہے ۔ سم الفار کی خاصیت بے شک ہلاکت اور موت ہے لیکن ہلاکت کیلئے سم الفار کا اپنے اختیار سے استعمال کرنا شرط ہے ۔ اسی طرح کفر کی خاصیت ابدی ہلاکت ہے مگر ابدی ہلاکت کے لئے شرط یہ ہے کہ کفر کرنے کے لئے اپنے قوائے فکریہ اور قوائے عملیہ کو استعمال کرے اور خداوند ذو الجلال نے بندہ کو عمل کرنے کی جو قوت اور قدرت عطا کی ہے اس قوت اور قدرت کے استعمال کرنیکا نام اصطلاح شریعت میں کسب ہے ۔ امام ابو منصور ماتریدیؒ شرح فقہ اکبرؒ میں خلق اور کسب کا فرق بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ۔

قال ابوحنیفۃ واصحابہ الخلق فعل اللہ وھو احداث الاستطاعۃ فی العبد ۔ و استعمال الاستطاعۃ المحدثۃ فعل العبد حقیقۃ لا مجازا ۔ اھ

بندہ میں استطاعت اور عمل کی طاقت کا پیدا کرنا خلق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور استطاعت حادثہ یعنی خدا کی دی ہوئی قدرت کا استعمال کرنا یہ بندہ کا فعل ہے ۔

امام ابو الحسن اشعری فرماتے ہیں کہ جو فعل قدرت قدیمہ اور ازلیہ سے صادر ہو وہ خلق ہے اور جو فعل قدرت حادثہ سے صادر ہو وہ کسب ہے ۔ (شفاء العلیل)

فاعل سے جو فعل صادر ہوتا ہے اس کی دو صورتیں ہیں کبھی وہ فعل اپنے فاعل سے بلا واسطہ صادر ہوتا ہے اور کبھی کسی آلہ اور واسطہ کی وساطت سے ظاہر ہوتا ہے ۔

ضارب اور قاتل سے بعض مرتبہ ضرب بلا واسطہ صادر ہوتی ہے اور بعض مرتبہ تیر اور تلوار کے واسطہ سے اس کا ظہور ہوتا ہے ۔ اسی طرح افعال الٰہیہ کا ظہور کبھی بلا واسطہ ہوتا ہے اور کبھی بندہ کے ہاتھ سے اس کا ظہور ہوتا ہے ۔ لہذا جو فعل خدا تعالیٰ سے بلا واسطہ ظاہر ہو وہ خلق ہے اور جو فعل بندہ کے واسطہ سے ظاہر ہو وہ کسب ہے ۔ قمر سے جو نور ظاہر ہوتا ہے وہ حقیقت میں نور شمس ہی ہے مگر چونکہ اس کا ظہور قمر کے واسطہ سے

اس لئے نورِ قمر اور نورِ شمس کے احکام اور ثمرات مختلف ہوگئے۔ کما قال تعالیٰ

قاتلوا ھم یعذبھم اللہ بایدیکم الآیۃ	ان سے قتال کرو حق تعالیٰ تمھارے ہاتھ ان کو عذاب دیں گے

اس آیۃ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ بندہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اسی کا فعل ہوتا ہے ہمارے جوارح اس کے افعال کے لئے مظہر اور واسطہ ہو جاتے ہیں۔

حقیقت میں وہی عذاب دینے والا ہے مگر ہمارے ہاتھ سے۔ حقیقت میں وہی دیکھنے والا اور سننے والا ہے وہی حرکت کرنے والا اور چلنے والا ہے مگر ہمارے ہاتھوں سے ہماری سمع و بصر سے ہمارے قدم اور پیروں سے یعنی ہمارے ہاتھ اور پیر اور ہماری سمع و بصر اس کے افعال کے لئے مظاہر اور وسائط ہیں۔ اور اسی وجہ سے کہ یہ جوارح افعالِ الٰہیہ کے مظاہر ہیں۔ حدیث میں ان جوارح کو خدا کی طرف مجازاً منسوب کر دیا گیا۔

کما ورد فی مسلم مرفوعا لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ الذی یمشی بھا اھ۔	جیسا کہ صحیح مسلم میں مرفوعاً روایت ہے کہ بندہ ہمیشہ نوافل سے تقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہانتک میں اسکو محبوب بنا لیتا ہوں۔ پس وہ میرے ہی کان سے سنتا ہے اور میری ہی آنکھ سے دیکھتا ہے اور میرے ہی ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ اور میرے ہی پیر سے چلتا ہے۔
وقال تعالیٰ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔	جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں در حقیقت اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے نبی کریم کے دست مبارک پر بیعت کرنا اپنے ہی دست قدرت پر بیعت کرنا قرار دیا ہے کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دست مبارک اسی کے دست قدرۃ کا مظہر ہے۔

وقال تعالیٰ۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ	یعنی رسول اکرم کی اطاعت خداوندی اطاعت کیلئے مظہر ہے۔
وقال تعالیٰ۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم۔ الآیۃ	ان کے مال سے صدقہ لیجئے تاکہ وہ صدقہ ان کو پاک کردے۔

اس آیت میں اخذ صدقات کو نبی کریم کی جانب منسوب فرمایا۔ اور دوسری آیت میں اپنی جانب منسوب فرمایا

کما قال تعالیٰ۔ الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات الآیات	کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان سے زکوٰۃ لیتا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں آخذ صدقات وہی ہے مگر چونکہ ظہور اس کا نبی کریم کے دست مبارک پر ہوا اس لئے ایک مرتبہ نبی کریم کی طرف منسوب کر دیا۔ وقال تعالےٰ

فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ الآیۃ	اے مسلمانو تم نے انکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت آپنے خاک کی مٹی پھینکی وہ حقیقت میں آپنے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

یعنی حقیقت میں قاتل اور فاعل ہم ہی ہیں اور تم محض آلہ اور واسطہ ہو جس طرح تیر اور تلوار تمھارے افعال کیلئے آلہ اور واسطہ ہے اسیطرح تم ہمارے افعال کے لئے مثل تیر کمان کے واسطہ اور مظہر ہو۔ ـــ وقال ابو الطیب

فانت حسام الملک واللہ ضارب　　٭　　وانت لواء الدین واللہ عاقد

آنے والے چونکہ دروازہ سے گذرتے ہیں اس لئے دروازہ ان کے لئے ایک مخرج اور مظہر ہے مگر مولد یعنی پیدا کرنیوالا نہیں ہے۔ اسیطرح سے اعضائے انسانی حرکات الہیہ اور افعال خداوندی کے لئے دروازے ہیں کہ جن سے افعال الٰہیہ کا خروج اور ظہور ہوتا ہے اگر کوئی شخص دروازہ ہی کو مولد سمجھ بیٹھے تو یہ اسکی نادانی ہوگی۔

معتزلہ نے جب جوارح انسانیہ پر افعال الٰہی کا ظہور دیکھا تو انسان اور اس کے اعضاء ہی کو ان افعال کا خالق بتلا دیا۔ اور جبریہ نے اس مخرج اور مظہر سے قطع نظر کر کے تمام افعال کو اصل کی جانب منسوب کر دیا۔

اور اشاعرہ نے ظاہر و باطن دونوں ہی کو ملحوظ رکھا باطن پر نظر کر کے خدا کو خالق بتلایا اور ظاہر پر نظر کر کے بندہ کا کسب بتلایا۔

جبر اور اختیار کی حقیقت - انسان سے افعال کا صدور دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ انسان کسی شئے کا تصور کرے اگر وہ چیز اس کی طبیعت کے موافق ہوئی تو اس کے قلب میں اس کے کرنے کی خواہش اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اس کے حاصل کرنے کیلئے حرکت کرتا ہے۔ اور اگر وہ شئے اس کی طبیعت اور منشاء کے خلاف ہوتی ہے تو قلب میں اس کی نفرت اور کراہت پیدا ہوتی ہے اور بعد کراہت و ناگواری اور بہزار نفرت و بیزاری اس کے دفع کرنے کیلئے حرکت کرتا ہے۔ لہذا انسان سے جو حرکت شوق اور رغبت یا نفرت اور کراہت کی بنا پر ظہور میں آئے اُسی کا نام فعل اختیاری ہے۔ اور جو حرکت بدون کسی شوق اور خواہش کے ظہور میں آئے۔ جیسے حرکت مرتعش[۱] تو وہ حرکت جبری اور اضطراری کہلائے گی۔ تمام عقلاء کے نزدیک پہلی حرکت اختیاری ہے اور بندہ سے اس اختیار کی نفی اور انکار ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی یہ کہے کہ انسان نہ سنتا ہی اور نہ دیکھتا ہے پس جس طرح انسان سے سمع اور بصر کا انکار سراسر بداہت اور مشاہدہ کا انکار ہے اسی طرح سے بندہ سے اختیار کی نفی سراسر محسوس اور مشاہد چیز کی نفی کرتا ہے اور جس طرح دنیا میں اس اختیار پر جزا اور سزا مرتب ہوتی ہے اسی طرح آخرت میں بھی اسی اختیار پر ثواب اور عقاب مرتب ہوگا۔ الغرض انسان سے جو فعل

[۱] مرتعش وہ کہ جس کے ہاتھ اور بدن میں رعشہ ہو گیا ہو ۱۲ منہ

اور جو حرکت ظہور میں آتی ہے۔ عقل کے نزدیک اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اختیاری جو شوق اور رغبت سے ہو اور دوسری اضطراری جس میں انسان کی کسی قسم کی خواہش کو دخل نہ ہو جیسے حرکت رعشہ۔

اور ظاہر ہے کہ حق جل وعلا کے قضا و قدر اور حیطہ علم سے کوئی حرکت بھی باہر نہیں۔ جس حرکت کے متعلق جس طرح خدا تعالیٰ نے قضا و قدر میں لکھدیا ہے وہ حرکت اسی طرح ظہور میں آئے گی۔ اگر اختیاری لکھدیا ہے تو وہ حرکت بندہ کے اختیار سے ظہور میں آئے گی۔ اور اگر اضطراری لکھدیا ہے تو بندہ سے اس فعل اور حرکت کا صدور بلا اختیار ہوگا۔ معلوم ہوا کہ قضا و قدر کے متعلق ہونے سے افعال عبد کی تقسیم پر (کہ بعض افعال اختیاری اور بعض اضطراری ہیں) کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے کلام کا خلاصہ اور توضیح ہے جو حضرت موصوف نے جبر و اختیار کی حقیقت کے متعلق تکمیل الایمان صلا پر تحریر فرمایا ہے۔

اس تقریر سے یہ شبہ بھی رفع ہوگیا کہ جب قضا و قدر میں ابوجہل کا کفر مقدر ہوچکا تھا کہ ابوجہل ایمان نہ لائیگا تو پھر ابوجہل کا کفر ضروری اور ایمان لانا محال اور ممتنع ہوگا۔ اس لئے کہ علم الٰہی کا غلط ہونا ناممکن اور محال ہے اور جب کفر ضروری ہوا تو پھر بندہ کو ایمان کا کہاں اختیار باقی رہا۔ لہٰذا جبر لازم آیا۔

اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ زید فلاں کام اپنے اختیار سے کرے گا۔ اور فلاں کام اس سے بلا اختیار سرزد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے علم سے اختیار زائل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو اختیاری اور اضطراری سب ہی امور کو جانتا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کے افعال بالاتفاق اختیاری ہیں۔ حالانکہ وہ ازل میں اپنے افعال کو بھی جانتا تھا کہ فلاں وقت فلاں کو یہ شے عطا کروں گا۔ پس جس طرح علم ازلی کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کا اختیار نہیں جاتا رہا۔ اسی طرح علم ازلی سے بندوں کے اختیار اور ارادہ کا زائل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

توفیق اور استدراج ۔ انسان جب بہیمی جذبات کو کسب کرتا ہے تو ویسی ہی اس کو مدد دیجاتی ہے اور جو امور اس کے مناسب ہوتے ہیں وہی اس کے لئے آسان کردے جاتے ہیں۔ اور جب ملکی جذبات کو کسب کرنا چاہتا ہے تو پھر ویسی اس کو امداد دی جاتی ہے۔ اور اسی کے مناسب امور اسکے لئے سہل کردئے جاتے ہیں۔ قال تعالیٰ۔

کلًّا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربك وما کان عطاء ربك محظورا۔ الآیۃ	ہم ایک کی امداد کرتے ہیں ان کی بھی اور اُن کی بھی۔ خدا کی عطاء کسی سے روکی نہیں گئی۔
وقال تعالیٰ ان سعیکم لشتی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ	بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔ پس جس نے دیا اور ڈرا اور کلمۂ توحید کی تصدیق کی اسکے لئے اعمال صالحہ کو سہل کرینگے

للیسریٰ و امامن بخل و استغنیٰ وکذب بالحسنیٰ فسنیسرہٗ للعسریٰ	اور جس نے بخل کیا اور تکذیب کی اس کے بُرے اعمال میں سہولت پیدا کردیں گے۔

ایک شخص اپنے کسب سے ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو ہدایت میں مدد دیجاتی ہے اور اسباب ہدایت اس کے لئے پیدا کردیئے جاتے ہیں اور جو کفر اور ضلالت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اس میں امداد دی جاتی ہے۔ ہدایت میں امداد دینے کا نام توفیق ہے اور کفر وضلالت میں امداد دینے کا نام استدراج اور امہال ہے۔

آفتاب بالذات روشن ہے اور نور قمر اور نور کواکب آفتاب سے مستفاد ہے۔ بہرحال نور آفتاب بھی نور آفتاب ہے اور نور قمر بھی حقیقت میں نور آفتاب ہی ہے مگر دن کو آفتاب بلا واسطہ روشنی ڈالتا ہے اور شب کو قمر اور کواکب کے واسطہ سے۔ لیکن جب آفتاب بلا واسطہ روشنی ڈالتا ہے تو اسکی تاثیر بھی اور ہوتی ہے اور احکام بھی اور جب وہی آفتاب شب کو قمر کے واسطہ سے روشنی ڈالتا ہے تو تاثیر اور احکام سب بدلجاتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام بھی بدلجاتا ہے۔ چنانچہ دن کی روشنی کو دھوپ اور شب کی روشنی کو چاندنی کہتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ارادۂ الٰہیہ جو بمنزلہ شمس کے ہے کبھی بندہ کے ارادہ میں سے ہوکر گذرتا ہے تو اسکو کسب کہتے ہیں اور کبھی بلاواسطہ عمل پیرا ہوتا ہے تو اسکو خلق کہتے ہیں۔

اور اسی وجہ سے کہ ابوجہل اور ابولہب کو اٰمنوا کا خطاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وساطت سے ہوا اور امر الٰہی کا ظہور نبی کریم کی زبان پاک سے ہوا سو اس واسطہ اور حجاب کے حائل ہونیکی وجہ سے ابوجہل اور ابولہب ایمان وہدایت سے انکار کرسکے ورنہ اگر بلاواسطہ ان کو کُونُوا مُؤمِنِین کا خطاب ہوجاتا تو وہ یقیناً صدیق بنجاتے۔ کما قال تعالیٰ

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہٗ کن فیکون	خدا کی شان یہ ہے کہ جب کسی شئے کا ارادہ فرماتے ہیں تو کن فرمادیتے ہیں۔ وہ شئے فوراً ہوجاتی ہے۔

اور اسی وجہ سے کہ عہد الست میں خطاب بلا واسطہ تھا بیکلخت سب نے بلیٰ کہدیا اور اس عالم میں خطاب حجاب اور واسطہ سے ہوا اس لئے کوئی اس عہد پر قائم رہا اور کوئی نہ رہا۔ بہرحال کفر کی ذاتی تاثیر نار جہنم ہے جیسے سانپ کی ذاتی تاثیر ہلاکت ہے۔ مگر جس طرح ہلاکت کیلئے سانپ کا کاٹنا شرط ہے اسی طرح نار جہنم کے لئے بندہ کا کفر کرنا شرط ہے۔ دیاسلائی میں مادہ آتشگیر موجود ہے مگر آگ کے لئے اس کا رگڑنا شرط ہے۔

لیکن اب ہم ترقی کرکے کہتے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ بندہ کے دل میں کفر کا فقط داعیہ ہی رکھدیتے اور بندہ کے کسب اور ارادہ کو دخل نہ ہوتا بلکہ اضطراراً اُس سے کفر صادر ہوتا تب بھی اسکا جہنم میں جانا کوئی ظلم نہ ہوتا۔ کیونکہ تاثیر اسباب میں ارادہ شرط نہیں۔ انسان اگر اپنے قصد اور اختیار سے سنکھیا کھائے تب بھی مرتا ہے۔ اور اگر بھولکر کھائے تب بھی ہلاک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

وعظ و نصیحت

پنجگانہ نماز کی برکات

(از مولانا عبدالجبار صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الکریم ۔

اتل ما اوحی الیک من الکتٰب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون (پارہ ۲۱)

حق تعالیٰ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں انسان کی اصلاح اور شریر النفس سے کریم النفس ۔ عدو اللہ سے محب اللہ اور گنہگار سے پرہیزگار بننے کا طریقہ بیان فرمایا ہے ۔ چنانچہ سید المرسلین تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ جو لوگ طرح طرح کی سیاہ کاریوں اور بدکرداریوں میں مبتلا ہیں خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ نبی کریم کے ارشادات کو پشت ڈال کر ہوا و ہوس کا اتباع کرتے ہوئے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ ضائع کر چکے ہیں خواہشات نفسانی اور کارہائے شیطانی میں اپنے قیمتی وقت کو برباد کر رہے ہیں ظاہری اور باطنی جرائم میں مبتلا ہیں " تن ہمہ داغ داغ شد " کے مصداق ہیں اے نبی کریم ایسے لوگوں کو ہماری کتاب میں سے وحی الٰہی پڑھ کر سنائیے اور ان کی اصلاح و درستگی کا ایک واحد طریقہ ہم بیان کرتے ہیں وہ طریقہ آپ انھیں بتا دیجئے اگر ہمارے بیان کردہ طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دیا گیا تو قلب پر ایک گونہ نور پیدا ہونا شروع ہو جائیگا ظلمات اور تاریکی کے پردے بتدریج اٹھ جائیں گے صرف اس ایک کام کے کرنے کی وجہ سے دیگر معاصی سے قدرتی طور پر نفرت ہونے لگے گی ۔ نیز جب ہمارے بیان کردہ طریقہ پر عمل کرنے کیلئے ہمارے دروازے پر حاضر ہو گئے تو گذشتہ گناہ ہم سب معاف کر دیں گے ؎

وگر خشم گیرد بہ کردار زشت	چو باز آمدی ماجرا درنوشت
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

وہ اصلاح کا طریقہ بچھڑے ہوئے غلام کا اپنے مولا و آقا سے ملنے کا ذریعہ یہ ہے کہ جسکو ہادی برحق نے اپنے پاک کلام میں ذکر فرمایا ہے واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ۔ ترجمہ اور قائم کیجئے نماز کو بیشک نماز بے جا اور ناشائستہ حرکات سے روک دیتی ہے ۔ نزہۃ المجالس میں ہے کہ کوئی رند مشرب ایک پارسا بی بی پر عاشق

ہوکران کی خدمت میں سلام و پیام بھیجنے لگا کہ میں آپ پر یوں فدا ہوں یوں فریفتہ ہوں بنفشہ ! توں آپکے فراق و جدائی میں چین نہیں آتا۔ آپ مہربانی فرماکر میرے دل کی مراد پوری کیجئے اس پارساؤ نیک بی بی نے اپنے خاوند سے ذکر کیا کہ فلاں شخص میری طرف اس قسم کے پیام ہمیشہ بھیجتا ہے اور حال یہ ہے کہ میں اس کی صورت سے بھی واقف نہیں ہوں۔ نیز مجھے اس قسم کی حرکات سے قدرتی طور پر نفرت بھی ہے۔ اس بی بی کے خاوند اولیاء اللہ میں سے تھے ان کی مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھنے سے آدمی پر عشق الٰہی کا رنگ چڑھ جاتا تھا۔ واقعی اللہ والوں کی صحبت میں ایک بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی ∴ پیش مرد کامل گوہر شوی

اس پارسا بی بی کے بزرگ خاوند نے فرمایا کہ تم ان سے یہ کہلا بھیج دو کہ ہمیں تمھاری فرمائش منظور ہے۔ مگر ایک شرط ہے پہلے اس شرط کو پورا کرو وہ شرط یہ ہے کہ تم میرے خاوند کے پیچھے چالیس روز تک باجماعت نماز پنجگانہ ادا کرو چالیس یوم کے بعد ہم تم سے بات کریں گے۔ چنانچہ انھوں نے اسی طرح کہلا بھیجا۔ بس پھر کیا تھا اس رند مشرب اور سیاہ کار نے نہا دھو کر عمدہ کپڑے پہن کر اس ولی الٰہی کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا شروع کر دی اور یہ کہا کہ بھلا چالیس دن تک نماز پڑھنا کیا بڑی بات ہے۔ خوب فرمایا ہے۔

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا ∴ گو نشیند با حضور اولیا

جب پورے چالیس روز ہو چکے تو اب آزمائش کے طور پر پارسا بی بی نے پیام بھیجا کہ تشریف لائیے مگر وہاں کیا تھا اس کی جان و جسم میں تو نماز اپنا کام کر چکی تھی دل میں عشق الٰہی کا سوز و گداز پیدا ہو چکا تھا لہٰذا اللہ کے عشق اور محبت کے سوا دوسرے کی محبت سے شرم آنے لگی عشق مجازی کی بجائے عشق حقیقی کی آگ جسم و جان میں پیدا ہو چکی تھی اسلئے جواب دیا گیا کہ جب میں آپ کی خدمت کے قابل تھا آپنے پسند نہ کیا اور اب میں توبہ کر کے اپنے مولیٰ کی خدمت و فرمانبرداری کے قابل ہو گیا ہوں۔ اب میں آپ کو پسند نہیں کرتا یہ تو ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات۔ اس پارسا بی بی نے اپنے خاوند سے ذکر کیا تو انھوں نے بے ساختہ فرمایا کہ سچ ہے نماز ایسا ہی اپنا اثر کرتی ہے۔ رند کو عاشق مولا بنا دیتی ہے۔

نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی برکات ۔ کنز العمال میں حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک حرف قرآن پاک کا خارج نماز میں پڑھا اسے دس نیکیاں ملیں دس گناہ معاف ہوئے۔ دس درجے جنت میں ملے۔ اور جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا نماز میں بیٹھ کر پڑھیگا اسے ہر ایک حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ملیں گی۔ پچاس گناہ معاف ہوں گے۔ پچاس درجے جنت میں بلند ہوں گے اور جو شخص کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھیگا ایک حرف کے بدلے سو نیکیاں ملیں گی۔ سو گناہ معاف ہوں گے۔ سو درجے جنت میں بلند ہوں گے۔ نیز اسی کنز العمال میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال

اس شخص کی جو امام کے ساتھ شروع الحمد پڑھتے میں آکر نماز میں شامل ہو جائے ایسی ہے جیسے کوئی شخص دار کفر فتح کرنے میں شروع سے شامل رہا اور مثال اس شخص کی جو الحمد کے اخیر میں امام کیساتھ آکر نماز میں ملا ایسی ہے جیسے کوئی شخص بعد فتح کرنے کے غنیمت تقسیم ہونے میں شامل ہو کر مال غنیمت سے حصہ لے یعنی نماز کے شروع میں آکر شامل ہونا جہاد اکبر ہے اجر عظیم ہے اخیر میں آکر ملنا مفت کا ثواب ہے۔

نماز کے معنی ۔ نماز کو عربی میں "صلوۃ" کہتے ہیں ۔صلوۃ کے معنی لغت میں ہیں دعا کرنا، تعظیم کرنا، آگ جلانا آگ میں جانا، ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا، شریعت مقدسہ میں "صلوۃ" ایک خاص ترکیب اور خاص طریقے سے عبادت وبندگی کا نام ہے۔ عرب کے محاورہ میں یہ امر ضروری ہے کہ لغوی اور شرعی معنی میں کوئی مناسبت ضرور ہو۔ بس یہاں پر جسقدر صلوۃ کے معنی ہیں وہ معنی صلوۃ شرعی یعنی نماز میں موجود ہیں اپنے لئے دعا کرنا خدا کی تعظیم کرنا عشق الٰہی کی آگ بھڑکانا، نمازی کے گناہوں کا جلنا یا خود نمازی کا عشق الٰہی کی آگ میں جلنا نمازی آدمی کے ٹیڑھے اور برے اخلاق کا درست اور سیدھا ہونا۔ چنانچہ اس معنی کے ثابت کرنے کیلئے ہم عاشقوں کی نماز کا قصہ پیش کرتے ہیں۔

محمد بن ابوالفرح جوزیؒ کی لونڈی سے کسی نے پوچھا کہ کیا کام کیا کرتی ہو جواب میں کہا کہ دن بھر اپنے مجازی مولا کا کام کرتی ہوں اور شب کو اپنے حقیقی مولا کی اطاعت کرتی ہوں ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نوافل تہجد میں نہایت سوز و گداز سے کلام مجید پڑھ رہی تھی ایک رکعت میں سورۂ بقرہ دوسری میں آل عمران تیسری میں نسا، حتی کہ سورۂ ابراہیم تک پہنچی اور اس آیت شریفہ کو تلاوت کیا۔

یسقی بماء صدید یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت ومن ورائہ عذاب غلیظ ۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ دوزخیوں کو خون اور پیپ (ملا کر) گھونٹ گھونٹ پلایا جائیگا مگر وہ پی نہ سکیں گے۔ پھر ہر طرف سے گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں گی مگر وہ مریگا بھی نہیں کہ چھٹی ہی ہو جائے۔ یوں ہی گونا گوں مصائب و آلام میں گھرا رہیگا۔ اس آیت کریمہ کو پڑھ کر غش کھا کر زمین پر گر گئی اور ایک چیخ نکلی گھر والے گھبرائے کہ یہ کیا ہوا دیکھا تو وہاں کیا رکھا تھا گرتے ہی کام تمام ہو گیا۔ صرف مردہ بے جان پڑی ہوئی تھی حضرت شیخ رحنے ایسے موقع کیلئے فرمایا ہے

عاشقان کشتگان معشوقند ؎ بر نیاید ز کشتگان آواز

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز ؎ کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

این مدعیان در طلبش بے خبرانند ؎ کان را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

(روض الریاحین میں ہے کہ سیدنا امام زین العابدین رح ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اچانک اس مسجد کے چھپر میں آگ لگ گئی تمام مسجد میں آگ بھڑک اٹھی آپ اسوقت مسجد کے اندر نماز میں مشغول تھے اس واقعہ کو دیکھ کر لوگوں میں ایک گونہ شور بپا ہو گیا اور مجمع اکٹھا ہو گیا پانی سے آگ کو بجھانا شروع کیا اور آپ کو آوازیں دی گئیں کہ حضرت

نماز توڑ دیجئے ورنہ آپ آگ میں جل جائیں گے مگر آپ کو اصلا خبر نہ ہوئی اور اسی طرح برابر نماز ادا فرماتے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے ہماری آوازیں نہیں سنیں۔ فرمایا تم کیا کہتے تھے عرض کیا کہ مسجد کے چھپر کو آگ لگ گئی تھی ہم آپ کو آگ سے بچانا چاہتے تھے ہر چند ہم نے کوشش کی مگر آپ نے کچھ نہیں سنا فرمایا کہ تم مجھے دنیا کی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے اور میں اس وقت اپنے آقا کے دربار میں کھڑا ہو کر آخرت کی آگ سے بچنے کی درخواست کر رہا تھا اس لئے مجھے دنیا کی آگ سے بچنے کی پروانہ ہوئی۔ ایک روز حضرت سفیان ثوریؒ کعبہ شریف کے قریب حرم محترم میں نماز پڑھ رہے تھے کسی دشمن نے موقع پاکر آپ کے ایک پیر کی دو انگلیاں کاٹ دیں اور دوسرے پیر کی پانچوں انگلیاں کاٹ دیں مگر آپ کو اصلا خبر نہ ہوئی اور برابر نماز پڑھتے رہے۔ کسی نے ایسی ہی موقع کے لئے کہا ہے ؎

بجرم عشق توام می کشند غوغا ایست ؛ تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا ایست

آہ ایسے عاشق آج کہاں ہیں خوب فرمایا ہے ؎

بہائے خون اگر تو عاشقوں کا ؛ تو ہر قطرہ سے نکلے نام اللہ

اگر سننے کی طاقت ہو تو ہر شے ؛ سنا دے خود تجھے ہی نام اللہ

اس قصہ سے ہمارے نو تعلیم یافتہ حضرات اور خشک لوگوں کو یہ شبہ ہوگا کہ ایسا ہونا تو محال ہے کہ جیتے جاگتے آدمی کے پیر کاٹے جائیں اور اسے اصلا خبر نہ ہو۔ ایسے کم نظر دوستوں سے عرض ہے کہ اس طرح ہونا محال اور مشکل قطعاً نہیں ہے کبھی آپ نے ڈاکٹروں کو شفاخانہ میں اپریشن کرتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ کلورا فارم ایک دوا ہے جب کسی مریض کو کلورا فارم سونگھا دی جاتی ہے تو مریض بالکل بے حس ہو جاتا ہے جسم کے جس حصہ کو ڈاکٹر چاہتا ہے کاٹ دیتا ہے مریض کو بالکل خبر تک نہیں ہوتی ہاتھ پاؤں تک نہیں ہلاتا۔ حالانکہ اس کی جان و جسم صحیح و سالم موجود ہوتے ہیں۔ اور حال ہی میں اس سے بھی ایک آسان طریقہ ایجاد ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جسم کے جس حصہ کو ڈاکٹر کاٹنا چاہتا ہے اس پر ایک دوا لگا دی جاتی ہے جس سے جسم کا صرف وہ حصہ جس پر دوا لگائی گئی ہے بے حس ہو جاتا ہے ڈاکٹر اس حصہ کو بلا تکلف کاٹتا ہے مگر مریض کو کچھ بھی احساس نہیں ہوتا بس اسی طرح جس شخص کو حق تعالیٰ اپنی محبت اور عشق کا کلورا فارم سونگھا دیتے ہیں اسے اپنی جان و جسم کا کچھ پتہ نہیں رہتا ہے۔ عارف باللہ نے فرمایا ہے ؎

آنکس کہ ترا شناسد جان را چہ کند ؛ فرزند و عیال و خان دمان را چہ کند

ایک صالحہ بی بی نے کھانا پکانے اور روٹیاں تندور میں لگانے کی غرض سے تندور روشن کیا اور اس میں لکڑیاں ڈال کر خود نماز میں مشغول ہو گئیں۔ اس بی بی کا بچہ جو اس وقت اسکے قریب کھیل رہا تھا تندور میں گر گیا کسی نے کہا کہ تیرا بچہ تندور میں گر گیا ہے اور تو نماز میں مشغول ہے۔ اس شخص نے بہت کچھ شور مچایا مگر وہ بدستور نماز میں مشغول رہیں بعد از فراغت نماز تندور کے قریب نہایت اطمینان سے آکر دیکھا تو بچہ صحیح و سالم زندہ موجود ہے سچ ہے من کان للہ کان اللہ لہٗ۔ منقول از تہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔ کسی بزرگ نے خوب فرمایا ہے۔

ولو کان النساء کما ذکرنا ؛ لفضلت النساء علی الرجال

دو عالم خرید ابھوں اسکے یار سب ؛ جو ہو نقد جان سے خرید ار تیرا

قدسی صفت حسین احمد

(از مولانا قاری فخر الدین صاحب گیاوی فاضل دیوبند)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کی گرفتاری پر غم و غصہ کا اظہار کرنے کیلئے گیا کے بیلٹ ٹاؤن ہال میں جو عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اسمیں مولانا قاری فخر الدین صاحب نے یہ نظم پڑھی۔ ہم مولانا موصوف کے شکریہ کے ساتھ اس نظم کو قارئین "دارالعلوم" کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (مرتب)

وہ ختم الانبیاء کا لاڈلا محبوب سبحانی
وہ جس کی زندگی آئینہ تفسیر قرآنی

وہ شیخ الہند محمود الحسن کی آنکھ کا تارا
وہ نورِ عین امداد و رشید قطب ربانی

رسول اللہ کا وارث ولی اللہ کا وارث
وہ فخر خاندان قاسمی، وہ شیخ روحانی

وہ شمس علم و حکمت جس سے عالم ہوگیا روشن
عجم میں جس کی تنویریں، عرب میں جسکی تابانی

وہ شیر بیشۂ اسلام وہ مستانۂ وحدت
وہ جس کی گونج سے دشمن کا پتہ ہوگیا پانی

حسین احمد اسی قدسی صفت کا نام نامی ہے
اسی پر آج ہے اتمام نعمہائے ربانی

اسیرِ مالٹا، وہ یادگار احمد حنبل رح
مراد آباد کے محبس میں ہے وہ یوسف ثانی

کبھی مردانِ غازی غیرِ حق سے ڈر نہیں سکتے
یہی وہ ہیں جو کرتے ہیں فقیری میں بھی سلطانی

دبانے سے نہیں دبتے ہیں حریت کے متوالے
کہیں روکے سے رکتی ہے سمندر کی بھی طغیانی؟

"اشداء علی الکفار" کی تلوار ہاتھوں میں
نظر آجائے "سیماھم" کوئی دیکھے تو پیشانی

"تراھم رکعا و سجدا" "فی اللیل رھبان"
شعار زندگانی "ابتغاء فضل ربانی"

صحابہ کا نمونہ اور رسول اللہ کا اسوہ
انھیں دیکھو کہ ہیں یہ مظہر آیاتِ قرآنی

وطن کے رہنماؤں پر ستم ہے ایسی حالت میں
وطن کی گھات میں ہیں جبکہ جرمن اور جاپانی

زباں سے کچھ نہ کہئے اس تدبر اور سیاست پر
"کہ اہل مملکت دانند رموز مملکت رانی"

حسین احمد کے حصہ کا پلاؤ کھانے والوں کو
تن آسانی تو آساں ہے مگر مشکل ہے قربانی

خدا کی راہ میں مر مٹنے والوں سے کوئی پوچھے
کہ قید و بند میں ہیں کیسی لذتہائے روحانی

گرفتار بلا ہونا، کٹانا گردنیں اپنی
ہے اے فخرؔ انکا یہ حصہ ہے جنپر فضل ربانی

سیماب صاحب کی نظم "موحد اعظم" کے متعلق

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کی رائے

"سیماب صاحب اکبرآبادی کی نظم "موحد اعظم" نے ہندوستان کے مسلمانوں میں جو اضطراب پیدا کیا اور ان کے خلاف نفرت کی جو عام لہر دوڑ گئی اسکا تدارک کرنے اور سیماب صاحب کے اقوال کی تاویل کر کے ان کی پوزیشن کو صاف کرنیکے لئے انکے ایک خاص ارادتمند شاگرد نے ایک مطبوعہ گشتی مکتوب ملک کے اہل علم حضرات کی خدمت میں ارسال کر کے انکی رائے بغرض اشاعت طلب کی تھی۔ یہ مکتوب اکابر دیوبند کی خدمت میں بھی موصول ہوا تھا۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم نے اسکا جو جواب ارسال فرمایا چونکہ اس کے مطالعہ سے مسلمان اس نظم اور صاحب نظم کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے میں بہت کچھ مدد حاصل کر سکتے ہیں اس لئے ہم اسے شائع کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس مکتوب کا خلاصہ الفاظ کے رد و بدل کیساتھ مرسل مکتوب گشتی کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ اس وقت چونکہ اشاعت مقصود ہے تو اصل مکتوب بجنسہٖ شائع کیا جاتا ہے۔ ممکن ہو کہ اپنے اعلان کے مطابق صاحب مکتوب بھی اس مختصر لیکن جامع جواب کے اخبارات میں شائع کرنے کی اخلاقی جرأت فرمائیں۔" (مرتب)

از دارالعلوم دیوبند　　　　مورخہ ۹ر جمادی الثانیہ ۱۳۶۱ھ

محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون آنکہ۔ جنابکا مطبوعہ گرامی نامہ صادر ہوا۔ میں اس دوران میں بچہ کی علالت کی وجہ سے سخت مبتلا رہا۔ یہانتک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اسی کے سلسلہ علالت و وفات کی مصروفیتوں کی وجہ سے ارسال جواب میں کچھ غیر معمولی تاخیر ہو گئی معافی کا خواستگار ہوں۔

سیماب صاحب کی نیت یا مقصد و مراد کا تعلق ان کی ذات سے ہے جسپر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ احکام کا تعلق ظواہر اقوال و اعمال سے ہے۔ میں جہانتک غور کر سکا ہوں سیماب صاحب کی نظم "موحد اعظم" کے ظاہری دعاوی، اور مقاصد اصول شرعیہ پر منطبق نہیں ہوتے۔ اور نہ نظم کے عنوانات مثل "شیطان کی توحید" یا "شیطان کی محبت الٰہی" وغیرہ کو مسلمانوں کی اصلاح میں کوئی دخل معلوم ہوتا ہے۔ اور یوں بھی نصوص شرعیہ کے خلاف شاعریت یا طبع آزمائی کوئی مستحسن اور معقول فعل قرار نہیں پا سکتا۔

اصلاح و ہدایت خلق اللہ کے طرق پر قرآن و حدیث نے اتنی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ اس سلسلہ میں طبع آزمائی کا کوئی موقعہ ہی باقی نہیں رہا ہے۔ نیز تجربہ بھی شاہد ہے کہ ہدایت و اصلاح کے اختراعی طریقے نہ کبھی مؤثر

ثابت ہوئے ہیں نہ موجب خیر و برکت بنے ہیں۔ اور نہ نیت کی کوئی مظنونہ خوبی ان کی طبعی تاثیرات کو روک سکی ہے۔

وضاعین حدیث میں بعض سادہ لوح نیک نیت افراد بھی شامل ہیں جنھوں نے محض مسلمانوں کو عمل صالح پر آمادہ کرنیکے لئے ترغیب و ترہیب کی حدیثیں وضع کیں لیکن اس شنیع طرز عمل کی ایجاد سے باوجود ان کی نیک نیتی کے ترغیب و ترہیب تو مسلمانوں کو ہوئی یا نہ ہوئی مگر دین میں ایک فتنہ عظیمہ کی بنیاد ضرور قائم ہو گئی جس کے اثرات آج تک کم و بیش امت میں موجود ہیں۔ بدیں منوال میں سمجھتا ہوں کہ شیطان کے بارہ میں ان خلاف نصوص تصریحات کو اگر سیماب صاحب کی نیک نیتی اور ارادۂ اصلاح پر بھی محمول کر لیا جائے تب بھی یہ نظم اور اس کے مفسدہ خیز عنوانات کسی اچھے صلہ کے مستحق قرار نہیں پا سکتے۔ کیونکہ ان سے اصلاح موہوم تو ہوئی یا نہیں ہوئی مگر ایک اضطراب انگیز فتنہ یقیناً بیٹھے بٹھائے کھڑا ہو گیا جس کا مشاہدہ آپ خود کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے گذر رہے ہیں۔

میرے خیال میں اس موقعہ پر آپ کو صرف اس موٹی سی بات پر غور کر لینا چاہئے تھا کہ شیطان کی نصرت و حمایت یا فضیلت و منقبت کا یہ پہلا از ایک سیماب صاحب ہی کی جدۂ فکر کا نتیجہ نہیں بلکہ اس قسم کی فکر پیمائیوں سے بعض پچھلوں نے بھی شیطان کی بزرگی اور برگزیدگی کا راگ الاپا ہے پھر نہ محض بطور شاعریت بلکہ بطور اعتقاد و عقائد نظم و نثر میں اس کا ادعا کیا ہے۔ تو کیا ان سابق منقبت نگاران شیطانی نے اپنے اس طرز عمل سے آیا واقعی امت کی کوئی خدمت کی؟ یا اصلاح کر دی؟ یا امت کے اہل عقل و علم طبقہ نے قطع نظر اہل حق و اہل باطل کی تقسیم کے آیا اس طرز عمل کی داد دی یا اُسے نفرت سے رد کیا۔؟ اگر سابقہ تجربہ یہی ہے کہ اس نفرت انگیز طرز عمل کو مردود ٹھیرایا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے ٹھیرایا گیا کہ یہ طرز ہی بذاتہ فتنہ خیز اور مفسدہ انگیز تھا تو پھر اس تجربہ کے بعد آج سیماب صاحب نے کن وجوہ پر اس طرز عمل کو اصلاح امت کا ذریعہ سمجھ لیا اور کیسے توقع باندھ لی کہ اس قدیم کے مردود ڈھنگ سے امت کو وہ رشد و ہدایت پر دینگے اور امت کی بگڑی بن جائیگی؟

بہرحال اگر اس سلسلہ میں ان کی نیک نیتی تسلیم بھی کر لی جائے تب بھی میں جہانتک غور کر سکا ہوں اس نظم کے عام پہلو اور عنوانات کی تائید و مدح کے مستحق ثابت نہیں ہوتے۔ فتویٰ دینا حضرات مفاتی اور راسخین فی العلم کا کام ہے یہ تحریر بطور اپنی رائے اور مفہوم کے ارسال خدمت ہے۔

جناب کے مطبوعہ والا نامہ میں جس رسالہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ میرے پاس نہیں پہنچا۔ محض والا نامہ اور منسلکہ نظم پڑھ کر جو سانح ہوا وہ عرض کر دیا گیا۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ والسلام

احقر

محمد طیب عفی عنہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

۶/۶/۷۱ھ

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخزانہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۴۳۵۴	آمدنی وقف انبالہ چھاؤنی معرفت منشی فضل حسین صاحب کارندہ	[illegible]	اوقاف
۲	۴۳۵۵	آمدنی وقف انبالہ 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۳	۴۳۵۶	آمدنی وقف انبالہ 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۴	۴۳۵۷	آمدنی وقف انبالہ 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۵	۴۴۰۸	آمدنی وقف کیرانہ ذریعہ چک	۰۷ر	〃
۶	۴۶۶۳	شیخ ظفر الحسن صاحب صدیقی منجانب السعید خورد	[illegible]	دوامی بہی خواہ
۷	۴۶۶۴	مسلمانان وغیرہ عطیہ جناب منشی ناظم حسن صاحب پیشکار 〃 لکھنؤ	[illegible]	〃
۸	۴۷۵۰	آمدنی وقف موضع سا کھن خورد ضلع سہارنپور	[illegible]	اوقاف
۹	۴۸۴۴	آمدنی وقف حاجی فضل الٰہی صاحب لال چاہ دہلی	[illegible]	〃
۱۰	۴۸۳۵	آمدنی وقف ڈپٹی نذر محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ 〃	[illegible]	〃
۱۱	۴۹۰۹	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	〃
۱۲	۴۹۵۶	آمدنی وقف مکان بسی کوٹلہ کرتپور ضلع بجنور	[illegible]	〃
۱۳	۵۰۹۰	سادات علی صاحب معرفت اوسی تیج بکو آئی اتنخ او پلونہ	[illegible]	〃
۱۴	۵۲۵۵	محمد یوسف صاحب عطر فروش رڑکی ضلع سہارنپور	[illegible]	اوقاف
۱۵	۵۲۵۸	منشی محمد صدیق صاحب ساکن گو ڈاکخانہ بالا ضلع بلند شہر	[illegible]	دوامی
۱۶	۵۲۵۹	منجانب شہاب الدین مرحوم منشی محمد صدیق صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۱۷	۵۲۶۰	منجانب اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۱۸	۵۳۹۸	حاجی عبد الرحمٰن خان صاحب بازار جیتلی قبر دہلی	[illegible]	〃
۱۹	۵۵۶۱	آمدنی وقف محمد صبغت اللہ صاحب مرحوم شیرکوٹ بجنور	[illegible]	اوقاف
۲۰	۵۵۶۲	آمدنی وقف رفیق النساء صاحبہ بسی کوٹلہ 〃	[illegible]	〃
۲۱	۵۵۶۳	آمدنی کرایہ دکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	[illegible]	〃
۲۲	۵۵۶۴	آمدنی کھیڑی کرموں پرگنہ شاملی مظفر نگر	[illegible]	〃
۲۳	۵۵۷۶	آمدنی وقف چودہران عزت النساء صاحبہ مرسلہ الطاف علی صاحب ددل شریف بارہ بنکی	[illegible]	〃
۲۴	۵۵۷۷	از وقف عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن	[illegible]	دوامی خواہ
		میزان	[illegible] ۳ر۱۱	

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی	رقم	مد
۱	۴۳۱۹	سید مصلح الدین جناب عبد الرحمٰن صاحب دارالمصنفین اعظم گڑھ	[illegible]	دوامی بہی خواہ
[illegible]	[illegible]	[illegible] صاحب ندوی	[illegible]	〃
۴	۴۳۲۳	حافظ محمد خلیل صاحب مدرسہ میرا اعظم گڑھ	[illegible]	دوامی بہی خواہ
۵	۴۳۲۴	حافظ احمد صاحب مرحوم 〃 〃	[illegible]	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷	۲۴۲۵	حافظ عبدالمجید صاحب براۓ میر اعظم گڈھ	۸ر	دوامی بہی خواہ
۸	۲۴۲۶	مولانا امین احسن صاحب اصلاحی مدرسۃ الاصلاح	عہ	〃
۹	۲۴۲۷	حاجی باب النور صاحب 〃 〃	ع	〃
۱۰	۲۴۲۸	مولانا عبدالقیوم صاحب مدرس مدرسہ بیت العلوم	عہ	〃
۱۱	۲۴۲۹	حکیم محمد ادریس صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۲	۲۴۳۰	حاجی عبدالکریم صاحب قصبہ بہوپور 〃	عہ	〃
۱۳	۲۴۳۱	مبارک حسین موضع کوہنڈہ 〃	عہ	〃
۱۴	۲۴۳۲	مولانا حکیم عبدالحمید صاحب رئیس 〃 〃 〃	ع۵	〃
۱۵	۲۴۳۳	مسماۃ نجم النساء بیگم صاحبہ 〃 〃	عہ	〃
۱۶	۲۴۳۴	جناب محی الدین صاحب 〃 〃	ع	〃
۱۷	۲۴۳۵	شیخ میر علی صاحب زمیندار 〃 〃	۸ر	〃
۱۸	۲۴۳۶	محمد اکبر صاحب 〃 〃	ع	〃
۱۹	۲۴۳۷	حاجی محمد عمر صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۰	۲۴۳۸	مولانا جمیل احمد صاحب شاہ گنج 〃 〃	عہ	〃
۲۱	۲۳۸۹	جناب عبدالغنی شاہ صاحب متعلم گوردوہاڑہ	عہ	〃
۲۲	۲۳۹۰	گنڈل شاہ صاحب پوسٹ افلہوز شکہر 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۳	۲۳۹۱	مولانا عبدالعزیز صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۴	۲۳۹۲	ماسٹر الٰہی بخش صاحب پوسٹ و مقام سانگی 〃	عہ	〃
۲۵	۲۳۹۳	حاجی محمد صدیق و عبدالغنی صاحب پھاٹک حبش خاں	ع۵	وظیفہ زکوٰۃ
۲۶	۲۳۹۴	مولوی عبدالکریم صاحب سیہور بھوپال دہلی	سے	دوامی بہی خواہ
۲۷	۲۳۹۶	ڈاکٹر محمد حامد صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۲۸	۲۳۹۷	سردار مقدس محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۹	۲۳۹۸	سید عبدالحی صاحب 〃 〃	ع	〃
۳۰	۲۳۹۹	مولوی ظفر احمد صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۳۱	۲۴۰۰	ماسٹر خدا بخش صاحب 〃	۴ر	〃
۳۲	۲۴۲۷	ڈاکٹر محمد خداداد صاحب مسلم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور	عہ	〃
۳۳	۲۴۳۸	حاجی عبدالحمید و عبدالمجید صاحب صدر بازار دہلی	۴ر	〃
۳۴	۲۴۳۹	محمد صدیق و محمد یٰسین صاحبان تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۳۵	۲۴۴۰	جناب حکیم الدین صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶	۲۴۴۱	محمد یعقوب صاحب متصل سانڈنی والی مسجد دہلی	۲ر	دوامی بہی خواہ
۳۷	۲۴۴۲	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران دہلی 〃	عہ	〃
۳۸	۲۴۴۳	مولوی محمد عمر صاحب ہائی اسکول نوری دروازہ	۴ر	〃
۳۹	۲۴۴۴	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۴۰	۲۴۴۵	حکیم شریف الدین صاحب چتلی قبر 〃	ع	〃
۴۱	۲۴۴۶	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب 〃	۸ر	〃
۴۲	۲۴۴۷	حاجی کرم الٰہی و احسان الٰہی صاحبان بلیماران 〃	۵	〃
۴۳	۲۴۴۸	عبدالعزیز و غفران الدین صاحب سبزی منڈی 〃	عہ	〃
۴۴	۲۴۴۹	چودھری اللہ دین ابن عبدالشکور صاحب 〃	۲ر	〃
۴۵	۲۴۵۰	حافظ عبدالجلیل صاحب سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۴۶	۲۴۵۱	محمد رفیع الدین صاحب ابن عظمت اللہ صاحب نمبردار 〃	۲ر	〃
۴۷	۲۴۵۲	بابو حفیظ اللہ صاحب بیری والا باغ 〃	عہ	〃
۴۸	۲۴۵۳	حاجی محمد بلال صاحب کپڑے والے 〃	۲ر	〃
۴۹	۲۴۵۴	آغا مرزا ابن نواب مرزا صاحبان 〃	۸ر	〃
۵۰	۲۴۵۵	حاجی محمد الیاس صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۴ر	〃
۵۱	۲۴۵۶	مہتاب الدین ابن نصیر الدین صاحب نواب گنج 〃	۴ر	〃
۵۲	۲۴۵۷	عزیز احمد ابن حافظ محمد ایوب صاحب 〃	۴ر	〃
۵۳	۲۴۵۸	منشی شفیق الرحمٰن صاحب 〃	۴ر	〃
۵۴	۲۴۵۹	بشیر الدین صاحب و فیاض الدین صاحب 〃	عہ	〃
۵۵	۲۴۶۰	شیخ محمد فاروق صاحب 〃	ع	〃
۵۶	۲۴۶۱	منشی فدا حسین صاحب 〃	۴ر	〃
۵۷	۲۴۶۲	شیخ محمد عثمان صاحب 〃	۲ر	〃
۵۸	۲۴۶۳	حافظ محمد یٰسین صاحب 〃	۲ر	〃
۵۹	۲۴۶۴	حافظ محمد عثمان صاحب چاندنی چوک 〃	۱ر	〃
۶۰	۲۴۶۵	حافظ فاضل ابن محمد واصل خان صاحب 〃	۲ر	〃
۶۱	۲۴۶۶	حافظ جمیل احمد ابن حاجی محمد عمر صاحبان 〃	۲ر	〃
۶۲	۲۴۶۷	حامد حسین صاحب مالک حامد اسٹور 〃	۴ر	〃
۶۳	۲۴۶۸	نظام الدین ابن العابدین صاحب	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید تحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۵	۴۴۷۰	حافظ محفوظ الٰہی صاحب متصل چھوٹی مسجد دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۶۶	۴۴۷۱	جناب محمد اسمٰعیل صاحب باڑہ ہندو راؤ "	عہ	"
۶۷	۴۴۷۲	جناب حبیب الرحمٰن صاحب انجینیر " "	۱۲ر	"
۶۸	۴۴۷۳	زوجہ محترمہ جناب " " " "	۴ر	"
۶۹	۴۴۷۴	جناب محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ " "	۹ر	"
۷۰	۴۴۷۵	جناب وصیت علی صاحب صدیقی دواخانہ " "	۲ر	"
۷۱	۴۴۷۶	حاجی حبیب احمد صاحب ٹوپی والے سرائے حافظ ...	عہ	"
۷۲	۴۴۷۷	حاجی کریم اللہ انعام اللہ صاحبان " "	۴ر	"
۷۳	۴۴۷۹	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ چاندنی چوک	سہ	وظیفہ زکوٰۃ
۷۴	۴۴۸۰	جناب ظہیر الدین ابن شیخ ملو قصاب پورہ "	۲ر	دوامی
۷۵	۴۴۸۱	جناب فخر الدین ابن احمد بخش صاحب " "	عہ	"
۷۶	۴۴۸۲	مولوی عبد الرشید صاحب امام مسجد " "	۲ر	"
۷۷	۴۴۸۳	عبد القدوس صاحب پسر عبد الشکور صاحب " "	۱۲ر	"
۷۸	۴۴۸۴	عبد الرشید صاحب پرچونیہ " "	۴ر	"
۷۹	۴۴۸۵	جناب حکیم محمد اسحاق صاحب " "	۴ر	"
۸۰	۴۴۸۶	حاجی عبد الغنی فضل حق صاحبان بلیماران	ے	"
۸۱	۴۴۸۷	عبد المجید خاں محمد سعید خاں صاحبان صدر بازار	۴ر	"
۸۲	۴۴۸۸	شیخ محمد مہتاب صاحب بازار بلیماران "	عہ	"
۸۳	۴۴۸۹	جناب عبد الرشید صاحب فائن ویلوٹ کمپنی " "	عہ	"
۸۴	۴۴۹۰	جناب اسمٰعیل صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ "	۴ر	"
۸۵	۴۴۹۱	جناب قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ	۴ر	"
۸۶	۴۴۹۲	مولانا محمد حسین صاحب " "	۸ر	"
۸۷	۴۴۹۳	مولانا لعل الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"
۸۸	۴۴۹۴	مولانا محمد ادریس صاحب " "	۸ر	"
۸۹	۴۴۹۶	مولوی قاری محمد شریف صاحب نئی سڑک " "	۴ر	"
۹۰	۴۴۹۷	میاں عبد الکریم صاحب رائل فونڈری ریلوے روڈ بٹالہ ضلع گورداسپور	للعہ	"
۹۱	۴۵۰۲	مستری محمد دین اولاد علی صاحبان قرول باغ دہلی	عہ	"
۹۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید تحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴	۴۵۱۰	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک محلہ نور گنج دہلی	عہ	دوامی بہی خواہ
۹۵	۴۵۱۱	حاجی محمد حفیظ صاحب نواب والا باغ "	ما	"
۹۶	۴۵۱۲	جناب محمد سعید صاحب بیری والا باغ "	۸ر	"
۹۷	۴۵۱۳	جناب محمد علی صاحب جنگل والی مسجد " "	۴ر	"
۹۸	۴۵۱۴	جناب نظام الدین صاحب معرفت " "	۴ر	"
۹۹	۴۵۱۵	عبد اللہ ابن ہدایت اللہ صاحب باڑہ ہندو راؤ	عہ	"
۱۰۰	۴۵۱۶	حاجی رحیم بخش صاحب عزیز گنج " "	ما	"
۱۰۱	۴۵۱۷	چودھری محمد بخش صاحب فیض روڈ قرول باغ "	ما	"
۱۰۲	۴۵۱۸	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب " "	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۳	۴۵۱۹	مولانا سعید احمد صاحب ایم اے " "	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۰۴	۴۵۲۰	مولوی حفظ الرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۱۰۵	۴۵۲۱	مولوی ظفر احمد خاں صاحب " "	۲ر	"
۱۰۶	۴۵۲۲	مستری محمد اسمٰعیل صاحب سبزی منڈی " "	۴ر	"
۱۰۷	۴۵۲۳	جناب عبد الغفار صاحب نیا بانس "	۴ر	"
۱۰۸	۴۵۲۴	جناب الطاف الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۱۰۹	۴۵۲۵	حافظ محمد عثمان صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"
۱۱۰	۴۵۲۶	جناب محمد شفیع صاحب کوچہ چیلان "	۲ر	"
۱۱۱	۴۵۲۷	جناب محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ	۴ر	"
۱۱۲	۴۵۲۸	حافظ محمد یونس صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۴ر	"
۱۱۳	۴۵۲۹	فیاض مرزا سلطان مرزا صاحبان سبزی منڈی	۸ر	"
۱۱۴	۴۵۳۰	امان اللہ ابن حمید اللہ صاحب صدر بازار "	۲ر	"
۱۱۵	۴۵۳۱	نصیر الدین ابن شیخ عبد الرحیم صاحب " "	۴ر	"
۱۱۶	۴۵۳۲	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ " "	۲ر	"
۱۱۷	۴۵۳۳	جناب محمد صغیر صاحب کاٹ بازار " "	۲ر	"
۱۱۸	۴۵۳۴	مستری ولی الدین صاحب سبزی منڈی "	۴ر	"
۱۱۹	۴۵۳۵	جناب عبد الحکیم حبیب الرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۱۲۰	۴۵۳۶	منشی غفران الدین صاحب " "	۴ر	"
۱۲۱	[illegible]	منشی شکور علی خاں صاحب [illegible]	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحیثیت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۳	۲۵۳۹	مستری ظہور الدین صاحب لال کٹھرہ سبزی منڈی دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۱۲۴	۲۵۴۰	جناب عبدالحمید صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۱۲۵	۲۵۴۱	حامد حسین صاحب مالک حامد سٹور کھاری باؤلی	۲ر	"
۱۲۶	۲۵۴۲	جناب محمد نذر صاحب گندہ نالہ "	۲ر	"
۱۲۷	۲۵۴۳	ماسٹر سید عبدالحمید صاحب ہائی سکول فتحپوری "	۸ر	"
۱۲۸	۲۵۴۴	ماسٹر صوفی صغیر حسین صاحب " "	۸ر	"
۱۲۹	۲۵۴۵	ماسٹر عبدالمومن صاحب " "	۴ر	"
۱۳۰	۲۵۴۶	خلیفہ محمد ادریس و محمد احمد صاحبان باڑہ ہندوراؤ	۸ر	"
۱۳۱	۲۵۴۷	حاجی مقبول الٰہی صاحب پن کش بیری والا باغ	۲ر	"
۱۳۲	۲۵۴۸	شیخ عبدالغفور صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۱۳۳	۲۵۴۹	حافظ عبدالمغنی صاحب صدر بازار "	عہ	"
۱۳۴	۲۵۵۰	مولانا محمد عمر صاحب اجمیری دروازہ "	عہ	"
۱۳۵	۲۵۵۱	ماسٹر عبدالمجید صاحب ہائی اسکول " "	۴ر	"
۱۳۶	۲۵۵۲	ماسٹر محمد مظفر صاحب " " "	۲ر	"
۱۳۷	۲۵۵۳	ماسٹر ابوالحسن صاحب " " "	۲ر	"
۱۳۸	۲۵۵۴	ماسٹر محمد یوسف صاحب " " "	۲ر	"
۱۳۹	۲۵۵۵	ماسٹر محمد ہاشم خانصاحب " " "	۴ر	"
۱۴۰	۲۵۵۶	مولوی محمد الدین صاحب عربی پروفیسر "	۲ر	"
۱۴۱	۲۵۵۷	منشی محمد صدیق صاحب بر دوکان حاجی محمد شفیع "	۸ر	"
۱۴۲	۲۵۵۸	جناب شیخ محمد نواب حسین صاحب صدر بازار "	لعہ	"
۱۴۳	۲۵۵۹	چودھری محمد نقی صاحب چاندنی چوک "	۴ر	"
۱۴۴	۲۵۶۰	شیخ محمد عثمان صاحب " "	۴ر	"
۱۴۵	۲۵۶۱	جناب محمد شفیع ولد محمد یعقوب صاحب " "	عہ	"
۱۴۶	۲۵۶۲	جناب عبدالرحیم صاحب سبزی منڈی "	۱ر	"
۱۴۷	۲۵۶۳	جناب عبدالغنی صاحب " "	۳ر	"
۱۴۸	۲۵۶۴	جناب عبدالعزیز صاحب " "	۱ر	"
۱۴۹	۲۵۶۵	جناب محمد شفیع ولد عظمت اللہ صاحب " "	۲ر	"
۱۵۰	۲۵۶۶	جناب عبدالستار ابن حاجی عبدالغفور صاحب [illegible]	۴ر	"
۱۵۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	۲۵۶۸	حافظ شجاع الدین و حافظ شہاب الدین صاحبان پوتے دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۱۵۳	۲۵۶۹	حافظ محمد یونس صاحب " "	۲ر	"
۱۵۴	۲۵۷۰	منشی عبدالعزیز صاحب مسجد نواب والی "	۱ر	"
۱۵۵	۲۵۷۱	شیخ زادہ فضل الٰہی ابن شیخ رسول محسن صاحب "	۱ر	"
۱۵۶	۲۵۷۲	جناب محمد یوسف پسر محمد عثمان صاحب " "	۱ر	"
۱۵۷	۲۵۷۳	حکیم علیم الدین صاحب متصل مسجد شاہ گل "	۲ر	"
۱۵۸	۲۵۷۴	شیخ سراج الدین صاحب ٹیا محل "	۸ر	"
۱۵۹	۲۵۷۵	مستری امام الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ	۲ر	"
۱۶۰	۲۵۷۶	مستری بشیر الدین صاحب " "	۴ر	"
۱۶۱	۲۵۷۷	جناب مشیت علیصاحب صدیقی دواخانہ	۲ر	"
۱۶۲	۲۵۷۸	جناب محمد حسین و اجمل حسین صاحبان کھاری باؤلی	عہ	"
۱۶۳	۲۵۷۹	قاضی الطاف الرحمٰن صاحب لال کنواں "	۸ر	"
۱۶۴	۲۵۸۰	حافظ محمد الیاس صاحب انصاری " "	۲ر	"
۱۶۵	۲۵۸۱	جناب محمد مختار صاحب سوداگر " "	۱ر	"
۱۶۶	۲۵۸۲	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران "	عہ	"
۱۶۷	۲۵۸۳	جناب بشیر احمد صاحب تاجر جنت " "	۸ر	"
۱۶۸	۲۵۸۴	شیخ سردار علیصاحب اسٹیفنس سکول "	۴ر	"
۱۶۹	۲۵۸۵	جناب ابرار احمد خانصاحب " "	۸ر	"
۱۷۰	۲۵۸۶	مولانا محمد عمر صاحب مشن ہائی سکول "	۴ر	"
۱۷۱	۲۵۹۲	مولوی عطاء محمد صاحب گور و پہاڑ دہلی	۱۲	"
۱۷۲	۲۵۹۳	حافظ محمد زکریا صاحب امام مسجد لال کنواں دہلی	۸ر	"
۱۷۳	۲۵۹۵	جناب محمد نذیر صاحب معرفت " " "	عہ	"
۱۷۴	۲۵۹۶	حاجی حکیم عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ " "	۱۲	"
۱۷۵	۲۵۹۷	مولوی وحید الدین صاحب دفتر الجمعیۃ "	عہ	"
۱۷۶	۲۵۹۸	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی "	۸ر	"
۱۷۷	۲۵۹۹	جناب محمد ابراہیم صاحب کانپوری فیکٹری "	۴ر	"
۱۷۸	۲۶۰۰	حافظ محمد حسن صاحب بیری والا باغ "	[illegible]	"
[illegible]	[illegible]	جناب کریم الدین صاحب باڑہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۱	۴۶۰۳	جناب محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی باڑہ ہندو راؤ دہلی	۸ر	دوامی بہی خواہ
۱۸۲	۴۶۰۴	حکیم محمد اسحاق صاحب پکی گلی 〃 〃	ار	〃
۱۸۳	۴۶۰۵	جناب محمد رفیق الرحمٰن صاحب بلیماران 〃	۴ر	〃
۱۸۴	۴۶۰۶	جناب محمد عثمان صاحب چاندنی چوک 〃	۸ر	〃
۱۸۵	۴۶۰۷	جناب حافظ محمد یٰسین پسر محمد بیگ صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۱۸۶	۴۶۰۸	حافظ مولوی نیعت الدین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۱۸۷	۴۶۰۹	ماسٹر اعجاز الدین صاحب اینگلو عربک ہائی اسکول 〃	۲ر	〃
۱۸۸	۴۶۱۰	ماسٹر غلام قادر صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۸۹	۴۶۱۱	ماسٹر اظہار الحسن صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۹۰	۴۶۱۲	ماسٹر عبداللطیف صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۹۱	۴۶۱۳	ماسٹر نجم الدین صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۹۲	۴۶۱۴	ماسٹر فتح الدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۱۹۳	۴۶۱۵	ماسٹر کرم الٰہی صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۹۴	۴۶۱۶	جناب محمد مرزا صاحب متصل لال مسجد جنرینگی	عہ	〃
۱۹۵	۴۶۱۷	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب مدرس فتحپوری 〃	۹ر	〃
۱۹۶	۴۶۱۸	مولانا سلطان محمود صاحب 〃 〃 〃	لعہ	〃
۱۹۷	۴۶۱۹	مولانا المحبوب الٰہی صاحب پروفیسر منشی فاضل 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۹۸	۴۶۲۰	قاری فضل الدین صاحب مدرس مدرسہ 〃 〃 〃	۴ر	〃
۱۹۹	۴۶۲۱	حکیم ناصر خلیق صاحب 〃 〃 〃 〃	۲ر	〃
۲۰۰	۴۶۲۲	ماسٹر علاء الدین صاحب صدر بازار 〃	۲ر	〃
۲۰۱	۴۶۲۳	جناب نظام الدین صاحب 〃	ار	〃
۲۰۲	۴۶۲۴	شیخ اللہ دواے پسر سون کشش قصاب پورہ 〃	۲ر	〃
۲۰۳	۴۶۲۵	وصیت علی صاحب ملازم مدرسیہ دواخانہ 〃	۲ر	〃
۲۰۴	۴۶۲۶	حکیم عبدالعزیز صاحب عزیزی 〃	۲ر	〃
۲۰۵	۴۶۲۷	مہتاب الدین صاحب نواب گنج پل بنگش 〃	ار	〃
۲۰۶	۴۶۲۸	حاجی محمد الیاس صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۴ر	〃
۲۰۷	۴۶۲۹	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۰	۴۶۳۲	حافظ شہاب الدین صاحب محلہ گڈھیا قصاب پورہ	۸ر	دوامی بہی خواہ
۲۱۱	۴۶۳۳	مستری محمد عمر صاحب روہتک روڈ قرولباغ دہلی 〃	عہ	〃
۲۱۲	۴۶۳۵	جناب محمد اسمٰعیل صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	لعہ	〃
۲۱۳	۴۶۳۶	حاجی محمد بلال صاحب چھوٹی مسجد 〃	۲۰ر	〃
۲۱۴	۴۶۳۷	جناب عبدالحمید صاحب پل بنگش 〃	۴ر	〃
۲۱۵	۴۶۳۸	جناب شمس الحق صاحب چاوڑی بازار 〃	۴ر	〃
۲۱۶	۴۶۳۹	جناب بشیر احمد حکیم صاحب بھوجلہ پہاڑی 〃	۴ر	〃
۲۱۷	۴۶۴۰	جناب عبدالستار صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۱۸	۴۶۴۱	جناب سلام الدین و شجاع الدین صاحب 〃	عہ	〃
۲۱۹	۴۶۴۲	جناب محمد اقبال صاحب کوچہ رحمان 〃	۴ر	〃
۲۲۰	۴۶۴۳	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃
۲۲۱	۴۶۴۴	شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب بلیماران دہلی .	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۲۲	۴۶۴۵	حافظ محمد عثمان محمد فاروق صاحبان 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۲۳	۴۶۴۶	جناب عزیز احمد پسر حافظ محمد ایوب صاحب 〃	۸ر	〃
۲۲۴	۴۶۴۷	حاجی عبدالغفور صاحب پرانی عیدگاہ 〃	عہ	〃
۲۲۵	۴۶۴۸	جناب عبدالوحید صاحب 〃	۲ر	〃
۲۲۶	۴۶۴۹	جناب محمد سلطان صاحب 〃	۲ر	〃
۲۲۷	۴۶۵۰	جنابہ اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب	۲ر	〃
۲۲۸	۴۶۵۱	جناب محمد سمیع صاحب کوچہ چیلان 〃	۲ر	〃
۲۲۹	۴۶۵۲	جناب محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ 〃	۴ر	〃
۲۳۰	۴۶۵۳	جناب الطاف الرحمٰن صاحب نیا بانس 〃	۲ر	〃
۲۳۱	۴۶۵۴	جناب عبدالغفار صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۳۲	۴۶۵۵	جناب محمد عثمان صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۲۳۳	۴۶۵۶	جناب عبدالمجید محمد سعید صاحبان صدر بازار 〃	۴ر	〃
۲۳۴	۴۶۵۷	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ 〃	عا	〃
۲۳۵	۴۶۶۰	جناب فضل حکیم ابن حاجی عبدالکریم صاحب 〃	۸ر	〃
۲۳۶	۴۶۶۱	حافظ حبیب الدین صاحب سبزی منڈی 〃	۸ر	〃
[illegible]	[illegible]	جناب محمد اسحاق صاحب متصل [illegible]	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۲۶۷۴	جناب محمد عثمان صاحب سبزی منڈی دہلی	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۴۰	۲۶۷۵	جناب احسان اللہ صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۲۴۱	۲۶۷۶	منشی ارشاد حسین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۴۲	۲۶۷۷	مستری خدا بخش صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۴۳	۲۶۷۸	جناب فضل حکیم پسر عبدالکریم صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۴۴	۲۶۷۹	جناب محمد اسحاق و احمد بخش صاحبان 〃	۲ر	〃
۲۴۵	۲۶۸۰	داروغہ عبدالغنی صاحب 〃	عا	〃
۲۴۶	۲۶۸۱	حاجی محمد شفیع پسر خلیفہ محمد عثمان صاحب 〃	۲ر	〃
۲۴۷	۲۶۸۲	حافظ عبدالجلیل صاحب پنجاب جنرل اسٹور 〃	۴ر	〃
۲۴۸	۲۶۸۳	جناب عبدالحمید صاحب بارہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۲۴۹	۲۶۸۴	جناب حفیظ اللہ صاحب بیری والا باغ 〃	عا	〃
۲۵۰	۲۶۸۵	مستری مولا بخش صاحب بارہ ہندو راؤ 〃	عہ	〃
۲۵۱	۲۶۸۶	حاجی حبیب الرحمن صاحب پل بنگش 〃	۱۲ر	〃
۲۵۲	۲۶۸۷	جنابہ زوجہ حبیب الرحمن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۵۳	۲۶۸۸	شیخ محمد امین صاحب کشن گنج مکان ملاوا 〃	صہ	〃
۲۵۴	۲۶۸۹	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ 〃	عا	〃
۲۵۵	۲۶۹۰	جناب عبدالحکیم صاحب کبابیلے 〃	۸ر	〃
۲۵۶	۲۶۹۱	حاجی کرم الٰہی و احسان الٰہی صاحب بلیماران 〃	صہ	〃
۲۵۷	۲۶۹۲	شیخ سراج الدین صاحب سرائے آفتابہ 〃	عہ	〃
۲۵۸	۲۶۹۳	حاجی محمد عثمان صاحب صدر بازار 〃	۴ر	〃
۲۵۹	۲۶۹۴	شیخ عبدالسلام و عبدالغفار صاحبان 〃 〃	۸ر	〃
۲۶۰	۲۶۹۵	شیخ نور احمد پسر عبدالکریم صاحب 〃	۲ر	〃
۲۶۱	۲۶۹۶	جناب عبدالستار صاحب پل بنگش 〃	ار	〃
۲۶۲	۲۶۹۷	جناب عتیق الرحمن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۶۳	۲۶۹۸	جناب عبدالغفار صاحب 〃 〃	ار	〃
۲۶۴	۲۶۹۹	منشی عبدالرحمن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۶۵	۲۷۰۰	حاجی رشید احمد صاحب صدر بازار 〃	۴ر	〃
۲۶۶	۲۷۰۱	والدہ امان اللہ خاں صاحب 〃	۲ر	〃
[illegible]	۲۷۰۲	شیخ [illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۶۸	۲۷۰۳	حافظ عبداللطیف و حافظ محمد سلطان صاحبان پل بنگش قریشی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۲۶۹	۲۷۰۴	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۲۷۰	۲۷۰۵	جناب محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی بارہ ہندو راؤ	۸ر	〃
۲۷۱	۲۷۰۶	منشی اشفاق احمد صاحب نقشہ نویس ٹی بی ہسپتال	عہ	〃
۲۷۲	۲۷۰۷	سوبیدار ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سعیدہ منزل 〃	عہ	〃
۲۷۳	۲۷۰۸	جناب محمد اسحاق صاحب محلہ قانون گویان 〃 〃	عہ	〃
۲۷۴	۲۷۰۹	مولانا شوکت علی صاحب فاضل دیوبند سول لائن 〃	صہ	〃
۲۷۵	۲۷۱۰	مولانا محمد صدیق صاحب تاجر چوب 〃	عہ	〃
۲۷۶	۲۷۱۱	حاجی عبدالرحمن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۷۷	۲۷۱۲	منشی محمد احسن صاحب پوسٹ مین منگلور 〃	عہ	〃
۲۷۸	۲۷۱۳	جناب عبدالحمید صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۷۹	۲۷۱۴	مولوی رحم الٰہی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۰	۲۷۱۵	شاہ عبداللطیف صاحب رامپوری 〃	عہ	〃
۲۸۱	۲۷۱۶	عظیم بخش صاحب پسر اللہ دیا محلہ قلعہ 〃	۴ر	〃
۲۸۲	۲۷۱۷	سید اسرار حسین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۸۳	۲۷۱۸	چودھری رفیق احمد صاحب ضلع سہارنپور	عہ	〃
۲۸۴	۲۷۱۹	مولوی محمد نعیم صاحب گنگوہی 〃	عہ	〃
۲۸۵	۲۷۲۰	سید ابرار حسین صاحب نمبردار 〃	عہ	〃
۲۸۶	۲۷۲۴	جناب محمد اسحاق صاحب مالک فرم حافظ محمد امین صاحب رڑکی سہارنپور	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸۷	۲۷۲۵	حافظ رمضان صاحب تاجر پارچہ 〃 〃	عہ	〃
۲۸۸	۲۷۲۶	ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس 〃 〃	عا	〃
۲۸۹	۲۷۲۷	سید حبیب الحسن صاحب تاجر جفت منگلور 〃	عہ	〃
۲۹۰	۲۷۳۳	سید انوار حسین صاحب تاجر پارچہ 〃 〃	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۹۱	۲۷۳۴	جناب محمد بخش صاحب خانساماں 〃 〃	عہ	〃
۲۹۲	۲۷۳۵	ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۹۳	۲۷۳۶	سید شرافت علی صاحب نگینوی 〃 〃	عہ	〃
۲۹۴	۲۷۳۷	جناب محمد یعقوب صاحب جفت فروش 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۹۵	[illegible]	حاجی [illegible] احمد صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۷	۴۷۸۳	مستری محمد ظہور صاحب محلہ شیوہ رام نجیب آباد بجنور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۹۸	۴۷۸۴	شیخ عبدالشکور صاحب پسر حاجی عبداللہ صاحب ،،	عہ	،،
۲۹۹	۴۷۸۵	منشی عبدالغفار صاحب جلال آبادی مقیم حال ،،	ما	،،
۳۰۰	۴۷۸۶	مولوی حافظ بشیر احمد صاحب صدر مدرس کرتپور ،،	عہ	،،
۳۰۱	۴۷۸۷	مولانا امیر احمد صاحب بانس منڈی نجیب آباد ،،	۳ر	دوامی ،،
۳۰۲	۴۷۸۸	مولوی خلیل احمد خانصاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۰۳	۴۷۸۹	جناب محمد علی خانصاحب محلہ پٹھان پورہ ،، ،،	ے	،،
۳۰۴	۴۷۹۰	جناب عطاء حسین صاحب محلہ میر گنج ،، ،،	عہ	،،
۳۰۵	۴۷۹۱	ماسٹر عبدالغفور صاحب انگلش ٹیچر ،، ،،	عہ	،،
۳۰۶	۴۷۹۲	جناب عبدالرحمٰن صاحب بازار کوگنج ،،	عہ	،،
۳۰۷	۴۷۹۳	منشی احمد عبداللہ خانصاحب پہاڑی دروازہ	ما	،،
۳۰۸	۴۷۹۴	بابو عبدالحمید خانصاحب محل سرائے ،، ،،	عہ	،،
۳۰۹	۴۷۹۵	شیخ کریم الدین نذیر احمد خانصاحب نرم غلہ ،،	عہ	،،
۳۱۰	۴۷۹۶	شیخ محمد نور صاحب محلہ پٹھانپورہ ،،	عہ	،،
۳۱۱	۴۷۹۷	شیخ رحیم الدین صاحب ٹھیکہ دار ،، ،،	عہ	،،
۳۱۲	۴۷۹۸	چودھری نذیر احمد صاحب ،، ،، ،،	عہ	،،
۳۱۳	۴۷۹۹	سید مولانا محمد عید صاحب غازی ،، ،،	عہ	،،
۳۱۴	۴۸۰۰	منشی سید مقصود علی صاحب ملازم میونسپل ،،	عہ	،،
۳۱۵	۴۸۰۱	منشی سید محمد صدیق صاحب محلہ پٹھانپورہ ،،	عہ	،،
۳۱۶	۴۸۱۴	شیخ مولا بخش صاحب مرحوم کرتپور ،،	ما	وظیفہ زکوٰۃ
۳۱۷	۴۸۱۵	حافظ قادر بخش صاحب لھنڈ سالیہ حسنپور ،، ،،	ما	دوامی بہی خواہ
۳۱۸	۴۸۱۶	حکیم مولوی عبدالباقی صاحب ،،	عہ	،،
۳۱۹	۴۸۱۷	مولانا حکیم داؤد خانصاحب رئیس ،،	عہ	،،
۳۲۰	۴۸۱۸	جناب اللہ دیا صاحب ٹھیکہ دار حسنپورہ ،،	عہ	،،
۳۲۱	۴۸۱۹	جناب محمد یٰسین صاحب ولد چھیدہ صاحب ،،	عہ	،،
۳۲۲	۴۸۲۰	جناب شاہد حسین صاحب ،،	عہ	،،
۳۲۳	۴۸۲۱	جناب محمد قاسم صاحب ولد حاجی رحمت اللہ صاحب ،،	عہ	،،
۳۲۴	۴۸۲۲	جناب محمد [illegible] صاحب ٹیلر ،،	عہ	،،

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۶	۴۸۲۴	جناب امیر احمد صاحب ولد بھجو صاحب کرتپور بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۲۷	۴۸۲۵	جناب محمد اسحاق صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۲۸	۴۸۲۶	جناب عبدالرشید و ظفر احمد صاحب ،، ،،	لعہ	،،
۳۲۹	۴۸۲۷	جناب تیجا ولد حاجی عبدالغفور صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۳۰	۴۸۲۸	جناب عبدالواحد صاحب ولد رحمت اللہ صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۳۱	۴۸۲۹	جناب مختار احمد صاحب ،، ،، ،،	عہ	،،
۳۳۲	۴۸۳۰	جناب محمد ابراہیم صاحب ،، ،، ،،	عہ	،،
۳۳۳	۴۸۳۱	جناب عمر بخش ولد نھنے صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۳۴	۴۸۳۲	مولوی عبدالوحید صاحب ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند	۸ر	،،
۳۳۵	۴۸۳۳	مولوی محمود احمد صاحب نائب ناظم ،، ،،	عہ	،،
۳۳۶	۴۸۳۹	منجانب الدہ صاحبہ مولوی نظام الحق صاحب متعلم ،،	ما	،،
۳۳۷	۴۸۴۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب خیر نگر چھتہ ڈولی والان ،،	عہ	،،
۳۳۸	۴۸۴۵	شیخ سمیع الدین صاحب دہلی بازار میرٹھ ،،	۸ر	،،
۳۳۹	۴۸۴۶	منشی عبدالرحمٰن صاحب ،،	ما	،،
۳۴۰	۴۸۴۷	جناب شفیق الاسلام صاحب ہیڈ ماسٹر ،،	۱۲ر	،،
۳۴۱	۴۸۴۸	قاضی زین العابدین صاحب محلہ قاضی واڑہ ،،	عہ	،،
۳۴۲	۴۸۴۹	جناب غلام محمد صاحب امام مسجد شاہ ولایت ،،	ما	،،
۳۴۳	۴۸۵۶	جناب غلام محمد صاحب کشمیری ،، ،، ،،	ے	وظیفہ زکوٰۃ
۳۴۴	۴۸۵۷	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	،،
۳۴۵	۴۹۱۱	جناب محمد مظہر اللہ صاحب سب انسپکٹر محلہ قانونیان ضلع بجنور	ے	دوامی بہی خواہ
۳۴۶	۴۹۱۲	قاضی ناظم حسین صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۴۷	۴۹۱۳	منشی بشیر احمد صاحب پنشنر ،، ،،	عہ	،،
۳۴۸	۴۹۱۸	منشی نذیر احمد صاحب رئیس کرتپور ،،	ما	،،
۳۴۹	۴۹۱۹	جناب علیم اللہ صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۵۰	۴۹۲۰	منشی انوار حسین صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳۵۱	۴۹۲۱	شیخ چھجو صاحب کھنڈسالیہ حسنپورہ ،،	عہ	،،
۳۵۲	۴۹۲۴	منشی ابرار حسین صاحب شو مرچنٹ دہلی بازار میرٹھ	۸ر	،،
۳۵۳	۴۹۲۵	شیخ رفیع الدین صاحب ،، ،، ،،	۸ر	،،

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵شہر	۴۹۲۷	مولانا سید محمد علی صاحب نامی پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی تیلی روڈ ۵ اے	صہ	دوامی بہی خواہ
۳۵۶	۴۹۲۸	مولانا سید محمود علی صاحب باغپت دروازہ میرٹھ	ما	″
۳۵۷	۴۹۲۹	مستری چھوٹن خان صاحب محلہ کوٹلہ ″	۱ر	″
۳۵۸	۴۹۳۰	شیخ محمد عمر صاحب دہلی بازار ″	۸ر	″
۳۵۹	۴۹۳۱	جناب بشیر احمد خان صاحب ″ ″	۳ر	″
۳۶۰	۴۹۳۲	جناب عبد الرشید صاحب ٹیلر ماسٹر ″	۴ر	″
۳۶۱	۴۹۹۷	مولوی وسیم اللہ صاحب محکمہ صحت عامہ بہار پٹنہ	مہ	″
۳۶۲	۴۹۹۸	مولوی عبد الجلیل صاحب محلہ پیر بہوڑ ″	مہ	″
۳۶۳	۴۹۹۹	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولک پور مہندر ″	مہ	″
۳۶۴	۵۰۰۰	مولوی عبد المنان صاحب بیدل ″	ما	″
۳۶۵	۵۰۰۱	مولوی منیر الدین صاحب مداد پور ″	مہ	″
۳۶۶	۵۰۰۲	مولوی محمد قاسم صاحب بہاری ہیڈ ماسٹر ″	مہ	[illegible]
۳۶۷	۵۰۰۳	مولوی حاجی سید صغیر الدین صاحب ″	۴ر	″
۳۶۸	۵۰۶۶	منشی ضامن علی صاحب کارکن جاگیرات مالوہ	مہ	دوامی بہی خواہ
۳۶۹	۵۰۷۰	ڈاکٹر عبد القوی صاحب نعمان۔ آسٹریلیا دوا خانہ لاہوری	ے	″
۳۷۰	۵۰۷۱	حافظ عبد الرحمن صاحب سہارنپوری فیض باغ ″	مہ	″
۳۷۱	۵۰۷۲	حکیم عبد القادر صاحب انصاری نیلہ گنبد ″	ما	″
۳۷۲	۵۰۷۳	بتوسط مولانا محی الدین صاحب شارق فاضل دیوبند امرتسر	ے	″
۳۷۳	۵۰۷۴	بابو عبد الکریم صاحب کٹہرہ سنت سنگھ ″	مہ	″
۳۷۴	۵۰۷۵	استاد فیروز الدین صاحب ″ ″	مہ	″
۳۷۵	۵۰۷۶	سید مظہر حسین صاحب ″ ″	عہ	″
۳۷۶	۵۰۹۴	مولانا محمود حسین صاحب مدرس مدرسہ [illegible] دہلی	۸ر	[illegible]
۳۷۷	۵۰۹۵	جناب محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ چاندنی چوک ″	مہ	″
۳۷۸	۵۰۹۶	شیخ محمد مہتاب صاحب ″ ″	مہ	″
۳۷۹	۵۰۹۸	قاری خلیل الرحمن صاحب ″ ″ ″	۲ر	دوامی ″
۳۸۰	۵۰۹۹	حکیم قاری سید قربان علی صاحب مدرس مدرسہ نقیہ ″	۴ر	″
۳۸۱	۵۱۰۰	حاجی محمد حنیف صاحب [illegible] ″	ما	″
۳۸۲	۵۱۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۳	۵۱۰۲	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب قرول باغ دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۳۸۴	۵۱۰۳	جناب محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ باڑہ ہندو راؤ ″	۸ر	″
۳۸۵	۵۱۰۴	منشی فدا حسین صاحب نیلی واڑہ بہادر گڑھ ″	۴ر	″
۳۸۶	۵۱۰۵	حاجی عبد الحمید و عبد المجید صاحبان صدر بازار ″	۴ر	″
۳۸۷	۵۱۰۶	نظام الدین زین العابدین صاحب کھاری باؤلی	مہ	″
۳۸۸	۵۱۰۷	ماسٹر عزیز حسین صاحب ٹیچر ہائی سکول فتحپوری ″	۸ر	″
۳۸۹	۵۱۰۸	ماسٹر صوفی صغیر حسین صاحب ″ ″ ″ ″	۸ر	″
۳۹۰	۵۱۰۹	شیخ قمر الدین صاحب اینڈ سنز چاندنی چوک ″	۴ر	″
۳۹۱	۵۱۱۰	حافظ محمد فاضل خان پسر محمد اصل محمد خان صاحب	۴ر	″
۳۹۲	۵۱۱۱	حافظ جمیل احمد پسر حاجی محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار ″	۴ر	″
۳۹۳	۵۱۱۲	قاری شریف احمد صاحب نئی سڑک ″	۸ر	″
۳۹۴	۵۱۱۳	ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب پہاڑ گنج ″	مہ	″
۳۹۵	۵۱۱۴	جناب محمد سعید صاحب بیری والا باغ ″	۴ر	″
۳۹۶	۵۱۱۵	چودھری محمد بخش صاحب فیض روڈ قرول باغ ″	ما	″
۳۹۷	۵۱۱۶	جناب عبد اللہ صاحب باڑہ ہندو راؤ ″	مہ	″
۳۹۸	۵۱۱۷	جناب محمد علی صاحب مسجد جنگل والی بیری والا باغ	۴ر	″
۳۹۹	۵۱۱۸	جناب علیم الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ ″	۴ر	″
۴۰۰	۵۱۱۹	حافظ محفوظ الٰہی صاحب بلیماران ″	۴ر	″
۴۰۱	۵۱۲۰	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ ″	۴ر	″
۴۰۲	۵۱۲۱	حاجی مہر الٰہی صاحب دہیرج پہاڑی [illegible]	۲ر	″
۴۰۳	۵۱۲۲	جناب نصیر الدین صاحب ملازم دربار کمپنی ″	۲ر	″
۴۰۴	۵۱۲۳	امان اللہ پسر عبد اللہ صاحب ″ ″	۲ر	″
۴۰۵	۵۱۲۴	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ ″ ″	۲ر	″
۴۰۶	۵۱۲۵	جناب شمس العارفین محمد شفیع صاحبان ″ ″	مہ	″
۴۰۷	۵۱۲۶	حافظ محمد شفیق الدین صاحب قصاب پورہ ″	۶ر	″
۴۰۸	۵۱۲۷	حافظ محمد یونس صاحب ″ ″	۲ر	″
۴۰۹	۵۱۲۸	جناب ظہیر الدین صاحب ″	۱ر	″
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۱۲	۵۱۳۱	جناب محمد اسحاق صاحب تماکو والے متصل شفاخانہ قصاب پورہ دہلی	۱ر	دوامی بہی خواہ
۴۱۳	۵۱۳۲	شیخ سراج الدین صاحب - مالک کلکتہ بورڈنگ ہاؤس چھتہ عادل ٹھیا محل "	۸ر	"
۴۱۴	۵۱۳۳	ماسٹر اصغر علی صاحب آل کلاتھ مرچنٹ "	۸ر	"
۴۱۵	۵۱۳۴	مولانا سعید احمد صاحب ایم - اے ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی	۸ر	"
۴۱۶	۵۱۳۵	مولانا بدر الحسن صاحب مکتبہ جامعہ ملیہ """	عہ	"
۴۱۷	۵۱۳۶	شیخ عبد الغنی احسان الٰہی صاحبان بلیماران "	عہ	"
۴۱۸	۵۱۳۷	حاجی عبد المغنی و فضل حق صاحبان """	سے	"
۴۱۹	۵۱۳۸	جناب عبد الغفور صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۴۲۰	۵۱۳۹	ایس عبد المتین صاحب سوداگر بیل فیتہ "	۴ر	"
۴۲۱	۵۱۴۰	منشی غفران الدین صاحب سبزی منڈی "	۲ر	"
۴۲۲	۵۱۴۱	منشی شکور علیخاں صاحب دوکان کرتار سنگھ چاندنی چوک "	۲ر	"
۴۲۳	۵۱۴۲	منشی عرفان الدین صاحب دوکان عبد الحکیم صاحب "	۲ر	"
۴۲۴	۵۱۴۳	عبد الحکیم صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی "	عہ	"
۴۲۵	۵۱۴۴	چودھری اسد اللہ و عبد الشکور صاحب """	۲ر	"
۴۲۶	۵۱۴۵	جناب غلام احمد صاحب ""	۲ر	"
۴۲۷	۵۱۴۶	حمید اللہ و حبیب اللہ صاحبان فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۸ر	"
۴۲۸	۵۱۴۷	منشی مطلوب الرحمٰن صاحب دوکان حمید اللہ و حبیب اللہ صاحبان " "	۸ر	"
۴۲۹	۵۱۴۸	جناب محبوب بخش صاحب دوکان نان بائی سڑک بہادر گڈھ	۴ر	"
۴۳۰	۵۱۴۹	جناب غیاث الدین صاحب تماکو فروش موری گیٹ دہلی	۴ر	"
۴۳۱	۵۱۵۰	جناب عابد خانصاحب [illegible]	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۲	۵۱۵۱	جناب عبد الرحیم صاحب موری گیٹ دہلی	۲ر	دوامی بہی خواہ
۴۳۳	۵۱۶۴	جناب مرزا محمد شریف بیگ صاحب - محکمہ بجلی ڈویژن امرتسر	صہ	"
۴۳۵	۵۱۶۹	مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ پہاڑی حبش خاں دہلی	۴ر	"
۴۳۶	۵۳۳۲	منشی ہدایت اللہ صاحب مدرس مقام جلال آباد محلہ حافظان - مظفر نگر	للعہ	"
۴۳۷	۵۳۶۰	متولیان مدرسہ مدرسہ ریاض المدارس سرونج مالوہ	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۴۳۸	۵۳۶۱	محترمہ والدہ منشی بشیر الدین صاحب وکیل "	عہ	دوامی بہی خواہ
۴۳۹	۵۳۶۲	مولوی مفتی نصیر الدین صاحب "	۸ر	"
۴۴۰	۵۳۶۳	مولانا نظیر الدین صاحب "	۸ر	"
۴۴۱	۵۵۰۱	حکیم مولوی مشتاق علی صاحب قصبہ جراڑہ میرٹھ	عہ	"
۴۴۲	۵۵۰۲	چودھری امیر حسین خانصاحب " "	عہ	"
۴۴۳	۵۵۰۳	چودھری عبد الکریم صاحب " "	عہ	"
۴۴۴	۵۵۰۴	مولوی محمد زکریا صاحب " "	عہ	"
۴۴۵	۵۵۰۵	جناب منشی اسحاق صاحب	عہ	"
۴۴۶	۵۵۰۶	منشی سید عبد القیوم صاحب " "	عہ	"
۴۴۷	۵۵۳۵	جناب عبد الغفور خانصاحب موضع ہمزہ پور نصیر کادیپور ڈاکخانہ حمیر گنج ضلع سلطانپور	عہ	"
۴۴۸	۵۵۳۶	حافظ علی بہادر خانصاحب زمیندار بہادر گنج ضلع غازی پور	للہ	"
۴۴۹	۵۵۳۷	جناب عبد اللطیف صاحب سوداگر " "	عہ	"
۴۵۰	۵۵۳۸	شیخ محمد جلیل و میر صفدر علی و شیخ منیر صاحبان پسران عبد اللطیف صاحب مرحوم "	سے	"
۴۵۱	۵۵۳۹	مسماۃ یمن بی بی زوجہ مرتضٰی خانصاحب "	عہ	"
۴۵۲	۵۵۴۰	" عالم جہاں بی بی صاحبہ زوجہ حافظ علی بہادر خانصاحب "	عہ	"
۴۵۳	۵۵۴۱	اسفندیار خانصاحب پسر مرتضٰی خانصاحب "	عہ	"
		میزان صفحہ	[illegible]	

عطیات عمومی

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۴۳۳۹	جناب ابوالفرقان صاحب موضع کوہنڈہ اعظم گڈھ	عہ	تعمیر و تنظیم
۲	۴۳۴۰	مولوی عبدالصمد صاحب " "	عہ	"
۳	۴۳۴۱	حاجی عبدالرحمٰن صاحب " "	۸ر	"
۴	۴۳۴۲	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہٗ	سے	عطاء بہی خواہ
۵	۴۳۴۳	مولوی حاجی سعید احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند	۷۰	"
۶	۴۳۴۴	برائے ایصال ثواب والد صاحب سید منظور احمد صاحب مرسلہ سید شرف الدین صاحب قصبہ لاوڑ ضلع میرٹھ	للعہ ۱۳ر	امر طلبہ
۷	۴۳۴۵	مولانا پیر حماد اللہ صاحب خلیفہ گوٹ پانچ شریف پوسٹ بندہ عاقل سکھر سندھ	للعہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۸	۴۳۴۶	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سفیر دارالہدیٰ " "	ما	
۹	۴۳۴۷	مولوی قطب الدین صاحب فاضل دیوبند " "	للعہ ۸ر	تنظیم تعمیر و تحریر بہی خواہ
۱۰	۴۳۴۸	جناب عبدالرحیم صاحب " " "	عہ	"
۱۱	۴۳۴۹	حافظ محمد صاحب مدرس قرآنیہ " "	عہ	"
۱۲	۴۳۵۰	اہلیہ محمود حسین صاحب " "	ما ۸ر	"
۱۳	۴۳۵۱	والدہ احمد صاحب " "	عہ	"
۱۴	۴۳۵۲	منجانب حاضرین مجلس " "	للعہ ۳ر	"
۱۵	۴۳۵۳	والدہ [illegible] حسن صاحب " "	عہ	"
۱۶	۴۳۵۸	جناب [illegible] صاحب ڈنگرا ببن ضلع مظفر نگر	ما	چرم قربانی
۱۷	۴۳۵۹	شیخ محمد الیاس محمد امین صاحب بیری والا بلغ	ماے	زکوٰۃ
۱۸	۴۳۶۰	حاجی نور الٰہی صاحب "	۱۲ر	چرم قربانی
۱۹	۴۳۶۱	جناب عبدالحکیم صاحب کوٹھی شورہ پیار گنج "	ماے	عطاء
۲۰	۴۳۶۲	ملاجی عبدالغفور صاحب بیوپاری پارچہ محلہ شیخ بندہ قوم خواجہ بلند شہر	عہ ۳ر	"
۲۱	۴۳۶۳	حکیم محمد عمر صاحب طبیب مدرسہ دارالعلوم دیوبند	ما	رسالہ
۲۲	۴۳۶۴	مولوی محمد سعید صاحب گوٹ [illegible] شریف [illegible]	عہ	تنظیم تعمیر و تحریر
۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴	۴۳۶۶	ماسٹر رحیم بخش صاحب پوسٹ و مقام سانگی سکھر	عہ	تعمیر و تنظیم
۲۵	۴۳۶۷	جناب محمد درہام صاحب گوٹ ٹھیڑ پارٹی " "	عہ ۸ر	"
۲۶	۴۳۶۸	منجانب مسلمانان " " " "	للعہ ۸ر	"
۲۷	۴۳۶۹	جناب عبدالرحیم صاحب " " "	۳ر	"
۲۸	۴۳۷۰	مولوی نظام الدین صاحب گوٹ پانچ شریف "	ما	"
۲۹	۴۳۷۱	حافظ احمد الدین صاحب " "	عہ	"
۳۰	۴۳۷۲	جناب محمد ابراہیم صاحب " "	ما	"
۳۱	۴۳۷۳	جناب عبدالقادر صاحب " "	عہ	"
۳۲	۴۳۷۴	منجانب حاضرین مجلس " "	عہ ۳ر	"
۳۳	۴۳۷۵	والدہ مولوی احمد حسن صاحب " "	۴ر	"
۳۴	۴۳۷۶	جناب وزیر محمد صاحب " "	عہ	"
۳۵	۴۳۷۷	جناب جمال الدین صاحب " "	عہ	"
۳۶	۴۳۷۸	جناب مولوی محمود حسین صاحب " "	ماے	"
۳۷	۴۳۷۹	جناب عبدالحمید خانصاحب پوسٹ و مقام گڈھی یٰسین	عہ	"
۳۸	۴۳۸۰	آغا بدر الدین احمد صاحب " " "	عہ	"
۳۹	۴۳۸۱	سید سیف الدین شاہ صاحب " " "	عہ	"
۴۰	۴۳۸۲	جناب محمد انور خانصاحب " " "	عہ	"
۴۱	۴۳۸۳	حاجی دوست محمد صاحب " " "	۸ر	"
۴۲	۴۳۸۴	جناب سلطان صاحب گوٹ گورو پیارڈ پوسٹ خانپور "	عہ	"
۴۳	۴۳۸۵	جناب مومن خانصاحب " " "	عہ	"
۴۴	۴۳۸۶	جناب شکور خانصاحب " " "	عہ	"
۴۵	۴۳۸۷	جناب عوض خانصاحب پوسٹ و مقام گڈھی یٰسین	۲ر	"
۴۶	[illegible]	جناب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۸	۲۲۰۱	جملہ مسلمانان موضع مصطفےٰ آباد ڈاکخانہ نندپور سہارنپور	للعہ	صرف طلبہ
۴۹	۲۲۰۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب رتن پورہ " "	لعہ	"
۵۰	۲۲۰۳	جملہ مسلمانان " " "	للعہ ۵ر	"
۵۱	۲۲۰۴	سردار محمد صاحب اونچی مسجد روشن نگر۔ احمد آباد	عا	رسالہ
۵۲	۲۲۰۵	حافظ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب بلیماران دہلی	لعہ	صرف طلبہ
۵۳	۲۲۰۶	محمد رحمت اللہ صاحب مدرس فارسی اردو ہائی اسکول ریاست پٹیالہ	عہ	"
۵۴	۲۲۰۸	حاجی سلیمان محمد صاحب ۲۲۵ پائین اسٹریٹ بقر عید	لعہ ۱۴ر	"
۵۵	۲۲۰۹	چودھری محمد الیاس خانصاحب ریلوے کلرک دہلی	عا	رسالہ
۵۶	۲۲۱۰	حاجی امام بخش صاحب و محمد رمضان صاحب رئیسان دودھول ڈاکخانہ رضا ضلع پلاموں	صہ	زکوٰۃ
۵۷	۲۲۱۱	جناب اسلم صاحب رئیس موضع چہرمو " "	للعہ	صرف طلبہ
۵۸	۲۲۱۲	مولوی لطف احمد صاحب انچ میکر مہر دلی	عا ۱ر	تبلیغ
۵۹	۲۲۱۳	رشید احمد صاحب ہیڈماسٹر مقام سنبھل مرادآباد	عا	صرف طلبہ
۶۰	۲۲۱۴	منجانب مسماۃ فاطمہ بیگم صاحبہ معرفت رشید احمد صاحب "	عا	زکوٰۃ
۶۱	۲۲۱۵	جناب سعود علی خانصاحب فیاض منزل آناؤ	صہ	صرف طلبہ
۶۲	۲۲۱۶	جناب جمعدار محمد ابراہیم صاحب جمشید پور بہار	للعہ	"
۶۳	۲۲۱۷	مولوی محمد حشمت اللہ صاحب برسالی فاضل دارالعلوم	۸ر	متفرق تعلیم
۶۴	۲۲۱۸	مولوی غلام حسین صاحب رحیم یارخانی " "	۸ر	"
۶۵	۲۲۱۹	مولوی احمد شفیع صاحب مرادآبادی " "	۸ر	"
۶۶	۲۲۲۰	مولوی عزیز اللہ صاحب رحیم یارخانی " "	۸ر	"
۶۷	۲۲۲۱	مولوی سعید الدین صاحب ملہٹی " "	۸ر	"
۶۸	۲۲۲۲	مولوی عبدالحمید صاحب ہزاروی " "	۸ر	"
۶۹	۲۲۲۳	مولوی محمد ادریس صاحب مردانی " "	۸ر	"
۷۰	۲۲۲۴	مولوی محمد عثمان صاحب کمرلائی " "	۸ر	"
۷۱	۲۲۲۵	ملک خدا بخش صاحب چکوال ضلع جہلم ڈاکخانہ دولائی	عا	صرف طلبہ
۷۲	[illegible]	ملک اللہ بخش صاحب " "	عا	"
۷۳	[illegible]	حاجی حافظ احمد حسین صاحب " [illegible]	سے	"
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۶	۲۲۳۰	حوالدار میر علی صاحب آنا فردش چکوال ضلع جہلم	عہ	صرف طلبہ
۷۷	۲۲۳۱	جناب عبداللطیف صاحب ملوالی " "	عہ	"
۷۸	۲۲۳۲	غلام محمد صاحب قصاب " "	عہ	"
۷۹	۲۲۳۳	چودھری غلام علی صاحب " "	عہ	"
۸۰	۲۲۳۴	جناب میر محمد صاحب " "	عہ	"
۸۱	۲۲۳۵	حکیم مولوی عبدالرحیم صاحب " "	عہ	"
۸۲	۲۲۳۶	حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب مدرس دارالعلوم	عہ	"
۸۳	۲۲۴۸	جناب نصیر الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۲ر	عطاء بہی خواہ
۸۴	۲۲۹۵	حکیم قاری قربان علی صاحب مدرسہ صدیقیہ " "	۲ر	"
۸۵	۲۲۹۸	منجانب حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی معرفت منشی دوست محمد خانصاحب عیدگاہ باچیت دروازہ میرٹھ	صہ	عطاء "
۸۶	۲۲۹۹	مولوی محمد عمر صاحب بدخشانی فاضل دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم
۸۷	۲۵۰۰	مولوی محمد ایوب صاحب گوررداسپوری "	۸ر	"
۸۸	۲۵۰۱	مولوی مسعود حسن صاحب جونپوری "	۸ر	"
۸۹	۲۵۰۳	جناب اللہ رکھا صاحب شیدی پورہ قرولباغ دہلی	۱۰ر	چرم قربانی
۹۰	۲۵۰۵	جناب عبدالحق صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۲ر	عطاء بہی خواہ
۹۱	۲۵۰۶	جناب رحمت اللہ صاحب سبزی منڈی "	۱ر	"
۹۲	۲۵۰۷	جناب عبدالرزاق صاحب " "	۱ر	"
۹۳	۲۵۰۸	جناب زین الدین صاحب قصاب پورہ "	۱ر	"
۹۴	۲۵۰۸	مولوی غلام مصطفےٰ صاحب فاضل دیوبند نو گورہ بیارو ڈاکخانہ کھانپور ضلع سکھر	ے	تعمیر فرش تعلیم
۹۵	۲۵۰۹	مولوی محمد عمر صاحب متعلم دارالعلوم " "	عہ	"
۹۶	۲۵۱۹	مولوی عبدالقادر صاحب " "	۱۰ر	"
۹۷	۲۵۴۰	جناب محمد شفیع صاحب گوشت مرادپور پوسٹ سنڈہ بہنولی	عہ	"
۹۸	۲۵۹۱	سردار گل محمد خانصاحب " " "	عہ	"
۹۹	۲۵۹۳	جناب بدرالدین صاحب۔ بہنولی ضلع میرٹھ	صہ	عطاء
۱۰۰	۲۴۲۳	جناب خدا بخش صاحب قصاب پورہ دہلی	۱ر	"
۱۰۱	[illegible]	حاجی محمد صاحب و حشمت اللہ صاحب کشمیری گیٹ "	عا	رسالہ
[illegible]	[illegible]	جناب غلام محمد غلام فرید خان صاحبان [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید تحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۳	۲۶۶۰	محمد عبد الحمید صاحب صدیقی نور دروازہ سکندر منزل آگرہ	عا	نفر طلبہ
۱۰۴	۲۶۶۱	مولوی منیر محمد صاحب وزیر اعظم ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان	عا	رسالہ
۱۰۵	۲۶۶۲	حاجی عظمت اللہ صاحب شو مارکیٹ آگرہ	ہے	زکوٰۃ
۱۰۶	۲۶۶۵	غلام نبی صاحب اینڈ سنز شہر ہو کی ضلع نرداپیل	[illegible]	″
۱۰۷	۲۶۶۶	منشی مرتضیٰ حسن صاحب محلہ سیاہ دستار امروہہ مراد آباد	عسہ	نفر طلبہ
۱۰۸	۲۶۶۷	جناب محمد شفیع خانصاحب کمالی پورہ معرفت مرزا اسلم صاحب بمبئی	عہ	″
۱۰۹	۲۶۶۸	حاجی عظمت اللہ صاحب شو مارکیٹ آگرہ	عا	″
۱۱۰	۲۶۶۹	حافظ حکیم محمد اسلم صاحب شرقپور ضلع شیخوپورہ	عا	رسالہ
۱۱۱	۲۷۲۱	اہالیان محلہ مالیان قصبہ منگلور - سہارنپور	۱۵ر	استعطا بہی خواہ
۱۱۲	۲۷۲۲	جناب عبد الحق صاحب تمباکو فروش ″	۲ر	″
۱۱۳	۲۷۲۳	جناب اللہ دیا صاحب تاجر پارچہ بازار روڑکی	۸ر	زکوٰۃ
۱۱۴	۲۷۲۸	جناب مہدی حسن صاحب ″ منگلور ″	۴ر	عطاء
۱۱۵	۲۷۲۹	جناب ایوب خانصاحب آرمیس دفتر رڑکی ″	عہ	″
۱۱۶	۲۷۳۰	جناب رحمت اللہ صاحب منیجر کانی شاپ ″ ″	۴ر	″
۱۱۷	۲۷۳۱	حکیم نیاز احمد صاحب منگلور ″	۰۲ر	″
۱۱۸	۲۷۳۲	جناب چھوٹا صاحب پسر شیخ بدھو صاحب راجوپور ″	عہ	″
۱۱۹	۲۷۳۹	جناب فدا حسین صاحب موضع سیانہ ڈاکخانہ کنہو پیر شاہ	عا	زکوٰۃ
۱۲۰	۲۷۴۰	جناب عنایت اللہ صاحب محمد ابراہیم منوالمہ الہ آباد	ھ	″
۱۲۱	۲۷۴۱	میاں محمد سعید صاحب کوٹ فتح الدین خان قصور لاہور	عسہ	″
۱۲۲	۲۷۴۲	معتمد صاحب انجمن اسلامیہ اودگیر نظام آباد ضلع بیدر حیدر آباد دکن	للعہ	چرم قربانی
۱۲۳	۲۷۴۳	جناب عبد العلیم خانصاحب دفتر جنگلات نورجہ بلند شہر	۱۳سہ	عطاء
۱۲۴	۲۷۴۴	حاجی محمد یٰسین صاحب حاجی رحیم بخش محمد عمر صاحب	۴مار	متفرق تعمیر
۱۲۵	۲۷۴۵	عبد الجبار میاں ڈاکخانہ پوران بازار ضلع سہلٹ بنگال	۲ر	تعمیر و تنظیم
۱۲۶	۲۷۴۶	مولوی محمد شیر اللہ صاحب ″	ے	″
۱۲۷	۲۷۴۷	جناب کریم بخش صاحب ″	۲ر	″
۱۲۸	۲۷۴۸	جناب لطف الرحمن صاحب ″ ″	۸ر	″
۱۲۹	۲۷۴۹	جناب محمد حنیف میانصاحب ″ ″	۸ر	″
۱۳۰	۲۷۵۱	حافظ ارشاد الٰہی صاحب واہلیہ صاحبہ شو مارکیٹ آگرہ	۸ر	تعمیر دار الطلبہ
۱۳۱	۲۷۵۲	جناب [illegible]	[illegible]	تعمیر و تنظیم

نمبر شمار	نمبر رسید تحتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۲	۲۷۵۳	جناب بشیر الدین صاحب ڈاکخانہ پوران بازار سلہٹ بنگال	۴ر	تعمیر و تنظیم
۱۳۳	۲۷۵۴	جلسہ ″ ″	۱۴ر	بہی خواہ
۱۳۴	۲۷۵۵	ڈاکٹر منہاج الدین صاحب ″ ″	عہ	″
۱۳۵	۲۷۵۶	جناب افاض الدین صاحب ″ ″	۴ر	″
۱۳۶	۲۷۵۷	مولوی حکیم عبد الحکیم صاحب ″ ″	عہ	″
۱۳۷	۲۷۵۸	حاجی مسٹر کفیل الدین صاحب ″ ″	عہ	″
۱۳۸	۲۷۵۹	مولوی عبد القادر صاحب ″ ″	ٹہ	″
۱۳۹	۲۷۶۰	جناب عبد اللطیف صاحب وغیرہ سوداگران ″ ″	۴ر	″
۱۴۰	۲۷۶۱	علی اکبر میاں ڈاکخانہ شاہ مل ″ ″	عا	″
۱۴۱	۲۷۶۲	مولوی محمد اسحاق صاحب ڈاکخانہ پان پاڑا نواکھالی	عہ	″
۱۴۲	۲۷۶۳	جناب احمد اللہ صاحب پتواری پوسٹ شاہ مل پیرہ	ھ	″
۱۴۳	۲۷۶۴	مولوی صفی اللہ صاحب مدرس مدرسہ عالیہ ″ ″	۱۰ر	″
۱۴۴	۲۷۶۵	مولانا محمد کاظم صاحب ″ ″ ″	عہ	″
۱۴۵	۲۷۶۶	حاجی محمد ادریس صاحب گھڑی ساز ″	۹ر	″
۱۴۶	۲۷۶۷	مولوی ناظم الدین صاحب ″ ″	ھ	″
۱۴۷	۲۷۶۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب فرخ آباد ″ ″	عہ	″
۱۴۸	۲۷۶۹	جناب عبد القادر میانصاحب سکریٹری عثمانیہ مدرسہ	عا	″
۱۴۹	۲۷۷۰	مولوی عبد الرحمن صاحب ″ ″	عہ	″
۱۵۰	۲۷۸۱	سردار عبد العزیز صاحب ″ ″	سے	″
۱۵۱	۲۷۸۲	فاطمہ خاتون بنت مولوی عبد القادر صاحب ″ ″	ہے	″
۱۵۲	۲۷۸۳	مولانا شاہ فضل الحق صاحب پاکوڑیا شریف پوسٹ گاڑی بزرنگپور	۵سہ	″
۱۵۳	۲۷۸۴	کے اے عبد الجبار اینڈ کو نیو بازار پارسی پوری بمبئی	ھ	″
۱۵۴	۲۷۸۵	محمد عبد المالک ایس ایم عبد الرحمن صاحب اینڈ کو ″	ھ	″
۱۵۵	۲۷۸۶	جناب عبد الجبار اینڈ کو پوسٹ مغل ہاٹ ″	عہ	″
۱۵۶	۲۷۸۷	اے کے حاجی محمد صابر صاحب اینڈ کو نیو بازار ″ ″	ھ	″
۱۵۷	۲۷۸۸	اے کے عبد القادر صاحب ″ ″ ″	ھ	″
۱۵۸	۲۷۸۹	جناب عبد الکریم صاحب نیل خماری پوسٹ	[illegible]	[illegible]
۱۵۹	۲۷۹۰	حاجی مولوی محمد عبد اللہ صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۱	۲۸۰۲	منشی محمد اسمٰعیل خانصاحب محلہ میر گنج نجیب آباد بجنور	عہ	عطاء
۱۶۲	۲۸۰۳	منشی ضمیر حسین صاحب " ضابطہ گنج " "	عہ	"
۱۶۳	۲۸۰۴	حاجی الٰہی بخش صاحب " مغلوشاہ " "	عہ	"
۱۶۴	۲۸۰۵	شیخ محمد ظہور صاحب " شیو ارام " "	عہ	"
۱۶۵	۲۸۰۶	مستری عبد اللہ صاحب منجانب والدہ صاحب مرحوم "	عہ	"
۱۶۶	۲۸۰۷	مولوی عبد الرحمٰن صاحب سفیر دار العلوم دیوبند	۔ر	"
۱۶۷	۲۸۰۸	جناب احمد اللہ خانصاحب محلہ باطیان نجیب آباد بجنور	عہ	"
۱۶۸	۲۸۰۹	مولانا عبد العزیز صاحب " محل سرائے " "	۸ر	"
۱۶۹	۲۸۱۰	حکیم عبد الوحید صاحب " مغلوشاہ " "	۸ر	"
۱۷۰	۲۸۱۱	عفور احمد صاحب ولد اللہ بخش صاحب کرتپور "	عہ	"
۱۷۱	۲۸۱۲	جناب محمد یٰسین صاحب ولد حافظ اللہ دیا صاحب "	عہ	"
۱۷۲	۲۸۱۳	جناب جھیا ولد عمر بخش صاحب "	عا	زکوٰۃ
۱۷۳	۲۸۳۶	جناب کریم الدین صاحب انعام کھتولی ضلع مظفر نگر	عا	عطاء
۱۷۴	۲۸۳۸	مولانا محمد مشتاق صاحب پرتھادلی دیوبند۔ سہارنپور	عا	رسالہ
۱۷۵	۲۸۳۹	مولانا محبوب الٰہی صاحب مدرس فتحپوری منشی فاضل دہلی	عـــہ	تعمیر دار الطلبہ
۱۷۶	۲۸۴۰	حکیم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل طب جراحت امرتسر	عہ	قرض طلبہ
۱۷۷	۲۸۴۱	حاجی عبد القدوس صاحب نیو بازار پاربتی پور دیناجپور	عا	تعمیر دفتر تنظیم
۱۷۸	۲۸۴۲	جناب رحمت اللہ میاں صاحب پوسٹ والے گنج "	عہ	"
۱۷۹	۲۸۴۳	حافظ محمد شریف احمد صاحب اورنگ آبادی دواخانہ نجولی میرٹھ	۴ر	عطاء
۱۸۰	۲۸۵۰	شیخ فضل الرحمٰن صاحب دوکاندار غلہ " "	عا	زکوٰۃ
۱۸۱	۲۸۵۱	اہلیہ صاحبہ منشی سادر حسین صاحب نمبردار " "	عا	"
۱۸۲	۲۸۵۲	منشی احمد علی صاحب و محمد علی صاحب کاشتکاران " "	عہ	"
۱۸۳	۲۸۵۳	جناب عبد الجبار ولد رشید النور صاحب کنواپٹی "	عہ	"
۱۸۴	۲۸۵۴	حافظ قاری محمد رفیق احمد صاحب " "	۵	"
۱۸۵	۲۸۵۵	" " " "	۵	"
۱۸۶	۲۸۵۶	حافظ قاری محمد اخلاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	للعہ	قرض طلبہ
۱۸۷	[illegible]	شیخ بدر الدین صاحب پیس " "	عہ	تعمیر دفتر تنظیم
۱۸۸	[illegible]	[illegible]	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹۰	۲۸۶۲	شیخ اللہ بخش ولد عبد المجید صاحب انجولی ضلع میرٹھ	عہ	تعمیر دفتر تنظیم تبلیغی خواہ
۱۹۱	۲۸۶۳	شیخ ضیاء الحق صاحب " "	۴ر	"
۱۹۲	۲۸۶۴	منشی غلام محمد صاحب " "	عہ	"
۱۹۳	۲۸۶۵	شیخ عمر علی صاحب ٹھیکدار " "	۸ر	"
۱۹۴	۲۸۶۶	شیخ عبد الرزاق ولد عبد الشکور صاحب کنواں پٹی "	عا	"
۱۹۵	۲۸۶۷	شیخ احسان علی صاحب تاجر پارچہ شمس پٹی "	عہ	"
۱۹۶	۲۸۶۸	حکیم عبد الصمد صاحب و نتھا صاحب " "	۴ر	"
۱۹۷	۲۸۶۹	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ٹھیکدار انجولی "	عہ	"
۱۹۸	۲۸۷۰	حافظ محمد شریف صاحب دوکاندار " "	عہ	"
۱۹۹	۲۸۷۱ الف	منشی عبد الرحیم صاحب ہیڈ مدرس سکول " "	عہ	"
۲۰۰	۲۸۷۱ ب	جناب محمد شفاعت صاحب دوکاندار "	۴ر	"
۲۰۱	۲۸۷۲	شیخ حافظ عبد الشکور صاحب کنواپٹی " "	عا	"
۲۰۲	۲۸۷۳	شیخ فضل الرحمٰن ولد عبد الرحمٰن صاحب "	۴ر	"
۲۰۳	۲۸۷۴	شیخ احمد حسین صاحب شیراپٹی "	عہ	"
۲۰۴	۲۸۷۵	جناب سید علی ولد فرزند علی صاحب بڑی پٹی "	عہ	"
۲۰۵	۲۸۷۶	جناب ملا بشیر احمد صاحب دوکاندار "	۸ر	"
۲۰۶	۲۸۷۷	حافظ عبد الرزاق صاحب "	عہ	"
۲۰۷	۲۸۷۸	مستری محمد صدیق صاحب آہنگر "	۸ر	"
۲۰۸	۲۸۷۹	جناب حکیم اللہ صاحب حجام "	عہ	"
۲۰۹	۲۸۸۰	جناب سید حسن پسر شیخ عبد المجید صاحب "	۴ر	"
۲۱۰	۲۸۸۱	جناب شجاعت علی صاحب سائیکل مرچنٹ "	۸ر	"
۲۱۱	۲۸۸۲	جناب صوفی اصغر علی صاحب "	۸ر	"
۲۱۲	۲۸۸۳	شیخ عمر علی ولد دلدار علی صاحب مختار شمس پٹی "	۴ر	"
۲۱۳	۲۸۸۴	حکیم سراج الدین صاحب کنواپٹی "	عہ	"
۲۱۴	۲۸۸۵	شیخ قمر الدین صاحب اونچا پٹی "	عہ	"
۲۱۵	۲۸۸۶	جناب بشیر خانصاحب ٹمٹم والے "	۲ر	"
۲۱۶	۲۸۸۷	جناب بشیر الدین صاحب شمس پٹی "	۴ر	"
[illegible]	۲۸۸۹	چودھری فضل حق صاحب "	۴ر	"

۲۱۹	۲۸۹۰	حافظ اللہ بخش صاحب	امرتسر	ـمـ	تعمیر فنڈ
۲۲۰	۲۸۹۱	شیخ فہیم الدین صاحب	″	۸ر	″
۲۲۱	۲۸۹۲	جناب سلیم الدین صاحب اوچھاپٹی	″	۲۰ر	″
۲۲۲	۲۸۹۳	شیخ حشمت علی صاحب	″	عہ	″
۲۲۳	۲۸۹۴	شیخ عبدالشکور صاحب شمس پٹی	″	عہ	″
۲۲۴	۲۸۹۵	جناب برکت علی ولد خادم علی صاحب کنواپٹی	″	۸ر	″
۲۲۵	۲۸۹۶	حافظ عبدالجلیل صاحب بڑی پٹی	″	۸ر	″
۲۲۶	۲۸۹۷	حافظ قاری محمد اخلاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ		عا	″
۲۲۷	۲۸۹۸	مستری عبداللطیف صاحب آہنگر	″	۸ر	″
۲۲۸	۲۸۹۹	شیخ سعید الدین صاحب	″	۲ر	″
۲۲۹	۲۹۰۰	جناب محمد علی صاحب دوکاندار	″	۸ر	″
۲۳۰	۲۹۰۱	جناب بدو ولد اللہ دیا صاحب بہشتی	″	۴ر	″
۲۳۱	۲۹۰۲	ملا حسین بخش صاحب نور باف اوچھاپٹی	″	عہ	″
۲۳۲	۲۹۰۳	شیخ فیاض اللہ صاحب کنواپٹی	″	عہ	″
۲۳۳	۲۹۰۴	جناب محمد سعید ولد محمد یسین صاحب	″	عہ	″
۲۳۴	۲۹۰۵	جناب عبدالحکیم ولد حسین بخش صاحب	″	۴ر	″
۲۳۵	۲۹۰۶	مسماۃ جیبنا بیوہ کلو صاحب	″	۸ر	″
۲۳۶	۲۹۰۷	مسلمانان جامع مسجد	″	عہ	چرم قربانی
۲۳۷	۲۹۰۸	مسلمانان موضع درنگ آباد	″	۵ـ	″
۲۳۸	۲۹۱۰	جناب محمد مظہر اللہ صاحب صدیقی محلہ قاضیان قصبہ		عا	″
۲۳۹	۲۹۱۳	ایچ ایم نصیر بیگ مسلم میڈیکل ہال دواخانہ برگیڈ مونگیر		صہ	زکوٰۃ
۲۴۰	۲۹۱۵	جناب محمد اسحاق صاحب شہر بٹالہ ضلع گورداسپور		صہ	″
۲۴۱	۲۹۱۶	مستری محمد دین صاحب کوہ شملہ جامع مسجد		صہ	فنڈ طلبہ
۲۴۲	۲۹۱۷	جناب محمود علی خان صاحب	فرخ آباد	۵ـ	کتب و تفتی
۲۴۳	۲۹۲۲	حبیب الرحمن صاحب مٹن مارکیٹ ۲۶۳ ملنڈو روڈ		عا	رسالہ
۲۴۴	۲۹۲۳	مولوی مظفر حسین صاحب موضع پبارہ [illegible]		عہ	″
۲۴۵	۲۹۲۴	چودھری محمود خان صاحب درویش [illegible]		[illegible]	عطاء
۲۴۶	۲۹۲۶	جناب [illegible]		[illegible]	[illegible]
۲۴۷	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]

۲۴۸	[illegible]	جناب محمد سلمان صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۴۹	۲۹۲۵	حاجی عظیم اللہ صاحب [illegible]	″ ″	۴ر
۲۵۰	۲۹۲۶	مولانا سید محمود علی صاحب [illegible]		عا
۲۵۱	۲۹۳۹	جناب ظفر یاب خان صاحب [illegible]		عہ
۲۵۲	۲۹۴۰	جناب محمد یعقوب صاحب [illegible]		عا
۲۵۳	۲۹۲۱	مسلمانان موضع کھانوپور پرگنہ گنگوہ		[illegible]
۲۵۴	۲۹۲۲	جناب سمند اصاحب	″ ″	۴ر
۲۵۵	۲۹۲۳	جناب سراج الدین صاحب	″ ″	۴ر
۲۵۶	۲۹۲۴	جناب شبراتی جولاہا	″ ″	[illegible]
۲۵۷	۲۹۲۵	جناب عمت و حافظ حنیف و دوست محمد صاحبان	″	۲ر
۲۵۸	۲۹۲۶	جناب جمالو نصیب الدین علاؤالدین صاحبان		۱۰ر
۲۵۹	۲۹۲۷	چودھری سبحانہ صاحب	″ ″	۴ر
۲۶۰	۲۹۲۸	جناب اللہ دیا صاحب	″ ″	۴ر
۲۶۱	۲۹۲۹	جناب علاؤالدین صاحب	″ ″	۴ر
۲۶۲	۲۹۵۰	باشندگان	″ ″	۹ر
۲۶۳	۲۹۵۱	جناب اللہ رکھا باز خان صاحبان	″ ″	۴ر
۲۶۴	۲۹۵۲	چودھری سمند اصاحب موضع نار پور	″	[illegible]
۲۶۵	۲۹۵۳	جناب ملا مولا صاحب موضع تی ڈوڈلی متصل [illegible]		عہ
۲۶۶	۲۹۵۴	جناب امام بخش صاحب ″ ٹنڈولی	″	[illegible]
۲۶۷	۲۹۵۵	جناب قطب الدین صاحب	″ ″	۴ر
۲۶۸	۲۹۵۶	جناب ظفر الدین صاحب	″ ″	[illegible]
۲۶۹	۲۹۵۷	مولوی مظہر علی صاحب [illegible]		عہ
۲۷۰	۲۹۵۸	جناب عبدالقیوم صاحب موضع [illegible]		[illegible]
[illegible]	۲۹۵۹	چودھری مستری جمال الدین صاحب [illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	عبدالرحمن و محمد یامین و محمد اسمٰعیل صاحبان [illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	چودھری دیگر اصاحب موضع [illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]	جناب [illegible]		[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۶	۲۹۶۳	زوجہ تھو۔ بشیر۔ بندو۔ تنو۔ نتھا۔ و میر عبدالغنی و باشندگان صاحبان موضع ڈھاکہ دیوی ضلع	۳ر	تبلیغ / خرید غلہ بہی خواہ
۲۷۷	۲۹۶۵	منشی ارشاد علی خاں صاحب موضع چھپرالی ڈاکخانہ نانوتہ	للعہ	//
۲۷۸	۲۹۶۶	// // // //	ع۱	//
۲۷۹	۲۹۶۷	مولوی سراج اللہ صاحب پنشن ٹیچر پانی سکول گنگوہ	عہ	//
۲۸۰	۲۹۶۸	مولوی عثمان حسن صاحب دیوان تھانہ تکوڑ	صہ	//
۲۸۱	۲۹۶۹	منشی قاضی عزیز الرحمن صاحب کانسٹبل // //	سہ	//
۲۸۲	۲۹۷۰	منشی فیاض حسین صاحب // // //	ہر	//
۲۸۳	۲۹۷۱	جناب علی شیر۔ عبدالکریم۔ میر عزیم اللہ۔ محمد ابراہیم محمد عمر۔ محمد حسین صاحبان محلہ نجاران // //	۱۲ر	//
۲۸۴	۲۹۷۲	جناب عبداللہ صاحب پھرابولی محلہ شہزادہ //	عہ	//
۲۸۵	۲۹۷۳	جناب عبدالمجید صاحب گوکل پور پرگنہ //	۸ر	//
۲۸۶	۲۹۷۴	اللہ رکھا صاحب مولا بخش صاحب بھٹیارہ //	۲ر	//
۲۸۷	۲۹۷۵	جناب عبدالرحمن صاحب محلہ نجاران //	عہ	//
۲۸۸	۲۹۷۶	جناب عبدالرحیم و محمد عمر صاحبان محلہ // سہارنپور	ع۱	//
۲۸۹	۲۹۷۷	جناب محمد اسمٰعیل و عبداللہ خانصاحب ننکوڑ //	۸ر	//
۲۹۰	۲۹۷۸	مولوی مقبول احمد صاحب موضع جوبارہ //	عہ	//
۲۹۱	۲۹۷۹	جناب عبدالحق صاحب محلہ نجاران ضلع //	عہ	//
۲۹۲	۲۹۸۰	مولوی عبدالوحید صاحب کوتوال محلہ حکیم تلہ گنگوہ //	۱	//
۲۹۳	۲۹۸۱	جناب الٰہی بخش صاحب // //	عہ	//
۲۹۴	۲۹۸۲	معرفت حافظ حسام الدین صاحب // //	۲ر	//
۲۹۵	۲۹۸۳	حافظ عبدالرحمن صاحب محلہ کوٹلہ // //	۱	//
۲۹۶	۲۹۸۴	فخر فا۔ بو صاحبان موضع کوٹرہ ڈاکخانہ //	۲ر	//
۲۹۷	۲۹۸۵	حافظ حسام الدین صاحب محلہ اشرف علی // //	عہ	//
۲۹۸	۲۹۸۶	جناب محمد کامل صاحب قصبہ تیتروں //	عہ	//
۲۹۹	۲۹۸۷	منشی نذیر محمد خاں و عبدالمجید خانصاحب //	[illegible]	//
۳۰۰	۲۹۸۸	جناب محمد ابراہیم خانصاحب موضع آملہ ڈاکخانہ //	عہ	زکوٰۃ خرید غلہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	زکوٰۃ خرید

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۳	۴۹۹۱	حافظ محمد سعید صاحب محلہ اشرف علی قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	عہ	زکوٰۃ خرید غلہ بہی خواہ
۳۰۴	۴۹۹۲	منشی محمد عمر صاحب سکریٹری جمعیۃ القریش محلہ قصابان //	ع۱	//
۳۰۵	۴۹۹۳	جناب شمس الدین صاحب موضع گھاٹو پور پرگنہ // //	۲ر	صرف طلبہ بہی خواہ
۳۰۶	۴۹۹۴	جناب حبیب الرحمن صاحب نن مارکیٹ بی بمبئی نمبر ۳	۲ر	// خرید غلہ بہی خواہ
۳۰۷	۴۹۹۵	جناب سراج الدین صاحب الندر آبادی // // //	۸ر	//
۳۰۸	۵۰۰۴	ڈاکٹر سید ظہیم الدین احمد صاحب محلہ خواجہ جلال پٹنہ	صہ	صرف طلبہ
۳۰۹	۵۰۰۵	مولوی محمد اظہر حسین صاحب مدرس اول	سہ	//
۳۱۰	۵۰۰۶	جناب محمد حنیف خانصاحب پوسٹ نانوتہ سہارنپور	ع۱	زکوٰۃ خرید غلہ بہی خواہ
۳۱۱	۵۰۰۷	چودھری عبدالمجید صاحب محلہ قصابان گنگوہ //	عہ	//
۳۱۲	۵۰۰۸	حاجی نور بخش صاحب // // //	عہ	//
۳۱۳	۵۰۰۹	شیخ عبدالوحید صاحب // // //	عہ	//
۳۱۴	۵۰۱۰	مولوی حکیم عبدالرشید صاحب محمود محلہ سرائے // //	سے	//
۳۱۵	۵۰۱۱	جناب ابراہیم مستری۔ فخرالدین۔ چودھری کندو عبدالرشید خانصاحبان تیتروں //	۹ر	صرف طلبہ خرید غلہ بہی خواہ
۳۱۶	۵۰۱۲	جناب سیتا صاحب محلہ سبزی فروش // //	عہ	//
۳۱۷	۵۰۱۳	جناب اللہ بندہ صاحب // //	عہ	//
۳۱۸	۵۰۱۴	جناب تحمل حسین و مسماۃ میمونہ خاتون صاحب // //	عہ	//
۳۱۹	۵۰۱۵	جناب کاسٹ خانصاحب پابڑی متصل // //	عہ	//
۳۲۰	۵۰۱۶	منشی کفایت اللہ صاحب آصف گڑھ // // //	عہ	//
۳۲۱	۵۰۱۸	جناب بشارت علی خانصاحب پابڑی // // //	عہ	//
۳۲۲	۵۰۱۹	باشندگان و مقصود علی خانصاحب // // //	ع۱	//
۳۲۳	۵۰۱۷	جناب بشیر خانصاحب و شیخ رحمت علی خانصاحب //	۸ر	//
۳۲۴	۵۰۲۰	شیخ محمد ابراہیم صاحب //	عہ	//
۳۲۵	۵۰۲۱	جناب عبدالمجید و محمد خانصاحبان //	۱۰ر	//
۳۲۶	۵۰۲۲	شیخ محمد فیاض و عبدالغنی صاحب //	۸ر	//
۳۲۷	۵۰۲۳	جناب کریم الدین۔ محمد یوسف۔ کرامت علی۔ نعیم الدین۔ رشید احمد۔ نادر حسین صاحبان موضع تیتروں	عہ	//
[illegible]	[illegible]	حکیم محمد یونس و عبدالقیوم خانصاحب //	۲ر	//

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۳۰	۵۰۲۶	جناب ظفر محمد خاں و نیاز محمد خاں [illegible] دبشیر و مان محمد و نفیس محمد خاں و دوست محمد صاحبان [illegible]	[illegible]	صرف طلبہ غریب غلہ بھی تنخواہ
۳۳۱	۵۰۲۷	جناب محمد عاشق خاں صاحب موضع آبها ڈاکخانہ نانوتہ	[illegible]	〃
۳۳۲	۵۰۲۸	جناب محمد ابراہیم خاں صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۳۳	۵۰۲۹	جناب محمد یونس خاں صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۳۴	۵۰۳۰	منشی محمد خلیق صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۳۵	۵۰۳۱	منشی عبد الوحید خاں و محمد امین خاں و عبد اللہ صاحبان پٹھانپورہ 〃 〃	[illegible]	〃
۳۳۶	۵۰۳۲	جناب محمد شفیع خاں و محب اللہ خاں صاحبان چھوٹی [illegible]	[illegible]	〃
۳۳۷	۵۰۳۳	جناب بندو خاں صاحب نمبردار 〃 〃	[illegible]	〃
۳۳۸	۵۰۳۴	جناب عبد اللہ خاں و احسان الحق صاحب۔ آبها 〃	[illegible]	〃
۳۳۹	۵۰۳۵	منشی سعید احمد خاں صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۴۰	۵۰۳۶	منشی محمد ایوب خاں صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۴۱	۵۰۳۷	مولوی شفیق محمد و رفیق محمد خاں صاحبان رئیس 〃	[illegible]	〃
۳۴۲	۵۰۳۸	فتح محمد و نیاز محمد خاں صاحبان 〃	[illegible]	〃
۳۴۳	۵۰۳۹	حافظ محمد بشیر خاں صاحب 〃	[illegible]	〃
۳۴۴	۵۰۴۰	حافظ لئیق احمد خاں صاحب 〃	[illegible]	〃
۳۴۵	۵۰۴۱	منشی داؤد خاں صاحب رئیس آنت ٹیو ڈاکخانہ رامپور 〃	[illegible]	〃
۳۴۶	۵۰۴۲	جناب نصیر لطیف و بشیر محمد حسین صاحبان 〃	[illegible]	〃
۳۴۷	۵۰۴۳	جناب محب اللہ و حافظ حمید اللہ خاں صاحبان چھوٹی [illegible] ڈاکخانہ نانوتہ	[illegible]	〃
۳۴۸	۵۰۴۴	احسان اللہ خاں و اللہ جیدہ و حمید صاحبان	[illegible]	〃
۳۴۹	۵۰۴۵	محمد اسحاق خاں سلطان احمد صاحبان آبها 〃	[illegible]	〃
۳۵۰	۵۰۴۶	منشی محفوظ علی خاں صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۵۱	۵۰۴۷	مولوی شفیق محمد خاں صاحب رئیس 〃 〃	[illegible]	〃
۳۵۲	۵۰۴۸	عبد اللطیف۔ خورشید۔ عبد الحبیب۔ شیر خاں یعقوب خاں۔ خورشید خاں۔ ولی محمد خاں پٹھان نوری۔ مخدوم صاحب موضع آبها	[illegible]	〃
۳۵۳	۵۰۴۹	شفیق محمد و فتح محمد خاں صاحبان [illegible]	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۵۰	[illegible]		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۵۰۵۱	جناب سلیمان خاں صاحب موضع [illegible]	[illegible]	
[illegible]	۵۰۵۲	منشی محمد طفیل خاں صاحب 〃	[illegible]	
[illegible]	۵۰۵۳	نمبردار موجود باشندگان موضع کھیرسال ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۵۴	باشندگان پیرماجرا معرفت امام مسجد 〃 〃	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۵۵	〃 نتھا ہیڑی 〃 〃	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۵۶	〃 دلاہیڑہ 〃 〃	[illegible]	〃
۳۶۱	۵۰۵۷	〃 بدھ پور 〃 〃	[illegible]	〃
۳۶۲	۵۰۵۸	〃 و ناظر حسن خانپور 〃 〃	[illegible]	〃
۳۶۳	۵۰۵۹	ایک صاحب خیر موضع کھرسال 〃 〃	[illegible]	〃
۳۶۴	۵۰۶۰	حاجی سلامت اللہ صاحب گنگوہ سہارنپور	[illegible]	〃
۳۶۵	۵۰۶۱	باشندگان موضع اشرف علی 〃 〃	[illegible]	〃
۳۶۶	۵۰۶۲	قصبہ گنگوہ 〃 〃	[illegible]	〃
۳۶۷	۵۰۶۳	شیخ محمد امین صاحب سہارنپوری مقیم حال گنگوہ 〃	[illegible]	〃
۳۶۸	۵۰۶۴	مولانا شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ [illegible]	[illegible]	〃
۳۶۹	۵۰۶۵	ملا پھول و عبد اللطیف و اشرف صاحبان کوٹھڑہ	[illegible]	〃
۳۷۰	۵۰۶۶	مولانا مسعود احمد صاحب برانچ سکول [illegible]	[illegible]	〃
۳۷۱	۵۰۶۸	منشی عبد العزیز صاحب سعادت بالی 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۳۷۲	۵۰۶۹	مولوی فصیح احمد صاحب مدرس مدرسہ ریاض المدارس	[illegible]	〃
۳۷۳	۵۰۷۷	جناب ولی محمد خاں صاحب فیض باغ لاہور	[illegible]	〃
۳۷۴	۵۰۷۸	ایک اہل خیر بتوسط مولانا حبیب اللہ صاحب 〃	[illegible]	〃
۳۷۵	۵۰۷۹	عبد اللہ نور [illegible] موضع پربالیان ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۸۰	منشی غلام ربانی صاحب پیری ڈاکخانہ [illegible] مظفرنگر	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۸۱	جناب علی بخش صاحب پربالیان ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۸۲	جناب عبد الرزاق صاحب 〃 〃 〃	[illegible]	〃
[illegible]	۵۰۸۳	عظیم الدین صاحب کھوکر ڈاکخانہ کھاتولی	[illegible]	
[illegible]	۵۰۸۴	حافظ عبد الرحمن صاحب [illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	منشی شمشیر خاں صاحب [illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رسید تحویل	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۸۴	۵۰۸۸	ملک عبدالرحمن صاحب آڈیٹر ابو اسحاق روڈ لاہور	ع۵	وظیفہ متفرقات
۵۸۵	۵۰۸۹	محمد اکرم بیگ صاحب کینٹ "	ع	عطاء
۵۸۶	۵۰۹۱	مولانا شمس الدین صاحب جامع حسینیہ راندیر	ع	رسالہ
۵۸۷	۵۰۹۲	عبدالرحیم صاحب صادق بکڈپو	ع	"
۵۸۸	۵۰۹۳	بابو بشیر حسین صاحب شفاء الہند دواخانہ پہاڑ گنج دہلی	للعہ	تعمیر طلبہ
۵۸۹	۵۰۹۴	عبدالحی صاحب باغیچی اجیرجی باڑہ ہندو راؤ "	۲ر	عطاء
۵۹۰	۵۱۵۲	حکیم محمد اقبال حسین صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ
۵۹۱	۵۱۵۳	حافظ محمد یوسف صاحب دفتر انجنیری "	۴ر	"
۵۹۲	۵۱۵۴	سید عبدالحفیظ صاحب " "	۸ر	"
۵۹۳	۵۱۵۵	سید عبدالعظیم صاحب " "	۴ر	"
۵۹۴	۵۱۵۶	منشی سید راحت علی صاحب "	۱ر	"
۵۹۵	۵۱۵۷	سید نذیر احمد صاحب "	۳ر	"
۵۹۶	۵۱۵۸	بشارت بی صاحبہ مرحومہ "	لعہ	"
۵۹۷	۵۱۵۹	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	ع	"
۵۹۸	۵۱۶۰	سردار نذیر میانصاحب "	۴ر	"
۵۹۹	۵۱۶۱	حکیم سلطان محمود صاحب "	لعہ	"
۶۰۰	۵۱۶۲	مولوی محمد نور صاحب "	۴ر	"
۶۰۱	۵۱۶۳	مولوی علیم الدین صاحب دفتر ریاست "	۱ر	"
۶۰۲	۵۱۶۵	اہلیہ صاحبہ " "	۱ر	"
۶۰۳	۵۱۶۶	حافظ رشید احمد صاحب "	۲ر	"
۶۰۴	۵۱۶۸	مولوی عبدالرحمن صاحب " "	۲ر	"
۶۰۵	۵۱۶۹	مشیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب "	سے	"
۶۰۶	۵۱۷۰	سخاوت احمد صاحب کربلا "	۴ر	"
۶۰۷	۵۱۷۱	رجب علی صاحب شاہجہاں آباد "	۸ر	"
۶۰۸	۵۱۷۲	سلیمان صاحب خوشنویس "	۴ر	"
۶۰۹	۵۱۷۳	حافظ عبدالوحید صاحب سبزی فروش "	۱ر	"
۶۱۰	۵۱۷۵	نذیر احمد خانصاحب جوڈیشنل آفیسر سہسوان	صہ	تعمیر دارالطلبہ
۶۱۱	۵۱۷۶	مرسلہ شاہ محمد عارف صاحب موضع علیپور ضلع اعظم گڈھ	ع۵	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید تحویل	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۲	۵۱۷۷	مولوی عبدالواحد صاحب باغ غنیخان نحر منزل ہوشیارپور	عہ	رسالہ
۶۱۳	۵۱۷۹	سید وسیم الحسن صاحب وکیل محلہ شیخ سرائے "	ع۵	تبلیغ
۶۱۴	۵۱۸۰	شیخ مقصود علی صاحب محافظ دفتر کلکٹری بارہ بنکی	صہ	"
۶۱۵	۵۱۸۱	حافظ عبدالرحمن صاحب مدرسہ رحمانیہ ہاپوڑ	للعہ	"
۶۱۶	۵۱۸۲	امتیاز علی صاحب رجمنٹ بازار میرٹھ	ع۵	"
۶۱۷	۵۱۸۳	مولوی سید بشیر احمد صاحب ناظم مدرسہ کرتپور	صہ	"
۶۱۸	۵۱۸۴	بادشاہ حسین صاحب بیرسٹر ضلع بارہ بنکی	ع	"
۶۱۹	۵۱۸۵	مولوی محمد شریف صاحب مدرسہ حیات العلوم صفدر گنج ضلع بارہ بنکی	ع۵	"
۶۲۰	۵۱۸۶	شیخ مقصود علی صاحب محلہ رسولپور ضلع بارہ بنکی	صہ	"
۶۲۱	۵۱۸۷	شیخ اعجاز حسین صاحب "	صہ	"
۶۲۲	۵۱۸۸	عبدالحکیم خانصاحب ریاست بھوپال	۱ر	"
۶۲۳	۵۱۸۹	قاری محمد ادریس صاحب منتظم مساجد "	لعہ	"
۶۲۴	۵۱۹۰	منشی محمد افضل حسین صاحب "	۴ر	"
۶۲۵	۵۱۹۱	مولوی فضل حسین صاحب "	۴ر	"
۶۲۶	۵۱۹۲	منشی سید وحید الرحمن صاحب "	۲ر	"
۶۲۷	۵۱۹۳	حافظ کفایت اللہ صاحب "	۲ر	"
۶۲۸	۵۱۹۴	منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر "	۱ر	"
۶۲۹	۵۱۹۵	حاجی عبداللطیف صاحب ملازم بجلی گھر "	۴ر	"
۶۳۰	۵۱۹۶	منشی عبدالصمد صاحب "	۴ر	"
۶۳۱	۵۱۹۷	مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ "	۴ر	"
۶۳۲	۵۱۹۸	ماسٹر شجاعت علی صاحب "	۱ر	"
۶۳۳	۵۱۹۹	اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ "	۱ر	"
۶۳۴	۵۲۰۰	مولوی عبدالقیوم صاحب پنشنر دفتر حضور "	۲ر	"
۶۳۵	۵۲۰۱	منشی محمد شفیع خانصاحب عقب ہمیرا مسجی "	۲ر	"
۶۳۶	۵۲۰۲	منشی محمد سلیمان صاحب خوشنویس "	۴ر	"
۶۳۷	۵۲۰۳	مساۃ بشارت بی صاحبہ "	لعہ	"
۶۳۸	۵۲۰۴	حکیم سلطان محمود صاحب "	لعہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۳۹	۵۲۰۵	سردار میاں ذوالفقار محمد خاں صاحب بھوپال	لہ	تبلیغ
۶۴۰	۵۲۰۶	منشی لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش 〃	۱ر	〃
۶۴۱	۵۲۰۷	منشی میر سردار علی صاحب وکیل 〃	۱ر	〃
۶۴۲	۵۲۰۸	حافظ محمد احمد صاحب رضوی 〃	۲ر	〃
۶۴۳	۵۲۰۹	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری اسٹیٹ کمیٹی 〃	۲ر	〃
۶۴۴	۵۲۱۰	سردار نذیر میاں صاحب ریاست 〃	۴ر	〃
۶۴۵	۵۲۱۱	حافظ محمد یوسف علی صاحب 〃	۸ر	〃
۶۴۶	۵۲۱۲	منشی سید عبدالعظیم صاحب 〃	۴ر	〃
۶۴۷	۵۲۱۳	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ 〃	عہ	〃
۶۴۸	۵۲۱۴	منشی سید راحت علی صاحب 〃	۲ر	〃
۶۴۹	۵۲۱۵	منشی سید نذیر احمد صاحب 〃	۳ر	〃
۶۵۰	۵۲۱۶	سخاوت اللہ صاحب 〃	۴ر	〃
۶۵۱	۵۲۱۷	مولوی حامد حسین صاحب کتب خانہ 〃	۴ر	〃
۶۵۲	۵۲۱۸	مولوی محمد نور صاحب مکرانی 〃 〃	۴ر	〃
۶۵۳	۵۲۱۹	مولوی علیم الدین صاحب 〃 〃	لر	〃
۶۵۴	۵۲۲۰	اہلیہ 〃 〃 〃 〃	۱ر	〃
۶۵۵	۵۲۲۱	منشی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۶۵۶	۵۲۲۲	منشی محمد عاقل صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۶۵۷	۵۲۲۳	مولوی حافظ رشید احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۶۵۸	۵۲۲۴	نذیر خاں صاحب 〃	۲ر	〃
۶۵۹	۵۲۲۵	حافظ عبداللہ صاحب سبزی فروش 〃	۱ر	〃
۶۶۰	۵۲۲۶	حاجی قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل 〃	لہ	〃
۶۶۱	۵۲۲۷	ماسٹر تجمل حسین صاحب 〃	۱ر	〃
۶۶۲	۵۲۲۸	سردار میاں مقصود علی خاں صاحب 〃	ھ	〃
۶۶۳	۵۲۲۹	محمد اسحاق صاحب سوداگر جبنت 〃	۱ر	〃
۶۶۴	۵۲۳۰	حافظ عبدالرشید صاحب امام مسجد 〃	۲ر	〃
۶۶۵	۵۲۳۱	منشی مغیث الدین صاحب 〃	۴ر	〃
۶۶۶	۵۲۳۲	والدہ صاحبہ 〃 〃	۲ر	〃
۶۶۷	۵۲۳۳	نواسی صاحبہ 〃 [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۶۸	۵۲۳۴	منشی عبدالحی صاحب ٹریژر ریاست بھوپال	۲ر	تبلیغ
۶۶۹	۵۲۳۵	حافظ ناصر محمد خاں صاحب امام 〃	۲ر	〃
۶۷۰	۵۲۳۶	منشی نصیر الدین صاحب خوشنویس 〃	۱ر	〃
۶۷۱	۵۲۳۷	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب 〃	۲ر	〃
۶۷۲	۵۲۳۸	منشی محمد فاروق صاحب مع ہمشیرہ صاحبہ 〃	۴ر	〃
۶۷۳	۵۲۳۹	مولوی محمد عبدالہادی خاں صاحب مفتی 〃	۸ر	زکوٰۃ
۶۷۴	۵۲۴۰	قاضی حاجی محمد اعظم علی صاحب وکیل 〃	ے	چرم قربانی
۶۷۵	۵۲۴۱	منشی سید سلطان علی صاحب فر[illegible] 〃	۲ر	تبلیغ
۶۷۶	۵۲۴۲	منشی کبیر الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۶۷۷	۵۲۴۳	منشی مغیث الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۶۷۸	۵۲۴۴	ماسٹر یوسف علی صاحب 〃 〃	۳ر	〃
۶۷۹	۵۲۴۵	منشی عبداللطیف خاں صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۶۸۰	۵۲۴۶	منشی منیر احمد صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۶۸۱	۵۲۴۷	مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی 〃	۴ر	〃
۶۸۲	۵۲۴۸	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۲ر	〃
۶۸۳	۵۲۴۹	سید محمد حبیب صاحب بی۔ اے علیگ [illegible] ضلع [illegible]	لہ	صرف طلبہ
۶۸۴	۵۲۵۰	حافظ عبداللطیف صاحب سرہند شریف	لہ	عطا،
۶۸۵	۵۲۵۱	حاجی محمد یٰسین صاحب معرفت حاجی رحیم بخش صاحب و محمد عمر صاحب بازار بساطیان سہارنپور	مار	متفرق تعمیر
۶۸۶	۵۲۵۲	منجانب بیٹا مرحوم معرفت فہیم الدین صاحب موضع بالی ڈاکخانہ تیترون ضلع سہارنپور	۵عہ	صرف طلبہ
۶۸۷	۵۲۵۳	محمد عمر صاحب کلرک صدر پوسٹ آفس کراچی	۶	رسالہ
۶۸۸	۵۲۵۴	محمد عمر صاحب کلرک 〃 〃	لہ	صرف طلبہ خرید غلہ
۶۸۹	۵۲۵۵	مولوی فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ فقیر والی بہاولپور	۶	عطا
۶۹۰	۵۲۵۶	مولوی فضل محمد صاحب 〃 〃 〃	عا	رسالہ
۶۹۱	۵۲۶۱	حکیم مقصود علی خاں صاحب نارائن گوڑا حیدرآباد دکن	۵عہ	صرف طلبہ
۶۹۲	۵۲۶۲	اہلیہ صاحبہ سردار محمد صاحب کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کالج لاہور	[illegible]	زکوٰۃ
۶۹۳	۵۲۶۳	سردار محمد صاحب کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ [illegible]	۵عہ	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید کتنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید کتنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹۵	۵۲۶۵	محمد شریف صاحب ٹھیکیدار پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور	ع	رسالہ	۴۲۳	۵۲۹۳	منشی نواب علی صاحب دفتر فنانس بھوپال	ار	تبلیغ
۶۹۶	۵۲۶۶	اے۔ایس آکھنڈ صاحب چیف جج خانپور ریاست	ہے	برائے طلبہ فیس غلہ	۴۲۴	۵۲۹۴	〃 طاہر صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۶۹۷	۵۲۶۷	سلیمان صاحب دوکاندار بھوپال	۲ر	تبلیغ	۴۲۵	۵۲۹۵	〃 عزیز الرحمٰن صاحب 〃 〃	ار	〃
۶۹۸	۵۲۶۸	منشی منظور حسین صاحب انسپکٹر میونسپل 〃	۴ر	〃	۴۲۶	۵۲۹۶	〃 نصیر الدین صاحب 〃 〃	۱۰ر	〃
۶۹۹	۵۲۶۹	حاجی اظہار حسین صاحب بیرون بدھوارہ 〃	۸ر	〃	۴۲۷	۵۲۹۷	〃 عبدالمتین صاحب 〃 〃	ار	〃
۷۰۰	۵۲۷۰	منشی منظور حسین صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۴۲۸	۵۲۹۸	〃 عبدالرشید صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۷۰۱	۵۲۷۱	منشی طاہر حسین صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۴۲۹	۵۲۹۹	〃 قمرالدین صاحب 〃 〃	ار	〃
۷۰۲	۵۲۷۲	منشی سعید اختر صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۴۳۰	۵۳۰۰	〃 عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۷۰۳	۵۲۷۳	مولوی شمس الدین صاحب 〃	۴ر	〃	۴۳۱	۵۳۰۱	〃 عبدالسلام صاحب 〃 〃	ار	〃
۷۰۴	۵۲۷۴	بابو مجتبیٰ احمد صاحب 〃	لہ	〃	۴۳۲	۵۳۰۲	〃 نجیب الدین صاحب 〃 〃	ار	〃
۷۰۵	۵۲۷۵	مولوی عبدالغفور صاحب سیکرٹری	ع	〃	۴۳۳	۵۳۰۳	نجیب فارم کوہ مالیہ کوٹ	۴ر	〃
		قانون انصاف بھوپال			۴۳۴	۵۳۰۴	ناہید جہاں بیگم صاحبہ نوابزادہ رفیق اللہ خاں صاحب	عہ	〃
۷۰۶	۵۲۷۶	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی 〃	ع	〃			عیدگاہ بھوپال		
۷۰۷	۵۲۷۷	حاجی محمد عنایت علی خاں صاحب ساکنہ جلال آباد 〃	عہ	〃	۴۳۵	۵۳۰۵	حافظ عبدالرشید صاحب امام 〃	۲ر	〃
۷۰۸	۵۲۷۸	الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ شوکت محل 〃	لہ	〃	۴۳۶	۵۳۰۶	حبیب عبدالکریم صاحب 〃	۴ر	〃
۷۰۹	۵۲۷۹	الحاجہ انوار الٰہی بیگم صاحبہ 〃 〃	لہ	〃	۴۳۷	۵۳۰۷	مولوی عبدالرشید صاحب مسکین 〃	۳ر	〃
۷۱۰	۵۲۸۰	بیگم صاحبہ 〃 〃	ع	〃	۴۳۸	۵۳۰۸	قاری محمد صدیق صاحب 〃	۲ر	〃
۷۱۱	۵۲۸۱	والدہ صاحبہ 〃 〃	لہ	〃	۴۳۹	۵۳۰۹	مولوی عبدالحکیم خانصاحب 〃	لر	〃
۷۱۲	۵۲۸۲	قاضی عبداللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ بجلی گھر	۴ر	〃	۴۴۰	۵۳۱۰	سردار میاں عرف محمد خانصاحب 〃	لہ	〃
۷۱۳	۵۲۸۳	شمشیر خانصاحب ریاست بھوپال	۲ر	〃	۴۴۱	۵۳۱۱	اسدی بیگم صاحبہ محلہ گڈھ 〃	لہ	〃
۷۱۴	۵۲۸۴	اہلیہ صاحبہ سید وزیر علی صاحب 〃	ار	〃	۴۴۲	۵۳۱۲	منشی محمد عاشق صاحب پینشنر 〃	۴ر	〃
۷۱۵	۵۲۸۵	ملا امتیاز علی صاحب 〃	۴ر	〃	۴۴۳	۵۳۱۳	فاطمہ بی صاحبہ 〃	ار	〃
۷۱۶	۵۲۸۶	منشی ہادی حسن خانصاحب بکاری گھاٹ 〃	۴ر	〃	۴۴۴	۵۳۱۴	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد 〃	۸ر	〃
۷۱۷	۵۲۸۷	مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ 〃	۴ر	〃	۴۴۵	۵۳۱۵	منشی افضل حسین صاحب 〃	۴ر	〃
۷۱۸	۵۲۸۸	عتیق احمد سلمہٗ 〃	ار	〃	۴۴۶	۵۳۱۶	مولوی فضل حق صاحب 〃	۴ر	〃
۷۱۹	۵۲۸۹	اسد علیخانصاحب 〃	۲ر	〃	۴۴۷	۵۳۱۷	منشی وحید الرحمٰن صاحب 〃	۴ر	〃
۷۲۰	۵۲۹۰	منشی عنایت الرحمٰن صاحب امامی دروازہ 〃	۲ر	〃	۴۴۸	۵۳۱۸	حافظ کفایت اللہ صاحب 〃	۲ر	〃
[illegible]	[illegible]	منشی احمد صاحب دفتر فنانس 〃	[illegible]	〃	[illegible]	۵۳۱۹	ماسٹر محمد ملیح صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ 〃	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵۱	۵۳۲۱	حافظ محمد احمد صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ
۷۵۲	۵۳۲۲	منشی محمد ایوب صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۷۵۳	۵۳۲۳	〃 سید سلطان علی صاحب 〃 〃	۷ر	〃
۷۵۴	۵۳۲۴	〃 عبد الماجد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۵۵	۵۳۲۵	〃 لیاقت علی صاحب 〃	ار	〃
۷۵۶	۵۳۲۶	〃 سید سردار علی صاحب وکیل 〃	ار	〃
۷۵۷	۵۳۲۷	حاجی عبد اللطیف صاحب بدھوارہ 〃	۲ر	〃
۷۵۸	۵۳۲۸	ماسٹر شجاعت علی صاحب 〃	ار	〃
۷۵۹	۵۳۲۹	عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار آبکاری 〃	ار	〃
۷۶۰	۵۳۳۰	سردار میاں رشید محمد خانصاحب 〃	عہ	〃
۷۶۱	۵۳۳۱	مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء 〃	۲ر	〃
۷۶۲	۵۳۳۲	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب 〃	عہ	〃
۷۶۳	۵۳۳۳	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ 〃	ے	〃
۷۶۴	۵۳۳۴	عبد الرشید صاحب کول پورہ 〃	ار	〃
۷۶۵	۵۳۳۵	منشی عبد الرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ باغات 〃	ار	〃
۷۶۶	۵۳۳۶	مولوی فیض الحسن صاحب مہتمم خانہ 〃	۲ر	زکوٰۃ
۷۶۷	۵۳۳۷	بجناب مسلمانان گوٹ مدادپور سندھ معرفت صدر الدین شاہ صاحب قادری پریس شکارپور سکھر	ے	تعمیر دفتر تنظیم بہی خواہ
۷۶۸	۵۳۳۸	مولانا نور الدین صاحب مدرس مدرسہ دین محمد گوٹ نور محمد شیرہ خان پور سکھر	۷ر	〃
۷۶۹	۵۳۳۹	خان بہادر احمد خانصاحب مدظلہ شکارپور سکھر	ے	〃
۷۷۰	۵۳۴۰	میاں جعفر شاہ صاحب مہتمم مدرسہ گوٹ شیرہ نور محمد	عہ	〃
۷۷۱	۵۳۴۱	مولانا عبد الحکیم صاحب مدرسہ اشرف العلوم شکارپور	عہ	〃
۷۷۲	۵۳۴۲	مولوی محمد حسین صاحب ہوشیارپور	عہ	شرف طلبہ بہی خواہ
۷۷۳	۵۳۴۳	جلال الدین صاحب بازار کشمیری 〃	عہ	چرم قربانی
۷۷۴	۵۳۴۵	مولانا محمد رمضان صاحب ناظم مدرسہ رحمانیہ گنگوہ ضلع سہارنپور	سعہ	تبلیغ
۷۷۵	۵۳۴۶	مولانا شاکر حسین صاحب گورنمنٹ پریس الہ آباد	ے	〃
۷۷۶	۵۳۴۷	مولوی محمد ہادی صاحب تاجر ادن	ے	〃
۷۷۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۷۸	۵۳۴۹	غلام محمود صاحب معرفت فضل الٰہی صاحب میڈیکل ہال منگولی دکن	للعہ	زکوٰۃ
۷۷۹	۵۳۵۰	حضرت مولانا محمد الیاس صاحب درگاہ نظام الدین صاحب اولیا دہلی	ے	تبلیغ
۷۸۰	۵۳۵۱	مولوی عبد الوہاب صاحب متعلم مونڈا ڈیہہ ضلع بستی	۱۲ے	〃
۷۸۱	[illegible]	مولوی شمس الحق صاحب مہتمم مدرسہ دار العلوم فتحپور	عہ	〃
۷۸۲	۵۳۵۳	بجناب مولانا مبارک علی صاحب مرحوم میرٹھ شہر	ے	〃
۷۸۳	۵۳۵۴	حکیم رمضان الحق صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری لکھیم پور	ے	〃
۷۸۴	۵۳۵۵	مولوی بشیر حسین صاحب گنگوہ ضلع سہارنپور	ے	〃
۷۸۵	۵۳۵۶	مولانا محمد مبارک حسین صاحب ناظم دار العلوم میرٹھ	للعہ	〃
۷۸۶	۵۳۵۷	مولانا عبد الغنی صاحب ناظم مدرسہ بیت العلوم پھولپور ضلع اعظم گڈھ	للعہ	〃
۷۸۷	۵۳۵۸	مولانا کریم بخش صاحب نصرت پور ضلع شاہجہانپور	سعہ	〃
۷۸۸	۵۳۵۹	حکیم محمد یوسف خاں صاحب چک ۲۹۶ رامپور	ے	〃
۷۸۹	۵۳۶۴	مولوی محمد یٰسین صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	عہ	چرم قربانی
۷۹۰	۵۳۶۵	نیاز الدین صاحب موضع بریالیان ضلع مظفر گڑھ	۵ر	عطایا بہی خواہ
۷۹۱	۵۳۶۶	عبد الرحمن میاں صاحب بھبانی پور ضلع دیناجپور	عہ	تعمیر دفتر تنظیم بہی خواہ
۷۹۲	۵۳۶۷	عیدو صاحب ساکن جھبیری ضلع سہارنپور	۷ر	شرف طلبہ بہی خواہ
۷۹۳	۵۳۶۸	امیر احمد خاں صاحب محلہ افغانان قصبہ نکوڑ 〃	عہ	〃
۷۹۴	۵۳۶۹	چودھری گیندہ صاحب موضع ڈھاکہ دیوی 〃	[illegible]	〃
۷۹۵	۵۳۷۰	خواجہ محمد الیاس صاحب 〃	[illegible]	〃
۷۹۶	۵۳۷۱	مولوی محمد عبد الہادی خانصاحب مفتی ریاست بھوپال	۸ر	زکوٰۃ
۷۹۷	۵۳۷۲	حافظ عبد الرشید صاحب امام 〃	۲ر	تبلیغ
۷۹۸	۵۳۷۳	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری سیرت کمیٹی 〃	ار	〃
۷۹۹	۵۳۷۴	قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل 〃	۷ر	〃
۸۰۰	۵۳۷۵	مولوی حکیم عبد القیوم صاحب بدھوارہ 〃	۲ر	〃
۸۰۱	۵۳۷۶	ماسٹر تجمل حسین صاحب	[illegible]	〃
[illegible]	۵۳۷۷	حاجی قاضی محمد اعظم علی صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بحبتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بحبتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۰۴	۵۳۷۹	منشی مغیث الدین صاحب وغیرہ ضلع بھوپال	[illegible]	تبلیغ	۸۳۳	۵۴۰۸	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ
۸۰۵	۵۳۸۰	عبدالحی صاحب شوز مرچنٹ 〃	۲ر	〃	۸۳۴	۵۴۰۹	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۲ر	〃
۸۰۶	۵۳۸۱	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام 〃	۲ر	〃	۸۳۵	۵۴۱۰	ماسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی 〃	لعہ	〃
۸۰۷	۵۳۸۲	منشی نصیرالدین صاحب 〃	۱ر	〃	۸۳۶	۵۴۱۱	مولوی حامد حسین صاحب ختم خانہ 〃	۸ر	〃
۸۰۸	۵۳۸۳	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب 〃	۲ر	〃	۸۳۷	۵۴۱۲	مولوی حافظ رشید احمد صاحب 〃	۲ر	〃
۸۰۹	۵۳۸۴	منشی محمد فاروق صاحب ہمشیرہ صاحبہ 〃	۴ر	〃	۸۳۸	۵۴۱۳	مولوی عبدالرحمٰن صاحب 〃	۲ر	〃
۸۱۰	۵۳۸۵	منشی سید سجاد علی صاحب دفتر حضور 〃	۲ر	〃	۸۳۹	۵۴۱۴	مولوی علیم الدین 〃	۲ر	〃
۸۱۱	۵۳۸۶	ماسٹر یوسف علی صاحب 〃	۴ر	〃	۸۴۰	۵۴۱۵	مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی 〃	۴ر	〃
۸۱۲	۵۳۸۷	منشی عبداللطیف صاحب 〃	۱ر	〃	۸۴۱	۵۴۱۶	مولوی محمد نور صاحب کرمانی ختم خانہ 〃	۴ر	〃
۸۱۳	۵۳۸۸	حاجی اظہار حسین صاحب بیرون بدھوارہ 〃	۸ر	〃	۸۴۲	۵۴۱۷	سخاوت اللہ صاحب کربلا 〃	۴ر	〃
۸۱۴	۵۳۸۹	منشی منظور حسین صاحب 〃	۲ر	〃	۸۴۳	۵۴۱۸	منشی عبدالعزیز صاحب 〃	لعہ	〃
۸۱۵	۵۳۹۰	منشی ظاہر حسین صاحب 〃	[illegible]	〃	۸۴۴	۵۴۱۹	اہلیہ صاحبہ منشی عبدالعزیز صاحب 〃	۴ر	〃
۸۱۶	۵۳۹۱	منشی سعید اختر صاحب 〃	۲ر	〃	۸۴۵	۵۴۲۰	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ 〃	۲ر	〃
۸۱۷	۵۳۹۲	مولوی عبدالغفور صاحب سکریٹری قانون انصاف 〃	لعہ	〃	۸۴۶	۵۴۲۱	مولوی عبدالرشید صاحب مسکین 〃	۲ر	〃
۸۱۸	۵۳۹۳	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اورسیر 〃	[illegible]	〃	۸۴۷	۵۴۲۲	منشی محمد طاہر صاحب 〃	۴ر	〃
۸۱۹	۵۳۹۴	منشی سید سلطان علی صاحب دفتر حضور 〃	۲ر	〃	۸۴۸	۵۴۲۳	منشی عبدالرشید صاحب دفتر فراش 〃	۲ر	〃
۸۲۰	۵۳۹۵	مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ 〃	۴ر	〃	۸۴۹	۵۴۲۴	〃 محمد علی صاحب 〃	۲ر	〃
۸۲۱	۵۳۹۶	حبیب عبدالکریم صاحب جمعراتی 〃	۴ر	〃	۸۵۰	۵۴۲۵	مولوی عبدالصمد صاحب 〃	۲ر	〃
۸۲۲	۵۳۹۷	محمد عنایت علیخاں صاحب وغیرہ شوکت محل 〃	ے	〃	۸۵۱	۵۴۲۶	منشی اختر صاحب 〃	۲ر	〃
۸۲۳	۵۳۹۸	بیگم صاحبہ و والدہ صاحبہ 〃	ے	〃	۸۵۲	۵۴۲۷	〃 نواب علی صاحب 〃	۱ر	〃
۸۲۴	۵۳۹۹	قاضی عبداللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ بجلی گھر 〃	۴ر	〃	۸۵۳	۵۴۲۸	〃 نصیرالدین صاحب 〃	۱ر	〃
۸۲۵	۵۴۰۰	منشی عتیق الرحمٰن صاحب 〃	[illegible]		۸۵۴	۵۴۲۹	〃 عبداللہ صاحب 〃	۱ر	〃
۸۲۶	۵۴۰۱	مولوی شفیق احمد صاحب سلیمانیہ 〃	۴ر	〃	۸۵۵	۵۴۳۰	〃 عبدالمتین صاحب 〃	۱ر	〃
۸۲۷	۵۴۰۲	عتیق احمد صاحب سلمہ 〃	۱ر	〃	۸۵۶	۵۴۳۱	〃 محب الدین صاحب 〃	۱ر	〃
۸۲۸	۵۴۰۳	منشی سلیمان صاحب خوشنویس 〃	۴ر	〃	۸۵۷	۵۴۳۲	〃 عزیز الرحمٰن صاحب 〃	۱ر	〃
۸۲۹	۵۴۰۴	منشی ہادی حسن خانصاحب کاریگر خاص 〃	۴ر	〃	۸۵۸	۵۴۳۳	〃 قمرالدین صاحب 〃	۱ر	〃
۸۳۰	۵۴۰۵	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڑھ 〃	[illegible]	〃	۸۵۹	۵۴۳۴	کل محمد صاحب بی وکیل سرہند پٹیالہ	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	حافظ ناصرالدین صاحب ضلع بلیا	[illegible]	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید بحکمة	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶۲	۵۴۲۷	مولوی عبد السبحان صاحب منصف	عسہ	زکوٰۃ
۸۶۳	۵۴۲۸	مولوی صدیق احمد صاحب جاٹگامی فاضل دار العلوم	۸ر	متفرق تعلیم
۸۶۴	۵۴۳۹	مولوی محمد رحمت اللہ صاحب میرٹھی 〃 〃	۸ر	〃
۸۶۵	۵۴۴۰	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کروائی 〃 〃	۸ر	〃
۸۶۶	۵۴۴۱	مولوی امیر محمد صاحب پشاوری 〃 〃	۸ر	〃
۸۶۷	۵۴۵۱	مولوی عبد الحکیم صاحب جاٹگامی 〃 〃	۸ر	〃
۸۶۸	۵۴۵۲	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم امرتسر	۵	صرف طلبہ
۸۶۹	۵۴۵۳	ظہور الحسن صاحب باغیچہ میاں صاحب ٹانڈہ	للعہ ۱۲ار	زکوٰۃ
۸۷۰	۵۴۵۴	مولوی عبد الکریم صاحب پنشنر سیشن جج کراچی مقیم حال راجکوٹ کاٹھیاواڑ	ما ر	〃
۸۷۱	۵۴۵۵	قاری محمد صدیق صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ
۸۷۲	۵۴۵۶	عبد الحکیم خانصاحب 〃	ار	〃
۸۷۳	۵۴۵۷	ماسٹر محمد علیم صاحب مدرسہ سلیمانیہ 〃	۲ر	〃
۸۷۴	۵۴۵۸	سردار میاں رشید محمد خانصاحب 〃	۷ر	〃
۸۷۵	۵۴۵۹	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ 〃	لعہ	〃
۸۷۶	۵۴۶۰	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب جاگیردار 〃	۶	〃
۸۷۷	۵۴۶۱	ناہید جہاں بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق اللہ خاں صاحب بہادر عیدگاہ بھوپال	۵	〃
۸۷۸	۵۴۶۲	سردار نذیر میاں صاحب 〃	۴ر	〃
۸۷۹	۵۴۶۳	مولوی حکیم عبد القیوم صاحب بدھواڑہ 〃	۲ر	〃
۸۸۰	۵۴۶۴	عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار آبکاری 〃	۲ر	〃
۸۸۱	۵۴۶۵	منشی عنایت الرحمن صاحب امامی دروازہ 〃	۲ر	〃
۸۸۲	۵۴۶۶	سردار میاں ذو الفقار محمد خانصاحب 〃	عہ	〃
۸۸۳	۵۴۶۷	فضل حسین صاحب شوز مرچنٹ لوہا بازار 〃	۲ر	〃
۸۸۴	۵۴۶۸	اہلیہ مرحومہ سید نور علی صاحب 〃	ار	〃
۸۸۵	۵۴۶۹	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد 〃	۸ر	〃
۸۸۶	۵۴۷۰	منشی افضل حسین صاحب 〃	۴ر	〃
۸۸۷	۵۴۷۱	مولوی فضل حق صاحب 〃	۴ر	〃
۸۸۸	۵۴۷۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸۸۹	۵۴۷۳	حافظ کفایت اللہ صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ
۸۹۰	۵۴۷۴	حاجی عبد اللطیف صاحب 〃	۲ر	〃
۸۹۱	۵۴۷۵	قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل 〃	عہ	〃
۸۹۲	۵۴۷۶	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر 〃	۴ر	〃
۸۹۳	۵۴۷۷	فاطمہ بی صاحبہ 〃	ار	〃
۸۹۴	۵۴۷۸	منشی محمد شفیع خانصاحب عقب شوکت محل 〃	۲ر	〃
۸۹۵	۵۴۷۹	〃 عبد الصمد صاحب 〃	۴ر	〃
۸۹۶	۵۴۸۰	اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ 〃	ار	〃
۸۹۷	۵۴۸۱	منشی سید عبد العظیم صاحب دفتر انجنیری 〃	۴ر	〃
۸۹۸	۵۴۸۲	حافظ محمد یوسف علی صاحب 〃	۴ر	〃
۸۹۹	۵۴۸۳	منشی راحت علی صاحب 〃	ار	〃
۹۰۰	۵۴۸۴	منشی نذیر احمد صاحب 〃	۳ر	〃
۹۰۱	۵۴۸۵	حافظ عبد اللہ صاحب سبزی فروش 〃	ار	〃
۹۰۲	۵۴۸۶	حکیم سلطان محمود صاحب 〃	۷ر	〃
۹۰۳	۵۴۸۷	مولوی عرفان الحق صاحب وکیل 〃	۴ر	〃
۹۰۴	۵۴۸۸	منشی سید لیاقت علی صاحب 〃	ار	〃
۹۰۵	۵۴۹۰	〃 سید سردار علی صاحب 〃	ار	〃
۹۰۶	۵۴۹۱	حافظ عبد الرشید صاحب امام 〃	۲ر	〃
۹۰۷	۵۴۹۲	منجانب بشارت بی صاحبہ مرحومہ 〃	عہ	〃
۹۰۸	۵۴۹۳	سردار میاں مقصود علی خانصاحب 〃	۵	〃
۹۰۹	۵۴۹۴	قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب 〃	عہ	〃
۹۱۰	۵۴۹۵	مولوی محمد عبد الہادی خانصاحب مفتی 〃	۸ر	زکوٰۃ
۹۱۱	۵۴۹۶	علیم الدین صاحب موضع بھلاسی ضلع سہارنپور	عہ	عطا ہی خواہ
۹۱۲	۵۴۹۷	نذیر احمد صاحب کھیا 〃 〃	لعہ	〃
۹۱۳	۵۴۹۹	حافظ سرفراز علی صاحب موضع توندت ضلع میرٹھ	عہ	زکوٰۃ ہی خواہ
۹۱۴	۵۵۰۰	مولوی محمد سلیمان صاحب فاضل دیوبند وارد حال 〃	عہ	تعمیر دفتر تنظیم
۹۱۵	۵۵۰۲	چودھری سعید احمد موضع راد ہنہ	[illegible]	عطا
۹۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۹۱۸	۵۵۱۰	حافظ فدا حسین صاحب ٹونڈت ضلع میرٹھ		مہ	عطار بہی خواہ
۹۱۹	۵۵۱۱	مستری بھوندے صاحب دیالپور	״	۴ر	״
۹۲۰	۵۵۱۲	محبت شاہ صاحب ٹونڈت	״	۲ر	״
۹۲۱	۵۵۱۳	شیخ مسیتا صاحب بیوپاری ״	״	۲ر	״
۹۲۲	۵۵۱۴	محمد ابراہیم صاحب ״	״	۴ر	״
۹۲۳	۵۵۱۵	محمد قاسم خانصاحب ״	״	۸ر	״
۹۲۴	۵۵۱۶	منشی ضمیر الحسن صاحب ״	״	۴ر	״
۹۲۵	۵۵۱۷	منشی اختر حسین صاحب رادھنہ	״	۵ر	״
۹۲۶	۵۵۱۸	تفضل حسین صاحب سرادنی	״	۴ر	״
۹۲۷	۵۵۱۹	غلام رسول صاحب ״	״	۲ر	״
۹۲۸	۵۵۲۰	نبی بخش صاحب رادھنہ	״	۸ر	״
۹۲۹	۵۵۲۱	مسماۃ بسم اللہ صاحبہ ״	״	۱۲ر	״
۹۳۰	۵۵۲۲	چودھری حشمت علی صاحب موضع بڑگاؤں		لمہ	״
۹۳۱	۵۵۲۳	عبد الغنی خانصاحب شفیع آباد	میرٹھ	لمہ	״
۹۳۲	۵۵۲۴	عبد الکریم صاحب ״	״	۴ر	״
۹۳۳	۵۵۲۵	نمبردار منشی خانصاحب ״	״	لمہ	״
۹۳۴	۵۵۲۶	عبد الغفور صاحب ״	״	لمہ	״
۹۳۵	۵۵۲۷	ضیا د خانصاحب ״	״	۴ر	״
۹۳۶	۵۵۲۸	عبد الرحمن صاحب کمھور	״	لمہ	״
۹۳۷	۵۵۲۹	مسماۃ بانو صاحبہ ״	״	عہ	״
۹۳۸	۵۵۳۰	محمد اسحاق صاحب اجراڑہ	״	۸ر	״
۹۳۹	۵۵۳۱	منشی یسین خانصاحب ״	״	لمہ	״
۹۴۰	۵۵۳۲	شیخ محمد صدیق صاحب ״	״	لمہ	״
۹۴۱	۵۵۳۳	مقبول احمد صاحب ״	״	لمہ	״
۹۴۲	۵۵۳۴	نمبردار عبد الغفور خانصاحب ״	״	لمہ	״
۹۴۳	۵۵۳۵	عبد الغنی صاحب نداف	ضلع بجنور	۲ر	چرم قربانی
۹۴۴	۵۵۳۶	نور بخش صاحب ״	״	سے	״
۹۴۵	۵۵۳۷	[illegible] اہل خیر صاحبان ״	״	[illegible]	تعمیر دفتر [illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۹۴۷	۵۵۴۶	شیخ اللہ بخش صاحب نورباف موضع لوپری ضلع بجنور		لمہ	تعمیر دفتر تنظیم کمیٹی بہی خواہ
۹۴۸	۵۵۴۷	״ نور بخش صاحب ״ ״	״	لمہ	״
۹۴۹	۵۵۴۸	والدہ ممتاز حسین خانصاحب ״	״	۸ر	״
۹۵۰	۵۵۴۹	حکیم سید ارشاد علی صاحب بلول ضلع گوڑگاؤں		لمہ	״
۹۵۱	۵۵۵۰	ملا زبیر الدین صاحب ״	״	لمہ	״
۹۵۲	۵۵۵۱	عزیز الرحمن خانصاحب ״	״	لمہ	״
۹۵۳	۵۵۵۲	بابو عبد الرحمن صاحب وکیل ״	״	لمہ	״
۹۵۴	۵۵۵۳	حافظ عبد الستار صاحب ״	״	۱۴ر	״
۹۵۵	۵۵۵۴	حکیم زاہد حسن صاحب	بھوپال	صہ	تعمیر مسجد
۹۵۶	۵۵۵۵	حکیم زاہد حسن صاحب	״	عـہ	متفرق تعمیر
۹۵۷	۵۵۵۶	حکیم زاہد حسن صاحب	״	عـہ	صرف طلبہ
۹۵۸	۵۵۵۷	ماسٹر فضل کریم صاحب	ضلع جہلم	لمہ	״
۹۵۹	۵۵۵۸	عبد الودود صاحب باقر گنج بازار دربھنگہ		عہ	״
۹۶۰	۵۵۵۹	عبد القادر صاحب اسسٹنٹ وانجارج منٹگمری		عـہ	زکوۃ
۹۶۱	۵۵۶۰	حاجی بابو عبد الغنی صاحب پنشنر کوہ شملہ		صہ	عطار
۹۶۲	۵۵۶۳	حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دار العلوم دیوبند		[illegible]	صرف طلبہ
۹۶۳	۵۵۶۵	بابو محمد منعم صاحب محلہ ابوالبرکات دیوبند		لمہ	״
۹۶۴	۵۵۶۶	عبد الرشید صاحب محلہ ہنڈیا ضلع مظفرنگر		عہ	״
۹۶۵	۵۵۶۷	عبد العزیز صاحب گڑھی شاہپور لاہور		عہ	عطار
۹۶۶	۵۵۶۸	بابو عبد الحمید صاحب موضع گنگوا۔ مرادآباد		للعہ	زکوۃ
۹۶۷	۵۵۶۹	عبد الرحمن صاحب موضع بجھیڑی کرنال		عـہ	صرف طلبہ
۹۶۸	۵۵۷۰	غلام محمد صاحب موضع نوروالا	״	لمہ	״
۹۶۹	۵۵۷۲	محمد یوسف صاحب	اسٹیٹ	للعہ	زکوۃ
۹۷۰	۵۵۷۳	محمد یوسف صاحب ״	״	۱۰ر	چرم قربانی
۹۷۱	۵۵۷۴	از ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان		[illegible]	وظیفہ [illegible]
۹۷۲	۵۵۷۵	شیخ عبد الرحمن صاحب موضع سنگاؤل۔ میرٹھ		عـہ	صرف طلبہ
۹۷۳	۵۵۷۶	سید محمد شعیب صاحب رئیس منصورپور مظفرنگر		صہ	زکوۃ

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۱	۲۲	مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم ضلع اعظم گڈھ	ارشاد الثقلین ۴ عدد۔ الازہار المرفوعہ ۴ عدد۔ دفع المجادلہ ۲ عدد۔ التنقید الحدید ۲ عدد۔ الاعلوم المرفوعہ۔ اہل دل کی دل آویز باتیں حصہ دوئم	زکوۃ
۲	۲۷	رشید احمد صاحب رائے بریلی معرفت ڈاکٹر عبد العلی صاحب لکھنؤ	مشکوۃ المصابیح ۲ نسخہ۔ ترمذی شریف ۲ نسخہ۔ ابو داؤد شریف مجلد ۲ عدد	کتب وقفی
۳	۲۸	برائے ایصال ثواب والدین مرحومین مولوی عبد المنان صاحب متعلم دار العلوم	قرآن شریف مجلد پارچہ (یک نسخہ)	//
۴	۲۹	منجانب دختر مولوی محمد تقی خان صاحب رئیس موضع ہمزہ پور ضلع سلطان پور	ڈوپٹہ پھلور سرخ یک۔ ڈوپٹہ بنارسی سرخ یک۔ ڈوپٹہ جارجٹ گلابی ہلکا یک۔ کرتہ پھلور یک۔ پائجامہ ساٹن سبز یک۔ پائجامہ ٹول سرخ یک۔ پائجامہ رنگی یک۔ کرتے ٹوبیایس ۲ عدد۔ کمربند پارچہ یک۔ جراب زنانی یک جوڑ۔ جوتہ چھوٹے بچہ کا یک جوڑ۔ لنگی پرانی یک۔ بالے و بٹن نقرئی ۵ تولہ۔	
۵	۳۰	شیخ عبد الرحمن صاحب سوداگر کرنال	بخاری شریف کامل مجلد یک۔ مسلم شریف کامل مجلد یک۔ طحاوی شریف مجلد یک۔ ابن ماجہ شریف مجلد یک۔ شرح وقایہ جلد ثانی مجلد	کتب وقفی
۶	۳۱	عبد الحکیم حبیب الرحمن صاحبان فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	بخاری شریف کامل۔ ترمذی شریف۔ ابو داؤد شریف۔ نسائی شریف۔ ابن ماجہ شریف۔ موطا امام محمد۔ موطا امام مالک۔ طحاوی شریف کامل۔ مسلم شریف کامل۔ شرح وقایہ جلد ثانی (۲ نسخہ) شرح وقایہ جلد اول (۲ نسخہ) یہ کل کتابیں مجلد ہیں۔	//
۷	۳۲	سید نذر حسین شاہ صاحب اوورسیر نہر احمد پور بہاولپور اسٹیٹ	بخاری شریف کامل مجلد۔ ترمذی شریف مجلد۔ ابو داؤد شریف مجلد۔ نسائی شریف۔ ابن ماجہ شریف مجلد۔ موطا امام محمد۔ موطا امام مالک۔ طحاوی شریف کامل۔ مسلم شریف کامل۔ شرح وقایہ جلد اول (۲ نسخہ) نخبۃ الفکر (یک)۔ کل کتابیں مجلد ہیں۔	//
۸	۳۳	ڈاکٹر [illegible] صاحب علیگڑھ	[illegible]	

بہی خواہان و مخلصین دار العلوم کیلئے لمحۂ فکریہ

دار العلوم کے تمام بہی خواہوں اور مخلصوں کو معلوم ہے کہ عالم اسباب میں اس امانت الٰہی (دار العلوم دیوبند) کے مصارف کی کفالت کا انحصار مخلصین دار العلوم کی ان قلیل و کثیر امداد و ں پر ہے جو وقتاً فوقتاً اکناف ملک سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان امدادوں کا بیشتر حصہ برما کے علاقہ رنگون و مانڈلے وغیرہ سے یا کلکتہ، مدراس، بمبئی اور کراچی وغیرہ کے مخلص تجارت پیشہ حضرات کی طرف سے موصول ہوتا تھا۔ جنگ کے خوفناک اثرات نے برما کے تاجروں کی نہ صرف تجارت کو تباہ و برباد کر دیا بلکہ برما کو ہم سے اس طرح منقطع کر دیا کہ نہ ہم تک برما والوں کی کوئی خبر پہنچ سکتی ہے اور نہ ہماری کوئی صدا وہاں تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے مسلمانوں پر رحم فرمائے اور وہاں کے خانماں برباد انسانوں کے لئے اپنی وسیع مملکت کے دوسرے حصوں میں خیر و فلاح کے دروازے کھول دے۔ اور ان کا جو کچھ کھویا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ سے انھیں اس سے زیادہ عنایت فرمائے۔

جنگ کے ہندوستان کی سرحدوں پر پہنچ جانے کی وجہ سے ساحلی شہروں میں جو اضطراب پیدا ہو چکا ہے اس نے دار العلوم کی آمدنی کے دوسرے مراکز کے دروازے بھی تقریباً بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے بظاہر یہ سال مالی اعتبار سے دار العلوم کے لئے نہایت تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنی اس امانت کی حفاظت اور بقا کے ایسے سامان پیدا کر دیگا جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان نازک حالات اور خطرات میں اللہ کے فضل کی پناہ ڈھونڈھنے والے مسلمانوں سے ہمیں امید ہے کہ وہ اس سال ہمیشہ سے زیادہ دار العلوم کی امداد میں حصہ لیکر دار العلوم کو مشکلات و مصائب سے بچانے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضل و انعام کا مستحق بنائیں گے۔

ملک کے بعض حصوں میں زکوٰۃ ادا کرنیکا سلسلہ ماہ رجب سے شروع ہو جاتا ہے اور شوال تک جاری رہتا ہے۔ اسلئے جب آپ زکوٰۃ ادا کریں تو اس دینی مرکز کے سیکڑوں نادار مہمانان رسول اللہ صلعم کی ضروریات کے تکفل کا انتظام کرنے میں حصہ لیکر اپنی زکوٰۃ کو بہترین مصرف میں قابل اعتماد طریقہ پر صرف کریں۔ اور علاوہ زکوٰۃ کے دوسری مدات خیر میں سے بھی اس زمانہ میں دار العلوم کی زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپکی مدد فرمائے۔

"احقر عبد الوحید"

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی۔ دار العلوم دیوبند

چند مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

مرقاۃ مع حاشیہ مرآت۔ قیمت ۲ر
قطوف دانیہ فی کراہت جماعت ثانیہ۔ قیمت ۳ر
شرح نقایہ۔ فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جلد اول للعہ
سوانح قاسمی۔ قیمت ۳ر
سراجی۔ قیمت ۱۰ر
زبدۃ المناسک۔ احکام حج میں بہترین کتاب ہے۔ ۵ر
رفیق سفر۔ ۱ر
رحمت رضوان۔ امام ابوصنیفہؒ کی مختصر سوانحعمری
دعائے حزب البحر والبر
اسماء بدریین ۴ر
اصلاح الرسوم
مدلل مکمل ۸ر
الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح ۱ر
اغلاط العوام۔ قابل دید ہے ۱ر
المہند۔ اس میں علمائے دیوبند کے عقائد کا مفصل تذکرہ ہے۔ قیمت ۸ر
اوثق العری۔ دیہات میں جمعہ جائز نہ ہونیکا بیان
تاریخ الاسلام۔ بطور سوال و جواب۔ اس کے تین حصہ ہیں۔ حصہ اول میں حضورؐ کی کی زندگی درج ہے۔ اور حصہ دوم میں مدنی زندگی ہے۔ اور حصہ سوم میں حضورؐ کے اخلاق و عادات وغیرہ کا بیان ہے یہ تینوں حصہ مدرسہ دیوبند میں بھی داخل درس ہیں اور

دیوان حماسہ۔ محشی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب۔ قسم اول ۵ر
الاسلام۔ حقانیت اسلام پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ کا روح پرور مضمون۔ قیمت ۴ر
الاقتصاد فی مسئلۃ الضاد۔ قیمت ۲ر
الجواب المتین۔ باحادیث سید المرسلین ۲ر
تحذیر الناس۔ مولانا قاسم صاحب کا معرکۃ الآرا مضمون۔ ۳ر
تعبیر صادق۔ ۱ر
توثیق الکلام۔ امام کے پیچھے الحمد شریف نہ پڑھنے کی عجیب و غریب تحقیق مصنفہ مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲ر
تحفۃ الاطفال عربی فن قرأت کا مشہور رسالہ ہے۔ قیمت ۱ر
العقل والنقل اردو۔ مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب قابل دید کتاب ہے خصوصاً انگریزیدان افراد اس کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۱ر
اس کی خوبی کا اندازہ اس سے آپ کر سکتے ہیں کہ اب حال ہی میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ نے مراد آباد جیل میں قیدیوں کو خود یہ کتاب پڑھانی شروع فرمائی ہوئی ہے۔
قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۸ر

بہترین مشورہ

دواخانہ اعزازیہ دیوبند

اس دواخانہ میں ہر قسم کی دوائیں فروخت کے لئے موجود رہتی ہیں۔ دواؤں کو پورے اجزاء کے ساتھ اپنی نگرانی میں ہم تیار کراتے ہیں۔ بہت سے مجربات خصوصی بھی دواخانہ کے تیار رہتے ہیں اور مفرد و مرکب ادویات بھی برابر موجود رہتی ہیں۔ اگر مریض اپنے حالات لکھ کر روانہ کریں تو تشخیص مرض بھی کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ دوائیں ہم سے طلب کرنیکے بعد ہمیں یقین ہے کہ دواؤں کی خوبی انشاء اللہ خود ہی آپکو ہمارا مستقل خریدار بنا دیگی۔ کم از کم بطور آزمائش ہی کے منگا کر اندازہ فرمائیں

خط و کتابت اس پتہ سے فرمائی جائے

منیجر دواخانہ اعزازیہ دیوبند

کتب بالا اور ہر قسم کی کتب منگوانے کے لئے حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت فرمائی جائے۔ (مولوی) **سید احمد مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند**

رجسٹرڈ نمبر اے

۴-۸

2(8)

مرکز علوم اسلامیہ دار العلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دار العلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (عہ)	ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصولڈاک فی پرچہ ۳/

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرنا۔

(۲) اسلام پر قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق دینی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد ۳ | بابت ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۱ ہجری | شمارہ (۸)

ضروری گزارشات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) یہ رسالہ ہر ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہوجایا کرے گا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرماکر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

(ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند)

باہتمام عبدالوحید خاں سیوہاروی طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

دار العلوم دیوبند میں تعطیل عام

(ادارہ)

موجودہ صورت حالات

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ العالی کی گرفتاری پر احاطۂ دار العلوم میں جذبات وہیجان کا پیدا ہو جانا ایک قدرتی امر تھا۔ جس کا ظہور مختلف صورتوں سے ہوتا رہا۔ ذمہ داران دار العلوم نے اسی ہیجان عام میں طلبہ کو ضبط ونظم میں رکھنے اور ان کا تعلیمی سلسلہ بدستور جاری رکھنے کے لئے اپنے وسائل سے کام لیکر اس کی پوری سعی کی کہ ادارہ پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ اور اس کی فہمائش ونصیحت مختلف اندازوں سے بصورت وعظ وپند اور دوسری صورتوں سے طلبہ کو بھی کیجاتی رہی۔ چنانچہ اس میں کامیابی ہوئی۔ اور زمانۂ امتحان سالانہ درمیان میں آجانے پر امتحان شروع ہو گیا اور باطمینان وسکون تقریری امتحان اختتام تک پہونچ گیا۔

اسی دوران میں ۹ اگست کے بعد جبکہ ملک میں نئی تحریک شروع ہوئی اور اس کے کم وبیش اثرات ہر جگہ پہونچے طلبہ کا جوش وجذبہ ادھر منتقل ہونے لگا لیکن اس معاملہ کی صورت حال پہلے سے بالکل مختلف اور زیادہ سنگین تھی اس لئے طلبہ پر کنٹرول قائم رکھنے کی مساعی میں اضافہ کر دیا گیا۔ مختلف اعلانات وغیرہ کے ذریعہ طلبہ کو مشاغل تعلیم میں منہمک رہنے کی ہدایات کیجاتی رہیں یہانتک کہ تحریری امتحان کا وقت آپہونچا۔ طلبہ نے درخواست کی کہ ان کے امتحان میں تخفیف کی صورتیں پیدا کیجائیں اسے منظور کر لیا گیا اور آئین میں رہ کر جسقدر سہولتیں دیجا سکتی تھیں وہ دیدی گئیں۔ لیکن اس سے بیشتر کہ تحریری امتحان شروع ہو طلبہ کی ایک بھاری تعداد بطور نمائندہ طلبہ زیر قیادت مولوی محمود فیض آبادی متعلم دار العلوم دائرۂ اہتمام میں یہ درخواست لیکر پہنچی کہ امسال ہمارا امتحان بالکل ساقط کر دیا جائے جس کی دو وجہ انھوں نے ظاہر کیں۔ ایک یہ کہ ملک کے موجودہ تشویشناک حالات میں اگر ہمیں امتحان کی اس دس بارہ دن کی مدت تک روکا گیا تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنے اپنے وطنوں تک نہ پہونچ سکیں گے۔ کیونکہ ریلوے لائنیں سخت خطرہ میں ہیں۔ دوسری یہ کہ ہمیں وقت کی پکار پر لبیک کہنا ہے۔ اور دار العلوم میں رہ کر ہم یہ سیاسی جد وجہد جاری رکھنا نہیں چاہتے کہ اس سے خود دار العلوم ہی خطرہ میں پڑجائیگا۔ لہذا ہمیں امتحان سے معذور رکھکر جلد سے جلد یہاں سے چلے جانے کی اجازت دیدی جائے۔ دائرۂ اہتمام کیطرف سے ان سے یہ کہا گیا کہ ہم اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں اور اس کا فیصلہ تیسرے دن ہو جائیگا۔ لیکن آپ سب حضرات تا فیصلہ اس درمیانی مدت میں پورے امن وسکون سے رہیں اور کوئی غیر آئینی اقدام نہ کریں۔ لیکن طلبہ باوجود وعدہ کرلینے کے اتنی دیر کے لئے بھی اس وعدہ پر قائم نہ رہ سکے۔

بہر حال ذمہ داران دار العلوم اس صورت حال سے خود کشمکش و پیچ میں رہ کر اس مسئلہ پر غور کرنے

سے لئے مجلس انتظامیہ کا اجلاس فوری طور پر طلب کر چکے تھے اس اجتماعی درخواست کے بعد ان کے لئے اور بھی ضروری ہوگیا کہ وہ جلد سے جلد مجلس کے ذریعہ اس صورت حال کا فیصلہ کرائیں۔ چنانچہ یکم شعبان کو مجلس کا مطلوبہ اجلاس ہوا جس میں مجلس علمیہ کے اراکین بھی جو اکابر اساتذۂ دارالعلوم پر مشتمل ہیں شریک کئے گئے انتظامیہ اور علمیہ کے اس مشترک جلسے نے طلبہ کی درخواست اور پیش نظر حالات پر غور کیا جو تفصیل سے ان کے سامنے رکھے گئے تھے اور کافی غور و فکر کے بعد ایک نتیجہ پر پہنچی جس کو فیصلہ کی صورت میں اس نے قلمبند کیا۔

نیز یہ بھی طے ہوا کہ اس فیصلہ کا اعلان بجائے تحریری طور پر کئے جانے کے طلبہ کے اجتماع میں تقریری طور پر کیا جائیگا اس اعلان پر طلبہ میں ایک یہ افواہ شہرت پذیر ہو گئی کہ مجلس نے تمام طلبہ کا امتحان معاف کر کے دورہ کی جماعت پر امتحان پھر بھی لازم رکھا ہے۔ اس پر طلبہ کی طرف سے دوپہر ہی کو ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا اور گھنٹہ بجا کر طلبہ کو جمع کیا گیا جس میں یہ طے ہوا کہ اس جماعت کے دورہ کے امتحان کو بھی ہرگز قبول نہ کیا جائے اور کوئی ایک طالب علم بھی امتحان نہ دے حتیٰ کہ اس جلسہ میں بیٹھا اور نعروں نے ایک نعرہ یہ بھی ایجاد کیا گیا کہ "امتحان نہیں دیں گے" پھر جب فیصلہ کا اعلان کرنے کے لئے اعلان شدہ جلسہ میں دائرہ اہتمام کے ارکان و مدرسین پہونچے تو یہ نعرہ اُن کی آمد پر پورے زور شور کے ساتھ لگایا گیا۔

بہرحال مجلس انتظامیہ و علمیہ پورے غور و بحث کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ جب طلبہ کی تعلیم و امتحان جاری رکھنے کی ساری ممکنہ مساعی عمل میں لائی جا چکیں۔ ان کے مظاہروں پر ہر طرح کے اغماض و چشم پوشی سے بھی کام لیا گیا ان کی زبانی مشروع کی بنا پر ہونے میں بھی امتحان میں دیدی گئیں اور امتحان تقریری شروع بھی کرا دیا گیا۔ تحریری امتحان کا پروگرام اور قواعد شائع کر دیئے گئے سوالات کے پرچے چھپوالئے گئے جس پر دارالعلوم کی کافی رقم بھی خرچ ہوئی اور پوری کوشش کر لی گئی۔ دارالعلوم کی سال بھر کی محنت کا ثمر تکمیل امتحان کی صورت میں ظاہر ہو لیکن پھر بھی سب طلبہ ملکر یہ فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ وہ امتحان نہ دیں گے۔ ادھر تعجلت تمام اپنے وطنوں تک پہونچنے کی توجیہ کے سلسلہ میں وسائل نقل و حمل کی جن مشکلات کو وہ ظاہر کر رہے ہیں وہ ایک حد تک غیر واقعی بھی نہیں ہیں اس لئے اس فیصلہ کے سوا چارہ کار نہیں رہا کہ طلبہ کی درخواست کے پیش نظر ان خصوصی حالات کے ماتحت امتحان نہ لیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں فیصلہ بتجویز مجلس نے قلمبند کی اور اسی دن حضرت صدر مہتمم صاحب نے طلبہ کے ایک جلسۂ عام میں شرح و بسط کے ساتھ اس تجویز کا اعلان فرمادیا جس پر طلبہ نے انتہائی جوش مسرت سے پوری بلند آوازی کے ساتھ خوشی کے نعرے لگائے اور مدرسہ میں تعطیل عام ہو گئی۔ صرف جماعت حدیث کے دو چار دن کے اسباق باقی ہیں جو جاری ہیں۔ آنے والے ماہ شوال میں حسب معمول ۷ شوال سے دارالعلوم کھل جائیگا اور داخلہ شروع ہو جائیگا۔

گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں جس طرح کی غیر ذمہ دارانہ اور ناروا حرکات عام طلبہ سے صادر ہوئیں انسے قطع نظر

اب حال میں جو مطالبہ اسقاط امتحان کا پیش کیا گیا، دوسال بھر کی محنت اور خرچ کے ضائع ہونے کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی اس مطالبہ کی بنا، انہی دو باتوں پر تھی اول وسائل آمد و رفت کے بند ہو جانے سے قبل وطن کو روانگی دوسرے دارالعلوم سے علیحدہ رہ کر موجودہ سیاسی تحریکات میں شرکت ان دونوں چیزوں کا اقتضاء یہی تھا کہ جلد از جلد مطبخ بند کر دیا جائے اور جو تھوڑے سے طلبہ بیرون ہند کے رہجائیں جن کے لئے وطن جانے کا کوئی ذریعہ نہیں اُن کی امداد کا نظام کر دیا جائے۔ چنانچہ مجلس نے ٹھیک اسی کے مطابق فیصلہ کر دیا کیونکہ مطالبہ کے پیش کرنے سے لیکر آخری فیصلہ تک عامۂ طلبہ کی رائے کے خلاف دو چار طلبہ کے سوا کسی نے ہمارے سامنے اس سے اختلاف اور بیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ دراں حالیکہ ان معدودے چند طلبہ کو اکثریت نے دھمکیاں دیں اور مار پیٹ پہ آمادہ ہو گئے جس کا کافی ثبوت موجود ہے ان حالات میں ظاہر ہے کہ بجز مذکورۂ بالا فیصلہ کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ دارالعلوم کی تاریخ میں جس طرح مطبخ بند کر دیئے جانے کی یہ پہلی ہی مثال ہے ایسے ہی امتحان کے اس طرح یکلخت موقوف اور بند کر دیئے جانے کی بھی پہلی ہی مثال ہے۔ جو پہلی سے زیادہ اہم اور دارالعلوم کی تاریخ پر حرف لانے والی ہے۔ یہ دوسری چیز محض اس کا ایک قدرتی اثر ہے جو اسقاط امتحان کی وجوہ پر مرتب ہونا تھا اور ہوا۔

مجلس انتظامیہ نے یہ بھی طے کیا کہ امتحان کی موقوفی اور بند کر دینے طلبہ کو آئندہ تعلیمی ترقی دینے اور نہ دیئے جانے کے جو مسائل پیدا ہو گئے ان کا فیصلہ مجلس شوریٰ سے کرایا جائے۔ چنانچہ منشاء تجویز کے مطابق ان مسائل کا فیصلہ مجلس شوریٰ میں ہوگا جو اوائل شوال میں طلب کیجارہی ہے۔

احقر محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند ۵ ۳۸۹ھ

حکیمانہ کلام ——— عقل کی ایک حد ہوتی ہے جہاں پہنچکر وہ ختم ہو جاتی ہے۔

——— عقلمند وہ جسے اس کی عقل ہر مذموم چیز پر متنبہ کر دے۔

——— کسی کا اکرام اسکے مرتبہ سے زیادہ کرنا اپنی قدر کو اتنا ہی گھٹا لینا ہے جتنا کہ اکرام میں زیادتی کی گئی۔

——— وہ شخص اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کرتا ہے جو ایسے شخص کیلئے تواضع کرتا ہے جو اس کی عزت نہیں کرتا۔ اور اس کے ساتھ دوستی کرتا ہے جو اسے نفع نہیں پہنچاتا۔ اور اس شخص کی تعریف سے خوش ہوتا ہے جسے وہ نہیں جانتا (امام شافعیؒ)۔

——— اکثریت اسی وقت شکست کھاتی ہے جب وہ اپنے ضعف کے مواقع سے غافل ہو جاتی ہے۔

——— غصہ اسی پر ظاہر کرنا چاہئے جو غصہ کو جانتا ہو۔

——— غلطی کا اعتراف کرلینا فضیلت ہے اور مکابرہ جہل فاضح ہے۔

——— جو شخص ایسی چیز خریدتا ہے جسکی اسے حاجت نہیں وہ ایسی چیز بیچنے پہ مضطر ہوتا ہے جس کی اسے ضرورت ہے۔

دار العلوم کے لئے

ایک مبارک عطیہ

عالیجناب شیخ محمد فیروز صاحب ۔ مالک فیروز کمپنی اوف کلکتہ نے اپنے پوتے کے تولد کی خوشی میں مختلف اداروں کی امداد کرتے ہوئے خصوصیت سے دار العلوم کے لئے ایک ہزار ایک روپیہ کا مبارک عطیہ عنایت فرمایا ہے جناب ممدوح کی خواہش ہے کہ اس رقم سے اس مبارک فرزند کے نام کی کوئی یادگار قائم کردی جائے۔ دار العلوم کے شعبۂ تعمیرات نے اس پر غور کرتے ہوئے بمشورہ دائرہ اہتمام یہ طے کیا ہے کہ موجودہ زیر تعمیر دار الطلبہ کے شمال مشرقی کونہ کا بالائی کمرہ جس کا تخمینہ ایک ہزار کے اندر اندر ہی ہوگا اس یادگار میں تعمیر کرایا جائے اور اس کی پیشانی پر اس یادگار کی تاریخ کندہ کرادی جائے۔

خدام دار العلوم شیخ صاحب ممدوح کو تولد نبیرہ کی تقریب سعید اور اس مبارک عطیہ اور دینی جذبہ پر پُر خلوص مبارکباد دیتے ہیں۔ حق تعالیٰ اس مولود کو مسعود اور اس عطیہ کو مثمر اور باخیر و برکت فرمائے۔ آمین۔

اہل خیر مسلمانوں کے لئے شیخ صاحب ممدوح کا یہ اقدام ایک قابل تقلید مثال ہے۔ ابھی دار العلوم کے احاطہ کی تکمیل کے لئے عمارات کا بہت سا سلسلہ باقی ہے۔ اگر اہل خیر اسی طرح دنیا اور آخرت کے لئے یادگاریں قائم کرنا چاہیں تو انکے لئے اس سے بہتر مصرف اور موقع دوسرا نہیں ہوسکتا۔

(دائرہ اہتمام)

مخلوقات کی قسمیں خالق کے کلام میں

پروفیسر حمید الدین صاحب اعظم گڈھی کی تنقیدات پر نظر و تبصرہ !

(از: مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری۔ پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

علمائے تفسیر کے میدان بحث کا ایک اہم موضوع "اقسام القرآن" بھی رہا ہے اس لئے کہ اول تو خدائے عظیم الشان کا قسم کھانا پھر مخلوقات کی قسم۔ اس سے چند طرح کے اشکال سامنے آجاتے ہیں۔

(۱) قسم کھانا جلالت شان خداوندی کے خلاف ہے خصوصاً جن مطالب عالیہ توحید، رسالت اور قیامت کے اثبات کے مقام میں یہ قرآنی قسمیں وارد ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے بلند مقاصد کو مدعیان عقل، دہریہ وغیرہم کے مقابلہ میں قسموں سے ثابت کرنا خدائے علیم و حکیم کی شان کے لائق نہیں۔

(۲) ان قسموں کا کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا کیونکہ مومنین کو قسموں کی ضرورت نہیں وہ بغیر قسم بھی خدا و رسولؐ کی باتیں ماننے کو تیار ہیں اور منکرین کے نزدیک ان قسموں کا اعتبار نہیں۔

(۳) معلم قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے پھر یہ کیا بات ہے کہ خود قرآن پاک میں غیر اللہ کی قسمیں بکثرت موجود ہیں۔ چنانچہ ان جیسے شبہات کی بنا پر علماء کی ایک جماعت نے ظاہر قرآن کی تاویلیں شروع کر دیں کہ قرآن پاک میں جہاں جہاں مخلوقات کی قسمیں ہیں درحقیقت وہاں مخلوق کی نہیں خالق مخلوقات کی قسمیں ہیں۔ اس کی صورت یا تو یہ ہے کہ خالق، رب وغیرہ اسمائے الٰہی میں سے کوئی اسم، مضاف محذوف ہے یا ساری کائنات پروردگار عالم کی ذات و صفات پر دلائل ہونے کی حیثیت سے خالق، رب وغیرہ اسمائے الٰہی پر دال ہیں۔ اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ کیا ضرور ہے کہ جس بات کی انسان کے لئے مناہی ہو وہ خالق انسان کے واسطے بھی ناجائز ہو۔ پس انسان کو غیر اللہ کی قسم کی ممانعت سے اس کا اللہ تعالیٰ کے لئے ممنوع ہونا لازم نہیں آتا۔ اب رہا قسم کا فائدہ، تو چونکہ محاورات عرب میں قسموں کے ساتھ تقریر مطالب کا دستور تھا اور تاکید و تحقیق کے مواقع میں قسموں سے کام لیا جاتا تھا۔ اسی اسلوب پر کلام الٰہی نازل کیا گیا۔ حتیٰ کہ قرآن پاک میں عقلی دلیلوں کی تقریر و تحریر کے سلسلہ میں منطقیانہ استدلال کی موشگافیوں کی رعایت نہیں کی گئی، بلکہ عام اذہان جن مقدموں اور اسلوبوں سے بآسانی نتائج اخذ کر سکتے تھے۔ قرآن پاک نے ان پر اکتفا کر کے انہیں منطقیانہ نظر و فکر کے چکر میں ڈالنے سے احتیاط کی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علوم قرآنیہ کو پانچ قسموں میں تقسیم کر کے فرماتے ہیں۔

"بیان این علوم بروش تقریر عرب اول واقع شد　|　ان علوم کا بیان اگلے عربوں کی تقریر کی روش پر ہوا ہے

و بروش تقریر متاخران نیست و آیات احکام اختصار کردن قاعدہ متن نویسان است و تنقیح قواعد از قیود غیر ضروریہ کردن صنعت اصولیان است التزام نفرمود و در آیات مخاصمہ التزام تقریر مقدمات مسلمہ و مشہورہ تنقیح دلائل تا فوائد نمود و نہ تنقیح بر روش منطقیان مناسبت و انتقال از مطلبی بہ مطلبی بنابر قاعدہ ادبائے متاخرین است رعایت نکرد بلکہ آنچہ القائے آن بر عباد خود مہم دانست آن را ذکر نمود خواہ مقدم شود خواہ مؤخر شود (الفوز الکبیر ص)

متاخرین کے طریقہ پر نہیں اس واسطے نہ تو متن نویسوں کی طرح اختصار سے کام لیا گیا ہے اور نہ اصولیوں کی طرز پر قیود غیر ضروریہ سے قواعد کی تنقیح کا التزام کیا گیا۔ اور مخاصمہ کی آیتوں میں مسلم مشہور مقدمات اور مفید و تنقیح دلائل کو اختیار کیا۔ منطقیوں کی روش پر تنقیح نہیں کی۔ ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہونے میں متاخرین ادباء کے قاعدہ کے مطابق مناسبت کی رعایت نہیں کی بلکہ جو کچھ اپنے بندوں کے لئے مہم سمجھا اسکو ظاہر کرنے سے دریغ نہیں کیا اس میں جو مقدم ہو جائے ہو جائے اور جو موخر ہو جائے ہو جائے

اس مسئلہ کی تمہید میں یہ اجمالی تقریر تھی اب ہم تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہتے ہیں -

علامہ ابن قیم نے اس بارے میں مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس مسئلہ پر اسی شان سے روشنی ڈالی ہے جو ان کی تفسیری خصوصیت ہے اس کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

المسئلة الثالثة للناس في هذا الموضع قولان الاول قول من يقول المقسم به ههنا خالق هذه الاشياء احتجوا عليه بوجوه الاول انه صلى الله عليه وسلم نهى عن الحلف بغير الله فكيف يليق بحكمة الله ان يحلف بغير الله والثاني ان الحلف بالشئ في هذا الموضع تعظيم عظيم للمحلوف به ومثل هذا التعظيم لا يليق الا بالله تعالى الثالث ان هذا الذي ذكرناه تاكيدها انه تعالى صرح به في بعض السور وهو قوله والسماء وما بناها والارض وما طحاها الخ

(تفسیر سورۃ والصافات رازی)

تیسرا مسئلہ اس مقام میں لوگوں کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ مقسم بہ یہاں خالق اشیاء ہے نہ نفس اشیاء اور اس پر انہوں نے چند دلیلیں قائم کی ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے غیر اللہ کی قسم سے منع فرمایا ہے پھر کیسے مناسب ہوگا کہ خدائے حکیم خود غیر اللہ کی قسم کھائے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس مقام میں کسی چیز کی قسم کھانا سے اسکی بڑی عظمت لازم آتی ہے حالانکہ اس قسم کی تعظیم کا مستحق خدا کے سوا کوئی نہیں۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ خدا نے بعض سورتوں میں مقسم بہ کے ساتھ اپنے اوصاف لازمہ کی تصریح کر کے اس خیال کو پختہ کر دیا کہ نفس شئے مقسم بہ نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول والسماء وما بناہا الخ ہے۔

ان حضرات نے عقل و نقل اور نظائر کی روشنی میں ثابت کر کے دکھایا کہ قرآن پاک میں جہاں جہاں مخلوقات کی قسمیں وارد ہیں حقیقت میں خالق کی قسمیں ہیں اب تم کو اختیار ہے کہ اسمائے الٰہی میں سے کسی اسم کو مضاف محذوف

مان لو۔ یا ان اشیائے حادثہ کے محدث پر دلالت کرنے کی جہت سے خالق کا ذکر مذکور سمجھ لو۔

او المراد رب هذه الاشیآء محذوف المضاف (تفسیر نیشاپوری سورۂ صافات)

ان اشیا کی قسم کھانے سے مراد پروردگار اشیا کی قسم کھانا ہے پس مضاف محذوف ہے۔

واقسامہ ببعض المخلوقات دلیل علی انہ من عظیم آیاتہ ای آیات اللہ المستلزم لذاتہ وصفاتہ (تبیان فی اقسام القرآن لابن القیمؒ)

اللہ تعالیٰ کا بعض مخلوق کی قسم کھانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اس کی بڑی نشانیوں سے ہے اور اسکی ذات وصفات کے علم و ذکر کو مستلزم ہے۔

اس توجیہ سے غیر اللہ کی قسم کھانیکا شبہ ساقط ہوگیا، باقی نفس قسم کھانا ہی شان کبریائی کے خلاف ہونیکا جواب تو اس کو دوسرے قول کے ضمن میں امام نے بیان کیا ہے۔

لاسیما والقرآن انما انزل بلغۃ العرب واثبات المطالب بالحلف والیمین طریقۃ مالوفۃ عند العرب (تفسیر سورۂ صافات)

خصوصاً قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا اور عربوں میں قسم کے ذریعہ سے مدعا کو ثابت کرنا پسندیدہ دستور ہے۔

پھر اسی ضمنی جواب میں اس شبہ کا جواب بھی ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ توحید، رسالت اور قیامت جیسے امور عظام کے اثبات کے سلسلے میں قرآنی قسمیں وارد ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ مومنین کے لئے قسم کھانے کی ضرورت نہیں یہ چیزیں تو ان کے ایمان میں داخل ہیں اور منکرین کے لئے دلائل و براہین چاہئیں نہ کہ قسم۔ جواب یہ ہے کہ عربوں کے دستور کے مطابق اثبات مدعا کے لئے قسم بھی زبردست چیز ہے اس واسطے منکر غیر معاند کے لئے کافی سند ہوسکتی ہے اس کے مقابل دوسرا قول ہے کہ نفس اشیا مقسم بہ ہیں۔

والقول الثانی قول من یقول ان القسم واقع باعیان هذه الاشیآء واحتجوا علیہ بوجوہ الاول ان القسم وقع بهذه الاشیآء بحسب ظاهر اللفظ فالعدول عنہ خلاف الدلیل والثانی انہ تعالیٰ قال والسمآء وما بناها فعلق لفظ القسم بالسمآء ثم عطف علیہ القسم بالبانی للسمآء فلو کان المراد القسم بالسمآء القسم بمن بنی السمآء لزم التکرار فی موضع واحد وانہ لا یجوز۔ الثالث انہ لا یبعد ان تکون الحکمۃ

دوسرا قول ان لوگوں کا ہے جو قائل ہیں کہ خدا نے عین ان اشیاء کی قسم کھائی ہے جو مذکور ہیں اس کی چند دلیلیں ہیں ایک تو یہ کہ ظاہر لفظ کے لحاظ سے قسم عین ان اشیاء سے متعلق ہے پس اس سے اعراض کرنا خلاف دلیل ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے والسما وما بناہا میں آسمان کے ساتھ قسم کو متعلق کرکے بذریعہ عطف بانی آسمان کی قسم کھائی ہے۔ اب اگر آسمان کی قسم سے بھی مراد بانی آسمان ہو تو ایک ہی مقام میں تکرار لازم آئیگی جو جائز نہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ کچھ بعید نہیں کہ عین اشیاء کی قسم کھانے میں یہ حکمت ہو کہ ان

فی قسم اللہ تعالیٰ بھذہ الاشیاء التنبیہ علیٰ شرف ذواتھا وکمال حقائقھا۔ (تفسیر کبیر سورۃ صافات)

یہ حکمت ہو کہ ان چیزوں کے شرف و کمال پر روشنی پڑ جائے۔

اس مذہب پر امام رازی نے دو اعتراض کئے ہیں ایک تو قسم کا بے فائدہ ہونا دوسرے توحید وغیرہ مضامین عالیہ کے اثبات کے لئے دلائل لانے چاہئیں نہ کہ قسمیں کھا کر ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی جائے۔ تیسرا اعتراض غیر اللہ کی قسم سے یہاں تعرض نہیں کیا پھر ان دونوں اعتراض کے جوابات دیئے ہیں۔ پروفیسر حمید الدین اعظم گڈھی مرحوم نے ان جوابات کو نقل کرکے رد کیا ہے۔

ہم یہاں جواب و اعتراض دونوں کو بعینہ نقل کرکے ان کی تردید کا جائزہ لیتے جاتے ہیں۔

قد ذکر الامام الرازی الشبھۃ الثانیۃ یعنی القسم عدیم الفائدۃ واجاب عنھا فی تفسیر سورۃ الصافات فقال والجواب من وجوہ الاول انہ تعالیٰ قرر التوحید وصحۃ البعث والقیامۃ فی سائر السور بالدلائل الیقینیۃ فلما تقدم ذکر تلک الدلائل لم یبعد تقریرھا فذکر القسم تاکیداً لا سیما والقرآن انزل بلغۃ العرب واثبات المطالب بالحلف والیمین طریقۃ مالوفۃ عند العرب (فیما ذکر من نزول القرآن بلغۃ العرب وکون الیمین طریقۃ مالوفۃ عندھم ایضاً جواب للشبھۃ الاولیٰ) وحاصل ھذا الوجہ ان القسم انما ھو مسبوق بالدلائل فالمعلول علیھا واما ایراد القسم فھو التاکید المحض کما ھو عادۃ العرب والظاھر ان ھذا الجواب یناقضہ القرآن فانک فی اوائل الوحی تری القسم اکثر ما تراہ بعد استیفاء الدلائل (امعان فی اقسام القرآن مولانا فراہی)

امام رازی نے دوسرے شبہ یعنی قسم کا کوئی فائدہ نہیں کو بیان کرکے سورہ والصافات کی تفسیر میں جواب دیا ہے پس انھوں نے فرمایا کہ اس کے جواب کی چند شکلیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید، بعث، نشر اور قیامت کو دلائل یقینیہ سے دوسری سورتوں میں ثابت فرما چکا ہے اور چونکہ ان دلائل کا ذکر پہلے آگیا ہے اس لئے اسکی تاکید میں کہنا کچھ بعید نہیں پس قسم سے موکد کردیا اور بے مشکل بات یہ ہے کہ قرآن پاک عربی زبان میں نازل کیا گیا اور عربوں کے یہاں قسموں کے ذریعہ سے مطالب کو ثابت کرنا پسندیدہ طریقہ ہے۔ پروفیسر عبد الحمید فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کے عربی زبان میں نازل ہونے اور قسم کے مطبوع خاطر ہونے کے تذکرہ میں پہلے شبہ کا جواب بھی ہے یعنی قسم خدا کی شان کے لائق نہ ہونے کا جواب ہے اور اس جواب کا خلاصہ ہے کہ قسم دلیلوں کے بعد آتی ہے پس اصل اعتماد تو دلیلوں پر ہے اور قسم محض تاکید کے لئے دستور عرب کے مطابق لائی گئی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ جواب قرآن پاک کے خلاف ہے اس لئے کہ اوائل وحی میں تم قسموں کو زیادہ دیکھو گے اور سارے دلائل بیان کئے جانے کے بعد ان کو کم پاؤ گے۔

پروفیسر مرحوم نے اوائل وحی سے کیا مراد لیا ہے اس پر روشنی نہیں ڈالی اگر مکی سورتیں مراد ہیں تو ظاہر ہے کہ اصول دین کا بیان مبرہن طور سے ان ہی سورتوں میں ہوا ہے مدنی سورتوں میں، ہی کی تفصیلات کے ساتھ مزید احکام کا بیان ہے اور اگر اوائل وحی سے ابتدائی سورتیں مراد ہیں تو ان میں کثرت کی گنجائش کہاں اور حقیقت یہ ہے کہ امام رازی نے قسم کے غیر مفید ہونے کا اعتراض خصوصیت سے سورہ صافات اور سورہ ذاریات کی قسموں پر کیا ہے اور قرآن پاک کی ترتیب نزول پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں پچاسوں سورتوں کے نزول کے بعد نازل ہوئی ہیں جن میں کثرت سے توحید و قیامت کے اثبات میں براہین قائم کئے جا چکے ہیں۔

فان قیل ذکر الحلف فی هذا الموضع غیر لائق	اگر کہا جائے کہ اس مقام میں حلف کا لانا غیر مناسب ہے۔
(تفسیر سورۂ صافات رازی)	
ثم قال بعد سطرین	پھر دو سطر کے بعد فرمایا ہے۔
انه تعالیٰ حلف فی اول هذه السورة علی ان الاله واحد وحلف فی اول سورة والذاریات علی ان القیامة حق واثبات هذه المطالب العالیة الشریفة علی المخالفین بالحلف والیمین لا یلیق بالعقلاء۔ (انتہی بحذف العبارة تفسیر سورۂ صافات رازی)	اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی ابتدا میں توحید پر قسم کھائی اور سورۂ والذاریات کے شروع میں قیامت کے حق ہونے پر قسم کھائی اور ان بلند و بالا مقاصد کو قسم کھا کر مخالفین کے سامنے پیش کرنا اور حلف کے ذریعہ ثابت کرنا عقلمندوں کے شایان شان نہیں۔

دیکھو کہ امام نے صاف طور سے ان دونوں سورتوں کے متعلق کلام کیا ہے اور ان دونوں[1] کے پہلے انعام بنی اسرائیل، طہٰ، فرقان، یونس، ہود، یوسف، حجر وغیرہ سورتوں میں دلائل توحید حقانیت قیامت بکثرت موجود ہیں۔ لہٰذا امام رازی کی توجیہ ہرگز قرآن پاک کے خلاف نہیں۔

امام رازی کے جواب کی دوسری تقریر اور پروفیسر حمید الدین کی تنقید۔

الوجه الثانی فی الجواب انه تعالیٰ لما اقسم بهذه الاشیاء علی صحة قوله تعالیٰ ان الهکم لواحد ذکر عقیبه ما هو کالدلیل الیقینی فی کون الاله واحدا وهو قوله تعالیٰ "رب السموات	جواب کی دوسری صورت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جب ان اشیاء کی قسم کھا کر ایک معبود ہونے کی صحت کو بیان کیا تو اس کے بعد اس دعویٰ کے اثبات میں ایک یقینی دلیل کا بھی ذکر فرما دیا اور وہ اللہ کا قول رب السموات والارض وما بینهما ورب المشارق ہے۔

[1] دیکھو تفسیر اتقان بحث مکی و مدنی ۱۲

والارض ومابینہما ورب المشارق" وذلک لانہ تعالی بین فی قولہ "لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا" ان انتظام احوال السموات والارض یدل علی ان الالہ واحد فہہنا لما قال "ان الٰہکم لواحد" اردفہ بقولہ "رب السموات والارض ومابینہما ورب المشارق" کان قیل قد بینا ان النظر فی انتظام ھذا العالم یدل علی کون الالہ واحدا فتاملوا فی ذلک الدلیل لیحصل لکم العلم بالتوحید قال العلم الاعظم گڈھی وحاصل ھذا الجواب ان القسم ھہنا مردف بقول فیہ الحجۃ فالاحتجاج بہا واما القسم فلمحض التنبیہ وھذا یشبہ الجواب الاول وکلاھما ساکت عن بیان حکمۃ ھذہ الصور المتنوعۃ للقسم فای فائدۃ للعدول عن القسم باللہ الی القسم بھذہ الاشیاء (امعان فی اقسام القرآن للاعظم گڈھی)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول "لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا" میں واضح فرما دیا کہ آسمان اور زمین کا منظم ہونا ایک معبود ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہاں ارشاد فرمایا کہ تمہارا معبود ایک ہے تو اس کے بعد رب السموات والارض ورب المشارق فرما کر گویا بتا دیا کہ اس عالم کے انتظام میں غور و فکر کرنے سے انسان اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ معبود ایک ہے پس تم اس دلیل میں غور کرو تو توحید کا علم تم کو حاصل ہو جائیگا۔ پروفیسر اعظم گڈھی تحریر فرماتے ہیں کہ اس جواب کا ماحصل یہ ہے کہ یہاں قسم کے بعد ایک جملہ کہہ کر دلیل کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس استدلال تو اسی دلیل سے ہے اور قسم محض تنبیہ کے واسطے ہے اور یہ جواب پہلے جواب کے مشابہ ہے اور دونوں جوابات میں مختلف چیزوں کی قسم کھانے کی حکمت کا بیان نہیں۔ پھر اللہ کی ذات کی قسم چھوڑ کر ان چیزوں کی قسم کھانے میں کیا فائدہ ہے۔

نہ معلوم مشابہ کہہ کر کیا اعتراض کرنا مقصود ہے اگر مقصود یہ ہو کہ دونوں جوابوں میں مابہ الامتیاز فرق نہیں تو غلط ہے ایک ہی چیز اپنے مختلف تعلقات کی بنا پر ایسی حیثیتیں اختیار کر لیتی ہے کہ متباین احکام کی حامل ہو کر متعدد شئے ہو جاتی ہے خصوصاً ماقبل اور مابعد کے تعلقات کا مختلف اثر تو اتنا قوی ہے کہ بیٹا باپ اور باپ بیٹا ہو کر کیا کیا تغیر پیدا کر دیتا ہے، اور اگر مشابہت سے مراد دونوں جوابوں میں من وجہ اشتراک ہے تو یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ پھر پروفیسر موصوف نے دونوں جوابوں پر ایک مشترک اعتراض یہ کیا ہے کہ امام رازی نے اشیاء کی قسم کھانے کی حکمت بیان نہیں کی حالانکہ امام نے جس شبہ کا جواب دیا ہے اگر اس شبہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاتا تو اس اعتراض کی گنجائش نہ رہتی۔ شبہ یہ ہے کہ "فان قیل ذکر الحلف فی ھذا الموضع غیر لائق" اس مقام میں حلف کا ذکر کرنا مناسب نہیں یعنی قسم کھا کر بات کہنے کا موقع ہی نہیں، خالق کی قسم ہو یا مخلوقات کی۔ اس کا جواب امام نے دیا ہے کہ یہاں قسم تاکید یا تنبیہ کے لئے ہے، باقی مخلوقات کی قسم کھانے کی حکمت کا بیان تو اس کا مقام دوسرا

ہے، چنانچہ اس کے پہلے لکھ آئے ہیں " لا یبعد ان تکون الحکمۃ فی قسم اللہ تعالیٰ بھذہ الاشیاء التنبیہ علی شرف ذواتھا وکما قال حقائقھا الاسماء او احسنا الالفاظ علی الملائکۃ فان تکون الحکمۃ فی القسم بھا التنبیہ علی جلالۃ درجاتھا وکمال مراتبھا."

امام رازی کے جواب کی تیسری تقریر اور پروفیسر حمید الدین کی تنقید۔

الوجہ الثالث فی الجواب ان المقصود من ھذا الکلام الرد علی عبدۃ الاصنام فی قولھم بانھا الھۃ فکان قیل ان ھذا المذھب قد بلغ فی السقوط والرکاکۃ الی حیث یکفی فی ابطالھا مثل ھذہ الحجۃ واللہ اعلم ورد علیہ المعلم اعظم گڑھی فی رسالۃ الامعان. یقول ھذا ھذا الجواب سخیف جدا لانہ بعد ما اعترف فی الوجھین الاولین بان القسم لا حجۃ فیہ قال ان مذھب الخصم کان جدیرا بان یجاب عنہ بما لیس من الحجۃ فی شیئ۔

تیسری صورت جواب کی یہ ہے کہ اس کلام سے بت پرستوں کا بتوں کو معبود کہنے کی تردید کرنا مقصود ہے۔ پس گویا یہ کہا گیا کہ بت پرستی کا مذہب ایسا رکیک و ساقط الاعتبار ہے کہ اس کے ابطال کے واسطے اس طرح کی دلیل کافی ہے۔

پروفیسر اعظم گڑھی نے اپنے رسالہ امعان میں تردید کی کہ یہ جواب نہایت کمزور ہے۔ گویا امام نے پہلی دونوں صورتوں میں اس بات کا اقرار کرکے کہ قسم میں حجت ہونیکا کوئی شائبہ نہیں فرمایا کہ دشمن کا مذہب اس لائق ہو کہ اسکے جواب میں ایسی چیز پیش کیجائے جو کسی مرتبہ میں حجت نہو

ظاہر ہے کہ منکرین کی بڑی جماعت بلکہ انسانوں کی اکثریت باپ دادا کی اندھی تقلید اور قومی رسم و رواج کی پابندی میں عقل و دلیل سے کوئی سروکار نہیں رکھتی اور اس کی وجہ سے اوہام و خرافات اور بت پرستی و حق ناشناسی کی نجاست سے ملوث رہتی ہے، اور کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا سارا مدار فہم و دراسے اور دلیل و برہان پر ہے حتیٰ کہ پوشیدہ رازوں اور غیبی چیزوں کے دریافت میں بھی خشک تیر چلانے سے نہیں چوکتے، امام نے ان عقلی لوگوں کے ذہنی رجحان کے مطابق جواب کی پہلی دونوں صورتوں میں دلیل و برہان کی طرف اشارہ کرکے قسم کو تاکید و تنبیہ قرار دیا۔ چنانچہ امام نے اعتراض کی تقریر میں اس عقلی جماعت کی طرف ایما کرنے کے بعد جواب دینا شروع کیا ہے۔

واثبات ھذہ المطالب العالیۃ الشریفۃ علی المخالفین من الدھریۃ وامثالھم بالحلف والیمین لا یلیق بالعقلاء (تفسیر والصافات رازی)

اور ان بلند بالا مقاصد کو قسم کھاکر دہریہ اور ان کے جیسے مخالفین کے سامنے ثابت کرنا عقلمندوں کے شایان شان نہیں۔

باقی اکثریت جنھوں نے عقل و دلیل کے نور سے اعراض کرکے رسم و عادات کو مشعل راہ بنایا ہے امام نے ان کے مذاق کے مطابق جواب کی تیسری صورت اختیار کی جس میں پس و پیش کے دلائل سے قطع نظر

کر کے صرف قسم کو اثبات مدعا کے لئے کافی سمجھا چنانچہ امام نے اپنے جواب میں بت پرستوں کا تذکرہ کر کے بتا دیا کہ ان لوگوں کی عادات اور پست خیالات کے ماتحت محض قسم پر اکتفا کر لینا بس ہے۔ کلموا الناس علی قدر عقولھم۔ حاصل مقام یہ کہ امام رازی نے جواب کی دو پہلی صورتوں میں دہریہ وغیرہ ہر چیز کے پیچھے عقلی ڈنڈ اٹھانے والوں کو مقابل میں دلائل پیش و پیش کیطرف توجہ دلا کر قسم کرتا کید بتایا اور جواب کی تیسری صورت میں رسمی اور اندھی تقلید والوں کے لئے فقط قسم کو کافی سمجھا یہ جواب کا حکیمانہ طرز ہے جسکو پروفیسر حمید الدین بحث کر رہے فرماتے ہیں۔

پھر امام رازی نے سورۂ ذاریات کی تفسیر میں قسم کے بارے میں دوسری توجیہیں کی ہیں جن پر پروفیسر حمید الدین نے اپنی کتاب امعان میں تنقید یں کی ہیں ہم ان توجیہات وتردیدات دونوں کو نقل کرنیکے ساتھ ساتھ انکشاف مقام کی سعی کریں گے۔

الحکمۃ فی القسم وھی من المسائل الشریفۃ والمطالب العظیمۃ فی سورۃ والصافات ونعیدھا ھٰھنا وفیھا وجوہ۔ الاول ان الکفار کانوا فی بعض الاوقات یعترفون بکون النبی غالبًا فی اقامۃ الدلیل وکانوا ینسبونہ الی المجادلۃ والی انہ عارف فی نفسہ بفساد مایقولہ وانہ یغلبنا بقوۃ الجدل لا بصدق المقال کما ان بعض الناس اذا اقام علیہ الخصم الدلیل ولم یبق لہ حجۃ یقول انہ غلبنی لعلمہ بطریق الجدل وعجزی عن ذالک وھو فی نفسہ یعلم ان الحق بیدی فلا یبقٰی للمتکلم المبرھن طریق غیر الیمین فیقول ان الامر کما اقول ولا اجادلک بالباطل وذالک لانہ لو سلک طریقًا اخر من ذکر دلیل اخر فاذا تم الدلیل الاخر یقول الخصم فیہ مثل ما قال فی الاول ان ذالک تقریر بقوۃ الجدل فلا یبقی الا السکوت او التمسک بالایمان وترک اقامۃ البرھان۔

ہمنے سورۂ صافات میں قسم کی حکمت کا تذکرہ کر دیا ہے اور یہاں پھر دہراتے ہیں اور اس کی چند شکلیں ہیں پہلی یہ کہ بعض وقت کافروں کی جماعت اس امر کا اعتراف کرتی تھی کہ پیغمبر دلیل کے بیان کرنے میں ضرور غالب ہیں اور اس کو مجادلہ کی طرف منسوب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر خود بھی اپنی بات کو غلط جانتے ہیں لیکن زور بیان کی وجہ سے ہم لوگوں پر غالب آجاتے ہیں نہ کہ صداقت کے باعث جس طرح کسی شخص کے سامنے جب اس کے مقابل دلیل قائم کر کے حجت کی راہ باقی نہیں چھوڑی جاتی تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ میرا مغلوب ہونا تمہارے علمی زور اور مجادلہ و بحث اور میری علمی قابلیت کی کمزوری کا نتیجہ ہے ورنہ تمکو معلوم ہے کہ حق و صداقت میرے ہاتھ ہے اسوقت مستدل کے لئے قسم کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔ پس آپ کو قسم کھا کر کہنا پڑتا ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہی حق ہے ہرگز زبان کی طاقت سے جھوٹ کو سچ نہیں دکھاتا۔ اس لئے کہ اس کے بعد مستدل اگر کوئی دوسری دلیل قائم کرتا ہے تو دلیل کے ختم کرنے پر پھر وہی جملہ دہرائیگا کہ یہ تمہاری تقریر صداقت محض زور بیان کا نتیجہ ہے اب مستدل چپ ہو جائے

(تفسیر رازی سورۂ ذاریات)

قال الاعظم گڈھی فی ردہ

وفی ھذا الجواب خلط بین الحث والیمین ونقض لما قال فی تفسیر سورۃ والصافات فانہ اجاب ھناک فی الوجہ الثانی بان القسم اتبعہ الدلیل وانما کان القسم لاجل التاکید والامر کذالک فان الحق ان لا یسکت علی القسم فلو قال ان الدلیل المحقق ربما لا ینجح فی الخصم اذا کان قلیل المعرفۃ بالاستدلال وقلیل الاعتماد علی النظر او متھما للمتکلم بخلابۃ بیانہ فیحسن فی ھذہ الحالات شوب الحجۃ بالیمین فلو قال ھکذا لکان اقرب۔ (امعان)

یا استدلال کی راہ ترک کرکے قسم سے کام لے۔

پروفیسر عبدالحمید کی تنقید۔

اس جواب میں موٹے ڈیلے کو گڈمڈ کر دیئے جانے کے ساتھ انہی کے قول کی تردید ہے جو سورۃ صافات کی تفسیر میں کہہ آئے ہیں۔ اس لئے کہ امام نے وہاں دوسری وجہ کی تقریر میں فرمایا تھا کہ قسم کے بعد دلیل لائی جاتی ہے اور قسم محض تاکید کی غرض سے ہوتی ہے اور واقعہ بھی ہے کہ قرآن پاک فقط قسم پر اکتفا نہیں کرتا۔ اس واسطے امام اگر یہ فرماتے کہ تحقیقی دلیل بسا اوقات مسکت خصم ہوا نہیں کرتی چونکہ وہ استدلال سے ناواقف ہوتا ہے یا نظر و فکر پر اس کا بھروسہ کم رہتا ہے یا متکلم کو چرب زبانی کی تہمت لگاتا ہے پس ان حالات میں دلیل کیساتھ قسم کھانے کی چاشنی بہتر ہے تو امام کا فرمانا بجا اور درست۔

اصل یہ ہے کہ امام نے مختلف انسانی طبائع کے لحاظ سے مختلف جوابات دیئے ہیں یہاں انھوں نے نظر و استدلال سے کم مایہ انسانوں کے مقابلہ میں قسم کھانے کی توجیہ کی ہے کہ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ حق کو زور بیان پر محمول کرکے باطل کہتے ہیں یہاں تک کہ حق ثابت کرنے والے کے بارے میں یہ خیال جما لیتے ہیں کہ درحقیقت ہماری ہی بات مستدل کے نزدیک بھی درست ہے لیکن زور تقریر سے اپنی بات کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس ان کے لئے قسم کے سوا چارہ نہیں اسواسطے دلائل بیان کرنے کے بعد دوسری تیسری دلیل قائم کرنا مسکت نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر ان لوگوں کے اطمینان و سکون کی صورت نکال دی باقی نظر و فکر رکھنے والے تو ان کے لئے صافات کی پہلی دو توجیہیں بیان کر آئے ہیں یعنی نظر و فکر والوں کے لئے آگے پیچھے کے دلائل اصل اور قسم تاکید ہے۔ اور بے فکروں کے لئے فقط قسم معیار صداقت ہے اب اس کے بعد پروفیسر موصوف کی تنقید کہ ذاریات کی یہ توجیہ صافات کے دوسری توجیہ کے مناقض ہے کہاں تک صحیح ہے حالانکہ پروفیسر صاحب خود امام کی توجیہ کے عنوان کو بدل کر فرماتے ہیں کہ اس عنوان سے امام بیان فرماتے تو صحیح ہوتا معلوم ہوا کہ امام کی بات تو ٹھیک ہے مگر عنوان بیان ٹھیک نہیں ہم اسکا فیصلہ کہ کونسا عنوان ٹھیک ہے ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

الثانی ھو ان العرب کانت تحترز عن الایمان الکاذبۃ وتعتقد انھا تدع الدیار بلاقع

دوسری وجہ یہ ہے کہ عرب جھوٹی قسموں سے احتراز کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ جھوٹی قسمیں آبادیوں کو تباہ و برباد

ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من الایمان بکل شریف ولم یزدہ ذلک الا رفعۃ وثباتاً وکان یحصل لہم العلم بانہ لا یحلف بھا کاذباً والا لاصابہ شؤم الایمان ولنال المکروہ فی الازمان "تفسیر سورۂ ذاریات رازی ج ۲۸"

انتقد علیہ المعلم اعظم گڈھی فی کتابہ الامعان وفی ھذا الجواب کان اشار الی سبب کون الیمین طریقۃ مالوفۃ عند العرب قد اصاب فی ذلک ولو یزد علیہ ما قال من ان النبی اکثر من الایمان بکل شریف کان بین سبب خوفہم اذا اقسموا بکل شریف خافوا ان یحلفوا کاذبوا فی یمینہم بہ وضعف ھذا القول ظاہر فان اقسام القرآن:

(۱) ربما یکون بما لیس فیہ شرف (۲) والقرآن یھدی الی ان لا نخاف الا اللہ (۳) والشؤم یخاف من التین والزیتون (۴) ثم النبی صلعم کان یبلغ القرآن من اللہ فالقسم منہ تعالیٰ وھو لا یخاف احداً فلو اقتصر علی جزء الاول من جوابہ وقال ان العرب کانت تحترز عن الایمان الکاذبۃ وتخاف بعقبہا وتعتقد ان الرجل لا یحلف کذباً فاذا حلف احد اصغوا الیہ کان اقرب الی ما یجیب من الشبہۃ الاولی والثانیۃ جواباً ضعیفاً۔

کر دیتی ہیں۔ پھر پیغمبر علیہ السلام ہر افضل چیز کی قسم کھانے کے باوجود دن بدن رفیع الشان اور ثابت قدم ہو رہے ہیں اس وجہ سے ان کو یقین حاصل ہو رہا تھا کہ وہ جھوٹی قسمیں نہیں کھاتے ہیں ورنہ ان کی نحوست پہونچکر رہتی۔ اور آفت و مصیبت سے دوچار ہونا پڑتا۔

پروفیسر اعظم گڈھی نے اس جواب کی تنقید اس طرح کی ہے کہ امام نے گویا اس جواب میں اشارہ کیا ہے۔ کہ عرب کے یہاں قسم کے مالوف ہونے کی کیا وجہ ہے اور بیشک امام کا یہ بیان صحیح ہوتا اگر اتنی زائد بات نہ کہتے کہ پیغمبر نے فضیلت کی ہر چیز کی بہت زیادہ قسم کھائی ہے۔ یہ زائد بات کہہ کر ان کے خوف کے سبب کو بیان کرنا چاہا ہے کہ فضیلت والی شئے کی جب قسم کھائیں گے تو جھوٹی قسم کھانے کی صورت میں اس شریف اور فاضل کی مار اور پھٹکار پڑیگی اور اس بات کی کمزوری ظاہر ہے اس لئے کہ قرآنی قسموں میں (۱) بسا اوقات ان چیزوں کی قسم ہے جن میں کوئی شرف و فضل نہیں (۲) اور قرآن پاک کی ہدایت ہے کہ خدا کے علاوہ کسی سے نہ ڈرنا چاہئے (۳) اور کون سی نحوست کا خوف انگور اور زیتون سے ہو سکتا ہے (۴) نبی کریم صلعم منجانب اللہ مبلغ قرآن تھے تو قرآنی قسمیں خدائی قسمیں تھیں اور خدا کو کس کا ڈر ہے۔ پس اگر اپنے جواب کے پہلے جزء پر اکتفا کرتے اور فرماتے کہ عرب جھوٹی قسموں سے احتراز کرتے تھے اور ان کے انجام سے ڈرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ انسان جھوٹی قسم نہیں کھاتا اس لئے حلف لینے والے کی طرف کان لگا کر سنتے تو تقریباً پہلے اور دوسرے شبہے کا ضعیف سا جواب بن سکتا تھا۔

پروفیسر صاحب نے اس مقام میں چار اعتراض کئے ہیں پہلا اعتراض مقسوم بہ کے شرف و فضل پر ہے جو تمام علماء سے اختلاف کر کے محل بحث ہے۔ فرماتے ہیں:

ولکن الغمۃ التی لم تنجل عنھم والمضیق الذی لم یخرجوا منہ ھو ظنھم بکون القسم مشتملاً علی تعظیم المقسم بہ لا محالہ وذلک ھو الظن الباطل الذی صار حجابا علی اقسام فھم القرآن ومنشأ للشبہات (امعان)

لیکن وہ اشتباہ جو علماء سے دور نہ ہو سکا اور وہ تنگ کوچہ جس سے وہ باہر نہ نکل سکے، ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مقسم بہ کے لئے عظمت ضروری ہے اور یہ ایسا باطل خیال ہے جو قرآنی قسموں کے سمجھنے میں حجاب بن گیا - اور سارے شبہوں کا منشا ہو گیا -

پھر آپ نے قسم کی تاریخ پر روشنی ڈال کر ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ قسم کی ایجاد قول و قرار کی تاکید، استحکام اور خبر کو کذب بیانی سے پاک کرنے اور جزم و قطع پیدا کرنے کے لئے ہوئی ہے، پھر مزید تاکید و جزم کے لئے قسم کے ساتھ مقسم بہ کا اضافہ ہوا، جو شاہد ہونے کی حیثیت سے لفظ قسم کے علاوہ جزم و استحکام کا فائدہ دینے لگا۔ ورنہ اصل مقصود کے سلسلہ میں فقط قسم کا لفظ کافی ہے پھر بہت زیادہ تاکید کی حاجت پڑی تو معظم و مکرم شئی کو قسم کے ساتھ ملا کر قسمیں کھائی جانے لگیں حتیٰ کہ معبود مقدس تک نوبت پہونچی اور بالآخر اس کی کثرت نے اشتباہ ڈالدیا اور یہ خیال پیدا کر دیا کہ مقسم بہ کے لوازم میں سے شرف اور اکرام ہے اور یہیں سے اقسام قرآنی کا صحیح مفہوم علماء کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور خواہ مخواہ کو انجیر و زیتون کی عظمت و شرافت ثابت کرنے کے پیچھے پڑ گئے ورنہ بات صاف تھی کہ یہ مخلوقات جن کی قسمیں قرآن میں ہیں دلائل و شواہد ہیں ان کے لئے عظمت و شرافت ضروری نہیں۔ ہاں انھیں دلالت و شہادت کی کیفیت سے متکیف ہونا چاہئے اور ظاہر ہے کہ کائنات عالم کی چھوٹی بڑی ہر چیز اپنے حدوث اور اوصاف متغیرہ کے اعتبار سے خدا کی ذات و وحدت اور قدرت و اختیار پر روشن دلیل و شاہد ہے -

اس میں شک نہیں کہ پروفیسر مرحوم نے اس مضمون کی عرب و غیر عرب کے واقعات و حکایات اور اشعار و اقوال سے ایک سچی تصویر سامنے رکھنے کی سعی کی ہے، مگر حق یہ ہے کہ علماء کو جن گتھیوں نے مقسم بہ کی عظمت و شرافت میں الجھایا ہے، ان کے سلجھانے کی طرف پوری توجہ سے کام نہیں لیا، بیشک لفظ قسم کے لغوی معنی قطع و فصل کے ہیں - (۱) لیکن جب محاورہ میں عہد و قرار اور اخبار کے استحکام و جزم کے معنی میں مستعمل ہو گیا تو کیا اس کا وہی سلسلہ ہے جو پروفیسر صاحب نے پیش کیا ہے یا برعکس یعنی معظمات امور کی قسم کی ایجاد ہوئی اور اسی عروج سے نزول کی طرف رخ ہوتے ہوتے فقط لفظ قسم پر آکر مقتصر ہو گیا - اور وہی ذہنیت جو معظم امور کی قسم کھانے سے پیدا ہوئی تھی فقط لفظ قسم بھی اپنا کام کرنے لگا، بلکہ یہی شکل عقلی طور سے مطبوع خاطر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابتداً محض "قسم ہے" کے لفظ میں کون سی سحر کاری دھری ہے کہ جس سے عہد کی استواری اور خبر کی صداقت کا اثر لوگوں کے دل و دماغ پر ہونے لگا؛ بلکہ جب معظم امور کی وابستگی کی وجہ سے ابتداءً قسم کی عظمت ذہنوں پر چھانے لگی ہو تو البتہ فقط قسم کا لفظ یہ اثر ڈال سکتا ہے -

(۲) سورۂ واقعہ کے اواخر میں "وانہ لقسم لو تعلمون عظیم" مواقع نجوم کی قسم کو عظمت والی قسم بتا کر مخلوق کی عظمت کو مقسم بہ ہونے کی حیثیت سے واضح کر دیا ورنہ فقط لفظ قسم کی عظمت معلوم۔ رہا یہ فرق کہ مواقع نجوم کے معنی مغارب یا بروج تو شریف و عظیم ہیں اور زیتون جس کو قرآن مبارک وبا برکت کہے وہ عظیم نہیں۔ حیرت انگیز فرق ہے۔ اور تعجب ہے کہ پروفیسر صاحب کے سامنے جب یہ آیت آتی ہے تو فرماتے ہیں کہ یہاں قسم کی عظمت کا بیان ہے مقسم بہ کی عظمت کا نہیں ہے

فلا اقسم بموا قع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم۔ ای ان فیہا دلالۃ عظیمۃ وشہادۃ کبیرۃ فصرح بعظمۃ القسم لا بعظمۃ المقسم بہ۔ (ص۳۲ امعان)

یعنی مواقع نجوم کی قسم میں عظیم دلالت اور بڑی شہادت ہے پس قسم کی عظمت کی تصریح ہے نہ کہ مقسم بہ کی عظمت کی۔

دلالت کی عظمت بغیر عظمت دلیل ایک جدید ادبی منطق ہے۔ دیکھو دنیائے ادب کی ایک بڑی ہستی علامہ زمخشری اسی آیت کو مقسم بہ کی تعظیم پر دلیل قرار دیتی ہے:

انہ لا یقسم بالشی الا اعظاماً لہ یدلک علیہ قولہ تعالیٰ فلا اقسم بموا قع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم۔ (تفسیر سورۂ قیامہ زمخشری)

( ) سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونے کی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اسی ماہ شعبان المعظم کے ساتھ ختم ہو گیا۔

لہٰذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ دو روپئے ۱۵ رمضان المبارک تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرما کر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

اخلاق وملکات انسانی کا حقیقی سرچشمہ

(از حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند)

انسان ہر ایک چیز کو پہچاننے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر افسوس وہ اپنے ادراک کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ "خود"... کا ادراک۔ خدا کی معرفت کا آئینہ ہے۔ بشرطیکہ وہ اس آئینہ حقیقت نما میں اپنی حقیقت کے خد وخال کا معائنہ کرنا چاہے

وفی الارض ایات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون	زمین میں آیات اور بین دلائل ہیں اہل ایمان واہل ایقان کے لئے اور خود تمہارے نفوس میں کیا تم دیکھتے نہیں۔

اگر کوئی قانون متقن کے بغیر کوئی نظام ناظم کے بدون وجود میں آسکتا۔ تو خدا اور خدائی کے تصور سے ہم بھی نجات پاجاتے مگر یہ کیسے ممکن ہے؟

ہماری دنیا۔ نظام شمسی کا گویا ڈومینین ہے۔ آفتاب اس کا شہنشاہ ہے۔ وہ سیکڑوں قسم کے جود وعطا سے اسکو نوازتا ہے۔ اس کا سارا عنصری نظام اس شہنشاہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

مگر یہ شہنشاہ ایسا مجبور کہ جس منٹ میں جس خطۂ ارضی پر اس نے یکم جنوری سنہ ۱۰۰۱ء کو اپنی پہلی کرن ڈالی تھی۔ ایک ہزار سال بعد سنہ ۲۰۰۱ء میں بھی اس خطہ پر اسی منٹ اور اسی سکنڈ میں شعاع ڈالنے پر مجبور ہے۔

گذشتہ تیرہ سو برس میں ہندوستانی بادشاہوں میں اکبر بادشاہ سے زیادہ کوئی بادشاہ عقل پرست نہیں گذرا اس کے عقل وتدبر اور فہم وفراست میں کس کو کلام ہوسکتا ہے۔ ناخواندہ تھا مگر ایسی حکومت قائم کر گیا جو سیکڑوں برس تک ہلائے نہ ہل سکی۔

اس کی جہانبانی کی اعلیٰ قابلیت پر آج بھی اس کا بنایا ہوا "آئین" شہادت دے رہا ہے۔

اس نے مذہبیات کو تقلیدات کہکر انکا خوب خوب مذاق اڑایا۔ لیکن تاریخ کی روشنی میں جب دنیا صبح کی وقت اسی شہنشاہ کو آفتاب کے سامنے ڈنڈوت کرتا ہوا اور اس کے ایک ہزار ناموں کی مالا جپتا ہوا دیکھتی ہے تو پندار عقل کے فریب خوردہ اکبر پر قہقہہ لگا کر ہنستی ہے۔

دنیا اکبر کے زمانہ میں بھی بہت کچھ آگے بڑھ چکی تھی۔ اس سے کئی ہزار برس پیشتر جبکہ تمدن کا سنگ بنیاد رکھا جارہا تھا ایک برگزیدہ بندہ اسی دنیا کے ایک گوشہ میں آغاز شباب کی نشاط آفرین راتیں گذار رہا تھا۔ دفعۃً ایک سوال نے اس کو غور وخوض پر مجبور کردیا۔ وہ اپنی معرفت کا سوال تھا۔ تفکر کے پہلے ہی لمحہ میں اس نتیجہ پر وہ بآسانی پہونچ گیا کہ میں "خود" نہیں لامحالہ میرا کوئی خالق ہے لیکن خالق کی تعیین وتشخیص میں اس کو بہت زیادہ سوچنا پڑا۔

اس نے نظر آ سکنے والے مادی نظام کی ہر چیز کو دیکھ کر یہ سوال سامنے رکھا کہ کیا یہ میرا رب ہے۔؟ اس نے تاروں کو دیکھا۔ چاند پر نظر ڈالی۔ لیکن ہر ایک کے زوال و انحطاط۔ کمی بیشی کو دیکھ کر وہ مایوس ہوتا گیا۔ آخر میں اس نے آفتاب کو نہایت امید بھری نگاہ سے دیکھا۔

کامیابی کے توہم پر اس کو دفعۃً اتنی مسرت ہوئی کہ وہ بے ساختہ پکار اٹھا۔

هذا ربی - هذا اکبر | یہ ہے میرا رب۔ یہ سب سے بڑا ہے۔

لیکن چند گھنٹوں کے بعد جب اس نے اسی سب سے بڑے اور سب سے روشن جرم کو مجرموں کی طرح زرد رو ہو کر دامن مغرب میں منہ چھپاتے دیکھا تو اس نے کائنات عالم کی تمام جاذب توجہ چیزوں سے منہ موڑ کر اعلان کر دیا۔

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً۔ | ہر ایک سے ہٹ کر میں صرف اسی ذات کی طرف اپنا رُخ پھیرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔

اور پھر اس نے طے کر لیا۔

ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ | میری نماز میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے

یہ سوچنے والا کون تھا۔ ابراہیم خلیل اللہ۔ خدا کا رسول اور بعد میں آنے والے ہزاروں نبیوں کا باپ۔ جس کے نصب کئے ہوئے سنگ بنیاد پر ملت اسلامیہ کی تعمیر ہوئی۔

ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمٰکم المسلمین | تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

ایک پیچیدہ سوال ہے۔ "ہم کیوں مسلمان ہوئے"

اگر چند مادی عناصر کے مجموعہ کا نام ہی انسان ہوتا تو جواب آسان تھا۔

ایک پودا تدریجی نشو و نما کے بعد درخت بن جاتا ہے۔ سرسبزی اور شادابی کی مدت گذار کر سوکھ جاتا ہے۔ پھر بوسیدہ ہو کر گل جاتا ہے۔ اس کے اجزا منتشر ہو جاتے ہیں اور کسی آنے والے وجود کا جزو بن جاتے ہیں۔ یہی اس کی زندگی ہے اور یہی اس کی موت۔ ہم بھی اپنے انجام کو اسی پر قیاس کر لیتے۔ اگر ہمارے اندر کچھ ایسی چیزیں نہ پائی جائیں جو مادی عناصر سے بالا ہیں۔

عقل، ارادہ، علم، کلام، وغیرہ اوصاف نے ہمیں دنیا کی ہر ایک چیز سے ممتاز کر دیا ہے۔

عدل۔ شجاعت، رحم، کرم، تواضع، غضب، بخل۔ جبن۔ وغیرہ وہ اخلاق ہیں جنکے وجودی پیکر کو انسان کہا جاتا ہے

اگر غضب کے وقت بدن میں حرارت۔ مزاج میں حدت۔ آنکھوں میں آتشیں سرخی۔ اعضا میں سختی نہ پیدا ہو جاتی منہ سے کف نہ خارج ہوتے۔ گردن کی رگیں نہ پھول جائیں۔

رحم کے وقت ۔ طبیعت میں رقت ۔ چہرے پر مخصوص آثار عطوفت ۔ اعضاء میں غیر معمولی کیفیت نہ پیدا ہوجاتی
اسی طرح اگر ایک شخص کے چہرے بشرے اور اس کے خد وخال سے اس کے بہادر یا بزدل، غبی یا ذکی، رحم دل یا سنگدل، با اخلاق یا تند خو، بلند حوصلہ یا پست ہمت ۔ وغیرہ وغیرہ اوصاف کا اندازہ نہ لگایا جا سکتا ۔ تو ہم کہہ سکتے تھے کہ یہ تمام چیزیں ۔ وہمی اور خیالی ہیں ۔ حقیقت انسان یا انسانیت سے ان کا واقعی اور نفس الامری تعلق کچھ نہیں لیکن جب کہ گالی سے اشتعال اور تعریف سے لطف وکرم کے قوٰی میں انبساط پیدا ہوجاتا ہے ۔
دشمن کو دیکھ کر شجاعت وبسالت یا غضب وتہور کا جو ہر ہیجان پذیر ہو جاتا ہے ۔ حتیٰ کہ تمام دنیا اور دنیا کی ہر ایک محبوب چیز انتہا یہ کہ خود اپنی جان کی محبت کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے ۔
مختصر یہ کہ جب اخلاق واوصاف کا مدوجزر ہم خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں ۔ تو لا محالہ ہم مجبور ہیں کہ اخلاق کے لئے واقعی اور حقیقی قوٰی اور ملکات تسلیم کریں ۔

مادی عناصر کی طاقت زیادہ ہے یا اخلاقی قوٰی اور باطنی ملکات کی ؟

ہم نے دیکھا ۔ اور بارہا دیکھا کہ مضبوط اور قوی دست وپا ۔ طویل اور فربہ جسم ۔ چوڑا چکلا بدن ۔ کسی باطنی قوت کے پوشیدہ اشاروں پر غلاموں بلکہ مشین کے پرزوں کی طرح حرکت کرتا ہے ۔ جسقدر قوی ہیکل ۔ مضبوط اور تنومند ہوتا ہے ۔ اتنا ہی قوت غضبیہ کے سامنے عاجز اور کمزور ہو جاتا ہے ۔ پھر اسی طرح اگر کسی وقت کسی عاجز دبے کس کی بے کسی پر اس کی قوت رحم میں جوش پیدا ہوتا ہے تو پتھر کو ریزہ ریزہ کر دینے والا اور فولاد کو موم کر دینے والا جسم ۔ پانی سے زیادہ رقیق بن جاتا ہے ۔ بہرحال باطنی قوت اور اوصاف واخلاق کی طاقت ایسی بیّن چیز ہے کہ اس کے اثبات کے لئے دلائل کا پیش کرنا ۔ آئینہ شکستہ سے رونمائی آفتاب کے مشابہ ہے ۔

تلاش سرچشمہ ۔ دنیا کی کوئی چیز جو انفرادی طور سے ہمارے سامنے آتی ہے ۔ اپنا سرچشمہ ضرور رکھتی ہے ۔
سائنس کا تمام مدار اسی مسلمہ اصول پر ہے ۔ وہ ہر ایک چیز کے اجزاء تلاش کر کے ان کا سرچشمہ تلاش کرتی ہے پھر ان کے خواص اور اثرات دریافت کر کے وہ ایجادات دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جنکو انسانی تاریخ کی چشم فلک نے بھی کبھی نہیں دیکھا تھا ۔

یہ اوصاف واخلاق جنکے قوٰی اور ملکات کا ذکر کیا گیا ۔ کیا ان کا بھی کوئی سرچشمہ ہے ؟

ممکن ہے ہماری سوسائیٹی اس سوال کا جواب نفی میں دے ۔ مگر میں اجازت چاہتا ہوں کہ انسانی سوسائٹی کی ایک مضحکہ انگیز عادت پر مطلع کر دوں ۔
انسانی سوسائٹی ۔ اس اعتراف کے باوجود کہ اس کی عقل ابھی تک تمام چیزوں کی حقیقت نہیں دریافت کر سکی ۔ ہمیشہ اس چیز کے وجود سے انکار کرتی رہی ہے جو اس کی عقل سے بالا ہو ۔

"فضاء آسمانی میں انسان کسی صورت سے پرواز کر سکتا ہے؟":

مسلمہ طور پر اس کو افسانہ پرور تخیل مانا جاتا تھا!

ہمارے وطن مشترک کا مشترک بادشاہ "اکبر" جس نے اپنی عقل کے زور سے مذاہب میں بھی اشتراک پیدا کر کے "دین الٰہی" کی بنیاد رکھی تھی۔

مرکز ثقل کی جانب ہر چیز کی کشش" کے فلسفی مسئلہ کی اتباع کرتے ہوئے وہ عرش ملکت پر کھڑا ہو کر ایک ٹانگ اُٹھا کر کہا کرتا تھا کہ جب تک اس ٹانگ کو دوبارہ نیچے نہ رکھا جائے۔ دوسری ٹانگ کا اٹھانا ناممکن ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی آخرالزماں۔ با سمہ تن وتوش براق پر سوار ہو کر فضاء آسمانی اور آسمانوں کی سیر کر آئے ہوں۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ صرف تین سو برس بعد برق و اسٹیم کا وہ معجزہ دنیا دیکھے گی جسکو عہد اکبری میں محال بتایا جا رہا ہے۔

اس وقت اگر کوئی پیشین گوئی کرتا کہ بحری اور بری جنگ کی طرح دنیا فضائی جنگ کے عذاب میں بھی مبتلا ہو گی۔ اور ایک دو سیر نہیں بلکہ ہزاروں ٹن کے گولے اور ہزاروں فوجی دستے تیاروں میں لاد کر فضاء آسمانی میں پہونچائے جایا کریں گے تو کیا اس وقت کا کوئی روشن دماغ، تمدن پسند، مہذب انسان اُس کی تصدیق کر سکتا تھا یا وش بخیر۔ فلسفہ یونان کا معلم اول ارسطاطالیس یہی کہتا رہا کہ الفاظ اور کلمات صرف حلق اور زبان کے چند ضعلوں (جھٹکوں) کا اثر ہے۔ خارج اور نفس الامر میں مستقل طور پر ان کا کوئی وجود نہیں۔ یہ کلمات ادائیگی کے ساتھ ساتھ فنا ہو جاتے ہیں۔

لیکن اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ انھیں فنا ہونے والے کلمات کا ریکارڈ تیار کیا جایا کریگا۔ جو غیر معین مدت کے لئے فانی کو باقی بنا دیا کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سبحان اللہ والحمد للہ یملآن ما بین السماء والارض | سبحان اللہ اور الحمد للہ تمام فضا کو پر کر دیتے ہیں۔

عقل پرستوں کے نزدیک یہ ایک شاعرانہ تمثیل تھی۔ لیکن موجودہ دنیا کا ہر ایک بچہ ہر وقت دیکھتا ہے کہ جو لفظ کسی ریڈیو اسٹیشن پر زبان سے ادا ہوتا ہے تمام فضاء آسمانی میں پھیل جاتا ہے۔ جہاں چاہو اسکو سن سکتے ہو تحقیقات جدیدہ کے ماہرین کا فیصلہ ہے کہ آج تک جتنے کلمات وجود پذیر ہوئے وہ فضا میں موجود ہیں سوسائٹی ایک اور مضحکہ انگیز حرکت کی عادی ہے۔

جب کبھی الہامی زبان نے حقیقت انسان پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کو متنبہ کیا۔

وما اُوتیتم من العلم الا قلیلا | تمہیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

پندار عقل نے اس کو بغاوت پر۔ اور قائل کی توہین و تذلیل پر آمادہ کر دیا۔ لیکن علم کامل کے دعوے کے ساتھ جب بھی اس کے سامنے کوئی عجیب چیز آئی اُسی کے سامنے جبہ سائی شروع کر دی۔

تاریخ انسان پر نظر ڈالو۔ کوئی دَور بھی ایسا نہیں ملے گا جس میں انسان کے اونچے طبقہ نے خود کو وحشی یا غیر مہذب قرار دیا ہو۔

پھر غور کرو - پانی - ہوا۔ آگ - تارے۔ آفتاب - حتیٰ کہ اوہام و خیالات - غرض کونسی چیز ہے جس کی بارگاہ پر یکے بعد دیگرے یورپ اور ایشیا کی بڑی سے بڑی قوموں کی گردنیں نہیں جھکیں۔

مختصر یہ کہ جس وقت جس چیز کا تسلط دیکھا گیا۔ سوسائٹی نے اسی کے سامنے گردن خم کر دی۔ اور تمام عالم کی پوشیدہ قوتوں کو اُسی میں منحصر مان لیا۔

آج برق اور اسٹیم کا تسلط ہے۔ اونچے سے اونچا ذہن اور دقیق سے دقیق فکر انھیں کا گرویدہ بنا ہوا ہے حتیٰ کہ اگر کسی وقت خدا کو بھی کسی حد تک دیکھنا چاہتا ہے تو انرجی - الیکٹرن۔ وغیرہ غرض اسی سلسلہ کے چیتھڑے مگر کیا ادراک اور تحقیق اپنی انتہا کو پہونچ چکی - ؟

کیا ہمیں حق ہے کہ الہامی الفاظ میں تنبیہ کر دیں۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا　|　تمہیں تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

بہرحال یہ اخلاق اور اوصاف اور ان کے ملکات اور قویٰ۔ اپنے لئے سرچشمہ ضرور رکھتے ہیں۔ دنیا کے ہر ایک مذہب نے مادیات اور محسوسات کے ماوراء کچھ اور حقیقتیں تسلیم کی ہیں اور انھیں کو ان اخلاق و ملکات کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ وہ چیزیں کیا ہیں - اُن کی حقیقت کیا ہے۔

ہمارے سامنے۔ فرشتہ - شیطان - روح - دوزخ - جنت - وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں۔

اجمالی طور پر دنیا کے تمام مذہبوں نے ان حقیقتوں کو تسلیم کیا ہے۔ اگرچہ ان کی تعریف اور تفسیر میں بسا اوقات وہ اختلاف ہو گیا ہے جو گمراہی۔ کفر۔ اور شرک کا سبب بن گیا۔ ہم آجتک اپنی حقیقت - اپنے دماغ - حافظہ عقل - فکر وغیرہ کی حقیقت اور معرفت سے قاصر ہیں اور رات دن بلکہ ہر لمحہ اور ہر ایک آن میں ان چیزوں سے کام لینے کے باوجود کسی ایک کی حقیقت پر عقلاء دنیا اتفاق نہیں کر سکے۔

روح - چند فریب خوردگان عقل ترجمان حقیقت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حقیقت روح کے متعلق سوال کیا۔ فاطر ہستی کا جواب نازل ہوا۔

قل الروح من امر ربی - وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (قرآن حکیم)	کہہ دو - روح میرے پروردگار کے سلسلہ امر کی ایک چیز ہے۔ تم اس کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہو کیونکہ تمہیں نوع انسانی کو تھوڑا سا علم دیا گیا

آفتاب جیسی نمایاں چیز کو ہم ٹکٹکی باندھ کر نہیں دیکھ سکتے۔ ایک خاص استعداد حاصل کئے بغیر ہم انگریزی نہیں سمجھ سکتے۔ عہد طفولیت میں دور شباب کی امنگوں سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ اور انتہائی قرب کے باوجود صنف نازک کے انفعالی جذبات کی صحیح واقفیت نہیں حاصل کر سکتے۔ تو کیا تعجب ہے کہ کثافت مادہ کی دلدل میں جب تک ہم پھنسے ہوئے ہیں روح جیسی لطیف چیزوں سے کوئی خاص تعارف نہ حاصل کر سکیں اور یہ تعارف اسی وقت حاصل ہو جب کثافت کی تہ بتہ تاریکیوں سے ایک نجات دہندہ یعنی موت کے ذریعہ سے نجات پاکر اس اسٹیج پر پہونچ جائیں کہ موجود ہوتے ہوئے ماورا محسوسات ہو جائیں۔ یا ہم قفس مادہ کی ان تیلیوں میں رہتے ہوئے ہی وہ لطافت حاصل کرلیں جو ماورا محسوسات سے ہمارا قریبی تعلق قائم کردے۔

قوت ملکات ۔ تجربہ ہے کہ لطیف میں کثیف سے زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ نیز جیسے جیسے لطافت بڑھتی رہتی ہے نظروں سے غیبوبت ہوتی رہتی ہے۔ اور قوت میں اضافہ۔ بادصبا کے ہم کس قدر دلدادہ ہیں۔ بدن کو لگتی ہے اسقدر کثافت کے باوجود آجتک نظر نہیں آئی۔ اسی طرح گل اور عطر گل کا تفاوت ظاہر ہے۔ مگر ہم غیروں کے قصہ کو چھوڑ کر خود اپنے اوپر نظر ڈالیں۔ بدن کی تمام مادی طاقتوں میں بظاہر قوت بصارت سب سے زیادہ لطیف ہے ان دو آنکھوں کے بیچ میں کوئی فوٹو کا کیمرہ ہے جو کم سے کم وقت میں لاکھوں کا یکے بعد دیگرے فوٹو لیتا رہتا ہے اور فوراً اس کا چربہ دماغ میں پہونچا کر پردہ بصارت سے محو کرتا رہتا ہے۔ یا کوئی نوران آنکھوں سے نکلتا ہے جسکا دائرہ بڑھتا رہتا ہے۔ غرض جو صورت بھی ہو اس سے بحث نہیں۔

قابل التفات یہ ہے کہ اس لطیف ترین جزو بدن کی طاقت کس قدر بے پناہ ہے کہ ایک سیکنڈ کے معمولی حصہ میں اگر گردن گھوما کر ایک لاکھ چیزوں کو دیکھا جائے تو ہر ایک کا نقش حاصل کرکے اس کو دماغ میں پہونچا دیگا اور ذرا سی تھکن بھی محسوس نہ کریگا۔

سائنس جدید نے خرمن ترقی کو نذر برق اسی لئے کیا کہ اس کی زمین میں کوئی چیز اس کے برابر قوی نہیں کیونکہ اس کے برابر کوئی چیز لطیف نہیں۔

حضرت حق جل مجدہٗ۔ نظر کیوں نہیں آتے خود صاحب حجاب نے اس کا جواب دیدیا۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (قرآن حکیم)

(حواس انسانی میں سب سے زیادہ لطیف اور قوی حاسہ یعنی بصارتیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں حالانکہ وہ ان کا ادراک کئے ہوئے ہے وجہ یہ ہے کہ وہ بہت ہی لطیف ہے اور باخبر۔

آئینہ کے دوسرے حصہ نے نظر نہ آسکنے کی وجہ اور پہلے حصہ نے اسکی لاتعداد طاقت کیطرف اشارہ کردیا۔

اس مختصری تمہید کے بعد اندازہ کرو کہ روح ۔ فرشتہ جن ۔ وغیرہ یا انسان کے اخلاق اور اس کے باطنی ملکات جو انسان کا جزو بدن ہیں کس قدر زیادہ قوی ہوں گے۔

کرامتوں اور معجزات کا ہم انکار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر ان باطنی قوتوں پر کنٹرول کرنے کا طریقہ ہمیں معلوم ہو جائے تو وجود کرامت۔ ایسا ہی بیّن اور نمایاں امر ہوگا جیسے برق و اسٹیم کے سیکڑوں حیرت انگیز کرشمے۔ ہمارے لئے بالکل بدیہی ہیں۔

ماوراء محسوسات کا نظام - یہ نظام شمسی جس کا دائرہ محسوسات تک محدود ہے۔ ایسا مستحکم۔ ایسا عجیب اور اسقدر حقائق پر حاوی ہے کہ ہزاروں برس ہوگئے مگر اب تک اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ فہم و فراست۔ عقل و دانش کے سیکڑوں آفتاب طلوع ہوئے۔ کمالات کے نصف النہار پر پہونچے اور پھر غروب ہوگئے۔ مگر اس نظام کی حقیقت کو نہ دریافت کر سکے۔ جیسے جیسے ادراک حقیقت کے لئے انھوں نے جد و جہد کی حیرت میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ پشتہا پشت کی تحقیقات کا ذخیرہ ترکہ میں ہمیں ملا ہے۔ اس پر ہم نے بھی بہت کچھ اضافہ کیا۔ مگر اس نظام کی حقیقت کا ادراک۔ اُس سے بہت زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے۔
کیا نسل انسانی اس قیمت کو کسی وقت ادا کر سکے گی؟

بہر حال جس فاطر ہستی نے نیست کو ہست سے بدل کر مادیات جیسی کمزور چیز کے لئے ایسا عجیب و غریب مستحکم اور مضبوط نظام قائم کر دیا۔ کیا اس نے ملکات۔ روحانیات۔ اور ماوراء محسوسات کے لئے کوئی نظام نہیں قائم کیا ہوگا۔ خالق ذوالجلال کا بیان ہے۔

انا کل شیء خلقناہ بقدر	بیشک ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔

اس کی ہدایت ہے۔

سبح اسم ربك الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فهدی۔	اپنے اس برتر پروردگار کی پاکی اور برتری کو تسلیم و بیان کرو جس نے پیدائش عطا فرما کر اعتدال اور اجزاء میں مناسبت و مساوات عطا فرمائی جس نے ہر چیز کا اندازہ و نظام قائم فرما کر خاص پروگرام و نظام پر چلنے کی ہدایت فرمائی۔

تم اگر عقلمند ہو۔ اور عقل و دانش کے تقاضے کو صحیح طور پر ادا کرنا چاہتے ہو۔ یعنی اپنی حقیقت مقصود آفرینش نصب العین حیات۔ پر غور کرتے ہوئے کسی بہتر نتیجہ کے لئے غور و فکر کو کام میں لانا چاہتے ہو تو یہی نظام جس کو تم نظام شمسی کہہ رہے ہو۔ ہر ایک بالا سے بالا حقیقت کے لئے اور ہر ایک معرفت اور ادراک کے لئے بہترین آیت بہترین رہبر اور بہترین شاہکار بن سکتا ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ سے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تک (آل عمران)

(ترجمہ) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں۔ رات اور دن کی گردش میں اہل عقل کے لئے آیتیں ہیں۔

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۷۷	۱۰۱۶۲	شیخ چھیدا محمد بخش صاحب گرتپور بجنور	للعہ	زکوٰۃ	۹۰۶	۱۰۲۰۹	شیخ محمد اکرم صاحب گمیانہ	عہ	عطاء بی قرضہ
۸۷۸	۱۰۱۶۳	عبدالرزاق صاحب شیخ مومن سنسار پور کریم نگر بکھولی	عہ	عطاء	۹۰۷	۱۰۲۱۳	مستری پیر بخش صاحب محلہ سیوان والا ″	عہ	″
۸۷۹	۱۰۱۶۴	حکیم حافظ حفیظ اللہ صاحب بنارس	عہ	زکوٰۃ	۹۰۸	۱۰۲۱۴	شیخ میاں امیرالدین صاحب ″	عہ	″
۸۸۰	۱۰۱۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب کلاتھ مرچنٹ ″	عہ	″	۹۰۹	۱۰۲۲۲	منظور احمد صاحب قانونگو ″	للعہ	″
۸۸۱	۱۰۱۶۸	مولانا محمد حسین صاحب ذریعہ مولوی محمد حسن صاحب جھنگل	ما	عطاء بی قرضہ	۹۱۰	۱۰۲۲۳	ملک اللہ دتہ صاحب گارڈ جھنگ ″	۳ر	″
۸۸۲	۱۰۱۷۰	نذیر احمد خاں صاحب بوڈیشنل آفیسر سیہوہ بیوپا	عہ	″	۹۱۱	۱۰۲۲۵	محمد بخش و اللہ بخش صاحبان ″ ″	عہ	″
۸۸۳	۱۰۱۷۱	حکیم مقصود علیخاں صاحب افضل گنج حیدرآباد دکن	عہ	قرض طلبہ	۹۱۲	۱۰۲۲۶	ماسٹر محمد حسین صاحب ″ ″	عہ	″
۸۸۴	۱۰۱۷۲	ملک عبدالرحمٰن صاحب سینیر ڈرافٹسمین لاہور	للعہ	فنڈ خرچ	۹۱۳	۱۰۲۲۶	حاجی میاں سلطان دربام صاحب ″ ″	۲ر	″
۸۸۵	۱۰۱۷۳	رشید الرحمٰن صاحب ریونیو آفیسر بجنور	۱۳	رسالہ	۹۱۴	۱۰۲۲۸	میاں اللہ دین صاحب ″ ″	عہ	زکوٰۃ
۸۸۶	۱۰۱۷۵	سردار محمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	للعہ	قرض طلبہ	۹۱۵	۱۰۲۳۰	میاں اللہ بخش صاحب ″ ″	عہ	عطاء
۸۸۷	۱۰۱۷۸	مستری امام بخش صاحب گمیانہ	عہ	عطاء بی قرضہ	۹۱۶	۱۰۲۳۱	ماسٹر مولانا اللہ دتا صاحب ″ ″	۸ر	″
۸۸۸	۱۰۱۸۳	شیخ گل محمد صاحب وکیل ″	عہ	″	۹۱۷	۱۰۲۳۳	مولانا حافظ احمد شاہ صاحب سرگودھا	ما	″
۸۸۹	۱۰۱۸۴	رویل ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۵-۵۲ بمبئی	عہ	عطاء	۹۱۸	۱۰۲۳۴	میاں محمد حسین صاحب محلہ ہنڈی گمیانہ	۶ر	″
۸۹۰	۱۰۱۸۵	اشتیاق علی صاحب رئیس جدید فتح گڑھ	عہ	قرض طلبہ	۹۱۹	۱۰۲۴۵	شیخ محمد حسین صاحب بڈھے والا ″	عہ	″
۸۹۱	۱۰۱۸۶	شیخ مشتاق احمد و حبیب احمد صاحب معرفت حافظ محمد یوسف صاحب ستار پور	للعہ	زکوٰۃ	۹۲۰	۱۰۲۴۸	حاجی محمد حسین صاحب کلرک ″	عہ	″
۸۹۲	۱۰۱۸۸	محمد اسحاق صاحب ٹمبر یارڈ تواکہال	عہ	قرض طلبہ	۹۲۱	۱۰۲۴۹	شیخ چراغ علی صاحب منیجر ″	ما	″
۸۹۳	۱۰۱۸۹	کریم الدین بدرالدین صاحبان کھاتولی مظفر نگر	عہ	″	۹۲۲	۱۰۲۵۱	شیخ اللہ دیا صاحب تاجر سوت ″	۲ر	″
۸۹۴	۱۰۱۹۰	عبدالرزاق صاحب رئیس ہزاری دہلی	عہ	″	۹۲۳	۱۰۲۵۳	ڈاکٹر محمد حسین صاحب سکنہ لاہور مقیم ″	عہ	″
۸۹۵	۱۰۱۹۱	فاضل طب محمد عبداللہ صاحب امرتسر	ما	زکوٰۃ	۹۲۴	۱۰۲۵۵	میاں شیخ خدا بخش صاحب سوداگر ″	ما	″
۸۹۶	۱۰۱۹۲	مولوی محمد چراغ صاحب صدر مدرس گوجرانوالہ	عہ	″	۹۲۵	۱۰۲۶۱	حاجی محمد دین صاحب ذریعہ حاجی فضل دین صاحب	ما	زکوٰۃ
۸۹۷	۱۰۱۹۳	مولانا محمد جلیل صاحب ″ ″	عہ	قرض طلبہ	۹۲۶	۱۰۲۶۲	حاجی رحیم الدین معرفت نانا الدین صاحب بلیماران ″	للعہ	″
۸۹۸	۱۰۱۹۴	منشی محمد حنیف صاحب نیند ڈرو بجنور	عہ	زکوٰۃ	۹۲۷	۱۰۲۶۳	شیخ نصیر الدین صاحب ″ ″	عہ	″
۸۹۹	۱۰۱۹۵	امام الدین صاحب کانسٹبل کراچی	للعہ	″	۹۲۸	۱۰۲۶۴	معرفت ″ مہتمم جانب الدعا المقتدیر ″	عہ	″
۹۰۰	۱۰۱۹۶	منشی سخاوت حسین صاحب سہنپور بجنور	ما	″	۹۲۹	۱۰۲۶۵	شیخ محمد ابراہیم صاحب سگرٹ والے ″	عہ	″
۹۰۱	۱۰۱۹۷	شیخ شمس الدین صاحب راج شاہی بنگال	ما	قرض طلبہ	۹۳۰	۱۰۲۶۶	حاجی محمد ابراہیم صاحب پچھوری ذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب	سے	″
۹۰۲	۱۰۱۹۸	ظہور الحسن صاحب محکمہ بندوبست مین پوری	للعہ	زکوٰۃ	۹۳۱	۱۰۲۶۷	حاجی شمس الحق صاحب تاجر ″ ″	عہ	″
۹۰۳	۱۰۱۹۹	حکیم عبدالحی صاحب نیلا گنبد لاہور	عہ	″	۹۳۲	۱۰۲۶۸	شیخ محمد احمد صاحب ذریعہ قاری محمد عثمان صاحب ″	ما	″
۹۰۴	۱۰۲۰۰	شیخ عبدالکریم صاحب سیشن جج خضر راجکوٹ	ما ر	تعمیر دارالطلبہ	۹۳۳	۱۰۲۶۹	شیخ محمد اسحاق صاحب عطار ″	۱ر	″
۹۰۵	۱۰۲۰۱	میاں عنایت صاحب گمیانہ	عہ	عطاء بی قرضہ	۹۳۴	۱۰۲۷۰	شیخ عبدالخالق صاحب ولد شیخ محمد حنیف صاحب ″	للعہ	″

دن اور رات کے کس وقت میں غذا مفید ہے. کس وقت مضر. کس موسم میں کیا غذا مفید ہے اور کس موسم میں کونسی غذا مضرت رساں۔ وہ غذا کس طرح تیار کرنی چاہئے۔ یہ اطباء بتلاتے ہیں. یا انسان کا وہ تجربہ جو ہزاروں سال کے عمل کے بعد پیدا ہوا اور اتنا عام ہوگیا کہ ہر شخص اس کو جانتا ہے۔

ابتداء عہد انسان میں کچے گیہوں۔ درختوں کے پتے اور پھل کھائے جاتے تھے. مگر آج یہ تمام چیزیں نقصان دہ ہیں کیونکہ موجودہ معاشرت نے انسانی اعضاء کو اس ابتدائی دور سے جو حیوانات سے زیادہ مشابہ تھا. خارج کرکے مدنیت اور تہذیب کے اونچے معیار پر پہونچا دیا ہے۔ جو شخص آج کچا غلہ کھائے۔ برہنہ رہے وہ مدنیت اور تہذیب کے حق میں بہت بڑا جرم کرتا ہے۔ وہ نوع انسان کی ہزارہا سال کی پیدا کردہ مدنیت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔

یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام نے دنیا میں تشریف لاکر اس کی روحانی استعداد میں اضافہ کیا۔ اور جیسے جیسے اس کی استعداد میں ترقی ہوتی رہی طریقہ عبادت میں ترمیم و اصلاح کی جاتی رہی۔ بالآخر روحانی استعداد اس انتہا کو پہنچی جس سے اونچی استعداد متصور نہیں۔ یہاں اس کی روحانی تعلیم ختم کر دی گئی. عقل انسانی کی یہ کوتاہی ہے کہ محسوسات اور مادیات میں ترقی جو اس کے حوالہ تھی۔ وہ اس کو ابتک آخری حد تک نہیں پہونچا سکی۔

انبیاء علیہم السلام کا یہ کمال ہے کہ وہ اب سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اپنا کام ختم کر چکے۔ پوری دنیا کی تاریخ سامنے رکھو۔ اگر انصاف کی روشنی رہنمائی کر رہی ہو تو یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ عہد صحابہ روحانی ترقی کا آخری دور تھا اس کے بعد

حکماء اور فلاسفہ نے اخلاقیات کے متعلق جسقدر نظریات (تھیوریاں) قائم کئے[1] وہ سب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر کی ہیں. حضور کے بعد آجتک کوئی جدید تھیوری نہیں قائم ہوسکی. کبھی کبھی کوئی دماغی خبط میں مبتلا ہوتا ہے تو انھیں پرانی چیزوں کو الٹ پھیر کر دنیا کو دھوکا دینے لگتا ہے. سلسلہ روحانیت میں کوئی نئی چیز نہیں پیدا کر سکا۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ معاملات معاشرت اور سیاست میں ابھی کوئی نئی چیز ابتک نہیں پیدا ہوسکی اور جو جدید چیز پیدا ہوئی وہ اسی قدر غلط ہے جسقدر قانون الٰہی سے ہٹی ہوئی ہے۔

بہرحال یہ بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ اس لئے اس کو یہیں ختم کیا جاتا ہے۔

[1] یعنی وجود خالق. خالق کا علم و ارادہ۔ اور قدرت و اختیار۔ انسان کی پیدائش اس کی قدر و انتہا ہے۔ اسکی مرضیات یا انسان کی روحانی ترقی کیلئے نبوت و رسالت کی ضرورت۔ جزاء و سزا۔ پرستش حضرت حق کی ہوگی۔ حسن اخلاق۔ شرک۔ زنا۔ چوری۔ جھوٹ۔ ظلم وغیرہ کی قباحت ۱۲

ماہِ صیام

(از مولانا وصل بلگرامی)

ماہِ صیام، یا رمضان، یعنی روزے کا مہینہ۔ وہ مہینہ ہے جس کی برکتوں کا کوئی شمار نہیں، جسکے فضائل کی کوئی حد نہیں جسکے اجر و ثواب کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی تعریف خدا کے کلام میں دیکھئے، صاحب قرآن کے ارشادات کا مطالعہ کیجیے صحابۂ کرام کے ذوق و شوق پر نظر ڈالئے، اُس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ مہینہ، کتنا بڑا خدا کا انعام ہے، کتنی بڑی خدا کی نعمت ہے، کتنا بڑا خدا کا احسان ہے، کتنے صحابہ اور کتنے اولیا راللہ اس مہینے کی برکتوں سے مستفید و مستفیض ہو کر ہمیشہ روزہ رکھنے لگے حالانکہ بجز اس مہینے کے اور کسی دن اُنپر روزہ فرض نہ تھا۔

اس مہینے کی فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر رمضان کی حقیقت لوگوں کو معلوم ہو جائے تو میری امت یہی آرزو کرے کہ پورے سال رمضان ہی رہے۔

اس مہینے کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا فرمایا کہ اس کے خاص حصہ میں شب قدر کا ہونا لازم ہو گیا۔ کون شب قدر؟ وہ شب قدر، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، جو بہت صاف شفاف اور درخشاں ہوتی ہے۔ نہ زیادہ گرم، نہ زیادہ سرد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس میں چاند کھلا ہوا ہے۔ اس کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے نکلتا ہے۔ اور ایسا برابر ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔ اس برتر و مبارک رات کو جناب جبریل فرشتوں کے ایک بڑے لشکر اور ایک سبز جھنڈے کو لئے ہوئے دنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ سبز جھنڈے کو خانۂ کعبہ پر نصب فرماتے ہیں پھر اپنے ہمراہی فرشتوں کو ارشاد کرتے ہیں کہ ان مسلمانوں کو سلام کریں، ان سے مصافحہ کریں، ان کی دعاؤں پر آمین کہیں جو آج کی رات کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں، نماز پڑھتے ہوں یا ذکر کرتے ہوں صبح ہوتے ہی وہ فرشتوں کا گروہ چلا جاتا ہے۔

اس مہینے کو یہ شرف حاصل ہے کہ کل صحیفۂ آسمانی اسی مبارک مہینے میں نازل ہوئے، پہلی رات میں صحف ابراہیم، چھٹی میں توراۃ، آٹھویں میں زبور، تیرھویں میں انجیل، چوبیسویں رات یعنی شب قدر میں کل قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا گیا۔ وہاں سے تھوڑا تھوڑا تیئس سال میں دنیا میں نازل ہو کر مکمل ہوا۔

اس مبارک مہینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے، وہ بھی اس لئے کہ ہم لوگ متقی بن جائیں، ان بیماروں کیلئے جنکو روزے سے ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے، یا ان مسافروں کے لئے جنکو روزے سے زیادہ تکلیف کا خیال ہو آسانی فرما دی کہ اس کے بدلے میں دوسرے دنوں میں روزے رکھ لیا کریں یا اگر بالکل اسکی قدرت نہ رکھتے ہوں تو ہر روزے کے عوض میں ایک غریب کو کھانا کھلا دیں، لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارا روزہ رکھنا اس حال میں زیادہ بہتر ہے اگر تم کچھ روزے کی فضیلت کی خبر رکھتے ہو۔

ـــہ یہ مضمون [illegible] ستمبر [illegible] کو آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ سے نشر کیا گیا۔

اس مہینے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب جبریل علیہ السلام اور جناب جبریل کو خود جناب رسول خدا ہر سال اس وقت تک کا نازل شدہ کلام پاک سناتے تھے۔

یہی وہ مہینہ ہے جس میں حضرت رب العلیٰ روزہ داروں کی طرف خاص توجہ فرماتے ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا ظہور ہوتا ہے، یہی وہ مہینہ ہے جسمیں گنا ہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جسمیں دعائیں قبول کیجاتی ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جس میں جناب باری عبادت میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کیفیت کا ملاحظہ اور ملائکہ سے اظہار فخر فرماتے ہیں۔

اس متبرک مہینے کے لئے جنت کو خوشبوؤں سے بسایا جاتا ہے، پورے سال اسکو زینت دی جاتی ہے۔

اس مہینے کی پہلی رات کو عرش کے نیچے سے ایسی ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے تک بجنے لگتے ہیں اور ان سے وہ دلکش نغمے سنائی دیتے ہیں جو کبھی نہیں سنے گئے۔

اس مبارک مہینے کی پہلی رات کو جنت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں سرکش شیاطین کو قید کرکے دریا میں پھینک دیا جاتا ہے۔ تاکہ امت محمدیہ کے روزوں میں خلل انداز نہ ہوسکیں۔

اس متبرک مہینے کی ہر شب میں ایک فرشتہ خدا کے حکم سے پکارتا ہے، کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں! ہے کوئی توبہ کرنیوالا جسکی توبہ قبول کیجائے؟ ہے کوئی مغفرت کا طلبگار جسکو مغفرت دی جائے؟ ہے کوئی ایسا غنی جو ایسے غنی کو قرض دے جس کو احتیاج نہیں اور وہ پورا پورا ادا کرنے والا ہے؟

اس مبارک مہینے میں روزانہ روزہ کھولتے وقت جو جہنم کے مستحق تھے۔ جہنم سے نکالے جاتے ہیں۔ اور جب اس مہینہ کا آخری دن ہوتا ہے تو پہلی تاریخ سے اس وقت تک جسقدر لوگ جہنم سے نکالے گئے تھے اسی قدر اس ایک دن میں آزاد کئے جاتے ہیں

یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس میں امت محمدیہ کو پانچ انعامات خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائے گئے ہیں جو اور کسی امت کو نہیں عطا کئے گئے۔ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے، روزہ داروں کیلئے روزہ کھولتے وقت دریا کی مچھلیاں دعا کرتی رہتی ہیں، روزہ داروں کیلئے روزانہ جنت کو زینت دی جاتی ہے اور جنت سے خطاب ہوتا ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اٹھا کر قریب ہے کہ تیرے پاس آئیں۔ روزہ دار اس مہینے میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جنکی طرف اور دوسرے مہینوں میں پہونچ سکتے تھے کیونکہ سرکش شیاطین اس مہینے میں قید کردئے جاتے ہیں اور اس مہینے کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔

اس مہینہ میں روزہ دار مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، روزہ داروں کے لئے عرش کے نیچے دسترخوان چنا جائیگا۔ کسی روزہ دار کو روزہ کھلوانے میں بھی بڑا ثواب ہے۔ روزہ افطار کرانا گناہوں کے معاف ہونے آگ سے نجات پانے کا باعث ہوگا۔ روزہ کھلوانے والے کو روزہ کھولنے والے کے مطابق اجر ملیگا۔ اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ کیجائے گی۔ اگر زیادہ وسعت نہیں تو ایک

کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ کی لسی ہی کافی ہے ۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مومن کسی روزہ دار کو پانی پلائے اس کو قیامت کے دن میرے حوض سے ایسا پانی پلایا جائیگا کہ جنت میں پہنچنے تک اسکو پانی کی خواہش ہوگی

روزہ کیا ہے ؟ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک کھانے ، پینے ، جماع اور تمام بری باتوں سے بچنے کا نام ہے ۔ روزے کی حالت میں اسکا بہت لحاظ ہے کہ کوئی گناہ نہ ہونے پائے غیبت سے بچے ، بری نگاہ نہ ڈالے حرام روزی سے بچے

روزہ کی نیت صبح صادق سے ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کرلینا درست ہے وہ بھی اسقدر کہہ لینا کافی ہے کہ آج میرا رمضان شریف کا روزہ ہے ۔

افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے سحری میں اگر کچھ کھانے پینے کی گنجائش نہ ہو تو سنت سمجھکر صرف ایک گھونٹ پانی پی لے یا کوئی مختصر سی چیز استعمال کرلے ارشاد نبوی ہے کہ سحری کھانیوالوں پر فرشتے اللہ کے حکم سے رحمت نازل فرماتے ہیں اور دعا دیتے ہیں ۔

اس مبارک مہینہ میں جسقدر بھی ممکن ہو عبادت کرے تلاوت کلام مجید کے علاوہ ذکر طیبہ اور استغفار کی کثرت کرے ، جنت کے حاصل ہونے اور دوزخ سے بچنے کی دعا کرے ۔

اس مہینہ میں عشا کے ساتھ تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور اسکے پڑھنے کے لئے خود اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ تراویح کی بیس رکعتیں پڑھنا چاہئے ۔

اس مہینہ میں اعتکاف بھی سنت ہے اور باعث ثواب عظیم ہے ۔ اعتکاف اخیر عشرہ میں ۲۰ رمضان کو دن چھپنے سے ذرا پہلے سے عید الفطر کے چاند دیکھنے تک اس مسجد میں جہاں پانچوں وقت کی جماعت ہوتی ہو پابندی سے جمکر بیٹھنے کو کہتے ہیں

یہ مبارک مہینہ حقیقت میں بڑے صبر اور غمخواری کا مہینہ ہے ، اول تو مومن کو روزے میں تکلیف کے باوجود تکلیف ہی نہیں معلوم ہوتی اگر معلوم بھی ہو تو صبر کرے اور خوشی سے صبر کرے ۔ غریبوں اور مفلسوں کی غمخواری کرے ۔ ان کو افطار کرائے انکے لئے سحری بھیجے ۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرے ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حلال کمائی سے افطار کرانے والے پر خدا کے حکم سے رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ۔ شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے معانقہ فرماتے ہیں جس کی ظاہری علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں ۔

اللہ اکبر ! رمضان المبارک وہ بابرکت اور عظیم الشان مہینہ ہے کہ اسکے شروع ہوتے ہی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل جاتا تھا ۔ نماز میں اضافہ ہوجاتا تھا ۔ آپ کی دعا میں بڑی عاجزی نمایاں ہوتی تھی یہاں تک کہ رمضان شریف کے ختم تک حضور بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے ۔

اس مہینے کے فیوض و برکات سے بہرہ ور نہ ہونے والے نہایت بدبخت ہیں ۔ ایسے لوگوں کے لئے جناب جبرئیل نے بدعا فرمائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی ہے ۔

رمضان المبارک کے متعلق چند ضروری مسائل

روزے میں نیت کی ضرورت کا بیان۔ روزے میں نیت شرط ہے (نیت کے معنی دل کے ارادے کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن شرعی تک کرسکتا ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔ اسکے بعد اگر نیت کریگا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب ہے کہ سحر کا کھانا کھاکر اس طرح نیت کرلیا کرے وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا۔ بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد وغبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑکر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آجائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہوجائے یا قے آکر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر کوئی روزہ میں بھول کر کچھ کھا پی رہا ہے اور قوی وتندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا جائز ہے۔ اگر ضعیف وناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوگئی تو روزہ میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے۔ کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا۔ قصداً منہ بھر قے کرنا۔ منہ بھر قے آئی تھی کہ نگل جانا۔ کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا۔ یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا آئیگی کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا لوہے تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ رات سمجھکر صبح صادق کے بعد سحری کھالی تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے سمجھکر آفتاب غروب ہوگیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھکر روزہ دن بھول کے صحبت کرنا۔ کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے جس سے قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اسکی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا۔ اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا (مفصل حال کسی عالم سے دریافت کرلیجا)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا۔ بلا ضرورت کسی شئے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ دیکھکر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کرکے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔ اور روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔ فصد کرانا یا پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے۔ غیبت، بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کردیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہجاتا ہے۔ مسواک کرنا سر پر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے سے یا سرمہ لگاکر سوجانے سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں اگر بی بی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان۔ اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہوجانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے پھر قضا رکھے۔ حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کرلینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے مضر ہو تو قضا کرلینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی انگریزی اڑتالیس میل کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن میں پہونچ گیا اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اسپر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹہ میں اڑتالیس میل پہنچ جائیگا اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہوجائیگی۔ بہت بوڑھا ضعیف جسکو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے۔ اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم (بوزن انگریزی) مسکین کو دے لیکن اگر پھر کبھی طاقت آجائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز خون آوے۔ جب خون بند ہوجائے روزہ رکھنا چاہئے۔ جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہئے بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنے کا بیان اور قضا رکھنے کا ذکر۔ فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں پس اگر ایسا سخت بیمار ہوگیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے، یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے یا ایسی شدت پیاس لگی ہے کہ مرجائیگا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہوگئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کرلینا چاہئے کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں ہے کیا خبر کہ موت آجائے اور فرض ذمہ پر رہے مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کرلینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر یعنی لگاتار رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کے مرگیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں

اور اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم و واجب ہے۔

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت۔ روزہ کے لئے سحر کھانا مسنون ہے۔ اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے یہ ضروری نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبالیگا تب بھی سنت کا ثواب پائیگا۔ افضل و بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھائے اگر دیر ہوگئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح صادق ہوگئی تو سحر نہ کھانا چاہئے اور اگر گمان غالب رات کا ہو تو کھائے پھر اگر کسی طرح معلوم ہوا کہ فی الحقیقت صبح ہوگئی تو شام تک رکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے اور اگر کسی مرغ یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں جب تک صبح صادق نہ ہوجائے بلا تکلف کھاؤ پیو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان۔ آفتاب غروب ہوجانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کیلئے دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے، اگر یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔ آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی چاول شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کروگے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا پھر تم اس کو واپس کرکے کیوں بخیل کہلاتے ہو؟ البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ حدیث و فقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کردی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور افطار کرنے سے پہلے یہ مختصر دعا کافی ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اور افطار کرنے کے بعد یہ پڑھے ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

تراویح اور وتر کا بیان۔ عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح با جماعت مسنون ہے۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط ہے۔ اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کردینا چاہئے اسقدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے چار نہ سمجھے جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کیساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپیہ کی طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے پڑھائے۔ اگر اجرت مقرر کرکے قرآن مجید سنا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو۔ اسقدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر کا بیان۔ اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے اگر تمام بستی میں کوئی شخص بھی نہ کرے تو

سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا اور بدکلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱ ۲۳ ۲۵ ۲۷ ۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے۔ لہٰذا ان مخصوص راتوں میں بہت محنت سے عبادات میں مشغول رہنا چاہئے۔

صدقۃ الفطر کا بیان۔ صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپے ہوں یا زیور ہوں یا مال و جائیداد یا تجارت کا مال ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا اسقدر سونے کی قیمت کا مال ہو ضروری نہیں کہ اس مال پر سال بھی گذر گیا ہو اگر کسی کے پاس بہت مال ہے لیکن قرض اسقدر ہے کہ ادا کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مقدار مذکورہ مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ایک آدمی کا پورے اسی تولہ کے سیر سے پونے دو سیر گندم ہیں یا اس کی قیمت اور جو ساڑھے تین سیر۔ اپنے عزیز و اقارب جو مستحق ہوں ان کو دیں اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر چند آدمیوں کو دیا جائے تو درست ہے اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ جس نے کسی عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر موذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور بیدلی تمیر وغیرہ کے مصرف میں لگانا بھی درست نہیں۔

رویت ہلال۔ اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عید کے چاند میں بہت لوگوں کا دیکھنا معتبر ہوگا ایک یا دو کے قول کی سند نہیں اور اگر مطلع صاف نہیں تو رمضان کے چاند میں ایک مسلمان کا خبر دینا کافی ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ فاسق نہ ہو اور عید کے لئے دو مرد ہوں یا ایک مرد دو عورتیں یہ کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ چاند دیکھا ہے اور شرط یہی ہے کہ فاسق و بدکار نہ ہوں۔

ترکیب نماز عید۔ بعد نیت تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھکر ثنا پڑھیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار رفع یدین کریں یعنی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے جائیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر امام فاتحہ و سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں پھر حسب قاعدہ رکوع و سجود کریں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورۃ کے رکوع سے پہلے تین بار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع کریں۔ اس نماز کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک ہے جب نماز ہو چکے امام خطبہ ماثورہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں نماز عید الفطر سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا مستحب ہے (یہ سب مسائل حدیث و فقہ کی معتبر کتابوں سے لئے گئے ہیں۔)

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

(نوٹ) تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اگر آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۵۱۲۴	آمدنی وقف مبارک النسا بی بی صاحبہ محلہ خیل غربی شاہجہانپور	[illegible]	اوقاف
۲	۵۱۷۰	آمدنی وقف قاری عبدالوحید صاحب کرایہ مکان محلہ دیوان	[illegible]	〃
۳	[illegible]	آمدنی وقف انبالہ چھاونی مرسلہ محمد فضل کارندہ	[illegible]	〃
۴	۵۱۱۷	بذریعہ رام و سربجیت سنگھ پسران انجمن توم گوجر ساکن موضع پھلی۔ دیوبند	[illegible]	〃
۵	۵۸۱۳	قاضی شاہد حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور	[illegible]	〃
۶	۵۸۴۴	عنایت علی خاں صاحب منجانب عائشہ بیگم [illegible]	[illegible]	دوامی
۷	۵۸۱۹	چودھری تماما صاحب موضع تیز دارہ تحصیل کیرانہ	[illegible]	〃
۸	[illegible]	آمدنی وقف مکان قاری عبدالوحید صاحب محلہ [illegible] دیوبند	[illegible]	اوقاف
۹	[illegible]	آمدنی منافع دکان سال تمام [illegible] از سید حسن نمبردار دیوبند	[illegible]	〃
۱۰	[illegible]	آمدنی وقف مکان قاری عبدالوحید صاحب دیوان	[illegible]	〃
	[illegible]	آمدنی یک حصہ منافع۔ [illegible] التسلیم مولوی مسلم الدین صاحب [illegible]	[illegible]	〃
۱۱	[illegible]	آمدنی وقف مکان قاری عبدالوحید صاحب [illegible] دیوبند	[illegible]	〃
۱۲	[illegible]	آمدنی وقف [illegible] دیوبند	[illegible]	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳	۵۹۸۲	منجانب مسماتان وغیرہ علیہ شیخ ناظم حسن صاحب قصبہ وڈاک خانہ بجنور ضلع لکھنؤ	[illegible]	دوامی
۱۴	[illegible]	منجانب محمد ابراہیم صاحب پسر شیخ ظفر الحسن صاحب	[illegible]	〃
۱۵	۵۹۸۴	والدہ صاحبہ شیخ ظفر الحسن صاحب 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۱۶	۶۰۰۲	سعادت علی صاحب معرفت اودی بیج کیو [illegible]	[illegible]	〃
۱۷	[illegible]	آمدنی وقف مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ ذریعہ محمد حمید اللہ صاحب بچھراؤں ضلع مراد آباد	[illegible]	اوقاف
۱۸	۶۰۴۵	آمدنی وقف حاجی [illegible] محمد خاں صاحب اسلام نگر [illegible]	[illegible]	〃
۱۹	[illegible]	آمدنی وقف حاجی محمد اشفاق صاحب بچھراؤں [illegible]	[illegible]	〃
۲۰	۶۰۹۸	آمدنی وقف مسماۃ سلیمہ صاحبہ قصبہ [illegible] پور ضلع [illegible]	[illegible]	〃
۲۱	۶۱۹۹	آمدنی وقف حاجی محمد حسین خاں صاحب اسلام نگر 〃	[illegible]	〃
۲۲	[illegible]	آمدنی وقف حافظ سینگل تجمل حسین صاحب قصبہ جزو وہ میرٹھ	[illegible]	〃
۲۳	[illegible]	مسماۃ عقیلہ بانو بیگم نواب شمس الحسن خاں صاحب [illegible]	[illegible]	〃
۲۴	[illegible]	آمدنی وقف حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب [illegible]	[illegible]	〃
۲۵	[illegible]	مختار احمد صاحب موضع سجک [illegible] مظفر نگر	[illegible]	〃
۲۶	[illegible]	از ریاست عالیہ حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ	[illegible]	〃
		میزان	[illegible]	

یعنی ان حضرات کے عطیات جو مستقل طور پر سلسلہ دیوبند سے

چندہ دوامی بہی خواہان

(اداراکین کی باقاعدہ دوامی امداد) مستقل امداد فرماتے ہیں

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۵۵۰۱	محترمہ والدہ صاحبہ محمد احمد سلمہ قاضی سرا سلیکن نکوڑ	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲	۵۵۰۲	،، قاضی ضیاء الحق ،، ،، ،،	ے	
۳	۵۶۰۹	منشی حبیب الدین صاحب عرائض نگار سرونج الہ	عہ	دوامی بہی خواہ
۴	۵۶۲۰	مولوی محمد طیب صاحب موضع ہمزہ پور پٹھان پور ضلع سلطانپور	عا	،،
۵	۵۶۴۹	منشی تاج علیخاں صاحب ،،	عا	،،
۶	۵۶۵۰	حاجی عباس علی صاحب ،،	عا	،،
۷	۵۶۵۱	محمد احمد صاحب محمد علی بازار موری گیٹ دہلی	۲ر	،،
۸	۵۶۵۲	محمد اویس صاحب گلی لولی والی ،، ،،	۴ر	،،
۹	۵۶۵۳	محمد نذیر صاحب دوکاندار بازار گندہ نالہ	۲ر	،،
۱۰	۵۶۵۴	خلیفہ محمد ادریس خلیفہ محمد احمد صاحبان محلہ نور گنج ،،	۸ر	،،
۱۱	۵۶۵۵	حاجی مقبول الٰہی صاحب پل بنگش بیری والا باغ	۲ر	،،
۱۲	۵۶۵۶	عبد الرحیم پسر محبوب الٰہی صاحب اینڈ برادرس چاندنی	۴ر	،،
۱۳	۵۶۵۷	جناب زین العابدین صاحب بازار بلیماران ،،	عا	،،
۱۴	۵۶۵۸	شیخ محمد فاروق صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ ،، ،،	عا	،،
۱۵	۵۶۵۹	عبد الحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ لال کنواں	عا	،،
۱۶	۵۶۶۰	حاجی رحیم بخش صاحب باڑہ ہندو راؤ ،،	عا	،،
۱۷	۵۶۶۱	جناب بھولو پسر اللہ بخش صاحب فیاض گنج ،، ،،	۴ر	،،
۱۸	۵۶۶۲	بابو عبد اللطیف صاحب گلی بیت والی ،، ،،	۲ر	،،
۱۹	۵۶۶۳	فیاض مرزا سلطان مرزا صاحبان سبزی منڈی ،،	۸ر	،،
۲۰	۵۶۶۴	مستری ولی الدین صاحب بہادر گڈھ ،، ،، ،، ،،	۲ر	،،
۲۱	۵۶۶۵	منشی امام الدین صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ ،، ،،	۴ر	،،
۲۲	۵۶۶۶	جناب عبد القیوم صاحب ،، ،، ،،	۲ر	،،

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳	[illegible]	مستری محمد اسمٰعیل صاحب متصل لال مسجد سبزی منڈی دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۲۴	[illegible]	مستری ظہور الدین صاحب لال کنوہ بازار ،، ،،	۴ر	،،
۲۵	[illegible]	جناب محمد رضوان صاحب متصل لال مسجد ،، ،،	۴ر	،،
۲۶	[illegible]	حاجی ظفر احمد خانصاحب عطار کرتپور بجنور	عـ	،،
۲۷	۵۴۰۹	جناب ہدایت اللہ خانصاحب رئیس ،، ،،	عـ	،،
۲۸	۵۴۱۰	مولوی فخر الدین صاحب جوکرہ تالاب ،، ،،	عہ	،،
۲۹	۵۵۰۷	مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبۂ تنظیم دار العلوم دیوبند	۸ر	،،
۳۰	۵۵۰۸	منشی محمد طاہر حسین صاحب محرر رسالہ ،، ،،	۶ر	،،
۳۱	۵۵۰۹	مولوی محمد عزیز صاحب زین العابدین اعظم گڑھ	ے	،،
۳۲	[illegible]	مولوی محبوب الٰہی صاحب مدرس منشی فاضل فتحپوری دہلی	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۳۳	۵۴۲۰	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون آفس باڑہ ہندو راؤ	عہ	دوامی ،،
۳۴	۵۴۲۱	جناب محمد صدیق صاحب کباڑی بازار تیلیواڑہ ،،	۴ر	،،
۳۵	۵۴۲۲	جناب رحیم الدین صاحب اینڈ سنز ،،	۸ر	،،
۳۶	۵۴۲۳	جناب محمد مصطفےٰ صاحب سول فروش پنجکی تھم ،،	۸ر	،،
۳۷	۵۴۲۴	حافظ عبد الغنی صاحب چائے والے صدر بازار	عـ	،،
۳۸	۵۴۲۵	مستری بشیر الدین صاحب بہادر گڈھ روڈ تیا ہزاری دہلی	۴ر	،،
۳۹	۵۴۲۶	مستری امام الدین ولد محبوب صاحب ،، ،، ،،	۴ر	،،
۴۰	۵۴۲۷	منشی شفیق الرحمن صاحب پل بنگش ،،	۴ر	،،
۴۱	[illegible]	حاجی عبد الغفور صاحب ترک متصل پل مٹھائی ،،	عہ	،،
۴۲	[illegible]	شیخ ابو الحسن صاحب ،، بازار فتحپوری ،،	عہ	،،
۴۳	[illegible]	جناب بشیر الدین فیاض الدین صاحبان تیلی واڑہ	عہ	،،
۴۴	[illegible]	جناب سیٹھ عبد الحمید صاحب مالک صدیقی دواخانہ	۵	،،

دوامی بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۵	[illegible]	حکیم محمد اسحاق صاحب تیلی گلی بازار چتلی قبر دہلی	۱ر	دوامی بہی خواہ
۴۶	[illegible]	جناب اکرام الدین صاحب کمیشن والے " "	۸ر	"
۴۷	[illegible]	جناب رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ "	۱ر	"
۴۸	[illegible]	جناب محمد طال صاحب کپڑے والے "	۲ر	"
۴۹	[illegible]	قاری اظہار الحق صاحب امام مسجد کوچہ پنڈت چتلی قبر	۴ر	"
۵۰	[illegible]	مولانا فہیم الدین صاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۵۱	[illegible]	محمد حسین و [illegible] صاحبان کرانہ مرچنٹ "	۸ر	"
۵۲	[illegible]	عبد العزیز و غفران الدین صاحبان بیری مرچنٹ	۸ر	"
۵۳	[illegible]	جناب محمد مرزا صاحب کارخانہ بین " "	۸ر	"
۵۴	[illegible]	جناب محمد فصیح پسر عظمت اللہ صاحب عطار " "	۲ر	"
۵۵	[illegible]	جناب محمود مرزا صاحب کارخانہ دار " "	۸ر	"
۵۶	[illegible]	جناب رضی الدین صاحب برودکان محمد الیاس صاحب "	۱ر	"
۵۷	[illegible]	جناب عبد الوحید صاحب " " "	۱ر	"
۵۸	[illegible]	قاری فضل الدین صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری "	۲ر	"
۵۹	[illegible]	مولوی قاضی سجاد حسین صاحب " "	۸ر	"
۶۰	[illegible]	حکیم ناصر خلیق صاحب " "	۲ر	"
۶۱	[illegible]	مولوی سلطان محمد صاحب " "	۸ر	"
۶۲	[illegible]	جناب قاری محمود صاحب " "	۴ر	"
۶۳	[illegible]	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز نئی سڑک	۴ر	"
۶۴	[illegible]	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ "	۲ر	"
۶۵	[illegible]	جناب مہتاب الدین صاحب نواب گنج پنجکش "	۱ر	"
۶۶	[illegible]	آغا مرزا پسر نواب مرزا صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۶۷	[illegible]	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی ساز صدر بازار "	۲ر	"
۶۸	[illegible]	ماسٹر علاؤ الدین صاحب " "	۲ر	"
۶۹	[illegible]	جناب محمد اسحاق صاحب گلی والے محلہ کشن گنج "	۲ر	"
۷۰	[illegible]	جناب عبد الرشید صاحب شیشہ والے صدر بازار	۲ر	"
۷۱	[illegible]	مستری محمد رمضان صاحب جیری والا باغ	عہ	"
۷۲	[illegible]	جناب عزیز احمد صاحب متعلق شاہ والے " "	۴ر	"
۷۳	[illegible]	مولوی عبد الرشید صاحب امام مسجد قصاب [illegible] "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۴	[illegible]	جناب ظہیر الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۷۵	[illegible]	جناب محمد نعیم الدین صاحب چتلی قبر "	۴ر	"
۷۶	[illegible]	عبد الحکیم کباب والے جامع مسجد "	۸ر	"
۷۷	[illegible]	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان چاندنی چوک	عہ	"
۷۸	[illegible]	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۷۹	[illegible]	جناب محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس "	۴ر	"
۸۰	[illegible]	جناب بشیر احمد صاحب تاجر جنت بلیماران "	۸ر	"
۸۱	[illegible]	مولوی سیف اللہ صاحب ہاشمی سفیر دار العلوم دیوبند	۸ر	وظیفہ کرایہ
۸۲	[illegible]	جناب عبد الحق صاحب محلہ شیشہ گران۔ کرتبور بجنور	عہ	دوامی بہی خواہ
۸۳	[illegible]	جناب مرزا عبد اللطیف بیگ صاحب ہینس " "	عا	"
۸۴	[illegible]	جناب کفایت احمد صاحب محلہ شیشگران " "	عہ	"
۸۵	[illegible]	محمد یٰسین و منجانب اظہار حسین صاحب مرحوم " "	عہ	"
۸۶	[illegible]	محمد یٰسین ولد محمد اسمٰعیل صاحب " "	عہ	"
۸۷	[illegible]	مولانا حافظ کبیر احمد و حافظ عبد الغفور صاحبان ہورہ تلک	عا	"
۸۸	[illegible]	مولانا مفتی افتخار حسین صاحب مفتی سرائے " "	عہ	"
۸۹	[illegible]	منشی محمد صدیق صاحب بدوکان حاجی محمد شفیع صاحب	۸ر	وظیفہ کرایہ
۹۰	[illegible]	صبغت اللہ صاحب بدوکان حافظ محمد عثمان چاندنی دہلی	عہ	دوامی بہی خواہ
۹۱	[illegible]	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری چوک " "	عہ	"
۹۲	[illegible]	حافظ محمد یونس صاحب "	۴ر	"
۹۳	[illegible]	جناب محمد اشفاق صاحب پنجکش "	۴ر	"
۹۴	۵۰۰۱	عبد المجید محمد سعید خان صاحبان صدر بازار "	۴ر	"
۹۵	۵۰۰۲	محمد عثمان صاحب مسجد نواب والی قصاب پورہ "	۴ر	"
۹۶	۵۰۰۳	جناب عبد الغفار صاحب نیا بانس "	۴ر	"
۹۷	۵۰۰۴	جناب الطاف الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۹۸	۵۰۰۵	جناب محمد سمیع صاحب کوچہ چیلان "	۲ر	"
۹۹	[illegible]	حاجی محمد صدیق عبد الغنی صاحبان مدرسہ [illegible]	عہ	وظیفہ کرایہ
۱۰۰	[illegible]	سید عبد اللہ [illegible] صاحب [illegible] بھوپال	ے	دوامی بہی خواہ
۱۰۱	[illegible]	ڈاکٹر حامد خان صاحب " "	عا	"
۱۰۲	[illegible]	سید عبد الحی صاحب منصف " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۳	۵۸۲۵	بابو ظفر احمد صاحب وکیل سیہور بھوپال	عما	دوائی [illegible]	۱۳۴	۵۹۲۳	بابو عبد اللطیف صاحب گھڑی والی سرائے [illegible] دہلی	۲؍	[illegible]
۱۰۴	۵۸۲۶	سردار مقدس محمد خاں صاحب 〃 〃	عا	〃	۱۳۵	۵۹۲۴	حاجی محمد الیاس صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۴؍	〃
۱۰۵	۵۸۲۷	ماسٹر خدا بخش صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول شاہ [illegible]	۲؍	〃	۱۳۶	۵۹۲۸	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	۵؍	〃
۱۰۶	۵۸۲۹	حکیم عبد المعبود خاں صاحب [illegible]	[illegible]	〃	۱۳۷	۵۹۲۹	حافظ محمد عثمان محمد فاروق صاحبان [illegible]	۵؍	〃
۱۰۷	۵۸۳۱	شیخ مسیح الدین صاحب جنت [illegible]	۵؍	〃	۱۳۸	۵۹۳۰	جناب محمد ابراہیم صاحب [illegible]	۴؍	〃
۱۰۸	۵۸۳۲	جناب محمد اسمٰعیل صاحب بازار [illegible] 〃	۴؍	〃	۱۳۹	۵۹۳۱	محمد عثمان ابن محمد داؤد صاحب کوچہ [illegible]	۸؍	〃
۱۰۹	۵۸۳۳	محمد حنیف صاحب سوداگر رنگ محلہ نقارچیان 〃	۴؍	〃	۱۴۰	۵۹۳۲	محمد ایوب صاحب [illegible] میکر نئی سڑک 〃	۴؍	〃
۱۱۰	۵۸۳۴	شیخ رفیع الدین صاحب جنت فروش [illegible] بازار 〃	۸؍	〃	۱۴۱	۵۹۳۳	محمد رفیق الرحمٰن صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	۴؍	〃
۱۱۱	۵۸۳۵	عبد الکریم صاحب [illegible] 〃	۵؍	〃	۱۴۲	۵۹۳۴	منشی نداحسین صاحب شیر فروش [illegible] 〃	۴؍	〃
۱۱۲	۵۸۳۶	مستری علاؤ الدین صاحب مالک [illegible]	۵؍	〃	۱۴۳	۵۹۳۵	عبد الوحید صاحب [illegible] حافظ محمد زکریا صاحب لال کنواں	۱؍	〃
۱۱۳	۵۸۳۷	مستری حافظ محمد عظیم صاحب محلہ [illegible]	۵؍	〃	۱۴۴	۵۹۳۶	جناب محمد سلطان صاحب 〃 〃 〃	۱؍	〃
۱۱۴	۵۸۳۸	خان بہادر مرزا احمد بیگ صاحب 〃 〃 〃	عا	〃	۱۴۵	۵۹۳۷	اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۱۱۵	۵۸۳۹	مولوی محمد حنیف صاحب [illegible] دارالعلوم [illegible]	۲؍	〃	۱۴۶	۵۹۳۸	حافظ محمد زکریا صاحب 〃 〃 〃	۴؍	〃
۱۱۶	۵۸۴۰	مولوی راشد حسن صاحب عثمانی 〃 〃	۸؍	وظیفہ [illegible]	۱۴۷	۵۹۳۹	حافظ محمد زکریا صاحب انصاری بازار 〃	۲؍	〃
۱۱۷	۵۹۰۸	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران دہلی	۵؍	〃	۱۴۸	۵۹۴۰	حافظ جمیل احمد پسر حاجی محمد عمر صاحب	۲؍	〃
۱۱۸	۵۹۱۰	حاجی محمد مصطفٰے صاحب سلفروش بازار چتلی قبر 〃	۸؍	[illegible]	۱۴۹	۵۹۴۱	حافظ محمد فاضل خان [illegible] 〃 〃	۲؍	〃
۱۱۹	۵۹۱۱	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ 〃 〃	عا	〃	۱۵۰	۵۹۴۲	مولوی قاری شریف احمد صاحب مسجد حوض والی 〃	۴؍	〃
۱۲۰	۵۹۱۲	جناب محمد زماں صاحب چوک جامع مسجد 〃 〃	۲؍	〃	۱۵۱	۵۹۴۳	حاجی حافظ جمیل احمد خلف حاجی محمد عمر صاحب 〃	۲؍	〃
۱۲۱	۵۹۱۳	مسماۃ بشیر جہاں بیگم صاحبہ مسعود منزل 〃	۴؍	〃	۱۵۲	۵۹۴۴	حکیم علیم الدین صاحب قصاب پورہ 〃	۲؍	〃
۱۲۲	۵۹۱۴	رشید احمد صاحب چاندولاری 〃 〃	۴؍	〃	۱۵۳	۵۹۴۵	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے متصل شفاخانہ	۱؍	〃
۱۲۳	۵۹۱۵	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران 〃	۵؍	〃	۱۵۴	۵۹۴۶	حکیم محمد اسحاق صاحب باقی دواخانہ 〃	۴؍	〃
۱۲۴	۵۹۱۶	جناب محمد مختار صاحب سوداگر لال کنواں 〃	۱؍	〃	۱۵۵	۵۹۴۷	ظہیر الدین صاحب شیر فروش 〃	۱؍	〃
۱۲۵	۵۹۱۷	نظام الدین زین العابدین صاحب 〃	عہ	〃	۱۵۶	۵۹۴۸	حافظ محمد یونس صاحب متصل مسجد کلو والی 〃	۲؍	〃
۱۲۶	۵۹۱۸	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ 〃	۸؍	〃	۱۵۷	۵۹۴۹	جناب عبد الرشید صاحب [illegible] 〃	۴؍	〃
۱۲۷	۵۹۱۹	عبد العزیز و غفران الدین صاحبان 〃	عہ	〃	۱۵۸	۵۹۵۰	جناب محمد یوسف صاحب [illegible] مسجد 〃	۱؍	〃
۱۲۸	۵۹۲۰	جناب عبد الغنی صاحب محلہ [illegible]	۴؍	〃	۱۵۹	۵۹۵۱	حاجی محفوظ الحق صاحب [illegible]	۲؍	〃
۱۲۹	۵۹۲۱	حکیم عبد المعبود صاحب [illegible] دواخانہ	۴؍	〃	۱۶۰	۵۹۵۲	ماسٹر اصغر علی صاحب [illegible] کلاتھ مرچنٹ	۸؍	〃
۱۳۰	۵۹۲۲	حافظ محمد یونس صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۴؍	〃	۱۶۱	[illegible]	محمد ایوب صاحب واچ میکر [illegible]	۲؍	〃
۱۳۱	۵۹۲۳	منشی عبد السلام صاحب [illegible] صدر بازار 〃	۸؍	〃	۱۶۲	[illegible]	جناب ابو الحسن صاحب چتلی قبر 〃	۲؍	〃
۱۳۲	۵۹۲۴	حاجی محمد عثمان صاحب [illegible]	۴؍	〃					
۱۳۳	۵۹۲۵	حافظ عبد الرحیم صاحب [illegible] والے 〃 〃	عا	〃					

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶۳	[illegible]	حاجی کریم الٰہی احسان الٰہی صاحب بازار لیماران دہلی	عہ	[illegible]	۱۹۱	۶۱۰۱	شیخ محمد شہاب صاحب بازار لیماران دہلی	عہ	[illegible]
۱۶۴	[illegible]	حاجی عبد الغنی فضل حق صاحبان 〃 〃	ے	〃	۱۹۲	۶۱۰۲	جناب عبد الستار صاحب بجلی والے جنگلی قبر 〃	ے	دوائی ع
۱۶۵	[illegible]	شیخ محمود دین صاحب ابا الملک کشن گنج ملتان	عہ	〃	۱۹۳	۶۱۰۷	شیخ سراج الدین صاحب مالک کلکتہ ...	۸ر	〃
۱۶۶	[illegible]	جناب محمد ذکاء اللہ صاحب بیڑی والے ... باڑہ ہندو راؤ	۴ر	〃	۱۹۴	۶۱۰۸	محمد شفیع ولد محمد یعقوب صاحب کوچہ قابل عطار 〃	عہ	〃
۱۶۷	[illegible]	خلیفہ محمد ادریس خلیفہ محمد احمد صاحبان کارخانہ ...	۸ر	〃	۱۹۵	۶۱۰۹	شیخ عبد الغفور صاحب کیپر ...	عہ	〃
۱۶۸	[illegible]	حاجی مقیم الٰہی صاحب ... بیڑی والے بلیماران 〃	۲ر	〃	۱۹۶	۶۱۱۰	شیخ قمر الدین صاحب ...	۲ر	〃
۱۶۹	[illegible]	جناب ذکر الرحمٰن صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۴ر	〃	۱۹۷	۶۱۱۱	جناب محمد سعید صاحب گلی کوٹھی والی ...	۴ر	〃
۱۷۰	[illegible]	شیخ سراج الدین احمد دین صاحب ...	عہ	〃	۱۹۸	۶۱۱۲	جناب محمد علی صاحب جنگل والی مسجد 〃 〃	۴ر	〃
۱۷۱	[illegible]	حاجی کریم اللہ و انعام اللہ صاحبان 〃 〃	۸ر	〃	۱۹۹	۶۱۱۳	جناب عبد الحمید صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۱۷۲	[illegible]	جناب محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی باڑہ ہندو راؤ	۸ر	〃	۲۰۰	۶۱۱۴	منشی غفران الدین صاحب بیڑی منڈی 〃	۲ر	〃
۱۷۳	[illegible]	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃	۲۰۱	۶۱۱۵	منشی مشکور علی خاں صاحب دوکان ... 〃 〃	۲ر	〃
۱۷۴	[illegible]	جناب منظور احمد صاحب باڑہ ہندو راؤ	عہ	〃	۲۰۲	۶۱۱۶	منشی عرفان الدین صاحب و عبد الحکیم صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۷۵	[illegible]	خلیفہ صاحب مولوی محمد نصیر الدین صاحب ... دکن	عما ۸ر	وظیفہ کرایہ	۲۰۳	۶۱۱۷	عبد الحکیم حبیب الرحمٰن صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ	عہ	〃
۱۷۶	[illegible]	والدہ صاحبہ محمود علی صاحب مرسلہ مولوی 〃 〃	عما ۸ر	〃	۲۰۴	۶۱۱۸	عبد الرحیم صاحب متصل مسجد ...	۱ر	〃
۱۷۷	[illegible]	مولانا مولوی محمد نصیر الدین صاحب 〃	عہ	〃	۲۰۵	۶۱۱۹	عبد العزیز صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۱۷۸	[illegible]	شیخ عبد السلام عبد الشفاء صاحبان سر حافظ ... دہلی	۸ر	دوائی	۲۰۶	۶۱۲۰	مستری محمد اسمٰعیل صاحب متصل لال مسجد 〃 〃	۴ر	〃
۱۷۹	[illegible]	حافظ محمد سلطان پسر حافظ عبد اللطیف صاحب ...	۴ر	〃	۲۰۷	۶۱۲۱	مستری ولی الدین صاحب بہادر گڑھ روڈ 〃 〃	۲ر	〃
۱۸۰	[illegible]	شیخ عبد الجبار باڑی برادرس 〃 〃	۲ر	〃	۲۰۸	۶۱۲۲	منشی شفیق الرحمٰن صاحب متصل ایم بی سکول ...	۴ر	〃
۱۸۱	[illegible]	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر 〃 〃	۴ر	〃	۲۰۹	۶۱۲۳	جناب فخر الدین صاحب کارخانہ متصل مسجد ...	۸ر	〃
۱۸۲	[illegible]	والدہ امان اللہ قاضی صاحب دوکان اکرام اللہ 〃 〃	۴ر	〃	۲۱۰	۶۱۲۴	جناب محمد سلطان صاحب کارخانہ صابون ...	۴ر	〃
۱۸۳	[illegible]	جناب حبیب الرحمٰن صاحب ... [illegible]	۱۲ر	〃	۲۱۱	۶۱۲۵	حافظ عبد الغنی صاحب چائے والے صدر بازار 〃	عہ	〃
۱۸۴	[illegible]	[illegible] 〃 〃	۴ر	〃	۲۱۲	۶۱۲۶	شیخ عبد الغنی و احسان الٰہی صاحب بلیماران 〃	۸ر	〃
۱۸۵	[illegible]	منشی ... صاحب موضع اجرانہ ... میرٹھ	عہ	〃	۲۱۳	۶۱۲۷	زین العابدین صاحب تاجر جفت 〃 〃	عا	〃
۱۸۶	[illegible]	چودھری عالم علی صاحب ساکن ...	عہ	〃	۲۱۴	۶۱۲۸	محمد اسمٰعیل صاحب آل کلاتھ مرچنٹ 〃 〃	۴ر	〃
۱۸۷	[illegible]	شیخ اشفاق احمد صاحب ... شیخ محمد ... مرزبل ... ضلع جھنگ	[illegible]	[illegible]	۲۱۵	۶۱۲۹	... بخش صاحب فیض روڈ قرول باغ 〃	عا	〃
۱۸۸	[illegible]	شیخ محمد صادق صاحب 〃 〃	عہ	〃	۲۱۶	۶۱۳۰	مستری بشیر الدین صاحب ... گنج روڈ باڑہ ہندو راؤ	۴ر	〃
۱۸۹	[illegible]	حکیم برکت علی صاحب ...	عہ	〃	۲۱۷	۶۱۳۱	مستری امام الدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر	〃
۱۹۰	[illegible]	... صاحب ...	عہ	〃	۲۱۸	۶۱۳۲	حاجی رحیم بخش صاحب کارخانہ ...	عا	〃
					۲۱۹	۶۱۳۳	علیم الدین صاحب ... والے 〃	۴ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲۰	۹۱۳۳	شیخ اللہ والا رسول بخش محلہ قصاب پورہ دہلی	۱ر	[illegible]
۲۲۱	۹۱۳۵	حاجی عبدالحکیم و عبدالمجید صاحبان قومی بازار 〃	۴ر	〃
۲۲۲	۹۱۳۶	حاجی محمد حنیف صاحب گتہ بک لائے پن بنگش 〃	عا	〃
۲۲۳	۹۱۳۷	شیخ محمد فاروق صاحب آئل کالا قد مرچنٹ بلیماران	عا	〃
۲۲۴	۹۱۳۸	شیخ عبدالمتین صاحب سوداگران چاندنی چوک 〃	۴ر	〃
۲۲۵	۹۱۳۹	شیخ عبدالرحیم صاحب اینڈ برادرس 〃 〃	۴ر	〃
۲۲۶	۹۱۴۰	جناب غیاث الدین صاحب تمباکو والے موری گیٹ	۸ر	〃
۲۲۷	۹۱۴۱	جناب عابد خاں صاحب موری دروازہ 〃	۴ر	〃
۲۲۸	۹۱۴۲	جناب حبیب الرحمن صاحب لال کنواں 〃	۸ر	〃
۲۲۹	۹۱۴۳	جناب عبدالرحیم صاحب موری گیٹ 〃	۲ر	〃
۲۳۰	۹۱۴۴	ماسٹر حنیف الدین صاحب سبزی منڈی 〃	۱۲ر	〃
۲۳۱	۹۱۴۵	جناب محمد ادریس صاحب محمد علی بازار موری دروازہ	۸ر	〃
۲۳۲	۹۱۴۶	جناب محمد احمد صاحب دوکاندار چونیہ موری گیٹ	۴ر	〃
۲۳۳	۹۱۴۷	جناب محمد نذیر صاحب بازار گندہ نالہ 〃	۲ر	〃
۲۳۴	۹۱۴۸	بابو حفیظ اللہ صاحب مشین والے باڑہ ہندو راؤ 〃	عہ	〃
۲۳۵	۹۱۴۹	بابو عبدالمجید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون نوگنج 〃	عہ	〃
۲۳۶	۹۱۵۰	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری باڑہ ہندو راؤ	۴ر	〃
۲۳۷	۹۱۵۱	حاجی محمد بلال صاحب کپڑے والے 〃	۲ر	〃
۲۳۸	۹۱۵۲	حکیم محمد ابراہیم صاحب گلشن گنج پنجابی دواخانہ	۸ر	〃
۲۳۹	۹۱۵۳	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ	عا	〃
۲۴۰	۹۱۵۴	مستری مولا بخش صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۲۴۱	۹۱۵۵	عبدالعزیز و غفران الدین صاحبان سبزی منڈی	عہ	〃
۲۴۲	۹۱۵۶	جناب محمد مرزا صاحب کارخانہ بین 〃 〃	عہ	〃
۲۴۳	۹۱۵۷	جناب محمد رفیع صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۴۴	۹۱۵۸	داروغہ صادق حسین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۴۵	۹۱۵۹	جناب عبدالرشید صاحب بد چونہ قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۲۴۶	۹۱۶۰	کرم الٰہی ولد شیخ کلو صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۴۷	۹۱۶۱	محمد یوسف صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۲۴۸	۹۱۶۲	منشی عبدالعزیز صاحب 〃 〃 〃	۱ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۹	۹۱۴۳	حکیم علیم الدین صاحب محسن سپھر قلعہ گل قصاب پورہ دہلی	۲ر	[illegible]
۲۵۰	۹۱۴۴	ماسٹر صغیر علی صاحب آئل کالا قد مرچنٹ 〃	۸ر	〃
۲۵۱	۹۱۷۵	حاجی نمبردار عبدالحفیظ صاحب مقام و ڈاکخانہ بگراسی ضلع بلند شہر	عہ	〃
۲۵۲	۹۱۷۶	محمد رب نواز خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۵۳	۹۱۷۷	محمد عبدالسلام خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۵۴	۹۱۷۸	محمد نصیر خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۵۵	۹۱۷۹	رحیم اللہ صاحب بیوپاری 〃 〃	عہ	〃
۲۵۶	۹۱۸۰	حکیم نیاز احمد خاں صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۵۷	۹۱۸۱	محمد یعقوب علیخاں صاحب موضع پنڈیاؤ ڈاکخانہ دولت پور 〃	عا	〃
۲۵۸	۹۱۸۲	محمد عبدالرؤف خانصاحب 〃 〃 〃	عا	〃
۲۵۹	۹۱۸۳	قاضی محمد یامین صاحب مقام و ڈاکخانہ بگراسی	عا	〃
۲۶۰	۹۱۸۴	محمد عبدالغفار خانصاحب رئیس 〃 بیاؤ ڈاکخانہ	عہ	〃
۲۶۱	۹۱۸۵	چودھری حاجی واجد علیصاحب گڈھ مکتیشر میرٹھ	عا	〃
۲۶۲	۹۱۸۶	شیخ ملا نتھے خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۶۳	۹۱۸۷	محمد قدامرزا خانصاحب بگراسی بلند شہر	عہ	〃
۲۶۴	۹۱۸۸	حاجی محمد اسد اللہ خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۶۵	۹۲۱۵	چودھری شبیر علیصاحب گڈھ مکتیشر میرٹھ	عہ	〃
۲۶۶	۹۲۱۶	چودھری سلیمان خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۶۷	۹۲۱۷	حکیم مولوی شمس الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۶۸	۹۲۲۸	محمد اسمٰعیل خانصاحب موضع پنیا ڈاکخانہ بیلیڑہ ضلع فتحپور	عہ	〃
۲۶۹	۹۲۲۹	حاجی ستارہ خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۷۰	۹۲۳۰	محمد خورشید حسن خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۷۱	۹۲۳۱	فرحت حسین خانصاحب محلہ چھمر موضع [illegible]	عا	〃
۲۷۲	[illegible]	محمد عیسیٰ خانصاحب موضع کوسی ڈاکخانہ [illegible]	عہ	〃
۲۷۳	[illegible]	[illegible] خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۷۴	[illegible]	[illegible] خانصاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۷۵	۹۲۳۵	[illegible] صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۷۶	۹۲۳۶	جناب [illegible] صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۷۷	۹۲۳۷	حاجی محمد حسین خانصاحب موضع دیوتھیا 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۸	۹۲۴۸	محمد حسین خانصاحب موضع دیوتہیا ڈاکخانہ لنڈھورا خانپور	عہ	دوامی بہی خواہان
۲۷۹	۹۲۴۹	جناب قمر الزمان خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۰	۹۲۵۰	شیخ حبیب اللہ خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۱	۹۲۵۱	قاری عبدالمجید صاحب رئیس موضع کرہ 〃 〃	عہ	〃
۲۸۲	۹۲۵۲	محمد یامین صاحب نمبردار کیلاشپور ضلع سہارنپور	عہ	〃
۲۸۳	۹۲۵۳	مولانا رشید احمد خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۴	۹۲۵۴	منشی عبدالمجید خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۸۵	۹۲۵۵	حاجی جانی صاحب باورچی خانبہادر صاحب	عہ	〃
۲۸۶	۹۲۵۶	سید مقصود حسن صاحب خیاط 〃〃〃	عہ	〃
۲۸۷	۹۲۵۹	مولانا سید محمد امیر صاحب لوہاری سرائے 〃〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸۸	۹۲۶۰	حاجی حبیب احمد محمد عمر صاحبان نیا بازار 〃	للعہ	〃
۲۸۹	۹۲۶۱	منشی محمد یٰسین صاحب کارندہ خانبہادر کیلاشپور	عہ	〃
۲۹۰	۹۲۶۴	مولوی شبیر حسین صاحب مدرس مڈل سکول بہوا ژہ مظفر نگر	عا	دوامی 〃
۲۹۱	۹۳۱۲	سید محمد صاحب واصلی پنشنر قصبہ گلاوٹھی بلند شہر	۸ر	〃
۲۹۲	۹۳۱۳	عبدالرشید صاحب۔ بیجو محلہ پہاڑی بھوجلی قرد دہلی	۲ر	〃
۲۹۳	۹۳۱۴	محمد اقبال صاحب۔ اقبال بوٹ ہاؤس کوچہ چیلان	۲ر	〃
۲۹۴	۹۳۱۴	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃
۲۹۵	۹۳۱۶	محمد شفیق الرحمٰن صاحب تاجر جنت پلیماران 〃	۲ر	〃
۲۹۶	۹۳۱۸	حافظ شبیر حسین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۲۹۷	۹۳۱۹	محمد حسین و اجمل حسین صاحبان کھاری باؤلی	عہ	〃
۲۹۸	۹۳۲۰	محمد صدیق محمد یٰسین صاحبان تیلی واڑہ 〃	۲ر	〃
۲۹۹	۹۳۲۲	حکیم عبدالمجید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ 〃	عا	〃
۳۰۰	۹۳۲۳	محمد ... صاحب سوداگر بازار لال کنواں 〃	۱ر	〃
۳۰۱	۹۳۲۴	حامد حسین صاحب مالک حامد اسٹور کھاری باؤلی	۲ر	〃
۳۰۲	۹۳۲۵	رضی الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	۱ر	〃
۳۰۳	۹۳۲۶	عبدالوحید صاحب چھوٹی مسجد 〃 〃	۱ر	〃
۳۰۴	۹۳۲۷	محمد یعقوب صاحب تیلی واڑہ 〃	۲ر	〃
۳۰۵	۹۳۲۸	حکیم عبدالعزیز صاحب عزیزی دواخانہ	۲ر	〃
۳۰۶	۹۳۲۹	... صاحب ملازم صدیقی دواخانہ قومی گنج	۲ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۷	۹۳۳۰	حاجی میراتی صاحب گھڑی والے پہاڑی دروازہ محلہ باناں	۲ر	دوامی بہی خواہان
۳۰۸	۹۳۳۱	منشی محمد صدیق صاحب دوکان محمد شفیع محمد خلیل	۸ر	〃
۳۰۹	۹۳۳۲	حاجی محمد عثمان صاحب سرائے حافظ بنہ 〃	۲ر	〃
۳۱۰	۹۳۳۳	عتیق الرحمٰن بن فضل الرحمٰن صاحب پن گنگش ہیرا لال باغ	۲ر	〃
۳۱۱	۹۳۳۴	جناب عبدالستار صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۳۱۲	۹۳۳۵	جناب عبدالغفار صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۳۱۳	۹۳۳۶	جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۱۴	۹۳۳۷	شیخ نور احمد معرفت شیخ فضل الرحمٰن صاحب سرائے حافظ بنہ	۲ر	〃
۳۱۵	۹۳۳۸	حاجی کریم اللہ و انعام اللہ صاحبان 〃〃	۲ر	〃
۳۱۶	۹۳۳۹	شیخ سراج الدین صاحب فرم احمد دین کوچہ حبش خاں 〃	عہ	〃
۳۱۷	۹۳۴۰	محمد انیس معرفت حافظ عبدالرحیم صاحب 〃	عہ	〃
۳۱۸	۹۳۴۱	شیخ عبدالسلام عبدالغفار صاحبان صدر بازار	۸ر	〃
۳۱۹	۹۳۴۲	حافظ محمد سلطان حافظ عبداللطیف صاحبان 〃	۲ر	〃
۳۲۰	۹۳۴۳	شیخ عبدالجبار صاحب باڑی یا مدرس صدر بازار 〃	۲ر	〃
۳۲۱	۹۳۴۴	عبدالرشید صاحب شیشہ والے سرائے حافظ بنہ 〃	۱ر	〃
۳۲۲	۹۳۴۵	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر گلی شکو والی 〃	۲ر	〃
۳۲۳	۹۳۴۶	والدہ امان اللہ خاں صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۲۴	۹۳۴۷	حکیم محمد اسحاق صاحب بکی گلی باڑہ ہندو راؤ 〃	۱ر	〃
۳۲۵	۹۳۴۸	مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری 〃	۲ر	〃
۳۲۶	۹۳۴۹	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۳۲۷	۹۳۵۰	شیخ معراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران 〃	عہ	〃
۳۲۸	۹۳۵۱	مولوی قاری شریف احمد صاحب سنی مرکز 〃	۲ر	〃
۳۲۹	۹۳۵۲	حافظ جمیل احمد محمد عمر صاحبان کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃
۳۳۰	۹۳۵۳	حافظ محمد فاضل محمد کامل خانصاحبان 〃 〃	۲ر	〃
۳۳۱	۹۳۵۴	محمد دین و رضی الدین صاحبان کھاری باؤلی 〃	عہ	〃
۳۳۲	[illegible]	منشی عبدالسلام صاحب صدر بازار 〃	۸ر	〃
۳۳۳	[illegible]	...الدین شجاع الدین صاحبان 〃	عہ	〃
۳۳۴	[illegible]	... صاحب بہاری ... ملتانی محلہ ... 〃	۲ر	〃
۳۳۵	[illegible]	... محمد فاروق صاحب باڑہ بلیماران 〃	عا	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۳۶	[illegible]	شیخ ضیاء الرحمن صاحب ناظم ادارہ جنت بلیا [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] فضل کریم صاحب ٹھیکیدار [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۳۷	[illegible]	مولوی محمد شعیب صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خانصاحب [illegible] " " " "	؎	"
۳۳۸	[illegible]	مولوی عبد الجلیل صاحب انسپکٹر پولیس [illegible]	؎	"	[illegible]	[illegible]	مسماۃ النور صاحبہ " " " "	؎	"
۳۳۹	[illegible]	مولوی محمد یٰسین خانصاحب محلہ [illegible] باغ "	؎	"	[illegible]	[illegible]	والدہ محمد نذیر صاحب " " " "	؎	"
۳۴۰	[illegible]	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولکپور دیوبند " "	؎	"	[illegible]	[illegible]	محمد اکبر صاحب " " " "	۲	"
۳۴۱	[illegible]	مولوی [illegible] صاحب [illegible]	۸	"	۳۵۰	[illegible]	محمد الطاف علیخاں صاحب رئیس [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴۲	[illegible]	مولوی عبد المنان صاحب [illegible]	[illegible]	"	۳۵۱	[illegible]	حاجی محمد صدیق صاحب [illegible]	؎	[illegible]
۳۴۳	[illegible]	مولوی عبد الجلیل صاحب [illegible]	؎	"	۳۵۲	[illegible]	خان بہادر [illegible] مقصود علیخاں صاحب رئیس " "	[illegible]	"
۳۴۴	[illegible]	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولکپور دیوبند	؎	"			میزان [illegible]		

عطیات عمومی

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	[illegible]	محمد عارف صاحب [illegible] دار العلوم دیوبند	[illegible]	[illegible]	۱۴	[illegible]	مستری محمد ایوب صاحب [illegible]	[illegible]	تعمیر [illegible]
۲	[illegible]	چودھری محمد سلیمان صاحب [illegible] بجنور	؎	زکوٰۃ	۱۵	[illegible]	قاضی نواب علی صاحب مدرس [illegible] سکول "	[illegible]	"
۳	[illegible]	شیخ شجاع الدین صاحب [illegible]	۸	تعمیر [illegible]	۱۶	[illegible]	محمد یٰسین صاحب [illegible] "	؎	"
۴	[illegible]	حافظ عظیم اللہ صاحب [illegible] " "	۲	"	۱۷	[illegible]	نواب جعفر علی صاحب [illegible] انسپکٹر " "	؎	"
۵	[illegible]	حاجی محمد یٰسین صاحب رئیس " "	؎	"	۱۸	[illegible]	مسماۃ [illegible] " "	[illegible]	"
۶	[illegible]	جناب وحید الدین صاحب قریشی [illegible] " "	؎	"	۱۹	[illegible]	سلطان محمد خانصاحب [illegible] " "	؎	"
۷	[illegible]	شیخ محمد [illegible] صاحب سوداگر [illegible] " "	[illegible]	[illegible]	۲۰	[illegible]	[illegible] خانصاحب [illegible] گورنمنٹ سکول [illegible]	[illegible]	"
۸	[illegible]	[illegible] اللہ صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۱	[illegible]	چودھری عبد الحکیم خانصاحب [illegible]	؎	"
۹	[illegible]	ماسٹر سعید اللہ صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۲	[illegible]	[illegible] اللہ خانصاحب " " "	؎	"
۱۰	[illegible]	[illegible] پریذیڈنٹ [illegible]	؎	[illegible]	۲۳	[illegible]	چودھری [illegible] " "	؎	"
۱۱	[illegible]	ماسٹر [illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	۲۴	[illegible]	چودھری [illegible]	؎	"
۱۲	[illegible]	جناب [illegible] خانصاحب [illegible]	؎	"	۲۵	[illegible]	چودھری [illegible] خانصاحب	[illegible]	"
[illegible]	[illegible]	چودھری [illegible] اللہ خانصاحب	[illegible]	"	۲۶	[illegible]	چودھری [illegible] صاحب	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷	۵۱۰۷	جناب عنایت اللہ صاحب موضع امری ... بجنور	[illegible]	تعمیر تنظیم
۲۸	۵۱۰۸	جناب عبدالرحمن صاحب 〃 〃 〃	۲/	〃
۲۹	۵۱۱۰	منجانب جماعت ہشتم، ہفتم، ششم، پنجم، چہارم، سوم طلبائے اسکول سرونج مالوہ	[illegible]	عطاء
۳۰	۵۱۱۱	مولوی بقاء اللہ صاحب فاضل دیوبند 〃 〃	۲/	〃
۳۱	۵۱۱۲	نائب ناظم بومیاں صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۳۲	۵۱۱۳	اہل خیر بذریعہ نائب ناظم 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۳۳	۵۱۱۴	اہلکاران صاحبان دفاتر 〃 〃	[illegible]	〃
۳۴	۵۱۱۵	مشترکہ موضع کالا کھیڑی پرگنہ امبہٹہ تحصیل نکوڑ	[illegible]	〃
۳۵	۵۱۱۶	ولی اللہ خان صاحب پنشنر پولیس سپرنٹنڈنٹ ...	[illegible]	زکوٰۃ
۳۶	۵۱۱۷	امام مسجد موضع باہری ڈاکخانہ اسلام نگر سہارنپور	[illegible]	صرف طلبہ خرید غلہ
۳۷	۵۱۱۸	لیاقت حسین خان صاحب ... رامپور	[illegible]	صرف طلبہ
۳۸	۵۱۱۹	منشی غلام ربانی صاحب پٹرول ... ضلع مظفرنگر	۸/	عطاء
۳۹	۵۱۲۰	باشندگان موضع بھیڑی ڈاکخانہ 〃 〃	[illegible]	〃
۴۰	۵۱۲۱	بندو بہار صاحب جامع مسجد موضع ... 〃	۲/	〃
۴۱	۵۱۲۲	عبدالحمید صاحب موضع بڈبانہ ڈاکخانہ شاہپور 〃	۲/	〃
۴۲	۵۱۲۳	بندو صاحب بہار 〃 〃 〃	۲/	〃
۴۳	۵۱۲۴	منشی محمد یوسف صاحب قصبہ پھلت 〃 〃	[illegible]	〃
۴۴	۵۱۲۵	جناب محمد اویس صاحب 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۴۵	۵۱۲۶	عبدالغفور صاحب ... موضع ... ڈاکخانہ ...	[illegible]	〃
۴۶	۵۱۲۷	مسلمانان موضع کھوکری ڈاکخانہ کھتولی 〃	[illegible]	〃
۴۷	۵۱۲۸	محمد الرشید صاحب 〃 〃 〃 〃	۱/	〃
۴۸	۵۱۲۹	مولانا محمد شفیع صاحب موضع داہوڑ 〃 〃	[illegible]	〃
۴۹	۵۱۳۰	بابو اللہ بندہ صاحب 〃 بھیڑی 〃 〃	[illegible]	صرف طلبہ خرید غلہ
۵۰	۵۱۳۱	صفت احمد و مشتاق احمد صاحبان سیو ڈاکخانہ چھپار	[illegible]	〃
۵۱	۵۱۳۲	موضع سیونا 〃 〃	[illegible]	〃
۵۲	۵۱۳۳	مسلمانان 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۵۳	۵۱۳۴	مسلمانان موضع ... ڈاکخانہ منصورپور	[illegible]	〃
۵۴	۵۱۳۵	〃 〃 ... 〃 شاہپور	[illegible]	〃
۵۵	۵۱۳۶	مسلمانان موضع ... ڈاکخانہ شاہپور مظفرنگر	۱۱/	صرف طلبہ خرید غلہ
۵۶	۵۱۳۷	〃 عبدالمجید 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۵۷	۵۱۳۸	مولوی عزیز الرحمن صاحب قصبہ پھلت 〃	[illegible]	صرف طلبہ
۵۸	۵۱۳۹	مولوی راغب حسن صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۵۹	۵۱۴۰	مسلمانان 〃 〃	[illegible]	صرف طلبہ خرید غلہ
۶۰	۵۱۴۱	بتوسط مولوی علاء الدین صاحب جامع مسجد ...	[illegible]	〃
۶۱	۵۱۴۲	محمد شرد اکبر و احمد حسن صاحبان موضع ناولہ ...	[illegible]	〃
۶۲	۵۱۴۳	بتوسط جناب سید محمد فاضل صاحب رئیس ...	[illegible]	〃
۶۳	۵۱۴۴	مسلمانان موضع بھیڑی ڈاکخانہ رودانہ 〃	[illegible]	〃
۶۴	۵۱۴۵	مولانا آدم عیسیٰ صاحب بی اے ...	[illegible]	رسالہ
۶۵	۵۱۴۶	کبیر احمد صاحب اشرفی ساکن ... ڈاکخانہ ... دیوبند	[illegible]	صدقہ طلبہ
۶۶	۵۱۴۰	رحمت اللہ صاحب سبزی منڈی دہلی	۱/	عطاء
۶۷	۵۱۴۱	عبدالرزاق صاحب پانی پت والے 〃 〃	۱/	〃
۶۸	۵۱۴۲	مشتاق احمد صاحب موضع ... ضلع سہارنپور	[illegible]	〃
۶۹	۵۱۴۳	انجمن مریم صاحب ... ڈاکخانہ ... 〃	[illegible]	صرف طلبہ خرید غلہ
۷۰	۵۱۴۴	مولانا حکیم محمد حیات و صوفی عبدالحمید صاحب زرگر موضع ... ڈاکخانہ ...	[illegible]	〃
۷۱	۵۱۴۵	ملا فتح محمد و چودھری بشیر احمد صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۷۲	۵۱۴۶	چودھری بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۷۳	۵۱۴۷	جناب عمر دراز صاحب ...	[illegible]	〃
۷۴	۵۱۴۸	قاری محمد ابراہیم صاحب مدرس 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۷۵	۵۱۴۹	محمد ادریس حافظ عبداللہ ولی محمد ... ڈاکخانہ ...	[illegible]	〃
۷۶	۵۱۵۰	حافظ طفیل احمد صاحب موضع لودی پور 〃 〃	[illegible]	〃
۷۷	۵۱۵۱	عبدالمجید صاحب ملازم شاہ محمد حسن صاحب ... 〃	[illegible]	〃
۷۸	۵۱۵۲	حافظ مہربان خان صاحب امام مسجد موضع ... ڈاکخانہ ...	[illegible]	〃
۷۹	۵۱۵۳	چودھری الٰہی بخش صاحب بیوپاری 〃 〃	[illegible]	〃
۸۰	۵۱۵۴	پیرجی محمد صغیر صاحب ساڈھورہ 〃 〃	[illegible]	〃
۸۱	۵۱۵۵	حافظ رحمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ ... ڈاکخانہ ...	[illegible]	〃
۸۲	۵۱۵۶	صوفی عبدالحلیم صاحب لودی پور ڈاکخانہ ...	[illegible]	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطیہ کنندگان	رقم	مد
۸۳	[illegible]	حافظ طفیل احمد صاحب لودی پور ڈاکخانہ بہٹ سہارنپور	[illegible]	[illegible]
۸۴	[illegible]	منشی عبدالحمید صاحب حسن پورہ کرتپور بجنور	عہ	عطاء
۸۵	[illegible]	حاجی اللہ بخش صاحب " " "	۴ر	"
۸۶	[illegible]	رحمت اللہ صاحب کھیڑہ کوال مظفرنگر	ما	زکوٰۃ
۸۷	[illegible]	جناب نذیر پسر عبدالرحمٰن صاحب گکرول "	۹ر	عطاء
۸۸	[illegible]	جناب عزیبا صاحب لوریان " "	۴ر	"
۸۹	[illegible]	پدہان نیادر صاحب " "	[illegible]	"
۹۰	[illegible]	جناب عبدالرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۹۱	[illegible]	جناب بندو پسر نتھو صاحب " "	سے	"
۹۲	[illegible]	جناب منگو پسر کلو صاحب " "	عہ	"
۹۳	۵۰۰۰	تسہ وار دھال تجوڑہ "	۸ر	"
۹۴	۵۰۰۱	غلام نبی صاحب جہلم " "	۱ر	"
۹۵	[illegible]	عبداللہ صاحب پرزادہ گیر گکرولی "	عہ	"
۹۶	[illegible]	بلاقی پسر گیپ صاحب " "	عہ	"
۹۷	[illegible]	جناب منیر صاحب " "	عہ	"
۹۸	۵۰۰۵	منشی عظیم اللہ صاحب " "	عہ	"
۹۹	[illegible]	جناب اللہ جلایا صاحب " "	۸ر	"
۱۰۰	۵۰۱۱	حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ	سے	"
۱۰۱	۵۰۱۲	مولوی حاجی سعید احمد صاحب مدرس عربی	[illegible]	"
۱۰۲	۵۰۱۳	سید علی اطہر صاحب اسسٹنٹ انجینیر [illegible]	عہ	امداد طلبہ
۱۰۳	۵۰۱۴	مولوی سید حمید احمد صاحب محلہ ہزاری [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۱۰۴	۵۰۱۶	ناظم مجلس خدام المسلمین [illegible] ضلع سورت	[illegible]	"
۱۰۵	[illegible]	مولانا عبدالقادر صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی	ار	عطاء
۱۰۶	[illegible]	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ۔ بنجاران "	[illegible]	امداد طلبہ
۱۰۷	[illegible]	عبدالرحیم صاحب ٹھیکیدار [illegible]	ما	رسالہ
۱۰۸	[illegible]	محمد یعقوب ولد [illegible] صاحب محلہ شیشگران کرتپور بجنور	ما	عطاء
۱۰۹	[illegible]	جناب منیر احمد صاحب " " "	عہ	"
۱۱۰	[illegible]	جناب بشیر احمد صاحب تاجر [illegible] "	عہ	"
۱۱۱	۵۰۸۱	[illegible] ولد محمد اسمٰعیل صاحب محلہ " " " "	[illegible]	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطیہ کنندگان	رقم	مد
۱۱۲	۵۰۸۲	ریاست علی صاحب ملازم ڈاکخانہ اکبرآباد بجنور	عہ	امداد طلبہ
۱۱۳	۵۰۸۳	جناب عبدالحق صاحب محلہ شیشگران کرتپور	عہ	[illegible]
۱۱۴	۵۰۸۴	محمد جلیل صاحب " " "	۸ر	"
۱۱۵	[illegible]	جناب بھائی احمد حسین صاحب [illegible]	ما	رسالہ
۱۱۶	[illegible]	مولوی محمد احسن صاحب ناظم کتب خانہ [illegible] ضلع [illegible] صوبہ بمبئی	عہ	"
۱۱۷	[illegible]	مولوی عبدالواحد صاحب بھاولپوری ناظم [illegible]	عا	"
	–	مسجد مبارک ربانی [illegible] انارکلی لاہور		
۱۱۸	[illegible]	امام عابد شاہ [illegible]	[illegible]	تنظیم تعمیر
۱۱۹	[illegible]	منشی عنایت اللہ صاحب محلہ [illegible]	عہ	"
۱۲۰	۵۰۹۰	حکیم مولانا الٰہی بخش صاحب " " "	عہ	زکوٰۃ
۱۲۱	۵۰۹۱	امام الدین و اسحاق صاحبان مجمع گکرولی مظفرنگر	۸ر	عطاء
۱۲۲	۵۰۹۲	متفرق حضرات ۔ چوراوالا ڈاکخانہ تسہ "	[illegible]	"
۱۲۳	۵۰۹۳	عبداللہ صاحب پرزادہ گیر گکرولی "	عہ	"
۱۲۴	۵۰۹۴	عبدالمجید صاحب " "	عہ	"
۱۲۵	۵۰۹۵	گھسیٹا صاحب نمبردار "	عہ	"
۱۲۶	[illegible]	مولوی عبدالرزاق صاحب [illegible] دولت پور [illegible]	[illegible]	تبلیغ
۱۲۷	[illegible]	مولوی رفیق احمد صاحب [illegible]	[illegible]	"
۱۲۸	[illegible]	[illegible] صاحب عبدالرحیم [illegible] ضلع [illegible]	عہ	"
۱۲۹	[illegible]	مولانا سعید احمد صاحب مدرس [illegible] العلوم [illegible]	[illegible]	"
۱۳۰	۵۰۱۰	ماسٹر ظہور احمد صاحب ساکن [illegible] بجنور	[illegible]	زکوٰۃ
۱۳۱	۵۰۱۱	محمد ابراہیم صاحب محلہ [illegible]	[illegible]	"
۱۳۲	[illegible]	غلہ جمع شدہ دولت پور ڈاکخانہ تسہ مظفرنگر	[illegible]	[illegible]
۱۳۳	[illegible]	" " مجمع گکرولی " "	[illegible]	"
۱۳۴	[illegible]	ملا مجید صاحب " [illegible] " "	سے	عطاء
۱۳۵	۵۰۱۸	مستری محمد [illegible] صاحب [illegible]	عہ	امداد طلبہ
۱۳۶	[illegible]	حاجی سید [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۱۳۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عطاء

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۸	۵۰۳۸	مولانا سید محمد لطیف صاحب نائب مہتمم ... میرٹھ	عا	رسالہ
۱۳۹	۵۰۳۹	صغیر حسن خان صاحب رئیس کلینک ... دواخانہ ...	۵	[illegible]
۱۴۰	۵۰۴۰	حاجی عبد الرحمٰن خان صاحب رئیس ″ ″	للعہ	عطاء
۱۴۱	۵۰۴۱	منشی عبد المجید صاحب کھیا ڈاکخانہ ″ ″	۵	″
۱۴۲	۵۰۴۲	جناب حبیب صاحب بیوپاری ″ ″	للعہ	″
۱۴۳	۵۰۴۳	جناب عبد الرحیم صاحب انصاری ″ ″	۸ر	″
۱۴۴	۵۰۴۴	جناب عبد الغفور صاحب تیرگر ″ ″	عہ	″
۱۴۵	۵۰۴۵	جناب الٰہی بخش صاحب نجار ″ ″	عہ	″
۱۴۶	۵۰۴۶	شیخ عبد اللہ صاحب انصاری ″ ″	عہ	″
۱۴۷	۵۰۴۷	عبد الغفور صاحب خیاط ″ ″	عہ	″
۱۴۸	۵۰۴۸	جناب ججو صاحب ″ ″ ″	۸ر	″
۱۴۹	۵۰۴۹	جناب شریف صاحب ″ ″ ″	۸ر	″
۱۵۰	۵۰۵۰	پسر عبد الغفور صاحب ″ ″ ″	۸ر	″
۱۵۱	۵۰۵۱	جناب عظیم اللہ صاحب نجار ″ ″	عہ	″
۱۵۲	۵۰۵۲	بندو پسر نور دین بیوپاری ″ ″	عا	″
۱۵۳	۵۰۵۳	محمد شفیع پسر غلام حسین صاحب ″ ″	عا	″
۱۵۴	۵۰۵۴	جناب مستقیم پسر محمد باقر صاحب ″ ″	عہ	″
۱۵۵	۵۰۵۵	جناب رحمت اللہ صاحب ″ ″	عہ	″
۱۵۶	۵۰۵۶	جناب ابراہیم صاحب شاہپوری حال ″	عہ	″
۱۵۷	۵۰۵۷	چودھری ... پسر خدا بخش صاحب ″	عا	″
۱۵۸	۵۰۵۸	جناب عبد الکریم صاحب حجام ″	عہ	″
۱۵۹	۵۰۵۹	مولا دیا ساکن پھلاؤدہ حال ″	عا	″
۱۶۰	۵۰۶۰	بجو حجام ″	عا	″
۱۶۱	۵۰۶۱	جناب عبد الستار صاحب ″	عا	″
۱۶۲	۵۰۶۲	جناب چندا سیالہ ″	عہ	″
۱۶۳	۵۰۶۳	جناب ظہور الکمار ″	عہ	″
۱۶۴	۵۰۶۴	شمس الدین صاحب پسر چھوٹے ″ ″	عہ	″
۱۶۵	۵۰۶۵	عبد المجید پسر شیر ... ″ ″	عا	″
۱۶۶	۵۰۶۶	مستقیم پسر یوسف صاحب انصاری ″	عہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶۷	۵۰۶۷	مستری عبد الرحمٰن صاحب نجار موضع ڈاکخانہ ...	عہ	عطاء
۱۶۸	۵۰۶۸	محمد اسمٰعیل صاحب ولد رحمت اللہ صاحب محلہ ... ″ ″ ″	عہ	″
۱۶۹	۵۰۶۹	عبد المجید پسر عبد الغنی صاحب بیوپاری ″ ″	عا	″
۱۷۰	۵۰۷۰	عبد اللطیف صاحب باقرنی والا ″ ″	عہ	″
۱۷۱	۵۰۷۱	علاؤ الدین صاحب پسر رحیم بخش ″ ″	[illegible]	″
۱۷۲	۵۰۷۲	ماسٹر محمد اسمٰعیل ولد محمد ہاشم صاحب ″ ″	عہ	″
۱۷۳	۵۰۷۳	جناب رحمت اللہ ولد ننھے صاحب ″ ″	عہ	″
۱۷۴	۵۰۷۴	صوفی جان الدین صاحب ″ ″	۸ر	″
۱۷۵	۵۰۷۵	خدا بخش صاحب خمیار ″ ″	۴ر	″
۱۷۶	۵۰۷۶	مسماۃ فہیم النساء صاحبہ ″	عہ	″
۱۷۷	۵۰۷۷	محمد حیات ولد محمد عثمان صاحب ″	۲ر	″
۱۷۸	۵۰۷۸	محمد اسحاق صاحب کالغلندری ″	۲ر	″
۱۷۹	۵۰۷۹	مشائخ الدین صاحب بساطی بازار بزازہ ″	۲ر	″
۱۸۰	۵۰۸۰	قاضی منشی ظہور الحق صاحب قصبہ ... بلند شہر	عہ	″
۱۸۱	۵۰۸۱	قاضی محمد ظفر صاحب محلہ قاضی ... ″ ″ ″	عہ	″
۱۸۲	۵۰۸۲	اہلیہ صاحبہ انوار احمد صاحب محلہ نور گنج سہارنپور	للعہ	[illegible]
۱۸۳	۵۰۸۳	جناب عبد الستار صاحب میرٹھ	عہ	عطاء
۱۸۴	۵۰۸۴	جناب عبد الستار صاحب محلہ کھرگنج ″	[illegible]	″
۱۸۵	۵۰۸۵	حاجی دوست محمد صاحب رئیس ... ڈاکخانہ ...	[illegible]	[illegible]
۱۸۶	۵۰۸۶	ابو حمید اللہ خان صاحب حیدرآباد دکن	للعہ	عطاء
۱۸۷	۵۰۹۱	حاجی الٰہی بخش صاحب پانڈولی ضلع سہارنپور	[illegible]	[illegible]
۱۸۸	۵۰۹۲	محمد ابراہیم صاحب پسر رحیم بخش ″ ڈاکخانہ ... ″	۸ر	عطاء
۱۸۹	۵۰۹۳	مولانا محمد ابراہیم صاحب ″ ″ ″ ″ ″	[illegible]	″
۱۹۰	۵۰۹۴	عبد المجید صاحب بزاز ...		
		حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ... موضع ″ ″	۸	[illegible]
۱۹۱	۵۰۹۵	جناب حبیب احمد صاحب ″	عہ	″
۱۹۲	۵۰۹۶	جناب محمد طیب صاحب ... ڈاکخانہ ...	عہ	″
۱۹۳	۵۰۹۷	جناب محمد صدیق صاحب ″ ″ ″ ″ ″	عہ	″
۱۹۴	۵۰۹۸	جناب محمد علی صاحب ″ ″ ″ ″ ″	عہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹۵	۵۸۹۹	جناب مقبول احمد صاحب نہیرۂ الخان ناگل بہار		
۱۹۶	۵۹۰۰	ملا عبدالرحمن صاحب قصبہ لاوڑ ضلع میرٹھ		زکوٰۃ
۱۹۷	۵۹۰۱	شیخ عبدالرحیم صاحب " "		"
۱۹۸	۵۹۰۲	شیخ عبدالحمید صاحب " "		
۱۹۹	۵۹۰۳	شیخ رسول و محمود و امام الدین صاحبان فیروز "		"
۲۰۰	۵۹۰۴	حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدرس دارالعلوم		رسالہ
۲۰۱	۵۹۰۶	مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب پیغمبر ندی مسلم یونیورسٹی		"
۲۰۲	۵۹۰۷	زین الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۱ر	عطاء
۲۰۳	۵۹۸۱	یک زائل خیر ذریعہ مولانا مدنی صاحب مظفر		فقرطلبہ
۲۰۴	۵۹۸۲	سیٹھ حاجی یوسف پسر حاجی لالہ صاحب کشرہ کراچی		
۲۰۵	۵۹۸۳	محمود ونذیر صاحبان موضع رسول پور الحکمہ		
۲۰۶	۵۹۸۴	ولایت حسین صاحب سرور پور ڈاکخانہ گواگیا		عطاء
۲۰۷	۵۹۸۵	جملہ مسلمانان صاحبان موضع		قربانی
۲۰۸	۵۹۸۶	چودھری مولوی مختار احمد خانصاحب سنرل پور		فقرطلبہ
۲۰۹	۵۹۸۸	خان شیرین خانصاحب قصبہ ابراڑہ میرٹھ		عطاء
۲۱۰	۵۹۸۹	جناب عبداللطیف خانصاحب " "		"
۲۱۱	۵۹۹۰	جناب قدرت اللہ صاحب " "		"
۲۱۲	۵۹۹۱	چودھری محمد تقی صاحب " "		"
۲۱۳	۵۹۹۲	منشی عبدالوحید صاحب " "	۸ر	"
۲۱۴	۵۹۹۳	جناب ملا نجیب اللہ صاحب " "	۲ر	"
۲۱۵	۵۹۹۴	حافظ محمد حسین صاحب " "	۲ر	"
۲۱۶	۵۹۹۵	جناب محمد شفیع خانصاحب نمبردار " "	۸ر	"
۲۱۷	۵۹۹۶	جناب نیاز صاحب رد	۲ر	"
۲۱۸	۵۹۹۷	جناب عبدالکریم پسر محمد قاسم خانصاحب " "	۸ر	"
۲۱۹	۵۹۹۸	نمبردار نذیر حسین خانصاحب " "	۲ر	"
۲۲۰	۵۹۹۹	محمد ابراہیم وچاند خاں وعبدالغنی صاحبان " "	۸ر	"
۲۲۱	۶۰۰۰	سید علی اکبر صاحب قادری پارسی دوڑہ		رسالہ
۲۲۲	۶۰۰۱	حاجی علی محمد و محمد علی ازود ہری		"
۲۲۳	۶۰۰۲	شہاب الدین صاحب امرت روڈ امرتسر		زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲۴	۶۰۰۳	مسماۃ اسما بنت مولانا ڈاکٹر حسین صاحب پٹنہ		زکوٰۃ
۲۲۵	۶۰۰۴	جناب حاجی محمد صاحب زمیندار و آرائیں		
		مرسلہ مولوی نور الدین صاحب		"
۲۲۶	۶۰۰۵	محمد سعید احمد صاحب مقام اومری ضلع مرادآباد		"
۲۲۷	۶۰۰۶	قاضی غلام محمد صاحب ساکن		رسالہ
۲۲۸	۶۰۰۸	حاجی خواجہ بخش کریم صاحب		
۲۲۹	۶۰۰۹	مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب		عطاء
۲۳۰	۶۰۱۱	محمد حسین خانصاحب ڈاکخانہ میرٹھ	۸ر	"
۲۳۱	۶۰۱۲	صوفی اشفاق حسین صاحب " "	۸ر	"
۲۳۲	۶۰۱۳	اہلیہ صاحبہ عبداللطیف صاحب " "	۱ر	"
۲۳۳	۶۰۱۴	اہلیہ صاحبہ لالہ صاحب " "	۱ر	"
۲۳۴	۶۰۱۵	اہلیہ صاحبہ منشی صاحب " "	۱ر	"
۲۳۵	۶۰۱۶	عبداللطیف خانصاحب کانسٹبل " "	۲ر	"
۲۳۶	۶۰۱۷	چودھری توصیف حسین صاحب " "	۲ر	قربانی
۲۳۷	۶۰۱۸	منشی عبدالحکیم صاحب " "		
۲۳۸	۶۰۱۹	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب " "	۸ر	"
۲۳۹	۶۰۲۰	حکیم شفیق احمد صاحب "		"
۲۴۰	۶۰۲۱	چودھری مظفر خانصاحب "	۸ر	"
۲۴۱	۶۰۲۲	عزیز الرحمن خانصاحب پلول گوڑگانواں		
۲۴۲	۶۰۲۳	نصیر الدین شہاب الدین صاحبان		
		مولوی خیر الدین		رسالہ
۲۴۳	۶۰۲۴	از ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان		
۲۴۴	۶۰۲۵	جناب حمید اللہ صاحب		فقرطلبہ
۲۴۵	۶۰۲۶	مولوی شفیع جمیل صاحب		رسالہ
۲۴۶	۶۰۲۷	حافظ صالح حافظ محمد صاحب		"
۲۴۷	۶۰۲۹	آدم احمد عبداللہ صاحب پوسٹ		"
۲۴۸	۶۰۳۰	مولوی نذیر حسین صاحب خطیب		"
۲۴۹	۶۰۳۲	سید مختار		فقرطلبہ
۲۵۰	۶۰۳۴	مولانا محمد		زکوٰۃ

مد	رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان	نمبر رسید	نمبر شمار	مد	رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان	نمبر رسید	نمبر شمار
امداد طلبہ / فریب کار	عا	پدہان علیا وچھوٹا صاحبان بارہ بسہ بنوڑہ ڈاکخانہ تسہ مظفر نگر	۶۰۶۳	۲۸۰	تبلیغ	عہ	مولانا فیض محمد صاحب کوکب جوالا پور ضلع سہارنپور	۶۰۳۳	۲۵۱
"	عہ	محمد اسحاق صاحب " " "	۶۰۶۵	۲۸۱	"	[illegible]	مولانا عبد السمیع صاحب مبیع الاسلام بلیا ان ڈبلی	۶۰۳۴	۲۵۲
"	۸ /	جمال الدین صاحب بیوپاری " "	۶۰۶۶	۲۸۲	"	ے	مولانا سید حمید الدین صاحب جامع العلوم گلاؤٹی	۶۰۳۵	۲۵۳
"	عہ	حاجی بندو صاحب بارہ بسہ " "	۶۰۶۷	۲۸۳	"	ہے	حافظ نصیر احمد صاحب بذبانہ مظفر نگر بلند شہر	۶۰۳۶	۲۵۴
"	عہ	حاجی مولا بخش صاحب " " "	۶۰۶۸	۲۸۴	"	[illegible]	حضرت مولانا رحمت علی صاحب مہتمم مدرسہ قاسمیہ	۶۰۳۹	۲۵۵
"	ہہ /	مولانا محمد اسحاق صاحب کیرانوی ٹلہ لبہ	۶۰۶۹	۲۸۵	کتب تعلیمی	۸ /	شیخ اشفاق احمد صاحب معارق منزل چنیوٹ	۶۰۴۰	۲۵۶
"	عہ	محمد ہاشم صاحب پسر اتمد " "	۶۰۷۰	۲۸۶	"	عہ	اختر حسین بن امیر حسین صاحب ساوجنہ میرٹھ	۶۰۴۱	۲۵۷
"	للعہ	اہالیان موضع کھال کھیڑہ " "	۶۰۷۱	۲۸۷	عطاء	عہ	ملا حسین بخش صاحب رزکلی ڈاکخانہ تسہ مظفر نگر	۶۰۴۲	۲۵۸
"	لعہ ۲۳	" " بنوڑہ " " "	۶۰۷۲	۲۸۸	"	عہ	جناب سکھا صاحب " " " "	۶۰۴۳	۲۵۹
"	عہ	پدہان منگتا صاحب بارہ بسہ " "	۶۰۷۳	۲۸۹	"	۱۲ /	جناب حسنو صاحب " " " "	۶۰۴۴	۲۶۰
"	عہ	اہالیان موضع " " "	۶۰۷۴	۲۹۰	"	عہ	جناب نشا صاحب " " "	۶۰۴۵	۲۶۱
"	۹ / ۹	مسلم صاحب " " "	۶۰۷۵	۲۹۱	"	ے	جناب بندو صاحب کھیڑی " "	۶۰۴۶	۲۶۲
جرم قربانی	ہہ /	پدہان بندو صاحب منگلوری " "	۶۰۷۶	۲۹۲	"	ے	پدہان فدا حسین صاحب " " "	۶۰۴۷	۲۶۳
امداد طلبہ	پے /	محبوب الٰہی خان صاحب بیچر بی اے عثمانیہ ہنگول	۶۰۷۷	۲۹۳	"	عہ	کریم بخش صاحب " " " "	۶۰۴۸	۲۶۴
"	عہ	حافظ عبد العظیم خان صاحب شہاب جبلہ پور میرٹھ	۶۰۷۸	۲۹۴	"	عہ	منشی محمد اسحاق صاحب " " " "	۶۰۴۹	۲۶۵
متفرق تعلیم	ے ۵ /	محترم محمود ابراہیم تیل صاحب نانال لو تھرا فریقہ	۶۰۷۹	۲۹۵	"	للعہ /	متفرق حضرات معرفت " " " "	۶۰۵۰	۲۶۶
عطاء	عہ	سلیم الدین پسر محمد اسمٰعیل صاحب بھور ڈاکخانہ کیرانہ مظفر نگر	۶۰۸۰	۲۹۶	"	۱۲ /	متفرق حضرات معرفت میاں جی عبد الحکیم صاحب ڈہانسری ڈاکخانہ کوال ضلع مظفر نگر	۶۰۵۱	۲۶۷
"	عہ	چودھری علی جنگ صاحب رارہ ڈاکخانہ تھانہ "	۶۰۸۱	۲۹۷	"	ہہ /	منشی عباس علی صاحب ترول جوسی ڈاکخانہ تسہ "	۶۰۵۲	۲۶۸
رسالہ	عا	عبد المجید صاحب پتھر گڑھ " کیرانہ "	۶۰۸۲	۲۹۸	"	عہ	مولانا حکیم محمد حنیف صاحب کھیڑہ " کوال	۶۰۵۳	۲۶۹
امداد طلبہ	عا	محمد ابراہیم صاحب ننگلہ " "	۶۰۸۳	۲۹۹	زکوٰۃ	عا	پدہان رحمت اللہ صاحب " " " "	۶۰۵۴	۲۷۰
"	عہ	قطب الدین ولد محمد اسمٰعیل صاحب اٹھی بیک "	۶۰۸۴	۳۰۰	"	[illegible]	ملا لال بخش صاحب آنہ لبہ ۔ بنوڑہ " تسہ "	۶۰۵۵	۲۷۱
"	عا	محمد امین صاحب موضع نوادہ " "	۶۰۸۵	۳۰۱	امداد طلبہ تعمیر مکان	۲ /	موضع کھیڑی " " "	۶۰۵۶	۲۷۲
"	عا	چودھری امداد علی صاحب " گڈھی بیک " "	۶۰۸۶	۳۰۲	"	عہ	منشی محمد اسحاق صاحب " " "	۶۰۵۷	۲۷۳
تعمیر تعلیم	عہ	رحمت اللہ صاحب قوم روڈہ ۔ مسافر	۶۰۸۷	۳۰۳	"	[illegible]	اہالیان موضع ڈہانسری ڈاکخانہ کوال "	۶۰۵۸	۲۷۴
"	عہ	دولا صاحب ۔ پتھر گڑھ ڈاکخانہ کیرانہ مظفر نگر	۶۰۸۸	۳۰۴	"	۱۲ /	" " کھیڑہ " " " "	۶۰۵۹	۲۷۵
امداد طلبہ	عا	چودھری غلام محمد صاحب قصبہ بڑہ تحصیل جھلو ضلع	۶۰۹۰	۳۰۵	"	ست	شیخ عبد اللہ صاحب لکڑولی " "	۶۰۶۰	۲۷۶
"	عہ	حاجی محمد دین صاحب آہنگر کوہ شملہ	۶۰۹۱	۳۰۶	"	[illegible]	اہالیان موضع جنوڑہ ڈاکخانہ جانسٹھ "	۶۰۶۱	۲۷۷
زکوٰۃ	ے	منشی محمد حنیف صاحب بینڈ روڈ ڈاکخانہ بھتو	۶۰۹۳	۳۰۷	"	عا	" " ڈہانسری " کوال "	۶۰۶۲	۲۷۸
امداد طلبہ	عا	" " " " "	۶۰۹۴	۳۰۸	"	عہ	پدہان محمد صاحب بڑہ بسہ جنوڑہ ڈاکخانہ تسہ "	۶۰۶۳	۲۷۹

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۹	۹۰۹۸	عبدالحامد خانصاحب سرپرست بنگال ساہار پور	لعہ	زکوٰۃ	۳۳۸	۹۲۰۲	سعید اللہ خانصاحب مقام ڈاکخانہ دیپالپور ضلع منٹگمری	عہ	عطاء
۳۱۰	۹۰۹۹	مولوی عبدالحکیم خانصاحب نوتاری ڈاکخانہ شہر اعظم گڑھ	ما	رسالہ	۳۳۹	۹۲۰۳	محمد احسان اللہ صاحب " " "	عہ	"
۳۱۱	۹۱۰۰	حضرت قبلہ مولانا السید اصغر حسین صاحب مدظلہ دیوبند	عطیہ	فرطلبہ	۳۴۰	۹۲۰۴	اللہ دیا ولد اللہ بخش صاحب " بگراسی بلند شہر	۴ر	"
۳۱۲	۹۱۰۲	محمد احمد صاحب محلہ قاضیان متصل ماچھی خانہ بلند شہر	۴ر	عطاء	۳۴۱	۹۲۰۵	شیخ عبدالقدیر صاحب گڑھ مکتیشر میرٹھ	۴ر	تعمیر و تعلیم
۳۱۳	۹۱۲۳	عبدالرحمن صاحب پرانی عیدگاہ صدر بازار "	۴ر	"	۳۴۲	۹۲۰۶	محمد امیر حسین خانصاحب مقام ڈاکخانہ بگراسی بلند شہر	عہ	"
۳۱۴	۹۱۰۴	عبدالحق صاحب مچھی پیچھے جی بارہ بند راؤ "	۴ر	"	۳۴۳	۹۲۰۷	منشی محمد رمضان خانصاحب " " سیانہ "	عہ	"
۳۱۵	۹۱۰۵	سید ولایت شاہ صاحب صدر بازار دلی شرقی	۲ر	"	۳۴۴	۹۲۰۸	چودھری لطف الٰہی خانصاحب " " " "	۸ر	"
۳۱۶	۹۱۲۵	حاجی رحیم بخش صاحب رئیس کاندھلہ ضلع مظفر نگر دیہاتی	ما	فرطلبہ	۳۴۵	۹۲۰۹	منشی محمد زماں خانصاحب امین آبپاشی تحصیل	۸ر	"
۳۱۷	۹۱۲۶	بابو مرزا محمد خلیل بیگ صاحب ڈاکخانہ خوشی بازی	ما	رسالہ	۳۴۶	۹۲۱۰	سید محمد عبدالعزیز صاحب رئیس اورنگ آباد ڈاکخانہ	ما	"
۳۱۸	۹۱۲۷	محمد اکرم بیگ صاحب لیوارے کے بلوچستان	ما	عطاء	۳۴۷	۹۲۱۱	شیخ محمد تسلیم صاحب مقام ڈاکخانہ گڑھ مکتیشر میرٹھ	عہ	"
۳۱۹	۹۱۲۸	میاں محمد امین محمد شفیع صاحبان بائیڈ مالک امرتسر	عہ	فرطلبہ	۳۴۸	۹۲۱۲	حافظ سراج الدین صاحب جنرل کلاتھ مرچنٹ	ما ۲ر	فرطلبہ
۳۲۰	۹۱۴۰	محمود علی صاحب۔ اسلام نگر۔ سہارنپور	عہ	زکوٰۃ	۳۴۹	۹۲۱۳	حکیم مقصود علیخاں صاحب تاران گڑھ افضل گڑھ	عہ	"
۳۲۱	۹۱۴۱	ملک عبدالرحمن صاحب ابو اسحاق روڈ منٹگمری لاہور	عہ	وظیفہ	۳۵۰	۹۲۱۴	سید حبیب احمد صاحب محلہ قاضیان سادھورہ انبالہ	عہ	"
۳۲۲	۹۱۴۲	عبدالرشید مولوی محمد ابراہیم صاحب ریواڑی محلہ	ما	فرطلبہ	۳۵۱	۹۲۱۸	اللہ مہر ولد اللہ دتا مقام و ڈاکخانہ گڑھ	۸ر	عطاء
۳۲۳	۹۱۴۳	محمد عبدالمجید خانصاحب چندیانہ ڈاکخانہ دو بلند شہر	ما	زکوٰۃ	۳۵۲	۹۲۱۹	چودھری اخلاق علی صاحب " " "	عہ	تعلیم و تعمیر
۳۲۴	۹۱۴۴	حاجی عبدالوحید خانصاحب معلم ڈاکخانہ بگراسی "	ما	رسالہ	۳۵۳	۹۲۲۰	چودھری احمد حسن خانصاحب " " "	۴ر	"
۳۲۵	۹۱۸۹	قاضی محمد کبیر صاحب " " "	۸ر	عطاء	۳۵۴	۹۲۲۱	چودھری حامد حسن خانصاحب "	عہ	"
۳۲۶	۹۱۹۰	عبدالغفور خانصاحب " " "	۸ر	"	۳۵۵	۹۲۲۲	مولوی محمد یوسف صاحب چترالی فاضل دارالعلوم دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم
۳۲۷	۹۱۹۱	مولوی محمد یوسف خانصاحب امام مسجد "	۲ر	"	۳۵۶	۹۲۲۳	مولوی محمد یٰسین صاحب گورداسپوری "	۸ر	"
۳۲۸	۹۱۹۲	منشی حمایت علی صاحب "	۴ر	"	۳۵۷	۹۲۲۴	مولوی بشیر احمد صاحب دیونگوی "	۸ر	"
۳۲۹	۹۱۹۳	محمد منیر خانصاحب پوسٹ مین "	۴ر	"	۳۵۸	۹۲۲۵	مولوی صبغت اللہ صاحب سرحدی "	۸ر	"
۳۳۰	۹۱۹۴	مسماۃ عائشہ بیگم زوجہ محمد نعیم خانصاحب "	عہ	"	۳۵۹	۹۲۲۶	مولوی محمد اکرام اللہ صاحب بخاری "	۸ر	"
۳۳۱	۹۱۹۵	عبدالحفیظ صاحب بیوپاری "	عہ	"	۳۶۰	۹۲۲۷	مولوی نذیر محمد صاحب " "	۸ر	"
۳۳۲	۹۱۹۶	منن عرف لالی صاحب "	۸ر	"	۳۶۱	۹۲۲۸	مولوی عبدالعظیم صاحب " "	۸ر	"
۳۳۳	۹۱۹۷	کریم اللہ صاحب "	۸ر	"	۳۶۲	۹۲۲۹	اللہ بندہ پسر اللہ دتا معرفت محمد افضل کیرانہ	عہ	زکوٰۃ
۳۳۴	۹۱۹۸	اہلیہ صاحبہ حافظ احمد حسن خانصاحب چندیانہ ڈاکخانہ دولت پور	عہ	"	۳۶۳	۹۲۳۰	چودھری تانو صاحب محلہ گوجران " مظفر نگر	للعہ	تعمیر قربانی
۳۳۵	۹۱۹۹	محمد سمیع اللہ خانصاحب جمعدار " "	ما	"	۳۶۴	۹۲۳۱	جملہ مسلمانان موضع دتو تھیا ولدار نگر غازیپور	عہ	فرطلبہ
۳۳۶	۹۲۰۰	سلطان محمد خانصاحب مقام و ڈاکخانہ گڑھ مکتیشر	عہ	"	۳۶۵	۹۲۳۲	جناب یار محمد صاحب " " "	ما	"
۳۳۷	۹۲۰۱	محمد ابراہیم خانصاحب " جہانگیر آباد بلند شہر	۸ر	"	۳۶۶	۹۲۳۳	والدہ امام الدین صاحب " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶۷	۹۲۳۴	مولوی محمد اسلم صاحب قاسمی دیا تھیا ولد ارنگر غازی پور	عہ	عطاء
۳۶۸	۹۲۳۵	شیخ حبیب اللہ صاحب انصاری " "	عہ	"
۳۶۹	۹۲۳۶	ضمیر الدین صاحب " " "	۸ر	"
۳۷۰	۹۲۳۷	عبدالشکور صاحب " " "	۸ر	"
۳۷۱	۹۲۵۵	منظر علی صاحب رئیس کیلاشپور ضلع سہارنپور	عہ	"
۳۷۲	۹۲۵۸	ملا محمد اسمٰعیل صاحب خادم مسجد " "	۸ر	"
۳۷۳	۹۲۶۲	مولانا قطب الدین صاحب محلہ ڈہرا ضلع مرادآباد	عا	رسالہ
۳۷۴	۹۲۶۳	کریم بخش ولد مستری جیون بخش صاحب منگلپور	[illegible]	زکوٰۃ
۳۷۵	۹۲۶۴	عبدل پسر الٰہی بخش صاحب بازی خود سہارنپور	ہ	فقر طلبہ
۳۷۶	۹۲۶۵	قاضی سید حسن صاحب قصبہ نہٹور بجنور	عـ	"
۳۷۷	۹۲۶۶	شیخ مشیت اللہ صاحب نمبردار " "	عـ	"
۳۷۸	۹۲۶۷	مولانا عبدالسلام صاحب فاضل دیوبند ٹوپیا نگلی	[illegible]	تبلیغ
۳۷۹	۹۲۶۸	مولانا سید احمد صاحب سینتاپوری کرسی "	عـ	"
۳۸۰	۹۲۶۹	محمد آفاق صاحب ڈاکخانہ سیدنپور " "	عـ	"
۳۸۱	۹۲۷۰	چودھری شاکر علی صاحب قصبہ جھوڑہ ضلع میرٹھ	عہ	دارالحدیث
۳۸۲	۹۲۷۱	حافظ سید اہتمام علی صاحب " "	[illegible]	عطاء
۳۸۳	۹۲۷۳	حمید اللہ خاں صاحب آرسی گنڈناس بیرون حیدرآباد	[illegible]	فقر طلبہ
۳۸۴	۹۲۷۴	محمد منظور صاحب فاضل الٰہ آبادی محلہ آتالہ الٰہ آباد	ہ	دارالطلبہ
۳۸۵	۹۲۷۵	جناب جسونت قانونگو صاحب تحصیل جانسٹھ مظفرنگر	ہ	فقر طلبہ
۳۸۶	۹۲۷۶	بدرالحسن صاحب کمشنر بانکیپی بالاکوٹ	[illegible]	کتب خانہ
۳۸۷	۹۲۷۷	ڈاکٹر نواب علی صاحب بارہ ہندو راؤ کلاتھ مل دہلی	[illegible]	فقر طلبہ
۳۸۸	۹۲۷۸	شیخ حاجی مولا بخش۔ خدا بخش صاحب سیالکوٹ پنجاب	[illegible]	زکوٰۃ
۳۸۹	۹۲۸۰	فضل الٰہی صاحب سپاہی شاہجہانپور	عہ	عطاء
۳۹۰	۹۲۸۱	مولوی سید محمد صدیق صاحب لوہشاولی ڈاکخانہ بالاشہر	عا	زکوٰۃ
۳۹۱	۹۲۸۲	منشی سید عبدالرحمٰن صاحب ککلا ڈہنی بلند شہر	۴ر	عطاء
۳۹۲	۹۲۸۳	ملا امانت صاحب چودھری " "	عہ	"
۳۹۳	۹۲۸۵	حاجی عبدالمجید صاحب " " "	عہ	"
۳۹۴	۹۲۸۶	مستری شاہزادہ صاحب " " "	عہ	"
۳۹۵	۹۲۸۷	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب لوہشاولی ڈاکخانہ بالاشہر	[illegible]	"
۳۹۶	۹۲۸۸	جناب محمد مقصود صاحب لوہشاولی ڈاکخانہ بالاشہر "	عہ	عطاء
۳۹۷	۹۲۸۹	حافظ انیس احمد صاحب " " " "	عہ	"
۳۹۸	۹۲۹۰	منشی منظور احمد و حکیم عبدالمالک صاحب " " "	۱۰ر	"
۳۹۹	۹۲۹۱	سید محمد خالد صاحب " " "	۸ر	"
۴۰۰	۹۲۹۲	حشمت علی صاحب " " "	۴ر	"
۴۰۱	۹۲۹۳	سید شبیر احمد صاحب " " "	۴ر	"
۴۰۲	۹۲۹۴	منشی افضال الرحمٰن صاحب " " "	عہ	"
۴۰۳	۹۲۹۵	جناب محمد حامد حسن صاحب " " "	عہ	"
۴۰۴	۹۲۹۶	جناب محمد عبدالرزاق صاحب " " "	عہ	"
۴۰۵	۹۲۹۷	سید عبدالصمد صاحب " " "	سے	"
۴۰۶	۹۲۹۸	سید محمد طاہر صاحب " " "	عہ	"
۴۰۷	۹۲۹۹	قاضی انوارالحق صاحب " " "	عہ	"
۴۰۸	۹۳۰۰	سید محمد فضل الرحمٰن صاحب " " "	عہ	"
۴۰۹	۹۳۰۱	منشی حکیم اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۴۱۰	۹۳۰۲	مستری عبدالغفور صاحب نجار " " "	۵ر	"
۴۱۱	۹۳۰۳	اہلیہ سراج الحق صاحب " " "	عہ	"
۴۱۲	۹۳۰۴	والدہ صاحبہ سید محمد عابد صاحب " " "	عہ	"
۴۱۳	۹۳۰۵	سید محمود احمد صاحب " " "	عہ	تنظیم تعمیر و ترمیم
۴۱۴	۹۳۰۶	مستری گل شیر صاحب " " "	۸ر	"
۴۱۵	۹۳۰۷	جناب عجب نور صاحب ٹیلر ماسٹر " " "	۸ر	"
۴۱۶	۹۳۰۸	جناب محمد صدیق صاحب بیوپاری " " "	عہ	"
۴۱۷	۹۳۰۹	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب منٹگمری ضلع منٹگمری	للعہ	رسالہ
۴۱۸	۹۳۱۰	بالوٹس الحسن صاحب ایڈیٹر قرولباغ دہلی	عہ	"
۴۱۹	۹۳۱۱	مولوی عبدالحی صاحب موضع بیاڑی تحصیل کیتھل کرنال	ہ	زکوٰۃ
۴۲۰	۹۳۱۲	ایک از اہل خیر معرفت مولانا السید حسین احمد صاحب مدظلہ	[illegible]	فقر طلبہ
۴۲۱	۹۳۲۱	صوفی یوسف سلیمان صاحب مقام رو بدر ڈاکخانہ		"
		بانولی ضلع بھروچ گجرات	[illegible]	
۴۲۲	[illegible]	ڈاکٹر سید محبوب احمد صاحب عباس منزل تہرالٰہ آباد	[illegible]	کتب خانہ
۴۲۳	[illegible]	ناظم صاحب مجلس خدام المسلمین کاٹھیاواڑ	عا	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۳	۹۳۹۳	مولانا محمد عبد الماجد صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ	[illegible]	زکوٰۃ
۳۲۵	۹۴۴۹	حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب رئیس اعظم بلند شہر	[illegible]	عطاء
۳۲۶	۹۴۴۰	مولانا عبد الغنی صاحب قریشی جامع مسجد کالا باغ ضلع ہزارہ تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ تھیا گلی	[illegible]	قرض طلبہ
۳۲۷	۹۴۸۳	عبد الغفور صاحب ولد حاجی شاہ بخش صاحب نوشا معرفت آسو گل کیمسٹ چنتہ جلالپور خاص [illegible]	[illegible]	〃
۳۲۸	۹۴۶۵	چودھری زین الدین صاحب دیوبند گوجروارہ [illegible]	[illegible]	عطاء
۳۲۹	۹۳۸۸	رسول بخش صاحب باشندہ محمد حسن [illegible]	[illegible]	عطاء
۳۳۰	۹۴۱۰	انسپکٹر صاحب محکمہ بلدیات ریاست قلات بلوچستان	[illegible]	[illegible]

میزان آمدنی دوامی واوقاف	[illegible]
〃 دوامی بہی خواہان	[illegible]
〃 عمومی	[illegible]
〃 بلا رسیدات	[illegible]
میزان کل	[illegible]

فہرست کتب وقفی واشیاء متفرق!

موصولہ ماہ جمادی الثانی [illegible]ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۳۴	جناب مولانا حاجی میاں محمد صادق صاحب مہتمم باغبان پورہ لاہور	رد المحتار مجلد تا جلد پنجم و اول و دوم مع تکملہ۔ تفسیر سورہ مائدہ مجلد یک۔ مصفیٰ و مسویٰ، مجموعہ رسائل منطق۔ شرح باب الرسائل۔ ہفت نامہ شاندار قتیل۔ فوز الکبیر۔ کافیہ۔ کتاب تعلیم کرم خوردہ۔ میزان الصرف و صرف میر وغیرہ۔ نفحۃ الادب۔ کتاب الفقہ [illegible]
۲	۳۵	جناب قاری عبد السمیع صاحب مرحوم موضع [illegible] ڈاکخانہ دیوبند ضلع سہارنپور	قرآن شریف مجلد مع ترجمہ۔ حمائل شریف مع ترجمہ [illegible] مجلد۔ کرتہ، ٹوپی، پاجامہ [illegible] ٹوپی دو پلی۔ جوتہ پمپ۔ جملہ سامان مستعمل
۳	۳۶	جناب مولوی ذو الفقار حیدر صاحب نگینہ بجنور	تفسیر مدارک التنزیل کامل کہنہ۔ تفسیر بیضاوی [illegible]
۴	۳۷	حکیم الدین صاحب موضع دب کورہ ڈاکخانہ [illegible]	غلہ یک من و گندم
۵	۳۸	صوفی شریف الحسن صاحب بن حکیم الدین صاحب 〃 〃	〃 〃 〃
۶	۳۹	منشی محمد شفیع صاحب 〃 〃 〃	〃 〃 〃
۷	۴۰	حافظ منظور احمد صاحب بن نیک محمد صاحب 〃 〃 〃	〃 پندرہ سیر 〃
۸	۴۱	متفرق حضرات 〃 〃 〃	〃 پانچ من ۲۹ سیر
۹	۴۲	حاجی دوست محمد صاحب دودہ گڈھ ڈاکخانہ چلکانہ	〃 ساڑھے تین من
۱۰	۴۳	حاجی نیک محمد صاحب 〃 〃 〃	〃 دو من 〃
۱۱	۴۴	منصب علی صاحب 〃 〃 〃	〃 یک من 〃
۱۲	۴۵	حاجی محمد شریف شہاب الدین صاحبان 〃 〃	〃 بیس سیر 〃
۱۳	۴۶	ابو الحسن صاحب 〃 〃	〃 〃 〃
۱۴	۴۷	مسماۃ الٰہی جان صاحبہ والدہ ناظر صاحب 〃 〃	〃 〃 〃
۱۵	۴۸	ظہور حسن و ناظر حسن صاحبان 〃 〃	〃 〃 〃
۱۶	۴۹	قطب الدین صاحب بن فتح محمد صاحب 〃 〃	〃 دو من بیس سیر 〃
۱۷	۵۰	حاجی علی باز صاحب 〃 〃	〃 یک من 〃

بہی خواہان دار العلوم اور ماہ رمضان المبارک

دار العلوم کے تمام بہی خواہوں اور مخلصوں کو معلوم ہے کہ عالم اسباب میں اس امانت الٰہی دار العلوم دیوبند کے مصارف کی کفالت کا انحصار مخلصین دار العلوم کی ان قلیل و کثیر امدادوں پر ہے جو وقتاً فوقتاً اکناف ملک سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان امدادوں کا بیشتر حصہ برما کے علاقہ رنگون و مانڈلے وغیرہ سے یا کلکتہ، مدراس، بمبئی اور کراچی وغیرہ کے مخلص تجارت پیشہ حضرات کی طرف سے موصول ہوتا تھا جنگ کے خوفناک اثرات نے برما کے تاجروں کی نہ صرف تجارت کو تباہ و برباد کر دیا بلکہ برما کو ہم سے اس طرح منقطع کر دیا کہ نہ ہم تک برما والوں کی کوئی خبر پہنچ سکتی ہے اور نہ ہماری کوئی صدا وہاں تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے مسلمانوں پر رحم فرمائے اور وہاں کے خانماں برباد انسانوں کے لئے اپنی وسیع مملکت کے دوسرے حصوں میں خیر و فلاح کے دروازے کھول دے۔ اور ان کا جو کچھ کھویا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ سے انھیں اس سے زیادہ عنایت فرمائے۔

جنگ کے ہندوستان کی سرحدوں پر پہنچ جانے کی وجہ سے ساحلی شہروں میں جو اضطراب پیدا ہو چکا ہے اس نے دار العلوم کی آمدنی کے دوسرے مراکز کے دروازے بھی تقریباً بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے بظاہر یہ سال مالی اعتبار سے دار العلوم کے لئے نہایت تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنی اس امانت کی حفاظت اور بقا کے ایسے سامان پیدا کر دیگا جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان نازک حالات اور خطرات میں اللہ کے فضل کی بنا ڈھونڈھنے والے مسلمانوں سے ہمیں امید ہے کہ وہ اس سال ہمیشہ سے زیادہ دار العلوم کی امداد میں حصہ لیکر دار العلوم کو مشکلات و مصائب سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضل و انعام کا مستحق بنائیں گے۔

ہندوستان کے ارباب خیر عموماً رمضان المبارک میں امور خیر میں زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ بھی زیادہ تر اسی ماہ میں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنی زکوٰۃ اور دوسری مدات خیر میں سے "دار العلوم دیوبند" کے سیکڑوں نادار مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کے تکفل اور تعلیم کے انتظام کے لئے معتد بہ حصہ ادا فرما کر اپنی زکوٰۃ اور دیگر مصارف خیر کو بہترین مصرف اور قابل اعتماد طریقہ پر صرف کریں گے اور اس نازک دور میں دار العلوم کی زیادہ سے زیادہ امداد فرما کر حق تعالیٰ جل مجدہ سے بہترین اجر حاصل کرنے کے مستحق بنیں گے۔

(نوٹ) اپنی ہر امدادی رقم کیساتھ یہ ضرور تحریر فرما دیں کہ یہ رقم بسلسلۂ بہی خواہی دار العلوم ہے تاکہ آپ کی امداد بہی خواہوں کی فہرست میں درج ہو سکے۔

"احقر عبد الوحید"

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی - دار العلوم دیوبند

چند مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

تاریخ الاسلام ۔ بطرز سوال و جواب ۔ اس کے تین حصہ ہیں حصہ اول [illegible] کی زندگی [illegible] حصہ دوم میں مدنی زندگی [illegible] حصہ سوم میں [illegible] اخلاق و عادات وغیرہ کا بیان [illegible] داخل [illegible] ہیں ۔ [illegible]

العقل والنقل [illegible] مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب [illegible] قابل دید [illegible] قیمت [illegible]

تحذیر الناس [illegible] مولانا قاسم [illegible]

تعمیر صادق ۔۔۔۔۔۔ [illegible]

توثیق الکلام [illegible] [illegible] کی [illegible] تحقیق [illegible] قیمت [illegible]

تحفۃ الاطفال عربی [illegible] کا مشہور رسالہ ہے [illegible]

نور العرفی [illegible]

[illegible] بیان [illegible]

المہند ۔ اس میں علمائے دیوبند کے عقائد کا مفصل تذکرہ ہے ۔ قیمت [illegible]

اغلاط العوام [illegible] قیمت [illegible]

زبدۃ المناسک ۔ [illegible] بہترین کتاب ہے ۔ قیمت [illegible]

سوانح قاسمی ۔ قیمت صرف [illegible]

مرقات مع حاشیہ مرآت قیمت [illegible]

خوبی کا اندازہ اس سے آپ کر سکتے ہیں کہ اب حال ہی میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ نے مراد آباد جیل میں قیدیوں کو خود یہ کتاب پڑھانی شروع فرمائی ہوئی ہے ۔

قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible] حصہ سوم [illegible]

دیوان حماسہ ۔ محشی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قسم اول [illegible]

الاسلام ۔ حقانیت اسلام پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ کا روح پرور مضمون ۔ قیمت [illegible]

الاقتصاد فی مسئلۃ الفساد قیمت [illegible]

الجواب المتین ۔ باحادیث سید المرسلین ۔ قیمت [illegible]

الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح [illegible]

اصلاح الرسوم مدلل مکمل [illegible]

دعائے حزب البحر والبر واسماء بدریین [illegible]

رحمت رضوان امام ابو حنیفہ کی مختصر سوانح عمری ۔ قیمت [illegible]

رفیق سفر ۔۔۔۔۔۔ [illegible]

سراجی ۔۔۔۔۔۔ قیمت [illegible]

شرح نقایہ ۔ فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جلد اول ۔ قیمت [illegible] روپے

قطوف دانیہ فی کراہت جماعت ثانیہ قیمت

رمضان المبارک کیلئے خاص رعایت

فیصلہ کیا گیا ہے کہ کاغذ کی ہوشربا گرانی کے باوجود مذہبی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کیلئے کتبخانہ اعزازیہ کی مطبوعات میں ۴ فی روپیہ کی رعایت کر دی جائے یعنی ایک روپیہ کی کتابوں کی قیمت صرف بارہ آنے لیجائے اور پچیس روپے یا پچیس روپے سے زیادہ کی فرمائش بھیجنے والوں سے صرف آدھی قیمت وصول کیجائے لہذا جو کتابیں یہاں شائع کیجا رہی ہیں اور ان کے علاوہ دوسری مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ جو بڑی فہرست میں درج ہیں انمیں سے اپنی ضرورت اور پسند کی کتابوں کا جلد انتخاب کر کے رمضان المبارک کی اس خاص رعایت سے فائدہ اٹھایئے

اس خاص رعایت کی آخری مدت ۳۰ شوال ہے

پتہ

(مولوی) سید احمد مدیر کتبخانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی)

کتب بالا اور ہر قسم کی کتب منگوانے کے لئے حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت فرمائی جائے (مولوی) سید احمد مدیر کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

مرکز علوم اسلامیہ دار العلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دار العلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپیہ (۲)

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ ۳ ر

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

شمارہ (۹)	بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ	جلد ۲

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہوجایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرماسکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آوڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرماکر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

(ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند)

ارادۂ دنیا وارادۂ آخرۃ

من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا له جهنم یصلیها مذموما مدحورا

جو شخص ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلد دیتے ہیں ہم اسکو دنیا میں جو چاہتے ہیں ہم جسکے لئے۔ پھر کرتے ہیں ہم اسکیلئے جہنم داخل ہوگا اس میں برے حال سے راندہ ہوا

حیات دنیوی میں ہر انسان کے لئے عمل وسعی اور ارادۂ وجد وجہد ضروری ہے۔ ارادہ اور عمل کی نوعیتیں مختلف ہوتی ہیں جن کی مناسبت سے کوئی سفیہہ بنجاتا ہے اور کوئی رشید، کوئی شقی ثابت ہوتا ہے اور کوئی سعید۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے عمل سے اس دار عاجلہ اور حیاۃ دنیا ہی کو حاصل کرنیکا ارادہ کرتے ہیں۔ ان کی ہمتیں اسی کے حاصل کرنے تک محدود رہتی ہیں۔ ان کے ضمیر لذات دنیاوی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور وہ اپنی جد وجہد کا منتہاء مقصود اسی کو بنا لیتے ہیں۔ انھیں اسکے بعد نہ ثواب کی امید ہوتی ہے اور نہ عذاب کا ڈر۔ پس وہ اپنے قلب کی گہرائیوں کیساتھ اسی کو قبول کرلیتے ہیں اور اس کے ماسواسے کلیتہً غافل اور مجتنب رہتے ہیں انپر نہ تو ترغیب وترہیب سے اللہ کی طرف بلانے والوں کی دعوت کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ان کی راہ میں قوانین عدل واحسان کوئی بند اور قید لگا سکتے ہیں۔

پس جن لوگوں کا ارادہ یہ ہو اور جنکے اعمال اسکے لئے اور صرف اسی کے لئے ہوں اللہ تعالیٰ انھیں اس دنیا ہی میں وہ سب کچھ دیدیتا ہے جو انھیں دینا چاہتا ہے۔ لیکن دنیا کی یہ عطا بھی ہر ارادہ کرنے والے اور ہر چاہنے والے کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہیں دیتا۔ عجلنا له..... لمن نرید کا یہی مطلب ہے۔ اسی طرح شئی معجل کی مقدار جنس اور مدت کا انحصار بھی اس نے اپنے ہی فیصلہ پر رکھا ہے نہ کہ طلب کرنے والے بندہ کی خواہش پر۔ چنانچہ ایک دنیا کا طلبگار ایسا ہے جو کسی پوری چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسے اس کا تھوڑا ہی حصہ ملتا ہے اور اس طرح اس کے عمل کا ایک حصہ ضائع ہوجاتا ہے۔ اور اس ضائع شدہ عمل کا کوئی ثمرہ نہ اسے اِس دنیا میں ملتا ہے اور نہ اُس دنیا میں۔ اور ایک ایسا دنیا طلب بھی ہے جسکی کوششیں قطعاً رائگاں جاتی ہیں اور اسے ناکامی وحرمان کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ نہ تو ثمرۂ عاجلہ ملتا ہے اور نہ ثواب آجلہ۔ اسی کو "خسران مبین" کہا گیا ہے۔ پھر جب ان دنیا طلبوں کو آخرۃ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائیگا اور حق تعالیٰ ان کے لئے دار عذاب (جہنم) تجویز فرمائیں گے۔ تو ان میں کا ہر ایک اپنے اعمال کی برائی، اپنے رب کا شکر ادا نہ کرنے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جو اسے دی گئی تھیں، اس کی طاعت میں صرف نہ کرنے اور

عاقبت پر نظر نہ رکھنے کی وجہ سے (یصلیہا مذموما) جہنم میں برے حال سے داخل ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے شکر سے دنیا میں اپنے نفس کو محروم کر لینے کی وجہ سے بتقاضائے انصاف آخرۃ میں اس کی رحمت سے محروم رہیگا اور (مدحورا) آگ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ڈالدیا جائیگا۔

مذکورہ بالا آیۃ میں جس مضمون کو بیان کیا گیا ہے اسی کی تائید سورۂ "شوریٰ" کی اس آیۃ سے بھی ہوتی ہے۔

ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ومالہ فی الآخرۃ من نصیب۔	اور جو چاہتا ہے کھیتی دنیا کی۔ دیتے ہیں ہم اسکو کچھ اسیں سے اور اس کے لئے آخرۃ میں کچھ حصہ نہیں۔

جس نے دنیا کے لئے عمل کیا اسے اسیں سے کچھ حصہ ملگیا۔ اور آخرۃ کے لئے کوئی عمل نہیں کیا اس لئے وہاں اس کے لئے کوئی حصہ نہ رکھا گیا۔ حق تعالیٰ کے اس ارشاد میں "منہا" کی قید سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جتنے کا اس نے ارادہ کیا ہے وہ سب اسے ملجائے۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ کل ملجائے یا اس کا بعض حصہ ملے اور یہ کل یا بعض دنیا کا کوئی ایک حصہ ہی ہوسکتا ہے۔ اور جبکہ دنیا پوری کی پوری نعیم آخرۃ کے مقابلہ اپنی قلت کیوجہ سے نہایت درجہ حقیر ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔

وماھذہ الحیوۃ الدنیا الا لھو ولعب وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان، لوکانوا یعلمون (العنکبوت)	اور نہیں یہ زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغلہ اور تحقیق گھر آخرۃ البتہ وہ ہے زندگانی اگر جانتے ہوتے۔
وللآخرۃ اکبر درجت واکبر تفضیلا۔ (بنی اسرائیل)	اور البتہ آخرۃ درجوں کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اور بہت بڑی ہے تفضیلت کے اعتبار سے (دنیا سے)

پس ایسی دنیا کا تھوڑا سا حصہ نعیم آخرۃ کے بدلے میں لینا جو نعیم آخرۃ کے مقابلہ میں نہایت قلیل۔ ذلیل اور کم مرتبہ ہے کیا کھلی ہوئی خسران و محرومی نہیں ہے؟ یہ اور ان کے سوا دوسری بہت سی آیات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اسباب کونیہ کو مسببات کے لئے وسیلہ بنایا ہے ان سے تمسک کرنے والا تقدیر الٰہی و امر الٰہی کے اقتضار کے مطابق ان مسببات تک پہنچیگا۔ ان اسباب کے تمسک سے مسببات تک پہنچنے والے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرۃ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ان اسباب کونیہ کو جو مقدرات الٰہی میں سے ہیں ترک کر دے گا اور ان سے تمسک نہ کریگا وہ ہرگز مسببات تک پہنچ سکیگا خواہ وہ مومن ہی کیوں نہ ہو۔ انسانی تاریخ کا ماضی اور حال بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے۔ البتہ مومن کے ایمان کا اجر ضائع نہیں جائیگا خواہ وہ اسباب کونیہ کو اختیار کرے یا نہ کرے۔ بلکہ اس کے ایمان کی جزا اُسے دوسری دنیا میں ملے گی۔ جس طرح کہ صرف اسباب دنیا سے تمسک کرنے والے کو اس کی جزا دنیا ہی میں مل جاتی ہے اور آخرۃ میں اس کیلئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بندوں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مومن جس نے اسباب دنیویہ کو بھی اختیار کیا یہ شخص دنیا اور آخرۃ دونوں میں کامیاب ہے۔

(۲) غیر مومن جس نے اسباب دنیا کو بھی ترک کیا۔ ایسا شخص دنیا اور آخرۃ دونوں میں محروم ہے۔

(۳) مؤمن جس نے اسباب دنیا کو ترک کیا۔ یہ شخص دنیا میں محروم ہے۔ لیکن آخرۃ میں اسباب دنیا کے ترک پر مؤاخذہ کے بعد نجات پائیگا۔

(۴) غیر مؤمن جس نے اسباب دنیا کو اختیار کیا۔ یہ شخص دنیا میں تو کامیاب ہوگا لیکن آخرۃ میں محروم رہیگا۔

اس تفصیل پر غور کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہوجاتی ہے کہ دنیاوی اعتبار سے مسلمانوں کی پست حالی کا سبب یہ نہیں ہے کہ وہ مومن ہیں۔ بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے ضعف ایمانی کی وجہ سے ان اسباب کو ترک کر رکھا ہے جو مادی اور دنیاوی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلطی ہے کہ غیر مسلم اقوام کی حیات دنیاوی کی ترقی ان کے عدم ایمان کی وجہ سے ہے۔ بلکہ دراصل ان کی ترقی کا راز ان اسباب کو اختیار کرنے میں مضمر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ضروری بنائے ہیں۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ مومنین پر ایسی کتنی ہی صدیاں گذری ہیں جنمیں انھوں نے مضبوطی کیساتھ ایمان کو بھی تھامے رکھا ہے اور حیاۃ دنیا سے بھی متمتع ہوئے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ومنھم من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا حَسَنَۃً وَّ فی الاٰخرۃ حَسَنَۃً وَّ قنا عذاب النّار۔ اُولٰئِکَ لھم نصیبٌ مِّمَّا کَسَبُوْا واللہ سَرِیْعُ الحساب (البقرۃ)	اور ان میں سے وہ ہے جو کہتا ہے اے پروردگار ہمارے نے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرۃ میں بھلائی۔ اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔ یہی لوگ ہیں جنکے لئے حصہ ہے اس چیز سے جو انھوں نے کمایا ہے۔ اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا۔

ان اوصاف کے مسلمان ہماری تقسیم کے اعتبار سے قسم اول میں داخل تھے۔ لیکن جب ان کے ایمان کمزور ہو گئے اور اعمال میں خرابیاں پیدا ہوگئیں تو وہ تیسری قسم میں داخل ہوگئے۔ پس اب ان کے لئے شکوہ کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ اللہ کا فیصلہ انصاف اور حق پر مبنی ہوتا ہے۔

ومن اراد الاٰخرۃ وسعیٰ لھا سعیھا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا

(اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا اور سعی کرتا ہے اس کے لئے اور وہ ایمان والا ہے بس یہی لوگ ہیں جنکی سعی کی قدر کیگئی) (النحل ۲۶)

یہ بندوں کی ایک دوسری قسم ہے جو اپنے عمل سے آخرۃ ہی کو طلب کرتے ہیں۔ اور ثواب آخرۃ کے منتظر رہتے ہیں وہ آخرۃ میں دوزخ سے محفوظ رہنے اور جنت کو حاصل کرنے کے امیدوار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی سعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شرطوں کے ساتھ مشکور ہوتی ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ کامل اخلاص کیساتھ عمل سے صرف ثواب آخرۃ کا ارادہ کیا جائے۔ اس شرط کی طرف "من

اراد الاخرۃ وسعی لھا سعیھا" سے اشارہ کیا گیا ہے۔
دوسری شرط یہ ہے کہ عمل قانون الٰہی کے مطابق ہو۔ یعنی اوامر و نواہی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کیجائے۔ اور اُن کی حدود کو سمجھا جائے۔
تیسری شرط۔ عامل کے لئے اس کا مومن قانت ہونا ہے۔ جن لوگوں میں یہ تینوں شرطیں موجود ہوں گی۔ (کان سعیھم مشکورا) ان کی سعی مشکور ہوگی اور وہ جزائے جمیل کے مستحق ہوں گے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو عمل مقبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اذا فات الشرط فات المشروط" ان شرطوں سے متعلق کچھ مباحث ہیں۔ مبحث اول یہ ہے کہ ثواب حاصل کرنے کی نیت اور اعمال پر جزا کی امید اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اخلاص یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے بلا شرکت غیرے کیجائے اور ثواب کی امید و طمع اور عقاب سے بھاگنا اور ڈرنا بھی عبادت کے سلسلے کے دو بلند مقامات ہیں۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ بندہ ان دونوں امور میں بھی مخلص رہے۔ یعنی امید ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہ رکھے اور ڈر اس کے عقاب کے سوا کسی دوسرے کا نہ ہو۔ جب بندہ اپنے امید و بیم کو خالص اللہ کے لئے کریگا تو اس کا نفس اس پر بوجھ نہ بنے گا۔ اور وہ اللہ کی اطاعت کی راہ میں اتنی قوت سے کھڑا ہوگا کہ کوئی معارض اسکے لئے رکاوٹ نہ بن سکیگا اور اللہ کے کاموں میں اُسے لومۃ لائم کی مطلق پروا نہ رہے گی۔ تمام عالم اس کی نظروں میں چھوٹے معلوم ہونے لگیں گے پھر جب وہ کہیگا "اللہ اکبر" تو وہ محسوس کرے گا کہ اس کے ساتھ ہی تمام عالم حق تعالیٰ شانہٗ کی عظمت و کبریائی کے سامنے جھک گئے ہیں۔ پس جب ثواب کی توقع اور عقاب کا خوف دونوں کی روح اخلاص باللہ ہے تو انھیں کس طرح اخلاص کے منافی کہا جاسکتا ہے۔ ایسی حالت میں بندہ کا عمل بھی عبادت ہوگا۔ رجاء اور خوف بھی عبادت ہوگا اور اخلاص بھی عبادت۔

حق تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا ہے۔

والذی اطمع اَنْ یغفر لی خطیئتی یوم الدین (الشعراء ۸۲)	اور وہ جس سے مجھکو توقع ہے کہ بخشے میری تقصیر انصاف کے دن

اور اپنے صالح بندوں کی دعا کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراما (الفرقان ۶۶)	اے رب ہمارے ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب بیشک اس کا عذاب ہے۔

اور دعائے قنوت میں ہے کہ۔

نرجو رحمتك و نخشیٰ عذابك	ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

یہ اور ان کے علاوہ بکثرت ہو قول ایسے ہیں جنسے مذکورہ بالا خیال کی تائید ہوتی ہے۔

(۱) بحث ثانی اس شرط سے متعلق ہے کہ جو شخص اپنے عمل سے ارادہ آخرۃ کا نہ کرے۔ تو اس کا عمل مشکور نہ ہوگا۔ یہ بحث تفصیل طلب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

عامل نے یا تو اپنے عمل سے ارادہ آخرۃ کا اصلاً نہ کیا ہوگا۔ بلکہ اس سے کسی دنیوی چیز یا دنیوی نفع کا ارادہ کیا ہوگا۔ یا آخرۃ کا ارادہ تو کیا ہوگا لیکن اس میں اغراض دنیوی کو بھی برابر کا شریک بنا دیا ہوگا۔ یا اس کا عمل عادۃً ہوگا جس میں ارادۂ آخرۃ کو مطلقاً دخل نہ ہو بلکہ دنیوی غرض کا ارادہ کیا ہو یا دونوں کا ارادہ کیا ہوگا امور دنیوی وسیلہ ہیں امور اخروی کے لئے۔ پس یہاں چند قسمیں کرنی ہوں گی۔

پہلی قسم امور تعبدیہ مثل صلوٰۃ۔ صدقہ۔ حج وغیرہ سے متعلق ہے۔ اگر ان امور میں عامل ارادۂ آخرۃ نہ کریگا تو اس کا عمل بے نتیجہ اور غیر مشکور ہوگا۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث صحیح مروی ہے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جرئ فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار۔ ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما ذا عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال عالم وقرأت القرآن لیقال ھو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار۔ ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال فما ترکت من سبیل تحب ان ینفق

(حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں) میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب سے پہلا شخص جس کا فیصلہ قیامت کے دن کیا جائیگا ایک ایسا شخص ہوگا جو شہید کیا گیا پس وہ لایا جائیگا اور حق تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں بتائیں گے جنھیں وہ تسلیم کریگا۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ تونے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا۔ وہ کہیگا کہ میں نے تیرے لئے قتال کیا یہانتک کہ شہید کیا گیا۔ ارشاد ہوگا کہ تونے جھوٹ بولا۔ تونے تو قتال اسلئے کیا کہ بہادر کہا جائے سو تو کہا گیا۔ پھر اسکے متعلق حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹا جائیگا۔ یہانتک کہ آگ میں ڈالدیا جائیگا۔ اور ایک شخص جس نے علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا پس وہ لایا جائیگا اور حق تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں بتائیں گے وہ ان نعمتوں کو جان لیگا۔ ارشاد ہوگا کہ پھر تونے ان کے بدلے میں کیا کیا وہ کہیگا کہ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے تونے جھوٹ بولا۔ کیونکہ تونے علم اسلئے سیکھا تاکہ عالم کہا جائے اور قرآن اسلئے پڑھا تاکہ قاری کہا جائے سو تو کہا گیا۔ پھر وہ حکم کیا جائیگا اور منہ کے بل گھسیٹا جائیگا یہانتک کہ آگ میں ڈالا جائیگا۔ اور ایک شخص جسے اللہ نے وسعت دی اور ہر قسم کا مال دولت عطا کیا۔ پس وہ لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں بتائیں گے اور وہ ان نعمتوں کو پہچان لیگا۔ حق تعالیٰ

فیہا الا انفقت فیہا لک قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار۔	فرمائیں گے کہ تو نے اس میں کیا کیا وہ کہیگا کہ میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تو پسند کرتا ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے تو اسلئے خرچ کیا تا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے۔ سو تو کہا گیا پھر اسکا فیصلہ سنایا جائیگا اور منہ کے بل گھسیٹا جائیگا یہانتک کہ آگ میں ڈالدیا جائیگا

اس قسم کی عبادت دراصل عبادت نہیں ہے ریا ہے۔ اور ایسا کرنے والا چاہتا ہے کہ لوگ اسی کی تعریف کریں اور سمجھیں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا بڑا فرمانبردار ہے۔ اور جس عبادت میں ریا داخل ہو جائے اس کے ضائع ہو جانے میں کوئی شبہ نہیں ہے خواہ ریا کا شمول کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ ابی ہریرہؓ نے صحیح حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال اللہ تبارک وتعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن شرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکتہ	اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں شرکا کی شرکت سے بری ہوں۔ کسی شخص نے عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کیا تو میں چھوڑ دیتا ہوں اس کو اور اس کی شرکت کو۔

شرکت غیر خواہ قلیل ہو یا کثیر اس سے حبط اعمال میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسا عامل یقیناً گھاٹے میں ہے اور اس کا عمل غیر مشکور ہے۔

قسم ثانی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے قصد آخرۃ رکھے اور کسی دنیوی فائدہ کو بھی اس میں شامل کرے جیسے کہ ایک شخص جہاد میں شامل ہو اور اس سے کسی دنیاوی مفاد کو پیش نظر رکھے ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

لا اجر لہ (رواہ ابو داؤد وابن حبان)	اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے

اسی قبیل سے یہ ہے کہ کوئی شخص ہجرۃ اور کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ایک ساتھ کرلے۔ یا وضو اور ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت کرے۔ اگرچہ ان صورتوں میں عبادت صحیح ہو جائیگی۔ کیونکہ صحت موقوف ہوتی ہے نیت پر لیکن ثواب نہیں ملیگا کیونکہ ثواب کا مدار ہے اخلاص پر اور یہاں عبادت خالص اللہ کے لئے نہیں ہوئی۔ اس لئے ثواب بھی نہیں ملیگا۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ عبادت اور دنیوی مفاد دونوں کا قصد برابر ہو۔ جیسا کہ ظاہر حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ لیکن اگر غالب قصد عبادت کا ہو تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بقدر قصد غالب اجر ملیگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

تیسری قسم یہ ہے کہ قصد عبادت تو صرف ثواب آخرۃ کے لئے ہو لیکن اسکے ماسوا منافع بھی تبعاً ملحوظ ہوں اور ان منافع کو شریعت میں بھی معتبر قرار دیا گیا ہو۔ اس قسم کے بالتبع منافع کا ذکر آیات اور احادیث میں بکثرت ہے

منجملہ ان کے حج ہے جس کے متعلق ارشاد ہے کہ۔

لیشھدوا منافع لھم (الحج ۴)	تاکہ پہنچیں اپنے نفع کی جگہ پر

حج کے منافع میں سے اہل حجاز کے لئے اقتصادی بہتری اور ان کی عمرانی حالت کی ترقی بھی ہے۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم (البقرۃ ۶)	کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا

اور موسم حج میں اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہے کہ تجارت کیجائے اور اس سے نفع حاصل کیا جائے۔ پس جو منفعت حاصل کی جائیگی وہ بھی عبادت ہوگی اور جس مضرت کو دفع کیا جائیگا وہ بھی عبادت ہوگی۔ کیونکہ عبادت میں ان امور کا لحاظ کرنا منافی اخلاص نہیں ہے۔ اس لئے عامل کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ بلکہ انپر بھی مثل عمل عبادت کے ثواب مرتب ہوگا۔ عبادت پر آخرۃ میں اور ان امور پر دنیا میں۔ اور یہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہیں جنکی امید ہم اپنے عمل کے بدلے میں اللہ تعالیٰ سے رکھتے ہیں۔ دعا قنوت کا لفظ "نرجو رحمتک" بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ حق تبارک و تعالیٰ دنیا اور آخرۃ کے رحمان ورحیم ہیں۔

چوتھی قسم۔ وہ عمل دنیوی ہیں جنھیں عامل عادۃً کرتا ہے۔ مثلاً کھانا۔ پینا۔ سونا وغیرہ وغیرہ۔ جب ان کاموں سے عامل صرف دنیوی نفع کا ارادہ کرتا ہے اور آخرۃ کے ثواب کا قصد نہیں کرتا تو اسے ان کا کوئی اجر نہیں ملتا۔

پانچویں قسم۔ ان اعمال کی ہے جو اگرچہ عادۃً کئے جاتے ہیں لیکن عامل انھیں بوجہ شرعاً مباح ہونے کے کرتا ہے اور انھیں اعمال واجبہ کے لئے وسیلہ بنانے کا ارادہ کرتا ہے یا ان کے ذریعہ سے محرمات اور مکروہات سے بچنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ زوجہ سے خواہشات صنفی کو اس نیت سے پورا کرنا کہ اس کا واجب حق ادا ہوجائے اور خود کو اور زوجہ کو محرمات و مکروہات کی طرف مائل ہونے سے بچائے۔ یا سونا اس نیت سے تاکہ عبادت کے لئے قوت حاصل کرے۔ یا ورزش کرنا اس لئے کہ حق تعالیٰ کی طاعت کے لئے صحت اچھی رہے۔ ان اعمال عادیہ کے کرنے پر اجر و ثواب ملے گا اور اعمال کی سعی مشکور ہوگی یہی وہ راستہ ہے جسپر گامزن ہوکر بندۂ مخلص اپنی جملہ حرکات و سکنات کو حق تعالیٰ کے لئے خاص کرسکتا ہے۔ اور ہر آن اس کی طاعت و عبادت میں معروف رہکر اس مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس کے لئے ممکن ہی نہ ہوگا کہ وہ کسی وقت اللہ تعالیٰ سے غافل ہوکر کسی دوسرے کی طرف متوجہ ہوسکے۔ حتیٰ کہ جب کسی کام میں مشغول ہوگا اللہ تعالیٰ کے اذن و رضا سے ہوگا اور وہ حضرت حق جل مجدہٗ کی حضوری سے کسی وقت بھی خارج نہ ہوگا۔ حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

فی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ	تم میں سے کسی کا اپنی زوجہ کیساتھ وظیفۂ جنسی ادا کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ نے

ایاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ وزر۔ فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ اجر (مسلم)	عرض کیا کہ خواہ ہم میں سے کسی نے اپنی خواہش پوری کی ہو پھر بھی اسو اسمیں اجر ملیگا۔ فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ اگر وہ اپنی خواہش کو حرام جگہ میں پورا کرتا تو اسے گناہ نہ ہوتا۔ اسی طرح جب اس نے اسے حلال جگہ میں پورا کیا تو اس کے لئے اجر ہے۔

بحث ثالث ۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے نفس سے عبادت کے طریقے وضع کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ مشرک بتوں کو پوجتے ہیں ان کے سامنے قربانیاں کرتے ہیں ان سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ بت ان کی حوائج پوری کر دیں گے۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ بت خالق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق اور مملوک ہیں لیکن باایں ہمہ وہ ان کی پرستش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

لیقربونا الی اللہ زلفی (زمر-۱۶) | تاکہ وہ بت ہمیں اللہ سے قریب کر دیں :-

یا جس طرح ہندوؤں کے ایک طائفہ نے خدا کا قرب حاصل کرنے کیلئے اپنے نفوس کو عذاب دینے۔ قتل کرنے اور جلانے کی رسم ایجاد کی ہے۔ یا مسلمانوں کی ایک جماعت نے گانا، ناچنا، باجے بجانا۔ قبروں کا طواف کرنا۔ قبروں پر چڑھاوے چڑھانا۔ قبروں کے سامنے ذبح کرنا۔ صاحب قبر کو پکارنا۔ قبر کے پتھروں کو چومنا۔ بخور جلانا عطر چھڑکنا وغیرہ وغیرہ اختیار کر لیا ہے۔ خرافات خود ان کے نفس کی ایجاد ہیں اور اس سعی آخرۃ سے انھیں دور کا بھی کوئی لگاؤ نہیں ہے جو سرور کائنات محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد آپ کے اصحاب نے کی پس ان لوگوں کی یہ مساعی بلاشبہ مردود اور غیر مشکور ہے۔

مبحث رابع ۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کے لئے شکر ادا کرنا یہ ہے کہ بندہ کی شکر گذاری کی جزا اُسے دیجائے۔ اور بندہ اپنے رب کا شکر گذار اسیوقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ اسپر ایمان رکھتا ہو اور اسکی طاعت کرتا ہو۔ جب ایمان نہ ہوگا تو شکر کا امکان بھی نہیں ہے (وہو مومن) کی قید سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

خاتمہ ۔ مسلمان بحمداللہ سب کے سب اہل ایمان ہیں اس لئے انھیں چاہئے کہ وہ اپنے جملہ اعمال میں خواہ انکا تعلق معاش سے ہو یا معاد سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور امتثال امر کا خیال رکھیں۔ اور اس سے اچھی جزا کے امیدوار رہیں۔ تاکہ ان کے یہ تمام اعمال داخل عبادت ہو جائیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو ان میں کا ہر شخص حق تعالیٰ کی جناب میں اپنے عمل کے تفاوت کے اعتبار سے شاکر اور مشکور ہونے کا مرتبہ حاصل کریگا۔ کہ یہی در اصل انسانی زندگی کا مقصود اور حاصل ہے۔ واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل۔

"عبدالوحید مرتب دارالعلوم"

مخلوقات کی قسمیں خالق کے کلام میں

پروفیسر حمید الدین صاحب اعظم گڈھی کی تنقیدات پر نظر و تبصرہ

(۲)

(از مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

پروفیسر صاحب نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ قرآنی ہدایات کے ماتحت اللہ ہی سے ڈرنا چاہئے اور امام کی توجیہ کی بنا پر غیر اللہ سے خوف کھانا لازم آتا ہے۔

حضرت کلیم اللہ کا جادوگروں کے جادو کے سانپ سے ڈرنے اور حضرت خلیل اللہ کا مہمانوں کے کھانا نہ کھانے سے خوف کرنے کی توجیہہ کیا ہوگی۔ اگر خدا سے خوف کرنے کے حصر کو عام رکھا جائے جیسا کہ پروفیسر صاحب کا خیال ہے حقیقت یہ ہے کہ خوف کی دو قسمیں ہیں ایک عقلی و ایمانی۔ دوسرے طبعی و عادی جو آثار اسباب و مسببات کے ارتباط سے ظہور پذیر ہوا کرتے ہیں یہ طبائع انسانی پر اثر انداز ہو کر لامحالہ خوف زدہ ہونے کی طبیعت ثانیہ کے باعث ہوتے ہیں لیکن عقل کی رہنمائی میں یہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ ان اسباب خوف میں ہرگز کوئی ذاتی تاثیر نہیں۔ مسبب الاسباب نے ان کو اپنی قدرت کے ظہور کا فقط ذریعہ بنایا ہے اور درحقیقت مؤثر وہی خداوند قدوس ہے اس واسطے اصل میں اسی خدائے قادر سے ڈرنا چاہئے جس کی ید قدرۃ میں سب چیزوں کی تاثیر ہے اور ان ذرائع و اسباب سے ڈرنے کے کوئی معنی نہیں۔ یہی عقلی خوف ہے جس کے متعلق قرآنی تعلیم ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہئے۔ باقی عادی اور طبیعت ثانوی خوف انسانی اختیار سے باہر ہونے کے باعث مامور بہ ہی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جسقدر ایمان باللہ قوی ہوگا اور ہوتا جائے۔ اسی مقدار سے عادی خوف مضمحل ہوگا اور ہوتا رہے گا۔ پس جھوٹی قسموں سے خوف عادی عارض ہونیکو تسلیم کرنیکی صورت میں امام پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

پروفیسر صاحب کا تیسرا اعتراض ہے کہ انجیر و زیتون میں کیا دھرا ہے جو اس کی جھوٹی قسم سے وبال پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ بیشک انجیر کے متعلق کوئی نص تو نہیں ہے جس سے اس کی عظمت کا ثبوت ہو لیکن زیتون کی بابت جب قرآن عظیم میں شجرہ مبارکہ کہکر عظمت کی رجسٹری کردی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کا زیتون کے ساتھ انجیر کی قسم کھانے کے معنی یہ ہیں کہ انجیر میں بھی کوئی خاص بات ہے ورنہ جمع کرنے کی مثل صادق آئے گی جو کلام بلیغ کی شان سے بعید ہے

چوتھا اعتراض امام پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبلغ کتاب اللہ تھے نہ کہ مولف و مصنف پھر امام کا قرآنی قسموں کو رسول اللہ کی قسمیں کہنا کیونکر صحیح ہوگا۔ بلکہ یہ قرآنی قسمیں اس مالک و آقا کی ہیں جسکو کسی کا ڈر نہیں

بیشک قرآن پاک خدا کا کلام ہے پس اس کلام کا جزو "اقسم" بھی خدا ہی کی قسم ہے۔ لیکن خود خداوند قدوس نے قرآن کو تبلیغ و رسالت کی حیثیت سے پیغام پہونچانے والوں کی طرف منسوب کیا ہے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین (سورۃ)

یعنی بیشک قرآن معزز پیغامبر کا قول ہے جو قوت والا ہے عرش والے کے نزدیک ذی رتبہ ہے اسکا کہا مانا جاتا ہے اور وہاں امانتدار ہے

انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون تنزیل من رب العالمین (سورۃ الحاقہ)

بیشک قرآن بزرگ پیغمبر کا قول ہے اور کسی شاعر کا قول نہیں ہے تم بہت کم یقین کرتے ہو نہ کسی کاہن کا قول ہے تم بہت کم نصیحت لیتے ہو۔ اتارا ہوا پروردگار عالم کا ہے۔

دیکھو دونوں آیتوں میں پیغامبر کی زبان سے ادا کئے جانے کے باعث قرآن کو رسول کریم کا قول کہا گیا۔ پس اس روشنی میں اگر امام رازی نے قرآنی قسموں کو رسول کریم کی قسمیں کہنے کی جرأت کی تو انھوں نے ایسا جرم نہیں کیا جو گرفت کے لائق ہو اور ناقابل چشم پوشی ہو کر اعتراض کا نشانہ بنائے جائیں۔ اصل یہ ہے کہ مغربی کارخانوں نے مادی ترقیوں کی مشین تیار کرنے کیساتھ آسمان اسلام کو غبار آلود دکھانیکی مشینیں بھی عالم اسلام میں بھیجنا شروع کیں، جس سے دین سے نابلد حضرات تو ہر اسلامی قانون کو غیر مہذب زمانہ کی پیداوار سمجھنے لگے اور جن جدید تعلیمیافتہ کے دل و دماغ پر کچھ واقفیت کے ماتحت اسلامی عظمت پر تو فگن تھی، انھوں نے ایک طرف مولویوں کے کارناموں پر بیماری کرکے تباہ کرنا چاہا اور دوسری طرف حقیقت اسلام کو جدید عینک سے دیکھنا شروع کردیا جس کے نتیجے میں نہ تو سلف کے سرمایہ سے بہرہ اندوز ہوسکے اور نہ حقیقت اسلام کو اصلی رنگ میں دیکھ سکے۔ بے شک تنقید و تحقیق حقیقت شناسی کا بہترین آلہ ہے مگر جبکہ افراط و تفریط اور عصبیت و خارجی اثر سے علیحدہ رہنے کے ساتھ علمی تحقیقات کے سرمایہ سے مالامال اور دیانت و تقویٰ کے خزانہ کا کلید بردار اور روحانیت کے حریم کا راز دار ہو۔

امام رازی نے سورۂ ذاریات کی تفسیر میں مخلوقات کی قسم کی تیسری توجیہہ یہ لکھی ہے۔

الثالث ان الایمان التی حلف اللہ بھا کلھا دلائل اخرجھا فی صورۃ الایمان مثال قول القائل لمنعمہ وحق نعمک الکثیرۃ انی لا ازال اشکرک فیذکر النعم وھی سبب مفید لدوام الشکر ویسلک مسلک القسم کذلک ھذہ الاشیاء کلھا دلیل علی قدرۃ اللہ تعالیٰ علی الاعادۃ فان قیل فلم اخرجھا مخرج الایمان نقول لان

تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ساری قسمیں، قسموں کی شکل میں دلیلیں ہیں، اس کی مثال اس شخص کے قول کی ہے جو اپنے ولی نعمت کو کہتا ہے۔ آپ کی بہتری نعمتوں کے حق کی قسم بے شک میں آپ کا ہمیشہ شکر گذار رہوں گا، پس یہ شخص نعمتوں کا ذکر کرتا ہے جو دوامی شکر گذاری کا باعث اور اس کو قسم کی صورت میں بیان کرتا ہے اسی طرح یہ ساری چیزیں خدا کے اعادہ معدوم پر

الانسان اذا شرع فی اول کلامہ بحلف یعلم السامع انہ یرید ان یتکلم بکلام عظیم فیصغی الیہ اکثر من ان یصغی الیہ حیث یعلم ان الکلام لیس بمعتبر فبدأ بالحلف وادرج الدلیل فی صورۃ الیمین حتی اقبل القوم علی سماعہ

(تفسیر سورہ ذاریات)

دلیلیں ہیں پھر اگر کہا جائے کہ ان کی قسموں کی صورت میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہیں گے کہ انسان جب اپنے کلام کو قسم سے شروع کریگا تو سننے والا سمجھ لیگا کہ متکلم کسی بڑی بات کو کہنا چاہتا ہے پس یہ اس کو زیادہ کان لگا کر سنے گا بخلاف اسکے جب کہ کلام قابل اعتناء نہ ہو اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قسم سے کلام کی ابتدا کی اور یمین کی صورت میں دلیل بیان کر دی۔ چنانچہ اس کے سننے کے لئے آگے بڑھی۔

پروفیسر اعظم گڈھی کے اعتراضات۔

ھذا الجواب یکفی لدفع الشبھۃ الثانیۃ ولکن یلزم علی القائل بہ ان یبین وجہ الاستدلال بالمقسم بہ علی المقسم علیہ وھذا مع کونہ ظاھراً فی بعض المواضع کثیراً ما یحتاج الی امعان شدید ولعلہ لھذا السبب لم یعتمد علیہ الا فی سورۃ الذاریات وفی بعض آخر واما فی البواقی فلہ طریقان الاول انہ ینکر وجود القسم اذا امکنہ الانکار فراراً عن شبہات واردۃ علی القسم کما قال فی تفسیر سورۃ القیامۃ فی ذکر "لا" التی بہا السورۃ الاحتمال الثانی ان "لا" ھھنا لنفی القسم کانہ قال لا اقسم بذلک الیوم وتلک النفس ولکنی اسألک غیر مقسم اتحسب انا لا نجمع عظامک اذا تفرقت بالموت فان کنت تحسب ذلک فاعلموا انا قادرون علی ان نفعل ذلک وھذا القول اختیار ابی مسلم وھو الاصح ھذا القول غیر مختار عند العارف بکلام العرب فانہ لو کان المراد کذا فھم لکان وجہ القول نفی مجرد القسم

یہ جواب دوسرے شبہ "قسم کا غیر مفید ہونا" کے دفع کے لئے کافی ہے لیکن اسکے قائل کے ذمہ ضروری ہے کہ مقسم علیہ کے لئے مقسم بہ کی دلیل ہونے کی حیثیت کو واضح کرے اور یہ امر بعض موقع میں ظاہر ہونے کے ساتھ اکثر مواقع میں توجیہات بعیدہ کا محتاج ہے اور غالباً اسی سبب سے امام نے سورۂ ذاریات اور بعض دوسرے مقام کے سوا اس توجیہ پر اعتماد نہیں کیا چنانچہ انھوں نے باقی مقاموں میں دو راستے اختیار کئے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ قسم ہی سے انکار کر جاتے ہیں اگر انکار کی گنجائش پاتے ہیں کہ قسم پر اعتراض آنے والے سے چھٹکارا مل جائے جیسا کہ سورۃ القیامۃ کی تفسیر میں بیان کیا ہے جبکہ ابتدائے سورۃ میں "لا" کا ذکر کیا ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہاں "لا" قسم کی نفی کیلئے آیا ہے گو یا یوں کہا کہ میں اس دن کی قسم کھاتا ہوں اور نہ اس نفس کی بلکہ بغیر قسم کھائے تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم ان ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے جو مرنے کے بعد منتشر ہو گئی ہوں اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم سمجھ لو کہ ہم جمع کرنے پر قادر ہیں۔ ابو مسلم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی صحیح ہے" پروفیسر موصوف کہتے ہیں "کہ کلام عرب کی معرفت رکھنے والوں کے نزدیک یہ قول غیر پسندیدہ ہے کیونکہ اگر یہی مراد ہوتی جو امام نے سمجھا ہے تو محض قسم کی نفی ہونی چاہئے تھی

لا ذکر الاشیا الخاصۃ کا النفس اللوامہ والخنس الجواری الکنس وغیرھا ثم ھذا مخالف لاسلوب کلامھم فانھم یستعملون کلمۃ لا "قبل القسم منقطعۃ" کما بینا فی تفسیر سورۃ القیامۃ وھذا ھو مختار الزمخشری" (امعان فی اقسام القرآن)

نہ کہ خاص خاص چیزوں "مثل نفس لوامہ اور خنس جواری کنس وغیرہ" کا ذکر۔ پھر ان کے طرز کلام کے بھی مخالف ہے کیونکہ یہ لوگ لفظ "لا" کو قسم کے پہلے قسم سے الگ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ میں نے سورۂ قیامۃ کی تفسیر میں بیان کیا ہے اور اسی کو زمخشری نے بھی پسند کیا ہے۔

پروفیسر موصوف کا پہلا اعتراض کہ "قسموں کا دلیل ہونا ہر جگہ ظاہر نہیں بلکہ زیادہ تر ان کی استدلالی حیثیت کے بیان کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غالباً اسی وجہ سے امام نے چند جگہ کے سوا اس جواب پر بھروسہ نہ کرکے دوسرے طریقے اختیار کئے ہیں، کہاں تک قابل قبول ہے اس حقیقت کا پورا انکشاف تو اس وقت ممکن ہے کہ ہر مقام کی قسم پر تفصیلی نگاہ ڈالکر دیکھا جائے کہ مقسم علیہ کا ثبوت مقسم بہ سے ہوتا ہے یا نہیں اور ہوتا ہے تو تکلفات بعیدہ کی ضرورت پڑتی ہے یا نہیں۔ لیکن اس کے لئے ایک مستقل صحبت کی حاجت ہے، پھر پروفیسر موصوف کا قیاس کہ "قسموں کی استدلالی جہت عموماً پردۂ خفا میں ہونا۔ امام کے دوسرے طریقوں کے اختیار کرنے کا باعث ہوا ہے صحیح نہیں بلکہ قرین قیاس یہ ہے کہ قسموں کا اختلاف عنوان مختلف طریقوں کے اختیار کرنے کا باعث ہے۔ ظاہر ہے کہ لا اقسم میں جس طرح قسم سے الگ کسی مقدار یا متقدم کی نفی کا یا قسموں پر "لائے" نفی کے استعمال کرنے کا احتمال ہے، اسی طرح قسم جس پر صراحۃً "لا" داخل ہے، اس کی نفی کا بھی احتمال ہے بخلاف والعصر اور والتین وغیرہ کہ ان عنوانوں میں قسم ہی متعین ہے۔ باقی یہ کہنا کہ عارف کلام عربی کے نزدیک قسم کی نفی معتبر نہیں" کہاں تک صحیح ہے جبکہ علامہ زمخشری اس احتمال کی وجہ وجیہہ بیان کرنے میں رطب اللسان ہیں۔

والوجہ ان یقال ھی للنفی والمعنی فی ذلک انہ لا یقسم بالشئی الا اعظاما لہ یدلک علیہ قولہ تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم فکانہ بادخال حرف النفی یقول ان اعظامی لہ باقسامی بہ کلا اعظام یعنی انہ یستاھل فوق ذلک (تفسیر کشاف سورۂ قیامۃ)

اور بہتر صورت یہ ہے کہ "لا" کو نفی کے لئے کہا جائے اور اس کی توجیہہ یہ ہے کہ کسی چیز کی قسم کھانا اس کی عظمت بتانے کے خیال سے ہوتا ہے جس پر اللہ کا قول "فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم" دال ہے، پس حرف نفی "لا" لا کر گویا یوں فرماتا ہو کہ کسی چیز کی قسم کھا کر میری عظمت ظاہر کرنا بمنزلۂ عظمت ظاہر نہ کرنے کے ہے یعنی اس سے بالا عظمت کا وہ اہل ہے۔

حاصل یہ ہے کہ قسم کھانے سے مقسم بہ کی عظمت کا بیان ہوتا ہے مگر یہ مقسم بہ فی ذاتہٖ عظیم ہے کہ قسم کھائیں یا نہ کھائیں وہ عظیم ہے بلکہ زیادہ عظمت والا ہے۔ پھر مقسم بہ کے اظہار عظمت کے بعد مقسم علیہ کی عظمت کا بیان

لازمی چیز ہے کیونکہ مقسم بہ کا مبالغہ سے تعظیم کرنا مقسم علیہ کی عظمت شان اور جلالت وقدر کا ضامن ہے۔ آخر قسم مقسم بہ اور مقسم علیہ ہی کی تاکید کے لئے تو مذکور ہے۔

اس نفی کے مضمون کو امام رازی نے دوسرے مقام میں زیادہ واضح طور سے لکھا ہے۔

واما المعقول فهو ان كلمة لا هي نافية على معناها غير ان في الكلام مجازاً تركيبياً وتقريره ان نقول لا في النفي نها هي في قول القائل لا تسئلني عما جرى علي يشير الى ان ما جرى عليه اعظم من ان يشرح فلا ينبغي ان يسأل فان غرضه من السؤال لا يحصل ولا يكون غرضه من ذلك الا بيان عظمة الواقعة ويصير كانه قال جرى علي امر عظيم ويدل عليه ان السامع يقول له ماذا جرى عليك فيصح منه ان يقول اخطأت حيث منعتك عن السؤال ثم سألتني وكيف لا وكثيرا ما يقول ذلك القائل الذي قال لا تسئلني عند سكوت صاحبه عن السؤال او لا تسئلني ولا تقول ماذا جرى عليك ولا يكون السامع ان يقول انك منعتني عن السؤال كل ذلك لما تقرر في افهامهم ان المراد تعظيم الواقعة لا النهي اذا علم هذا فنقول في القسم مثل هذا موجود من احد وجهين اما لكون الواقعة في غاية الظهور فيقول لا اقسم بانه على هذا الامر لانه اظهر من ان يشهر والكثر من ان ينكر فيقول لا اقسم ولا يريد به القسم ونفيه وانما يريد الاعلام بان الواقعة ظاهرة واما لكون المقسم به فوق ما يقسم به والمقسم

بہرحال عقلی وجہ یہ ہے کہ کلمہ لا اپنے نفی کے معنی میں ہے لیکن اس کلام میں مجاز ترکیبی ہے اور اس کی تصویر یہ ہے کہ لا نفی کے معنی میں یہاں ایسی ہی جس طرح قائل کے اس قول میں ہے کہ مجھ پر جو گذری اسکو نہ پوچھ کہ کیا گذری" بتاتا ہے کہ اس پر جو گذری ہے اسقدر عظیم ہے کہ بیان کرنے سے باہر ہے پس سوال کرنا مناسب نہیں کیونکہ سوال سے غرض پوری نہ ہوگی اور اس منا ہی سے محض واقعہ کی عظمت کا بیان مقصود ہے اور اس لئے گویا یہ کہا کہ مجھ پر بہت بڑا واقعہ گذرا، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سامع اس سے پوچھتا ہے کہ تجھ پر کیا گذری اور اگر اس جملہ منفی کا مطلب سوال کرنے کی ممانعت سمجھتا تو یہ نہ کہتا کہ تم پر کیا گذرا پھر متکلم کا یہ کہنا درست ہوتا کہ تونے غلطی کی میں نے تو سوال کرنے سے منع کیا تھا پھر تونے سوال کر دیا اور کیوں وہ مطلب نہ ہو بسا اوقات یہی قائل جس نے سوال کرنے سے منع کیا ہے۔ جب سامع پوچھتا نہیں ہے تو کہتا ہے کہ تو پوچھتا کیوں نہیں اور "تجھ پر کیا گذرا" کیوں نہیں کہتا اور سامع کو مجاز نہیں کہ یہ جواب دے کہ تم نے خود سوال کرنے سے منع کر دیا ہو کیونکہ سب کے ذہن نشین ہے کہ اس جملہ منفی سے مراد واقعہ کی عظمت بیان کرنا ہے، منع کرنا مقصود نہیں جب یہ بات معلوم ہو گئی تو قسم کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ دو وجہ سے یہی صورت حال ہے، یا تو واقعہ کی غایت ظہور پذیری کی باعث کہتا ہے کہ اس بات پر اس چیز کی میں قسم نہیں کھاتا، کیونکہ بہت زیادہ ظاہر ہے اور انکار کئے جانے سے بہت دور ہے پس لا اقسم کہہ کر نہ قسم کھانے کا ارادہ ہے، نہ قسم کی نفی کا ارادہ بلکہ مقصود صرف واقعہ کے

صار یصدق نفسہ فیقول لا اقسم یمینا بل الف یمین ولا اقسم براس الامیر بل براس السلطان فیقول لا اقسم بکذا رید الکونہ فی غایۃ الجزم۔

(تفسیر رازی سورۃ الواقعۃ)

ظاہر ہونیکو بیان کرتا ہے اور یا قسم بہ کا اس چیز سے جسکی قسم کھائی جاتی ہے۔ فوق و بالا ہونے اور قسم کھانے والا اپنے آپکے مصدق ہو جانیکے باعث کہتا ہے کہ ہم ایک چیز کی قسم کھا نہیں سکتے بلکہ ہزار چیز کی اور امیر کے سر کی قسم نہیں کھا سکتے بلکہ سلطان کے سر کی قسم۔ پس لا اقسم بکذا کہکر اپنے غایت جزم کا ارادہ کرتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ محاورات عرب میں کسی چیز کی نہی و نفی سے کبھی واقعہ کی عظمت یا اس کے ظاہر و ظہور یا اس کے جزمی و یقینی ہونیکو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ پس جس کو امام رازی نے اگر مثال عرب سے واضح کیا ہے تو علامہ زمخشری ایسے ادیب نے موجہ بیان کیا ہے۔

کیا اس کے بعد پروفیسر صاحب کا غیر مختار کہنا بجا ہے؟ اور اسی تقریر سے آپ کے غیر مختار ہونیکی دلیل کہ قسم کی نفی کرنا مقصود ہو تو مقسم بہ کی تخصیص کے کوئی معنی نہیں "مضمحل ہوکر رہ گئی اس لئے کہ اظہار عظمت یا جزم یا ظہور واقعہ کے بیان کے لئے ضروری ہے کہ اسی شان کی مخصوص چیز مذکور ہو، مطلق قسم کی نفی میں یہ بات کہاں۔ علاوہ اسکے یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ مدعا اس قدر روشن ہے کہ بڑی چیز کی قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

علامہ سید آلوسی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

والمعنی لا اقسم اذ الامر واضح من ان یحتاج الی قسم ای لا یحتاج الی قسم ما فضلا عن ھذا القسم العظیم فقول مفتی الدیار الرومیۃ ، ان یاباہ تعین المقسم بہ وتفخیمہ ناشئ عن الفضلۃ علی ما یخفی علی فطن (تفسیر روح المعانی سورۃ الواقعۃ)

(نفی قسم کے وقت) مطلب یہ ہے کہ میں قسم نہیں کھاتا اسلئے کہ مطلوب اتنا واضح ہے کہ قسم کھانیکی حاجت نہیں یعنی کسی قسم کی ضرورت نہیں۔ چہ جائیکہ اتنی بڑی قسم۔ پس ملک روم کے مفتی کا فرمانا "کہ مقسم بہ کی تعین وتخصیص قسم کی نفی لینے کے منافی ہے" غفلت کا نتیجہ ہے یہ امر سمجھدار سے مخفی نہیں۔

معلوم ہوا کہ پروفیسر موصوف کی طرح روم کے مفتی صاحب کو بھی یہ شبہ پیدا ہوا تھا جس کے جواب کی سید آلوسی نے آج سے سو برس پہلے اشارہ کرکے سمجھ داروں کے واسطے واضح بتایا ہے اب دیکھنا ہے کہ اس دور کے زیرک سمجھدار کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

• پروفیسر موصوف کی آخری تنقید اس توجیہہ کے متعلق یہ ہے کہ لا اقسم میں لائے نافیہ مراد لینا اسلوب کلام کے خلاف ہے اس لئے کہ استعمال عرب میں "لا" کا کلمہ یہاں منقطعہ ہے جسے علامہ زمخشری نے بھی پسند کیا ہے معلوم نہیں کہ علامہ زمخشری نے اس امر کی تصریح کہاں کی ہے۔ پروفیسر موصوف نے حوالہ نہیں دیا۔

• سورۂ قیامت کی تفسیر کا اقتباس ہم لکھ آئے ہیں جس میں قسم کی نفی کی صحت کا بوجہ بیان موجود ہے۔ ہاں اسکے

پہلے اسی سورۃ کی تفسیر میں علامہ زمخشری فرماگئے ہیں کہ لائے نافیہ کا قسم پر لانا عرب کے کلام اور اشعار میں شائع ہے اور اسکا فائدہ قسم کو مؤکد کرنا ہے ممکن ہے اسی ذکری تقدم سے پروفیسر موصوف نے علامہ کی پسندیدگی اخذ کیا ہو بہرحال علامہ زمخشری کا نفی قسم کے احتمال کو بلا تردید موجہ طور سے بیان کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ استعمال عرب کے مخالف نہیں اور مختار و پسندیدہ نہیں تو جائز ضرور ہے، بلکہ حافظ جلال الدین سیوطی نے تفسیر اتقانی میں اسی کو زمخشری کا قول مختار لکھا ہے، حروف کے معنی بیان کرتے ہوئے "لا اقسم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

وقیل منفیۃ ھا اقسم علی انہ اخبار لا انشاء وا ختارہ الزمخشری (اتقان النوع الاربعون) "یعنی کہا گیا ہے کہ لائے نافیہ ہے قسم کھانے کی نفی کی گئی ہے اور اس کی بنا اخبار ہے انشا نہیں اور اسی کو زمخشری نے پسند کیا ہے۔"

تنقید بالا کے بعد پروفیسر موصوف نے امام کے ایک دوسرے طریق جواب پر تنقید کرکے علامہ ابن قیم کے نکات قسمی پر تنقیدیں شروع کی ہیں۔ یہ آخری تنقید مقسم بہ کی شرافت پر تنقید ہے اور گویا یہ اس اجمال کی تفصیلی بحث ہے جو ہم پہلے چار اعتراضات کے ضمن میں لکھ آئے ہیں۔

قال المعلم الاعظم گڑھی -

والطریق الثانی ھو القول بان القسم للتاکید والتنبیہ علی شرافۃ المقسم بہ۔ قال الرازی فی تفسیر سورۃ الذاریات وقد عرفت ان المقصود من القسم التنبیہ علی جلالۃ المقسم بہ وعلی ھذا الاصل قال فی تفسیر سورۃ التین اعلم ان الاشکال ھو ان التین و الزیتون لیسا من الامور الشریفۃ، فکیف یلیق ان یقسم اللہ تعالیٰ بھما فلاجل ھذا السوال حصل فیہ قولان" ثم ذکر فوائدھما ان کان المراد منھما ھذہ الاثمار و ذکر شرافتھما ان کان المراد منھما مسجدین او بلدین و قد علمت ان التمسک بھذا الجواب مع کونہ بادی الخلل لا یزیل الشبھۃ الثانیۃ فان ھذہ الاشیاء اللتی اقسم بھا فی القرآن

امام رازی کے جواب کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قسم تاکید کے لئے ہے اور مقسم بہ کی شرافت پر تنبیہ کرنے کیلئے چنانچہ سورہ الذاریات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ قسم کا مقصود مقسم بہ کی جلالت پر متنبہ کرنا ہوتا ہے اور اسی اصل کی بنا پر سورہ التین کی تفسیر میں فرمایا کہ تمہیں جاننا چاہئے کہ اشکال یہ ہے کہ التین والزیتون ذوات شریفہ میں سے نہیں پھر کس طرح اللہ تعالیٰ کا ان دونوں کے ساتھ قسم کھانا مناسب ہوگا پس اسی سوال کی وجہ سے اس بارے میں دو قول ہوگئے۔ پھر امام نے ان دونوں کے فوائد گنانے شروع کئے۔ اگر دونوں سے پھل مراد ہے اور دو مسجدیں اور شہر مراد ہونگی صورت میں ان کی شرافت کا بیان کیا اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ جواب بظاہر پرخلل ہونے کے ساتھ تیسرے شبہہ کو زائل نہیں کرتا، کیونکہ یہ اشیاء جن کی قسمیں قرآن میں کھائی گئی ہیں اور جن میں سے "العادیات" "گھوڑے دوڑنے والے" "الجوار"

ومنها العاديات ضبحاً" والجواری الكنس، والليل، والصبح، والتين والزيتون ليست من الجلالة بمكان يقسم بها خالقها وربها ان كان القسم لاجل شرافتها (الامعان فی اقسام القرآن)

الکنس" سیارات مختفی اللیل، الصبح اور التین والزیتون جلالت کے ایسے مقام میں ہیں جنکی قسم ان کا خالق کھائے اور انکی شرافت کی ماتحت قسم کھائی ہو۔

پروفیسر موصوف نے سارا زور اس امر پر صرف کیا ہے کہ مقسم بہ کے لئے اشرف و اکرام ضروری نہیں اور فرمایا کہ مقسم بہ کے لئے عظمت کو لازم تسلیم کرنے ہی سے علماء پر حقیقت کا انجلاء نہ ہوا۔ مگر جبکہ ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی ایسی خوبی کہ جس سے اس کی جلالت شان ظاہر ہوتی ہے انکار نہ کرسکے تو آپ کو خاص اس مقام پر جلالت سے انکار کرنا پڑا جو خدائے عظیم کے قسم کھانے کے شایان شان ہو۔ پروفیسر صاحب علامہ ابن قیم کا مقسم بہ میں تعظیم ماننے پر تحریر فرماتے ہیں۔

ولكن الشبهة ليست فی محض شرافة بعض الاشياء فرب صغير كبير ورب ضئيل نبيل لاختلافات الاعتبارات بل الشبهة وفی ضعها موضع ما يقسم به الرب تعالى شانه علواً كبيراً (امعان ص۔)

لیکن شبہہ بعض اشیاء کی محض شرافت میں نہیں ہے اس لئے کہ بہتیرے چھوٹے بڑے ہیں اور بہت سے حقیر بزرگ ہیں مختلف اعتباروں کی حیثیت سے بلکہ شبہ اس امر میں ہے کہ خدائے عالی شان وجل وعلی کی قسم کھانیکے موقع میں یہ چیز یں رکھی جاسکتی ہیں یا نہیں۔

مگر آپ نے اس مرتبہ عظمت کی تحدید نہیں فرمائی کہ مخلوق فلاں مرتبہ میں پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا اس مخلوق کی قسم کھانا جائز ہوگا، اور اگر آپ کی مراد یہ ہو کہ کسی شئے میں اس درجہ کی شرافت ہی نہیں جو خالق کائنات کی قسم کے لئے سزاوار ہو تو پھر آپ نے پیغمبر علیہ السلام کی حیات کی قسم کو کیوں جائز رکھا ہے " القسم وجہ للاکرام" کے عنوان کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں۔

انه اذا اضيف المقسم به الى المخاطب دل على الاكرام كقوله تعالى لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون" فاكرم الله نبيه بهذا الخطاب۔

یعنی مقسم بہ کو جب مخاطب کی طرف مضاف کیا جائے تو مقسم بہ کے اکرام و تعظیم کو بتاتا ہے جیسا اللہ کا قول قسم تمہارے جان کی کہ بیشک وہ لوگ اپنی مستیوں میں مدہوش تھے۔ پس اللہ نے اس خطاب سے اپنے پیغمبر کی تکریم کی۔

اور اسی کے پہلے لکھتے ہیں۔

الاول ان المقسم به فی هذه الاقسام

یعنی پہلا امر یہ ہے کہ ان قسموں میں مقسم بہ اگرچہ متکلم

وان کان عند المتکلم کریما مضنونا به لکنه لا یکون مما یعبد و یقدس۔

کے نزدیک کریم وعزیز ہے لیکن مقدس و معبود نہیں ہے۔

اب اس کے بعد اگر تحدید کی جائے کہ انبیاء علیہم السلام کے مرتبہ وشان کے مخلوق کی قسم تو ہوسکتی ہے مگر اس درجہ کے نیچے کی قسم جائز نہیں اور چونکہ انبیاء کے برابر کوئی مخلوق نہیں اس واسطے غیر انبیا کی قسم جائز نہیں تو اول اس تخصیص کی دلیل چاہئے۔ دوسرے آپ کا تیسرا شبہ کہ غیر اللہ کی قسم کی ممانعت ہے تو پھر خود اللہ تعالیٰ کا غیر اللہ کی قسم کھانے کے کیا معنی۔ باقی رہ جاتا ہے جیسا کہ آپ نے امام رازی پر قسم کو شرافت تنبیہ قرار دینے کی صورت میں اس شبہ کے علی حالہ رہ جانے کا اعتراض کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بندوں کے احکام کے دائرہ میں خدائی شان محدود نہیں۔ دیکھو بندوں کو اپنی برائی جتانا اپنی بڑائی کی خاطر جائز نہیں اور خدائے پاک کے لئے سزاوار۔

ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر۔ (سورۃ الحشر)

پس اسی طرح غیر خدا کی قسم کھانے کی ممانعت کے حکم میں خداوند عالم داخل نہیں وہ چاہے تو کسی مخلوق کی قسم کھا کر اس کا اکرام ظاہر فرمادے اس میں نہ کوئی شرعی قباحت لازم آتی ہے اور نہ عقلی اور جو بعض ایسی چیزوں کی قسم قرآن پاک میں وارد ہے کہ بظاہر شرافت وکرامت کے لباس سے عاری ہے تو اس کی یہ شرافت کیا کم ہے کہ اس کو اللہ نے قسم کھا کر نوازا پھر اس اعزاز کے تہ میں کتنی مخفی خوبیاں ہیں جس کی طرف خود قرآن پاک کا اشارہ ہے۔

فلا اقسم بمواقع النجوم وانه لقسم لو تعلمون عظیم۔ یعنی میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مقام غروب کی اور بیشک یہ بڑی قسم ہے اگر تم کو علم ہے، بروج یا مغارب ومشارق کی قسم کھانے کو قسم عظیم فرمانے میں صرف اشارہ ہی نہیں بلکہ صراحت ہے کہ مقسم بہ ذی عظمت ہے۔

زمخشری لکھتے ہیں۔ "لا یقسم بالشئ الا اعظاما له" اور اسی آیت صدر کو دلیل میں پیش کیا ہے۔

پروفیسر صاحب نے امام رازی کے نکات اقسام پر جرح کرنے کے بعد علامہ ابن قیم کی طرف توجہ کی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

لم یصنع العلامه ابن قیم کتابه علی شکل المجادلة فیذکر الشبهات ویجیب عنها لکنه بحث عن حکمة القسم فی القرآن وبین فیه ما یزیل الوهم ویحسم جراثیم الاعتراض ورکن الی الجواب الذی استحسنه ولکنه مثل الرازی لم یتمسک

علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب مجادلہ کے طرز پر نہیں لکھی کہ شبہوں کا ذکر کریں اور ان کے جوابات لکھیں بلکہ انھوں نے قرآنی قسموں کی حکمت بیان کی ہے اور ایسا کچھ لکھا ہے کہ وہم کو زائل کردے اور اعتراض کی جڑوں کو منقطع کردے اور ایسا جواب دیا ہے کہ جس کو میں مستحسن سمجھتا ہوں لیکن رازی

بہ کل التمسك فذبذب بين الامرين وهو فی کتابہ ربما یشرع فی تفسیر السور التی فیها القسم ویخرج من قول الی قول (امعان صلا)

کی طرح پوری گرفت سے کام نہیں لیا۔ پس مذبذب ہو کر رہ گئے اور اپنی کتاب میں بسا اوقات ان سورتوں کی تفسیر شروع کر دیتے ہیں جن میں قسمیں ہیں اور ایک قول سے دوسرے قول کی طرف چلے جاتے ہیں۔

مقسم بہ اور مقسم علیہ کے نکات بیان کرنے کے ساتھ قرآن کی تفسیر کرنا اور تفسیر کے سلسلے میں آیت کا دو تین محمل اور مطلب بتانا علمائے متقدمین کے باہم اختلاف آراء پر روشنی ڈالنا جو وسعت معلومات کا ذریعہ بن کر ناظرین کے سامنے آیت کا پورا نقشہ پیش کرتا ہے اور آیت کے معنی کا انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ نہ معلوم اس میں کونسا تذبذب ہے اور اگر یہ مقصد ہے کہ کبھی جواب قسم کا مذکور ماننا اور کبھی محذوف اور پھر محذوف کی صورت میں کبھی اس کا مراد ہونا اور کبھی مقسم علیہ سے قطع نظر خود مقسم بہ کو مقصود قرار دینا یہ تذبذب کی بات ہے تو ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ مقامات کے اختلاف سے اگر یہ مختلف صورتیں پیدا ہوں تو یہ تذبذب نہیں بلکہ عین بلاغت ہے۔

علامہ ابن قیم کی کتاب سے اب یہاں چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

اس بات کے بتانے کے بعد کہ قرآن میں قسم اصول ایمان پر کھائی جاتی ہے اس سلسلے میں کبھی توحید پر اور کبھی حقیقت قرآن پر اور کبھی حقانیت رسول پر اور کبھی جزاء و وعدہ وعید پر اور کبھی انسان کے احوال پر جو جزائے اعمال کی طرف راجع ہے۔

احوال انسان پر قسم کھانے کی مثال دیتے ہوئے تفسیر فرماتے ہیں۔

واما القسم علی احوال الانسان فکقوله تعالیٰ واللیل اذا یغشیٰ والنهار اذا تجلیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتیٰ الآیة۔ ولفظ السعی هو العمل لکن یراد به العمل الذی یهتم به صاحبه ویجتهد فیه بحسب الامکان فان کان یفتقر الی عدو بدنه عدا۔ وان کان یفتقر الی تفرغ له وترك غیره فعل ذلك فلفظ السعی فی القرآن جاء بهذا الاعتبار لیس هو مرادفاً للفظ العمل کما ظنه طائفة۔ بل هو

اور بہر حال انسان کے احوال پر قسم کھانے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ واللیل اذا یغشیٰ والنهار اذا تجلیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتیٰ الآیة۔ سعی کے معنی عمل کے ہیں لیکن عمل سے مراد ایسا عمل ہے جس میں اہتمام کیا جائے اور امکان بھر جد وجہد ہو پس اگر اس میں بدن کو تیز حرکت دینے کی ضرورت ہے تو دوڑے اور اگر اس کے لئے فراغت حاصل کرنے کی حاجت ہو تو دوسرے کاموں کو چھوڑ کر فراغت حاصل کرے پس قرآن میں سعی کا لفظ اسی معنی میں آیا ہے لفظ "عمل" کا مرادف وہم معنی نہیں ہے جیسا کہ ایک جماعت کا خیال ہے بلکہ سعی مخصوص عمل کو کہتے ہیں جس کے لئے عمل کرنے والا اہتمام کرے اور جدوجہد

عمل مخصوص يهتم به صاحبه ويجتهد
فيه ولهذا قال في الجمعة فاسعوا الى ذكر الله
وقد ثبت في الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال اذا اقيمت الصلوة فلا تاتوها تسعون
واتوها تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا و
ما فاتكم فاتموا فالنهي عن السعي الى الصلوة فان الله
امر بالسعي اليها بل نهاهم ان ياتوا اليها يسعون
نهاهم عن الاتيان المتصف بسعي حين الاتيان
فعل البدن وسعيه عدو البدن وهو منهي عنه
واما السعي المامور به في الآية فهو الذهاب اليها
على وجه الاهتمام بها والتفرغ لها عن الاعمال
الشاغلة من بيع وغيره والاقبال بالقلب على
السعي اليها وكذلك قوله في قصة فرعون لما
قال له موسى هل لك الى ان تزكى واهديك
الى ربك فتخشى فاراه الآية الكبرى فكذب و
عصى ثم ادبر يسعى فحشر فنادى فهذا اهتمام و
اجتهاد في حشر رعيته ومناداته فيهم وكذلك
قوله تعالى واذا تولى سعى في الارض ليفسد
فيها هو عمل بهمة واجتهاد ومنه سمي الساعي
على الصدقة والساعي على الارملة واليتيم ومنه
قوله تعالى ان سعيكم لشتى . وهو العمل الذي
يقصده صاحبه ويعتني به ليترتب عليه
ثواب وعقاب بخلاف المباحات المعتادة
فانها لم تدخل في هذا السعي انتهى ۔

کرے اور یہی وجہ ہے کہ سورہ جمعہ میں خدائے تعالیٰ نے فاسعوا الی
ذکر اللہ فرمایا اور یہ اس قرأت سے بہتر ہے جس نے فامضوا الی ذکر اللہ
کی قرأت کی ہے۔ اور صحیح حدیث میں نبیؐ سے ثابت ہو کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب
نماز کی اقامت ہونے لگے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چلکر آؤ اور اطمینان کو پیش نظر رکھو
پس جو کچھ تمکو امام کے ساتھ مل جائے پڑھو اور جو نہ ملے اسکو پڑھ کر
پوری کرلو تو یہاں نماز کی سعی کرنے سے ممانعت نہیں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے تو نماز کی سعی کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ رسولؐ نے سعی کے ساتھ آنے کی
ممانعت فرمائی اور آنا بدن کا کام ہے تو آنے کی سعی کے معنی ہوں گے
بدن کو تیز حرکت میں لانے اور دوڑنے کے اور یہی چیز ممنوع ہے اور
بہرحال سعی جسکا آیت میں ہمکو امر ہے تو اس کے معنی ہیں جمعہ کی نماز
کے لئے اہتمام کے ساتھ جانا اور دوسرے اعمال خرید و فروخت وغیرہ
سے دل کو فارغ کرکے نماز کی طرف قلب کو متوجہ کرنے کی سعی کرنا۔
اور اسی طرح فرعون کے قصہ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے جبکہ حضرت موسیٰ
نے فرعون سے کہا کیا تجھے رغبت ہے کہ پاک و صاف ہو اور خدا کا راستہ
دکھا دوں کہ خوف و خشیت حاصل ہو پھر موسیٰ علیہ السلام نے اسکو
بڑی نشانی (معجزہ) دکھائی تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر اہتمام
کے ساتھ پیٹھ پھیری اور لوگوں کو جمع کرکے آواز دی پس اس سعی کے
معنی ہیں کہ رغبت کو جمع کرنے میں اور ان کو پکار کر کہنے میں اہتمام کیا
اور جد و جہد کی اور اسی طرح اللہ کا قول یہ بھی ہے، اور جب وہ لوٹکر
جائے تو اہتمام کے ساتھ زمین میں فساد پھیلائے اور اسی معنی کرکے
تحصیلدار زکوٰۃ اور یتیم و بیوہ کی خدمت و مدد کرنے والے کو ساعی کہا جاتا
ہے اور اسی معنی میں "ان سعیکم لشتیٰ" اللہ کا قول ہے۔ یعنی وہ کام
جس کا کرنے والا قصد و اعتناء سے کرتا ہے کہ اس پر ثواب و عقاب
مترتب ہو اور جو عمل مباح عادۃً کیا جاتا ہے وہ سعی کے مفہوم
میں داخل نہیں ہے۔

یہاں علامہ نے انسان کے حال پر قسم کھانے کی مثال پیش کرنے کے ساتھ سعی کے لفظ کی تحقیق کر کے ایک زبردست علمی و ادبی مضمون کا افادہ فرمایا کہ اس کے متعلق ہر سمجھدار فیصلہ کر سکتا ہے کہ ایسی تفسیر و تحقیق کی طرف توجہ کرنا بے موقع نہیں۔ چونکہ مثال میں ایک لفظ قابل اعتنا سامنے آگیا۔ نیز بظاہر قرآن و حدیث میں بھی تعارض تھا اس لئے اس پر روشنی ڈالنا حسب حال ضرور تھا پھر اس کو بھی دیکھو کہ بیان میں کسقدر تسلسل ہے نہ ادھر ادھر بہکنے کا شبہ کیا جا سکتا اور نہ ایک قول سے ہٹکر دوسرے اور تیسرے قول کی طرف رجوع کرنے کا الزام دیا جا سکتا۔

دوسرا نمونہ جس میں علامہ ابن قیم نے جواب قسم کے محذوف و مذکور ہونے پر بحث کرتے ہوئے مثال میں قرآن پاک کی آیتوں کو پیش کیا ہے

والجواب یحذف تارۃ ولا یراد ذکرہ بل یراد تعظیم المقسم بہ وانہ مما یحلف بہ کقول النبی من کان حالفاً فلیحلف باللہ اولیصمت ثم قال بعد اسطر تارۃ یحذف الجواب وھو مراد اما لکونہ قد ظھر وعرف اما بدلالۃ الحال کمن قیل لہ کل فقال لا واللہ الذی لا الٰہ الا ھو او بدلالۃ السیاق واکثر ما یکون ھٰذا اذا کان فی نفس المقسم بہ ما یدل علی المقسم علیہ فیکون حذف المقسم علیہ ابلغ واوجز کمن اراد ان یقسم علی ان الرسول حق فقال والذی ارسل محمداً بالھدیٰ ودین الحق وایدہ بالآیات البینات واظھر دعوتہ واعلیٰ کلمتہ ونحو ذلک فلا یحتاج الیٰ ذکر الجواب استغناءً عنہ بما فی القسم من الدلالۃ علیہ۔ ثم قال بعد ایراد الامثلۃ المتعددۃ لذالک فمن ھذا قولہ تعالیٰ ص والقرآن ذی الذکر فان فی المقسم بہ من تعظیم القرآن ووصفہ بانہ ذی الذکر المتضمن لتذکیر العباد ما یحتاجون الیہ وللشرف والقدر ما یدل علی المقسم علیہ

اور جواب کبھی محذوف ہوتا ہے اور اس کے ذکر کرنیکا ارادہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اس قسم سے مقصود مقسم بہ کی تعظیم ہوتی ہے اور یہ بتاتا ہے کہ حلف کے لائق یہی مقسم بہ ہے جیسے نبی صلعم کا فرمان ہے کہ جو حلف کرنا چاہے تو اس کو اللہ کی قسم کھانی چاہئے ورنہ سکوت اختیار کرے پھر چند سطر کے بعد لکھتے ہیں اور کبھی جواب محذوف ہونے کیساتھ ارادہ میں مذکور ہوتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ وہ ظاہر و معروف ہے یا زبان حال گویا ہے جیسے کسی کو کہا گیا کہ کھانا کھاؤ تو اس نے جواب میں کہا کہ نہیں قسم اس خدا کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں یا طرز کلام دال ہے اور یہ زیادہ تر اس وقت ہوتا ہے جبکہ مقسم بہ مقسم علیہ پر دلالت کرنیوالا کچھ ہو اور قرآن کی یہی روش ہے کیونکہ مقسم بہ کے ذکر سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ پس مقسم علیہ کے حذف کر دینے میں بلاغت بڑھ جائے گی اور بہت ایجاز بھی ہو جائیگا مثلاً ایک شخص چاہتا ہو کہ رسول کے حق ہونے پر قسم کھائے تو اس طرح قسم کھاتا ہو کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلعم کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا اور کھلی نشانیوں (معجزات) سے تائید کی اور ان کی دعوت کو فروغ دیا اور ان کے کلمہ کو بلند و بالا کیا وغیرہ تو جواب قسم ذکر کرنیکی ضرورت نہیں اسلئے قسم کے الفاظ اسپر دلالت کرنیکے لئے کافی ہیں پھر اور چند مثالوں کے بعد فرماتے ہیں کہ اس نوع سے ہے ص والقرآن ذی الذکر ہے کیونکہ مقسم بہ میں قرآن کی عظمت کا بیان ہے اور اس کی تعریف میں ہے کہ وہ نصیحت والا کہ اس کے ضمن میں بندوں کی نصیحت کی ضرورت کو پورا اور قدر و منزلت کی

وكونه حقا من عند الله غير مفترى كما يقوله الكافرون وهذا معنى قول كثير من المفسرين متقدميهم ومتأخريهم ان الجواب محذوف تقديره ان القرآن حق وهذا مطرد في كل ما شأنه ذالك ۔

واما قول بعضهم ان الجواب قوله تعالى كم اهلكنا من قبلهم من قرن فاعترض بين القسم وجوابه بقوله "بل الذين كفروا في عزة وشقاق" فبعيد لان كم لا يتلقى بها القسم فلا تقول والله كم انفقت مالا۔ وبالله كم اعتقت عبدا وهؤلاء لما لم يخف عليهم ذالك احتاجوا ان يقدروا ما يتلقى بها الجواب اى لكم اهلكنا ثم قال بعد ترديد الاقوال الاخرى واقرب ما قيل في الجواب لفظا وان كان بعيدا معنى عن قتادة وغيره انه في قوله بل الذين كفروا۔

كما قال "ق والقرآن المجيد بل عجبوا ان جاءهم منذر منهم" وشرح صاحب النظم لقول فقال معنى "بل" توكيد الخبر الذي بعده فصار كان الشديدة في تثبيت ما بعده وقيل ههنا بمنزلة ان لانه يوكد ما بعده من الخبر وان كان له معنى سواه في نفي خبر متقدم فكانه عز وجل قال "ص والقرآن ذي الذكر ان الذين كفروا في عزة وشقاق" كما تقول والله ان زيدا لقائم ثم قال واحتج

شان دکھانیکا بیان بھی آگیا ان سب مقسم علیہ کا صاف پتہ چل گیا کہ یہ کتاب حق ہے خدا کے یہاں سے آئی ہے، بندوں کی گڑھی ہوئی نہیں ہے جیسا کافروں کا خیال ہو۔ اور یہی مطلب ہے سارے متقدمین و متاخرین مفسرین کے قول کا یہاں قسم کا جواب محذوف ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ قرآن حق ہے، اور یہ ہر اس مقام میں جاری ہوگا جس کی ایسی شان ہوگی۔

اور بہرحال بعض کا یہ خیال کہ جواب قسم اللہ کا قول "کم اھلکنا من قبلھم من قرن" ہے اور قسم و جواب قسم کے درمیان "بل الذین کفروا فی عزۃ و شقاق" جملہ معترضہ آگیا ہو تو یہ خیال بعید ہو اسلئے کہ جواب قسم کم کے لفظ سے شروع نہیں کیا جاتا دیکھو تمہارا یہ کہنا صحیح نہ ہوگا "واللہ کم انفقت مالا وباللہ کم اعتقت عبدا" اور یہ بعض حضرات ایسے تھے جنھیں اسکی واقفیت نہ ہو اس واسطے ان کو ضرورت محسوس ہوئی کہ جواب قسم جن لفظوں سے شروع ہوتا ہے ان میں سے کسی کو مقدر مانیں تو کہا کہ اصل میں لکم اھلکنا ہے۔ پھر علامہ نے اور چند دوسرے اقوال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ معنوی اعتبار سے بعید ہونے کے ساتھ لفظی حیثیت سے سب سے قریب تر قتادہ وغیرہ کا قول ہے اور وہ یہ کہ "بل الذین کفروا" یہی جواب قسم ہے۔

جیسا کہ ق والقرآن المجید میں ہے اور خود انھوں نے اس عبارت کی شرح میں بیان کیا کہ بل کا لفظ بعد والی خبر کی تاکید کے لئے آتا ہے پس یہ بل انّ مشددہ کی طرح اپنے مابعد کی تحقیق کے لئے آیا ہوا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بل کا لفظ یہاں بمنزلہ انّ کے ہے کیونکہ بل اپنے مابعد کی خبر کو مؤکد کرنے کیلئے آتا ہے، گرچہ اس کے سوا مزید بات اس میں یہ بھی ہے کہ اپنے ماقبل کی نفی کرتا ہے پس گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "ص والقرآن ذی الذکر ان الذین کفروا فی عزۃ وشقاق" جیسا تم کہتے ہو واللہ ان زیدا لقائم، اور پھر دلیل میں بیان کیا کہ یہ عبارت گرچہ ایسی ہے کہ عربیت کے

صاحب ھذا القول بان ھذا النظم وان لم یکن للعربیۃ فیہ اصل ولا لھا رسم فیحتمل ان یکون نظماً احدثہ اللہ عزوجل لما بینا من احتمال ان تکون بل بمعنی ان۔ انتھی بقدر الغرض

لحاظ سے اس کے لئے کوئی اصل و نقل نہیں ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اسلوب نظم کی ایجاد کی ہو جس کی وجہ وہی ہو جو میں نے بیان کیا کہ بل اِنَّ کے معنی کا محتمل ہے"۔

دیکھو کہ علامہ نے سورہ "ص" میں جواب قسم کے محذوف ہونے کو کس خوبی سے بیان کیا پھر مخالفین کے اقوال و توجیہات کی تضعیف کی طرف توجہ کی اور اسکو تفصیل سے لکھا۔ لیکن بہ تفصیل کو میں نے طوالت کے خیال سے نقل نہیں کیا جسکی خواہش ہو تبیان اٹھا کر دیکھے مجھ کو تو اس مختصر اقتباس سے دکھانا تھا کہ علامہ کے بیان میں نہ تذبذب ہے نہ تشتت۔

چنانچہ خود پروفیسر مرحوم بھی آگے چلکر تذبذب کی نفی فرماتے ہیں۔

ولا یخفی علیک الفرق بین طریق الرازی الذی اشارہ الی اجوبۃ مختلفۃ ربما یناقض بعضھا بعضا و بین طریق ابن قیم الذی عمل الی نھج واحد اجتھد ان یعول علیہ فی جمیع الاقسام وھذا الطریق احسن۔ امعان ص۲۲

اور تم پر مخفی نہیں ہے جو رازی اور ابن قیم کے جواب کے طریقوں میں فرق ہے۔ رازی نے مختلف جوابات دئے ہیں جو آپس میں ٹکراتے ہیں اور ابن قیم نے ایک روش اختیار کی ہے اور ساری قسموں میں اسی پر اعتماد کرنیکی جہد کی ہے۔ اور یہی طریقہ اچھا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ کے جواب کا مدار دو اصل پر ہے۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ ذاتی ذات اور دلائل ذات کی قسم کھاتا ہے اور مخلوقات کی قسم بھی خدا کی ذات کی قسم کی طرف راجع ہے اس لئے کہ یہ سارے مخلوقات دلائل ہیں۔ مگر علامہ نے مقسم بہ کو کبھی عین مقصود قرار دیکر جو مقسم بہ کی عظمت کا اقرار کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے اپنی ذات خداوندی کے سوا کی قسم کھائی۔ پس جو غیر اللہ کی قسم کھانیکا شبہ زائل کرنا چاہتے تھے اپنی جگہ قائم رہا اور یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے جس مخلوق کی بھی قسم کھائی ہے اس کی شرافت کی جہت ملحوظ ہے اور ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی عظمت و شرافت ضرور ہے لیکن بحث اس میں ہے کہ وہ شے خدا کی قسم کھانیکے لئے بھی سزاوار ہے یا نہیں؟

جبکہ مخلوق میں شرافت موجود ہونے کیساتھ خدا کی خالقیت، ربوبیت اور قدرت پر دلالت کی جہت بھی حاصل ہے تو بحیثیت دلالت قسم کھانے میں تو عین آیات خداوندی کی قسم ہوئی۔ جو ذات باری کی قسم کھانیکی طرف راجع ہے، اس وقت غیر اللہ کی قسم کھانیکا شبہہ کہاں۔ علاوہ اس کے علامہ ابن قیم نے تو کسی شبہہ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے وہ اپنی کتاب کا آغاز ان لفظوں سے کرتے ہیں

وھو سبحانہ یقسم باموری علی امور وانما یقسم بنفسہ الموصوفۃ بصفاتہ وآیاتہ المستلزمۃ لذاتہ وصفاتہ واقسامہ ببعض المخلوقات دلیل علی انہ من عظیم آیاتہ

اللہ سبحانہ بعض چیزوں پر بعض کی قسم کھاتا ہے اور وہ بس اپنی ذات ستودہ صفات کی قسم کھاتا ہے اور ان آیات کی جو ذات و صفات کو مستلزم ہیں اور خدا کا بعض مخلوقات کی قسم کھانا اس بات کی دلیل ہو کہ وہ خدا کی بڑی نشانیوں میں سے

پھر جہاں جہاں مخلوقات کی قسمیں قرآن پاک میں وارد ہیں تفصیل سے ان کے دلائل ربوبیت و وحدانیت اور قدرت وغیرہ ہونے پر روشنی ڈالی ہے اب ہو سکتا ہے کہ اس سوال کی مراد وہ ہو جو پروفیسر صاحب نے سمجھا ہے۔ کہ مخلوقات کی قسم خدا کی ذات ہی کی قسم ہے اس لئے کہ وہ آیات اللہ ہیں اور غرض اس توجیہ سے غیر اللہ کی قسم کے شبہہ کو دفع کرنا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مقسم بہ کی تعیین مقصود ہو کہ ان مخلوقات کی قسم کھانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات پر دلیلیں قائم کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ باقی اس صورت میں غیر اللہ کی قسم کھانے کا لزوم تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں ممانعت انسانوں کے لئے ہے نہ کہ خدا کے لئے جیسا کہ امام رازی کے سلسلۂ بحث و تنقید میں گذر چکا۔ جب تک پہلی شق متعین نہ ہو، پروفیسر مرحوم کا اعتراض بجا نہیں۔

علامہ ابن قیم کے جواب کا دوسرا اصل پروفیسر مرحوم نے یہ بیان کیا ہو کہ مخلوق کی ساری قسمیں مقسم علیہ پر دلیلیں ہیں اور سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس توجیہ سے غرض دوسرے شبہہ "قسم کے غیر مفید ہونے کے اعتراض" کا جواب دینا ہے اور فرماتے ہیں کہ بیشک علامہ اکثر آیتوں میں اس مقصد کے اندر کامیاب ہو گئے لیکن بعض جگہ مشکل پڑی تو مقسم علیہ کو محذوف مان کر صفات خداوندی یا اسی قسم کی چیز پر دلیل قائم کرنا پڑا، مگر اس کمزوری کے بعد اور مقسم بہ کی عظمت کے قائل ہونیکے ساتھ بھی اپنی کتاب کے اکثر مواقع میں ٹھیک نشانہ پر یا اس کے قریب قریب پہنچ گئے ہیں جس مشکل کی وجہ سے علامہ نے مقسم علیہ کو محذوف مانا ہے اس سے نجات کی صورت پروفیسر اعظم گڈھی کے پاس کیا ہے مانا کہ آپکی تحقیقات کی روشنی میں مقسم علیہ کی عظمت ضروری نہیں اور یہ بھی تسلیم کر لیا کہ قسم کے معنی محض تاکید وعزم کے ہیں اور یہ بھی مسلم کہ مخلوقات کی قرآنی قسمیں آیات و دلائل ہیں یہ خدائی صفات کی قسمیں نہیں ہیں اور یہ بھی بسر وچشم کہ یہ قرآنی قسمیں اقسام تعظیمیہ سے الگ رہکر خاص نوع کی قسمیں ہیں جو شواہد کی حیثیت رکھتی ہیں مگر کیا ان امور کی وجہ سے کلام عرب کی خصوصیتیں بھی جاتی رہیں گی بلکہ کلام عرب کی خصوصیت نہیں خود قسم کا مقصود بھی فوت ہو جائیگا آخر قسم جب تاکید وعزم کا فائدہ دیتی ہے یا دلیل وشواہد کا تو اس کیلئے کچھ مؤکد و مدلول بھی ہونا ضروری ہے اور کبھی قسم کے بعد جو جملہ و قول مذکور ہوتا ہے وہ عربی قاعدہ سے یا نفس مفہوم کے لحاظ سے مدلول و مؤکد بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بس ظاہر ہے کہ لامحالہ کچھ ماننا ہی پڑیگا جسکو یا قسم ہی سے اخذ کر کے مدلول و مؤکد کہہ لو یا جواب قسم کہکر محذوف مان لو ان دونوں میں غایت کے لحاظ سے چنداں فرق نہیں ایسی خاص قسم کی توجیہہ میں علامہ اور پروفیسر دونوں کے اقتباس پیش ہیں ملاحظہ ہو۔ قولہ تعالیٰ

ص والقرآن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق فاکتفی بالجملۃ الانشائیۃ واجتنب الخبریۃ وقد فرغ عنہا بما ذکر فی القسم من صفۃ القرآن کانہ قیل قد شہد القرآن انہ لذکر و نصح لھم ثم ذکر من خصائلھم ما لا ینکر ومنھا۔ (امعان للاعظم گڈھی ص۳)

و قال العلامہ ابن القیم۔

ص والقرآن ذی الذکر الآیۃ میں اللہ تعالیٰ نے جملہ انشائیہ یعنی قسم پر اکتفا کیا اور جملہ خبریہ یعنی جواب قسم کو ذکر نہیں کیا کیونکہ قسم میں جو قرآن کی صفت بیان کی ہے اس سے جواب قسم کا پتہ چل گیا جس کے باعث اس سے فراغت ہو گئی گویا یوں کہا گیا قرآن شاہد ہے کہ بیشک یہ لوگوں کے واسطے پند نصیحت ہے، اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے کافروں کے وہ خصائل ان کو بیان کیا جنکا انھیں انکار نہیں۔

فمن هذا قوله تعالىٰ ص والقرآن ذي الذكر فان في القسم به من تعظيم القرآن ووصفه بانه ذي الذكر المتضمن لتذكير العباد ما يحتاجون اليه وللشرف والقدر ما يدل على المقسم عليه وكونه حقا من عند الله غير مفترى كما يقوله الكافرون وهذا معنى قول كثير من المفسرين متقدميهم ومتاخريهم ان الجواب محذوف۔

اسی نوع سے یعنی جب مقسم بہ میں مقسم علیہ پر دلالت کرنیکی شان موجود ہو تو جواب قسم کی حاجت نہیں پڑتی۔ اللہ تعالیٰ کا قول ص والقرآن ذی الذکر ہے کیونکہ مقسم بہ میں قرآن کی تعظیم ہے اور اسکی تعریف میں نصیحت والا کہکر اس کے ضمن میں بندوں کی نصیحت کی ضرورت پوری کرنے اور قدر و منزلت کی شان دکھانے کا بیان بھی آگیا ہے کہ مقسم علیہ کا پتہ بھی چلگیا کہ وہ حق ہے اور اللہ کے یہاں سے آیا ہے آدمیوں کی گڑھی ہوئی چیز نہیں ہے جیسا کہ کفار کہتے ہیں اور یہی مطلب ہے متقدمین و متاخرین مفسرین کا جو یہ فرماتے ہیں کہ جواب محذوف ہے۔

ان دونوں عبارتوں میں غور کرو مفہوم واحد ہے ہاں اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ علامہ نے قرآن کے لئے شرف و منزلت بھی ثابت کیا ہے جیسا کہ مقسم بہ کا مقتضی انکے خیال میں ہے اور اعظم گڈھی صاحب نے قسم کو شہادت قرار دیکر قرآن کی عظمت کا اظہار نہیں کیا اور اتنا فرق اور بھی کہا جا سکتا ہے کہ پروفیسر صاحب نے محض ذکر و نصیحت "لفظ قرآن" ہی کو مشہود بہ یا مقسم علیہ بتایا ہے مگر دونوں فاضلوں کا اسپر اتفاق ہے کہ جواب قسم یا مشہود بہ نفس مقسم بہ کا مدلول ہے اسلئے کہ بل الذین کفروا قاعدہ عربیت کے ماتحت بظاہر جواب قسم ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتا اور یہی وجہ ہے کہ دونوں حضرات کو استنباط کی ضرورت محسوس ہوئی اور پروفیسر صاحب نے اس مقام میں جو اپنی استنباط کو مقسم بہ تک محدود رکھا ہے اس سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ دونوں فاضلوں کی تقریر میں بہت بڑا فرق ہے۔ دیکھو ق والقرآن المجید بل عجبوا ان جاءهم منذر منهم" میں پروفیسر صاحب بھی نفس مقسم بہ کے مضمون و مفہوم کے علاوہ مدلول بتاتے ہیں "فان الی قد شهد القرآن انه لنذیر مبین من الله بالبعث ولکنهم ینکرونه لما یعجبون ان یاتی به منذر منهم" اگر محض مقسم بہ سے مدلول اخذ کیا جاتا تو یہ کہنا چاہئے تھا "شهد القرآن انه لمجید وعظیم کما قال فی ص شهد القرآن انه لذکر ونصح لهم" مگر یہ نہ کہا آگے کی آیت کے لفظ سے نذیر مبین کو مستنبط کیا اور مجد و شرف کو جو صراحۃً موجود ہے ترک کر دیا۔ کیا اسی طرح علامہ نے ص والی آیت میں ذکر و نصح پر اکتفاء نہ کی بلکہ دوسری آیت قرآنی "ویستنبؤنك احق هو قل ای وربی انه لحق" سے حقانیت قرآن کا مفہوم بھی لے لیا "لان القرآن یفسر بعضه بعضا"۔ اور اس استشہاد سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ ص والقرآن ذی الذکر میں قسم ہی مراد ہے نہ کہ شہادت اس لئے کہ اسی مضمون حقانیت کتاب کو رب کی قسم کھاکر قرآن نے دوسری جگہ بیان کیا ہے اور خدا نے رسول کو رب کی قسم کھاکر اس مضمون کے بیان کی تعلیم دی ہے اور جواب یہ کہا کہ "وربی" میں بھی رب کی شہادت تو یہ ظاہر ہے بالکل خلاف ہے کما لایخفی اور پھر قسم کا وجود ہی دنیا سے اٹھ جائیگا وهذا کما تری اب ہم پروفیسر اعظم گڈھی کے تنقیدات کو ختم کرنے کیساتھ اپنے تبصرہ کو بھی ختم کرتے ہیں۔ اور آپ نے جو قسموں کے متعلق تحقیقات کی ہیں اسپر تبصرہ کرنے کیلئے ایک دوسری صحبت کی ضرورت ہے اگر فرصت ہوئی تو انشاء اللہ اس کے لئے بھی سعی کی جائیگی گوچہ اس کے بعض اہم پہلوؤں پر اسی تبصرہ کے ضمن میں کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ آخر میں گذارش ہے کہ قرآن پاک کے عجائب ختم ہونیوالے کبھی ختم نہ ہوں گے۔ پروفیسر صاحب نے جو محنت کاوش سے قرآن کے بعض علمی

خزانہ کو ایک جدید طرز سے ظاہر کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ لیکن آپ نے جس عنوان سے پچھلے بزرگوں کی جمع کو تہ و بالا کرنے کی سعی کی ہے وہ غیر استنادی تھا اس لئے میں نے یہ سطریں لکھنے کی جرأت کی تاکہ آیندہ نسلیں غلط فہمی میں نہ مبتلا ہوں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسولہ الکریم الامین واٰلہ واصحابہ المھتدین الھادین۔

دارالعلوم دیوبند میں طلبہ کا سالانہ داخلہ

منجانب دارالعلوم دیوبند اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی حسب معمول قدیم انشاء اللہ تعالےٰ دارالعلوم ۶ شوال سے کھل جائیگا۔ اور مقررہ اوقات پر داخلہ طلبہ شروع کر دیا جائیگا۔ امسال داخلہ طلبہ کی تفصیل یہ رہے گی کہ جدید طلبہ کا داخلہ حسب سابق ۶ شوال سے شروع ہو کر ۲۰ شوال تک جاری رہیگا۔ لیکن قدیم طلبہ کا چونکہ امسال سالانہ امتحان تحریری نہیں ہوسکا اور ان کی آیندہ تعلیمی ترقی وغیرہ کے مسائل کا تصفیہ مجلس شوریٰ پر معلق رکھا گیا ہے جس کے اجلاس ۱۰ شوال سے منعقد ہو رہے ہیں اسلئے ان قدیم طلبہ کا داخلہ ۱۲ شوال کے بعد شروع ہوگا لیکن جو طلبہ تقریری امتحان دے چکے ہیں ان کا داخلہ بھی ۶ شوال سے جاری ہو جائیگا۔

(محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۱۷ رمضان ۱۳۶۱ھ)

شکریہ - اس سال شملہ کے بہی خواہوں کو دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنیکے لئے مولانا حافظ قاری سید سیف اللہ صاحب کو مرکز سے بھیجا گیا تھا حالانکہ اس سال شملہ کی آبادی کم ہونیکی وجہ سے وہاں سے بہت کم امداد کی توقع تھی لیکن سفیر صاحب موصوف کی انتھک سعی اور میاں مظفرالدین صاحب مولانا محمد امین صاحب۔ مولانا عبید اللہ صاحب چودھری ولی محمد صاحب اور دوسرے مخلصین دارالعلوم کی رہنمائی اور کوشش کی وجہ سے اس سال سنین ماضیہ کے مقابلہ میں وہاں سے دارالعلوم کی امداد بہت زیادہ ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ اللہ تعالیٰ ان معاونین کو اپنے انعام خصوصی سے نوازے۔

جالندھر میں ہمارے سفیر مولانا محمود احمد صاحب کے ساتھ عالیجناب ڈاکٹر حبیب احمد صاحب منہاس برادرس اور راؤ محمد صدیق صاحب قصبہ راہوں نے جس سرگرمی کیساتھ تعاون فرمایا ہے اس کا خدام دارالعلوم کے قلوب پر خاص اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے اور ان کے طرز عمل کو دوسروں کے لئے اسوہ بنائے۔

حافظ بشیر احمد صاحب دہامپور ان مخلص نوجوانوں میں سے ہیں جو دارالعلوم کی بہی خواہی سے کسی وقت غافل نہیں رہتے۔ یہی حال مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب جالندھری اور مولانا عزیز احمد صاحب جامی فاضل دیوبند کا ہے۔ کارکنان دارالعلوم ان تمام حضرات کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ جس طرح یہ حضرات اللہ کے اس سب سے ضروری کام میں امداد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ہر حال میں ان کی مدد فرمائے۔

(احقر عبدالوحید ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند)

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۳۱۲	آمدنی کرایہ دوکان ڈاکخانہ دیوبند از عظیم الدین	عہ	اوقاف
۲	۶۵۸۲	آمدنی وقف پولی پرگنہ دیوبند	۵سہ	”
۳	۶۶۱۸	چھوٹا کاشتکار موضع کھیڑی تحصیل کیرانہ	۵یہ	”
۴	۶۸۰۹	نواب عبد العلی خانصاحب رئیس حسینپور	عہ	”
۵	۶۹۳۴	آمدنی وقف کھیڑی بوجار سلہ روڈ اکیرانہ	۵یہ ۴	”
۶	۶۹۳۶	بجناب ریاست صدر العلما رضیار العلوم مرسلہ قاضی محمد حسن صاحب قاضی ریاست بھوپال	الصہ	دوامی
۷	۶۹۳۷	حاجی محمد حبیب الرحمن الرحمن خانصاحب رئیس شیروانی نواب صدر یارجنگ حبیب گنج علیگڈہ	۵۵	”

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸	۶۹۷۴	حکیم نجیب الرحمن صاحب کیرانہ ضلع مظفرنگر	ع	اوقاف
۹	۷۰۰۱	محمد اکرم بیگ صاحب دفتری ایم کوئٹہ بلوچستان	ع	دوامی
۱۰	۷۲۰۱	نواب حاجی احمد سعید خانصاحب رئیس چھتاری	۵۰	”
۱۱	۷۲۸۵	آمدنی وقف موضع شاملی تحصیل کیرانہ	۵یہ ۴	اوقاف
۱۲	۷۲۸۱	محمد یعقوب صاحب بدل گنج بنگال	لعہ	دوامی
۱۳	۷۳۸۷	اہلیہ صاحبہ حاجی قدرت اللہ صاحب رئیس و اہلیہ مولوی شیت اللہ صاحب رئیس بجنور	۵یہ	”

میزان مبلغ الصہ ۵ ۹ ر

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۱ھ

یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دار العلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پری کر کے مستقل امداد فرماتے ہیں

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۳۹۷	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران	لہ	تبلیغ وزکوٰۃ
۲	۶۴۰۱	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ دہلی	ع	دوامی
۳	۶۴۰۲	انوار الحق صاحب فائن فیکٹری ”	۲ر	”
۴	۶۴۰۳	قاضی الطاف الرحمن صاحب بوتل والے ”	۸ر	..
۵	۶۴۰۴	عبد المجید خاں صاحب تاجر نوار سدر بازار ”	۴ر	”
۶	۶۴۰۵	عبد الغفار صاحب نیا بانس ”	۴ر	”
۷	۶۴۰۹	مولانا حاجی محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ ”	۵عہ	تبلیغ وزکوٰۃ
۸	۶۴۱۰	حافظ عبد الکریم صاحب موضع گدہ غازیپور	لعہ	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید بہی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹	۶۴۱۸	محمد شریف خانصاحب موضع گدہ غازیپور	لعہ	دوامی
۱۰	۶۴۱۹	صوبیدار عبد الحمید خانصاحب ” ”	لعہ	”
۱۱	۶۴۲۰	محمد اقبال خانصاحب موضع گدہ ”	لعہ	”
۱۲	۶۴۲۱	حکیم محمود الحق صاحب عظیمی دواخانہ ”	لر	”
۱۳	۶۴۲۲	مولوی عبد الحبیب صاحب موضع دہریا ”	لعہ	”
۱۴	۶۴۲۳	شیخ محمد وصی صاحب رئیس ” ”	لعہ	”
۱۵	۶۴۱۴	مولانا فخر الدین صاحب موضع سہیڑی ”	لعہ	”
۱۶	۶۴۲۵	مولوی حاجی محمد لطیف موضع برسا ”	ع	”

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷	۶۴۲۲	محمد شریف صاحب نعمانی موضع سودہ غازی پور	عہ	دوامی بہی خواہ	۴۶	۶۴۷۶	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جنت دہلی	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۸	۶۴۲۷	احمدی بی بی صاحبہ 〃 〃	لعہ	〃	۴۷	۶۴۸۵	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب سلمہ فروش 〃	ھر	〃
۱۹	۶۴۲۸	محمد یوسف خان صاحب مدرس 〃 〃	لعہ	〃	۴۸	۶۴۸۶	حاجی محمد فاروق صاحب فتحپوری 〃	لعہ	〃
۲۰	۶۴۲۹	بجناب مہدی بی بی صاحبہ 〃 〃	لعہ	〃	۴۹	۶۴۹۵	شیخ غلام حسن صاحب رکاب گنج ضلع فیض آباد	عما	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱	۶۴۳۰	منظور احمد صاحب محکمہ ریلوے 〃 〃	للعہ	〃	۵۰	۶۵۰۲	عبد الرفیق صاحب دوکان پرچون 〃	لعہ	بہی خواہ
۲۲	۶۴۳۲	خواجہ محمد وصی صاحب جوم 〃 〃	عما	〃	۵۱	۶۵۰۳	محمد شیر صاحب چوک فیض آباد	لعہ	دوامی بہی خواہ
۲۳	۶۴۵۳	الطاف الرحمن صاحب نیا بانس دہلی	۲ر	〃	۵۲	۶۵۰۴	عبد الحفیظ صاحب دوکان پرچون 〃	عما	〃
۲۴	۶۴۵۴	محمد سمیع صاحب کوچہ چیلاں 〃	۲ر	〃	۵۳	۶۵۰۵	منشی عبد المجید صاحب دوکان کیرانہ 〃	لعہ	〃
۲۵	۶۴۵۵	محمد عثمان صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃	۵۴	۶۵۰۶	مستری ابو القاسم صاحب رکاب گنج 〃	لعہ	〃
۲۶	۶۴۵۶	محمد اشفاق صاحب پل بنگش 〃	۴ر	〃	۵۵	۶۵۰۷	حافظ محمد امین صاحب 〃	لعہ	〃
۲۷	۶۴۵۷	شیخ [illegible] احمد صاحب دوکان بیل فیتہ 〃	۲ر	〃	۵۶	۶۵۰۸	محمد عظیم اللہ صاحب رکاب گنج 〃	لعہ	〃
۲۸	۶۴۵۸	عبد الستار صاحب بیری والا باغ 〃	۱ر	〃	۵۷	۶۵۰۹	حکیم تجمل حسین صاحب قصبہ پھلاودہ 〃	لعہ	〃
۲۹	۶۴۵۹	عتیق الرحمن صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۵۸	۶۵۱۰	حافظ عبد الصمد صاحب قصبہ ٹانڈہ 〃	لعہ	〃
۳۰	۶۴۶۰	عبد الغفار صاحب 〃 〃	۱ر	〃	۵۹	۶۵۱۱	حاجی محمد امین الدین شاہ محمد صاحب 〃 〃	ھ	〃
۳۱	۶۴۶۱	منشی عبد الرحمن صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۶۰	۶۵۱۳	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر باڑہ ہندوراؤ دہلی	۸ر	〃
۳۲	۶۴۶۲	نصیر الدین صاحب محلہ تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃	۶۱	۶۵۱۴	حاجی مقبول احمد صاحب پل بنگش دہلی	۲ر	〃
۳۳	۶۴۶۳	حکیم محمد اسحٰق صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃	۶۲	۶۵۱۵	محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار 〃 〃	لعہ	〃
۳۴	۶۴۶۴	محمد اشفاق صاحب 〃	۸ر	〃	۶۳	۶۵۱۶	اکرام الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ 〃	۸ر	〃
۳۵	۶۴۶۵	عبد الرشید صاحب پرچونیہ 〃 〃	۴ر	〃	۶۴	۶۵۱۷	محمد فاروق صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۳۶	۶۴۶۶	مولوی عبد الرشید صاحب امام مسجد 〃 〃	۴ر	〃	۶۵	۶۵۱۸	آغا مرزا نواب مرزا صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۳۷	۶۴۶۷	حافظ محمد یونس صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۶۶	۶۵۱۹	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۳۸	۶۴۶۸	محمد نعیم صاحب چتلی قبر 〃	۴ر	〃	۶۷	۶۵۲۰	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار 〃	۲ر	〃
۳۹	۶۴۶۹	بشیر احمد صاحب تاجر جنت ٹیماپان 〃	۸ر	〃	۶۸	۶۵۳۱	پروفیسر شیخ عبد الرحیم صاحب مرشد آبادی متعلم دار العلوم دیوبند	لعہ	〃
۴۰	۶۴۷۰	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی باڑہ ہندوراؤ 〃	۱۰ر	〃	۶۹	۶۵۳۴	عبد الرحیم نور الحسن صاحب کاشی پور نینی تال	۴ر	〃
۴۱	۶۴۷۱	حاجی محمد شفیع صاحب سبزی منڈی 〃	۴ر	〃	۷۰	۶۵۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	لعہ	〃
۴۲	۶۴۷۲	عبد الرشید صاحب 〃 〃	لعہ	〃	۷۱	۶۵۳۶	مولانا منظور علی صاحب 〃 〃	عما	وظیفہ زکوٰۃ
۴۳	۶۴۷۳	مستری ظہور الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃	۷۲	۶۵۳۷	اللہ بخش صاحب 〃 〃	لعہ	دوامی بہی خواہ
۴۴	۶۴۷۴	حافظ عبد الجلیل صاحب پنجاب سٹور سرکنڈی 〃	۸ر	〃	۷۳	۶۵۳۹	چودھری اللہ بخش صاحب 〃 〃	عما	〃
۴۵	۶۴۷۵	عزیز احمد صاحب بیری والا باغ 〃	۴ر	〃					

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۴	۶۵۴۱	پٹھان بدرالدین صاحب گنگاپور نینی تال	عا	دوامی بہی خواہ
۷۵	۶۵۴۶	سید ولایت علی صاحب موضع کوٹ قادر نگینہ	ے	"
۷۶	۶۵۴۹	منشی ناظم حسن صاحب پنشنر	للعہ	"
۷۷	۶۵۵۰	بابو شیخ ظفرالحسن صاحب صدیقی "	لعہ	"
۷۸	۶۵۵۱	منجانب محمد فراہیم صاحب مرحوم "	۸ر	"
۷۹	۶۵۵۴	سید عبدالکریم صاحب سیشن جج بھوپال	ے	"
۸۰	۶۵۵۵	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب "	عا	"
۸۱	۶۵۵۷	مولوی ظفر احمد صاحب وکیل "	عا	"
۸۲	۶۵۵۸	سردار مقدس محمد خانصاحب جاگیردار "	لعہ	"
۸۳	۶۵۵۹	ماسٹر خدابخش صاحب "	۴ر	"
۸۴	۶۵۶۱	مولوی فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ فقیر والی بہاولپور	للعہ	"
۸۵	۶۵۶۲	سعادت علیصاحب پونہ	صہ	"
۸۶	۶۵۶۳	سید رشید احمد صاحب ہارون بلڈنگ کراچی	عا	"
۸۷	۶۵۶۶	حکیم رمضان الحق صاحب محمدی کھیری	لعہ	"
۸۸	۶۵۶۷	مولوی وکیل الدین صاحب ٹانڈہ۔ فیض آباد	لعہ	"
۸۹	۶۵۶۸	والدہ سید سلیمان اللہ صاحب " "	عا	"
۹۰	۶۵۶۹	شاہ محمد صاحب سیٹھ " "	لعہ	"
۹۱	۶۵۷۰	صوفی اکبر علی صاحب " "	لعہ	"
۹۲	۶۵۷۱	مختار احمد صاحب موضع رسولپور "	لعہ	"
۹۳	۶۵۷۲	محمد مسلم صاحب " شیرہ پور "	لعہ	"
۹۴	۶۵۷۳	سید محمد قدوس صاحب " "	لعہ	"
۹۵	۶۵۷۴	والدہ ولی اللہ صاحب " "	لعہ	"
۹۶	۶۵۷۵	سید عبید اللہ صاحب " " "	لعہ	"
۹۷	۶۵۷۶	حافظ عبدالعزیز صاحب قصبہ جلالپور "	لعہ	"
۹۸	۶۵۷۷	مولوی محمد یوسف صاحب " "	عا	"
۹۹	۶۵۷۸	حافظ عبدالوہاب صاحب " "	لعہ	"
۱۰۰	۶۵۸۰	صوفی ابوالحسن صاحب قصبہ ٹانڈہ "	لعہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۱	۶۵۸۱	سیٹھ عبدالشکور صاحب قصبہ جلالپور "	لعہ	"
۱۰۲	۶۵۸۴	میاں جی عبدالمجید صاحب موضع تیبڑی مجھڑہ دہامپور ضلع بجنور	لعہ	دوامی بہی خواہ
۱۰۳	۶۵۸۵	مولوی حکیم عبداللہ صاحب نگینہ "	لعہ	"
۱۰۴	۶۵۸۶	محمد اسمٰعیل صاحب " "	لعہ	"
۱۰۵	۶۵۸۷	مولوی فیاض الدین صاحب مدرس " "	لعہ	"
۱۰۶	۶۵۸۸	ڈاکٹر عبداللطیف صاحب جامع مسجد " "	لعہ	"
۱۰۷	۶۵۸۹	نصیرالدین صاحب حسنپور "	لعہ	"
۱۰۸	۶۵۹۰	حاجی عبدالرحمٰن صاحب تاجر پارچہ نگینہ "	۸ر	"
۱۰۹	۶۵۹۱	حافظ عبدالواحد صاحب " "	لعہ	"
۱۱۰	۶۵۹۲	حافظ حیات اللہ صاحب " "	لعہ	"
۱۱۱	۶۵۹۳	مولوی قاضی انوارالحق صاحب " "	عا	"
۱۱۲	۶۵۹۴	منشی فضل الرحمٰن صاحب عطار " "	لعہ	"
۱۱۳	۶۵۹۵	قاضی محمود علیصاحب رئیس " "	لعہ	"
۱۱۴	۶۵۹۶	مولوی شرافت علیصاحب مدرس " "	عا	"
۱۱۵	۶۵۹۷	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " "	عا	"
۱۱۶	۶۵۹۸	شیخ عبدالکریم صاحب دہامپور "	لعہ	"
۱۱۷	۶۶۰۷	حافظ عبدالرزاق صاحب تاجر نگینہ "	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۱۸	۶۶۰۸	شیخ محمد حیات صاحب سوت فروش " "	۸ر	"
۱۱۹	۶۶۱۰	مولوی محمود احمد صاحب نائب ناظم تنظیم و ترقی دیوبند	لعہ	دوامی
۱۲۰	۶۶۱۱	منشی محمد طاہر حسن صاحب محرر دفتر رسالہ دارالعلوم	۳ر	"
۱۲۱	۶۶۱۲	مولوی عبدالوحید صاحب ناظم تنظیم و ترقی دارالعلوم	۸ر	"
۱۲۲	۶۶۲۰	محب اللہ خانصاحب محلہ کوٹلہ میرٹھ شہر	عا	"
۱۲۳	۶۶۲۱	شیخ سمیع الدین صاحب دہلی بازار "	۸ر	"
۱۲۴	۶۶۲۲	منشی ابرار حسین صاحب تاجر جفت "	لعہ	"
۱۲۵	۶۶۲۳	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر "	لعہ	"
۱۲۶	۶۶۳۴	محبوب بخش صاحب نان بائی سڑک بہادر گڑھ دہلی	۴ر	"
۱۲۷	۶۶۳۵	عبدالوحید صاحب مسجد منوجی "	ار	"
۱۲۸	۶۶۳۶	محمد سلطان صاحب لال منڈی "	ار	"
۱۲۹	۶۶۳۷	اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب " "	ار	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۰	۶۶۳۸	حافظ محمد زکریا صاحب امام مسجد لال منڈی دہلی	ار	دوامی بہی خواہ
۱۳۱	۶۶۳۹	محمد ایوب صاحب تاجر جنت بلیماران 〃	۴ر	〃
۱۳۲	۶۶۴۰	شیخ عبد الغنی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ 〃 〃	۸ر	〃
۱۳۳	۶۶۴۱	حاجی عبد الغنی صاحب تاجر جنت 〃 〃	۱۲	〃
۱۳۴	۶۶۴۲	شیخ محمد مہتاب صاحب ایڈ مرچنٹ 〃 〃	۴	〃
۱۳۵	۶۶۴۳	حافظ مولوی فیض الدین صاحب حکیم کوچہ قابل عطار 〃 〃	۲ر	〃
۱۳۶	۶۶۴۴	شیخ محمد دین صاحب نان والے محلہ کشن گنج 〃	ص	〃
۱۳۷	۶۶۴۵	حاجی عبد الحمید صاحب صدر بازار 〃 〃	۴ر	〃
۱۳۸	۶۶۴۶	نصیر الدین صاحب دربار کمپنی 〃 〃	۴ر	〃
۱۳۹	۶۶۴۷	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ 〃	مہ	〃
۱۴۰	۶۶۴۸	شیخ ابرار الحسن صاحب ٹرنک والے 〃	مہ	〃
۱۴۱	۶۶۴۹	〃 قمر الدین صاحب جنرل مرچنٹ چاندنی چوک 〃	۴ر	〃
۱۴۲	۶۶۵۰	〃 عبد الغفور صاحب کیپ مرچنٹ 〃 〃	مہ	〃
۱۴۳	۶۶۵۱	منشی فدا حسین صاحب شیر فروش تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃
۱۴۴	۶۶۵۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے 〃	۴ر	〃
۱۴۵	۶۷۱۴	محمد حنیف صاحب سوداگر دہلی بازار میرٹھ	۴ر	〃
۱۴۶	۶۷۱۶	چھوٹن خاں صاحب محلہ کوٹلہ 〃	۸ر	〃
۱۴۷	۶۷۱۸	علی محمد صاحب پہلوان محلہ بنی سرائے 〃	ع	〃
۱۴۸	۶۷۱۹	حافظ منظر الحق صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۴۹	۶۷۲۲	حکیم ذاکر حسین صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۰	۶۷۲۳	محمد اسمٰعیل صاحب شطاری محلہ گندری 〃	۴ر	〃
۱۵۱	۶۷۲۵	شیخ محمد عمر صاحب سوداگر ٹرنک 〃	مہ	〃
۱۵۲	۶۷۲۶	حکیم عبد الرب صاحب لکھنوی 〃	مہ	〃
۱۵۳	۶۷۳۴	حافظ عبد الکریم خاں صاحب مدرس 〃	مہ	〃
۱۵۴	۶۷۳۵	قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ 〃	۸ر	〃
۱۵۵	۶۷۳۶	مولوی ظل الرحمن صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۵۶	۶۷۳۷	〃 سید قاری قربان علی صاحب 〃	۸ر	〃
۱۵۷	۶۷۳۸	مولوی محمد حسین صاحب 〃 〃	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۵۸	۶۷۳۹	حاجی محمد حنیف صاحب گنہ کشالے 〃	عـ	دوامی بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۹	۶۷۴۰	امان اللہ صاحب دربار کمپنی دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۱۶۰	۶۷۴۱	حاجی عبد الغفور صاحب پرانی عیدگاہ 〃	مہ	〃
۱۶۱	۶۷۴۲	محمد حیات خاں صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۱۶۲	۶۷۴۳	حبیب الرحمن صاحب انجینیر پل بنگش 〃	۱۲	〃
۱۶۳	۶۷۴۴	زوجہ حبیب الرحمن صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۶۴	۶۷۴۵	اللہ دین عبد الشکور صاحب سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۱۶۵	۶۷۴۶	منشی امام الدین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۶۶	۶۷۴۷	عبد القیوم صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۶۷	۶۷۴۸	عبد العزیز صاحب 〃 〃	ار	〃
۱۶۸	۶۷۴۹	عبد الرحیم صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۶۹	۶۷۵۰	عبد الغنی صاحب محلہ مغلپورہ 〃	۴ر	〃
۱۷۰	۶۷۵۱	علیم الدین صاحب کوئلہ والے باڑہ ہندوراؤ	۴ر	〃
۱۷۱	۶۷۵۲	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی 〃 〃	۸ر	〃
۱۷۲	۶۷۵۳	شیخ اللہ والا صاحب محلہ قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۱۷۳	۶۷۵۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب محلہ کشن گنج 〃	۲ر	〃
۱۷۴	۶۷۵۵	مولوی ظفر احمد خاں صاحب ندوۃ المصنفین 〃	۴ر	〃
۱۷۵	۶۷۵۶	مولوی بدر الحسن صاحب مکتبہ جامعہ ملیہ 〃	مہ	〃
۱۷۶	۶۷۵۷	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۱۷۷	۶۷۵۸	ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب پہاڑ گنج 〃	مہ	〃
۱۷۸	۶۷۵۹	چودھری نصیر الدین صاحب بازار بزازہ میرٹھ شہر	۸ر	〃
۱۷۹	۶۷۶۰	شیخ رفیع الدین صاحب دہلی بازار 〃	۴ر	〃
۱۸۰	۶۷۶۱	بشیر احمد خاں صاحب منیجر باٹا کمپنی 〃	مہ	〃
۱۸۱	۶۷۶۲	محمد منیف صاحب سفیر دار العلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۲	۶۷۶۳	حاجی عبد الرحیم صاحب جراح میرٹھ شہر	مہ	دوامی بہی خواہ
۱۸۳	۶۷۷۱	محمد شفیع صاحب بیوپاری 〃	مہ	〃
۱۸۴	۶۷۰۷	شفیق الاسلام صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۸ر	〃
۱۸۵	۶۷۷۸	حاجی بابو صاحب بیوپاری 〃	مہ	〃
۱۸۶	۶۷۸۶	قاری عبد الوہاب صاحب مہتمم مدرسہ شہر گوٹھ	ص	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۷	۶۷۸۷	حافظ نور محمد صاحب جامع مسعودیہ 〃	عـ	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۸	۶۷۸۸	گل محمد صاحب مالک کارخانہ بھٹہ اینٹ شہر گونڈہ	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۸۹	۶۷۸۹	حافظ حاجی محمد علی صاحب بڑاگاؤں 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۰	۶۷۹۰	چھوٹو صاحب موضع دلھونی 〃	۴ر	دوامی بہی خواہ
۱۹۱	۶۷۹۱	حاجی عبدالرحمٰن خانصاحب چتلی قبر دہلی	لعہ	〃
۱۹۲	۶۷۹۳	آفتاب احمد خانصاحب ہائی اسکول نارنول	لہ	〃
۱۹۳	۶۷۹۶	منشی مطلوب احمد صاحب اسٹیشن سنبھل	لہ	〃
۱۹۴	۶۷۹۷	منشی معین الدین صاحب رئیس 〃	لعہ	〃
۱۹۵	۶۷۹۸	مولوی محمد اسحٰق صاحب 〃	لہ	〃
۱۹۶	۶۷۹۹	مسماۃ سعیدۃ النساء صاحبہ 〃	لہ	〃
۱۹۷	۶۸۰۰	مولوی مشرف حسین صاحب فاضل دیوبند 〃	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۸	۶۸۰۱	اللہ دیا صاحب متصل ہاسپٹل حسینپور	لہ	دوامی بہی خواہ
۱۹۹	۶۸۰۲	اخون جی عبدالرحیم صاحب رئیس 〃	عہ	〃
۲۰۰	۶۸۰۳	نواب محمد یوسف علیخانصاحب 〃 〃	لعہ	〃
۲۰۱	۶۸۰۴	عبداللہ صاحب نومسلم سکنہ اجہاری تحصیل 〃	لہ	〃
۲۰۳	۶۸۰۵	مستری عبداللہ صاحب محلہ کالا شہید 〃	لہ	〃
۲۰۴	۶۸۰۶	حاجی ولی اللہ صاحب خیاط محلہ کائستان 〃	لہ	〃
۲۰۵	۶۸۱۱	حاجی ننھے صاحب محلہ کالا شہید 〃	صہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۶	۶۸۱۲	مولانا ولی محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ 〃	عہ	〃
۲۰۷	۶۸۱۳	چودھری اعجاز حسین صاحب بچھراؤں 〃	لہ	دوامی بہی خواہ
۲۰۸	۶۸۱۴	مولوی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	لہ	〃
۲۰۹	۶۸۱۵	مولانا ظہور علی صاحب 〃 〃	لہ	〃
۲۱۰	۶۸۱۶	مولوی محمد علی صاحب متعلم 〃 〃	لہ	〃
۲۱۱	۶۸۱۷	چودھری سعید الدین صاحب چیرمین 〃 〃	لہ	〃
۲۱۲	۶۸۲۰	مولانا عبدالحفیظ صاحب رئیس اعظم 〃 〃	صہ	〃
۲۱۳	۶۸۲۱	مولوی عبدالمنان صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بڑاگاؤں ضلع گونڈہ	لہ	〃
۲۱۴	۶۸۲۲	یٰسین خانصاحب چوک بازار 〃	لہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۵	۶۸۲۳	محمد اقبال صاحب 〃 〃	۴ر	دوامی
۲۱۶	۶۸۲۴	عبداللہ صاحب موضع گوالیار گرانٹ محلہ 〃	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۷	۶۸۲۵	اہلیہ حاجی حفیظ اللہ صاحب محلہ امام باڑہ گونڈہ	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۱۸	۶۸۲۶	جگر صاحب مراد آبادی مقیم حال 〃	عہ	〃
۲۱۹	۶۸۲۷	احمد نعیم صاحب وکیل 〃	لہ	〃
۲۲۰	۶۸۲۸	محمد نعیم صاحب چوک بازار 〃	۴ر	〃
۲۲۱	۶۸۲۹	حکیم مولوی عبداللہ صاحب ندوی 〃	عہ	〃
۲۲۲	۶۸۳۰	روشن زماں صاحب وکیل 〃	لہ	〃
۲۲۳	۶۸۳۱	ماسٹر شبیر حسن صاحب 〃	لہ	〃
۲۲۴	۶۸۳۲	بابو عبدالمجید صاحب مقام بڑاگاؤں 〃	مہ	〃
۲۲۵	۶۸۳۳	محمد ادریس صاحب 〃 〃	لعہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۲۶	۶۸۳۴	دوست محمد صاحب سوداگر چرم 〃 〃	۴ر	دوامی بہی خواہ
۲۲۷	۶۸۳۵	محمد علی صاحب دوکاندار 〃 〃	لہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۲۸	۶۸۳۶	حافظ عبدالرزاق صاحب لکھنوی 〃 〃	صہ	〃
۲۲۹	۶۸۳۷	چودھری مقبول احمد صاحب رئیس موضع سسوریہ ضلع گونڈہ	عہ	〃
۲۳۰	۶۸۳۸	بابو غنی محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر اجودھیا گھاٹ ضلع گونڈہ	لعہ	〃
۲۳۱	۶۸۳۹	نثار احمد صاحب 〃 〃	لعہ	دوامی بہی خواہ
۲۳۲	۶۸۴۱	محمد روشن خاں تار بابو لکڑ منڈی 〃	۸ر	〃
۲۳۳	۶۸۴۲	مولوی محمد حسن صاحب گورنمنٹ ہائی سکول 〃	لہ	〃
۲۳۴	۶۸۴۳	مرزا احمد بیگ صاحب وکیل 〃	لہ	〃
۲۳۵	۶۸۹۰	قاری اظہار الحق صاحب چاندنی چوک دہلی	۸ر	〃
۲۳۶	۶۸۹۱	مولوی محمد وحید الدین صاحب دفتر جمعیۃ العلماء 〃	۴ر	〃
۲۳۷	۶۸۹۲	بشیر الدین صاحب تیلی واڑہ دہلی	لہ	〃
۲۳۸	۶۸۹۳	محمد عثمان صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۸ر	〃
۲۳۹	۶۸۹۴	شیخ بخش الٰہی صاحب فائن واچ کمپنی 〃	لہ	〃
۲۴۰	۶۸۹۵	زین العابدین صاحب تاجر جنت 〃	عہ	〃
۲۴۱	۶۸۹۶	ظہیر الدین صاحب قصاب پورہ 〃	۱ر	〃
۲۴۲	۶۸۹۷	مولوی عبدالرشید صاحب امام مسجد 〃 〃	۱۲ر	〃
۲۴۳	۶۸۹۸	منشی عبدالعزیز صاحب 〃 〃	۱ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکثرت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۳	۶۹۰۰	وصیت علی صاحب باڑہ ہندوراؤ دہلی	۲ر	دوامی بہی خواہ
۲۴۴	۶۹۰۱	محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ "	۸ر	"
۲۴۵	۶۹۰۳	نظام الدین صاحب بیری والا باغ "	لـر	"
۲۴۶	۶۹۰۴	محمد علی صاحب " "	۴ر	"
۲۴۷	۶۹۰۵	حفیظ اللہ صاحب باڑہ ہندوراؤ "	عہ	"
۲۴۸	۶۹۰۷	عبدالحمید صاحب " "	۸ر	"
۲۴۹	۶۹۰۸	مستری امام الدین صاحب " "	۴ر	"
۲۵۰	۶۹۰۹	بھولو صاحب " "	۴ر	"
۲۵۱	۶۹۱۰	مستری بشیر الدین صاحب "	۴ر	"
۲۵۲	۶۹۱۱	عبدالغفور صاحب مقام اینٹا ٹھوک بازار ضلع گونڈہ	عہ	"
۲۵۳	۶۹۱۲	عبدالرحمن صاحب " "	عہ	"
۲۵۴	۶۹۲۷	تراب علی صاحب " "	صہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۵۵	۶۹۲۸	حکیم محمد عباس علی صاحب گورکھپور "	ع	"
۲۵۶	۶۹۲۹	حاجی محمد علی صاحب " "	ھ	"
۲۵۷	۶۹۳۰	عبدالغفور خانصاحب اینٹا ٹھوک بازار "	عہ	"
۲۵۸	۶۹۴۴	شیخ چاند علی صاحب موضع پہار - بھاگلپور	صہ	دوامی بہی خواہ
۲۵۹	۶۹۴۶	عبدالسلام صاحب ممبر میونسپل بورڈ دیوبند	۱۰ر	"
۲۶۰	۷۰۱۰	بشاہ محمد یسین صاحب پہاڑی دروازہ نگینہ	عہ	"
۲۶۱	۷۰۱۱	حافظ شفیق احمد محلہ مہاری سرائے "	عہ	"
۲۶۲	۷۰۱۳	مولوی حاجی ممتاز علی صاحب مولوی سید احمد صاحب "	صہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۶۳	۷۰۱۴	اہلیہ صاحبہ مولوی سید احمد صاحب "	صہ	"
۲۶۴	۷۰۱۶	حاجی محمد یسین صاحب سنہری مسجد "	عہ	"
۲۶۵	۷۰۳۴	مولوی محمد ظہیر عالم صاحب ایم۔اے۔ایل ایل بی۔ محلہ قاضی سرائے نگینہ	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۶۶	۷۰۳۸	حافظ عبدالحکیم صاحب قصبہ سہنپور۔ بجنور	عہ	"
۲۶۷	۷۰۳۹	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	صہ	"
۲۶۸	۷۱۰۳	حاجی رحیم بخش صاحب باڑہ ہندوراؤ دہلی	ع	"
۲۶۹	۷۱۰۴	غلام احمد صاحب روئی والے سبزی منڈی "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکثرت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۰	۷۱۰۵	عبدالحکیم صاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	عہ	دوامی بہی خواہ
۲۷۱	۷۱۰۶	منشی غفران الدین صاحب " "	۲ر	"
۲۷۲	۷۱۰۷	منشی شکور علی خانصاحب " "	۲ر	"
۲۷۳	۷۱۰۸	منشی عرفان الدین صاحب " "	۴ر	"
۲۷۴	۷۱۰۹	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " "	۴ر	"
۲۷۵	۷۱۱۰	داروغہ صادق حسین صاحب " "	۴ر	"
۲۷۶	۷۱۱۱	حافظ محمد سعید صاحب بیری والا باغ "	۴ر	"
۲۷۷	۷۱۱۲	حمید اللہ صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی "	عہ	"
۲۷۸	۷۱۱۳	منشی مطلوب الرحمن صاحب " "	عہ	"
۲۷۹	۷۱۱۴	محمد یعقوب صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۲ر	"
۲۸۰	۷۱۱۷	منشی بشیر الدین صاحب تیلی واڑہ "	۲ر	"
۲۸۱	۷۱۱۸	حافظ عبدالغنی صاحب صدر بازار "	عہ	"
۲۸۲	۷۱۱۹	شیخ فضل الٰہی صاحب نیشنل گلاس فتحپوری "	عہ	"
۲۸۳	۷۱۲۰	محمد اسمٰعیل صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ "	۴ر	"
۲۸۴	۷۱۲۱	حافظ عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے صدر بازار "	عہ	"
۲۸۵	۷۱۲۶	منشی الٰہی بخش صاحب سوداگر ریشمی قصبہ بچھراؤں	۸ر	"
۲۸۶	۷۱۲۷	فیض بخش صاحب حلوائی بازار "	۸ر	"
۲۸۷	۷۱۲۸	مولانا عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ عبائیہ "	عہ	"
۲۸۸	۷۱۲۹	منشی رضا حسین صاحب " "	عہ	"
۲۸۹	۷۱۳۰	مولوی عبید اللہ صاحب رئیس "	عہ	"
۲۹۰	۷۱۳۱	عبدالصمد صاحب دوکاندار "	عہ	"
۲۹۱	۷۱۳۲	حافظ رحیم بخش صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم	عہ	"
۲۹۲	۷۱۳۳	خلیفہ عبداللہ صاحب قریشی قصبہ بچھراؤں	۴ر	"
۲۹۳	۷۱۳۴	عبدالغنی صاحب تاجر ریشمی "	۸ر	"
۲۹۴	۷۱۳۵	عبدالمجید صاحب " "	عہ	"
۲۹۵	۷۱۳۶	امام بخش صاحب نداف "	عہ	"
۲۹۶	۷۱۴۳	مولوی سید شاہ نجم الدین صاحب مترجم ہائی کورٹ پٹنہ	ع	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۹۷	۷۲۱۴	حاجی حافظ نظیر احمد صاحب موضع جھنجھانہ مظفرنگر	عہ	دوامی بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید بکنمبر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۸	۶۲۲۹	والدہ حافظ حبیب اللہ صاحب قصبہ جھنجھانہ	۴ر	دوامی بہی خواہ
۲۹۹	۶۲۳۰	محمد عمر صاحب 〃	لہ	〃
۳۰۰	۶۲۳۱	نثار احمد صاحب 〃	لہ	وظیفہ زکوۃ بہی خواہ
۳۰۱	۶۲۵۰	مشید عالم صاحب دہرمیت ضلع غازیپور	لہ	دوامی بہی خواہ
۳۰۲	۶۲۵۱	محمد ذکر اللہ صاحب 〃 〃	لہ	〃
۳۰۳	۶۲۵۳	حکیم عبدالخالق صاحب چمپا باغ 〃	لہ	〃
۳۰۴	۶۲۵۴	مولوی محمد عمر فاروق صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ رنبیہ ضلع غازیپور	سے	〃
۳۰۵	۶۲۵۵	احمد اللہ خانصاحب محلہ سید واڑہ 〃	لہ	〃
۳۰۶	۶۲۵۷	محمد بخش صاحب انکم ٹیکس انسپکٹر قرول باغ دہلی	عہ	〃
۳۰۷	۶۲۵۸	عبداللہ صاحب باڑہ ہندوراؤ 〃	عہ	〃
۳۰۸	۶۲۵۹	محمد سعید صاحب بیری والا باغ 〃	۴ر	〃
۳۰۹	۶۲۶۰	حکیم عبدالغنی صاحب انصاری اردو بازار 〃	سے	〃
۳۱۰	۶۲۶۱	نور احمد صاحب محلہ پہاڑی 〃	۸ر	〃
۳۱۱	۶۲۶۲	قاضی نورالحسن صاحب چتلی قبر 〃	۴ر	〃
۳۱۲	۶۲۶۳	شیخ صبیح الدین صاحب تاجر بندوق میرٹھ	لعہ	وظیفہ زکوۃ بہی خواہ
۳۱۳	۶۲۶۴	محمد خانصاحب مستری صدر بازار 〃	لہ	دوامی بہی خواہ
۳۱۴	۶۲۶۵	شیخ منظور الٰہی صاحب بجلی والے 〃 〃	لہ	〃
۳۱۵	۶۲۶۶	مستری عبدالسلام خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۱۶	۶۲۶۷	حاجی علاؤالدین صاحب سوداگر 〃 〃	عہ	〃
۳۱۷	۶۲۶۸	مولانا ابرار شاہ صاحب مدرسہ امداد الاسلام 〃 〃	عہ	وظیفہ زکوۃ
۳۱۸	۶۲۶۹	〃 عبدالرحمن صاحب ہزاروی 〃 〃 〃	عہ	〃
۳۱۹	۶۲۷۰	〃 طاہر حسین صاحب امروہی 〃 〃 〃	لہ	〃
۳۲۰	۶۲۷۱	حافظ محمد اسحاق صاحب 〃 〃	لہ	دوامی
۳۲۱	۶۲۷۴	شیخ رفیع الدین صاحب دیلی بازار 〃	۴ر	〃
۳۲۲	۶۲۷۵	بابو فقیر محمد خانصاحب نئی آبادی بلندشہر	عہ	〃
۳۲۳	۶۲۷۶	حکیم سید عبدالرشید صاحب چوک بازار 〃	لہ	وظیفہ زکوۃ
۳۲۴	۶۳۳۱	انوار الحق صاحب فائن فیکٹری شو چتلی قبر 〃	۴ر	دوامی
۳۲۵	۶۳۳۲	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز معلومی سڑک	۴ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بکنمبر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۶	۶۳۳۳	قاضی الطاف الرحمن صاحب لال کنواں دہلی	۸ر	دوامی بہی خواہ
۳۲۷	۶۳۳۴	ماسٹر اصغر علی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد 〃	۸ر	〃
۳۲۸	۶۳۳۵	محمد نعیم الدین صاحب چتلی قبر 〃	۵ر	〃
۳۲۹	۶۳۳۶	محمد عثمان صاحب کلاہ فروش 〃	۸ر	〃
۳۳۰	۶۳۳۷	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ 〃	صہ	وظیفہ زکوۃ
۳۳۱	۶۳۳۸	حافظ محمد فاضل صاحب چاندنی چوک 〃	۲ر	دوامی
۳۳۲	۶۳۳۹	حافظ جمیل احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۳۳	۶۳۴۰	مولوی قاری شریف صاحب نئی سڑک 〃	۴ر	〃
۳۳۴	۶۳۴۱	مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی ندوۃ المصنفین 〃	۸ر	〃
۳۳۵	۶۳۴۲	حکیم محمد اسحاق صاحب باڑہ ہندوراؤ	۱ر	〃
۳۳۶	۶۳۴۳	بابو عبدالحمید صاحب ٹیلیفون آفس 〃 〃	لہ	〃
۳۳۷	۶۳۴۴	عبدالقدوس صاحب قصاب پورہ 〃	۱۲ر	〃
۳۳۸	۶۳۴۵	محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	لہ	〃
۳۳۹	۶۳۴۸	مولوی عبدالرشید صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۴۰	۶۳۴۹	ظہیر الدین صاحب شیر فروش 〃 〃	۱ر	〃
۳۴۱	۶۳۵۰	حکیم محمد اسحاق صاحب نامی دواخانہ 〃	۴ر	〃
۳۴۲	۶۳۵۱	حکیم علیم الدین صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۴۳	۶۳۵۲	حاجی محمد بلال صاحب باڑہ ہندوراؤ 〃	۲ر	〃
۳۴۴	۶۳۵۴	عزیز احمد صاحب خلق شاہ والے بیری والا باغ 〃	۴ر	〃
۳۴۵	۶۳۵۵	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں 〃	۸ر	〃
۳۴۶	۶۳۵۶	عابد خانصاحب صابن والے پھاٹک حبش خاں 〃	۲ر	〃
۳۴۷	۶۳۵۷	غیاث الدین صاحب تمباکو والے موری گیٹ 〃	۴ر	〃
۳۴۸	۶۳۵۸	عبدالرحیم صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۴۹	۶۳۵۹	محمد ادریس صاحب محمد علی بازار 〃	۴ر	〃
۳۵۰	۶۳۶۰	محمد احمد صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۳۵۱	۶۳۶۱	محمد نذر صاحب بازار گنندہ نالہ 〃	۲ر	〃
۳۵۲	۶۳۶۲	محمد حسین اجمل حسین صاحبان کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی دہلی	لہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۳	۶۳۶۳	عبد الرشید صاحب واچ کمپنی بلیماران دہلی	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۵۴	۶۳۰۴	محمد ابراہیم صاحب ہندوستان ٹریڈنگ ہاؤس "	۴ر	"
۳۵۵	۶۳۶۵	اسلام الدین صاحب کیپ چینٹ موتی بازار "	عہ	"
۳۵۶	۶۳۶۶	محمد اقبال صاحب بوٹ ہاؤس چاندنی چوک "	۱۲ر	"
۳۵۷	۶۳۶۷	حافظ محمد عمر صاحب کرنیہ مقابل عطار "	۲ر	"
۳۵۸	۶۳۶۸	قاری نعمت اللہ صاحب مدرسہ فتحپوری "	۴ر	"
۳۵۹	۶۳۶۹	مولانا عبد الرحمن صاحب " "	۴ر	"
۳۶۰	۶۳۷۰	مہر الدین صاحب بیریوالا باغ "	۲ر	"
۳۶۱	۶۳۷۱	حامد حسین صاحب حامد اسٹور کھاری باولی "	۴ر	"
۳۶۲	۶۳۷۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے باڑہ ہندوراؤ	۴ر	"
۳۶۳	۶۳۷۳	حاجی (م) الیاس صاحب پنساری "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶۴	۶۳۷۴	محمد اسحاق صاحب محلہ قصاب پورہ دہلی	۴ر	دوامی بہی خواہ
۳۶۵	۶۳۷۵	آغا مرزا صاحب احاطہ کیدارہ "	۸ر	"
۳۶۶	۶۳۷۶	مستری محمد عمر صاحب کارخانہ جھنجھنا روہتک "	ے	"
۳۶۷	۶۳۷۷	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ "	۸ر	"
۳۶۸	۶۳۷۸	شیخ اللہ والا صاحب قصاب پورہ "	۱ر	"
۳۶۹	۶۳۷۹	محمد ذکاء اللہ صاحب بیریوالا باغ "	۲ر	"
۳۷۰	۶۳۸۰	مستری محمد رمضان صاحب " "	عا	"
۳۷۱	۶۳۸۹	آفتاب احمد صاحب ٹھیکہ دار میونسپل بورڈ تلہر	۶	"

میزان سماللعہ ۱۳۴ر روپیہ

عطیات عمومی

موصولہ ماہ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۳۹۱	حاجی مولا بخش صاحب و حاجی علی محمد صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی لدھیانہ	عہ	صرف طلبہ
۲	۶۳۹۲	منشی شبیر حسین صاحب مختار بجنور	لعہ	"
۳	۶۳۹۳	شاہ عزیز حسین صاحب مدرس دار العلوم	۶	رسالہ
۴	۶۳۹۴	فروختگی غلہ ذریعہ مولوی محمد حنیف صاحب موضع کوال ضلع مظفر نگر	۶ ۹۳ر	صرف طلبہ
۵	۶۳۹۵	کمال الدین صاحب " "	۹۲ر	"
۶	۶۳۹۶	ملا محمد یعقوب صاحب موضع سمبل سیرا "	لعہ	"
۷	۶۳۹۸	فخر الدین صاحب تیلی واڑہ دہلی	عہ	عطا
۸	۶۳۹۹	زین الدین صاحب سبزی فروش قصاب پورہ "	۱ر	"
۹	۶۴۰۰	سراج الدین صاحب جامع مسجد " "	۴ر	"
۱۰	۶۴۰۲	مولانا حاجی سعید احمد صاحب مدرس دار العلوم دیوبند	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۱	۶۴۰۷	محمد انور صاحب بہوانہ بازار شہر لائلپور	عہ	زکوٰۃ
۱۲	۶۴۰۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب بلیماران دہلی	لعہ	صرف طلبہ
۱۳	۶۴۱۰	چودھری علی محمد صاحب۔ مقام گھڑیالہ ضلع لاہور	للعہ	زکوٰۃ
۱۴	۶۴۱۱	حکیم محمد امین صاحب نزد تھانہ مغلپورہ	۵	عطا
۱۵	۶۴۱۲	شیخ غلام صابر صاحب موضع کہنڈ ضلع اعظم گڈھ	عہ	صرف طلبہ
۱۶	۶۴۱۳	حاجی محمد الدین صاحب چنیوٹ جھنگ	ابصما	تعمیر دار الطلبہ
۱۷	۶۴۱۴	نواب مقصود علی خاں صاحب رئیس کیلا شیوور	۶	رسالہ
۱۸	۶۴۱۵	مولوی محمد داؤد صاحب نہٹوری فاضل دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم
۱۹	۶۴۳۱	عبد العزیز خاں صاحب موضع کدہ ضلع غازیپور	۲	عطا
۲۰	۶۴۳۲	جملہ مسلمانان موضع دہر میوہ	۵	"
۲۱	۶۴۳۳	بابو محمد سعید صاحب ماسٹر گارڈ ترلین کلکتہ	۴ر	"
۲۲	۶۴۳۵	اہلیہ حکیم محمد محسن صاحب مرحوم مقام لوسغایور ضلع مظفر نگر	لعہ	تعمیر مسجد

نمبر شمار	نمبر رسید تحریک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳	۶۴۳۶	اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب مقام یوسف پور	صہ	تعمیر فرش تنظیم بہی خواہ
۲۴	۶۴۳۷	اہلیہ حکیم محمد محسن صاحب مرحوم ״	صہ	״
۲۵	۶۴۳۸	شیخ رحمت اللہ صاحب ״	عہ	״
۲۶	۶۴۳۹	اہلیہ حاجی محمد غفران صاحب لفٹیننٹ ״	صہ	״
۲۷	۶۴۴۰	حکیم محمد عبدالغنی صاحب انصاری ״	صہ	״
۲۸	۶۴۴۱	والدہ عاشق حسین صاحب موضع مورد غازی پور	۸ر	״
۲۹	۶۴۴۲	محمد رفیق صاحب موضع یوسف پور ״	صہ	״
۳۰	۶۴۴۳	پیر بخش صاحب ״ ״	صہ	״
۳۱	۶۴۴۴	گھورا صاحب ״ ״	عہ	״
۳۲	۶۴۴۵	حاجی فضل علی صاحب ״ ״	صہ	״
۳۳	۶۴۴۶	علی حسین صاحب بیڑی والے ״	۴ر	״
۳۴	۶۴۴۷	شبراتی صاحب بیری مرچنٹ ״	۴ر	״
۳۵	۶۴۴۸	غلام محمد صاحب ״ ״	عہ	״
۳۶	۶۴۴۹	عبدالمجید صاحب ״ ״	عہ	״
۳۷	۶۴۵۰	کدرو صاحب کوٹیا ״	۸ر	״
۳۸	۶۴۵۱	رحمت اللہ صاحب ״ ״	۸ر	״
۳۹	۶۴۵۲	حاجی عبدالکریم صاحب محمد آباد ״	عہ	״
۴۰	۶۴۷۵	غلام نبی صاحب اینڈ سنز بازار خواجہ گنج مقام ہوتی ضلع مردان	[illegible]	زکوٰۃ
۴۱	۶۴۷۸	حاجی الٰہی بخش صاحب گڑھوال	لعہ	عطار
۴۲	۶۴۷۹	محمد آفاق خانصاحب پانفروش پل بہار شریف	عہ	زکوٰۃ
۴۳	۶۴۸۰	علی محمد صاحب مدرس سکھیانوالہ۔ ڈیرہ غازیخاں	عہ	״
۴۴	۶۴۸۱	مولانا حسن علی صاحب مہتمم مدرسہ پنڈاولی راعیان دہرم کوٹ ضلع فیروز پور	للعہ	تبلیغ
۴۵	۶۴۸۲	خانصاحب عنایت خاں سکنہ تلونڈی رائے ضلع لدھیانہ	لعہ	״
۴۶	۶۴۸۳	مولوی محمد شریف صاحب چک ۲۷ تحصیل ای ایل منٹگمری	[illegible]	״
۴۷	۶۴۸۴	مولانا محمد کفیل صاحب مدرس مدرسہ عربیہ نجیبو	۴ر	״
۴۸	۶۴۸۵	حاجی عبدالرحیم صاحب منہ والے بیتا بازار سہارنپور	سامہ	زکوٰۃ
۴۹	۶۴۸۸	مختار بنا صاحب دوکاندار پور قاضی ضلع مظفرنگر	۸ر	عطا بہی خواہ
۵۰	۶۴۸۹	مولوی عزیز اللہ صاحب ״ ״	[illegible]	״
۵۱	۶۴۹۰	منجانب شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب بذریعہ منشی محمد سالک صاحب سیکری ضلع مظفرنگر	عہ	صرف طلبہ خرید غلہ
۵۲	۶۴۹۱	اوصاف احمد صاحب ״ ״	عہ	״
۵۳	۶۴۹۲	فروختگی غلہ موضع ״ ״	[illegible]	״
۵۴	۶۴۹۳	متفرق نقد ״ ״	[illegible]	״
۵۵	۶۴۹۴	معرفت حافظ نواب الدین صاحب ٹکی دروازہ لاہوری	[illegible]	زکوٰۃ بہی خواہ
۵۶	۶۴۹۶	عبدالصمد صاحب پینشنر دوکان گیرانہ چوک فیض آباد	عہ	عطا ״
۵۷	۶۴۹۷	کریم اللہ صاحب قصبہ بہدوسہ ״	۲ر	״
۵۸	۶۴۹۸	محمد آبادان خانصاحب ״ ״	عہ	״
۵۹	۶۴۹۹	حاجی بہادر صاحب ״ ״	عہ	״
۶۰	۶۵۰۰	حاجی عبدالستار صاحب ״ ״	۸ر	״
۶۱	۶۵۰۱	جہانگیر صاحب سپروفروش ״ ״	۲ر	״
۶۲	۶۵۱۲	قاری محمد الیاس صاحب بیری والا باغ دہلی	۲ر	״
۶۳	۶۵۲۱	مولوی عبدالوحید صاحب ناظم تنظیم دارالعلوم دیوبند	[illegible]	صرف طلبہ
۶۴	۶۵۲۲	رحیم الدین صاحب منڈاوری مقیم حال موضع مومن پور ضلع سہارنپور	صہ	زکوٰۃ
۶۵	۶۵۲۳	حاجی محمد یٰسین صاحب بازار بساطیان ״	مار	متفرق تعمیر
۶۶	۶۵۲۴	محمد رمضان ڈابر صاحب پینشنر گوجرانوالہ	لعہ	زکوٰۃ
۶۷	۶۵۲۵	محمد یوسف صاحب کوئٹہ	عہ	رسالہ
۶۸	۶۵۲۶	ابوعبدالحق سید محمد اشرف صاحب مجاہد گیلانی چک ۲۹۸ گ ب ضلع لائلپور	۵ر	״
۶۹	۶۵۲۷	منشی عبداللہ صاحب پیشکار موضع سوجڑو مظفرنگر	لعہ	زکوٰۃ
۷۰	۶۵۲۸	مولوی عبدالقادر صاحب موضع کیرڑہ ڈاکخانہ کوال	عہ	״
۷۱	۶۵۲۹	حاجی اللہ بخش صاحب قصبہ کھدی ضلع کھیری	[illegible]	״
۷۲	۶۵۳۰	مولانا سید احمد صاحب مدیر کتبخانہ جامعہ ازہر دیوبند اجرت اشتہار بابتہ شمارہ نمبر ۲ دعوت	للعہ	رسالہ
۷۳	۶۵۳۲	شیخ حاجی ناظر حسن صاحب سائیکل مرچنٹ جوالاپور	صہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۷۴	۶۵۳۳	محمد ابراہیم صاحب کاشی پور نینی تال	۲ر	تعمیر بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵	۶۵۳۹	حافظ عبد اللہ صاحب علی جان کانسی پور نینی تال	۴ر	تعمیر بہی خواہ
۷۶	۶۵۴۰	ضمیر الدین صاحب " " "	۴ر	"
۷۷	۶۵۴۲	حافظ عبد الرحمن صاحب " " "	۸ر	زکوٰۃ
۷۸	۶۵۴۳	عبد الرشید صاحب " "	۴ر	تعمیر
۷۹	۶۵۴۴	منشی عبد الکریم صاحب پینشنر نہٹور	۸ر	"
۸۰	۶۵۴۵	غیاث الدین صاحب "	۸ر	"
۸۱	۶۵۴۷	شیخ منظور حسین صاحب ضلعدار موضع کوٹ قادر	للعہ	"
۸۲	۶۵۴۸	حافظ اللہ دتہ صاحب محلہ کتھیانوالہ جھنگ	۵لعہ	زکوٰۃ
۸۳	۶۵۵۲	شیخ رحمت اللہ صاحب موضع گکرولی ضلع مظفر نگر	عہ	صرف طلبہ بہی خواہ
۸۴	۶۵۵۳	باشندگان موضع تہرہ ضلع سہارنپور	۹ر	عطا "
۸۵	۶۵۵۶	ڈاکٹر محمد حامد صاحب سہور۔ بھوپال	صہ	صرف طلبہ
۸۶	۶۵۶۰	مولوی محمد ادریس صاحب موضع دولت پور چک ۵ ضلع شیخوپورہ	عہ	رسالہ
۸۷	۶۵۶۴	مولوی عبد الرحمن صاحب کامری گیٹ گجرات	عہ	"
۸۸	۶۵۶۵	مولوی حافظ فہیم الدین صاحب مدرس فیروز پور جھنگ	عہ	"
۸۹	۶۵۷۹	مولوی حبیب احمد صاحب قصبہ ٹریا ہو جونپور	لعہ	عطار بہی خواہ
۹۰	۶۵۸۳	حاجی محمد دین صاحب مرغی ہٹہ کلکتہ	۵لعہ	صرف طلبہ
۹۱	۶۵۹۹	حافظ نظام الدین صاحب لوہاری سرائے نگینہ	لعہ	عطا بہی خواہ
۹۲	۶۶۰۰	والدہ حافظ عبد الواحد صاحب "	لعہ	"
۹۳	۶۶۰۱	صاحبزادی صاحبہ حافظ حیا اللہ صاحب "	لعہ	"
۹۴	۶۶۰۲	حافظ عباد الرحمن تاجر پارچہ " "	۱ر	"
۹۵	۶۶۰۳	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب منہاری سرائے "	لعہ	"
۹۶	۶۶۰۴	حاجی جہید صاحب دوکان بسکٹ جامع مسجد "	۴ر	"
۹۷	۶۶۰۵	محمد یامین صاحب قصبہ دھامپور ضلع بجنور	عہ	"
۹۸	۶۶۰۶	قیمت غلہ مولوی حکیم محمد یحییٰ صاحب سہوارہ "	۵لعہ	صرف طلبہ
۹۹	۶۶۰۹	مسٹر فضل کریم صاحب ساکنہ سہنہ گجرات	عہ	کتب دینی
۱۰۰	۶۶۱۳	محمد اسمٰعیل صاحب رائیور ضلع لدھیانہ	لعہ	عطار
۱۰۱	۶۶۱۴	فقیر محمد صاحب " "	لعہ	"
۱۰۲	۶۶۱۵	حافظ سردار محمد صاحب منڈی وار برٹن شیخوپورہ	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۳	۶۶۱۶	فضل الٰہی صاحب پینشنر رام بستی گوجرانوالہ	صہ	زکوٰۃ
۱۰۴	۶۶۱۷	اللہ دتہ صاحب مقام شہر ضلع ڈیرہ غازیخان	صہ	"
۱۰۵	۶۶۱۹	جان محمد صاحب سرگانہ ضلع بہاتوانی	۵	صرف طلبہ
۱۰۶	۶۶۲۴	از وقف سید عبد الستار صاحب مرحوم موضع گھمالی	صہ	عطا بہی خواہ
۱۰۷	۶۶۲۵	والدہ سید محمد عارف صاحب "	بلعہ	"
۱۰۸	۶۶۲۶	سید محمد صغیر صاحب زمیندار "	لعہ	"
۱۰۹	۶۶۲۷	حافظ سید محمد نذیر صاحب گلاوٹھی بلند شہر	۴ر	"
۱۱۰	۶۶۲۸	منشی فضل الرحمن صاحب پیشکار " "	۳ر	"
۱۱۱	۶۶۲۹	قاضی شکر اللہ شاہ صاحب " "	۸ر	"
۱۱۲	۶۶۳۰	عبد اللطیف صاحب خیاط " "	۸ر	"
۱۱۳	۶۶۳۱	عاشق الٰہی صاحب " دیلی بازار میرٹھ	۴ر	"
۱۱۴	۶۶۳۲	محمد سلیمان صاحب " " "	۸ر	"
۱۱۵	۶۶۳۳	مشائخ الدین صاحب بازار بزازہ "	۲ر	"
۱۱۶	۶۶۵۳	عبد الحمید صاحب چونا مل باڑہ ہندو راؤ دہلی	لعہ	"
۱۱۷	۶۶۵۴	مسلمانان موضع کہرگان ضلع مظفر نگر	۱۹ر۱	صرف طلبہ بہی خواہ
۱۱۸	۶۶۵۵	" " "	۱۹ر۲	"
۱۱۹	۶۶۵۶	" موضع محمد پور "	۱۳ر	"
۱۲۰	۶۶۵۷	کریم بخش صاحب مکھیا " "	صہ	تعمیر و تنظیم
۱۲۱	۶۶۵۸	امام الدین صاحب موضع ننگلہ "	عے	"
۱۲۲	۶۶۵۹	جمعیت صاحب " "	لعہ	"
۱۲۳	۶۶۶۰	شیخ ابراہیم صاحب موضع کہرگان "	لعہ	"
۱۲۴	۶۶۶۱	رحمت صاحب " "	لعہ	"
۱۲۵	۶۶۶۲	یکے از اہل خیر " "	۵ر	"
۱۲۶	۶۶۶۳	سراج الدین صاحب رانا ماجرا "	بلعہ	"
۱۲۷	۶۶۶۴	سراج الدین صاحب نورباف " "	لعہ	"
۱۲۸	۶۶۶۵	کریم الدین صاحب موضع سنہیٹی "	لعہ	"
۱۲۹	۶۶۶۶	امام الدین صاحب " بنیت "	۸ر	"
۱۳۰	۶۶۶۷	ٹھیکیدار مرزا اخلاق بیگ صاحب موضع بھورا	للعہ	"
۱۳۱	۶۶۶۸	نصیرو صاحب " "	لعہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۲	۶۶۶۹	ابراہیم صاحب موضع بہورا ضلع مظفر نگر	مہ	تعمیر و تنظیم بہی خواہ
۱۳۳	۶۶۷۰	لالہ صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۳۴	۶۶۷۱	امداد صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۳۵	۶۶۷۲	عاشق علی صاحب 〃 〃	عا	〃
۱۳۶	۶۶۷۳	کلیمو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۳۷	۶۶۷۴	نصیب الدین صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۳۸	۶۶۷۵	کیمو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۳۹	۶۶۷۶	ماڑھو صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۴۰	۶۶۷۷	کسو 〃 〃	۱۲ر	〃
۱۴۱	۶۶۷۸	سمند صاحب 〃 〃	ے	〃
۱۴۲	۶۶۷۹	جامو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۴۳	۶۶۸۰	کلیمو پسر سمند صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۴۴	۶۶۸۱	امرو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۴۵	۶۶۸۲	علاؤ الدین صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۴۶	۶۶۸۳	میانجی بشیر احمد صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۴۷	۶۶۸۴	اسمٰعیل نمبردار صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۴۸	۶۶۸۵	بلاستہ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۴۹	۶۶۸۶	بابا دلّا صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۰	۶۶۸۷	کمالو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۱	۶۶۸۸	کتابو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۲	۶۶۸۹	سیبو صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۳	۶۶۹۰	علاؤ الدین صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۴	۶۶۹۱	رحمت صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۵	۶۶۹۲	محمد صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۶	۶۶۹۳	محمد صاحب پسر قادر 〃 〃	مہ	〃
۱۵۷	۶۶۹۴	محمد پسر گیندا صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۸	۶۶۹۵	بشیر و پسر آدم صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۵۹	۶۶۹۶	تھرو پسر مختار صاحب 〃 〃	عا	〃
۱۶۰	۶۶۹۷	عظیم اللہ صاحب 〃 〃	مہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶۱	۶۶۹۸	علی حسن صاحب موضع بہورا ضلع مظفر نگر	مہ	تعمیر و تنظیم بہی خواہ
۱۶۲	۶۶۹۹	اجالا صاحب 〃 〃	عا	〃
۱۶۳	۶۷۰۰	〃 〃	مہ	〃
۱۶۴	۶۷۰۱	جمال الدین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۶۵	۶۷۰۲	علاؤ الدین صاحب پسر داد 〃 〃	مہ	〃
۱۶۶	۶۷۰۳	شمرو پسر 〃 〃	للعہ	〃
۱۶۷	۶۷۰۴	فقیرا پسر کوڑا 〃 〃	۸ر	〃
۱۶۸	۶۷۰۵	صدیق احمد پسر اللہ دیا صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۶۹	۶۷۰۶	کیمو صاحب پسر کہیری 〃 〃	مہ	〃
۱۷۰	۶۷۰۷	کیمو صاحب پسر باجا 〃 〃	مہ	〃
۱۷۱	۶۷۰۸	سلیمو صاحب درزی 〃 〃	۸ر	〃
۱۷۲	۶۷۰۹	کفالا صاحب پسر شہباز 〃 〃	مہ	〃
۱۷۳	۶۷۱۰	بدلو صاحب نور باف 〃 〃	مہ	〃
۱۷۴	۶۷۱۱	مولوی شمس الضحیٰ مردانی فاضل دارالعلوم	۸ر	متفرق تعلیم
۱۷۵	۶۷۱۲	غلام نبی صاحب نوا چوک سوچترا گجرات	۵	کتب وقفی
۱۷۶	۶۷۱۳	قاضی محمد اکبر صاحب کلرک ضلع جموں کشمیر	عا	رسالہ
۱۷۷	۶۷۱۵	حفیظ الدین صاحب شیر فروش گدڑی بازار میرٹھ	۲ر	عطاء بہی خواہ
۱۷۸	۶۷۱۷	چودہری نبی صاحب پہلوان۔ بنی سرائے 〃	عا	〃
۱۷۹	۶۷۲۰	مستری نعیم الدین صاحب نجار 〃 〃	۴ر	〃
۱۸۰	۶۷۲۱	عبد الحفیظ صاحب سوداگر پان 〃 〃	۸ر	〃
۱۸۱	۶۷۲۴	شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر ٹرنک دلی بازار 〃	عا	کتب وقفی بہی خواہ
۱۸۲	۲۷۲۷	عبد الحکیم صاحب مقراض ساز بازار بیرطامل 〃	۸ر	عطاء بہی خواہ
۱۸۳	۲۷۲۸	حاجی محمد شفیع صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۸۴	۲۷۲۹	محمد اسحاق صاحب بیوپاری محلہ بیوپاریان 〃	۶ر	〃
۱۸۵	۲۷۳۰	بندو صاحب 〃 〃 〃	۲ر	〃
۱۸۶	۲۷۳۱	کریم اللہ صاحب 〃 〃	مہ	〃
۱۸۷	۲۷۳۲	حفیظ اللہ صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۸۸	۲۷۳۳	رمضانی صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃
۱۸۹	۲۷۳۴	محمد صدیق صاحب 〃 کمیلہ 〃	للعہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیق	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹۰	۶۷۶۵	محمد ابراہیم صاحب بیوپاری میرٹھ شہر	۸ر	عطاء بہی خواہ
۱۹۱	۶۷۶۶	محمد لیسین صاحب 〃 محلہ کمیلہ	۸ر	〃
۱۹۲	۶۷۶۷	محمد رمضانی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۹۳	۶۷۶۸	محمد ابراہیم صاحب فرید نگری بیوپاری 〃	۱۰ر	〃
۱۹۴	۶۷۶۹	شہاب الدین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۹۵	۶۷۷۰	چودھری نور الدین صاحب اجراڑہ والے 〃	۴ر	〃
۱۹۶	۶۷۷۲	سوکھا صاحب بیوپاری محلہ کمیلہ 〃	۲ر	〃
۱۹۷	۶۷۷۳	عبد الکریم صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۱۹۸	۶۷۷۵	منظور احمد صاحب خیاط بازار بزازہ 〃	۲ر	〃
۱۹۹	۶۷۷۶	بلو صاحب بیوپاری کمیلہ 〃	۸ر	〃
۲۰۰	۶۷۷۷	اللہ رکھی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۰۱	۶۷۷۹	حاجی نتھو صاحب 〃 〃 〃	ملہ	〃
۲۰۲	۶۷۸۰	محمد عمر صاحب 〃 سرائے نرینہ 〃	ملہ	〃
۲۰۳	۶۷۸۱	عبد الحکیم صاحب 〃 〃	ملہ	〃
۲۰۴	۶۷۸۲	عبد العزیز صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۰۵	۶۷۸۳	عبد العزیز صاحب ولد امیر صاحب بیوپاری 〃	۸ر	〃
۲۰۶	۶۷۸۴	عبد اللطیف صاحب لال والے کمیلہ 〃	۲ر	〃
۲۰۷	۶۷۸۵	حاجی عظیم اللہ صاحب دوکاندار پیٹ بازار 〃	۴ر	〃
۲۰۸	۶۷۹۲	محمد علی صاحب طارق آباد ضلع لائلپور	للعہ	زکوۃ
۲۰۹	۶۷۹۴	مولوی محمد عبد الحلیم صاحب پشاور	صہ	〃
۲۱۰	۶۷۹۵	سلطان احمد صاحب موضع سہارنپور	صہ	عطاء
۲۱۱	۶۸۰۷	نواب احمد سعید خاں صاحب رئیس قصبہ حسنپور	صہ	کتب وقفی
۲۱۲	۶۸۰۸	دختر صاحبہ نواب احمد سعید خاں صاحب رئیس 〃	۶	بہی خواہ
۲۱۳	۶۸۰۹	دختر صاحبہ نواب عبد العلی خاں صاحب 〃	۶	〃
۲۱۴	۶۸۱۸	اہلیہ صاحبہ مولوی حاجی سلطان حسن صاحب رئیس بچھراؤں۔ مراد آباد	للعہ	زکوۃ بہی خواہ
۲۱۵	۶۸۱۹	میاں جی عبد الرزاق صاحب محلہ شیخ زادگان 〃 〃	ملہ	عطاء
۲۱۶	۶۸۳۰	عنایت محمد صاحب موضع نگرا ضلع گونڈا	للعہ	صرف طلبہ
۲۱۷	۶۸۳۰	محمد میاں صاحب آڑھت چرم ریلوے روڈ جالندھر	ملا	زکوۃ

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیق	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۸	۶۸۴۵	امام الدین صاحب پنشنر خانقاہ ڈوگران شیخوپورہ	للعہ	زکوۃ
۲۱۹	۶۸۴۶	ڈاکٹر فیروز الدین صاحب مقام سیالکوٹ	صہ	〃
۲۲۰	۶۸۴۷	سردار محمد خاں صاحب سکنہ مشتاب گڑھ ملتان	للعہ	〃
۲۲۱	۶۸۴۸	نامعلوم الاسم اہل خیر ایبٹ آباد	صلعہ	〃
۲۲۲	۶۸۴۹	مولانا سید اصغر حسین صاحب مدرس عربی دیوبند	للعہ	صرف طلبہ
۲۲۳	۶۸۵۰	قطبو صاحب موضع بھورا۔ مظفر نگر	۷	تعمیر تنظیم بہی خواہ
۲۲۴	۶۸۵۱	سلارو صاحب 〃 〃	ے	〃
۲۲۵	۶۸۵۲	سلیمو صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۲۶	۶۸۵۳	کالو صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۲۷	۶۸۵۴	محمد پسر سلارو صاحب 〃 〃	صہ	〃
۲۲۸	۶۸۵۵	اسمٰعیل 〃 〃	عہ	〃
۲۲۹	۶۸۵۶	نصیب الدین صاحب 〃 〃	لعہ	جرم قربانی بہی خواہ
۲۳۰	۶۸۵۷	ظفر احمد صاحب 〃 〃	۱۴ر	〃
۲۳۱	۶۸۵۸	کمالو صاحب 〃 〃	۲ر	تعمیر تنظیم بہی خواہ
۲۳۲	۶۸۵۹	قلی میاں جی صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۳۳	۶۸۶۰	کندا پسر باجا 〃 〃	۶	〃
۲۳۴	۶۸۶۱	محمد پسر رحمت صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۳۵	۶۸۶۲	شمشو صاحب تیلی 〃 〃	۸ر	〃
۲۳۶	۶۸۶۳	منا پسر بندو صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۳۷	۶۸۶۴	ناظر پسر رحمت اللہ میاں جی 〃 〃	عہ	〃
۲۳۸	۶۸۶۵	ظفر احمد صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۲۳۹	۶۸۶۶	ناظر پسر مولا بخش صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۴۰	۶۸۶۷	حلیمو پسر ملاح 〃 〃	۶	〃
۲۴۱	۶۸۶۸	رشید احمد صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃
۲۴۲	۶۸۶۹	ولی محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۴۳	۶۸۷۰	نورا صاحب پہلوان 〃 〃	۶	〃
۲۴۴	۶۸۷۱	رودا صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۴۵	۶۸۷۲	ککا بو صاحب 〃 〃	عہ	〃
۲۴۶	۶۸۷۳	زصرو صاحب 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۷	۶۸۷۴	بدرو صاحب موضع بھورا ضلع مظفرنگر	سے	تعمیر تنظیم بہی خواہ	۲۷۶	۶۹۲۳	اہلیہ سردار خان صاحب موضع نوشہرہ ضلع گونڈہ	لعہ	عطا بہی خواہ
۲۴۸	۶۸۷۵	قطبو صاحب ״ ״	۸ر	״	۲۷۷	۶۹۲۴	حاجی فیض خاں صاحب ״ ״ ״	لعہ	״
۲۴۹	۶۸۷۶	بندہ صاحب ״ ״	لعہ	״	۲۷۸	۶۹۲۵	عبدالقیوم صاحب داروغہ ״ ״	للعہ	״
۲۵۰	۶۸۷۷	رحمت اللہ صاحب ״ ״	۸ر	״	۲۷۹	۶۹۲۶	حافظ عبدالصبور صاحب تاجر پارچہ ״ ״	عـــہ	زکوۃ
۲۵۱	۶۸۷۸	منشی صاحب ״	لعہ	״	۲۸۰	۶۹۳۱	حافظ عبدالرزاق صاحب حبیب گنج کلکتہ	۶	دار الطلبہ
۲۵۲	۶۸۷۹	علی باز صاحب ״	۱۴	״	۲۸۱	۶۹۳۲	رستم علی صاحب چک ۲۹۲ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور	۶	زکوۃ
۲۵۳	۶۸۸۰	سنگت دھوبی ״	۸ر	״	۲۸۲	۶۹۳۳	مستری محمد دین صاحب آہنگر جامع مسجد کوہ شملہ	للعہ	دار الطلبہ
۲۵۴	۶۸۸۱	رحمو پسر برکت ״	لعہ	״	۲۸۳	۶۹۳۵	منشی نصیر الدین صاحب افسر قانون گوئی		
۲۵۵	۶۸۸۲	منگو پسر روڑا ״	لعہ	״			تحصیل سرایاں ریاست سرموڑ ناہن	للعہ	״
۲۵۶	۶۸۸۳	جانی صاحب ״	لعہ	״	۲۸۴	۶۹۳۸	مولانا مشرف حسین صاحب فاضل دیوبند ریاست بھوپال	4	رسالہ
۲۵۷	۶۸۸۴	عبدالرحمن صاحب ״	لعہ	״	۲۸۵	۶۹۳۹	شیخ غلام مصطفی صاحب کشمیر ہاؤس امرتسر	للعہ	عطا بہی خواہ
۲۵۸	۶۸۸۵	مختیارا صاحب ״	لعہ	״	۲۸۶	۶۹۴۰	حاجی جمیل الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ	للعہ	عطا
۲۵۹	۶۸۸۶	نصرو صاحب ״	لعہ	״	۲۸۷	۶۹۴۱	مسٹر ظہور الدین صاحب ״ ״	للعہ	״
۲۶۰	۶۸۸۷	کاسا پسر سراج صاحب ״	لعہ	״	۲۸۸	۶۹۴۳	شیخ محمد عبدالکریم صاحب قلعہ شیخوپورہ	للعہ	زکوۃ
۲۶۱	۶۸۸۸	عاشق علی صاحب ״	لعہ	״	۲۸۹	۶۹۴۴	شیخ اللہ بخش صاحب بانس فروش ״	۶	״
۲۶۲	۶۸۸۹	سلیمو صاحب ״	لعہ	״	۲۹۰	۶۹۴۵	شیخ محمد بشیر صاحب زین فروش ״	۱۴	״
۲۶۳	۶۸۹۹	عبدالرزاق صاحب سبزی منڈی دہلی	ار	عطا بہی خواہ	۲۹۱	۶۹۴۷	محمد یعقوب صاحب مدرس توکلیہ سعدیہ پٹیالہ اسٹیٹ	۵ر	متفرق تعلیم
۲۶۴	۶۹۰۱	عبدالحق صاحب دلال باڑہ ہندوراؤ ״	۴ر	״	۲۹۲	۶۹۴۸	ملا محمد یعقوب علی صاحب موضع کھرگان مظفرنگر	لعہ	عطا بہی خواہ
۲۶۵	۶۹۰۲	رحمت اللہ صاحب پانی پتی سبزی منڈی ״	ار	״	۲۹۳	۶۹۴۹	زین الدین صاحب ״ ״	للعہ	״
۲۶۶	۶۹۱۳	گلاب صاحب مقام ایضاً ٹھوکر ضلع گونڈہ	لعہ	״	۲۹۴	۶۹۵۰	الٰہی بخش صاحب محمد پور ״	لعہ	״
۲۶۷	۶۹۱۴	ریاست علی صاحب ״ ״	لعہ	״	۲۹۵	۶۹۵۱	محمد احسن صاحب ״ ״	لعہ	״
۲۶۸	۶۹۱۵	منجانب مسلمانان کھرگو پور ״	للعہ	״	۲۹۶	۶۹۵۲	امام الدین صاحب مناہر ورعہ ״	سے	تعمیر و تنظیم بہی خواہ
۲۶۹	۶۹۱۶	اسحاق صاحب ״ ״	۱۲ر	״	۲۹۷	۶۹۵۳	حافظ حبیب الرحمن صاحب ״ ״	لعہ	״
۲۷۰	۶۹۱۷	حاجی رمضان علی صاحب ״ ״	لعہ	״	۲۹۸	۶۹۵۴	رحیم الدین صاحب ״ ״	للعہ	״
۲۷۱	۶۹۱۸	یعقوب صاحب ״ ״	لعہ	״	۲۹۹	۶۹۵۵	عزیز الدین صاحب ״ ״	لعہ	״
۲۷۲	۶۹۱۹	نور محمد صاحب ״ ״	لعہ	״	۳۰۰	۶۹۵۶	سبحانہ صاحب ״ ״	۶	״
۲۷۳	۶۹۲۰	ستار صاحب ״ ״	۴ر	״	۳۰۱	۶۹۵۷	نجیب الدین و جمال الدین میاں جی وغیرہ ״ ״	للعہ	״
۲۷۴	۶۹۲۱	سنبر خاں صاحب موضع نوشہرہ ״	۸ر	״	۳۰۲	۶۹۵۸	رحمت صاحب ״ ״	للعہ	״
۲۷۵	۶۹۲۲	حافظ عبدالصبور صاحب ״ ״ ״	۴ر	״	۳۰۳	۶۹۵۹	مسلمانان ״ ״	للعہ	״

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۴	۶۹۶۰	محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار اسٹیشن جانبورہ مظفرنگر	۲؍	تعمیر و فنڈ تنظیم بہی خواہ	۳۳۳	۶۹۹۰	سلارو صاحب موضع بھورا مظفرنگر	لعہ	تعمیر و فنڈ تنظیم بہی خواہ
۳۰۵	۶۹۶۱	فہیم الدین صاحب ″	لعہ	″	۳۳۴	۶۹۹۱	عبدل صاحب ″	لعہ	″
۳۰۶	۶۹۶۲	یکے از اہل خیر قصبہ سیکری	لعہ	″	۳۳۵	۶۹۹۲	نور محمد صاحب ″	۶؍	″
۳۰۷	۶۹۶۳	نانو صاحب کیرانہ	۸؍	″	۳۳۶	۶۹۹۳	مسلمانان موضع کہیوا	[illegible]	عطا بہی خواہ
۳۰۸	۶۹۶۴	مامون صاحب ″	عہ	″	۳۳۷	۶۹۹۴	″ موضع بھورا	[illegible]	″
۳۰۹	۶۹۶۵	معین الدین صاحب سیکری	لعہ	″	۳۳۸	۶۹۹۵	″ ″	۶؍	″
۳۱۰	۶۹۶۶	تونگل صاحب برناؤ	لعہ	″	۳۳۹	۶۹۹۶	″ چندبڑتی	[illegible]	″
۳۱۱	۶۹۶۷	سراج الدین صاحب موضع گوگدان	۸؍	″	۳۴۰	۶۹۹۷	″ نگلہ	[illegible]	″
۳۱۲	۶۹۶۸	چولا کھیا صاحب موضع بسیڑا	لعہ	″	۳۴۱	۶۹۹۸	″ راناماجرا	[illegible]	″
۳۱۳	۶۹۶۹	فتح محمد صاحب ″	لعہ	″	۳۴۲	۶۹۹۹	″ سنہٹی	[illegible]	تعمیر و فنڈ تنظیم بہی خواہ
۳۱۴	۶۹۷۰	علیم الدین صاحب ″	۶؍	″	۳۴۳	۷۰۰۰	″ گڈھی بیسک	[illegible]	عطا ″
۳۱۵	۶۹۷۱	دلیپ صاحب ″	لعہ	″	۳۴۴	۷۰۰۱	″ نوادہ	[illegible]	″
۳۱۶	۶۹۷۲	حافظ نظام الدین صاحب امام مسجد ″	لعہ	″	۳۴۵	۷۰۰۲	″ پتھرگڈھ	[illegible]	″
۳۱۷	۶۹۷۳	یکے از اہل خیر ″	لعہ	″	۳۴۶	۷۰۰۳	″ جلالپور	[illegible]	″
۳۱۸	۶۹۷۵	مستری اللہ بندہ صاحب محلہ چھڑیان کیرانہ	۶؍	″	۳۴۷	۷۰۰۴	″ گڈھی گنندراؤن	[illegible]	″
۳۱۹	۶۹۷۶	رکھا صاحب بخار موضع محمدپور	[illegible]	″	۳۴۸	۷۰۰۵	″ بسیڑا	[illegible]	″
۳۲۰	۶۹۷۷	عظیم اللہ صاحب ″	[illegible]	″	۳۴۹	۷۰۰۶	″ دخلہ کہیڑی	[illegible]	″
۳۲۱	۶۹۷۸	شادی صاحب ″	[illegible]	″	۳۵۰	۷۰۰۷	″ پنجہوڑ	[illegible]	″
۳۲۲	۶۹۷۹	علی محمد صاحب ″	لعہ	″	۳۵۱	۷۰۰۸	″ جہانپورہ	[illegible]	″
۳۲۳	۶۹۸۰	کریم بخش صاحب ″	[illegible]	″	۳۵۲	۷۰۰۹	نصیر الدین صاحب تیترواڑہ	لعہ	″
۳۲۴	۶۹۸۱	حافظ سلیمان صاحب ″	لعہ	″	۳۵۳	۷۰۱۲	بشیر احمد صاحب محلہ مہاری سرائے نگینہ بجنور	۴؍	″
۳۲۵	۶۹۸۲	رمضان صاحب ″	لعہ	″	۳۵۴	۷۰۱۵	مستری حافظ محمد یسین صاحب ″ ″	لعہ	″
۳۲۶	۶۹۸۳	احمد حسن صاحب ″	لعہ	″	۳۵۵	۷۰۱۷	محمد امرالدین صاحب سوداگر ″ ″	۸؍	″
۳۲۷	۶۹۸۴	مولوی فتح محمد صاحب ″	۶؍	زکوٰۃ	۳۵۶	۷۰۱۸	عبد الرزاق صاحب ″ ″	[illegible]	″
۳۲۸	۶۹۸۵	حافظ اللہ بخش صاحب ″	لعہ	بہی خواہ تعمیر و فنڈ تنظیم	۳۵۷	۷۰۱۹	شیخ عبد الشکور صاحب ″ ″	لعہ	″
۳۲۹	۶۹۸۶	لالہ پسر موجو صاحب موضع بھورا	[illegible]	بہی خواہ زکوٰۃ ″	۳۵۸	۷۰۲۰	محمد داؤد خان صاحب ساکنہ ہمزہ پور ضلع سلطانپور	لعہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۳۰	۶۹۸۷	لاقہ ″ ″	لعہ	عطا ″	۳۵۹	۷۰۲۱	ملا ظہور الدین صاحب محمد آباد ضلع بیدر شریف دکن	۶؍	رسالہ
۳۳۱	۶۹۸۸	یکے از اہل خیر ″	۱۵؍	تعمیر و فنڈ تنظیم بہی خواہ	۳۶۰	۷۰۲۲	مولوی غلام ربانی صاحب مدرس پنڈدادن خان جہلم	۶؍	″
۳۳۲	۶۹۸۹	مردان پسر بیچا ″	لعہ	″	۳۶۱	۷۰۲۳	شیخ ظفر صاحب انچ گنیش پوناشہر	۸؍	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶۲	۷۰۲۴	مولوی قاری فخرالدین صاحب قاسمی محلہ بالم برج شہر گیا	۶	رسالہ
۳۶۳	۷۰۲۵	محمد عمر صاحب موضع شبنی خیرہ بالا پشاور	للعہ	زکوۃ
۳۶۴	۷۰۲۶	سیٹھ حاجی یوسف صاحب کھڈہ کراچی	صہ	”
۳۶۵	۷۰۲۷	” محمد ابراہیم صاحب شمس والا ”	للعہ	”
۳۶۶	۷۰۲۸	نذیر احمد خانصاحب منصرم محکمہ زراعت راولپنڈی	صہ	صرف طلبہ
۳۶۷	۷۰۲۹	منشی محمد راحت اللہ صاحب مدرس نروانہ پٹیالہ	۶	رسالہ
۳۶۸	۷۰۳۰	محمد عبد الکریم صاحب بیٹشر جج کراچی راجکوٹ کاٹھیاواڑ	ما ر	تعمیر دارالطلبہ بہی خواہ
۳۶۹	۷۰۳۱	محمد عیسیٰ محمد یوسف صاحبان چوڑیفروش بڑا گاؤں - ضلع گونڈہ	ما	عطا بہی خواہ
۳۷۰	۷۰۳۲	محمد اعظم خانصاحب آڑھتی چرم ملتان شہر	صہ	زکوۃ بہی خواہ
۳۷۱	۷۰۳۳	عبد الغفور صاحب قصبہ دہامپور بجنور	ار	عطا ”
۳۷۲	۷۰۳۵	محمد یوسف صاحب نگینہ ”	عہ	”
۳۷۳	۷۰۳۶	محمد یٰسین صاحب تیرپلی مجھہڑہ ”	۱۰ر	صرف طلبہ بہی خواہ
۳۷۴	۷۰۳۷	معرفت منشی مقصود علی صاحب عطار قصبہ سینپور	۶	بیع
۳۷۵	۷۰۴۰	ملک عبد الرحمن صاحب ابواسحاق روڈ لاہور	للعہ	وظیفہ متفرق
۳۷۶	۷۰۴۱	شیخ چراغ الدین صاحب گلزار اسٹور بیگواڑہ	للعہ	زکوۃ
۳۷۷	۷۰۴۲	” ” ”	۶	رسالہ
۳۷۸	۷۰۴۳	میاں نور اللہ صاحب زمیندار بستی جھنگ شہر	عہ	صرف طلبہ
۳۷۹	۷۰۴۴	عبد اللطیف صاحب کیپ مرچنٹ بٹالہ	عہ	عطا
۳۸۰	۷۰۴۵	حاجی شاہ عزیز حسین صاحب مدرس دارالعلوم	عہ	صرف طلبہ
۳۸۱	۷۰۴۶	مولوی محمد عبد الخالق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع نڈیال ضلع ملتان	للعہ	زکوۃ
۳۸۲	۷۰۴۷	عمر الدین صاحب چھاونی لاہور	للعہ	”
۳۸۳	۷۰۴۸	عبد الکریم صاحب نیا بازار منڈی بہاولپور پشاور	للعہ	”
۳۸۴	۷۰۴۹	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم امرتسر	عہ	صرف طلبہ
۳۸۵	۷۰۵۰	منجانب سماۃ شمیمہ خاتون دختر منشی صغیر احمد صاحب حسنہ موضع جسوئی ضلع مظفرنگر	للعہ	کتب وقفی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۶	۷۰۵۱	مرسلہ اسمٰعیل دادا بھائی و ابراہیم دادا بھائی عطیہ ای ای دادا بھائی ٹرنسوال بوتھا فریقہ	صملہ	زکوۃ
۳۸۷	۷۰۵۲	مولوی عباس صاحب قاسمی شیرکوٹ - بجنور	عہ	عطا بہی خواہ
۳۸۸	۷۰۵۳	باقی نداف موضع تیتر واڑہ ضلع مظفرنگر	عہ	تعمیر و ترمیم تنظیم بہی خواہ
۳۸۹	۷۰۵۴	عمرا صاحب ” ”	عہ	”
۳۹۰	۷۰۵۵	شمسو و نتھو صاحبان ” ”	عہ	”
۳۹۱	۷۰۵۶	نصیر و غیرہ ” ”	عہ	”
۳۹۲	۷۰۵۷	ناظر صاحب ” ”	عہ	”
۳۹۳	۷۰۵۸	سلیمو صاحب ” ”	۶	”
۳۹۴	۷۰۵۹	کلی صاحب ” ”	۶	زکوۃ
۳۹۵	۷۰۶۰	پیرو صاحب ” ”	۱ر۴	تعمیر و ترمیم تنظیم
۳۹۶	۷۰۶۱	برکت برناؤ والا ” ”	۶	زکوۃ بہی خواہ
۳۹۷	۷۰۶۲	” ” ”	عہ	چرم قربانی ”
۳۹۸	۷۰۶۳	” ” ”	عہ	عطا ”
۳۹۹	۷۰۶۴	منشی فخرالدین صاحب ” ”	۸ر	چرم قربانی ”
۴۰۰	۷۰۶۵	” ” ”	عہ	عطا ”
۴۰۱	۷۰۶۶	رحمت اللہ صاحب ” ”	صہ	زکوۃ
۴۰۲	۷۰۶۷	” ”	۱۴ر	چرم قربانی ”
۴۰۳	۷۰۶۸	مولوی محمد عمر صاحب ” ”	عہ	زکوۃ ”
۴۰۴	۷۰۶۹	چودہری امداد جنگ خاں صاحب ” ”	عہ	تعمیر و ترمیم تنظیم ”
۴۰۵	۷۰۷۰	میانجی صدیق صاحب امام مسجد ” ”	۲ر	زکوۃ ”
۴۰۶	۷۰۷۱	” ” ”	۱۴ر	تعمیر و ترمیم تنظیم ”
۴۰۷	۷۰۷۲	ابراہیم صاحب ” ”	۱۲ر	
۴۰۸	۷۰۷۳	شہیدا صاحب جھوجا ”	۴ر	
۴۰۹	۷۰۷۴	سبحان صاحب ” ”	للعہ	زکوۃ ”
۴۱۰	۷۰۷۵	” ” ”	عہ	
۴۱۱	۷۰۷۶	مسلمانان ” ”	للعہ	عطا ”
۴۱۲	۷۰۷۷	میانجی اللہ بندہ و اللہ رکھا صاحبان ” ”	۱۹/۱۲	چرم قربانی ”
۴۱۳	۷۰۷۸	” ” ”	۱۲ر	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۴۱۴	۷۰۷۹	میاں جی اللہ بندہ واللہ رکھا صاحبان موضع تیترواڑہ	مظفرنگر	۶	عطائے خواہی
۴۱۵	۷۰۸۰	" " تیترواڑہ	"	عـ	زکوٰۃ "
۴۱۶	۷۰۸۱	رحم الٰہی صاحب راٹیرہ	"	لـ	تعمیر و تنظیم
۴۱۷	۷۰۸۲	شرفا "	"	لـ	" "
۴۱۸	۷۰۸۳	رحم علی صاحب "	"	لـ	" "
۴۱۹	۷۰۸۴	نور محمد صاحب موضع نگلہ	"	صہ	عطا "
۴۲۰	۷۰۸۵	عبد الرزاق صاحب محمد پور	"	صہ	تعمیر تنظیم "
۴۲۱	۷۰۸۶	جھجو صاحب قصاب "	"	لـ	"
۴۲۲	۷۰۸۷	لاہو صاحب موضع کھرگان	"	۶	"
۴۲۳	۷۰۸۸	محمد صاحب "	"	لـ	"
۴۲۴	۷۰۸۹	مسماۃ نتھی صاحبہ موضع بھورا	"	لـ	"
۴۲۵	۷۰۹۰	رحم باز صاحب "	"	ا ر	"
۴۲۶	۷۰۹۱	شاہ دین صاحب بنیس نگلہ	"	عـ	"
۴۲۷	۷۰۹۲	چودھری منصب صاحب کیرانہ	"	عـ	"
۴۲۸	۷۰۹۳	چودھری قبلیو صاحب "	"	عـ	"
۴۲۹	۷۰۹۴	بابو احسان الحق صاحب "	"	۶	"
۴۳۰	۷۰۹۵	منشی محمد عقیل صاحب "	"	لعہ	"
۴۳۱	۷۰۹۶	عبد المجید صاحب قصاب "	"	لـ	"
۴۳۲	۷۰۹۷	ماسٹر مقصود علی صاحب "	"	عـ	"
۴۳۳	۷۰۹۸	پیرجی سعید الدین صاحب "	"	لـ	"
۴۳۴	۷۰۹۹	حکیم کرم الٰہی صاحب "	"	۶	"
۴۳۵	۷۱۰۰	مولانا احمد اللہ صاحب فاضل دیوبند "	"	صہ	"
۴۳۶	۷۱۰۱	مولوی مسیح الزماں صاحب "	"	صہ	"
۴۳۷	۷۱۰۲	حافظ احمد اللہ صاحب "	"	۴ر	"
۴۳۸	۷۱۱۴	حافظ محمد سمیع صاحب مدرس تعلیم القرآن بالہ ہندو		ا ر	عطائے خواہی
۴۳۹	۷۱۱۵	قاری سلیمان صاحب مدرس تجوید القرآن		۲ر	"
۴۴۰	۷۱۲۲	نامعلوم الاسم معرفت امام صاحب جامع مسجد مظفرنگر		صہ	صرف طلبہ
۴۴۱	۷۱۲۳	حکیم مقصود علی خاں صاحب نظامت حمایت نگر حیدرآباد دکن		عـ	عطا "
۴۴۲	۷۱۲۴	صوفی عبد الواحد صاحب ساکن نگینہ بجنور		عـ	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۴۴۳	۷۱۲۵	محمد مرزا جان صاحب وکیل منڈی بہاؤ الدین گجرات		عـ	زکوٰۃ
۴۴۴	۷۱۳۷	کرم الٰہی صاحب محلہ کھار اکنواں کیرانہ	مظفرنگر	۴ر	تعمیر تنظیم خواہی
۴۴۵	۷۱۳۸	عبد الحمید صاحب تحصیل کیرانہ	"	لـ	"
۴۴۶	۷۱۳۹	صدیق بیر اللہ دیا صاحب "	"	۶	"
۴۴۷	۷۱۴۰	حکیم بدر الحسن صاحب "	"	لـ	عطا "
۴۴۸	۷۱۴۱	منشی فیاض احمد صاحب دوکاندار "	"	لـ	"
۴۴۹	۷۱۴۲	سید ارشاد علی صاحب تاجر پارچہ "	"	لـ	"
۴۵۰	۷۱۴۳	بشیر احمد صاحب سوڈاواٹر فروش "	"	لـ	"
۴۵۱	۷۱۴۴	منشی اقبال احمد صاحب کمیشن ایجنٹ "	"	لـ	"
۴۵۲	۷۱۴۵	حکیم ریاض احمد صاحب فاضل دیوبند "	"	۶	"
۴۵۳	۷۱۴۶	کریم الدین صاحب "	"	صہ	تعمیر تنظیم "
۴۵۴	۷۱۴۷	شیبو صاحب "	"	لـ	عطا "
۴۵۵	۷۱۴۸	شرف الدین صاحب "	"	لـ	"
۴۵۶	۷۱۴۹	مراد علی صاحب "	"	۴ر	"
۴۵۷	۷۱۵۰	پیرجی امیر احمد صاحب عطار ہتی "	"	۴ر	تعمیر تنظیم "
۴۵۸	۷۱۵۱	اللہ بندہ صاحب دوکاندار "	"	۴ر	عطا "
۴۵۹	۷۱۵۲	محمد شفیع صاحب جفت فروش "	"	۴ر	"
۴۶۰	۷۱۵۳	فضل احمد صاحب گھڑی ساز "	"	۴ر	"
۴۶۱	۷۱۵۴	حاجی محمد عمر صاحب "	"	لـ	"
۴۶۲	۷۱۵۵	عبد الرحیم صاحب "	"	۶	"
۴۶۳	۷۱۵۶	فتح محمد صاحب "	"	لـ	"
۴۶۴	۷۱۵۷	حافظ ظہیر حسن صاحب "	"	۶	"
۴۶۵	۷۱۵۸	اہلیہ صاحبہ "	"	۶	تعمیر تنظیم "
۴۶۶	۷۱۵۹	اسد اللہ صاحب "	"	لعہ	عطا "
۴۶۷	۷۱۶۰	نور احمد صاحب "	"	عـ	تعمیر تنظیم "
۴۶۸	۷۱۶۱	ملا محمد اسحاق صاحب موذن "	"	۸ر	عطا "
۴۶۹	۷۱۶۲	حکیم صدیق احمد صاحب "	"	لـ	"
۴۷۰	۷۱۶۳	حکیم نیاز احمد صاحب "	"	۶	"
۴۷۱	۷۱۶۴	حافظ ہدایت اللہ صاحب مدرس "	"	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۲	۶۱۶۵	پیرجی محمد ابراہیم صاحب پانفروش کیرانہ ضلع مظفرنگر	۴ر	عطا بجائے چرم
۴۷۳	۶۱۶۶	عبدالرحمٰن صاحب قصبہ کیرانہ ضلع مظفرنگر	لعہ	״
۴۷۴	۶۱۶۷	حکیم الدین صاحب ״ ״	لعہ	تعمیر تنظیم
۴۷۵	۶۱۶۸	شرف الدین صاحب ״ ״	لعہ	عطا ״
۴۷۶	۶۱۶۹	نور محمد صاحب ״ ״	٦	زکوٰۃ ״
۴۷۷	۶۱۷۰	حاجی لئیق احمد صاحب آڑہتی ״ ״	صہ	عطا ״
۴۷۸	۶۱۷۱	حاجی حافظ محمد یوسف صاحب ״ ״	عمہ	״
۴۷۹	۶۱۷۳	سلیم الدین صاحب دوکاندار ״ ״	۳ر	تعمیر تنظیم
۴۸۰	۶۱۷۴	چودھری جمال الدین صاحب موضع اُدری بجنور	٦	فنڈ طلبہ
۴۸۱	۶۱۷۵	منشی کمال الدین صاحب ״ ״	ے	״
۴۸۲	۶۱۷۶	محمد اسمٰعیل صاحب موضع کھوکری ضلع مظفرنگر	[illegible]	فنڈ طلبہ
۴۸۳	۶۱۷۸	بابو عبداللطیف صاحب اکونٹنٹ امپریل بنک	ہ	زکوٰۃ
۴۸۴	۶۱۷۹	فیض محمد صاحب جمعدار دھوبی کنٹونمنٹ دہلی	[illegible]	״
۴۸۵	۶۱۸۰	محمد صادق محمد افضل صاحبان تاجران الائنس رتن چند روڈ لاہور	۸ر	״
۴۸۶	۶۱۸۱	شیخ محمد ظفر اللہ صاحب محلہ بھٹی مراد آباد	ما ر	فنڈ طلبہ
۴۸۷	۶۱۸۲	محمد الدین محمد ابراہیم صاحبان آڑھتیان غلہ مارکیٹ گوجرانوالہ	عہ	زکوٰۃ
۴۸۸	۶۱۸۳	مقبول احمد صاحب محلہ چھوٹا بدخشان سہارنپور	[illegible]	״
۴۸۹	۶۱۸۴	گلزار محمد صاحب سوداگر چرم بستی نو جالندھر شہر	لعہ	״
۴۹۰	۶۱۸۵	محمد الدین صاحب محلہ جھنگی جدید شہر راولپنڈی	لعہ	״
۴۹۱	۶۱۸۶	مولانا محمد عبدالہادی خان صاحب تاجر کتب شاہجہانپور	لعہ	״
۴۹۲	۶۱۸۷	مولوی عبدالسبحان صاحب منصف لوہاگڑہ بنگال	لعہ	״
۴۹۳	۶۱۸۸	بابو فضل کریم صاحب ہیڈ کلرک گوجرانوالہ	ے	زکوٰۃ
۴۹۴	۶۱۸۹	اللہ رضی صاحب ٹھیکیدار قصبہ کیرانہ	لعہ	عطا بجائے چرم
۴۹۵	۶۱۹۰	چودھری محمد بخش صاحب کیرانہ ضلع مظفرنگر	۲ر	״
۴۹۶	۶۱۹۱	خواجہ عادل حسین صاحب ״ ״	[illegible]	״
۴۹۷	۶۱۹۲	محمد مکرم صاحب رئیس کیرانہ ضلع مظفرنگر	صہ	عطا بجائے چرم
۴۹۸	۶۱۹۳	حافظ رحمت اللہ صاحب مدرس ״ ״	لعہ	״
۴۹۹	۶۱۹۴	نور محمد صاحب محلہ بندریں ״ ״	٦	״
۵۰۰	۶۱۹۵	اللہ راضی صاحب ״ ״ ״	[illegible]	״
۵۰۱	۶۱۹۶	اسمٰعیل صاحب ״ ״ ״	۸ر	״
۵۰۲	۶۱۹۷	مولوی محمد اکبر صاحب خطیب قصبہ پائل پٹیالہ	عہ	تبلیغ
۵۰۳	۶۱۹۸	حافظ نور محمد صاحب ٹیلر متصل [illegible]	عہ	״
۵۰۴	۶۱۹۹	مولوی خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ״	عہ	״
۵۰۵	۶۲۰۰	مستری نظام الدین صاحب سکنہ مرسہ حصار	عہ	״
۵۰۶	۶۲۰۲	غلام حسین صاحب نقشہ نویس دفتر نہر	صہ	زکوٰۃ
۵۰۷	۶۲۰۳	بابو عبدالعزیز صاحب ہیڈ ماسٹر کھاریاں ضلع گجرات	صہ	״
۵۰۸	۶۲۰۴	غلام سرور صاحب قانونگو مقام نوگڑھ ملتان	عہ	״
۵۰۹	۶۲۰۵	حاجی میاں احمد شاہ صاحب زیارت کاکا صاحب پشاور	عہ	״
۵۱۰	۶۲۰۶	میاں حاجی فضل الٰہی صاحب پرنسپل کشمیر چنیوٹ	ما ر	״
۵۱۱	۶۲۰۷	ولی محمد صاحب پنجابی جہانگیر پور میرپور سندھ	للعہ	رسالہ
۵۱۲	۶۲۰۸	چودھری منصب خاں صاحب مکھیا قصبہ کیرانہ مظفرنگر	لعہ	عطا بجائے چرم
۵۱۳	۶۲۰۹	مولوی اشفاق احمد صاحب ״ ״	٦	״
۵۱۴	۶۲۱۰	عبدالغنی صاحب ״ ״	[illegible]	״
۵۱۵	۶۲۱۱	مسلمانان موضع رائرہ ״	[illegible]	״
۵۱۶	۶۲۱۲	خدا بخش صاحب ״ ״	سہ	״
۵۱۷	۶۲۱۳	عبدالقادر صاحب ״ ״	۸ر	״
۵۱۸	۶۲۱۴	اہلیہ حافظ حبیب احمد صاحب مقام جھنجھانہ ״	للعہ	״
۵۱۹	۶۲۱۵	حکیم اطہر حسن صاحب ״ ״	للعہ	زکوٰۃ ״
۵۲۰	۶۲۱۶	عبدالشکور صاحب ״ ״	۸ر	عطا ״
۵۲۱	۶۲۱۸	شریف احمد صاحب دوکاندار ״ ״	صہ	زکوٰۃ ״
۵۲۲	۶۲۱۹	حافظ ایوب احمد صاحب ״ ״	۸ر	عطا ״
۵۲۳	۶۲۲۰	حکیم سجاد احمد صاحب ״ ״	لعہ	״
۵۲۴	۶۲۲۱	مستری ولی محمد صاحب ״ ״	۸ر	״
۵۲۵	۶۲۲۲	حافظ لمبو صاحب دوکاندار ״	۲ر	״

نمبر شمار	نمبر رسید بک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۲۶	۴۲۲۳	حافظ اللہ دیا صاحب مقام جھنجھانہ ضلع مظفرنگر	۸ر	عطا بہی خواہ
۵۲۷	۴۲۲۴	متولی فخرالحسن صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۲۸	۴۲۲۵	حاجی ظہورالحسن صاحب 〃 〃	ع	〃
۵۲۹	۴۲۲۶	اہلیہ صاحبہ ملا سفیر احمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۳۰	۴۲۲۷	ملا سفیر احمد صاحب فیض منزل 〃 〃	۲ر	〃
۵۳۱	۴۲۲۸	نسیم احمد صاحب سکریٹری انجمن امداد الاسلام 〃 〃	۲ر	〃
۵۳۲	۴۲۳۲	افتخار احمد صاحب مقام جھنجھانہ 〃	۲ر	〃
۵۳۳	۴۲۳۳	عاشق علی صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۳۴	۴۲۳۴	رحیم بخش صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۳۵	۴۲۳۵	اسرار احمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۳۶	۴۲۳۶	نظام الدین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۵۳۷	۴۲۳۷	بخشی جواد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۳۸	۴۲۳۸	محمد جان صاحب مقام یوسف پور ضلع غازیپور	ع	تعمیر تعلیم بہی خواہ
۵۳۹	۴۲۳۹	شاہ محمد صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۴۰	۴۲۴۰	محبوب علی صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۴۱	۴۲۴۱	بلو صاحب ملک پورہ 〃 〃	لہ	〃
۵۴۲	۴۲۴۲	عبدالمنان صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۴۳	۴۲۴۳	حاجی دین محمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۴۴	۴۲۴۴	برادر حاجی دین محمد صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۴۵	۴۲۴۵	عبدالرحیم صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۴۶	۴۲۴۶	تبن صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۴۷	۴۲۴۷	الٰہی بخش صاحب مشین والے 〃 〃	لہ	〃
۵۴۸	۴۲۴۸	حکیم محمد احسن صاحب رئیس 〃 〃	لہ	〃
۵۴۹	۴۲۴۹	قاضی محمد قاسم صاحب آنریری مجسٹریٹ 〃 〃	ھ	〃
۵۵۰	۴۲۵۲	اہلیہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم زیر قلعہ 〃	لہ	عطا بہی خواہ
۵۵۱	۴۲۵۹	عبدالکریم خانصاحب موضع رکھنی 〃	۴ر	〃
۵۵۲	۴۲۷۳	محمد یعقوب خانصاحب انسپکٹر پولیس کھرکھودہ میرٹھ	ھ	زکوٰۃ بہی خواہ
۵۵۳	۴۲۷۴	محمد یعقوب خانصاحب 〃 〃 〃	ع	صرف طلبہ
۵۵۴	۴۲۷۷	اہلیہ صاحبہ منشی سید نذیر الدین صاحب گلاوٹھی بلندشہر	ع	عطا 〃

نمبر شمار	نمبر رسید بک	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۵	۴۲۷۸	منجانب مسماۃ شکیلہ بیگم صاحبہ مرحومہ گلاوٹھی بلندشہر	۵	دار الطلبہ
۵۵۶	۴۲۷۹	صوفی عبدالوحید صاحب قصبہ گلاوٹھی 〃	۵ر	عطا بہی خواہ
۵۵۷	۴۲۸۰	اہلیہ صاحبہ سید انتظام الدین صاحب 〃 〃	ع	〃
۵۵۸	۴۲۸۱	منشی فضل احمد خانصاحب اکبرپور 〃	ع	〃
۵۵۹	۴۲۸۲	محمد ایوب خانصاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۶۰	۴۲۸۳	جمیل احمد صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۶۱	۴۲۸۴	حکیم شہاب الدین صاحب 〃 〃	۸ر	زکوٰۃ 〃
۵۶۲	۴۲۸۶	مولوی عبدالکریم صاحب ترکستانی دارالعلوم دیوبند	ع	رسالہ
۵۶۳	۴۲۸۷	مولوی محمد عارف صاحب سفیر دارالعلوم 〃	۴ر	عطا
۵۶۴	۴۲۸۸	نقی محمد خانصاحب موضع اکبرپور ضلع بلندشہر	لہ	عطا بہی خواہ
۵۶۵	۴۲۸۹	بشیر احمد صاحب 〃	لہ	〃
۵۶۶	۴۲۹۰	سیدہ خاتون دختر حکمت اللہ صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۶۷	۴۲۹۱	محمد اسمٰعیل خانصاحب اکبرپور 〃	ے	〃
۵۶۸	۴۲۹۲	عبدالمجید خانصاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۶۹	۴۲۹۳	صوفی فیضیاب خانصاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۷۰	۴۲۹۴	بشیر احمد خانصاحب 〃 〃	ع	〃
۵۷۱	۴۲۹۵	مستجاب خانصاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۷۲	۴۲۹۶	فتحیاب خانصاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۷۳	۴۲۹۷	عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۷۴	۴۲۹۸	زوجہ احمد سعید صاحب 〃 〃	ع	زکوٰۃ بہی خواہ
۵۷۵	۴۲۹۹	فیضیاب فتحیاب 〃 〃	لہ	عطا 〃
۵۷۶	۴۳۰۰	سیٹھ فتحیاب خانصاحب 〃 〃	۸ر	〃
۵۷۷	۴۳۰۱	محمد صدیق خانصاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۷۸	۴۳۰۲	چودھری حق داد خانصاحب 〃 〃	ع	〃
۵۷۹	۴۳۰۳	مجیب الرحمٰن صاحب دیوانجی 〃 〃	۴ر	〃
۵۸۰	۴۳۰۴	عبدالحی صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۸۱	۴۳۰۵	مرزا اصغر بیگ صاحب 〃 〃	لہ	〃
۵۸۲	۴۳۰۶	کلثوم فاطمہ دختر بابا داد خانصاحب 〃 〃	۴ر	〃
۵۸۳	۴۳۰۷	مسماۃ وحیدن صاحبہ 〃 〃	۸ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۵۸۴	۴۳۰۸	بابو خورشید احمد صاحب موضع اکبرپور بلند شہر		۸ر	عطائے بہی خواہان
۵۸۵	۴۳۰۹	محمد نعیم خانصاحب دریا پور	″	ے	زکوۃ
۵۸۶	۴۳۱۰	منشی نذیر احمد صاحب ″	″	عہ	عطا
۵۸۷	۴۳۱۱	محمد اسمٰعیل خانصاحب نمبردار ″	″	لعہ	″
۵۸۸	۴۳۱۲	عبدالرحمن خانصاحب ″	″	لعہ	تعمیر تنظیم
۵۸۹	۴۳۱۳	برکت اللہ صاحب ″	″	لعہ	″
۵۹۰	۴۳۱۴	محمد ایوب خانصاحب ″	″	۸ر	عطا
۵۹۱	۴۳۱۵	عبدالوحید خانصاحب ″	″	۶ر	″
۵۹۲	۴۳۱۶	منشی نفیس احمد خانصاحب ″	″	لعہ	تعمیر تنظیم
۵۹۳	۴۳۱۷	حکیم محمد یونس خانصاحب ″	″	لعہ	″
۵۹۴	۴۳۱۸	قدرت اللہ خانصاحب ″	″	۸ر	″
۵۹۵	۴۳۱۹	ماسٹر احمد سعید خانصاحب ″	″	۴ر	″
۵۹۶	۴۳۲۰	حاجی عبدالعزیز صاحب ″	″	لعہ	″
۵۹۷	۴۳۲۱	زوجہ محمد صدیق صاحب نمبردار ″	″	لعہ	″
۵۹۸	۴۳۲۲	ماسٹر صداقت محمد خانصاحب اکبرپور	″	۸ر	″
۵۹۹	۴۳۲۳	منشی رضا خاں صاحب ″	″	لعہ	″
۶۰۰	۴۳۲۴	مستری رمضانی صاحب ″	″	لعہ	″
۶۰۱	۴۳۲۵	پہلوان احمد سعید خانصاحب ″	″	لعہ	″
۶۰۲	۴۳۲۶	ننوا صاحب ″	″	لعہ	″
۶۰۳	۴۳۲۷	ریاض احمد صاحب ″	″	لعہ	″
۶۰۴	۴۳۲۸	سلیم خانصاحب ″	″	۸ر	″
۶۰۵	۴۳۲۹	استاد احمد سعید خانصاحب ″	″	۸ر	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰۶	۴۳۳۰	فردوس بیگم صاحبہ موضع اکبرپور ضلع بلند شہر	لعہ	عطائے بہی خواہان
۶۰۷	۴۳۴۶	نصیر الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۴ر	″
۶۰۸	۴۳۴۷	زین الدین صاحب ″ ″	لعہ	″
۶۰۹	۴۳۵۳	اللہ والے صاحب باڑہ ہندوراؤ ″	۴ر	″
۶۱۰	۴۳۸۲	قریشی فضل کریم صاحب فرنیچر ہاؤس گجرات پنجاب	۵ عہ	زکوۃ
۶۱۱	۴۳۸۳	حاجی فضل کریم صاحب قریشی بازار موتی محل دہلی	۵ عہ	″
۶۱۲	۴۳۸۴	میاں سلیمان صاحب سکنہ حافظ پور ضلع منٹگمری	۵ عہ	″
۶۱۳	۴۳۸۵	مستری دین محمد صاحب جی ٹی روڈ بٹالہ گورداسپور	۵ عہ	″
۶۱۴	۴۳۸۶	چراغ دین صاحب پونا	۵ عہ	″
۶۱۵	۴۳۸۸	شیخ وصی اللہ صاحب متعلم درجہ بی۔ اے علیگڑھ	۱۴ر	صرف طلبہ
۶۱۶	۴۳۹۰	محمد عبید اللہ صاحب احاطہ نیلا ریلوے مالگودام لاہور	۵	زکوۃ
۶۱۷	۴۳۹۱	حاجی ملنگ شاہ صاحب رامداس دروازہ پشاور	۵ عہ	″
۶۱۸	۴۳۹۲	عبدالقادر خانصاحب پاکپٹن	۵ عہ	″
۶۱۹	۴۳۹۳	بابو عبدالکریم صاحب امرتسر	۵ عہ	″
۶۲۰	۴۳۹۴	میاں محمد شفیع صاحب مقام قصور ضلع لاہور	۵ عہ	″
۶۲۱	۴۳۹۵	ریاست قلات ڈائرکٹر صاحب تعلیمات ریاست قلات	۵ عہ	وظیفہ متفرقات
۶۲۲	۴۳۹۶	مولوی عبدالستار صاحب کوہڑ لہوری	۶ر	رسالہ

میزان آمدنی فہرست عمومی [illegible]
″ ″ دوامی بہی خواہان [illegible]
″ ″ دوامی اوقاف [illegible]
″ بلا رسیدات [illegible]
میزان کل [illegible]

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق!

موصولہ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۱	۶۳	خانصاحب عنایت خانصاحب سکنہ تلونڈی رائے ۔ لدھیانہ	چوڑی نقری ۵ عدد وزنی ۱۰ تولہ ۶	صرف طلبہ
۲	۶۴	برائے ایصال ثواب حافظ عبدالرحمن مسماۃ عائشہ صاحبہ ۔ خورجہ بلند شہر	بخاری شریف کامل یک ۔ مشکوۃ المصابیح یک	کتب وقفی
۳	۶۵	مولوی حکیم بشیر احمد صاحب قریشی مقام اتھائیں شیخ ۔ ضلع بجنور	سراجی مستعملہ یک نسخہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیا	مد
۴	۶۶	مسٹر فضل کریم صاحب سکنہ سہنہ براستہ کھاریاں ضلع گجرات	بخاری شریف کامل	کتب وقفی
۵	۶۷	مسماۃ سعیدالنساء صاحبہ سنبھل ضلع مرادآباد	مشکوۃ شریف ۲ نسخے	״
۶	۶۸	باشندگان موضع نہڑہ ضلع سہارنپور	۲۷½ سیر پختہ گندم	صرف طلبہ بہی خواہ
۷	۶۹	״ ״ پانڈولی ״	۲۰ سیر پختہ ״	״
۸	۷۰	״ ״ پہلاسی ״ ״	۳۰ ״ ״	״
۹	۷۱	״ ״ مانکی ״ ״	۴ من ۲۵ سیر پختہ ״	״
۱۰	۷۲	״ ״ سانپلہ خورد ״ ״	۳ من ۲۰ ״ ״	״
۱۱	۷۳	״ ״ بھلاس ״ ״	۱۸ من ۲۱ سیر ۸ چھٹانک پختہ گندم	״
۱۲	۷۵	امیر خانصاحب موضع آبہہ ״	بلم یعنی نیزہ	عطاء
۱۳	۷۷	زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب سلطانپور	قرآن شریف مجلد ایک عدد	کتب وقفی
۱۴	۷۸	چودہری بنیاد علی صاحب موضع رادہنہ ضلع میرٹھ	۵ سیر پختہ گندم	صرف طلبہ بہی خواہ
۱۵	۷۹	״ ننھے صاحب ״ ״	۵ ״ ״	״
۱۶	۸۰	״ بھورے خانصاحب ״ ״	۲½ ״ ״	״
۱۷	۸۱	״ چھجو خانصاحب ״ ״	۲½ ״ ״	״
۱۸	۸۲	״ جمال الدین صاحب ״ ״	۵ ״ ״	״
۱۹	۸۳	״ محمد شفیع صاحب ״ ״	۵ ״ ״	״
۲۰	۸۴	״ مشتاق احمد صاحب ״ ״	۵ ״ گوجی	״
۲۱	۸۵	״ احسان علیخاں صاحب ״ ״	۲½ ״ گندم	״
۲۲	۸۶	صوفی عبدالمجید صاحب ״ ״	۵ ״ ״	״
۲۳	۸۷	چودہری بھورے خانصاحب ״ ״	۵ ״ ״	״
۲۴	۸۸	״ حاجی مہربان علیخاں صاحب ״ ״	۱۰ ״ گوجی	״
۲۵	۸۹	نامعلوم الاسم ״ ״	۲ ״ گندم	״
۲۶	۹۰	مولوی ریاض الحسن صاحب متعلم دارالعلوم شیرکوٹی	مناجات مقبول یک۔ جمال القرآن یک	کتب وقفی
۲۷	۹۱	مینیجر صاحب مکتبہ برہان نئی دہلی	شہنشاہیت یک نسخہ	״
۲۸	۹۲	منشی ضامن علیخانصاحب موضع شوندت ضلع میرٹھ	۱۰ سیر پختہ گندم	صرف طلبہ بہی خواہ
۲۹	۹۳	ملا رحیم بخش صاحب ״ ״	۱۰ ״ گوجی	״
۳۰	۹۴	چھوٹن شاہ صاحب ״ ״	۲½ ״ گندم	״
۳۱	۹۵	عبدالعزیز صاحب شوندت ״	۵ ״ ״	״
۳۲	۹۶	چودہری معشوق علی صاحب ״ ״	۵ ״ ״	״
۳۳	۹۷	مسماۃ [illegible] صاحبہ ״ ״	۵ ״ ״	״

نمبر شمار	نمبر رسید بکنڈ	اسمائے گرامی عطا کنندگان			تفصیل اشیاء			مد
۳۴	۹۹	لیاقت حسین صاحب	موضع شونڈت	ضلع میرٹھ	۱ من	سیر پختہ	گوجی	مد طلبہ
۳۵	۱۰۰	منصب علی صاحب	〃	〃	۵	〃	گندم	〃
۳۶	۱۰۱	محمد شفیع صاحب	〃	〃	۵	〃	گوجی	〃
۳۷	۱۰۲	چودہری محمد ایوب صاحب	〃	〃	۵	〃	گندم	〃
۳۸	۱۰۳	حکیم نیا در صاحب	〃	〃	۲۰ من	〃	〃	〃
۳۹	۱۰۴	محمد ابراہیم صاحب	〃	〃	۵	〃	گوجی	〃
۴۰	۱۰۵	چند اصحاب خیر	〃	〃	۵	〃	گندم	〃
۴۱	۱۰۶	〃	〃	〃	۱۰	〃	گوجی	〃
۴۲	۱۰۷	〃	〃	〃	۱ من	〃	گندم و ۲ من سیر پختہ متفرق جنس	〃
۴۳	۱۰۸	مولوی عبداللہ صاحب	〃	〃	۵	〃	گندم	〃
۴۴	۱۰۹	چودہری عبدالحمید صاحب	〃	〃	۵	〃	〃	〃
۴۵	۱۱۰	〃 محمد شریف صاحب	〃	〃	۵	〃	〃	〃
۴۶	۱۱۱	حافظ سرفراز علی صاحب	〃	〃	۵	〃	〃	〃
۴۷	۱۱۲	پہلوان افلاطون صاحب	شونیٹری	〃	۱۰	〃	〃	〃
۴۸	۱۱۳	ظریف الحسن صاحب	شونڈت	〃	۲ من	〃	〃	〃
۴۹	۱۱۴	محمد حنیف صاحب	〃	〃	۴ من	〃	〃	〃
۵۰	۱۱۵	علاؤالدین صاحب	〃	〃	۵	〃	گوجی	〃
۵۱	۱۱۶	چودہری صاحب داد خانصاحب	〃	〃	۵	〃	گندم	〃
۵۲	۱۱۷	بھورے خانصاحب	〃	〃	۲ من	〃	گوجی	〃
۵۳	۱۱۸	چودہری جہانگیر صاحب	〃	〃	۱۰	〃	گندم	〃
۵۴	۱۱۹	〃 احسان علی صاحب	〃	〃	۴ من	〃	گندم ۲ من سیر پختہ گوجی	〃
۵۵	۱۲۰	〃 رحمت اللہ صاحب	راوصنہ	〃	۱۰	〃	جو مٹری	〃
۵۶	۱۲۱	〃 عبدالحمید خانصاحب	〃	〃	۵	〃	گندم	〃
۵۷	۱۲۲	چودہری توصیف حسین صاحب	〃	〃	۲۰	〃	〃	〃
۵۸	۱۲۳	〃 عبدالرحمن صاحب	〃	〃	۱۰	〃	〃	〃
۵۹	۱۲۴	حافظ عشرت حسین صاحب	〃	〃	۵	〃	〃	〃
۶۰	۱۲۵	میاں خانصاحب	موضع سرادنی	〃	۵	〃	〃	〃
۶۱	۱۲۶	منشی ماشاءاللہ خانصاحب	〃	〃	۲ من	〃	〃	〃
۶۲	۱۲۷	چودہری گل حسن خانصاحب	〃	〃	۵	〃	〃	〃
۶۳	۱۲۸	توصیف حسین خانصاحب	〃	〃	۲ من	〃	〃	〃
۶۴	۱۲۹	عبداللطیف و بنیاد خانصاحب	〃	〃	۲	〃	〃	〃
۶۵	۱۳۰	صاحبداد خاں و یعقوب خاں صاحبان	〃	〃	۲ من	〃	〃	〃
۶۶	۱۳۱	چودہری عالم علی خانصاحب	〃	〃	۵	〃	〃	〃
۶۷	۱۳۲	عبدالرشید صاحب	〃	〃	یک	〃	〃	〃
۶۸	۱۳۳	محمد حسین خانصاحب	〃	〃	دو	〃	گوجی	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۷۹	۱۳۴	چودھری غلام رسول صاحب موضع سرادنی ضلع میرٹھ	۵ سیر پختہ مٹر کلاں	در فنڈ بہی خواہ
۸۰	۱۳۵	اللہ دیا صاحب ،،	یک ،، گندم	،،
۸۱	۱۳۶	چودھری بنیاد علی صاحب ،،	۱۰ ،، ،،	،،
۸۲	۱۳۷	فرحت حسین صاحب سکنہ دیوبند ضلع سہارنپور	صرف میر یک نسخہ مجلد مستعمل	کتب وقفی
۸۳	۱۳۸	چودھری نیاز محمد صاحب موضع رادہنہ ضلع میرٹھ	۵ سیر پختہ گندم	صرف خوراک طلباء
۸۴	۱۳۹	چودھری عباس علی خاں صاحب ،، ،،	۱۰ ،، ،،	،،
۸۵	۱۴۰	،، محمد نقی صاحب ،، ،،	۷ ،، ،،	،،
۸۶	۱۴۱	،، مہدی حسن صاحب ،، ،،	۵ ،، ،،	،،
۸۷	۱۴۲	،، محمد صدیق صاحب ،، ،،	۵ ،، ،،	،،
۸۸	۱۴۳	برائے ایصال ثواب محمد نقی صاحب مرسلہ محمد عبدالغفار خاں صاحب بہادر گڑھ میرٹھ	اشیاء مندرجہ ذیل ہیں	،،

دیگچے کلاں تانبا۔ دیگچے درمیانی تانبا۔ طشت سلور کلاں۔ طشت سلور خورد۔ گھڑا اسلور۔ دیگچی سلور شکستہ کہنہ معہ ڈھکن۔ خوان تانبا لگن نما۔ طشت تانبا خورد۔ طشت پیتل خورد لگن نما۔ ال ٹین کلاں۔ لوٹا تانبا بغیر قلعی۔ لوٹا تانبا قلعی شدہ۔ طباق تانبا کلاں۔ طباق تانبا خورد۔ تھالی تانبا کلاں۔ رکابیاں تانبا بغیر قلعی شدہ رکابیاں تانبا قلعی شدہ۔ تھالی الومنیم کلاں۔ پلیٹ الومنیم خورد۔ پلیٹ الومنیم جدید درمیانی۔ تھالی الومنیم۔ طشت پیتل کہنہ۔ پلیٹ ٹین خورد۔ کٹورے بھرت خورد کٹورہ کلاں۔ سرپوش قلعی شدہ تانبا۔ گلاس تانبا بھرت۔ گلاس سلور۔ گلاس الومنیم۔ قلفی خورد الومنیم۔ طشتری رکابی الومنیم۔ پاندان مراد آبادی مکمل معہ سروطہ۔ گلاس بچکانہ۔ کٹورے پیتل معہ ڈھکن۔ پلیٹ خورد چینی۔ چمچہ کفگیر تانبا۔ چمچہ خورد الومنیم۔ کانٹے۔ گلاس پانی پیتل قلفی حقہ معہ چلم و سرپوش۔ حقہ شکستہ۔ ترازو پیتل۔ توا پنجابی کلاں۔ توا خورد آہنی۔ چمٹا۔ پھونکنی۔ لوہا۔ چمٹا ٹین کلاں سروطہ کہنہ۔ پلٹے خورد لوہا۔ پلٹیا کلاں آہنی۔ سینچے ٹین۔ چمچہ بھرت۔ بلم بلٹیا آہنی۔ چاقو چھری کہنہ۔ ڈوری آہنی۔ ٹریل ٹین بالی کہنہ۔ سگریٹ کیس۔ پٹیارے چوبی معہ قفل مستعملہ۔ ڈبہ۔ کٹورہ۔ بکس چائے۔ جگ دودھ۔ پیالے کلاں چینی فری پان تابچینی۔ آئینہ شکستہ۔ چھلنی آہنی۔ درانتی آہنی۔ بیلن چوبی خورد۔ قاب چینی کلاں سفید۔ بکس ٹین خورد و کلاں۔ دسترخوان کہنہ ڈول آہنی کلاں۔ ناخن تراش۔

۸۰۴

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

(کا)

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری
ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

ماہنامہ

دار العلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ ۳/	سالانہ چندہ دو روپے عـ۲/

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرنا۔
(۲) اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔
(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔
(۴) حالات دار العلوم سے معاونین ومنتسبین دار العلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) | بابت ماہ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ ہجری | شمارہ (۱۱)

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط وکتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔
(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔
(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔
(۴) دار العلوم کے اصلاحی وتبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

("ناظم ومرتب رسالہ دار العلوم" دیوبند)

(باہتمام عبد الوحید غازی پوری طابع وناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دار العلوم دیوبند سے شائع ہوا)

کوائف دارالعلوم

دارالعلوم کی ایک اہم خدمت :- سالہا سال سے مسجد دارالعلوم سے ملحقہ مکان اور دار جدید سے ملحقہ اراضی کا مسئلہ الجھا ہوا تھا جس کی وجہ سے نہایت ضروری تعمیرات رکی ہوئی تھیں با وجود ہر قسم کی ممکنہ کوششوں کے ان کا کوئی حل نہ ہو سکا تھا۔ بالآخر مولانا محمد طاہر صاحب قاسمی کے ناخن تدبیر اور حسن سعی سے یہ دونوں مسئلے طے ہو گئے اور جو تعمیرات رکی ہوئی تھیں وہ جاری ہو گئیں۔ چونکہ مقامی اعتبار سے اس مسئلہ کو خاص اہمیت حاصل تھی اور اس کے طے نہ ہونے کی صورت میں دارالعلوم کا نقصان ہو رہا تھا۔ اس لئے مجلس اعلیٰ منعقدہ ماہ شوال سنہ میں مولانا ممدوح کی اس خدمت کا نہ صرف ایک تجویز کے ذریعہ شکریہ ادا کیا گیا بلکہ اعتراف خدمت کے طور پر مبلغ چار صد روپئے بھی دارالعلوم نے آپکی خدمت میں پیش کئے۔

بہی خواہان دارالعلوم کا شکریہ! :- مولوی حافظ سید سیف اللہ ہاشمی صاحب سفیر دارالعلوم نے ماہ شوال میں اضلاع فرخ آباد مین پوری اور اٹیہ کا دورہ کیا۔ ان اضلاع کے جن مقامات پر سفیر صاحب موصوف تشریف لیگئے وہاں کے مخلصین جماعت نے انھیں خوش آمدید کہا اور دارالعلوم دیوبند سے اپنے تعلق کا پرجوش اظہار کیا۔ الحمد للہ کہ موصوف اس سفر سے کامیاب واپس آئے۔ جن حضرات نے سفیر صاحب کے ساتھ تعاون فرمایا اور دارالعلوم کی امداد میں حصہ لیا عموماً وہ سب اکابر و خدام دارالعلوم کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ قنوج میں ماسٹر عبدالصمد صاحب اور مولانا حمایت اللہ صاحب فاضل دیوبند نے۔ فرخ آباد میں مولانا سید آل نبی صاحب نقوی نے۔ مین پوری میں شیخ عرفان الحق صاحب منیجر سنگر کمپنی نے شکوہ آباد میں مولوی محمد یعقوب صاحب نے۔ اٹیہ میں مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل دیوبند اور مولوی محمد ہاشم صاحب وکیل نے۔ کاسگنج میں مولوی محمد آفاق صاحب نے۔ جلیسر میں مولوی حکیم اللہ صاحب نے خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم کی مالی امداد میں ہمدردانہ جد و جہد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور انھیں دارین میں فائز المرام رکھے۔

مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب سفیر دارالعلوم نے ماہ شعبان تا شوال میں اضلاع۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جھنگ کا دورہ کیا۔ الحمد للہ ان اضلاع کے دیندار مسلمانوں نے دارالعلوم کی امداد میں فراخ دلی کے ساتھ حصہ لیا اور دارالعلوم کیلئے ایک معتد بہ رقم فراہم کر دی۔ حضرات ذیل نے خصوصیت سے اپنا وقت صرف فرما کر اور اثرات و تعلقات سے کام لیکر دارالعلوم کو تقویت پہنچانے کی امکانی سعی فرمائی۔

شیخ غلام احمد صاحب و مولانا حکیم عشرت علی صاحب (گجرات)، مولانا محمد علی صاحب و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی و نبی بخش صاحب (سیالکوٹ)، مولانا محمد حسن صاحب خطیب (جھنگ)، مولانا فضل الٰہی صاحب (حافظ آباد)، جناب مولانا عبد اللہ صاحب (موضع ملکہ)، مولانا بشیر احمد صاحب خطیب (پسرور)، حافظ محمد نذیر صاحب خطیب (جلالپور بھٹیاں)، مولانا عبید اللہ صاحب (ایمن آباد)، مولانا محمد نذیر صاحب فاضل دیوبند (پنڈ دادنخان)، حکیم فضل الٰہی صاحب (چھاؤنی سیالکوٹ)

حاجی محمد یوسف صاحب قریشی (موضع کھیالی)، حافظ محمد حسین صاحب (گمبا بسکر)۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کے حسن عمل کو قبول فرمائے اور انھیں جزائے خیر کی دولت سے نوازے :۔

حضرات سفراء کے دورے

سندھ :۔ ضلع سکھر و لاڑکانہ کے ہمدردان و بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کو دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنے کے لئے مولوی احمد علی صاحب سفیر دارالعلوم تشریف لے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ حسب سابق تمام مخلص حضرات دارالعلوم کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ فراہم کرانے کی کوشش فرمائیں گے اور عند اللہ ماجور ہونگے۔

ملتان و بھاولپور :۔ سنین ماضیہ کی طرح اس سال بھی ہمدردان و بہی خواہان دارالعلوم کو ان کا فرض یاد دلانے اور انھیں دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنیکے لئے مولوی حافظ حکیم محمد سلیمان صاحب سفیر دارالعلوم ضلع ملتان و بھاولپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ خدام دارالعلوم کو مخلصین جماعت سے کامل توقع ہے کہ وہ اس سال سنین ماضیہ سے بھی زیادہ سفیر صاحب موصوف کے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور دارالعلوم کو مالی مشکلات سے محفوظ رکھنے کی بیش از بیش جد و جہد کر کے ہم سب کے دلی شکریہ اور حق تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مستحق بنیں گے۔

قبول اسلام :۔ حضرات سفرائے دارالعلوم ملک کے مختلف حصوں سے دارالعلوم کیلئے مالی امداد حاصل کرنیکے علاوہ وہاں جو تبلیغی جد و جہد کرتے ہیں بحمد اللہ ان سے مسلمانوں کی اصلاح کے علاوہ اشاعت اسلام بھی ہوتی رہتی ہے چنانچہ مولوی حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم نے ماہ ذیقعدہ میں ایک غیر مسلم کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا اور انکا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور دارالعلوم کے اس نظام کو اسلام کے لئے زیادہ کارآمد بنائے۔

اسلام کا قانون تعزیر

(از عبدالوحید مرتب ماہنامہ دارالعلوم)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے محاسن اُس کے اخلاق کی وجہ سے جس کی عظمت اُس کے قوانین کے پیش نظر جس کی حکمت اُس کے پیش کردہ دستور کی بنا پر اور جس کا عادل ہونا اُس کے نظام کی استواری کی وجہ سے ناقابلِ انکار۔ اسلام نے حدود وقصاص کے ضابطوں سے امن عامہ کو محفوظ بنا دیا۔ اور ہر فرد کے لئے لازم کر دیا کہ وہ اپنی حد کے اندر رہے۔ نہ اُس سے تجاوز کرے اور نہ زیادتی۔ اللہ تعالیٰ نے حدود و قصاص کو مشروع کر کے بندوں پر واضح کر دیا کہ اوامر و نواہی سے تجاوز کرنے والا جرم کی نوعیت کے اعتبار سے حد یا قصاص کا مستحق ہوگا۔ حق تعالیٰ نے یہ حدود کچھ اس نوع کی مقرر فرمائی ہیں کہ اُن کے ہوتے ہوئے ارتکاب جرم کی جسارت بہت دشوار ہے۔ اگر حدود و قصاص کا نظم اسلام نے اس طرح قائم نہ کیا ہوتا تو زمین پر فساد پھیل جاتا اور نظام عمران میں ابتری پیدا ہو جاتی۔ قوی ضعیف کو کھا جاتا اور ظلم عام ہو جاتا۔ لیکن اللہ کے احکام اور حدود کے قیام کی صورت میں قاتل سے قصاص لیا گیا۔ ظالم کو سزا دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق مظلوم کی مدد کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ زمین پر امن قائم ہوا اور عدل عام ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا ہے:۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (بقرہ ع ۲۲)　　اے عقل والو تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں غور و تامل کرے گا اُسے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رحمت کا یقین ہو جائیگا اور اُسے یہ بھی ماننا ہوگا کہ اگر مسلمان اس فرمانِ خداوندی کے مقتضا پر عمل کرتے رہتے تو وہ ذلت، نکبت، فساد اخلاق اور انحطاط آذاب کے اس درجہ کو ہرگز نہ پہنچتے جس پر کہ وہ اب پہنچ چکے ہیں۔

اور جو شخص اِس آیۂ قصاص پر نظر کرے گا جو ہم سے پہلوں کے لئے قانون تھی اور پھر ہمارے لئے قانون بنی۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔ (مائدہ ع ۱۱)

اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر۔

وہ اس مبنی بر انصاف قانون کی حکمت کو معلوم کرلے گا اور اُسے تسلیم کرنا ہوگا کہ اسلام اپنے حکیمانہ قوانین اور تعلیمات کی بنا پر دین اجتماعی ہے۔

تعجب تو ان مغرب زدہ انسانوں پر ہوتا ہے جو ان حکیمانہ آیات کو پڑھنے اور ان عادلانہ احکام کو تلاوت کرنے کے باوجود

جو اس اجتماع انسانی کیلئے حیات اور اس کے قوام اساس کے لئے غذا کا حکم رکھتے ہیں یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ احکام اسلامی میں قساوۃ اور بربریت ہے۔ اور یورپ کے موجودہ قوانین تعزیر جو مجرموں کو قید وبند کی سزا دیتے ہیں وہ اسلامی حدود وقصاص کے مقابلہ میں افضل اور زیادہ مبنی بر رحم ہیں۔

والله عادى مالم يقيموا عليها ÷ بينات ابناؤها ادعياء

یہ لوگ کہتے ہیں کہ قید کی سزا دینا نفوس پر بڑا رحم ہے اور اس کے ذریعہ جانوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ لیکن قیدخانوں اور قیدیوں پر ایک نظر ڈال لینے کے بعد یہ حقیقت بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے کہ قید سے رہا ہونے کے بعد قیدخانہ کا کتنا خوف مجرم کے دل میں باقی رہ جاتا ہے۔ آئے دن ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جیل خانوں کی سزا ایک اتفاقی مجرم کو بھی عادی مجرم بنا دیتی ہے۔ اور وہ رہائی کے بعد ارتکاب جرم پر پہلے سے زیادہ جری ہوتا ہے۔ جیل سے واپس آکر وہ پھر جرائم کا اعادہ کرتا ہے اور بے تکلف پھر جیل خانہ واپس چلا جاتا ہے۔ ہمارے آئے دن کے مشاہدات ہیں کہ قید کی سزا انسداد جرائم میں بلاشبہ ناکام رہی ہے۔ بلکہ اسکے بخلاف وہ توسیع جرائم میں حوصلہ افزا ثابت ہوئی ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کیا اسلامی حدود وقصاص جو مجرم کو بالیقین آئندہ ارتکاب جرم سے روک دیتے ہیں اور پبلک کو اُن کے شر وفساد سے مامون ومحفوظ بنا دیتے ہیں۔ مجرم اور پبلک دونوں کیلئے رحمۃ نہیں ہیں

فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى الصدور (حج ع ٦)	تحقیق آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ پر اندھے ہوتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا رحمۃ اور انسانیت کے مبادی یہی ہیں کہ پُرامن اجتماع انسانی کا تو خون بہایا جائے، اس پر زیادتیاں کی جائیں، اُن کی جانوں کو نقصان پہنچایا جائے اور اُن کے مالوں کو لوٹا جائے لیکن مجرموں کے خون کا ایک قطرہ بھی اگر زمین پر گرنے لگے تو اُسے رحم وانسانیت کے خلاف قرار دیا جائے۔ کیا واقعی انسانیت مجرم کے خون کی حفاظت کی حامی ہے اور پُرامن انسان کے خون کو مباح قرار دیتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنی بصیرۃ کھو نہیں چکے ہیں یہ نکتہ بہت زیادہ مستحق غور وتوجہ ہے اور اسلامی حدود وقصاص پر زبان طعن دراز کرنے والوں کا جہل اور حمق قابل لحاظ ہے۔

ہم جب بنظر انصاف اسلامی حدود اور موجودہ نام نہاد مہذب دنیا کے تعزیری قوانین کا جسے قبول واختیار کرنے پر ہمیں ہر طرح مجبور کیا جاتا ہے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں رحمۃ وعدل کے اعتبار سے ان میں بون بعید اور فرق عظیم معلوم ہوتا ہے یہاں ہم اسے چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔

حدِ زنا۔ زنا اجتماع انسانی کے لئے ایک ایسا جرثومہ ہے جو اسے گھُن کی طرح اندر ہی اندر کھا کر موت سے ہمکنار کر دیتا ہے وہ جسم انسانی کے لئے ایک نہایت مہلک مرض ہے۔ جس قوم میں یہ مرض پھیل جاتا ہے وہ زود یا بدیر ہلاکت اور تباہی کے مُنہ میں ضرور چلی جاتی ہے۔

اگر ہم انصاف کے ساتھ زنا سے پیدا ہونے والے اُن مفاسد وشرور کو دیکھیں جو اس کے نتیجہ میں انسان کی ہیئت اجتماعی

کو خراب کرنے کے لئے مہلک امراض اولاد زنا کی کثرت جن کا نہ اس عالم میں کوئی خاندان ہوتا ہے اور نہ کوئی معین و مددگار، حیات زوجیت کی مسرتوں سے محروم شادی شدہ عورتوں اور مردوں کے گھروں کی تباہی "تقلیل نسل" منع تولید، بیکاری اور ہوس کے جرائم کثیرہ وغیرہ وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تو بلا تامل ہم پورے جزم ویقین کے ساتھ یہ حکم لگا دیں گے کہ زنا کی متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حد مقرر فرمائی ہے کہ :-

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ (نور ع ۱)

بدکار عورت اور بدکار مرد۔ پس مارو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے۔

اور صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی جو تفصیل و تشریح فرمائی ہے کہ :-

فان الرجم فی کتاب اللہ تعالیٰ حق علی من زنیٰ اذا احصن من الرجال والنساء۔ (صحاح ستہ)

بیشک کتاب الٰہی میں رجم کا حکم صحیح ہے اُس شادی شدہ مرد یا عورت کے لئے جو زنا کرے۔

وہ عین حکمت ہے اور نظام عمران یا اجتماع انسانی کی محافظت وصیانت کے لیے حقیقی اقتضائے رحمت ہے۔

فرانس کے مشہور اخبار "طان" نے سنہ ۱۹۲۵ء کی مردم شماری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "فرانس کے ۸۴ اضلاع میں سے (جن سے ملک فرانس کی تشکیل ہوتی ہے) صرف ۴ ضلع ایسے ہیں جن کی مردم شماری میں اضافہ ہوا ہے۔ ۵ ایسے ہیں جہاں پیدائش اور موت کے اعداد برابر ہیں باقی ۲۹ ضلع ایسے ہیں جن میں اموات کا عدد پیدائش سے بڑھا ہوا ہے۔ تناسل کی اس کمی اور امراض کی زیادتی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہاں زنا عام ہے۔ نوجوان نکاح کی قید و بند کے مقابلہ میں اپنی آزادانہ تفریحات کو ترجیح دیتے ہیں اور علانیہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس مرض مہلک کی مقاومت اور مدافعت کی طرف قانونِ حکومت بالکل متوجہ نہیں ہوتا۔"

یورپ کے بعض دوسرے ممالک نے بھی زنا کی تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں پر متنبہ ہو کر اُس کے انسداد کی طرف صرف یہ قدم اُٹھایا کہ اگر کوئی شخص کسی غیر شادی شدہ عورت کو اغوا کرے تو اُسے دو سال تک کی سزائے قید دی جا سکتی ہے۔ اور اگر کوئی شادی شدہ کو اغوا کرے تو اُسے ایک سال کی سزائے قید دی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

کیا اس کے بعد بھی ہمارے مغرب زدہ بھائی یہ تسلیم کرنے میں تامل کریں گے کہ اسلام نے اس مہلک مرض سے امت کو محفوظ رکھنے کے لئے جو مداوا کیا ہے وہ مجموعۂ عالم یا عالم انسانیت کے حق میں عین رحمت، عدل اور شفقت ہے۔ اور یہ کہ وہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کامیاب علاج بننے کے لئے اصلح ہے

وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (اسرائیل ع ۵)

اور کہہ کہ آیا حق اور نکل بھاگا باطل بیشک باطل بھاگنے ہی والا ہے۔

یورپ کے قوانین جن کی طرف سطور فوق میں اشارہ کیا گیا ہے۔ زانی کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کرتے گویا وہ زنا کو قابل عقوبت جرم

ہی نہیں سمجھتی البتہ اغوا کر لینا اُن کے یہاں جرم ہے اُس کے لئے سزا بھی ہے۔ برخلاف اس کے حد اسلامی شادی شدہ زانی کو رجم کا حکم کرتی ہے اور غیر شادی شدہ زانی کے لئے کوڑے لگانے کی سزا تجویز کرتی ہے۔ ہر عقلمند خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان میں سے کونسا قانون ایسا ہے جو زنا کی تباہ کاریوں کا انسداد کر کے انسانیت پر رحم کرتا ہے اور اُس کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔

دنیا کے قانون ساز تحفظ اور بدکرداری کو مباح قرار دیکر امراض کے پھیلانے اور نسل انسانی کو ہلاک کرنے کے اسباب خود مہیا کرتے ہیں۔ لیکن حد اسلامی نسل انسانی کی حفاظت کرتی ہے۔ فضائل بشری کی حمایت میں رذائل سے برسر پیکار رہتی ہے۔ متاع انسانی کو محفوظ رکھتی ہے اور انساب کو باقی رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حق بھی واضح ہوجاتا ہے اور باطل بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن تمام باطل قوانین اور فاسد نظاموں کی پیروی سے محفوظ رکھے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے نازل کئے ہوئے احکام کی تعمیل کرائے اور اُن لوگوں کی جماعت میں داخل نہ کرے جن کے متعلق اس کا ارشاد ہے :۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون۔ (المائدہ ع ۶)	اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی ہیں بے حکم۔
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون۔ (المائدہ ع ۶)	اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی لوگ ہیں بے انصاف۔
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون (المائدہ ع ۶)	اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی لوگ ہیں منکر۔

حد شرب خمر۔ شراب خبائث اور مفاسد کی اصل اور منبع ہے۔ عقلائے زمانہ نے بہت غور و فکر کے بعد اسے اُم الخبائث کا لقب دیا ہے۔ شراب کے جو مہلک اور شرمناک اثرات شرابی کی زندگی پر پڑتے ہیں۔ اس کے مادی و معنوی نقصانات جو انسان کی اجتماعی زندگی میں رونما ہوتے ہیں اور اس سے جو مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں اگر ان پر ایک سرسری نظر بھی کی جائے تو بلا تامل پورے جزم و یقین کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ جلت حکمتہ نے مسکرات سے اپنے فرماں بردار بندوں کو اس طرح منع فرمایا ہے :۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل	اے ایمان والو یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض شراب سے اور جوئے سے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے

انتم منتھون (المائدہ ع ۱۲)	پس کیا تم باز آؤ گے۔

عمل شیطان کی اس ناپاکی یعنی شراب سے اجتناب نہ کرنے والے کے لئے شریعۃ مطہرہ نے جو حد تجویز فرمائی ہے وہ کوڑے لگانا ہے۔

ومن شرب الخمر فاجلدوہ (ابوداؤد)	جو شخص شراب پئے اُسے کوڑے مارو۔

اس جرم عظیم کے لئے اس سے زیادہ منصفانہ کوئی دوسرا قانون ہو نہیں سکتا جو شرابی کو شراب نوشی سے روک دیتا ہے اور دوسرے انسانوں کو اُس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلامی تعزیر خود شارب اور دوسرے بنی آدم کو امراض مہلکہ سے نجات دلانے کیلئے نافع ترین دوا ہے۔

بلجیم میں امتناع مسکرات کیلئے جو انیسویں کانفرنس ہوئی تھی اُس میں پروفیسر ڈاکٹر ہیرن نے ایک علمی مقالہ لکھا تھا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اسلام نے مسکرات کو حرام قرار دیکر اور شارب کے لئے حد تجویز کر کے مسلمانوں کو بیشمار مہلک امراض سے بچا لیا ہے چنانچہ انھوں نے بہت سے ایسے خوفناک مہلک اور متعدی امراض گنائے ہیں جو یورپ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلامی ممالک میں ان امراض کا کہیں نام ونشان بھی موجود نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی تحقیق کے ذیل میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اگر ان بیان کردہ امراض میں اسلامی ممالک کے اندر کچھ لوگ مبتلا بھی ہو جاتے ہیں تو ان میں سے (۷۵) فی صدی غیر مسلم یعنی یوروپین یا مقامی عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنھیں شراب نوشی کی عادت ہوتی ہے اور صرف (۲۵) فی صدی مسلمان ہوتے ہیں لیکن یہ بھی وہ مسلمان ہیں جنھوں نے یوروپین طرز معاشرت اختیار کر کے اہل یورپ کی پیروی میں شراب نوشی کی بلا اپنے اوپر مسلط کر لی ہے یا ایسے والدین کی نسل سے ہیں جو اپنی مغرب پسندی کی وجہ سے شراب نوشی میں مبتلا تھے۔ اپنے مقالہ کے اخیر میں دنیا کے ڈاکٹروں کے نظریات کا رد کرتے ہوئے انھوں نے بھرپور قوت کے ساتھ اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ ان امراض کا سبب بجز شراب نوشی کے اور کچھ نہیں ہے اور مسلمان ان امراض سے بالیقین صرف اس وجہ سے محفوظ ہیں کہ اُن کی غالب اکثریت شراب نوشی کی لعنت میں مبتلا نہیں ہے۔

امریکہ اور یورپ کے بعض ممالک نے امتناع شراب نوشی کی مہم اپنے اپنے یہاں شروع کر کے اس خباثت کے مہلک نتائج سے بچنے کی کوشش کی لیکن انھیں اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی...... انھیں واضح رہنا چاہئے کہ اُن کی تمام مساعی اس وقت تک ناکام ہی ہوتی رہیں گی جبتک کہ وہ اُن حدود کو قائم نہ کریں گے جو اسلام نے شارب خمر کے لئے مقرر کی ہیں کہ درحقیقت امتناع شراب نوشی کا صحیح اور مؤثر طریقہ صرف وہی ہے۔

کیا ان حقائق کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اُن لوگوں کے لئے زبان طعن دراز کرنے کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے جن کی فہم اور قوت فیصلہ پر یورپ کا تسلط ہو چکا ہے۔ اور کیا وہ اب بھی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ اسلام کے قانون تعزیرات وحشیانہ ہیں (نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات)

افحکم الجاھلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکماً	اب کیا چاہتے ہیں حکم زمانہ جاہلیت کا۔ اور اللہ سے بہتر کون ہے

لقوم یوقنون۔ (المائدہ ع ۷) | حکم کرنیوالا اُن لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں۔

حقائق مافوق کے اظہار کے بعد ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ قوانین جو بیع خمر کے لائسنس دیکر اُسے جائز قرار دیتے ہیں اور شارب خمر کے لئے رُکاوٹیں پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ انسان کے لئے رحمت ہیں اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے ہیں یا وہ شریعت اسلامیہ جو نہ صرف شراب کو حرام قرار دیتی ہے بلکہ شارب کے لئے بھی کوڑوں کی سزا تجویز کرتی ہے؟ اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اپنی ناوانی اور حماقت سے حدود اسلامیہ پر اعتراض کرتا ہے تو وہ یقیناً اس کا مستحق ہے کہ اُس کی بات کو قابل التفات نہ سمجھا جائے اور اُسے کوئی وزن نہ دیا جائے۔

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔ (الکہف ع ۱) | کیا بڑی بات ہوکر نکلتی ہے ان کے مُنہ سے۔ سب جھوٹ ہے جو وہ کہتے ہیں۔

اور اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں پس و پیش نہ کیا جائے کہ اسلام ہی دین ازلی اور ابدی ہے اور اُس کے اوامر و احکام ہر زمانہ اور ہر مقام کے لئے مناسب اور موزوں ہیں۔ دین اسلام کے سوا کوئی دین نہیں ہے۔ اور قوانین اسلام کے علاوہ کوئی صحیح قانون نہیں ہے:-

قل یا ایها الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها وما انا علیکم بوکیل۔ (یونس ع ۱۱) | کہئے۔ اے لوگو حق آچکا تمہیں تمہارے رب سے۔ اب جو کوئی راہ پر آئے وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو اور جو کوئی بھولا پھرے سو بھولا پھریگا اپنے برے کو اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔

قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه ومن عمی فعلیها وما انا علیکم بحفیظ۔ (الانعام ع ۱۳) | تم کو پہنچ چکیں سوجھ کی باتیں تمہارے رب سے۔ پس جس نے سوجھ بوجھ کر کام لیا تو اپنے بھلے کیواسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں۔

حد زنا اور حد شرب خمر ہی پر موقوف نہیں دوسری تمام حدود اسلامی مثلاً حد سرقہ وغیرہ بھی بلاشبہ عالم انسانی کیلئے رحمت ہیں اور امن عامہ کے قیام و حفاظت کے لئے پوری تحدی کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اُن سے بہتر کوئی دوسرا قانون نہ ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے۔ حدود اسلامی کے عالم انسانیت پر رحمت ہونے کے متعلق قدیم تاریخی روایات کو چھوڑیے۔ ممکن ہے ان کے تسلیم کرنے میں کسی کو تامل ہو۔ جن ممالک اسلامیہ میں اس وقت حدود اسلامی کا نفاذ ہو رہا ہے انھیں کو دیکھ لیا جائے کہ وہاں لوٹ مار، قتل و غارت، زنا اور سیہ کاری کا کوئی وجود کہیں تلاش کرنے سے بھی ملتا ہے؟۔ کیا کوئی معاند سے معاند انسان بھی اس حقیقت کا انکار کرسکتا ہے کہ وہی ریگستان حجاز جہاں کل تک دن دہاڑے چار قدم بھی بغیر کامل انتظام تحفظ کے چلنا ناممکن تھا آج ایک ضعیفہ اُس کے اس سرے سے اُس سرے تک اگر سونا اُچھالتی چلی جائے تو اُس سے مزاحمت کرنیوالا کوئی نظر نہ آئے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اگر کوئی شخص اپنا مال سامان گھر سے باہر غیر محفوظ حالت میں ڈال کر چھوڑ دیے

اور رات بھر بے فکری کے ساتھ مکان کا دروازہ بند کر کے سوئے تو صبح کو اپنا سامان ٹھیک اسی حالت میں پائے گا جس میں کہ اس نے رکھا تھا۔ کسی کو اتنی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ اسے سرقہ کی نیت سے ہاتھ بھی لگائے۔ یہی حال دوسرے جرائم کا بھی ہے پھر کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ حدود اسلامی کی تیز تلوار نے حجاز کے تمام انسانوں کے ہاتھ قطع کر دیئے ہیں اور اب ان میں چوری کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ سالہا سال کی مدت میں دو چار چوروں سے زیادہ پر حد جاری کرنے کی نوبت نہ آئی ہوگی۔ چند زانیوں سے زیادہ کو کوڑے نہ لگائے گئے ہوں گے یا سنگسار کیا گیا ہوگا لیکن بلاشبہ انھیں چند مثالوں سے انسانیت پر تباہی لانے والے جرائم کا قلع قمع ہوگیا اور جرائم پیشہ انسانوں نے اس سے اتنی نصیحت وعبرت حاصل کی کہ اپنے آپ کو ان رذائل سے پاک کر کے انسانیت کے لئے موجب رحمت بن گئے۔

کیا دنیا کا کوئی مہذب ملک ایسا ہے جہاں قید اور جرمانہ کی سزاؤں نے خلائق کو تباہی اور بربادی سے بچا کر انسانیت کے لیے اپنے رحمت ہونے کا کوئی ثبوت پیش کیا ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(بقیہ صفحہ ۲۳)

خوشبوؤں سے دماغ تازہ ہو گیا۔ اختر چلتے چلتے کھڑا ہو گیا، لوگوں کو مٹھائی خریدتے ہوئے دیکھ کر بھوکے اختر کے دل کا حال نہ پوچھیے کہ اس پر افلاس کی تنگی سے کیا کچھ گذر گئی قریب تھا آنسو نکل پڑتے کہ دفعتًا اسکے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مٹھائی کی دوکان کے پاس کھڑا دیکھ کر لوگ کیا کہتے ہونگے ایک دم آگے کو چل دیا ایک دوست کا مکان آگیا کچھ دیر اس کے پاس بیٹھا پھر ایک اور جگہ گیا۔ آٹھ بجے تک گھر واپس آنے کا ارادہ کیا کہ راستہ میں ایک دوکان پر کیک پیسٹری وغیرہ بن رہے تھے انکی خوشبو نے اختر کے قدم پکڑ لئے اور اختر کھڑا ہو گیا۔ دو ہی منٹ میں وہی خیال گذرا کہ لوگ لالچی یا بدنیت۔ جانے کیا کیا کہتے ہونگے اور اختر چل پڑا بھوک نقاہت چلنے نہیں دیتی ساری عمر میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ سارا دن یوں ہی اتر گیا جس طرح بھی بن پڑا گھر پہنچ گیا

اختر اور اسکی ماں دونوں پر آج کا دن فاقہ اتر گیا اور کل کیلئے کوئی سہارا نہیں ماں نے بیٹے سے کہا کہ بیٹا دنیا کی خاک چھان لی اپنے پراؤں کو دیکھ لیا اب خدا ہی سے لو لگاؤ میں آج ایک کتاب دیکھ رہی تھی اسمیں لکھا ہے کہ مصیبت کے وقت مسلمان پچھلی رات میں تہجد کی آٹھ رکعت پڑھکر صبح ہونے سے پہلے پہلے اکتالیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھکر خدا سے دعا مانگے تو مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اور صبح کے فرض وسنت کے درمیان اکتالیس بار اللھم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک پڑھکر خدا سے التجا کرے تو اسکو غیب سے روزی ملتی ہے اختر نے کہا اماں یوں بھی کر لینگے مگر سورۂ مزمل کا اکتالیس بار پڑھنا بڑا دشوار ہے ماں نے کہا بیٹا وہ کوئی بڑی صورت نہیں ہے ہمت سے ارادہ کرو گے تو پڑھ ہی لوگے میں بھی پڑھونگی۔ اختر دعا یاد کرتے کرتے سو گیا۔

اختر رات کو دو ہی بجے سے اٹھ بیٹھا ماں کو جگایا دونوں نے وضو کیا اختر قرآن کھول کر کہنے لگا امی جان سورۂ مزمل کہاں ہے ماں نے قرآن لیکر سورۂ مزمل نکالدی اب اختر پڑھتا ہے تو پڑھی نہیں جاتی ماں نے پاس بیٹھ کر بیٹے کو تین دفعہ سورۂ مزمل کہلادی اسکے بعد دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی اور دونوں سورۂ مزمل پڑھنے لگے کوئی پانچ ساڑھے پانچ

باقی برصفحہ ۱۰

حضرت قاسم و حضرت رشید (رحمہا اللہ) کی زندگی کے بعض گوشے

(از حضرت جناب مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

مولانا حافظ تجمل حسین دیسنوی بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں (الندوہ) کی اشاعت قریب میں مفصل تذکرہ طباعت پذیر ہوکر آپ کی یاد کو تازہ کرچکا ہے۔ غالباً چوبیس پچیس سال ہوئے کہ مجھے پہلی بار شرف نیاز حاصل ہوا جبکہ رفیق مکرم مولوی سید محمد قاسم صاحب آپ کے ولد عزیز مدرسہ عزیزیہ بہار شریف میں مدرس ادب تھے پھر اس سلسلہ کے قیام سے آپ کی خاص نگاہ شفقت پڑنے لگی چنانچہ ہمارے خیالات و معمولات کی مناسبت سے اپنی سرگذشت کا بیان جاری رکھتے ہوئے اکثر اکابر دیوبند کے کمالات ظاہری و باطنی کا تذکرہ فرمایا کرتے۔ آج کی صحبت میں اس سلسلے کی دو کڑیاں ناظرین کے سامنے پیش ہیں۔

(۱) فرمایا کہ میں جب مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کے درس حدیث کے دریائے فیض سے سیراب ہو رہا تھا۔ اس اثناء میں دیوبند کے مدرسہ میں کوئی جلسہ تھا۔ حضرت محدث سہارنپوریؒ مدعو تھے۔ میں بھی بمعیت دیگر طلبہ حضرت کے ساتھ دیوبند پہنچا۔ عین اجلاس کے وقت بعض حاضرین نے حضرت مولانا محمد قاسم روح رواں اول دارالعلوم سے تقریر کے لئے عرض کیا۔ آپ اپنی منکسر مزاجی و تواضع کے ماتحت اپنے استاذ محترم حضرت سہارنپوریؒ کے سامنے تقریر کرنے کو خلاف ادب سمجھکر انکار فرما رہے تھے۔ اور لوگ اصرار کر رہے تھے۔ آخر حضرت محدث سہارنپوری نے یہ محسوس کرکے ایما فرمایا۔ اب استاذ کے حکم کے بعد الامر فوق الادب کے قاعدہ سے انکار کی جرأت نہ ہوئی۔ تقریر کیلئے کھڑے ہوگئے۔ غالباً سورۂ فاتحہ خلف الامام موضوع بیان تھا۔ اس منقولی مسئلہ پر ایسے منطقی و عقلی پیرایہ میں روشنی ڈالی کہ بیان ختم ہوتے ہی اسی بھرے ہوئے مجمع میں مولانا لطف علی منطقی بہاری مرحوم نے دوڑ کر حضرت قاسم العلوم کو گلے لگا لیا اور ببانگ دہل فرمایا کہ دیوبندی علماء کو میں ہمیشہ سطحی خصوصاً علوم عقلیہ سے بالکل کورا سمجھتا رہا۔ اور علمی میدان میں نیچا دیکھتا رہا۔ لیکن آج منکشف ہوکر میرا خیال سراپا غلط تھا اور یہ اذعان کرنے پر مجبور ہوگیا کہ دیوبندی اہل علم جامع معقول و منقول کے سچے مصداق ہیں۔ اور ان ہی حضرات کا علم حقیقت میں علم ہے۔

ﻟﮧ مولانا جہانگیر بہار شریف کے قریب ضلع دھمجوی کے باشندہ اور مولانا فضل حق خیرآبادی کے ممتاز شاگرد دور ہیں سے تھے۔ ایک عرصہ درس و تدریس کی خدمت انجام دینے کے بعد تفقہانہ نظر سے تحصیل حدیث کے شوق میں حضرت محدث سہارنپوری رح کی خدمت میں پہنچے تھے اس کے قبل علوم متداولہ کی تحصیل کے سلسلہ میں مولوی سید نذیر حسین محدث دہلوی مرحوم سے حدیث شریف پڑھ چکے تھے۔ مولوی حکیم برکات احمد بہاری ٹونکی مرحوم نے آپ ہی سے علوم عقلیہ کا معتد بہ حصہ پڑھکر مولوی عبدالحق خیرآبادی مرحوم کی خدمت میں پہنچکر عقلیات کی تکمیل کی تھی۔ مولانا دھمجوی کی صاف گوئی مشہور ہے اور اسکی جھلک آپ کے صاحبزادے مولوی محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف میں موجود ہے۔
محمد اصغر حسین

(۲) یہ تو حضرات اہل علم کو معلوم ہی ہے کہ محدث سہارنپوریؒ نے درس حدیث کا چشمہ فیض جاری کرنے کے علاوہ بخاری شریف کے بہترین تحشیہ وطباعت کی مہم کو سرانجام دے کر طالبان علم حدیث پر عظیم احسان فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے تصحیح وتکمیل کی خدمت حضرت قاسم العلومؒ کے بھی سپرد کی تھی۔ آٹھ دس روپیہ تنخواہ تھی۔ ایک مرتبہ جب آپ مکان تشریف لے جانے لگے تو محدث سہارنپوریؒ نے مشاہرہ کے علاوہ پانچ روپیہ مزید عطیہ پیش کر کے فرمایا کہ بال بچوں کے لئے یہ رقم بھی لیتے جاؤ۔ آپ نے مزید عطیہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ محدث سہارنپوریؒ نے ارشاد فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بلا مانگے ملنے سے لینے میں انکار نہ تھا پھر تم کیوں انکار کرتے ہو۔ جواب میں عرض کیا کہ بہت ممکن ہے کہ دوسری مرتبہ گھر جانے لگوں تو نفس میں سوال پیدا ہو کہ اس بار بھی تنخواہ کے سوا مزید روپیہ عنایت ہو پس اس وقت عطیہ کا قبول کرنا سوال نفسی میں مبتلا ہو جانے کا باعث ہوگا اور حضرات صحابہؓ کے پاس نفوس ایسے نہ تھے کہ سوال نفسی میں مبتلا ہونیکا احتمال ہو۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت قاسم العلوم کے مقام اتقا کا پایہ کسقدر بلند تھا کہ نفسی سوال پیدا ہونیکے مواقع سے بھی پرہیز فرماتے تھے حالانکہ نفس وقلب میں ناجائز امر کا جبتک عزم نہ ہو وہ گناہ نہیں لیکن اتقیا کی یہی شان رہا کی ہے کہ شرنے وسوسہ پیدا ہونے کا موقع ہی کیوں دیا جائے کہ وسوسہ اور وسوسہ سے عزم وجزم تک کی نوبت پہنچکر مجرم ٹھیریں۔ صاحب تذکرہ اس مقام میں فرمایا کرتے تھے کہ سوال نفسی کا مسئلہ حضرت قاسم العلوم کی خصوصی نظر وفکر کا نتیجہ جگرہ ہے جیسا کہ آپکی تصنیفات الیسی بہت سی حق باتوں سے بھری ہیں کہ وہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست ثانی کی کہانی یہ ہے کہ حکیم مولوی سید رشید النبی دیسنوی بہاری مرحوم استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوریؒ سے تحصیل علم کے دور میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادابادیؒ کی خدمت اقدس میں لرادتمندانہ حاضر ہوا کرتے۔ اور آپکی صحبت ربانی وبرکات روحانی کے فیوض سے مستفیض ہوتے۔ علوم آلیہ سے فارغ ہونیکے بعد حاضری کے موقع میں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم حدیث شریف کی تحصیل کیلئے گنگوہ جاؤ۔ اور محدث گنگوہی مولانا رشید احمد صاحب سے ملکر کہو مجھے فضل الرحمٰن نے آپسے حدیث شریف پڑھنے کیلئے بھیجا ہے اور یہ ایک شعر بھی تحفہ میں ساتھ کر دیا ہے ؎ آنکھوں سے دور ہو کا پیارا گلہ نہیں + دل ہی ہوں قریب کہ پہلو میں ملا لیا

حکیم صاحب مرحوم گنگوہ شریف پہنچکر حضرت گنگوہی کی خدمت میں باریاب ہوئے۔ اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰنؒ کا پیام پہنچا کر ہدیہ شعر پڑھکر پیش کیا حضرت گنگوہی نے مکرر پڑھنے کا ایما فرمایا۔ دہرایا۔ پھر اشارہ ہوا حکیم صاحب فرماتے تھے کہ میں ادھر بار بار پڑھنے لگا اور ادھر حضرت پر رقت جاری تھی اور فرماتے جاتے تھے کہ یہ بزرگوں کی شفقت ومحبت ہے دیر تک یہ سماں رہا۔

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان چیدہ علمائے ربانی میں سے ہیں جن کی ولایت وبزرگی ہندوستان میں مسلم ہے آپ کا حضرت گنگوہی کو محبت وپیار اور قرب باطنی کا پیام اور حضرت گنگوہی کا اس پیام پر تاثر وسوزش دردونی کا پر درد اظہار ایسا راز ہے کہ اہل معرفت کو تو اس کے تہ میں دیوبندیت کی حقیقت کے انکشاف سے مزہ آئے گا مگر حقیقت ناشناس کا منہ بگڑ کر رہ جائے گا۔

اس واقعہ کے تذکرہ کی مجلس میں جناب مخدوم مکرم مولانا محمد مسعود صاحب عثمانی بھاگلپوری مدظلہ بھی تشریف فرما تھے۔

مسلمانوں کے اجتماعی

اور

انفرادی امراض کا علاج

(از عبدالوحید مرتب ماہنامہ دارالعلوم)

چشم اعتبار و بصیرت سے تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ ماضی میں امم اسلامی کی حیرت انگیز رفعت وعظمت اور عظیم الشان تمدن وارتقا کا سبب اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ انھوں نے دین حنیف کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھا تھا - اور کلمۂ حق کو بلند کرنے کیلئے اپنے نفوس کو وقف کردیا تھا۔ اس تعلق باللہ اور تائید دین کا ثمرہ انھیں یہ ملا کہ دنیا کے عظیم المرتبت سلاطین کے تاج وتخت انکے قدموں میں پڑے ہوئے تھے یہانتک کہ عرب کے غیر آباد ریگستان سے نکلکر ایک طرف تو ایشیا کے عظیم الشان براعظم پر چھا گئے اور چین کی دیواروں تک پہنچکر اپنی شوکت وسطوت کے جھنڈے نصب کردیئے اور دوسری طرف براعظم افریقہ کے بیشتر حصہ کو فتح کرتے ہوئے یورپ کے قلب میں جا گھسے - یہ وہ حقائق ہیں جن کی شہادت باتفاق قدیم وجدید تاریخیں دے رہی ہیں اور یورپ کے ارباب اختصاص وشہرت بھی انکا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں - چنانچہ فرانس کا مشہور ترین عالم "گستاف لیبان" اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتا ہے کہ

"عربوں نے اپنی فتوحات کو صقلیہ (سسلی) ہی پر ختم نہیں کردیا بلکہ وسطی ایطالیہ کو فتح کرتے ہوئے اور آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ (روما) کے بالکل قریب جا پہنچے اور اسکی چہار دیواری سے باہر بہت سی عمارتیں بنائیں - اور وہاں سے اسوقت تک واپس نہیں ہوئے جب تک کہ پاپائے اعظم (جان ہشتم) نے جزیہ ادا کرنا قبول نہ کرلیا - وہ بحر ایڈریاٹک میں (برندیزی) اور (تارنتو) پر قابض ہوگئے اور ابنائے (بونیفیو) میں داخل ہوگئے - یہاں تک کہ بحر متوسط میں انکا غلبہ مسلم ہوگیا - کیونکہ وہ سسلی - کارسیکا - کنڈیا کریٹ - مالٹا اور اٹلی کے بہت سے اہم ترین مقامات کے مالک ہوچکے تھے"

یہی "گستاف لیبان" کہتا ہے کہ "تاریخ کی نگاہ نے عربوں (مسلمانوں) سے زیادہ رحمدل فاتح نہیں دیکھا" مسلمانوں کی ہمتوں نے ان فتوحات ملکی ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ فتوحات سے فارغ ہوکر انھوں نے اپنی تمام تر توجہ علوم وفنون کے ترجمہ وتدوین اور مفید ایجادات واختراعات کی طرف منعطف کردی - تراجم - تدوین اور اختراعات کو انھوں نے جس حد تک پہنچایا اگرچہ ہم اسکے بہت تھوڑے حصہ سے واقفیت حاصل کرسکے ہیں

لیکن وہ بھی اتنا اہم ہے کہ تاریخ میں اسکی نظیر تلاش کرنی عبث ہے۔ انھوں نے بڑے بڑے جہاز تعمیر کئے اور سمندر کے عظیم حصہ کے سینہ پر دوڑتے پھرے۔ انھوں نے دنیا کا کھوج نکالا۔ انھوں نے حضارت اور مدنیت کی بنیاد پر استوار کر کے انسانی زندگی پر احسان کیا۔ انھیں امور کی وجہ سے وہ دنیا میں ہادی اقوام، دنیا کے استاد اور افکار انسانی کے قائد تسلیم کئے گئے۔ بغداد، اندلس، مصر اور ہندوستان وغیرہ وغیرہ میں عالیشان عمارتیں اور پرعظمت آثار آج بھی زبان حال سے اُن کی بزرگی اور کرامت کے ترانے گا رہی ہیں ؎

تلك آثارنا تدل علينا ؛ فانظروا بعدنا الى الآثار

مسلمانوں کے یہ شہر اور یہ ملک علوم وفنون کے مرکز اور مصدر بنے ہوئے تھے جہاں علوم و معارف کے خزانے ہر خاص وعام پر نہایت فیاضی کے ساتھ لٹائے جا رہے تھے۔ صانع اپنی صنعت گاہ میں مصروف عمل نظر آتا تھا، عابد اپنے معبد میں سر عبودیت خم کئے ہوئے تھا، راہب اپنے صومعہ میں گوشہ نشین تھا مدرس مدرسہ میں درس دے رہا تھا۔ فلکی اپنی رصدگاہ میں بیٹھا ہوا فلکیات کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ غرض جسے جس عمل سے دلچسپی اور لگاؤ تھا اس میں ہمہ تن منہمک نظر آتا تھا۔ نہ یہ اسکی تنقیص وتوہین کے درپے تھا۔ اور نہ وہ اس کی رائے اور عمل سے کوئی عناد رکھتا تھا۔ بلکہ ہر شخص میں اُنس اور محبت کا جذبہ کارفرما نظر آتا تھا، نہ مذہبی اختلافات کوئی گھناؤنی شکل اختیار کرتے تھے اور نہ لا مذہبی کا دور دورہ تھا۔ یہ سب ہماری کل کی حالت کا خلاصہ۔ لیکن آج ہماری جو کیفیت ہے اس کے تصور سے بھی دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے، آج مسلمانوں میں نہ وہ عظمت وشوکت ہے اور نہ وہ علم وہنر۔ بلکہ اس کی بجائے اُن میں انتشار وافتراق۔ بغض وحسد اور جہل ونادانی نے گھر کر لیا ہے۔ ایک جماعت ہے کہ وہ کبھی تو دین کے سرزمین بدعت کا ناقوس پھونکنے لگتی ہے اور کبھی خرافات اور محدثات کے ڈھول پیٹی پھرتی ہے۔ حالانکہ دین اور اس کی حرمت اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور ایمان لانے والے ان لغویات سے اسیطرح پاک ہیں جس طرح بھیڑیا ابن یعقوبؑ کے خون سے پاک تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دین خود اُن خرافات کی تعلیم دے جنھیں متعدم کرنے کیلئے وہ آیا تھا، سر گرم نکر آیا۔ اور جس نے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے عقلی اور نقلی براہین ساطعہ اور ادلۂ قاطعہ کے ساتھ بہترین تعلیم پیش کی اور جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تنبیہ بھی فرما دی ہو کہ۔

ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة۔

ایسے امور سے جو دین میں نئے پیدا کئے جائیں بچتے رہو کیونکہ ہر نئی بات جو دین میں پیدا کی جائے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

من احدث فی امرنا هذا ما لیس

جو شخص ہمارے دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو دین

منہ فھو ردٌ | میں داخل نہ تھی تو وہ باطل ہے۔

ایک دوسرا فریق ہے جو گمراہی اور ضلالت کو عام کر دینا چاہتا ہے اور امت کو امور قدیمہ کی تقلید اور ان تعلیمات قومیہ کی پیروی سے منحرف ہو جانے کی دعوت دیتا ہے جو نقلاً ثابت ہیں اور جن کے مؤید عقل اور منطق بھی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ، اللہ کے رسول اور مومنین صالحین کے غضب کے مستحق ہیں:۔

اس فریق کا ایک عجیب دعوی یہ ہے کہ مدنیت تھوڑی بہت نہیں بلکہ تمام کی تمام یورپ سے حاصل کرنی چاہئے خواہ اس میں دین اور قومیت سے ہی کیوں نہ منہ موڑنا پڑے۔ وہ یہ نہیں پسند کرتا کہ صرف انھیں چیزوں کو قبول کرے جو اس کی طبیعت اور عادت کے مناسب ہیں یا جن کے بغیر انسانی زندگی دو بھر ہے۔ اور ان امور کو رد کر دے جنکی حاجت نہیں یا جو اس کے ذوق اور طبیعت کے منافی ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تہذیب مغربی "جوہر فرد" کے مشابہ ہے جو منقسم نہیں ہو سکتا۔ غرض یہ کہ وہ امت کو تفریح تام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اور اس میں کسی جدال و نزاع کی مطلق گنجائش نہیں سمجھتے۔ لیکن معلوم ہے کہ انکی یہ دلیل جسے انھوں نے اپنی موہوم اور مسموم دعوت کیلئے اساس اور بنیاد بنا رکھا ہے دھوکے کی ٹٹی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ کیا جاپانیوں کی مادی ترقی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ کیا وہ اس حقیقت کا انکار کر سکتے ہیں کہ جاپانی اپنی عادات، اطوار، اوضاع پر سختی سے قائم رہنے کے باوجود جدید علوم و فنون اور روحشیانہ ترقی میں یورپ کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ صنعت و حرفت سائنس، تجارت اور فنون حرب میں یورپین اقوام پر اپنی فوقیت اور برتری کا ثبوت بارہا دیتے رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انکی عادات و اوضاع نے انھیں ان ترقیات سے نہیں روکا؟

وجہ ظاہر ہے کہ علم کا نہ کوئی وطن ہے اور نہ قومیت۔ پوری زمین اس کا وطن ہے اور تمام قومیں اس کا نسب اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ فلاں علم مشرقی ہے اور فلاں مغربی۔ بلکہ علم کے متعلق علم بشری اور علم انسانی کہنا ہی درست ہے۔ وہ کبھی ایک قوم میں پہنچکر اسے بلند کر دیتا ہے اور کبھی دوسرے سے جدا ہو کر اسے پستی میں ڈالدیتا ہے:۔ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (الاحزاب ۶۲) | دستور پڑا ہوا اللہ کا ان لوگوں میں جو پہلے ہو چکے اور تو نہ دیکھے گا اللہ کے دستور میں تبدیلی:۔

پس جو بھی کوشش اور جد و جہد کرتا ہے وہ علم حاصل کر لیتا ہے۔ اس میں مشرقی، مغربی اور کالے، گورے کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں دین اور اس کی حقیقت کا کوئی علم نہیں۔ ان کا جہل قابل تاسف اور انکی حالت قابل رحم ہے۔ یہ ہر اغی بے دلیل دعوی کو جسکی صدا یورپ سے آئے ہمہ وقت اپنے قلب کی گہرائیوں میں جگہ دینے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ یورپ کی اس اندھی تقلید نے انھیں بصیرۃ اور عقل سے محروم کر دیا ہے اور وہ خود

یورپ سے آئی ہوئی خرافات کے مالۂ وما علیہ پر غور کرنے سے محروم ہو چکے ہیں اُسی کا نتیجہ ہے کہ وہ بڑی جرأت اور ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ اسلام محض ایک روحانی اور شخصی نظام ہے۔ اسمیں حیات اجتماعی اور سیاست انسانی کی صلاحیت موجود نہیں ہے اور وہ حکومتوں کی تاسیس اور ممالک کی تعمیر پر قادر نہیں ہے۔ لیکن جب اُن سے اس دعویٰ پر دلیل اور برہان قائم کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو انکی حالت بالکل ایسی ہو جاتی ہے کہ

لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ (المنافقون ع ۱)	اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں:۔

ان لوگوں کے اس نا محمود جمود اور احکام شریعۃ سے بے خبری کی بنا پر اُن کے نفوس میں مدنیۃ اسلامیہ کو قبول کرنیکی صلاحیت ہی موجود نہیں رہی ہے کیونکہ نفوس دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نفوس مستغنیہ اور نفوس مستفیدہ۔

(۱) نفوس مستغنیہ وہ ہیں جنکی فطرت میں جمود انکار اور انابت داخل ہوتی ہے۔ جیسا کہ آغاز دعوت اسلام میں بعض ایسے لوگ تھے جنھیں اپنی قوم میں ریاست حاصل تھی اور جو کمزور اور مریض قلوب پر کچھ اثر و نفوذ رکھتے تھے یہ اسلام کو قبول کرنے سے ہمیشہ بھاگتے رہے یا انکے بعد بھی ہمیشہ ایسے لوگوں سے دنیا متعارف ہوتی رہی۔ ایسے لوگ مستغنیہ کے گروہ میں داخل ہیں۔

(۲) نفوس مستفیدہ وہ ہیں جنکی فطرت میں اخلاص اور حب خیر داخل ہے اور جو طبعًا انقیاد محمود اور ہر اُس امر کے اتباع کی طرف میلان رکھتے ہیں جو انھیں حیات دنیا اور حیات آخرت کی سعادت اور نجاح و فلاح کی طرف لیجانیوالا ہو

اس تقسیم کے بعد حیات انسانی کے بارہ میں نفوس مستغنیہ کی فریب خوردگی بالکل ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس باب میں اُن کے نظریات حیات انسانی کے نمو اور ارتقاء کے قطعًا مخالف ہیں اور اس کی روحانیت کو باقی رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کی یکسر صلاحیت نہیں رکھتے:۔

جس طرح درختوں کے نمو کی ایک مفید غایت ہوتی ہے جس سے زیادہ ترقی کی انھیں ضرورت نہیں ہوتی اور وہ ان پر پھلوں کا آنا لگتا ہے اُسی طرح انسانوں کے لئے بھی ایک خاص حد تک ارتقاء کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ اُن میں اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں جو اُن کے درجہ کو بلند کرنے اور انھیں ایک زندہ قوم کی حیثیت سے باقی رکھنے کا سبب بن سکیں۔ البتہ اس حقیقت سے انکار کرنے پر کوئی قادر نہیں ہے کہ قوانین الٰہی اور اسیطرح قوانین بشری ایسے ہونے چاہئیں جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں کی ضروریات کا تکفل کر سکیں۔ لہذا جو قوانین اقتضائے حیات بشری کے مختلف گوشوں کا تکفل نہ کرتے ہوں وہ یقینًا ناقص کہے جائیں گے:۔

شریعۃ اسلامیہ اس نقص کو دور کر کے حیات انسانی کے جملہ گوشوں کو ترقی کے درجہ کمال تک پہنچانے کیلئے آئی ہے اور حیات بشری کے جملہ ادوار کی مقتضیات کا تکفل کرتی ہے۔ کیونکہ جہاں تقیید ضروری ہے وہاں وہ قیود لگاتی

اور جہاں آزادی دینا ضروری ہے وہاں آزادی دیتی ہے وہ نہ تو صحیح افکار انسانی سے مزاحمت کرتی ہے اور نہ انسان کو غور و فکر سے منع کرتی ہے۔ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ

ان هذا الدين يسر ومن يشاد احد الدين الا غلبه يحتجره بالراء يجعله كالحجرة (بخاری) | یہ دین آسان ہے۔ جو شخص سختی کے ساتھ اس پر غالب آنا چاہیگا وہ ضرور مغلوب ہوگا اور کوئی عمل نہ کرسکیگا

یہی وجہ ہے کہ شریعۃ اسلامیہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کے موافق ہے اور جملہ اقوام عالم کی کامیابی اور ترقی کی ضمانت کرتی ہے۔ شریعۃ اسلامیہ کا یہی وہ نمایاں پہلو ہے کہ جس کے اعتراف پر بڑے عقلائے مغرب مجبور ہوئے ہیں چنانچہ "اسحاق ٹیلر" انگریزی کلیسہ کا ئیس کہتا ہے کہ

"اسلام ایسی مدنیت کی اشاعت کرتا ہے جو انسان کو اُن امور کی تعلیم دیتی ہے جن سے وہ واقف نہ تھا جو لباس میں شان و شوکت سکھاتی ہے۔ اور نظافت استقامت اور عزت نفس کا حکم دیتی ہے پس اسلام کے منافع شک و شبہ سے بالاتر ہیں اور اس کے فوائد مدنیۃ کے ارکان و مبانی میں بلند ترین درجہ رکھتے ہیں"۔

گبن کہتا ہے کہ

"قرآن کے متعلق صدود بحر اٹلانٹک سے دریائے گنگ تک مسلم ہے کہ وہ صرف اصول دین کے لئے دستور اساسی نہیں ہے بلکہ تعزیرات، مدنیۃ اور ان تمام قوانین کے لئے بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ جن پر نوع انسانی کے نظام حیات کا مدار ہے"۔

گستاف لیبون کہتا ہے کہ

"مدنیۃ کو بلاد یورپ میں پھیلانے والے صرف اہل عرب ہیں"۔

واشنگٹن کہتا ہے کہ

"قرآن مجموعہ ہے پاک اور بلند قوانین کا"

یہ شہادتیں یورپ کے اُن علماء اور حکماء کی ہیں جو عصر حاضر میں تمدن مغرب کے ستون تسلیم کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کے سب معترف ہیں کہ اسلام دین فطرۃ ہے اور وہ صرف روحانی نظام ہے جیساکہ ہمارے مغرب زدہ بھائی ہر نا واقف معاند کے دعوے کی اتباع میں اسکے متعلق گمان کرنے لگے ہیں۔ بلکہ اپنی سہولت اور صلاحیت کی بنا پر ہر زمان اور ہر مکان کیلئے حیات بشری کا ایک ابدی نظام بھی ہے۔ ان اعترافات کو سُن لینے کے بعد جو خود انکے استادان مغرب کی زبان و قلم سے نکلے ہیں ہمارے یورپ زدہ بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ چشم بصیرت کو کھولیں۔ اسلام کے محاسن اور اس کے نظام کی برتری کو سمجھیں اور نہ صرف خود اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں

بلکہ اُسے اپنے ہم مشربوں تک بھی پہنچا ئیں جو ہماری صدا کو مشرق کی صدا سمجھکر گوش التفات سے سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی زبوں حالی اور ابتری کا علاج صرف تعلیمات اسلام کی صحیح پیروی ہی میں مضمر ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا انتظام، کوئی اچھے سے اچھا فارمولا، کوئی بہتر سے بہتر تھیوری نہ انکی عظمت رفتہ کو واپس لاسکتی ہے اور نہ انھیں پستی میں گرنے سے روک سکتی ہے۔

فبشر عبادہ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھدٰھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب (الزمر ع ۲)

پس خوشخبری دیجئے میرے ان بندوں کو جو میری باتیں سنتے ہیں پھر اسکی پیروی بہتر طریقہ پر کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی اور یہی لوگ ہیں عقل والے۔

(بقیہ صفحہ ۹) تک خدا خدا کرکے اختر نے بھی پوری کر ہی لی۔ نماز اور تلاوت دونوں میں خشوع و خضوع بھی کافی رہا۔ اختر نے مسجد میں جاکر سنتوں کے بعد وہ دعا بھی اول و آخر درود کے ساتھ پڑھکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی قرآن کے درس میں شریک ہوا۔ آٹھ بجتے بجتے گھر آیا تو دروازے پر جی کے سپرنٹنڈنٹ آفس کا چپراسی ملا کہ آپ کو ابھی بلایا ہے۔ اختر بھوک کی تکلیف سے نڈھال ہو رہا ہے چپراسی سے کہدیا تم چلو ہم آتے ہیں گھر میں ماں سے عذر کیا ماں نے کہا بیٹا ضرور جاؤ۔ دیکھو پردۂ غیب سے خدا تعالیٰ کیا کچھ مدد فرماتا ہے۔

اختر نو بجے کے قریب سپرنٹنڈنٹ آفس کے مکان پر پہنچا معلوم ہوکہ وہ زنانہ میں چلے گئے: اختر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دس بجے گاڑی دروازہ پر آگئی۔ سوا دس بجے سپرنٹنڈنٹ گھر میں سے نکلے اچھا! میاں اختر آگئے؟ اختر نے ادب سے سلام کیا۔ اختر کا ہاتھ پکڑے گاڑی میں سوار ہوگئے راستہ میں کہا "میاں اختر! ہمارے آفس میں چالیس روپے کی ایک جگہ خالی ہوئی ہے ابھی تو تمھیں عیوضی دیجائیگی پھر چار مہینے میں مستقل کردیا جائیگا"

ان ہی باتوں میں کچہری آگئی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنی ہی میز پر اختر سے درخواست لکھائی اور اس کی جگہ پر بھجوادیا۔ اختر کو بھوک نے اگرچہ ستا رکھا ہے تاہم اُس نے بڑی ہمت اور چستی سے فرض منصبی ادا کیا۔

چار بجے دفتر کا کام ختم کرکے "سپرنٹنڈنٹ صاحب سلام" کرکے جب گھر کو جانے لگا تو اُنھوں نے اختر کی مزید تسلی کرتے ہوئے پچاس روپے کے نوٹ اسکی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا "تمھارے باپ کے ہم پر بہت احسانات ہیں یہ تمھارے کام آئیں گے"۔

اختر لپکتا لپکتا چلتا چلاتا گھر پہنچا تو ماں بھوک کی تکلیف برداشت کئے ہوئے اپنے بچے کے انتظار میں بیٹھی تھی بیٹے نے سلام کرکے آمدنی کی رقم ماں کے ہاتھ پر رکھدی ماں نے بیٹے کو دعائیں دیں جلدی جلدی کچھ کھانے کا انتظام کیا: ایک پڑوسن کو بھیجکر اختری کو بلوایا تو اختر نے اختری سے کہا "تم کل اپنی ماما کو بلوا لو اللہ نے فضل کردیا۔ (ختم شد)

خودساختہ رسومات کانتیجہ — مایوسی میں غیبی امداد

(از مولانا سید معظم علی صاحب مبلغ)

اختر! بی اے کا امتحان دیکر گھر آیا۔ ماں، باپ، چھوٹی بہن سے ملکر بہت خوش ہوا۔ اختر نے اگرچہ بڑی محنت سے تعلیم حاصل کی ہے اور امتحان کے پرچے بھی قابل اطمینان لکھے ہیں اور ایسے لکھے ہیں کہ ننانوے فیصدی کامیابی کی امید ہے لیکن امتحان تو پھر امتحان ہی ہے دیکھئے رزلٹ آؤٹ ہونے پر کیا کچھ سامنے آتا ہے اسلئے کچھ اداس اداس سا رہتا ہے۔ محبت کرنے والے باپ نے بیٹے کے دل بہلاؤ کیلئے اور کچھ دور اندیشی کے خیال سے ضلع کے بڑے حکام اور صوبہ کے اعلیٰ عہدہ داروں سے ملاقاتیں کرائیں اختر جس جس سے ملا سب ہی نے اختر کے اطوار، اخلاق، عادات کو بنظر پسندیدگی دیکھا۔

اختر کا باپ اگرچہ کوئی بہت بڑا عہدہ دار نہیں ہے تین ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہے مگر سیر چشم اور فراخ قسم کا آدمی ہے تعلیم و تربیت میں پرانی طرز اور قدیم طریقہ کو بھی دخل رہا ہے مذہبی جذبات بھی رکھتا ہے اور اخلاق پاکیزہ پائے ہیں۔ جس سے ایک دفعہ ملاقات ہو جاتی ہے وہی اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے ملنسار اتنا بڑا ہے کہ سرکاری اہلکاروں سے لیکر اعلیٰ عہدہ داروں تک رسائی ہے اور بے غرض مساویانہ ملتا ہے غرضیکہ ایک نیک دل اور نفع رساں غریب پرور انسان ہونے کی وجہ سے تمام ضلع میں ہر دل عزیز ہے روزانہ دسترخوان پر پانچ سات مہمان رہتے ہیں اور انکی میزبانی کافی فیاضی کیساتھ کیجاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایسا دریا دل انسان، اتنا وسیع التعلقات، اتنا ملنسار اور ایسا مہمان نواز اتنی سی تنخواہ میں کیا کچھ پس انداز کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روزمرہ کے ایسے ایسے اخراجات کا پورا کرنا بھی اختر کے باپ کی حسن نیت اور اسکی رفیقہ حیات کی خوش انتظامی کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ خاصی تزک احتشام سے گذر رہی ہے۔

دن کے آٹھ بجے ہیں اختر کا باپ کچہری جانیکی تیاری میں ہے کہ لائق بیٹے نے سامنے سے آکر سلام کیا ہاتھ میں گزٹ ہے خوشی سے چہرہ دمک رہا ہے۔ مسرت بھرے لہجہ سے عرض کیا "آپ کا اختر فرسٹ ڈویزن میں کامیاب ہوگیا"، باپ نے جوش مسرت سے بیٹے کو گلے لگا لیا دوست احباب کا جمگھٹا ہوگیا مٹھائی مٹھائی کی آوازیں بلند ہونے لگیں سب کے مشورہ سے ایک قریبی تاریخ میں ایٹ ہوم دینا تجویز ہوگیا۔ باپ تو کچہری روانہ ہوگیا۔ بیٹا اور اسکے احباب ایٹ ہوم کے پروگرام پر گفتگو کرتے کرتے اسکی تیاری میں لگ گئے۔ ایک دریا دل اور فیاض انسان کا بیٹا بی۔ اے میں فرسٹ ڈویزن پاس ہوا ہے جو کچھ بھی نہ ہو تھوڑا ہے۔

اختر کی کوٹھی کے کمرے قدیم و جدید دونوں طریقوں پر آراستہ کرائے گئے ہیں کیونکہ اختر کا باپ وسیع تعلقات کا انسان ہے اسکے دوستوں میں ہیٹ پتلون والے ہیں تو جبہ و دستار والے بھی۔ اس کے ملنے والوں میں دھوتی پتلون کے والے ہیں تو پاجامہ کرتے والے بھی۔ اور ابھی تو سامنے ہی ہندوستان میں دونوں نمونے نئی اور پرانی تہذیب کے موجود ہیں۔ پردیسی تہذیب اور یورپ کے تمدن نے سرزمین ہند میں حکومت کے بل پر کتنی ہی قوت سے جڑیں چاہے کیوں نہ جمالیں ہوں اور اسکی شاخیں خواہ کتنی ہی بلند ہو کر نظر کیوں نہ آتی ہوں مگر ہندوستان پھر ہندوستان ہے خاندان کے خاندان بھر میں ہیٹ پتلون والا کوئی ایک ہی نہ نکلے گا کثرت پھر بھی ویسی ہی تمدن کی نظر آئیگی۔ انگریز کا تمدن اپنی حکومت کے زعم میں کتنا ہی ترقی کر جائے پھر بھی سو برس تک تو اسکی اکثریت ہوتی نظر نہیں آتی اور جبکہ ہندوستانی غیرت مند نوجوانوں کی آنکھیں بھی کھلتی جا رہی ہوں اور اپنی قدیم معیشت اور پرانے تمدن میں آنیکا جذبہ بھی روز افزوں ترقی پر ہو تو پھر جدید طرز معیشت کو یقیناً چند روزہ مسافر ہی سمجھنا پڑے گا، تاہم اس زمانہ میں تو دونوں ہی طرزوں کی رو رعایت کرنی پڑتی ہے چنانچہ اختر کی کوٹھی طرز جدید سے آراستہ تو طرز قدیم سے پیراستہ ہو کر دلہن بنگئی ہے۔ صوبہ کے اعلیٰ عہدہ دار ضلع کے بڑے بڑے حکام، شہر کے وکیل و بیرسٹر ایٹ ہوم میں آئے ہیں تو عربی مدارس کے علماء و طلباء ضلع کے رؤسا، و صوفیاء دعوت میں شریک ہونے آئے ہیں۔ ایک طرف میز سجائی گئی ہے تو دوسری طرف دسترخوان بھی چنا گیا ہے۔

اختر کی ملاقات کیلئے صوبہ کے گورنر اور وزیر اعظم سے وقت مقرر کرایا گیا ہے اس ملاقات پر اختر کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں رات کو دس بجے تک اسی قسم کی بات چیت ہوتی رہی۔ گھر کے سب لوگ سو گئے۔ کوئی ایک بجے رات کو اختر کے باپ گھبرا کر اٹھے انھیں زور سے قے آئی سارا گھر بے چین ہو کر بیدار ہو گیا۔ اختر ابھی آنکھیں ہی مل رہا ہے کہ انھیں ایک دست بھی آیا حکیم ڈاکٹر کی پکار پڑ گئی۔ اختر تو سول سرجن کی کوٹھی پر پہنچا۔ ملازم شہر میں حکیم صاحب کو لینے گیا۔ اتنے ڈاکٹر اور حکیم پہونچیں پہونچیں کہ اختر کے باپ کو خون کی قے منھ بھر کر آئی اور جاں بحق ہو گئے۔ وہی کوٹھی جو عشرت کدہ بنی ہوئی تھی اب ماتم کدہ بنگئی۔ ڈاکٹر اور حکیم دونوں افسوس کرتے ہوئے واپس ہو گئے اختر کی عقل جاتی رہی وہ حیرت زدہ بت بنکر رہگیا۔ اسکی ماں اگرچہ عورت ہے مگر دینی تعلیم سے بہرہ ور ہے خدا پر بھروسہ رکھتی ہے تقدیر پر ایمان ہے بڑی ہمت اور حوصلہ سے آگے بڑھی حیرت زدہ نوجوان بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "صبر کرو بیٹا! تم یتیم ہو گئے ہیں تو ہو گئی مگر ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

صبح ہوتے ہوتے کتنے عزیز اقارب کتنے دوست احباب جمع ہو گئے مرحوم کے اخلاق امیر غریب کیساتھ حسب مراتب تھے بڑے نیک دل اور وقت پر کام آنیوالوں میں سے تھے اس لئے سارے شہر میں سنسنی پھیل گئی سیکڑوں نہیں ہزاروں امیر غریب ہندو مسلمان کوٹھی پر جمع ہو گئے۔ آپ دیکھتے ہیں! کہ دلہن جیسی کوٹھی پر کیسی اداسی چھائی ہوئی ہے۔ جہاں مسرت کے قہقہے اڑ رہے تھے وہاں رنج و غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں جہاں خوشی و مسرت کی چہل پہل رہتی تھی وہاں غم و الم کی خاموشی طاری ہے۔

موت کے وقت ملاں ملانے جمع ہو ہی جاتے ہیں امیر کبیر جو مذہب سے دلچسپی بھی رکھتا ہو اسکی موت پر شہر تو شہر دیہات تک کے ملانے آ موجود ہوئے۔ دفن کفن کا انتظام آخر انھیں کے ہاتھوں ہونا تھا۔ بس پھر کیا تھا دفن کفن کے سلسلہ میں کچھ نہیں تو دو ڈھائی سو روپے خرچ ہو گئے۔ پوزیشن کے موافق بڑھیا سے بڑھیا کپڑے کا کفن۔ تین کپڑوں کے بجائے سات کپڑے۔ ازار، قمیص، لفافہ، تو ہوتا ہی ہے۔ عمامہ بھی ہے تو جبہ بھی، قیمتی شال بھی ہے تو بڑھیا چادر وہ بھی توشہ کو دینے کیلئے اس نیز مدینہ پریس کا اعلیٰ قرآن کریم بھی ہے اور سوا من کا روغنی روٹ بھی، تین من گیہوں بھی بیں دانے۔ یہ پیری ریزگاری بھی اور نہ معلوم کیا کیا آخر غلم کرتے کراتے اتنی رقم خرچ ہو گئی۔ وہ تو کہو کہ پرسوں ہی تنخواہ ملی تھی جو آج موت کا منہ تنی نیا فنی سے بھرا بھی گیا۔ اختر و اختری دونوں یتیموں کو اور انکی جوان بیوہ ماں کو ان نیم ملاؤں نے ڈھونگ بنا بنا کر خوب لوٹا۔

آج تیسرا دن ہے ختم فاتحہ کی تیاری ہے مہمانوں کی کثرت سے آمد ہے۔ اختر کی ماں نے بیٹے کو الگ بلا کر کہا "یہ تمام رسمیں اگرچہ غیر ضروری ہیں بلکہ علمائے حقانی انکو بدعت کہتے ہیں مگر دنیا کی شرما حضوری سے یہ سب ہی کچھ کرنا پڑے گا اور اب میرے پاس ایک پیسہ نہیں رہا تم چپ چپاتے خاموشی سے میرے گلے کا نکلس اور ہاتھوں کی طلائی چوڑیاں فروخت کرا لاؤ تو یہ کام پورے ہوں" سعادت مند بیٹے نے ماں کے حکم کی تعمیل کی کوئی سات سو روپے دونوں کی قیمت کا ہاتھ میں آگیا جو تیجہ اور دسویں تک ختم ہو گیا:۔

مرجانے والے مرحوم کی ختم فاتحہ، تیجہ، دسواں، مہمانوں کی خاطر مدارات ہوتے ہوتے چہلم بھی بڑی شان و شوکت سے منایا گیا کھانے پینے والے عزیز و اقربا، دوست احباب کی خوب گرما گرمی اور چہل پہل رہی اس سلسلہ میں اختر کی ماں نے اپنا کل زیور اور گھر کا غیر ضروری سامان وقتاً فوقتاً خاموشی سے فروخت کرکے دنیا کی شرما حضوری پوری کی، ادھر تو خود ساختہ رسومات میت سے فراغت ہوئی ادھر گھر کا کل اندوختہ جو زیور و سامان کی شکل میں تھا سب ختم ہو گیا جب گھر کے سب مہمان رخصت ہو گئے تو رات کو ماں بیٹے میں گفتگو ہوئی کہ اب روزمرہ کے اخراجات کیونکر پورے ہونگے۔ اللہ ہی عزت و آبرو کا حافظ ہے۔ بیٹے نے ماں کی تسلی دیتے ہوئے کہا کہ کل کو ابا کے دوست افسران سے ملونگا ابا میاں کی جگہ مل جائیگی تو پھر ساری مشکلات آسان ہو جائیں گی:۔

اختر جو ابھی تک دنیا کے نشیب فراز سے ناواقف ہے باپ کے دوستوں پر کامل بھروسہ رکھتا ہے صبح کو آٹھ بجے کوٹ پہن اور کوٹ کی جیب میں اپنی ڈگری رکھ اس امید پر کہ باپ کی جگہ آج ہی مل جائیگی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بادشاہ مرتا ہے تو اسکا بیٹا ہی تخت نشین ہوتا ہے۔ عیدگاہ کے امام مر گئے تھے تو اس مرتبہ عید کی نماز ان کے بیٹے ہی نے پڑھائی تھی۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ میرا باپ مر جائے اور مجھے اسکی جگہ نہ ملے، پوری امید اور کامل یقین کے ساتھ وہ ایک بڑی عالیشان کوٹھی کے گراؤنڈ میں داخل ہوا یہاں کے سنتری اور اردلی سب ہی اس کو پہچانتے تھے کسی نے روک ٹوک نہ

نہیں ملی بلکہ ایک اردلی نے اس کو ملاقات کے کمرہ میں لیجاکے بٹھلا دیا کوئی بیس منٹ کے بعد وزیر اعظم تشریف لائے اختر نے کھڑے ہو کر آداب عرض کیا انھوں نے بڑی محبت سے ہاتھ ملایا اسکے باپ کی موت پر اظہار افسوس کیا اور جب اختر حرف طلب زبان پر لایا تو نہایت روکھے پن سے فرمایا "حکومت کی ملازمت وراثہ میں نہیں ملا کرتی! آپ کسی محکمہ میں درخواست دیں وہاں کے متعلقہ افسران موقعہ آنے پر آپ کو کوئی جگہ دیں گے" وہ تو یہ کہکر روانہ ہوگئے - اختر امید کے خلاف سُنکر حواس باختہ کھڑے کا کھڑا رہگیا - بہت دیر میں جب ایک اردلی نے شانہ ہلا کر اختر سے کہا "صاحب سے ملاقات ہوچکی اب آپ جائیے" تو اختر کو ہوش آیا - مایوسی اور مایوسی بھی کامل اُمید کے بعد خدا کی پناہ پیر ڈگمگا رہے ہیں قدم نہیں اٹھتے مگر اختر کو چارو ناچار کوٹھی سے چل ہی دینا پڑا -

اختر جو ایک تعلیمیافتہ گریجویٹ ہے جب اسکو اپنی جگہ کا یقین تھا تو ماں جو ایک عورت ذات ہے وہ کیسی کچھ امیدوں سے بھری ہوئی بیٹے کے انتظار میں نہوگی - اختر جلدی میں ناشتہ بھی کر کے نہیں گیا تھا گیارہ بجنے کو آگئے تھے ماں نے جلدی جلدی کر کے کھانا تیار کرایا کہ بچہ باسی منھ گھر سے نکلا ہوا ہے سب سے بڑے افیسر سے ملاقات کرنا ہے دیکھئے کب تک! اور کیا خوشخبری لیکر آتا ہے، وزیر اعظم سے اور اللہ بخشے اُن سے بڑی ملاقات تھی وہ آج ہی پروانۂ تقرری دیدیگا - قدم سبب اللہ سبب ہے - ماں انھیں خیالات میں ڈوبی ہوئی بیٹے کے انتظار میں نگاہ برراہ بیٹھی دروازہ پر ٹکٹکی جمائے خوش ہو رہی تھی کہ گھنٹہ نے گیارہ بجائے اور اختر بھی اُداس منھ گھر میں داخل ہو کوٹ کھونٹی پر رکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی اور لمبی سانس لی ماں نے پوچھا "بٹیا کیا خیر لائے؟" اختر کرسی پر بیٹھتے ہوئے "وزیر اعظم نے تو بڑی رکھائی سے کورا جواب دیدیا" - ماں "بیٹے گھبراؤمت خدا مالک ہے وہ مدد کریگا دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے - پاس کھڑی ہوئی اختری بھی رونے لگی -

دن تو اسی قسم کی بات چیت میں گذر گیا کہ اب اور کیا تدبیر کیجائے کس کے پاس جایا جائے سب سے بڑے عہدہ دار جس پر امیدوں کا سہارا تھا وہاں سے تو کورا جواب ہو گیا رات کو ماں بیٹے نے بیٹھکر اپنی عسرت و تنگدستی کا ماتم کرتے ہوئے قلت اخراجات کی اسکیم بنائی - صبح ہوتے ہی اختر تو روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل گیا اختر کی ماں نے اندر باہر کے تمام ملازموں کو یکقلم علیحدگی کا حکم دیدیا - ملازمین بے چارے خود بھی انکی عسرت کا اندازہ کر رہے تھے - سب نے اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا - گھر کی ماما جب رخصت ہونے لگی تو اختری روتے ہوئے چلائی - امی جان ماما جارہی ہے ہمیں روٹی کون پکا کر دیگا اختری کی ماں تو ماں - ماما کے بھی آنسو نکل پڑے کچھ دیر تک تینوں روتے رہے ماں نے اختری کو چمکار کر گود میں لیا اور کہا بیٹی میرے باپ نے غربت کی زندگی بسر کرنی بھی سکھائی ہے دیکھو! میں تو ماما سے بھی اچھی روٹی پکا کر بی بی کو کھلاؤنگی ماما تو کڑھ کڑھا چلتی ہوئی اور اختری کی ماں باورچیخانہ میں گئی -

لو گیارہ بھی بجگئے اختر اب تک نہ آیا نہ معلوم کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہوگا اے بیکسوں کے حامی! اے بے آسروں کے مددگار تو ہی ہماری مدد کر! یہ کہتے کہتے اختر کی ماں کا دل بھر آیا آنسو جاری ہوگئے یہ ابھی اسی

خیال ہی تھی کہ گھنٹہ نے بارہ بجائے اور اختر بھی بہت اُداس اور نڈھال گھر میں آیا منہ ہاتھ دھویا ماں نے دسترخوان بچھایا تینوں دسترخوان پر بیٹھے تو اختری نے بھائی سے فریاد کی "امی جان نے ماما کو نکال دیا" نہ معلوم معصوم بچی کے اس فقرے میں کیا جادو بھرا تھا کہ اختر کی نظریں جو گھر کے سناٹے کو دیکھ دیکھ کر گھبرا رہی تھیں اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے مگر ماں ہی کے صبر کو دیکھو! کہ بچوں کی تسلی کر رہی ہے۔

تین بجے کے قریب ماں نے کہا "بیٹا! کہاں کہاں گئے! کس کس سے ملاقات کی! بارہ بجے لوٹے ہو کیا کر کے آئے؟ اختر کی آنکھوں میں پھر آنسو بھر آئے امی جان آج ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی کوٹھی پر گیا وہ ابا جان کے بڑے ہی گہرے دوست ہیں" بڑی محبت سے پیش آئے دیر تک باتیں کرتے رہے مگر ملازمت کا ذکر آنے پر وہ بھی روکھے سے بنگئے! ڈپٹی کمشنر کے یہاں گیا اُن سے بھی ملاقات ہوئی مگر ملازمت کا نام آنے پر وہ تسلی آمیز بات نہ کہ سکے واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں ابا میاں کے ایک اور دوست مل گئے اپنے مکان پر لیگئے ان ملاقاتوں کو بے نتیجہ سنکر دیر تک تجارت کا شوق دلاتے رہے۔ امی جان ہے تو تجارت بڑی عمدہ چیز مگر اسکے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ ماں نے کہا اختر! تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے باپ خدا انکی مغفرت کرے بڑے فیاض اور دریا دل تھے مرحوم نے کبھی پیسہ کو پیسہ نہ سمجھا! جانے کس کس طرح کر کے میں نے یہ دو چار عدد کر لئے تھے تو خدا بھلا کرے ان ادھورے ملانوں کا اور پابند رسومات دوستوں کا اور دنیا کی شرما حضوری کا کہ وہ بھی مرحوم ہی کے نام پر ختم ہو گئے اب تو گھر میں کل کے لئے آٹے کی بھی برکت ہی ہے:۔

آج اندر سے باہر تک سناٹا ہے سویرے سے دروازے بند کر کے اور ماں اور بیٹا بیٹی تینوں ایک ہی کمرے میں جمع ہو گئے۔ اختر دل ہی دل میں کچھ حساب لگا کر ماں سے کہنے لگا آپ کا زیور اور جو سامان فروخت کیا گیا اسکی کل قیمت تقریباً ڈھائی ہزار ہوئی تھی اتنی رقم سے تو اچھی خاصی تجارت ہو سکتی تھی؟ ماں نے بیٹے کی تسلی کرتے ہوئے کہا کہ مقدس اسلام کی مفید تعلیم سے چشم پوشی کر کے بنی بنائی ہوئی رسموں کی پابندی کا نتیجہ ایسی پشیمانی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اگر شریعت کی تعلیم کا ہم پر اثر ہوتا۔ اسکی کوئی قدر و منزلت ہوتی تو کفن دفن اور شرعی رسومات میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس نہیں تو حد کی بات ہے کہ پچاس روپے خرچ ہوتے اور کل کا کل روپیہ تم تینوں کے کام آتا۔ اب جیسے کہ ملازمت نہیں مل رہی ہے بلا امداد غیرے تم تجارت کا کاروبار شروع کر دیتے عزت و آبرو سے گذرتی رہتی" نقصان مایہ شماتت ہمسایہ اسی کو کہتے ہیں۔ ہم تو خیر مگر یہ معصوم بچی جب صبح کو چاء نہ پائیگی تو اسکا کیا حال ہوگا؟ اے خدا! ہمارے حالوں پر رحم کر یہ سب کچھ ہماری ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے! کہتے ہوئے رو پڑی اختر بھی رونے لگا:۔

آج تو اختر بھی صبح سویرے ہی ماں کے ساتھ اُٹھ بیٹھا ماں وضو کر کے جائے نماز پر گئی اور اختر مسجد میں چلا گیا صبح کی نماز کے بعد امام مسجد نے درس قرآن شروع کر دیا۔ اور نمازیوں کے ساتھ اختر بھی درس قرآن میں شریک رہا

اتفاق سے آج کے درس میں اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کا بیان تھا اس کے مضامین اور اسکے نکات سنکر اختر کا ایمان تازہ ہوگیا اور رجوع الی اللہ کا ایک جذبہ دل میں جوش مارنے لگا۔ درس ختم ہونے پر آنکھ بچگئے اب گھر کا خیال آیا۔ اختری چاہ کیلئے رو رہی ہوگی اور ماں اسکے بہلانے میں ہلکان ہوتی ہوگی۔ گھر جو آیا تو اختری کی آواز نہیں سنی ماں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اختری کی خالہ نے ماما کو بھیجکر آج دن بھر کیلئے اختری کو بلالیا ہے۔

صوبہ کے اعلیٰ عہدہ دار وں اور ضلع کے تمام حاکموں سے مایوس ہوکر آج اختر نے کچھ اور ہی ارادہ کیا ہے۔ گھر سے نکلا تو سید صاحب جی کے سپرنٹنڈنٹ آفس کر وہ بھی اسکا بامیاں کے بڑے دوست تھے ان کے مکان پر پہونچا۔ وہ کچہری کی تیاری میں تھے اختر کو دیکھکر بیٹھ گئے محبت سے بات چیت کی ملازمت کے ذکر پر یہ بھی خاموش ہی ہو گئے۔ دس بجے کے قریب اختر یہاں سے اٹھا راستہ میں ایک ہم عمر ہندو دوست مل گئے ان کے گھر کوئی آدھ گھنٹہ بیٹھا انھوں نے اتنی ہی دیر میں تجارتی کاروبار کا شوق اس درجہ پیدا کر دیا کہ اختر چھوٹی سے چھوٹی تجارت کیلئے بھی تیار ہوگیا۔ یہاں سے اوٹھتے اٹھتے گیارہ بج گئے صبح سے کچھ نہیں کھایا تو بھوک بھی محسوس ہو رہی ہے اور دماغ میں سو دو سو روپیہ فراہم کرنیکی اسکیم بھی تیار ہو رہی ہے چلتے چلتے ایک گلی کے موڑ پر ٹھٹکا اور یہ کہتا ہوا کہ ضرور ضرور سو روپیہ میں کیا کلام ہے اتنی رقم تو خالہ جان ضرور ہی دیدیں گی؟ اوسی گلی میں گھس گیا:-

اختر کو دیکھکر خالہ جان یہ کہتی ہوئی لپکی "اختر کی تو صورت بھی نظر نہیں آتی آخر میں نے ہی صبح ماما کو بھیجا اختری تو آگئی مگر اختر گھر بھی نہیں ملے" اختر نے ادب سے سلام کیا خالہ نے سر پر ہاتھ پھیرا محبت سے پاس بٹھلایا۔ بیٹا کہاں رہتے ہو! آج بلوایا ہے تو آئے ہو؟ نہیں خالہ جان میں تو خود ہی آیا ہوں! ملازمت کی تلاش میں پھرتا ہوں کہیں نہیں ملتی اب دوستوں کے مشورہ سے تجارت کرنیکا ارادہ کیا ہے تجارت کیلئے سرمایہ کی ضرورت ہے اسی تگ و دو میں آپ کے پاس بھی آیا ہوں کہ آپ سال بھر کیلئے سو روپے قرض دیدیجئے! خالہ نے اول تو تجارت ہی سے اختلاف کیا اور بڑے شد و مد سے تجارت کی برائی بیان کرتے ہوئے اختر کو اس ارادہ سے باز رکھنے کوشش کی اور جب اختر نے یہ ساری تقریر سنکر بھی پھر یہی عرض کیا تو غمزدہ صورت بنا کر سو باتیں بنادیں! اختر کا دماغ چکر گیا دم بخود رہگیا! کہ ایسی کچھ محبت جتانیوالی خالہ اور اللہ کے فضل سے آسودہ حال خالہ اتنی سی بات کا انکار کرگئی تو اور کسی سے کیا امید ہوسکتی ہے۔ کوئی بارہ بجتے بجتے اختر اٹھا تو خالہ نے کھلانے کیلئے کافی اصرار کیا مگر اختر معمولی سا عذر کرکے چل ہی پڑا کیونکہ اس کی نظروں میں اس کی بھوکی ماں بھی سمائی ہوئی تھی۔

ایک بجے کے قریب گھر پہنچا تو ماں کو انتظار میں پایا کوٹ اُتار کر کھونٹی پر رکھا ماں نے کہا بیٹا کہاں کہاں پھرے ایک بجے آئے ہو! اختر کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے ماں نے اٹھکر بچے کے سر پر ہاتھ رکھا تسلی دیتے دیتے

تو دبھی رو پڑی کچھ دیر تو دونوں ماں بیٹے روتے رہے کہ اتنے میں ایک عورت سر پر خوان لئے ہوئے آئی ۔ بیوی ! آپ کی بہن نے کھانا بھیجا ہے اور اختر میاں کی شکایت کی ہے کہ میں انھیں کھانے کیلئے روکتی رہی مگر وہ کچھ خفا سے ہو کر چلے ہی آئے ان کیلئے کھانا بھیجا ہے اور کہا ہے اختر کو ابھی دو چار دن میں نہیں آنے دونگی ۔ اختر کی ماں نے کھانے کے برتن خالی کرتے ہوئے بیٹے کی طرف سے معذرت کی کہ وہ ہمیشہ کا شرمیلا ہے سدا سے تعلیم کے سلسلہ میں باہر رہا ہے اسکی شکایت ہی کیا جب ماما چلی گئی تو اختر سے پوچھا ۔ اختر نے کل ماجرا کہہ سنایا تو ماں کو بھی حیرت ہوئی کہ خالہ نے سو روپے کو انکار کر دیا ۔ ہاں بیٹا سہ

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے ؛ کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے ۔

آج کا دن خالہ کے گھر سے کھانا آجانے سے پیٹ بھر کر گذر گیا کچھ دن میں کھا لیا گیا اور کچھ بچا ہوا رات کو ۔ اختر بھی دوپہر کہیں نہیں گیا نماز کیلئے مسجد تک تو ضرور جماعت کی نماز پڑھنے گیا باقی وقت مایوسی اور نا امیدی سے گھر ہی میں گذارا ماں بیٹے میں طرح طرح کی باتیں ہوتی رہیں کبھی خود ساختہ رسوم پر بیجا روپیہ خرچ کرنیکا افسوس کبھی خالہ جیسی محبت کرنیوالی کی بے مہری اور روکھائی پر افسوس ۔ کبھی باپ کے دوستوں کی بے رخی کا شکوہ، کبھی قسمت کی شکایت، کبھی چچا اور ماموں کو اپنی مصیبت سنا کر امداد لینے کا مشورہ اسی قسم کی باتوں میں رات گذر گئی ۔ صبح ہوتے ہی اختر مسجد میں گیا نماز کے بعد درس قرآن میں شریک رہا ۔ آج اور بھی اسکے ایمان میں شادابی پیدا ہوئی ۔ گھر آیا تو آج پھر کل ہی کا سا نقشہ تھا چار دناشتہ کا کوئی انتظام نہ تھا تقریباً ایک گھنٹہ مردانہ میں خاموش بیٹھے بیٹھے ایک دم چونک سا پڑا ۔ بس بس یہی کرنا چاہیئے : ۔

دس بجتے بجتے اختر ایک پرانی وضع کے بڑے عالیشان مکان پر پہونچا ۔ وہاں اسکا ایک دوست اسے ملا بڑے تپاک سے علیک سلیک ہو کر دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے دوستانہ کی محبت آمیز باتیں ہونے لگیں ڈیڑھ دو گھنٹہ طرح طرح کی باتیں ہوتے ہوتے اختر نے اپنے دوست سے تجارتی کاروبار شروع کرنے کا ذکر کیا دوست نے بڑے زور سے اسکی تائید کی اور تجارت کے فوائد پر اچھا خاصا ایک لکچر بھی دیدیا ۔ اختر نے دوست کا لکچر ختم ہونے پر جب سرمایہ کا سوال اٹھایا تو دوست نے چھوٹتے ہی کہا ۔ یار اختر! تم بھی ایسی بات کہتے ہو؟ تمھارے باپ کی جیسی آمدنی کے زمانہ کا بچا بچایا پانچ سات ہزار روپیہ بھی کیا تمھارے گھر میں نہیں ہوگا؟ لوگوں کا خیال تو بہت زیادہ کا ہے مگر میں نے تو نیچے اتر کر ایک تخمینہ کیا ہے ۔ دوست یہ کہتا ہوا گھر میں چلا گیا اور دو تین منٹ میں باہر آکر پھر سلسلۂ کلام شروع کیا ۔ اختر نے کہا بھائی قبر کا حال مردہ ہی جانتا ہے باہر کے لوگ تخمینہ ہی کر سکتے ہیں کہ اتنے میں گھر میں سے دسترخوان آگیا دوست نے اختر سے کھانے کیلئے ہاتھ دھونیکو کہا مگر اختر کے سامنے بھوکی ماں کی تصویر تھی وہ کیونکر کھا سکتا تھا ۔ نوبت اصرار کی پہنچی اور بالآخر اختر ہاتھ چھوڑا کر تیزی سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا ۔

دن بھر کا بھوکا اختر نہ معلوم کیا سوچکر ۴ بجے پھر گھر سے نکلا بھوک کی شدت سے بدن میں سستی ہے مگر پھر بھی ہمت کئے ہوئے قدم اٹھائے کسی طرف جا رہا ہے گلی کے موڑ پر حلوائی کی دوکان طرح طرح کی مٹھائیوں سے سجی ہوئی نظر آئی انکی

(بقیہ صفحہ ۱۷)

احکام عید الاضحیٰ و قربانی

(۱) عید ضحیٰ کی نماز مثل نماز عید الفطر کے واجب ہے اور ترکیب اس نماز کی بھی وہی ہے جو نماز عید الفطر کی ہے یعنی بعد تکبیر اولیٰ کے ہاتھ باندھکر ثنا پڑھیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھکر امام فاتحہ و سورۃ پڑھے۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورۃ رفع یدین کیساتھ تین بار تکبیر کہیں۔ اور چوتھی تکبیر پر رکوع کریں اس نماز کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے زوال آفتاب تک ہے لیکن اس نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے۔ تاکہ اسکے بعد لوگ قربانی کرنے میں مصروف ہو سکیں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے جسمیں قربانی اور تکبیرات تشریق وغیرہ کے احکام بتلائے۔ اس نماز کیلئے بھی باہر عید گاہ میں جانا سنت مؤکدہ ہے۔ راستے میں پکار کر پڑھتا جائے اور دوسرے راستے سے واپس ہو تاکہ دونوں راستے گواہی دیں۔ (۲) عید ضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ کھانا اچھا نہیں مگر حرام بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بعد نماز کے قربانی ہی سے کھائے (۳) ۹ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مرد کیلئے ایک مرتبہ تکبیر تشریق جہراً کہنا واجب ہے امام مقتدی اور منفرد عورت و مرد سب ایک بار اس طرح تکبیر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (۴) ہر مسلمان آزاد مقیم جس پر صدقہ فطر واجب ہے اُس پر ایک بکرا یا بھیڑ یا دنبہ یا ساتواں حصہ گائے بیل بھینس اونٹ کا قربانی کرنا واجب ہے۔ ایک گائے بیل وغیرہ میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں اگر دو یا تین یا چار یا پانچ یا چھ آدمی شریک ہو کر پوری گائے کریں تب بھی درست ہے۔ بکرا بکری ایک برس کا ہونا چاہئے۔ اور گائے بیل بھینس دو برس کی اور اونٹ پانچ برس کا۔ گائے کی قربانی بہتر ہو بیل سے۔ مینڈھا بہتر ہے بھیڑ سے اور بکرا بکری میں مادہ بہتر ہے نر سے بشرطیکہ دونوں قیمت میں برابر ہوں۔ خصی بکرا افضل ہے بکری سے (کذا فی الدر المختار) دُنبہ دُنبی اور بھیڑ اور مینڈھا چھ ماہ سے زیادہ کا بھی درست ہے بشرطیکہ موٹا ہو تیار ہو کہ ایک برس کا معلوم ہوتا ہو (۵) قربانی کا گوشت وزن سے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ کریں لیکن اگر کسی طرف پائے کھال بھی لگا دیئے جائیں تو اندازہ سے بھی تقسیم کرنا درست ہے (۶) شہر والے قربانی بعد نماز کے کریں اور اگر کسی عذر سے اُس دن نماز نہ ہوئی ہو تو جسوقت نماز کا وقت گذر جائے اُسوقت قربانی کرنا درست ہے یعنی بعد زوال کے۔ اور دوسرے تیسرے دن نماز سے پہلے بھی قربانی درست ہے۔ یعنی اگر نماز عید کسی عذر سے قضا ہو گئی تو اگلے دن نماز سے پہلے بھی قربانی جائز ہے اسی طرح بارہویں تاریخ کو بھی اور گاؤں والوں کیلئے دسویں تاریخ کو صبح صادق ہونیکے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے (۷) قربانی کے تین دن ۱۰ اور ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ ہیں۔ لیکن پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن تیسرے دن غروب آفتاب سے پہلے پہلے قربانی ہو سکتی ہے (۸) رات کو قربانی کرنا جائز ہے لیکن پسندیدہ اور بہتر نہیں (۹) اپنی قربانی کو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرانے کے وقت خود وہاں کھڑا ہو جانا بہتر ہے۔ (۱۰) قربانی کے وقت کوئی نیت زبان سے پڑھنا ضروری نہیں اگر صرف دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں کہا صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کر دیا تب بھی قربانی درست ہے لیکن مندرجہ ذیل دعائے ماثورہ پڑھنی بہتر ہے اور زیادہ ثواب کا موجب ہے (۱۱) جب قربانی کو قبلہ رخ لٹا دے تو یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (۱۲) ذبح کرنیکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۝ (۱۳) بہتر یہ ہے کہ قربانی کا ایک تہائی گوشت فقراء و مساکین پر صدقہ کرے۔ ایک تہائی اپنے دوستوں کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے رکھے لیکن جس شخص کا کنبہ بہت ہو یا اور کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کر سکتا ہے۔ البتہ فروخت کرنا منع ہے (۱۴) جس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہ تھی اگر اُس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خرید لیا تو اسکے ذمہ اُس کا قربانی کرنا واجب ہو گیا اُسکو فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر قربانی کے دن گذر گئے اور اُس نے اُس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ واسطے محتاجوں کو دیدینا چاہئے۔ غنی اور نذر کرنیوالے کا بھی یہی حکم ہے (۱۵) جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے اگر قربانی کے دن گذر جائیں اور وہ قربانی نہ کرے تو اُسکی قربانی کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے (۱۶) جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اُس کی قربانی درست ہے اور اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی قربانی درست ہے۔ اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں اور خصی کی قربانی بھی درست ہے، خواہ ٹکّہ جیسا کیا گیا ہو یا ہاتھ کر۔ اندھے اور کانے کی قربانی درست نہیں لہٰذا ایسے دُبلے جانور کی بھی قربانی درست نہیں جسمیں مغز نہ رہا ہو۔ اور نہ ایسے لنگڑے کی جو مذبح تک نہ جا سکے اور نہ ایسے جانور کی جسکی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے جانور کی جسکا تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔ یا تہائی سے زیادہ دُم کٹی ہوئی ہو اور نہ اُس جانور کی جسکے دانت نہ ہوں۔ البتہ اگر تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ باقی رہ گئے تو جائز ہے (۱۷) چرم قربانی کو بدون فروخت کرنیکے اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی ڈول وغیرہ اُس سے بنا سکتا ہے خود اسکو فروخت نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر فروخت کر دیا تو فروخت کرنیکے بعد اُسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اور قصاب کی اُجرت قربانی میں سے دینا جائز نہیں۔ عالمگیریہ میں ایک روایت ہے کہ چرم قربانی کو صدقہ کی نیت سے فروخت کرنا درست ہے (۱۸) چرم قربانی یا اُسکی قیمت کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام مسجد وغیرہ کو بسبب اُسکی امامت و اذان کے دینا درست نہیں ہے۔ دین کی تعلیم حاصل کرنیوالے اسکا سب سے بہتر مصرف ہیں کہ اسمیں دوہرا ثواب صدقہ کا اور اشاعت علم دین کا جیساکہ وارد ہوا ہے۔ الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم اثنتان۔ صدقۃ وصلۃ۔ طالبان علم دین کی مدارات اور اُن کیساتھ ہر قسم کا سلوک کرنیکا حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتاکید فرمایا ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان ..

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۸۴۴۲	آمدنی از وقف شاملی ضلع مظفر نگر	للعہ ۱۲/	اوقاف
۲	۸۴۴۳	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر	سے	دوامی
۳	۸۴۴۶	آمدنی کرایہ مکان واقعہ حیدرآباد دکن	للعہ ۲/	اوقاف
۴	۸۵۳۱	نواب عبدالباسط خانصاحب باسط منزل "	سے	دوامی
۵	۸۵۳۲	نیاز احمد صاحب مالک فرم نیاز ٹھیکدار جنگلات گورکھپور	صہ	"
۶	۸۵۳۳	آمدنی وقف انبالہ چھاؤنی	لسے	اوقاف
۷	۸۵۳۵	" "	لعہ	"
۸	۸۵۳۷	مولوی غلام محمد صاحب موضع اوجلہ ۹۲ گ ب راولپنڈی	سے	دوامی
۹	۸۵۸۵	عبدالحکیم صاحب ابخولی میرٹھ	عا	"
۱۰	۸۵۸۶	والدہ صاحبہ " " "	عہ	"
۱۱	۸۵۸۷	اہلیہ صاحبہ بابو محمد اسحاق صاحب معرفت " " "	صہ	"
۱۲	۸۵۸۸	اہلیہ صاحبہ منشی ارشاد علی صاحب " " "	عہ	"
۱۳	۸۶۴۲	محمد عمر صاحب متولی وقف صدر بازار الہ آباد	صہ	"
۱۴	۸۶۹۲	منجانب مسماۃ ان عطیہ منشی ناظر حسن صاحب پنشنر قصبہ ذاکجانہ بجنور ضلع لکھنؤ	للعہ	"
۱۵	۸۶۹۳	منجانب الہ دیا صاحبہ شیخ ظفر الحسن صاحب بجنور ضلع لکھنؤ	عہ	دوامی
۱۶	۸۶۹۴	محمد ابراہیم صاحب مرحوم "	۸/	"
۱۷	۸۶۹۸	آمدنی وقف حاجی احسان اللہ صاحب دھولری میرٹھ	للعہ	اوقاف
۱۸	۸۷۱۸	" " محمد رمضان صاحب میر پور خاص	سے	"
۱۹	۸۷۹۹	سعادت علیخاں صاحب پونہ سندھ	صہ	دوامی
۲۰	۸۸۷۰	منشی محمد ظہور الحسن صاحب بھوپال	تے	"
۲۱	۸۸۸۲	حافظ عبداللہ بیگ صاحب عبداللہ پور ضلع انبالہ	للعہ ۱/	"
۲۲	۸۸۲۵	منشی امجد علی صاحب پھلاودہ میرٹھ	عہ	"
۲۳	۸۹۵۳	پیرجی خیر محمد صاحب گڈھی پختہ مظفر نگر	عہ	"
۲۴	۸۹۵۲	" عبدالرحمن صاحب " "	عہ	"
۲۵	۸۹۵۵	حافظ زین الدین صاحب " "	عہ	"
۲۶	۸۹۹۳	آمدنی کرایہ مکان رامپور منیہاران تھانہ رنگپور	للعہ	اوقاف
۲۷	۸۹۱۷	ماسٹر ولی حسن صاحب دیوبند "	۲/	دوامی
۲۸	۸۹۹۳	حاجی محمد قاسم صاحب " "	سے	"
		میزان	ساہ ۹۹/	

چندہ دوامی بہی خواہان!

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

یعنی اُن حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرماتے ہیں۔

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۸۱۸۵	ماسٹر تو یر حسین صاحب فتحپوری دہلی	۱۲/	دوامی
۲	۸۱۸۶	عابد خانصاحب پھاٹک حبش خاں دہلی	۲/	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳	۸۱۸۷	حبیب الرحمن صاحب لال کنواں دہلی	۸ر	دوامی	۳۲	۸۲۵۰	شیخ مرید غوث صاحب پنشنر بستی شیخ درویش جالندھر	عہ	دوامی بہی خواہ
۴	۸۱۸۸	غیاث الدین صاحب موری گیٹ "	۳ر	"	۳۳	۸۲۶۳	منشی بدار الدین صاحب تاجر پارچہ لنڈھو بازار	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۵	۸۱۸۹	عبدالرحیم صاحب بذریعہ " " "	۲ر	"	۳۴	۸۲۷۲	رفیق احمد صاحب ٹیکر ماسٹر کتاب گھر منصوری "	۸ر	دوامی
۶	۸۱۹۰	ماسٹر رحمت علی صاحب فتحپوری "	۴ر	"	۳۵	۸۲۷۴	سید عباس علی صاحب "	عہ	"
۷	۸۱۹۱	اسلام الدین و شجاع الدین صاحبان موتی بازار	عہ	"	۳۶	۸۲۷۵	مولانا محمد میاں صاحب خطیب جامع مسجد	عا	"
۸	۸۱۹۲	شیخ محمد ابراہیم صاحب بلیماران "	صہ	وظیفہ زکوٰۃ	۳۷	۸۳۰۲	مولوی عتیق الرحمن صاحب ڈاکخانہ گوردا سپور	۸ر	"
۹	۸۱۹۳	سراج احمد نیاز احمد صاحبان " "	عہ	دوامی	۳۸	۸۳۰۹	منشی حبیب اللہ صاحب منو گنج دہرہ دون	عہ	"
۱۰	۸۱۹۴	حاجی کرم الٰہی و احسان الٰہی صاحبان " "	صہ	"	۳۹	۸۳۱۰	شیخ عبدالصمد صاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۱	۸۱۹۵	عبدالغنی و احسان الٰہی صاحبان " "	۸ر	"	۴۰	۸۳۱۱	حافظ محمد یامین صاحب بازار دہانا نوالہ "	عا	"
۱۲	۸۱۹۶	حاجی عبدالصمد صاحب تاجر جفت "	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ	۴۱	۸۳۱۲	بابو خاں صاحب پسر فتح محمد خاں صاحب کہتر ٹیڑہ "	عہ	دوامی
۱۳	۸۱۹۷	نظام الدین زین العابدین صاحبان "	عہ	دوامی	۴۲	۸۳۱۳	ڈاکٹر محمد امیر صاحب منو گنج "	عہ	"
۱۴	۸۱۹۸	رحیم الدین صاحب تیلی واڑہ "	عا	"	۴۳	۸۳۱۴	رشید احمد پسر کریم بخش صاحب پلٹن بازار "	عہ	"
۱۵	۸۱۹۹	حاجی محمد عثمان صاحب سرائے حافظ بنہ "	۴ر	"	۴۴	۸۳۱۵	ڈاکٹر عبدالغفور صاحب محلہ کرنپور "	عہ	"
۱۶	۸۲۰۰	محمد ایوب صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"	۴۵	۸۳۱۶	حاجی اکرام الحق صاحب "	عہ	"
۱۷	۸۲۰۱	عبدالسلام و عبدالغفار صاحبان صدر بازار "	۸ر	"	۴۶	۸۳۱۷	مولوی ظہور احمد صاحب وکیل محلہ نیا نگر "	عا	"
۱۸	۸۲۰۲	عبدالرشید صاحب شیشہ والے " "	۲ر	"	۴۷	۸۳۲۸	بابو محمد حسین صاحب " کرنپور "	عہ	"
۱۹	۸۲۰۳	حاجی رشید احمد صاحب گلی ٹیکو والی "	۴ر	"	۴۸	۸۳۲۹	محمد یوسف صاحب دہانا نوالہ بازار "	عا	"
۲۰	۸۲۰۴	والدہ امان اللہ خاں صاحب "	۴ر	"	۴۹	۸۳۳۰	انیس احمد صاحب قدسی دواخانہ "	عا	"
۲۱	۸۲۰۶	محمد یامین مختار علی صاحبان بوچر خانہ کوہ منصوری	عا	"	۵۰	۸۳۳۱	توقیر حسن صاحب پلٹن بازار "	عہ	"
۲۲	۸۲۰۸	بابو محمد ابراہیم صاحب رئیس " "	عہ	"	۵۱	۸۳۳۲	چودھری عبدالکریم صاحب سبزی منڈی "	عہ	"
۲۳	۸۲۰۹	منشی محمد صدیق صاحب لنڈھور بازار	عا	وظیفہ زکوٰۃ	۵۲	۸۳۳۳	" کریم بخش صاحب کہتر ٹیڑہ "	عہ	"
۲۴	۸۲۲۴	حاجی کریم الدین و فیروز علی صاحبان "	صہ	"	۵۳	۸۳۳۴	آغا محمد انور خاں صاحب ۹ کرنپور "	عہ	"
۲۵	۸۲۴۴	فضل محمد اسمٰعیل صاحبان شہر جالندھر	عہ	دوامی بہی خواہ	۵۴	۸۳۳۵	مولانا مشتاق احمد صاحب " "	عہ	"
۲۶	۸۲۲۴	مستجاب حسین صاحب "	عہ	"	۵۵	۸۳۳۶	حاجی عبدالودود خاں صاحب " "	عہ	"
۲۷	۸۲۲۵	چودھری عزیز الدین صاحب ریلوے روڈ "	عہ	"	۵۶	۸۳۳۷	مولوی نور اللہ خاں صاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸	۸۲۲۹	خانبہادر نور نبی صاحب " "	عا	"	۵۷	۸۳۳۸	حاجی عبدالحکیم صاحب پلٹن بازار	عا	"
۲۹	۸۲۴۷	خان گل محمد خاں صاحب " "	عہ	"	۵۸	۸۳۳۹	مستری نیک محمد صاحب دہانانوالہ "	عہ	"
۳۰	۸۲۴۸	چودھری میاں امانت خاں صاحب "	عہ	"	۵۹	۸۳۴۳	منشی نصیر اللہ صاحب پلٹن بازار "	عہ	دوامی بہی خواہ
۳۱	۸۲۴۹	ہمشیرہ صاحبہ غلام محی الدین خاں صاحب مرحوم "	عا	"	۶۰	۸۳۴۴	" مختار حسین صاحب جام فروش " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱	۸۳۳۳	سلطان احمد صاحب سوداگر برچون پلٹن بازار	عمہ	[illegible]
۶۲	۸۳۳۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب رئیس دہرہ دون	صہ	//
۶۳	۸۳۴۴	شیخ مقصود حسن صاحب دہامانوالہ بازار //	عمہ	//
۶۴	۸۳۴۷	حق داد خانصاحب محلہ کہٹریڑہ //	عمہ	//
۶۵	۸۳۴۸	چودہری عبدالرحمن صاحب دہامانوالہ //	عمہ	//
۶۶	۸۳۴۹	شیخ اللہ دیا صاحب سوداگر چوب لکھی باغ //	دہ	وظیفہ زکوۃ
۶۷	۸۳۵۲	حکیم ابن حسن صاحب پلٹن بازار //	عمہ	دوامی //
۶۸	۸۳۵۳	شیخ عبداللطیف صاحب // //	عمہ	//
۶۹	۸۳۵۴	انعام الحق صاحب سب جسٹرار //	عمہ	//
۷۰	۸۳۵۵	بابو بدر الدین صاحب حیدر نیا نگر //	ے	//
۷۱	۸۳۵۶	ایوب احمد صاحب اورسیر // //	للعہ	//
۷۲	۸۳۵۸	آغا سہراب خانصاحب کوٹھی ۹ //	عمہ	//
۷۳	۸۳۵۹	بابو محمد احمد صاحب کلرک منوگنج //	عمہ	//
۷۴	۸۳۶۰	حافظ عبدالمومن صاحب دہامانوالہ //	عمہ	//
۷۵	۸۳۶۲	مقیم الدین صاحب انصاری کوٹھی ۲ //	عمہ	//
۷۶	۸۳۶۳	حاجی محمد حسن صاحب منوگنج //	عمہ	//
۷۷	۸۳۶۸	قاری اشفاق حسین صاحب لنڈہ بازار	مہ	وظیفہ زکوۃ
۷۸	۸۳۶۹	حاجی محمد صدیق و حاجی عبدالغنی صاحبان دہلی	۵	//
۷۹	۸۴۰۱	نجم الحسن صاحب قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفرنگر	عما	دوامی //
۸۰	۸۴۰۳	والدہ صاحبہ زاہد علی صاحب // //	عمہ	//
۸۱	۸۴۰۵	سید راحت علی صاحب // //	۴ر	//
۸۲	۸۴۰۹	منشی اعجاز احمد صاحب // //	۸ر	//
۸۳	۸۴۱۱	امیر احمد صاحب وائس چیرمین // //	عمہ	//
۸۴	۸۴۲۱	منشی چراغ علی صاحب محلہ کرم علی میرٹھ	عما	//
۸۵	۸۴۲۲	چودہری نصیر الدین صاحب بازار بزازہ //	۴ر	//
۸۶	۸۴۲۳	محمد اسمٰعیل صاحب // //	۴ر	//
۸۷	۸۴۲۶	منشی [illegible] حسین صاحب دیلی بازار //	۸ر	//
۸۸	۸۴۲۷	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر // //	۸ر	//
۸۹	۸۴۲۸	شیخ رفیع الدین صاحب // //	۸ر	//

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۰	۸۴۳۲	بشیر احمد خانصاحب منیجر باٹا کمپنی دیلی بازار میرٹھ	۴ر	دوامی بہی خواہ
۹۱	۸۴۳۳	مستری چھوٹن خانصاحب محلہ کوٹلہ //	۸ر	//
۹۲	۸۴۳۴	عبدالکریم صاحب مقبرہ ابو محمد //	عمہ	//
۹۳	۸۴۳۶	شیخ محمد عمر صاحب دیلی بازار //	۸ر	//
۹۴	۸۴۳۸	ماسٹر بشیر احمد صاحب محلہ کرم علی //	صہ	//
۹۵	۸۴۴۱	مولوی محمد خورشید علی صاحب منڈاور بجنور	عمہ	//
۹۶	۸۴۴۳	شیخ اللہ دتہ صاحب چوک شاہ عباس ملتان	عما	//
۹۷	۸۴۵۵	طفیل محمد خانصاحب ہوشیارپور	عمہ	//
۹۸	۸۴۹۶	کے ایس ڈپٹی سید عزیز احمد صاحب رڑکی	۵	وظیفہ زکوۃ
۹۹	۸۵۱۰	ماسٹر کرم دین و اللہ دیا صاحبان گوجرانوالہ پنجاب	دہ	//
۱۰۰	۸۵۱۶	شیخ غلام احمد صاحب گجرات //	۵	//
۱۰۱	۸۵۱۸	// سلطان علی صاحب // //	۵	//
۱۰۲	۸۵۲۰	// محمد دین صاحب موٹر ڈرائیور کابلی گیٹ	عما	دوامی //
۱۰۳	۸۵۲۲	منشی منظور احمد صاحب رڑکی ضلع سہارنپور	عما	//
۱۰۴	۸۵۲۳	مولوی فضل محمد خانصاحب استہ صادقیہ بہاولپور	ے	//
۱۰۵	۸۵۲۱	عبدالغنی و محمد یعقوب صاحبان حیدری ڈہیگ	عمہ	//
۱۰۶	۸۵۴۲	سید عبدالکریم صاحب سیشن جج بھوپال	ے	//
۱۰۷	۸۵۴۳	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب //	عما	//
۱۰۸	۸۵۴۴	سردار مقدس محمد خانصاحب جاگیردار //	عمہ	//
۱۰۹	۸۵۴۵	بابو ظفر احمد صاحب وکیل نانوتوی //	عما	//
۱۱۰	۸۵۵۳	سردار محمد صاحب ۲۹ کوارٹر //	عمہ	//
۱۱۱	۸۵۵۴	ڈاکٹر فضل کریم صاحب گجرات پنجاب	عمہ	//
۱۱۲	۸۵۵۵	محمد ابراہیم صاحب محلہ فتحپورہ // //	عمہ	//
۱۱۳	۸۵۵۶	ماسٹر احمد دین صاحب // غریب پورہ //	عہ	//
۱۱۴	۸۵۶۲	مستری محمد اسمٰعیل صاحب // کانا والے //	عمہ	//
۱۱۵	۸۵۶۷	محمد اسلم صاحب محلہ قیصر گنج ہاپی گیران میرٹھ	عمہ	//
۱۱۶	۸۵۶۹	خلیفہ [illegible] اللہ صاحب خیرنگر دروازہ //	۸ر	//
۱۱۷	۸۵۷۰	ابو عبدالجبار خانصاحب پنشنر //	عمہ	//
۱۱۸	۸۵۷۱	محمد حنیف صاحب محلہ نقارچیان	۴ر	//

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹	۸۵۷۲	مولوی محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۲؍	وظیفہ زکوٰۃ الٰہی خواہ
۱۲۰	۸۵۷۳	علی بخش و سلطان محمد صاحبان میانگنج علیگڈھ	عہ	〃
۱۲۱	۸۵۷۵	حاجی محمد نعیم صاحب انصاری اورسیر مسلم یونیورسٹی 〃	ے	دوامی 〃
۱۲۲	۸۵۷۶	〃 احسان الحق صاحب بنشورسرکل 〃 〃	عا	〃
۱۲۳	۸۵۸۱	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۲۴	۸۵۸۲	قاضی محمد صدیق صاحب شبلی روڈ 〃 〃	عہ	〃
۱۲۵	۸۵۹۹	حکیم عبدالغفور صاحب ریاست نابھ	عا	〃
۱۲۶	۸۶۰۱	〃 عبداللطیف صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	للعہ	〃
۱۲۷	۸۶۰۲	کنور محمد جعفر حسین خانصاحب دانپور 〃	ے	〃
۱۲۸	۸۶۰۳	مولانا محمد عزیز صاحب تار بنگلہ یونیورسٹی	ے	〃
۱۲۹	۸۶۰۴	امداد علیخانصاحب قصبہ فیروزآباد آگرہ	عہ	〃
۱۳۰	۸۶۰۵	سید محمد عرفان علیصاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۳۱	۸۶۰۶	شیخ جمن خاں مصطفیٰ خاں صاحبان 〃 〃	عا	〃
۱۳۲	۸۶۰۷	〃 ظہیر الدین و رفیع الدین صاحبان 〃 〃	عا	〃
۱۳۳	۸۶۲۲	مولوی محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۲؍	وظیفہ زکوٰۃ
۱۳۴	۸۶۲۳	چودھری امیر احمد و ابراہیم صاحبان دریانہ جالندھر	عہ	دوامی 〃
۱۳۵	۸۶۲۴	〃 علی شیر صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۳۶	۸۶۲۵	جناب فضل محمد صاحب نمبردار 〃 〃	عا	〃
۱۳۷	۸۶۲۶	محمد یٰسین عبدالکریم صاحبان ٹانڈہ 〃 〃	عہ	〃
۱۳۸	۸۶۲۷	ایم فتح محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۳۹	۸۶۲۸	مستری سندے خانصاحب وجوہہ 〃	عہ	〃
۱۴۰	۸۶۲۹	جناب شاہ محمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۱	۸۶۳۰	چودھری غلام محمد صاحب نمبردار 〃 〃	عہ	〃
۱۴۲	۸۶۳۱	چودھری عمرالدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۳	۸۶۳۲	چودھری وزیر خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۴	۸۶۳۴	ڈاکٹر حبیب احمد صاحب بازار شیخان 〃	للعہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۴۵	۸۶۳۷	شیخ حسن دین عبدالرحیم صاحبان بستی نو 〃	للعہ	〃
۱۴۶	۸۶۳۶	محمد عاشق صاحب قصبہ نجیب آباد بجنور 〃	عہ	دوامی 〃
۱۴۷	۸۶۵۳	مستری امام الدین صاحب ڈھوک جمعہ جہلم	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۴۸	۸۶۵۴	عبدالرحمٰن صاحب ایم ای کمیٹی جہلم	عہ	دوامی الٰہی خواہ
۱۴۹	۸۶۵۵	مولانا محمد سعید صاحب کوہ مری راولپنڈی	صہ	〃
۱۵۰	۸۶۵۶	سمندا خانصاحب موضع سید ضلع ہزارہ	عہ	〃
۱۵۱	۸۶۵۷	منشی خانصاحب 〃 بنٹاڑہ 〃 〃	عہ	〃
۱۵۲	۸۶۵۸	حکیم فضل داد خانصاحب کوہ مری راولپنڈی	صہ	〃
۱۵۳	۸۶۵۹	جناب ولی داد خاں صاحب تحصیل و ضلع 〃	صہ	〃
۱۵۴	۸۶۶۰	مولانا محبوب الٰہی صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۵۵	۸۶۶۱	چودھری اسیر احمد صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۵۶	۸۶۶۲	ملک فضل خانصاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۵۷	۸۶۶۳	مولانا سید محمود شاہ صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۱۵۸	۸۶۶۴	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پرانہ قلعہ 〃	عہ	〃
۱۵۹	۸۶۸۱	حاجی خیایت محمد صاحب 〃 〃	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۰	۸۶۸۲	حافظ مظفر الدینصاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۶۱	۸۶۸۳	مولانا مولا بخش صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۱۶۲	۸۶۸۴	عبدالبشیر صاحب راجہ بازار 〃 〃	صہ	〃
۱۶۳	۸۷۰۶	مولوی محمد شریف خانصاحب دہرہ دون	صہ	〃
۱۶۴	۸۷۱۴	مولوی سلطان احمد صاحب دہولپور پٹنہ	عا	دوامی 〃
۱۶۵	۸۷۲۲	اقبال محمد صاحب بستی نو جالندھر	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۶	۸۷۲۳	عبدالرشید و عبدالحمید صاحبان تیج پیر 〃	للعہ	〃
۱۶۷	۸۷۲۴	حاجی محمد حسین صاحب تاجر چرم بستی نو 〃	عہ	دوامی 〃
۱۶۸	۸۷۲۵	صادق علی و مختار احمد صاحبان 〃 〃	للعہ	〃
۱۶۹	۸۷۲۶	چودھری حاجی چراغ الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۷۰	۸۷۲۷	〃 علی اصغر صاحب 〃	عہ	〃
۱۷۱	۸۷۲۸	〃 دیوان علی صاحب 〃	عا	〃
۱۷۲	۸۷۲۹	شیخ خورشید محمد صاحب جوڑا گیٹ 〃	عہ	〃
۱۷۳	۸۷۳۰	چودھری نبی بخش صاحب مہری پور 〃	عہ	〃
۱۷۴	۸۷۳۱	محترمہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ عطا محمد صاحب 〃	صہ	〃
۱۷۵	۸۷۳۲	اہلیہ چودھری عبدالعزیز صاحب آدم پور 〃	صہ	〃
۱۷۶	۸۷۳۳	چودھری عطا محمد صاحب برائیم ۔ دریادہ 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷۶	۸۸۴۴	چودہری شاہ ولی صاحب بی اے ریاستہ جاسندہ	[illegible]	دوامی ہی خواہ
۱۷۸	۸۸۵۸	حاجی امجد علیخاں صاحب پنشنر بستی کوٹلہ کرتپور بجنور	ے	،،
۱۷۹	۸۸۱۵	محمد عمر محمد صدیق صاحب شیدی پورہ دہلی	[illegible]	،،
۱۸۰	۸۸۲۱	مولوی خدا بخش صاحب شہر ملتان	[illegible]	،،
۱۸۱	۸۸۲۷	مولوی محمود احمد صاحب نائب ناظم تنظیم دارالعلوم	[illegible]	،،
۱۸۲	۸۸۲۸	مولوی عبدالوحید صاحب ناظم شعبہ ،، ،،	۸ر	،،
۱۸۳	۸۸۲۹	مولوی عبداللہ صاحب شیدی پورہ دہلی	[illegible]	،،
۱۸۴	۸۸۶۶	محمد عمر محمد حسین صاحب ۱۰۲ ساری بمبئی	[illegible]	،،
۱۸۵	۸۸۶۷	عبداللہ صاحب بیوپاری قصبہ چاند پور بجنور	[illegible]	،،

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۶	۸۸۷۲	اشتیاق احمد محمد اشفاق صاحبان دیوبند	[illegible]	دوامی ہی خواہ
۱۸۷	۸۸۹۶	بابو محمد افضل خاں صاحب سب پوسٹ ماسٹر فیض آباد	ے	،،
۱۸۸	۸۹۲۲	چودہری نور محمد صاحب بنڈ اہتمم مدرسہ تعلیم القرآن کوٹ بادل خاں جالندہر	عا	،،
۱۸۹	۸۹۲۵	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	[illegible]	،،
۱۹۰	۸۹۲۷	محمد عبدالغفار خانصاحب بہادر گڈھ میرٹھ	[illegible]	،،
۱۹۱	۸۹۴۴	سید فخرالحسن صاحب ادمری ضلع مراد آباد	[illegible]	امداد زکوٰۃ
۱۹۲	۸۹۶۳	مولانا عبدالوحید صاحب ناظم تنظیم وترقی دارالعلوم	[illegible]	دوامی ،،
۱۹۳	۸۹۸۲	حاجی عبدالکریم صاحب غازی ساکن توپخانہ سلہٹ آسام	عا	،،
		میزان	[illegible]	

عطیات عمومی

موصولہ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ

۱	۸۲۰۵	علیجان محمد رفیق صاحب تمباکو فروش لنڈہور بازار منصوری	۴ر	عطاء ہی خواہ
۲	۸۲۰۷	بابو اظہار الحق صاحب ،، ،،	عہ	،،
۳	۸۲۱۰	لالہ پرشادی لال کشن لال سوداگر ،، ،،	عا	،،
۴	۸۲۱۱	منشی محمد اسمٰعیل صاحب جفت فروش ،، ،،	عہ	،،
۵	۸۲۱۲	محمد اسمٰعیل صاحب فروٹ مرچنٹ ،، ،،	۴ر	،،
۶	۸۲۱۳	نبی احمد صاحب ٹین والے ،، ،،	۴ر	،،
۷	۸۲۱۴	حافظ محمد ابراہیم صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۸	۸۲۱۵	شریف احمد صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۹	۸۲۱۶	محمود احمد وغیرہ ہوٹل والے ،، ،،	۱۳ر	،،
۱۰	۸۲۱۷	کلن صاحب بٹن والے ،، ،،	عہ	،،
۱۱	۸۲۱۸	عبدالغفور صاحب خیاط ،، ،،	۲ر	،،
۱۲	۸۲۱۹	محمد غنی صاحب ،، ،،	۸ر	،،
۱۳	۸۲۲۰	خاکسار صاحب ،، ،،	۸ر	،،
۱۴	۸۲۲۱	بشیر احمد نصیر احمد صاحبان ،، ،،	۸ر	،،

۱۵	۸۲۲۲	بشیر احمد صاحب کتب فروش لنڈہور بازار منصوری	۴ر	عطاء ہی خواہ
۱۶	۸۲۲۳	بشیر احمد صاحب رنگساز ،، ،،	۸ر	،،
۱۷	۸۲۲۴	عبدالغنی صاحب فروٹ مرچنٹ ،، ،،	عہ	،،
۱۸	۸۲۲۵	حافظ ولی محمد صاحب ،، ،،	۸ر	،،
۱۹	۸۲۲۶	حافظ جان محمد صاحب ،، ،،	عہ	زکوٰۃ ،،
۲۰	۸۲۲۸	محمد ابراہیم صاحب ،، ،،	۲ر	عطاء ،،
۲۱	۸۲۲۹	نور محمد صاحب شال مرچنٹ ،، ،،	عہ	،،
۲۲	۸۲۳۰	شیخ طفیل احمد ومختار احمد صاحبان ،، ،،	عا	،،
۲۳	۸۲۳۱	عبدالرحمٰن صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۲۴	۸۲۳۲	منشی رفیع اللہ صاحب ،، ،،	۸ر	،،
۲۵	۸۲۳۳	تلی صاحب ،، ،،	۲ر	،،
۲۶	۸۲۳۴	انصار حسین صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۲۷	۸۲۳۵	احسان حسین صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۲۸	۸۲۳۶	منشی برکت اللہ صاحب ،، ،،	عہ	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹	۸۲۴۶	محمد ایوب صاحب لنڈھور بازار منصوری	عہ	صرف طلبہ بیرونی
۳۰	۸۲۴۸	نثار احمد صاحب " "	۴ر	عطاء "
۳۱	۸۲۴۹	تفضل محمد صاحب " "	عا	زکوٰۃ "
۳۲	۸۲۵۰	بندہ حسن صاحب " "	۴ر	عطاء
۳۳	۸۲۴۱	عبد المجید صاحب " "	۴ر	"
۳۴	۸۲۵۱	شمشاد حسین صاحب " "	۲ر	"
۳۵	۸۲۵۲	شمس الدین صاحب " "	۲ر	"
۳۶	۸۲۵۳	عبد الرزاق صاحب " "	۲ر	"
۳۷	۸۲۵۴	عزیز احمد صاحب " "	۴ر	"
۳۸	۸۲۵۵	شیخ بشیر احمد نذیر احمد صاحبان " "	۴ر	"
۳۹	۸۲۵۶	توقیر احمد صاحب سوداگر " "	عہ	"
۴۰	۸۲۵۷	منشی تنویر احمد صاحب " "	۸ر	"
۴۱	۸۲۵۸	منشی مظہر علی اختر علی صاحبان " "	۴ر	"
۴۲	۸۲۵۹	حافظ بخش الٰہی صاحب " "	۸ر	"
۴۳	۸۲۶۰	شبیر محمد صاحب " "	عہ	"
۴۴	۸۲۶۱	محمد صدیق صاحب " "	۴ر	"
۴۵	۸۲۶۲	نذیر احمد صاحب " "	۸ر	"
۴۶	۸۲۶۴	وصال احمد محمد عاقل صاحبان " "	۴ر	"
۴۷	۸۲۶۵	ریاض احمد صاحب " "	۴ر	"
۴۸	۸۲۶۶	محمد حنیف صاحب " "	۴ر	"
۴۹	۸۲۶۷	عبد المجید صاحب " "	۴ر	"
۵۰	۸۲۶۸	منشی محمد یٰسین صاحب " "	۴ر	"
۵۱	۸۲۶۹	ابو الحسن صاحب	۸ر	"
۵۲	۸۲۷۰	منشی دین محمد صاحب	عہ	زکوٰۃ "
۵۳	۸۲۷۱	شریف احمد صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۱۲ر	عطاء "
۵۴	۸۲۷۴	شاہ مسعود احمد صاحب نیچی سلہٹ	عہ	"
۵۵	۸۲۷۶	علی حسن صاحب تاجر پارچہ " "	سے	زکوٰۃ "
۵۶	۸۲۷۷	رحیم بخش صاحب وغیرہ " "	عشہ	عطاء "
۵۷	۸۲۷۸	عبد الرزاق صاحب " "	عہ	"
۵۸	۸۲۷۹	ریاست علی صاحب لنڈھور بازار منصوری	۱۲ر	عطاء بہی خواہاں
۵۹	۸۲۸۰	سردار احمد محمد یٰسین خانصاحب ملنگا بازار "	۸ر	"
۶۰	۸۲۸۱	غلام رسول صاحب سکریٹری بازار پٹھان کوٹ	عہ	تعمیر تنظیم
۶۱	۸۲۸۳	چودھری عبد الغنی صاحب گورداسپور	للعہ	"
۶۲	۸۲۸۴	خان بہادر غلام محی الدین صاحب نیا نگر "	عا	"
۶۳	۸۲۸۵	سید دلاور علی شاہ صاحب " "	عہ	"
۶۴	۸۲۸۶	بابو عنایت اللہ صاحب " "	عہ	"
۶۵	۸۲۸۷	حاجی محمد حسین صاحب بٹالہ ضلع "	للعہ ۵	زکوٰۃ "
۶۶	۸۲۸۸	محمد چراغ علی صاحب " "	عا	"
۶۷	۸۲۸۹	منشی مختار احمد صاحب " "	عہ	"
۶۸	۸۲۹۰	صوفی محمد عبد اللہ صاحب " "	سماہ	"
۶۹	۸۲۹۱	مہر علی محمد صاحب آرائیں " "	۴ر	عطاء "
۷۰	۸۲۹۲	نظیر احمد صاحب " "	عہ	"
۷۱	۸۲۹۳	مستری دین محمد صاحب امرتسر "	سے ۵	زکوٰۃ "
۷۲	۸۲۹۴	محمد الیاس خانصاحب نئی دہلی	سے ۵	صرف طلبہ
۷۳	۸۲۹۵	سید محمد تسنیم حسین صاحب مقام علیگڈھ	لعہ ۵	زکوٰۃ "
۷۴	۸۲۹۶	غلام رسول صاحب حاجی اسمٰعیل صاحب سورت	عا	"
۷۵	۸۲۹۷	" " "	عا	رسالہ
۷۶	۸۲۹۸	مولوی رکن الدین بجنوری پرنسپل شیخ الشورٰی	صہ	زکوٰۃ "
۷۷	۸۲۹۹	حاجی محب اللہ خانصاحب نجیب آباد بجنور	صہ	"
۷۸	۸۳۰۰	مستری محمد دین صاحب جامع مسجد کوہ شملہ	عہ ۵	"
۷۹	۸۳۰۱	مولانا محمد بن موسیٰ میاں سلیمان اسمٰعیل میاں اینڈ کمپنی ۱۳۳ مارکیٹ جوہانسبرگ افریقہ	صہ	"
۸۰	۸۳۰۲	مولوی صبغۃ اللہ صاحب دہلی	صہ	صرف طلبہ "
۸۱	۸۳۰۳	مستری عبد المجید صاحب لنڈھور منصوری	عہ	عطاء بہی
۸۲	۸۳۰۴	بابو نذیر الدین صاحب " "	۸ر	"
۸۳	۸۳۰۵	عبد الحق صاحب ٹیلر ماسٹر بازار ڈیہرہ	عہ	"
۸۴	۸۳۰۶	بابو محمد صدیق صاحب " "	عہ	"
۸۵	۸۳۰۷	نواب سعادت علیخان صاحب بہارستان "	عا	"

[illegible]	[illegible]	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶	۸۳۰۸	عبدالرزاق صاحب ٹیلر ماسٹر بوچڑ خانہ منصوری	عمہ	عطایہ بہی خواہ
۸۷	۸۳۱۸	حاجی اسمٰعیل ابراہیم نفتی صاحب پوسٹ بکس ۲۵ افریقہ	[illegible]	زکوٰۃ
۸۸	۸۳۱۹	منشی محمد مظہر الحق صاحب قیمت چرم بکری کلکتہ والے	۲/	چرم قربانی
۸۹	۸۳۲۰	مستری اللہ بخش صاحب مستری بجلی دارالعلوم	۸/	چرم صدقہ
۹۰	۸۳۲۱	استاذ طہٰ صاحب استاد ورزش "	۶/	چرم قربانی
۹۱	۸۳۲۲	مولوی عزیز احمد صاحب انچولی میرٹھ	صہ	عطاء بہی خواہ
۹۲	۸۳۲۳	حاجی محمد یوسف محمد سعید صاحبان لاہور	[illegible]	زکوٰۃ
۹۳	۸۳۲۴	جناب عبدالحی صاحب شاہجہانپور	[illegible]	"
۹۴	۸۳۲۵	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب دنیارہ ضلع جہلم	۱۲/	"
۹۵	۸۳۲۶	منجانب حاجی اللہ بخش صاحب انجمن ... کراچی	[illegible]	خرچ طلبہ
۹۶	۸۳۲۷	مولانا آدم عیسیٰ صاحب دیوبند سہارنپور	[illegible]	زکوٰۃ
۹۷	۸۳۴۰	جناب حافظ صاحب رئیس دہرہ دون	[illegible]	"
۹۸	۸۳۴۱	فضل الٰہی صاحب ٹیلر ماسٹر راجپور روڈ "	[illegible]	عطاء
۹۹	۸۳۵۰	حافظ منظور احمد صاحب دہاما نوالہ "	عمہ	"
۱۰۰	۸۳۵۱	سید مشتاق حسین صاحب عطار " "	۸/	"
۱۰۱	۸۳۵۷	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پلٹن بازار "	۸/	"
۱۰۲	۸۳۶۱	عبدالعزیز صاحب گھڑی ساز " "	۴/	"
۱۰۳	۸۳۶۳	شیخ خدا بخش صاحب " "	عمہ	"
۱۰۴	۸۳۶۵	حاجی غلام حسین صاحب کوٹھی "	صہ	"
۱۰۵	۸۳۶۶	مصطفیٰ حسین صاحب پنشنر کرنال روڈ "	عمہ	زکوٰۃ
۱۰۶	۸۳۶۷	گوہر احمد صاحب تاجر جفت پلٹن بازار "	۸/	عطاء
۱۰۷	۸۳۶۹	منشی ناظر حسین صاحب اسسٹنٹ دفتر جنگل بھوپال	صہ	تبلیغ
۱۰۸	۸۳۷۰	مولوی عبدالغفور صاحب "	[illegible]	"
۱۰۹	۸۳۷۱	منشی عبدالعزیز صاحب "	[illegible]	"
۱۱۰	۸۳۷۲	حاجی محمد عنایت علی خانصاحب شوکت محل "	عمہ	"
۱۱۱	۸۳۷۳	الحاجہ عنایت الٰہی بیگم و انوار الٰہی بیگم صاحبہ " "	[illegible]	"
۱۱۲	۸۳۷۴	بیگم صاحبہ شوکت محل و والدہ صاحبہ " "	[illegible]	"
۱۱۳	۸۳۷۵	حاجی اظہار حسین و منظور حسین و طاہر حسین سعید حسین اختر حسین	۱۲/	"
۱۱۴	۸۳۷۶	منشی افضل حسین صاحب "	۴/	"
۱۱۵	۸۳۷۷	مولوی فضل حق صاحب بھوپالی	۴/	تبلیغ
۱۱۶	۸۳۷۸	منشی سید وحید الرحمن صاحب "	۲/	"
۱۱۷	۸۳۷۹	فخرالدین احمد خانصاحب پنشنر جیلر جمعراتی دروازہ	[illegible]	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۱۸	۸۳۸۰	" " " "	[illegible]	خرچ طلبہ
۱۱۹	۸۳۸۱	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم امرتسر	[illegible]	"
۱۲۰	۸۳۸۲	مولوی فضل الٰہی صاحب ہائیڈ مارکیٹ "	ے	"
۱۲۱	۸۳۸۳	مفتی امتیاز الحق صاحب محلہ پیرزادگان مرادآباد	صہ	زکوٰۃ
۱۲۲	۸۳۸۴	محمد ولی اللہ خانصاحب محکمہ آثار قدیمہ راولپنڈی	[illegible]	"
۱۲۳	۸۳۸۵	مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب مغلپورہ چینوٹ	[illegible]	"
۱۲۴	۸۳۸۶	نور محمد صاحب متصل سنہری مسجد ہوشیارپور پنجاب	[illegible]	"
۱۲۵	۸۳۸۷	مولوی عبدالہادی خانصاحب بہادر گنج شاہجہانپور	[illegible]	"
۱۲۶	۸۳۸۸	فرحت علی صاحب ایف اے سہیل روڈ دہلی	[illegible]	کتب وقفی
۱۲۷	۸۳۵۰	مقبول احمد صاحب قریشی راولپنڈی	[illegible]	زکوٰۃ
۱۲۸	۸۳۹۱	مولوی محمد عبدالعزیز صاحب ریاست جیند	عمہ	رسالہ
۱۲۹	۸۳۹۲	حافظ کفایت اللہ صاحب " بھوپال	۲/	تبلیغ
۱۳۰	۸۳۹۳	منشی ہادی حسن صاحب "	۴/	"
۱۳۱	۸۳۹۴	قاضی عبداللطیف صاحب "	۴/	"
۱۳۲	۸۳۹۵	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر "	عمہ	"
۱۳۳	۸۳۹۶	مسماۃ ناہید جہاں بیگم نواسی والدہ رفیق الرحمن صاحب "	صہ	"
۱۳۴	۸۳۹۷	سردار میاں سعادت محمد خاں صاحب "	[illegible]	"
۱۳۵	۸۳۹۸	" رؤف الرحمن صاحب	عمہ	"
۱۳۶	۸۳۹۹	مسماۃ رسدی بیگم صاحبہ محمد گڑھ "	عمہ	"
۱۳۷	۸۴۰۰	منشی محمد علی و نواب علی و طاہر و عزیز الرحمن و نصیرالدین و قمرالدین و عبدالمتین و عبدالسلام و عبدالرشید صاحبان دفتر فنانس بھوپال	۱۴/	"
۱۳۸	۸۴۰۲	والدہ صاحبہ افتخار احمد صاحب جنجھانہ مظفرنگر	۴/	عطایہ بہی خواہ
۱۳۹	۸۴۰۴	منشی شفیق احمد صاحب " "	۸/	"
۱۴۰	۸۴۰۶	مولوی انوار احمد صاحب [illegible] "	۲/	"
۱۴۱	۸۴۰۷	حافظ حبیب احمد صاحب [illegible] " "	[illegible]	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۴۲	۸۲۰۸	قاضی مسعود احمد صاحب جھنجھانہ مظفرنگر	۸ر	عطاء بنی جوان
۱۴۳	۸۲۱۰	منشی خلیل احمد صاحب " "	۹ر	"
۱۴۴	۸۲۱۲	برادران عمرا صاحبان موضع نیرواڑہ "	۵ر/ے	"
۱۴۵	۸۲۱۳	چودھری فتو صاحب رئیس نگر ڈاکخانہ کیرانہ "	عـہ۵	"
۱۴۶	۸۲۱۴	عظیم اللہ صاحب رائین " "	عا ۱۲ر	"
۱۴۷	۸۲۱۵	چودھری امام الدین صاحب " "	عـہ	"
۱۴۸	۸۲۱۶	چودھری کرم الٰہی صاحب " "	عـہ	"
۱۴۹	۸۲۱۷	ابراہیم پسر علیا رائین " "	عا	"
۱۵۰	۸۲۱۸	حافظ نذیر احمد صاحب حلوائی " "	۸ر	"
۱۵۱	۸۲۱۹	چودھری اسمٰعیل صاحب گوجر " "	عا	"
۱۵۲	۸۲۲۰	منجانب مسلمانان موضع رانا ماجرا ڈاکخانہ "	لعہ	"
۱۵۳	۸۲۲۳	ماسٹر منظور احمد صاحب خیاط " "	۴ر	"
۱۵۴	۸۲۲۵	شیخ عبدالمجید صاحب قریشی میرٹھ	عـہ	"
۱۵۵	۸۲۲۸	ماسٹر عبداللطیف صاحب خیاط "	۴ر	"
۱۵۶	۸۲۲۹	عاشق الٰہی صاحب " "	۲ر	"
۱۵۷	۸۲۳۰	محمد سلیمان صاحب " "	۴ر	"
۱۵۸	۸۲۳۵	منشی صلاح الدین صاحب بازار بزازہ "	۲ر	"
۱۵۹	۸۲۳۷	محمد اسمٰعیل صاحب دہلی بازار "	۲ر	"
۱۶۰	۸۲۳۹	حاجی عظیم اللہ صاحب تاجر لوہا پیٹنہ "	۴ر	"
۱۶۱	۸۲۴۰	محمد عبدالرشید صاحب صدر بازار "	عا	رسالہ
۱۶۲	۸۲۴۴	سید صفی الحسن صاحب زیدی بی اے آگرہ	عا ۳ر	"
۱۶۳	۸۲۴۵	محمد فاروق صاحب سادہ کار دکان ۲۰۶۵ گلی مسجد والی	للعہ	فرطلبہ "
۱۶۴	۸۲۴۷	رحمت اللہ صاحب کوہ منصوری	للعہ ۱۲ر	زکوٰۃ "
۱۶۵	۸۲۴۸	حاجی محمد ظہور صاحب قصبہ آنولہ بریلی	عـہ	فرطلبہ
۱۶۶	۸۲۴۹	ڈاکٹر برکت علی صاحب ضلع سہارنپور	صہ	زکوٰۃ
۱۶۷	۸۲۵۰	ممتاز النبی صاحب قصبہ شیر کوٹ " بجنور	عہ ۸ر	"
۱۶۸	۸۲۵۱	جعفر حسین صاحب معرفت شیخ نثار احمد صاحب	عـہ۵	فرطلبہ
۱۶۹	۸۲۵۲	بابو نذیر احمد صاحب مینیجر بھوپال	عـہ۵	زکوٰۃ
۱۷۰	۸۲۵۳	سید محمد منظور شفیع صاحب ابی سرہند	عـہ۵	"
۱۷۱	۸۲۵۳	حاجی قاسم ڈیسائی صاحب افریقہ	عـہ۵	زکوٰۃ بنی جوان
۱۷۲	۸۲۵۶	جناب طفیل احمد صاحب پوسٹ ماسٹر ہوشیارپور	عـہ۵	فرطلبہ
۱۷۳	۸۲۵۷	مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء بھوپال	۲ر	تبلیغ
۱۷۴	۸۲۵۸	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر و فاطمہ بی بی صاحبہ "	۵ر	"
۱۷۵	۸۲۵۹	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	عا	"
۱۷۶	۸۲۶۰	مشیر الملک قاضی علی حیدر صاحب عباسی "	عے	"
۱۷۷	۸۲۶۱	جناب سخاوت اللہ صاحب	۴ر	"
۱۷۸	۸۲۶۲	ملا امتیاز علی صاحب "	۴ر	"
۱۷۹	۸۲۶۳	منشی عنایت الرحمٰن صاحب امامی دروازہ "	۲ر	"
۱۸۰	۸۲۶۴	امین الملک سردبیر منشی سید منصب علی صاحب "	عا	"
۱۸۱	۸۲۶۵	اہلیہ صاحبہ سید نور علی صاحب "	۱ر	"
۱۸۲	۸۲۶۶	عبدالکریم صاحب "	۴ر	"
۱۸۳	۸۲۶۷	میر دبیر دبیر الانشاء قاضی ولی محمد صاحب "	عا	"
۱۸۴	۸۲۶۸	مغیث الدین صاحب و والدہ صاحبہ نواسی صاحب موصوف	عـہ	"
۱۸۵	۸۲۶۹	منشی عبدالحی صاحب چوک بازار "	۴ر	"
۱۸۶	۸۲۷۰	حافظ ناصر محمد خان صاحب امام "	۴ر	"
۱۸۷	۸۲۷۱	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب "	۴ر	"
۱۸۸	۸۲۷۲	منشی نصیر الدین صاحب "	۲ر	"
۱۸۹	۸۲۷۳	منشی محمد فاروق صاحب و ہمشیرہ صاحبہ موصوف "	۸ر	"
۱۹۰	۸۲۷۴	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۴ر	"
۱۹۱	۸۲۷۵	قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل "	عـہ	"
۱۹۲	۸۲۷۶	ماسٹر تجمل حسین صاحب "	۱ر	"
۱۹۳	۸۲۷۷	مولوی سیٹھ عبداللہ بن حاجی اسمٰعیل صاحب سورتی	صہ	زکوٰۃ بنی جوان
۱۹۴	۸۲۷۸	حاجی احمد یوسف چھانیہ صاحب راندیر "	عـہ۵	"
۱۹۵	۸۲۷۹	نظیر حسین صاحب پنشنر موضع بلاڈی ریاست کھمبایت انہالہ	عا	"
۱۹۶	۸۲۸۰	خواجہ محمد امین صاحب محلہ خواجگان "	عـہ۵	"
۱۹۷	۸۲۸۱	حاجی نور محمد و حاجی عیسیٰ صاحبان پوسٹ کراچی	دسـہ	"
۱۹۸	۸۲۸۲	شیخ احمد حسن صاحب بگرام مرتضیٰ پور براہ کولہ لکھنؤ	عـہ۵	فرطلبہ
۱۹۹	۸۲۸۳	عبدالصمد صاحب اینڈ سنز بیدوارہ سورت	صہ	زکوٰۃ "

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۰۰	۸۴۸۴	مرغوب احمد صاحب راجوپور مظفر نگر	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۱	۸۴۸۵	منجانب اہل خانہ مولوی میر الدین صاحب لکھنؤ	معہ	کتب وقفی
۲۰۲	۸۴۸۶	حکیم محمد اشفاق الحسین صاحب عالمگیر گنج بانس بریلی	ے	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۳	۸۴۸۷	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	لعہ	فی طلبہ "
۲۰۴	۸۴۸۸	حافظ فضل حسین صاحب ضلع جہلم	صہ	زکوٰۃ "
۲۰۵	۸۴۸۹	محمد عثمان صاحب اردو بازار گورکھپور	سہ	"
۲۰۶	۸۴۹۰	حاجی م شمشاد حسین صاحب علیگڈھ	عہ	"
۲۰۷	۸۴۹۱	منجانب حاجی نبی بخش صاحب کوہ شملہ	صہ	"
۲۰۸	۸۴۹۲	محمد موسیٰ صاحب کنٹریکٹر پی ڈبلو ڈی حیدرآباد دکن	عہ	"
۲۰۹	۸۴۹۳	محمد مرزا صاحب اینڈ کمپنی ۲۳ بمبئی ۳	لعہ	"
۲۱۰	۸۴۹۴	حسین صاحب نمبردار ملیانہ ڈاکخانہ کہوسیر	عا	فی طلبہ
۲۱۱	۸۴۹۵	ڈاکٹر عبدالہٰی صاحب پنشنر محلہ بدھواری اوناؤ	عہ	زکوٰۃ "
۲۱۲	۸۴۹۶	مولانا برکت علی صاحب گوجرانوالہ پنجاب	للعہ	تعمیر تنظیم
۲۱۳	۸۴۹۸	بابو چراغ الدین صاحب " "	عہ	"
۲۱۴	۸۴۹۹	شیخ سراج الدین محمد شفیع صاحبان " "	صہ	"
۲۱۵	۸۵۰۰	محمد علی صاحب حلوائی بازار تھانہ " "	عہ	"
۲۱۶	۸۵۰۱	حاجی غلام نبی صاحب آئرن مرچنٹ ڈپو "	عہ	"
۲۱۷	۸۵۰۲	حافظ عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند " "	عہ	"
۲۱۸	۸۵۰۳	شاہ سلطان احمد صاحب جالندھری " "	عا	"
۲۱۹	۸۵۰۴	حاجی عبدالرسول فقیر محمد صاحبان کوہاٹ	عا	"
۲۲۰	۸۵۰۵	حاجی غلام حسین صاحب پنشنر گوجرانوالہ پنجاب	عہ	فی طلبہ
۲۲۱	۸۵۰۶	چودھری غلام حسین صاحب " " "	عہ	زکوٰۃ "
۲۲۲	۸۵۰۷	محمد اسمٰعیل صاحب نال والے " "	عا	تعمیر تنظیم
۲۲۳	۸۵۰۸	شیخ نصیر الدین صاحب گکھڑ " "	عہ	"
۲۲۴	۸۵۰۹	حاجی فخر الدین صاحب " " "	عا	"
۲۲۵	۸۵۱۱	ماسٹر نوشی محمد صاحب " "	عا	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۲۶	۸۵۱۲	شیخ چودھری غلام محمد صاحب " "	للعہ	تعمیر تنظیم
۲۲۷	۸۵۱۳	ملک محمد اقبال محمد نور صاحبان " "	عا	"
۲۲۸	۸۵۱۴	شیخ غلام ربانی صاحب شہر گجرات	صہ	عطاء بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲۹	۸۵۱۵	منجانب مسماۃ رابعہ خاتون بذریعہ شیخ غلام احمد صاحب شہر گجرات پنجاب	سہ	تعمیر مسجد
۲۳۰	۸۵۱۷	حافظ محمد عبداللہ صاحب "	۸	عطا بہی خواہ
۲۳۱	۸۵۱۹	بابا چراغ دین صاحب مسلم بازار " "	عہ	"
۲۳۲	۸۵۲۱	مولوی حاجی سعید احمد صاحب مدرس دار العلوم	۷	"
۲۳۳	۸۵۲۳	سراج حسین صاحب بہادر گنج شاہجہانپور	صہ	زکوٰۃ "
۲۳۴	۸۵۲۵	خان صاحب حاجی احمد حسن صاحب پنشنر بمبئی	عہ	"
۲۳۵	۸۵۲۶	بابو احمد الدین صاحب ٹیلر ماسٹر ریاست پٹیالہ	عہ	"
۲۳۶	۸۵۲۷	شیخ حاجی ضیاء الدین صاحب سگرام پور بدایوں	عہ	"
۲۳۷	۸۵۲۸	محمد رحمت اللہ صاحب نروانہ ریاست پٹیالہ	سہ	"
۲۳۸	۸۵۲۹	حکیم خدا بخش صاحب میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	عہ	"
۲۳۹	۸۵۳۰	" " "	عہ	کتب وقفی
۲۴۰	۸۵۳۳	نیاز احمد صاحب مالک نیاز فرم پھرندہ ۔ گورکھپور	سہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۴۱	۸۵۳۶	مسماۃ حمیدہ خاتون اہلیہ حافظ لیاقت حسین صاحب	صہ	"
۲۴۲	۸۵۳۸	روح الدین صاحب قصبہ کوٹ تخ ضلع جالون	صہ	"
۲۴۳	۸۵۳۹	سید امیر احمد صاحب محلہ کھڑک بمبئی ۹	عہ	"
۲۴۴	۸۵۴۰	مبارز رضا خاں صاحب میجر رسالہ ۴۸ کیکی سرگودہا	سہ	"
۲۴۵	۸۵۴۶	جناب شاہ برادرس کارٹ روڈ شملہ	عہ	"
۲۴۶	۸۵۴۷	حافظ محمد احمد صاحب "	عہ	تعمیر تنظیم
۲۴۷	۸۵۴۸	مولانا قاری احمد حسین صاحب و چند اہل خیر "	لعہ	"
۲۴۸	۸۵۴۹	چودھری مختار احمد صاحب موٹر بازار "	للعہ	"
۲۴۹	۸۵۵۰	جناب سید فلک سیر شاہ صاحب "	عا	عطا بہی خواہ
۲۵۰	۸۵۵۱	" میر محمد دین صاحب ذریعہ غلام احمد گجرات	صہ	زکوٰۃ "
۲۵۱	۸۵۵۲	ماسٹر ملک محمد امین صاحب "	عہ	عطاء "
۲۵۲	۸۵۵۶	حاجی محمد عبداللہ صاحب "	عہ	زکوٰۃ "
۲۵۳	۸۵۵۸	منشی کرم دین محمد شریف صاحبان "	عہ	عطاء "
۲۵۴	۸۵۵۹	محمد اسلم صاحب ذریعہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ	سہ	زکوٰۃ "
۲۵۵	۸۵۶۰	مولوی عبداللہ مولوی عبیداللہ و ملک رب		
		احمد علی و محمد دین و احمد دین ملک نور عالم سلطان محمد		
۲۵۶	۸۵۶۱	محمد الٰہی صاحب بیلی کہاڑیاں گجرات	ے	

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۵۷	۸۵۶۳	بکیفیت علیصاحب معرفت غلام احمد صاحب گجرات	لعہ	عطا بہی خواہ
۲۵۸	۸۵۶۴	شیخ عبدالحمید صاحب ماسٹر گورنمنٹ سکول ″	عہ	″
۲۵۹	۸۵۶۵	حافظ محمد حیات صاحب سوندرہ ڈیرہ آباد	لعہ	″
۲۶۰	۸۵۶۶	مستری محمد علیصاحب وغیرہ شہر گجرات	سـہ	فی طلبہ
۲۶۱	۸۵۶۸	عبدالعلیم وسلیم الدین صاحبان تیرنگر میرٹھ	لعہ	عطا ″
۲۶۲	۸۵۷۳	حاجی عبدالغفور صاحب بازار حلوائیان علیگڈھ	لعہ	″
۲۶۳	۸۵۷۷	ماسٹر محمد یسین صاحب منٹو سرکل کمرہ ۲۳ یونیورسٹی	لعہ	″
۲۶۴	۸۵۷۸	منشی مسعود حسن صاحب صدیقی ″ ″	لعہ	زکوٰۃ ″
۲۶۵	۸۵۷۹	ابوبکر احمد حلیم صاحب اے بی اے ″ ″	صہ	عطا ″
۲۶۶	۸۵۸۰	ابو عبدالحمید صاحب انجنیر ″ ″	لعہ	″
۲۶۷	۸۵۸۳	چودھری عبدالرحمٰن خانصاحب پٹھانکوٹ گورداسپور	۸ر لعہ	زکوٰۃ ″
۲۶۸	۸۵۸۴	″ ″ ″ ″ ″	۸ر	فی طلبہ
۲۶۹	۸۵۸۹	سید قمرالحسن صاحب لاہور چھاؤنی	صہ	زکوٰۃ ″
۲۷۰	۸۵۹۰	حاجی عبدالغفور صاحب عطار نجیب آباد بجنور	صہ	″
۲۷۱	۸۵۹۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب چوک بازار بھوپال	للعہ	″
۲۷۲	۸۵۹۲	سید منظور حسن صاحب اوورسیر سکھر سندہ	للعہ	″
۲۷۳	۸۵۹۳	یار محمد صاحب معرفت پوسٹ ماسٹر حیدرآباد ″	للعہ	فی طلبہ
۲۷۴	۸۵۹۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب اکبرآباد بجنور	صہ	زکوٰۃ ″
۲۷۵	۸۵۹۵	پدہان محمد ابراہیم صاحب علی پورہ نگینہ ″	صہ	″
۲۷۶	۸۵۹۶	اللہ راضی صاحب امین نہر مورنہ مظفرنگر	تمعہ	″
۲۷۷	۸۵۹۷	سیٹھ سلیمان اسمٰعیل محمدی صاحب ہکور سورت	سہ	″
۲۷۸	۸۵۹۸	مستری محمد دین صاحب آہنگر کوہ شملہ	للعہ	″
۲۷۹	۸۶۰۰	حاجی نور بخش صاحب سوداگر بانس مظفرنگر	للعہ	″
۲۸۰	۸۶۰۸	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب بنگلہ ۲ مسلم یونیورسٹی علیگڈہ	صہ	عطا ″
۲۸۱	۸۶۰۹	چودھری منور خانصاحب ″	۸ر	″
۲۸۲	۸۶۱۰	عبداللطیف صاحب کوٹلہ فیروزآباد آگرہ	لعہ	″
۲۸۳	۸۶۱۱	عبدالغنی صاحب ″	لعہ	″
۲۸۴	۸۶۱۲	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ حسینی ″	لعہ	″
۲۸۵	۸۶۱۳	شیخ انوار حسین صاحب امین پاڑی دروازہ	لعہ	″
۲۸۶	۸۶۱۴	″ عبدالرحیم صاحب چولا آہہ ″	صہ	″
۲۸۷	۸۶۱۷	ماسٹر محمد حسان علیخان صاحب فیروزآباد آگرہ	عہ	عطا بہی خواہ
۲۸۸	۸۶۱۶	صدیق حسین لیاقت حسین صاحبان ″ ″	لعہ	″
۲۸۹	۸۶۱۷	بسم اللہ خانصاحب ″	لعہ	″
۲۹۰	۸۶۱۸	مولانا محمد عزیز صاحب مسلم یونیورسٹی تار بنگلہ ۲ علیگڈہ	لعہ	رسالہ
۲۹۱	۸۶۱۹	بابو عبدالقدوس صاحب اوورسیر ″	ے	زکوٰۃ ″
۲۹۲	۸۶۲۰	حافظ محمد احمد صاحب فیروزآباد آگرہ	للعہ	″
۲۹۳	۸۶۲۱	شیخ علاؤالدین صاحب ″ ″	لعہ	″
۲۹۴	۸۶۲۳	حکیم سید شاہ نواز صاحب بیرون دروازہ سیال ...	لعہ	عطا ″
۲۹۵	۸۶۲۴	جناب زبیر عزیز صاحب محلہ قاضیان جالندہر ″	لعہ	″
۲۹۶	۸۶۲۵	شیر محمد صاحب دجوہہ کلاں ″	صہ	زکوٰۃ ″
۲۹۷	۸۶۲۸	احمد سلیمان دادا بھائی صاحب سورت	[illegible]	″
۲۹۸	۸۶۳۰	روح الامین صاحب کوچ جالون	۸ر لعہ	″
۲۹۹	۸۶۳۱	صلابت خانصاحب ″ ″	صہ	″
۳۰۰	۸۶۳۳	محمد بشیرالدین صاحب پنشنر برار قصاب پورہ گوالیار	للعہ	″
۳۰۱	۸۶۳۴	جنابہ والدہ صاحبہ رزاق داد خانصاحب	للعہ	کتب دینی
۳۰۲	۸۶۳۵	خان بہادر محمد رحمت خانصاحب خورجہ بلندشہر ″	للعہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۰۳	۸۶۳۷	محمد الیاس صاحب رانی کھیت والہ دہلی	للعہ	″
۳۰۴	۸۶۴۸	ممتاز علیصاحب لاہریا منڈی ملتان	لعہ	″
۳۰۵	۸۶۴۹	مولانا کریم بخش صاحب جھک پور مظفرگڈہ	[illegible]	رسالہ
۳۰۶	۸۶۵۰	شیخ سکندر علیصاحب محلہ سراجگنج ضلع پٹنہ	[illegible]	کتب دینی
۳۰۷	۸۶۵۱	نواب جمشید علی خانصاحب باغپت میرٹھ	[illegible]	زکوٰۃ ″
۳۰۸	۸۶۵۲	جناب فتح الدین صاحب گوجرانوالہ پنجاب	للعہ	″
۳۰۹	۸۶۶۵	اکرم خانصاحب تحصیل وضلع راولپنڈی	لعہ	عطا ″
۳۱۰	۸۶۶۶	خان محمد صاحب ″ ″	[illegible]	″
۳۱۱	۸۶۶۷	صاحب زاد صاحب ″ ″	[illegible]	″
۳۱۲	۸۶۶۸	کرم الٰہی صاحب ″ ″	لعہ	″
۳۱۳	۸۶۶۹	امیر احمد خانصاحب ″	لعہ	″
۳۱۴	۸۶۷۰	جمال الدین صاحب محلہ ٹھٹھی ″	۸ر	″
۳۱۵	۸۶۷۱	فتح محمد صاحب اوورسیر ″	[illegible]	″
۳۱۶	۸۶۷۲	محمد دین صاحب نورمین ″ ″	[illegible]	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
	۸۶۷۰	عبدالمجید صاحب کمیٹی محلہ راولپنڈی	مہ	عطاء بہی خواہ
۳۱۸	۸۶۶۴	عبدالحمید صاحب " "	مہ	"
۳۱۹	۸۶۶۵	عبدالرحمن صاحب " "	مہ	"
۳۲۰	۸۶۶۶	بابو سراج الدین صاحب نیا محلہ "	مہ	"
۳۲۱	۸۶۶۷	ماسٹر فضل حسین صاحب پرانا قلعہ "	مہ	"
۳۲۲	۸۶۶۸	ڈاکٹر دندان ساز صاحب فیروز پورہ "	مہ	"
۳۲۳	۸۶۶۹	بابو عبدالغنی صاحب نیا کٹرہ راجہ بازار "	مہ	زکوٰۃ
۳۲۴	۸۶۸۰	بابو محمد اسمٰعیل صاحب چھاچھی محلہ "	مہ	"
۳۲۵	۸۶۸۵	مولانا مختار احمد صاحب ریاست دیوان پور	مہ	"
۳۲۶	۸۶۸۶	محمد سعید صاحب براستہ سنگوہی ضلع جہلم	۲	"
۳۲۷	۸۶۸۷	مستری صاحب کوئٹہ بلوچستان محلہ اسلام آباد	ے	"
۳۲۸	۸۶۸۸	مولانا سید مہدی حسن صاحب مفتی محلہ سورت	مہ	"
۳۲۹	۸۶۸۹	محمد علی صاحب پسر فیاض علی بڑودہ ضلع میرٹھ	مہ	فقرطلبہ
۳۳۰	۸۶۹۰	محمود صاحب گڈھی سنگی پور ڈاکخانہ لنڈھور سہارنپور	مہ	"
۳۳۱	۸۶۹۱	محمد حسین صاحب ایم اے ایل بی مسلم یونیورسٹی علیگڈہ	مہ	"
۳۳۲	۸۶۹۵	محمد شفیع صاحب کہنوریہ کشن گنج دہلی	۵	زکوٰۃ
۳۳۳	۸۶۹۶	محمد قاسم محمد طیب صاحبان رانی کھیت ضلع الموڑہ	۱۰	"
۳۳۴	۸۶۹۷	محمد اسمٰعیل عبدالعزیز صاحب ۲۵ کلکتہ	۵	"
۳۳۵	۸۶۹۹	رحمت شاہ دوکاندار بوچڑ خانہ خوردینی تال	۵	"
۳۳۶	۸۷۰۰	عبدالحمید خان صاحب موضع دکلولی ڈاکخانہ بالا گڈھ ملتنگ	۵	"
۳۳۷	۸۷۰۱	محمد امجداللہ صاحب تارم کیپر گنج ضلع گورکھپور	۵	"
۳۳۸	۸۷۰۲	میرنوبی اے رانڈیر لمیٹڈ ۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ	۵	"
۳۳۹	۸۷۰۳	محمد یسین صاحب محلہ جمالپور ضلع مونگیر	۵	فقرطلبہ
۳۴۰	۸۷۰۴	حضرت مولانا السید اصغر حسین صاحب مدرس دارالعلوم	۶	رسالہ
۳۴۱	۸۷۰۵	عبدالرحمن صاحب محلہ قاضی پاڑہ بجنور	۵	زکوٰۃ
۳۴۲	۸۷۰۷	ایم ایچ مولات صاحب منہوران ضلع سورت	۵	"
۳۴۳	۸۷۰۸	مولوی سفیان احمد صاحب رحمانی محلہ دو لیپور پٹنہ سیٹی	۶	رسالہ
۳۴۴	۸۷۰۹	شیخ نیاز احمد صاحب پھریندہ گورکھپور	۶	"
۳۴۵	۸۷۱۰	حاجی محمد سلیم صاحب شہر بستی	۶	"
۳۴۶	۸۷۱۱	مرزا ابراہیم احمد صاحب چوک بازار سورت	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۴۷	۸۷۱۲	منشی محمد صالح صاحب پیشہ کار کلکٹری سہارنپور	۶	رسالہ
۳۴۸	۸۷۱۳	مولوی عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ سونی پت	۶	"
۳۴۹	۸۷۱۵	جناب قاسم محمد یسانی صاحب پوسٹ بکس ۵ نائل نجف	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۵۰	۸۷۱۷	بابو کفایت اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن دہرہ دون	۵	"
۳۵۱	۸۷۱۹	قاضی عبدالغفار صاحب ضلع تھر پارکر سندھ	۵	فقرطلبہ
۳۵۲	۸۷۲۰	والدہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ عطیہ مستقیم صاحب بلند شہر	مہ	"
۳۵۳	۸۷۲۱	ہر دو اہلیہ خود و والدین مرحومین خود		--
		عطیہ محمد صدیق صاحب "	مہ	"
۳۵۴	۸۷۲۵	قاسم محمد صاحب ذیسانی پوسٹ بکس ۵ نائل افریقہ	۵	"
۳۵۵	۸۷۲۶	شیخ تسلیم احمد نسیم احمد صاحبان شیرکوٹ بجنور	۵	عطاء
۳۵۶	۸۷۲۷	محمد ادریس خان امین تقسیم محلہ گوڑی بند سہارنپور	مہ	زکوٰۃ
۳۵۷	۸۷۲۸	محمد اسمٰعیل محمد یونس صاحبان نگینہ بجنور	مہ	فقرطلبہ
۳۵۸	۸۷۲۹	حاجی علی حسین صاحب مقبرہ اسحاق بیگ رفعہ پور	مہ	زکوٰۃ
۳۵۹	۸۷۳۰	شیخ فضل محمد صاحب معرفت مولوی غلام رسول صاحب جالندھر	مہ	"
۳۶۰	۸۷۳۱	" تسلیم احمد اشرف علی صاحبان شیرکوٹ بجنور	ے	فقرطلبہ
۳۶۱	۸۷۳۲	صدیق محمد صاحب شادن لنڈ ڈیرہ غازیخان	۱۲	زکوٰۃ
۳۶۲	۸۷۳۳	حاجی محمد مطیع اللہ صاحب متصل جامع مسجد گھوگھو	۵	"
۳۶۳	۸۷۳۴	محمد علی صاحب ساکن نجیب والہ ڈاکخانہ خاص بجنور	لعہ	"
۳۶۴	۸۷۳۵	" " " "	مہ	عطاء
۳۶۵	۸۷۳۶	شرافت علی صاحب معرفت سید تنویر حسن صاحب نگینہ "	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۶۶	۸۷۳۸	حاجی عبدالحق حاجی دین محمد صاحبان پشاور	۵	"
۳۶۷	۸۷۲۸	شیخ حسین بخش صاحب محلہ قلعہ کرتپور بجنور سلطانپور	۵	"
۳۶۸	۸۷۲۹	امانت علی صاحب بنشر بھدملانہ ضلع انبالہ	۵	"
۳۶۹	۸۷۵۰	" " " "	۵	عطاء
۳۷۰	۸۷۵۱	خان محمد صاحب پولیس انسپکٹر ڈی کرورا اسٹیٹ	۵	زکوٰۃ
۳۷۱	۸۷۵۲	مولوی محمد مصطفیٰ خاں صاحب چھتاری کمپونڈ علیگڈہ	۱۱	"
۳۷۲	۸۷۵۳	" " " "	مہ	فقرطلبہ
۳۷۳	۸۷۵۴	عبدالمجید صاحب سرور بربید کوارٹر سرآفس مارگن	۵	زکوٰۃ
۳۷۴	۸۷۵۵	ایس رحمت احمد عنایت اللہ صاحب شیرکوٹ بجنور	۵	"
۳۷۵	۸۷۵۶	محمد حبیب اللہ صاحب ولایت منزل علیگڈہ	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۶	۸۶۵۷	محمد بشیر خانصاحب سپروائزر پوسٹ دادالی بلندشہر	صہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۷۷	۸۶۵۹	عبدالحلیم صاحب ریاست منڈی ضلع کانگڑہ	للعہ	عطاء ″
۳۷۸	۸۶۶۰	عبدالغفار صاحب توجہک اسٹیٹ سندیلہ ہردوئی کلاں	۵عہ	زکوٰۃ ″
۳۷۹	۸۶۶۱	جناب نور احمد صاحب جی پی روڈ الہ آباد	ما؍	″
۳۸۰	۸۶۶۲	محمد احمد صاحب ایس اے چاندنی چوک دہلی	؏	رسالہ
۳۸۱	۸۶۶۳	نواب مولانا حبیب الرحمن صاحب علیگڑھ	؏	″
۳۸۲	[illegible]	محمد مبارک حسین صاحب اسٹیشن چھپرا	؏	″
۳۸۳	۸۶۶۵	فخر الدین احمد صاحب صدیقی شیرکوٹ بجنور	؏	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۸۴	۸۶۶۶	عبدالبشیر صاحب صدر بازار لینڈزون	؏ ۸	″
۳۸۵	۸۶۶۷	مطلوب الٰہی صاحب کمبوہ دروازہ میرٹھ	للعہ	″
۳۸۶	۸۶۶۸	مقبول احمد صاحب فیلڈ گنج لدھیانہ	صہ	فی طلبہ ″
۳۸۷	۸۶۷۱	منشی محمد ظہور الحسن صاحب بالائے قلعہ بھوپال	؏	زکوٰۃ ″
۳۸۸	۸۶۷۲	عبدالرحمن صاحب محلہ سرائے پرانی عیدگاہ دہلی	عہ	″
۳۸۹	۸۶۷۳	محمد عزیز الدین صاحب تحصیل و ضلع انبالہ	مے	″
۳۹۰	۸۶۷۴	فضل محمد علی احمد صاحب فروٹ مرچنٹ ۱۲ بڑا بازار کلکتہ	۵عہ	فی طلبہ
۳۹۱	[illegible]	مالکان یونائٹڈ سائیکل سنڈر اسپورٹ ورکس [illegible] کلکتہ	۵عہ	″
۳۹۲	۸۶۷۶	مولوی عظمت علی صاحب موضع و ڈاکخانہ ہریا سیتاپور	عہ	زکوٰۃ ″
۳۹۳	۸۶۷۷	مسٹر عبدالرحمن خانصاحب رحمن منزل ریاست نابھہ	؏	فی طلبہ ″
۳۹۴	۸۶۷۸	شیخ نعمت علی محمد صادق صاحبان لاہور	صہ	زکوٰۃ ″
۳۹۵	۸۶۷۹	مولانا محمد الدین صاحب چک نمبر ۱۸۷ ضلع تہرپارکر سندھ	؏	رسالہ
۳۹۶	۸۶۸۰	سلیمان حاجی یوسف صاحب نمبر ۱۲ بنگلور سٹی	ما۵	زکوٰۃ ″
۳۹۷	۸۶۸۱	ایم حاجی عبدالرحمن صاحب پارک ٹرن مدراس	صما؍	″
۳۹۸	۸۶۸۳	محمد اعظم صاحب جائیجی کٹہرہ موتی رام امرتسر	صہ	″
۳۹۹	۸۶۸۲	مجیب اللہ خانصاحب موضع بھینسا میانی	صہ	″
۴۰۰	۸۶۸۵	یونس سٹور محلہ تمباکو والہ مراد آباد ضلع بستی	صہ	″
۴۰۱	۸۶۸۴	خواجہ حمید اللہ صاحب احسن منزل ڈھاکہ	صہ	″
۴۰۲	۸۶۸۷	محمد عبدالوحید صاحب ″ ″	ے	″
۴۰۳	۸۶۸۸	محمد حیفوب خانصاحب موضع جیٹن پورہ ضلع مظفرنگر	۵عہ	″
۴۰۴	۸۶۸۵	ولی محمد صاحب حکیم اینڈ کو لدھیانہ	۵عہ	″
۴۰۵	۸۶۹۰	محمد سلطان خانصاحب میرانپور کٹرہ شاہجہانپور	۵عہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۰۶	۸۶۹۱	بی بی خدیجہ بیگم صاحبہ تحصیل باغپت میرٹھ	[illegible]	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۷	۸۶۹۲	ڈاکٹر سید ظہور الدین صاحب موضع منونہ ڈاکخانہ پھلاودہ	۵صہ	″
۲۰۸	۸۶۹۳	خان بہادر شیخ رشید احمد صاحب سوداگر اسلحہ دہلی	؏	رسالہ
۲۰۹	۸۶۹۴	میاں امام الدین صاحب سروپ والی گوجرانوالہ	ہے	زکوٰۃ ″
۲۱۰	۸۶۹۵	مولوی حکیم محمد علی صاحب مہاں سنگھ گیٹ امرتسر	؏	″
۲۱۱	۸۶۹۶	محمد زکریا صاحب تاجران عطر چوک لکھنؤ	للعہ	″
۲۱۲	۸۶۹۷	بابو نذیر احمد صاحب سرحد سروے آفس کراچی	۵صہ	″
۲۱۳	۸۶۹۸	حاجی امانت علی صاحب محلہ توت ررکی سہارنپور	ما؍	″
۲۱۴	۸۶۹۹	محمد احمد صاحب اینڈ برادرس ۲۲۰ بازار بمبئی ۳	[illegible]	″
۲۱۵	۸۸۰۰	حاجی رحیم بخش محمد ابراہیم صاحبان خورجہ بلندشہر	۵صہ	″
۲۱۶	۸۸۰۱	مولوی غلام حسین صاحب بنہاگوال خورد گجرات	[illegible]	″
۲۱۷	۸۸۰۲	جناب محمود صاحب نمبر ۹۰۹ پولیس کراچی	۵عہ	″
۲۱۸	۸۸۰۳	ایک بیگم صاحبہ نئی بستی ڈاکخانہ قائم گنج فرخ آباد	[illegible]	عطاء
۲۱۹	۸۸۰۴	محمد شریف صاحب دھوری پٹیالہ	۵عہ	زکوٰۃ
۲۲۰	۸۸۰۵	شیخ محمد عبدالکریم صاحب کلکتہ والے مظفرنگر	۵عہ	فی طلبہ
۲۲۱	۸۸۰۶	ابرار احمد صاحب معرفت عبدالرحمن صاحب بجنور	۵عہ	زکوٰۃ
۲۲۲	۸۸۰۷	حافظ محمد حکیم ذریعہ ایچ عبدالقیوم اینڈ کمپنی فیض آباد	۵عہ	″
۲۲۳	۸۸۰۸	محمد بشیر احمد صاحب گورنمنٹ سنٹرل پریس الہ آباد	عہ	″
۲۲۴	۸۸۰۹	محمد کشف الرحمن صاحب سیوتی سی پی	صہ	″
۲۲۵	۸۸۱۰	مستری حمید اللہ صاحب صدر بازار لینڈزون گڑھوال	صہ	عطاء
۲۲۶	۸۸۱۱	منشی عثمان صاحب دفتر محاسبی حیدرآباد دکن	؏	رسالہ
۲۲۷	۸۸۱۲	محمد امین صاحب برادرس لمیٹڈ پوسٹ بکس کانپور	ما؍	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۲۸	۸۸۱۳	نور محمد صاحب اینڈ سنز سنہری مسجد ہوشیارپور	۵عہ	″
۲۲۹	۸۸۱۴	سید مبارک حسین صاحب رئیس تہری مظفرنگر	۵عہ	″
۲۳۰	۸۸۱۶	شیخ محمد عبداللہ صاحب ٹانڈہ عمر ضلع ہوشیارپور	۵عہ	″
۲۳۱	۸۸۱۷	منشی محمد اسحاق صاحب ہردرسوڈ ضلع گونڈہ	صہ	″
۲۳۲	۸۸۱۸	حافظ نور محمد صاحب موتی گنج بلنوا ″ ″	ے	″
۲۳۳	۸۸۱۹	چودھری گل محمد صاحب ″ ″	؏	علما
۲۳۴	۸۸۲۰	شیخ محمد امین الدین صاحب یانٹوہ کانٹھیاواڑ	ما؍	زکوٰۃ
۲۳۵	۸۸۲۲	محمد محسن صاحب رئیس ترنڈہ محمد پناہ ریاست بہاولپور	۵عہ	″

	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
	۲۳۶	۸۸۲۳	ڈاکٹر دائے سعید صاحب سعید منزل بندر روڈ کراچی	ﻌﮧ	زکوٰۃ بہی خواہ	۲۴۷	۸۸۶۱	والدہ مرحومہ حافظ عبدالقیوم صاحب کینی فیض آباد	[illegible]	ز
	۲۳۷	۸۸۲۴	دار و غہ محمد اکرم صاحب ہارون آباد بہاولپور	ﻌﮧ	″	۲۴۸	۸۸۶۲	شیخ مشرف حسین صاحب مالک کارخانہ برف لکھنؤ	ﻌﮧ	″
۱۹	۲۳۸	۸۸۲۵	مولوی شیخ محمد عبدالکریم صاحب راجکوٹ کاٹھیاواڑ	ما	تعمیر دار طلبہ	۲۴۹	۸۸۶۴	مولوی عبدالہادی خانصاحب تاجر کتب شاہجہانپور	عہ	مرفہ
۲۰	۲۳۹	۸۸۲۶	فضل محمود صاحب رحیم یار خاں ریاست بہاولپور	ﻌﮧ	زکوٰۃ بہی خواہ	۲۵۰	۸۸۶۵	مولانا مسعود السبحین صاحب نگینوی سیف آبادی پٹیالہ	ﻌﮧ	زکوٰۃ
۲۱	۲۴۰	۸۸۳۰	مولوی سعید احمد صاحب مدیر برہان شیدیپورہ دہلی	ما	چرم عقیقہ	۲۵۱	۸۸۶۸	مولانا عبدالہادی خانصاحب تاجر کتب بہادر گنج	ما	متفرق
۲۲	۲۴۱	۸۸۳۱	مولوی اکرام الدین صاحب معرفت ادارہ شرقیہ ″	ما	زکوٰۃ بہی خواہ	۲۵۲	۸۸۶۹	عبدالشکور صاحب سوداگر چوڑی فیروزآباد	ﻌﮧ	زکوٰۃ
۲۳	۲۴۲	۸۸۳۲	جی آئی حسین محمد جی ۱۹۵ ناگدیوی اسٹریٹ بمبئی	لعہ	″	۲۵۳	۸۸۷۰	محمد یوسف جان محمد صاحب سوداگر چرم مالیگاؤں	عہ	″
۲۴	۲۴۳	۸۸۳۳	حاجی محمد اسمٰعیل محمد ابراہیم صاحبان نجیب آباد بجنور	لعہ	″	۲۵۴	۸۸۷۱	شیخ محمد عبدالغنی صاحب اکوٹنٹ جنرل بہاولپور	ﻌﮧ	مرفہ
۲۵	۲۴۴	۸۸۳۴	ایم مصطفیٰ خانصاحب گیانپور مرزاپور بنارس	لعہ	″	۲۵۵	۸۸۷۳	اشتیاق احمد صاحب سوداگر پان دیوبند	ﻌﮧ	زکوٰۃ
۲۶	۲۴۵	۸۸۳۶	یک از اہل خیر مرسلہ حافظ اکرام اللہ صاحب امام مسجد	ما	″	۲۵۶	۸۸۷۴	حافظ محمد عثمان صاحب سوداگر اردو بازار گورکھپور	عل	″
۲۷	۲۴۶	[illegible]	بشیر احمد صاحب لینڈ دون صدر بازار گڈوال	عاے	″	۲۵۷	۸۸۷۵	مقبول احمد صاحب گرداور قانونگو سلطانپور	ﻌﮧ	″
۲۸	۲۴۷	۸۸۳۸	محمد اسحاق محمد حیات صاحبان نانپارہ بہرائچ	عاے ۱۲	″	۲۵۸	۸۸۷۶	حافظ عبدالمجید صاحب شفاخانہ نقشبندیہ لائلپور	ہے	″
۲۹	۲۴۸	۸۸۳۹	ابراہیم صاحب ولد ماڑا آرائیں ۲۴۵ گ ب لائلپور	للعہ ۱۲	مرفہ طلبہ	۲۵۹	۸۸۷۷	حافظ عبدالسلام صاحب جامع مسجد فیروزآباد	سے	مرفہ طلبہ
۳۰	۲۴۹	۸۸۴۰	سید عبدالرحمٰن صاحب ۱۰ دور دیہ ڈ بنگلور	صہ	زکوٰۃ بہی خواہ	۲۶۰	۸۸۷۸	محمد ظفر حسن صاحب اندرون بدھوارہ بھوپال	للعہ	″
۳۱	۲۵۰	۸۸۴۱	ذاکر اینڈ کو مسجد شاہی بازار مرادآباد	صہ	مرفہ طلبہ	۲۶۱	۸۸۷۹	مولوی محمد یونس صاحب صدر مدرس عبداللہ پور لائلپور	صہ	زکوٰۃ
۳۲	۲۵۱	۸۸۴۲	سید حسن علی صاحب رنہیڑی مظفرنگر	صہ	زکوٰۃ ″	۲۶۲	۸۸۸۰	اللہ بخش صاحب مقام آرڈ ضلع سرگودھا	صہ	مرفہ طلبہ
۳۳	۲۵۲	۸۸۴۳	عبدالقادر صاحب چوک نانپارہ بہرائچ	صہ	″	۲۶۳	۸۸۸۱	عبدالغفار صاحب متصل کماپورہ حیدرآباد دکن	صہ	″
۳۴	۲۵۳	۸۸۴۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب مسجد نئین کوئی اعظم گڈھ	صہ	″	۲۶۴	۸۸۸۲	امیر عالم صاحب ساکن کریا ضلع راولپنڈی	صہ	زکوٰۃ
۳۵	۲۵۴	۸۸۴۵	عبداللہ صاحب بہوپالیا چاندپور بجنور	صہ	″	۲۶۵	۸۸۸۳	شیخ گل محمد صاحب وکیل بسی ریاست پٹیالہ	صہ	مرفہ طلبہ
۳۶	۲۵۵	۸۸۴۶	محمد عمر صاحب ڈاکخانہ پارک اسٹریٹ کلکتہ	سے	عطاء	۲۶۶	۸۸۸۴	عنایت اللہ صاحب سارٹر انبالہ چھاؤنی	صہ	زکوٰۃ
۳۷	۲۵۶	۸۸۴۷	محمد بخش ولد نبی بخش صاحب چک ۲۸۵ گ ب لائلپور	للعہ ۱۲	مرفہ طلبہ	۲۶۷	۸۸۸۵	تراب علی محمد عمر صاحبان تمباکو مرچنٹ مقام [illegible]	صہ	″
۳۸	۲۵۷	۸۸۴۸	محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک گورنمنٹ کالج ہوشیارپور	ﻌﮧ	زکوٰۃ	۲۶۸	۸۸۸۶	حکمت اللہ صاحب صدیقی پوسٹل کلرک قصبہ [illegible]	صہ	″
۳۹	۲۵۸	۸۸۴۹	حاجی مولا بخش محمد نور الٰہی صاحب ریواڑی	ﻌﮧ	″	۲۶۹	۸۸۸۷	تنہا و ابوبکر صاحبان جوس تہکی روڈ	صہ	″
۴۰	۲۵۹	۸۸۵۰	اکرام حسین صاحب وکیل گورنمنٹ بھوپال	ﻌﮧ	مرفہ طلبہ	۲۷۰	۸۸۸۸	اظہار الحسین صاحب پوسٹ ماسٹر شیرکوٹ	صہ	″
۴۱	۲۶۰	۸۸۵۱	چھجو نمبردار صاحب موضع سیدپور میرٹھ	ﻌﮧ	″	۲۷۱	۸۸۸۹	حاجی محمد آفاق صاحب مبارکپور ضلع فرخ آباد	صہ	″
۴۲	۲۶۱	۸۸۵۲	ایم قلم صاحب ۱۲ ڈاکخانہ دہرم تلہ کلکتہ	عہ	زکوٰۃ ″	۲۷۲	۸۸۹۰	مصطفیٰ خانصاحب تاجر عطر قنوج	صہ	″
۴۳	۲۶۲	[illegible]	حافظ زین الدین صاحب گڈھی پختہ مظفرنگر	۲ ر	عطاء ″	۲۷۳	۸۸۹۱	مرزا علی جان صاحب [illegible] واج پہاڑ گنج دہلی	صہ	″
۴۴	۲۶۳	۸۸۵۷	مسماۃ محمودہ بیگم صاحبہ مرسلہ ″ ″	لعہ	″	۲۷۴	۸۸۹۲	ابو یوسف منظور الحق صاحب فرکٹنال کو ٹھڑ ایالائلپور	صہ	عطاء
۴۵	۲۶۴	۸۸۵۸	عبدالکریم صاحب گوہوال صدر بازار لینڈ دون	ﻌﮧ	زکوٰۃ ″	۲۷۵	۸۸۹۳	رئیس احمد محمد جمیل صاحب اردو بازار گورکھپور	صہ	زکوٰۃ
۴۶	۲۶۵	۸۸۵۹	دیدار خاں رحیم خاں صاحب ۱۲ کولو ٹولہ لین کلکتہ	ﻌﮧ	″	۲۷۶	۸۸۹۴	محمد امین صاحب [illegible] ماسٹر سنڈیلہ پور اودھ	صہ	″
۴۷	۲۶۶	۸۸۶۰	حاجی کریم بخش حاجی عبدالحمید صاحب قصبہ لار گورکھپور	ﻌﮧ	″	۲۷۷	۸۸۹۵	حاجی سید ظہیر الدین صاحب قصبہ [illegible] بلند شہر	صہ	[illegible]

نمبر شمار	نمبر بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۸	۸۹۷	بابو محمد افضل خاں صاحب سب پوسٹماسٹر فیض آباد	۶	رسالہ
۴۷۹	۸۹۸	مسماۃ خاتون بی بی مرسلہ اللہ بخش صاحب مقام روڈ سرگودھا	عہ	عطا
۴۸۰	۸۹۹	وقارالدین احمد صاحب کلرک قصبہ دھامپور بجنور	عہ	زکوٰۃ
۴۸۱	۹۰۰	حاجی نورالحق صاحب کچا باغ بنارس	عہ	"
۴۸۲	۹۰۱	چراغ الدین صاحب خلف عزیز الدین صاحب شہر جالندھر	عہ	صرف طلبہ
۴۸۳	۹۰۲	نبی بخش صاحب پٹواری جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان	عہ	زکوٰۃ
۴۸۴	۹۰۳	سید ارشاد علی صاحب ہیڈ ماسٹر ان چور لین کراچی	عہ	"
۴۸۵	۹۰۴	حکیم سید عبدالرزاق صاحب شاہ گیلانی سرگودھا	لعہ	"
۴۸۶	۹۰۵	بابو مختار احمد صاحب ڈرافسمین فیروز پور چھاونی	صہ	صرف طلبہ
۴۸۷	۹۰۶	شہزاد علی صاحب سہوارہ ضلع بجنور	عہ	زکوٰۃ
۴۸۸	۹۰۷	خان محمد صاحب کوٹ کبیر خاں ضلع لائلپور	عہ	"
۴۸۹	۹۰۸	ایس فضل حق صاحب برسرہ امرادتی بہار	صہ	"
۴۹۰	۹۰۹	باڑی برادرس صدر بازار دہلی	صہ	"
۴۹۱	۹۱۰	عبدالحمید صاحب عطیہ حافظ عبداللہ صاحب کرتپور	صہ	"
۴۹۲	۹۱۱	جلال الدین اینڈ کمپنی لمٹیڈ کلکتہ	للعہ	"
۴۹۳	۹۱۲	[illegible] صاحب امام الدین صاحب پینشنر اگزیکٹیو انجنیر لال بازار بنجاب	صہ	"
۴۹۴	۹۱۳	سید محمد اشفاق حسین صاحب مقام چھتاری بلند شہر	صہ	صرف طلبہ
۴۹۵	۹۱۴	کے بی ثناء اللہ صاحب قاضی پور جوار گورکھپور	صہ	زکوٰۃ
۴۹۶	۹۱۵	مہر محمد صاحب ضلعدار ڈاکخانہ ڈونگر سونگر بہاولپور	صہ	"
۴۹۷	۹۱۶	دی ایم موکھات لمٹیڈ لائین کلکتہ	صہ	صرف طلبہ
۴۹۸	۹۱۸	عبدالکریم صاحب مرسلہ محمد طاہر اینڈ سنز کننگ اسٹریٹ کلکتہ	مار	زکوٰۃ
۴۹۹	۹۱۹	ایک صاحب خیر	۶	صرف طلبہ
۵۰۰	۹۲۰	حاجی عظیم الدین حبیب احمد صاحب گنڈیورہ ڈاکخانہ فتحپور	صہ	زکوٰۃ
۵۰۱	۹۲۱	عبدالعزیز خاں صاحب فیض روڈ قرولباغ دہلی	عہ	صرف طلبہ
۵۰۲	۹۲۳	شیخ محمد اسلم صاحب سوداگر تمباکو سلطانپور اودھ	صہ	"
۵۰۳	۹۲۴	کنور مسعود علی خاں صاحب [illegible] منزل اٹاوہ	صہ	زکوٰۃ
۵۰۴	۹۲۶	فضل الٰہی صاحب داگر حریم ہاسٹل مارکیٹ امرتسر	صہ	صرف طلبہ
۵۰۵	۹۲۸	محمد نذیر صاحب اینڈ سنز لمٹیڈ سبزی منڈی کلکتہ	عہ	زکوٰۃ
۵۰۶	۹۲۹	حاجی [illegible] صاحب [illegible] انبالہ	عہ	"
۵۰۷	۹۳۰	شیخ ظہور الحسن صاحب مین پوری	صہ	"
۵۰۸	۹۳۱	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ہوسپٹل چترپور یوپی	صہ	"
۵۰۹	۹۳۲	ملک عبدالرحمٰن صاحب ابواسحاق روڈ لاہور	صہ	وظیفہ متفرقات
۵۱۰	۹۳۳	ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھ	عہ	صرف طلبہ
۵۱۱	۹۳۴	سید محمد علی صاحب ریاست دتیا	عہ	زکوٰۃ
۵۱۲	۹۳۵	ماسٹر عبدالغفور صاحب گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر	صہ	"
۵۱۳	۹۳۶	چراغ الدین صاحب بھگواڑہ	صہ	"
۵۱۴	۹۳۷	منشی محمد صدیق صاحب محافظ دفتر گورنمنٹ نابھہ	صہ	"
۵۱۵	۹۳۸	حاجی محمد حمزہ صاحب کانپور	مار	"
۵۱۶	۹۳۹	محمد شریف صاحب	للعہ	صرف طلبہ
۵۱۷	۹۴۰	محمد آفاق صاحب صدر المفتی انجمن تبلیغ الاسلام ملتان	سے	زکوٰۃ
۵۱۸	۹۴۱	سید مولانا اشفاق علی صاحب خطیب جامع مسجد "	عہ	"
۵۱۹	۹۴۲	حاجی عبدالواحد خاں صاحب امروہہ برادرم	[illegible]	"
۵۲۰	۹۴۳	سید ضمیر حسین صاحب کارندہ ریاست دانپور بلند شہر	صہ	"
۵۲۱	۹۴۵	محمد یوسف خاں صاحب تحصیلدار لال کنواں دہلی	صہ	"
۵۲۲	۹۴۶	محمد سعید صاحب سکنڈ ماسٹر ہائی سکول چیچاوطنی	صہ	"
۵۲۳	۹۴۷	احمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کوٹ بلول خاں	صہ	"
۵۲۴	۹۴۸	مقبول احمد صاحب مدرس متصل عیدگاہ لائلپور	عہ	"
۵۲۵	۹۴۹	ابوالحسن صاحب موضع ڈبہہ ضلع مونگیر	صہ	"
۵۲۶	۹۵۰	سید محمد صادق صاحب مکان سید محمد طاہر صاحب قیصر باغ لکھنؤ	صہ	"
۵۲۷	۹۵۱	محمد یعقوب صاحب لوہا فروش دھامپور	صہ	"
۵۲۸	۹۵۲	آفتاب حسین صاحب عثمانی دیوبندی محلہ کسرول مرادآباد	عہ	نگاہ خواہی
۵۲۹	۹۵۳	محمد شعیب صاحب کوتوال بنگلہ نمبر ۱۴ چھاونی کانپور	عہ	"
۵۳۰	۹۵۴	نبی بخش صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ	عہ	"
۵۳۱	۹۵۵	مقصود علی صاحب انسپکٹر قانونگو ٹریننگ اسکول ہردوئی	عہ	"
۵۳۲	۹۵۶	" " " "	عہ	صرف طلبہ
۵۳۳	۹۵۷	حکیم حافظ محمد سعید صاحب بلاک نمبر ۱۹ شاہ پور سرگودھا	عہ	زکوٰۃ
۵۳۴	۹۵۸	ڈاکٹر مقبول عالم صاحب ظفروال سیالکوٹ	صہ	"
۵۳۵	۹۵۹	یعقوب اسمٰعیل صاحب آبید ڈاکخانہ داریا منتع [illegible]	صہ	"
۵۳۶	۹۶۰	آئی۔ اے۔ جی محمد داریا "	عہ	"
۵۳۷	۹۶۱	عبدالحق صاحب اندرون چھنی سال بریلی	عہ	کتب وقفی
۵۳۸	۹۶۲	حاجی فضل الٰہی صاحب اینڈ سنز اکبری گیٹ لاہور	مار	زکوٰۃ
۵۳۹	۹۶۵	حاجی محمد قاسم صاحب ناظم تعمیرات دارالعلوم دیوبند	۶	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۴۰	۸۹۲۲	عبدالحمید صاحب دوکاندار ریاست سانپور نجیب آباد	عہ	زکوٰۃ
۵۴۱	۸۹۲	شیخ عبدالغفور صاحب پارچہ فروش خورجہ	۶	؍؍
۵۴۲	۸۹۶۸	مولوی محمد راشد صاحب متعلم دارالعلوم سنبھل	۶	رسالہ
۵۴۳	[illegible]	محمد حسین صاحب گنڈیوڑا ضلع سہارنپور	سے	زکوٰۃ
۵۴۴	۸۹۷۰	فخر الدین صاحب سوداگر مین پوری	۱ہ	؍؍
۵۴۵	۸۹۷۱	محمد حفیظ الرحمٰن خانصاحب قصبہ سہوارہ	صہ	؍؍
۵۴۶	۸۹۷۲	محمد شیر زمان صاحب سلہٹ آسام	لعہ	صرف طلبہ
۵۴۷	۸۹۷۳	مولوی محمد عبدالرحیم صاحب راندیر سورت	لعہ	زکوٰۃ
۵۴۸	۸۹۷۴	محمد حسین صاحب چائے پوری نئی دہلی	لعہ	؍؍
۵۴۹	۸۹۷۵	سید آل نبی صاحب پینشنر مسجد ہن ضلع فرخ آباد	لعہ	؍؍
۵۵۰	۸۹۷۶	حکیم مقصود علی اکبر صاحب حمایت نگر حیدرآباد	لعہ	صرف طلبہ
۵۵۱	۸۹۷۷	منظور علی صاحب بھوپال	لعہ	زکوٰۃ
۵۵۲	۸۹۷۸	حاجی میاں احمد الدین صاحب سوداگر چنیوٹ	صمہ	تعمیر دارالطلبہ
۵۵۳	۸۹۷۹	عبدالحق صاحب بوسہ کالج نئی دہلی	لعہ	زکوٰۃ
۵۵۴	۸۹۸۰	مولانا محمد مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۲ر	عطار
۵۵۵	۸۹۸۱	؍؍ سعید احمد صاحب مدرس عربی ؍؍ ؍؍	۱ر	؍؍
۵۵۶	۸۹۸۳	محمد مصطفٰے صاحب پوسٹل کلرک ڈاکخانہ اسرابلیا	سے	زکوٰۃ
۵۵۷	۸۹۸۴	مولوی عتیق الحق صاحب خیکر مرچنٹ اعظم گڑھ	للعہ	؍؍
۵۵۸	۸۹۸۵	محمد یٰسین صاحب تاجر عطر قنوج	للعہ	؍؍
۵۵۹	۸۹۸۶	حاجی پیر حفیظ الدین صاحب ہانسی ضلع حصار	صہ	صرف طلبہ
۵۶۰	۸۹۸۷	حافظ صالح صاحب حافظ منزل راندیر	صہ	زکوٰۃ
۵۶۱	۸۹۸۸	قاضی محمد اشفاق حسین صاحب انصاری پٹیالہ	صہ	عطار
۵۶۲	۸۹۸۹	خورشید علی صاحب اے انچ بادنی کدورہ اسٹیٹ	صہ	زکوٰۃ
۵۶۳	۸۹۹۰	حافظ عابد حسین صاحب سوداگر بانس منڈی الہ آباد	صہ	صرف طلبہ
۵۶۴	۸۹۹۱	اہلیہ صاحبہ سید محمد افضل حسین صاحب رانچی	صہ	زکوٰۃ
۵۶۵	۸۹۹۲	مشتاق بیگ صاحب اینگلن کمپنی شملہ	صہ	؍؍
۵۶۶	۸۹۹۳	حاجی محبوب حسن صاحب کانپور	صہ	؍؍
۵۶۷	۸۹۹۴	حکیم حمید عبدالحق صاحب شہر سلطانپور	صہ	؍؍
۵۶۸	۸۹۹۵	سید مجتبیٰ حسین صاحب قصبہ نہٹور ضلع بجنور	صہ	؍؍

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۶۹	۸۹۹۶	خدا بخش صاحب مدرس تجوید ریلوے اسٹیشن قندھار	عہ	زکوٰۃ
۵۷۰	۸۹۹۷	عبدالعلیم خانصاحب مرسلہ سلیمان خانصاحب حسینپور سلطانپور	سے	؍؍
۵۷۱	۸۹۹۸	حاجی قاضی امام بخش صاحب مرسلہ نور محمد صاحب نور پور بھاولپور	۱ر	؍؍
۵۷۲	۸۹۹۹	ماسٹر محمد رحمت اللہ صاحب بی اے وارد وزیرآباد	صہ	عطار
۵۷۳	۹۰۰۰	؍؍ محمد رحمت اللہ صاحب منشی فاضل ؍؍	۶	صرف طلبہ
۵۷۴	۹۰۰۱	حاجی عبدالعزیز صاحب محلہ مدنپورہ بنارس	لعہ	زکوٰۃ
۵۷۵	۹۰۰۲	شیخ ربانی شریف احمد صاحب آڑھتی سہارنپور	لعہ	؍؍
۵۷۶	۹۰۰۳	پٹواری محمد اسمٰعیل صاحب بال گ بچک ۴۹ ٹوبہ ٹیک سنگھ	لعہ	؍؍
۵۷۷	۹۰۰۴	محمد علی صاحب پوسٹماسٹر کاشی ضلع دہرہ دون	لعہ	؍؍
۵۷۸	۹۰۰۵	اہلیہ سردار محمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	صہ	؍؍
۵۷۹	۹۰۰۶	سردار محمد صاحب ؍؍ ؍؍	صہ	صرف طلبہ
۵۸۰	۹۰۰۷	حافظ عبدالحلیم صاحب اینڈ کمپنی فیض آباد	لعہ	زکوٰۃ
۵۸۱	۹۰۰۸	جلال الدین صاحب مرسلہ حکیم محمد عمر صاحب مرادآباد	لعہ	صرف طلبہ
۵۸۲	۹۰۰۹	خواجہ محمد احمد صاحب موضع مورا۔ غازیپور	۲	؍؍
۵۸۳	۹۰۱۰	حاجی نور الحسن صاحب بھٹے والے کانپور	لعہ	زکوٰۃ
۵۸۴	۹۰۱۲	حاجی نتھو محمد اسمٰعیل امروہوی بکن گنج ؍؍	لعہ	؍؍
۵۸۵	۹۰۱۳	شیخ ظہور احمد صاحب مرسلہ مولانا عبدالعزیز صاحب لاہو کینٹ	دہ	؍؍
۵۸۶	۹۰۱۴	عطار محمد صاحب مدرس مڈل اسکول لائلپور	عہ	؍؍
۵۸۷	۹۰۱۵	محمد یوسف صاحب سوداگر چرم کانپور	عہ	؍؍
۵۸۸	۹۰۱۶	محمد عبداللطیف صاحب چوڑیگر بازار احمدآباد	عہ	؍؍
۵۸۹	۹۰۱۷	عبداللطیف صاحب کلرک ڈاکخانہ فتحگڑھ	للعہ	؍؍
۵۹۰	۹۰۱۸	والدہ مرحومہ حافظ عبدالقیوم صاحب فیض آباد	سہ	صرف طلبہ
۵۹۱	۹۰۱۹	میر منشی عبدالحمید خانصاحب محلہ صدر بازار لاہور	پار	زکوٰۃ
۵۹۲	۹۰۲۰	شیخ عبدالمجید صاحب جنرل مرچنٹس نجیب آباد	للعہ	؍؍
۵۹۳	۹۰۱۱	خواجہ محمد احمد صاحب موضع مورا غازیپور	سے	؍؍

میزان آمدنی فہرست دوامی و اوقاف
؍؍ ؍؍ دوامی بہی خواہان
؍؍ ؍؍ عمومی

چرم قربانی (اداد) دار العلوم دیوبند

دار العلوم دیوبند میں چرم قربانی کی مد سے جو آمدنی ہوتی ہے اسکا اکثر و بیشتر حصہ دار العلوم کے عظیم وسیع کتب خانہ کی کتابوں کے مصارف جلد بندی میں صرف ہوتا ہے۔ جس میں اسوقت تقریباً ساٹھ ہزار کتابوں کا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے۔ گویا آپ کی اس امداد سے قرآن و تفسیر اور فقہ و حدیث وغیرہ کی اُن کتابوں کی حفاظت کا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے جن کے ذریعہ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کی خدمت بہت بڑے پیمانہ پر انجام پا رہی ہے۔ انھیں کتابوں سے تعلیم حاصل کر کے ہزارہا علماء دنیائے اسلام کے ہر حصہ میں دین کی خدمت انجام دینے کیلئے پہنچ رہے ہیں انھیں کتابوں کی مدد سے ہر سال ہزارہا فتاوی دار العلوم سے جاری ہو کر مسلمانوں کو صحیح احکام دینے سے باخبر کرتے ہیں۔ انھیں کتابوں کا مطالعہ مبلغین دین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ تعلیمات اسلام کو مسلموں اور غیر مسلموں تک پہنچائیں اور دشمنان اسلام کے حملوں کا قوت کے ساتھ رد کریں۔

لہذا

علوم اسلامیہ کے اس عظیم الشان ذخیرہ کی حفاظت اور اس زبردست میگزین کی صیانت تمام مخلص مسلمانوں کیلئے کس قدر ضروری اور اہم ہے اور صدقہ جاریہ ہونے کے اعتبار سے کتنا موجب اجر ہے۔ اس کا اندازہ معمولی سمجھ رکھنے والا مسلمان بھی بآسانی کر سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ

تمام ارباب خیر جو سنت ابراہیمیؑ کو تازہ کرنیکے لئے قربانیاں کرینگے وہ چرم قربانی کی قیمت دار العلوم کو عنایت فرماکر اجر جزیل کے مستحق بنیں گے۔

موجودہ نازک دور میں

دار العلوم مخلص ارباب ملت کی خصوصی توجہ اور ہمدردی کا مستحق ہے امید ہے کہ انھوں نے ہمیشہ جس طرح دار العلوم کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھا ہے اس موقع پر بھی وہ اپنا فرض انتہائی اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ ادا فرمائینگے اور اس کی جزا کی اُمید حق تعالیٰ کی جناب سے رکھیں گے۔

(نوٹ) حضرات بہی خواہان اپنی امدادی رقوم کے ساتھ یہ ضرور تحریر فرمایا کریں کہ

"یہ رقم بسلسلۂ بہی خواہی بھیجی جا رہی ہے"

تاکہ آپ کی امداد بہی خواہوں کی باضابطہ فہرست میں درج ہو سکے۔ اور دفتری اندراجات میں سہولت ہو۔

محمد طیب غفرلہ
مہتمم دار العلوم دیوبند

(اردو)

اسلام

یعنی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری

(مصنفہ) حضرت مولنا عاشق الہیٰ صاحب (مدظلہ)

——— : جس میں : ———

[illegible] چاہ زمزم کے نمودار ہونے اور مکہ کی ابتدائی آبادی سے
لیکر بعثت نبوی صلعم کے حالات جدید اسلوب بیان پر نہایت دلچسپ طور سے
بیان کئے گئے ہیں [illegible] ہاجرہ کا لق و دق بیابان میں آنا - جرہم کا آباد ہونا - حضرت اسمٰعیل کا سردار
[illegible] اصحاب فیل کا مکہ پر حملہ - خواجہ ہاشم کا نکاح - عبد المطلب کا دوبارہ چاہ زمزم کھودنا - خواجہ
عبد اللہ کا ذبح - سرور عالم کی ولادت - عقیقہ - رضاعت - طفولیت - شق الصدر - سفر شام - شباب اور ابوطالب
کی کفالت - خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح - ابتدائے نبوت - تبلیغ - کفار کی ایذا رسانی - غم کا برس - شعب ابوطالب کا قیام اور تین سال
صعوبت و عسرت - حبشہ کی جانب مسلمانوں کی ہجرت، معراج اور اسلام کی یثرب میں بنیاد، بیعت عقبہ، ہجرت حلیہ مبارک وغیرہ اکتیس
ابواب حصہ اول میں مذکور ہیں - مدینہ کی ابتدائی آبادی - مسجد نبوی و قبا کی تعمیر، اسلام کا پھیلنا - اذان وصوم عاشورا کی مشروعیت
نبوی سیاست، جنگ بدر، بنی قینقاع، سریہ، کعب ابو رافع کا قتل - غزوہ احد، حمراء الاسد، میدان رجیع، سوالی، بیر معونہ، نجد
ذات الرقاع، سریہ، ام المومنین پر بہتان، خندق، مسجد قبا، بنی قریظہ - ابو لبابہ کی توبہ وغیرہ تیس ابواب حصہ دوم میں مذکور ہیں
بنی لحیان، دغابہ، عرنیس، حدیبیہ، اور بیعت الرضوان، معاہدہ ابو بصیر کا گروہ، چاہ اویس و انگشتری، ہرقل کے نام خط،
نجاشی کا اسلام، خسرو پرویز، باذان جنگ خیبر، غزوہ موتہ، منبر، سریہ خبط، حرقات جہنیہ، حاطب فتح مکہ
اور نبوی شفقت، حنین، غزوہ طائف و اوطاس وغیرہ چوبیس ابواب تیسرے حصہ میں مذکور ہیں

یہ دلچسپ اسلوب آپکو اس رسالہ کے علاوہ اور دوسری کتاب
میں نہ ملیگا دیکھنے اور پاس رکھنے کی چیز ہے آئندہ آپکو اختیار ہے
۵ نسخے یکمشت خریدنے پر محصول معاف کاغذ طباعت بہترین -

قیمت بلا جلد (عہ) اور مجلد کی قیمت (۱۲) ہے ملنے کا پتہ

(مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ

اعزازیہ دیوبند

(یو - پی)

ذی الحجہ و محرم الحرام ۱۳۸۱ھ

رجسٹرڈ نمبر اے

مرکز علوم اسلامیہ دار العلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دار العلوم

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ
مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتبہ

عبد الوحید غازیپوری
ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ (۳)

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (عہ)

نصب العین

۱ تعلیمات اسلام کو سہل و دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرنا۔
۲ اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔
۳ دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔
۴ حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) ۳۰ | بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ و محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | شمارہ ۱۲ و ۱

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخر ہفتہ میں شائع ہو جایا کرے گا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ پاس نہ پہنچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

"ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند"

باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا۔

کوائف دارالعلوم

سالِ نو:۔ دنیا اس وقت جن مصائب و مہالک میں مبتلا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نظر نہیں آتا جسمیں انسان اطمینان کا سانس لے سکے عوام و خواص سب ہی مشکلات کے ہجوم میں گھرے ہوئے ہیں۔ ضروریات زندگی کی غلایت درجہ گرانی اور وسائل آمدنی کے فقدان کی وجہ سے زندگی اجیرن ہوتی جا رہی ہے۔ جو افلاس اور کم مائیگی کی مصیبت میں مبتلا ہیں اُنکا تو ذکر ہی کیا، اصحاب دولت و ثروت بھی باوجود دولت کی فراوانی کے ادنیٰ ادنیٰ ضروریات زندگی کے مہیا کرنے میں مشکلات سے دوچار ہو رہے ہیں۔ ہر نیا سال گذرے ہوئے سال کے مقابلہ میں زیادہ ہولناکیوں اور مصیبتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے آرہا ہے اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی ابھی ایک طویل مدت تک ان آلام و مصائب سے چھٹکارا نہ پا سکے گی۔ "دارالعلوم دیوبند" بھی اسی دنیا میں ہے۔ بلکہ اس کا مادی اور ظاہری تعلق صرف عام مسلمانوں سے ہے۔ اس لئے اُس کے وقتی اور ہنگامی حالات سے بے تعلق رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ جب دارالعلوم نے ۱۳۵۹ھ کو تمام کرکے ۱۳۶۰ھ میں قدم رکھا تھا تو تمام مخلصین، ہمدردان اور متوسلین دارالعلوم فکرمند تھے کہ دیکھئے اس نئے اور سال گذشتہ کے مقابلہ میں دشوار تر سال میں دارالعلوم کے وسیع کاروبار چلانے کی کیا صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ امانت الٰہی کن خطرات سے دوچار ہوتی ہے لیکن جب ۱۳۶۰ھ باوجود مخالف کے شدید تھپیڑوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے آیا بھی اور پوری بارہ منزلیں تباہ کاریوں کے ساتھ طے کرتا ہوا گذر بھی گیا اور دارالعلوم بفضلہٖ تعالیٰ نہ صرف اس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہا۔ بلکہ اُسنے ترقی کی طرف کامیاب اور اہم اقدامات بھی کئے تو مادی اسباب کی بندگی کرنے والوں کو حیرت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان رکھنے والوں کی پیشانیاں بلا کسی ادنیٰ حیرت و استعجاب کے شکر کے سجدے بجالائیں اور زبانوں نے قلوب کی ترجمانی میں حق تعالیٰ کی قدرت کا اعتراف کیا۔

۱۳۶۱ھ:۔ آیا تو اپنے پیشرو سے بھی زیادہ تباہ کاریوں اور ہولناکیوں کے ساتھ آیا۔ بظاہر یہ خطرہ محسوس کیا جاتا تھا کہ اس نئے سال میں دارالعلوم کی خصوصیات کا باقی رہنا اور اسکی مشین کا روایات قدیمہ کے مطابق صحیح کام کرتے رہنا دشوار ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حالات کی نزاکت ۱۳۶۰ھ میں بہت کچھ حوصلہ فرسا اور ہمت شکن رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے صدقے جائیے کہ جن لوگوں کو اس امانت کی خدمت و حفاظت کی ذمہ داری اپنے ہی بندوں کو سپرد کی تھی انکے قلوب کو حوصلہ مندی اور عزم و ثبات کی اتنی طاقت بھی عنایت فرمادی کہ وہ مشکلات و موانع سے کسی وقت ہراساں نہیں ہوئے اور توفیق الٰہی کے اعتماد پر اپنا فرض صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی مشکلات کو آسان بنا دیا۔

اور سال تمام پر جب اس کے نتائج کا جائزہ لیا گیا تو نہ صرف دارالعلوم کے مخلصوں اور بہی خواہوں کو بلکہ اغیار اور معاندین کو بھی اپنی اپنی زبان اور اپنے اپنے لہجہ میں اعتراف کرنا پڑا کہ بالیقین دارالعلوم اس سال کے تمام مصائب اور حوادث پر غالب رہا اور حق تعالیٰ جل مجدہ نے اُسے عظیم الشان تاریخی کامیابیوں کے ساتھ گذر سکنے کی طاقت عطا فرمائی۔

دارالعلوم سے اخلاص وللّٰہیت کا تعلق رکھنے والے ہر فرد اور ہر جماعت کو توفیق ایزدی حاصل ہوئی اور سب نے اپنی اپنی جگہ پر اپنے فرائض مستعدی اور انہماک کے ساتھ صحیح طریقہ پر انجام دیئے۔ اگر ایک طرف اللہ جل شانہ نے معاونین اور ہمدردان دارالعلوم کے دل میں کساد بازاری اور انتہائی گرانی کے باوجود ہمیشہ سے زیادہ دارالعلوم کی مالی خدمت کا جذبہ ودیعت فرمایا اور انھوں نے والہانہ جذبہ کے ساتھ دارالعلوم کے مالیات کو مستحکم تر بنا کر مالی خطرات سے محفوظ رکھنے کی کامیاب جدوجہد کی۔ اور اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ خدام دارالعلوم کا ہاتھ بٹایا تو دوسری طرف دارالعلوم کے خدام کو اتنی طاقت بخشی کہ وہ مشکلات اور موانع سے بے پروا ہو کر اور محض اسکے فضل پر بھروسہ کر کے اپنی مساعی جاری رکھیں۔

محترم ارکان مجلس شوریٰ اور حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم کو اتنی قوت عطا فرمائی کہ وہ اس کی اس عظیم ترین امانت کی حفاظت و صیانت کا فریضہ کامل طور پر ادا فرمائیں اور خدام و ہمدردان دارالعلوم کی بروقت صحیح رہنمائی کرتے رہیں

غرض یہ کہ دارالعلوم کے ارکان شوریٰ، مہتمم، مدرسین، طلبہ، انتظامی عملہ، معاونین اور ہمدرد سب ہی پر حق تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا۔ اور سب کو اپنا اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق ارزانی فرما کر انھیں اپنی رضامندی کی دولت سے نوازا

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی دارالعلوم اور اس سے تعلق رکھنے والوں پر نہ ہوتا تو کون کہہ سکتا ہے کہ زمانہ کے حالات نے اس پُر آشوب اور پُرفتن دور میں اُسے جن حوادث سے دوچار کیا اُن سے وہ کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہو سکتا، پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل و انعام پر اُس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے:۔

سنہ ۱۳۶۲ھ:۔ ایسا نظر آتا ہے کہ اپنے پیشرو سے بھی یہ سال زیادہ دشوار تر ہوگا۔ لیکن دارالعلوم کی مشین کے ہر بڑے اور چھوٹے پرزے کو یقین رکھنا چاہیے کہ جس منعم حقیقی نے گذشتہ سال ان پر انعام فرما کر اُن کی خدمات کو قبول فرمایا اور اُنھیں دارالعلوم کے لئے مفید بنایا وہی اس سال کی تمام مشکلات کو بھی اُن کے لئے آسان کر دے گا۔ ضرورت صرف اسکی ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتے رہیں اور اس کی تائید کے بھروسہ پر کامل اخلاص کے ساتھ اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات پر چلائے اور اس عظیم الشان برادری کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے فرض کو صحیح طور پر محسوس کر کے اُسے بروقت پورا کرنے کی کوشش کرے۔

بلاشبہ توفیق صرف حق تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے

کاروائی اجلاس شوریٰ

منعقدہ ذی الحجہ ۶۱ھ

شوال ۶۱ھ میں مجلس شوریٰ کا جلسہ ہو چکا تھا لیکن چونکہ دارالعلوم کی آمدنی اور مصارف بابتہ ۶۲ھ کا میزانیہ سال تمام نہ ہونے کی وجہ سے اس جلسہ میں پیش نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے میزانیہ ۶۲ھ پر غور کرنے اور دیگر اہم امور کا فیصلہ کرنے کے لئے شوریٰ کا اجلاس ذی الحجہ ۶۱ھ میں بھی منعقد کرنا ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ ۲۰ ذی الحجہ ۶۱ھ سے جلسہ شروع ہوا اور ۲۳ ذی الحجہ تک جاری رہا۔ چار دن کے اس عرصہ میں متعدد نشستیں ہوئیں۔ ہر نشست میں ارکان محترم نے مسلسل کئی کئی گھنٹے انہماک اور توجہ کے ساتھ صرف فرماکر تمام امور زیر غور کے متعلق فیصلے صادر فرمائے۔

شرکائے جلسہ:- حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ خان بہادر حاجی شیخ رشید احمد صاحب۔ خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب۔ نواب عبدالباسط خانصاحب (حیدر آباد) حکیم مقصود علی خانصاحب (حیدر آباد) حافظ محمد یوسف صاحب۔ مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب۔ مولانا مشیت اللہ صاحب۔ مولانا محمد یٰسین صاحب۔ مولانا عبدالرشید محمود صاحب۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب۔ ۲۰ ذی الحجہ کی پہلی نشست میں تمام حضرات مدعوین شریک جلسہ رہے۔ ۲۱ ذی الحجہ کو مولانا حکیم محمد اشفاق صاحب رامپوری بھی شریک اجلاس ہو گئے۔ تمام جلسے حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ضروری اور اہم تجاویز کے خلاصے درج ذیل ہیں۔

(۱):- سب سے پہلے ۶۲ھ کا میزانیہ پیش ہوا۔ جس کی جملہ مدات پر کافی غور کیا گیا اور غور و بحث کے بعد (۲۱۳۷۶) روپے آمدنی اور (۱۸۰۱۹۵) روپے خرچ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے اس تخمینہ کو کامیاب بنائے اور اپنے نیک بندوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مصارف خیر کے اس تخمینہ کو جلد از جلد پورا کر دینے میں فراخدلی کے ساتھ حصہ لیں۔

(۲):- تخمینہ کی منظوری کے بعد مولانا محمد طاہر صاحب کا وہ خط پڑھا گیا جس میں موصوف نے صلۂ خدمت اور عطیۂ معلوم پر مجلس شوریٰ کا شکریہ بواسطۂ ادارۂ اہتمام ادا کیا تھا۔ مجلس نے ممدوح کا شکریہ شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

(۳):- دستور اساسی دارالعلوم کی ۲۰ دفعات کی خواندگی اور منظوری مجلس شوریٰ کے سابقہ جلسوں میں ہو چکی تھی۔ بقیہ دفعات پر غور کرنے کیلئے پیش کیا گیا۔ چنانچہ مجلس نے ۲۱ اور ۲۲ ذی الحجہ دو دنوں کی مسلسل نشستوں میں دستور کی دفعہ ۲۱ تک غور فکر کرکے منظوری دی۔ ان دفعات میں اہم مسئلہ حضرت مہتمم صاحب کے اختیارات کا تھا جو ۵۵ھ میں تقسیم ہو کر نائب مہتمم کی طرف منتقل کر دیئے گئے تھے۔ مجلس نے مہتمم ثانی کی ذمہ داریوں اور پورے ادارہ کی طرف سے ممدوح کی جوابدہی کو محسوس کرتے ہوئے دستور اساسی میں دائرۂ اہتمام کے تمام اختیارات باتفاق رائے مہتمم کی طرف منتقل کر دیئے۔ یہاں سے قدرتی طور پر صدر مہتمم کے اختیارات و فرائض کا مسئلہ سامنے

آیا جسمیں کافی اختلاف رائے نمایاں ہوا - خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ایسی اہم دفعہ کا ایسے شدید اختلاف کے ساتھ آخری طور پر طے کر دیا جانا مناسب نہیں۔ حسب ذیل ایک درمیانی تجویز پیش کی جسے مجلس نے باتفاق رائے منظور کر کے دستور کی بقیہ دفعات پر غور و بحث کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا

"دستور اساسی کی خواندگی و منظوری دفعہ ۱۱۲ ہو چکی ہے فی الحال اس کے بقیہ حصہ کی بحث ملتوی کیجاتی ہے اور اختیارات و فرائض جو اسوقت صدر مہتمم صاحب کو بذریعہ تجویز مجلس شوریٰ منعقدہ ذیقعدہ ۶۷ھ حاصل ہیں کمیٹی مجلس انتظامیہ کو تا تصفیہ اختیارات صدر مہتمم عارضی طور پر منتقل کئے جاتے ہیں - معمولات روزمرہ حسب معمول مہتمم صاحب انجام دیتے رہیں گے - وقتی طور پر اگر کوئی فوری ضرورت تقرر و برخاستگی وغیرہ پیش آنے پر مہتمم صاحب اور انکی عدم موجودگی میں صدر مہتمم صاحب عمل میں لاکر سب سے پہلے جلسہ انتظامیہ میں منظوری کے لئے پیش کریں - جلسہ انتظامیہ التزام کے ساتھ ماہوار ہونا ضروری ہے۔"

۴ : بعد ازیں جناب مولانا شیخ ضیاء الحق صاحب کی حسب ذیل تجویز بھی بتائید جناب حافظ محمد یوسف صاحب انصاری بالاتفاق منظور کی گئی -

"حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب دام ظلہ صدر مدرس دارالعلوم کی رخصت اخیر ذی الحجہ ۷۲ھ پر ختم ہو جاتی ہے اور مکرر توسیع رخصت کی درخواست بھیجنے پر حضرت ممدوح قادر نہ ہوں - نیز ہمیں یقین نہیں کہ حضرت ممدوح کی صحبت سے ہم کب تک مستفید ہو سکیں گے اس لئے مناسب ہے کہ سردست تا واپسی حضرت ممدوح حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو قائم مقام صدر مدرس مقرر کر دیا جائے اور باعتبار عہدہ انکو شرکت مجالس انتظامیہ و شوریٰ کا بھی حق ہو - نیز کوئی الاؤنس بھی ان کے لئے تجویز کیا جائے۔ مجلس نے بالاتفاق طے کیا کہ چونکہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو اس سے پہلے بھی جبکہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب حج کو تشریف لے گئے تھے انکا قائم مقام تجویز کیا جا چکا ہے - اور انہیں زائد الاؤنس بھی ... ماہوار دیا گیا ہے اسلئے حسب تجویز خان بہادر صاحب مجلس شوریٰ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو تا واپسی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب قائم مقام صدر مدرس تجویز کرتی ہے اور ان کے لئے مثل سابق مبلغ ... ماہوار الاؤنس منظور کرتی ہے - نیز مجلس تجویز کرتی ہے کہ بحیثیت قائم مقام صدر مدرس حضرت مولانا موصوف مجلس انتظامیہ و شوریٰ میں شریک ہوا کریں۔"

ان تجاویز کے علاوہ اور بھی متعدد تجاویز منظور ہوئیں - جمعہ کو بوقت سہ پہر حضرت صدر اجلاس کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

ایک مبارک تجویز : ۱۳۶۳ھ میں وقتی اسباب کے ماتحت صدر مہتمم کے عہدہ پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا تقرر کیا گیا اور دائرہ اہتمام کے تمام اختیارات ایک خصوصی تجویز کے ذریعہ اُنکی طرف منتقل کر دیئے گئے۔ لیکن عملی ذمہ داریاں اور پورے ادارہ کی طرف سے جوابدہی بدستور حضرت مہتمم صاحب سے متعلق رہی -

۶۸ھ میں دارالعلوم کے دستور اساسی کا مسودہ جو پہلے سے زیر غور تھا - مجلس شوریٰ میں غور و بحث اور منظوری کیلئے پیش ہوا اس مسودہ کی دفعہ ... میں دائرہ اہتمام کے تمام فرائض بھی حضرت صدر مہتمم صاحب کی طرف منتقل کر دیئے گئے تھے - اور دفعہ ... میں حضرت مہتمم صاحب کے ان تمام اختیارات کو بھی جو خصوصی تجویز کے ذریعہ حضرت صدر مہتمم ... (باقی کوائف ملاحظہ ہوں صفحہ ۲۵ پر)

اسلام کے دو امتیازی پہلو

جامعیت ــــــــ اور ــــــــ اجتماعیت

(الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا)

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

دینِ اسلام یوں تو ان گنت محاسن و کمالات اور خوبیوں کا مجموعہ ہے جن کا احاطہ ناممکن ہے - وہ ایک ایسے محبوب کی مانند ہے جس کا ہر جوڑ بند سانچے میں ڈھلا ہوا ہو تل برابر عیب نہ ہو - ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ÷ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

لیکن اس کی بے شمار خوبیوں میں سے دو اساسی خوبیاں وہ ہیں جو ہر جہت سے ممتاز اور تمام ملتوں اور مذہبوں میں اسے یکتا و بے مثل قرار دیتی ہیں اور ان دو کمالات میں دنیا کا کوئی مذہب بھی اس کا شریک و سہیم نہیں ہے - اسلام کے وہ دو امتیازی پہلو جامعیت اور اجتماعیت ہیں - جامعیت کے کئی معنی ہیں جو یہاں مراد ہیں -

(۱) ایک جامعیت ہدایت - یعنی وہ بشری زندگی کے تمام لوازم، فرائض، حوائج اور علائم کیلئے ہدایت ہے اور زندگی کا کوئی شعبہ اس کی ہدایت کے احاطے سے نکلا ہوا نہیں ہے - برخلاف دوسرے مذاہب کے کہ ان میں انسانی زندگی کے بہت سے ایسے گوشے نکلے ہوئے ہیں جن کے متعلق ان مذہب میں کوئی ہدایت اور نور ملتا ہی نہیں - مثلاً ہندو مذہب میں معاشرت کے سیکڑوں احکام کا پتہ نہیں ورنہ آج اسمبلیوں کے ذریعہ قوانین بنوا کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوششیں نہ کی جاتیں -

(۲) دوسرے جامعیت احکام - یعنی اس کے یہ تمام احکام خود اپنی ذات سے اتنے جامع ہیں کہ نہ ان میں ترمیم کی گنجائش ہے نہ تنسیخ کی جس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کے ہر ہر حکم میں جمیع متعلق جوانب کی رعایت کی گئی ہے اور اس حکم کے دائرہ میں جس قدر پہلو فطری ہو سکتے تھے ان سب کو پیش نظر رکھ کر حکم دیا گیا ہے ایسا نہیں ہے کہ جیسے مذاہب غیر میں احکام کی یہ نوعیت ہے کہ کوئی ایک جہت یا ایک ہی جانب لئے ہوئے ہیں اور دوسری جانب سے خالی ہیں جس سے ان میں یا افراط کا غلبہ ہے یا تفریط کا - اور ظاہر ہے کہ افراط و تفریط اور بقول شخصے انت کی زوال ہے - پس دوسرے لفظوں میں اسلام کے یہ احکام معتدل اور جامع جوانب ہیں اور اسی لئے وہ دوامی ہیں کہ بقا ہمیشہ اعتدال ہی کو ہے -

(۳) تیسرے معنی جامعیت ثمرات کے ہیں - یعنی یہ اسلامی احکام بلحاظ نوعیت اور بلحاظ آثار و نتائج اس درجہ جامع ہیں کہ ان پر صرف اخروی یا روحانی فوائد ہی مرتب نہیں ہوتے بلکہ دنیوی اور مادی اور تمدنی ثمرات بھی مرتب ہوتے ہیں - وہ نفع آجل بھی رکھتے ہیں اور عاجل بھی - گویا اسلام ایک ایسا قانون ہے جس میں سے مادی و روحانی، تمدنی و مذہبی، دنیوی اور اخروی اور دارین کے تمام

منافع کی طرف راستے نکلتے ہیں۔ یعنی نہ تو وہ اس رنگ کا دینی پروگرام ہے جس میں تقشف مذہبی اور خشک مزاجی سکھلا کر معاملاتِ دنیا سے بیگانہ کر دیا گیا ہو اور نہ کوئی ایسا نظام اور قانون ہے جس میں روحانیت اور خدا پرستی اخلاص و للہیت سے بے تعلقی برتی گئی بلکہ اس نے انسان کو ہر دنیوی پہلو دیا ہے تو ہر ہر لمحہ دین اور آخرت کے استحضار اور خوف و خشیت الٰہی کے ساتھ۔ اور اگر عبادت دی ہے تو ہر ہر لحظہ طبیعت کی رعایت کر کے جس سے مادی راحت اور دنیوی منافع بھی فوت نہ ہو۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ منافع دنیوی مقصود بالذات نہیں بلکہ مقصود بالغیر ہیں یعنی لاجل الآخرۃ۔ رب اعنی علی دینی بالدنیا و علی آخرتی بالتقوی۔ اور منافع آخرت مقصود بالذات ہیں۔ گویا منافع آخرت تو ان احکام کی غایت ہیں۔ اور منافع دنیا فاضل ثمرات ہیں جو بلا ارادہ مرتب ہوتی ہیں۔ اسلام کی جامعیت کے یہی تین پہلو ہیں جن پر مجھے بحث کرنی ہے۔ گو تینوں پہلو علیحدہ علیحدہ مستقل موضوع بحث ہیں مگر میں مختصراً ان میں سے ہر ایک کی تشریح اپنی بساط کے موافق کروں گا تاکہ اہل اسلام اپنے اسلام کی قدر کریں اور غیر مسلموں میں اس کی طرف بڑھنے کا جذبہ پیدا ہو۔

جامعیت ہدایت | اسلام کی پہلی جامع حیثیت اس کی جامعیت ہدایت ہے اگر اس پر غور کرو تو زندگی کا کوئی گوشہ اس سے باہر نظر نہیں آتا۔ خلوۃ جلوۃ۔ عادۃ عبادت۔ تمدن اور معاشرت۔ دیانت اور سیاست۔ صلح اور جنگ۔ حب اور بغض غرض احوالِ انسانی میں عزت ہو یا ذلت۔ مرض ہو یا صحت۔ غنا ہو یا فاقہ۔ غم ہو یا مسرت۔ خوف ہو یا امن سب کا پروگرام موجود۔ اور اس طرح کہ احکام بھی الگ اور نمونۂ عمل الگ۔ یعنی نظری طور پر اصولی ہدایات بھی۔ اور عملی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی۔ ہر ایک بات کہی ہی نہیں گئی بلکہ کر کے بھی دکھلائی گئی ہے۔

جامعیت احکام | انسانی زندگی کے ہر گوشے اور چپے چپے گوشے کے متعلق مفصل ہدایات کا ایک قانونی اور عملی پروگرام بنا دینا اسلام ہی کی خصوصیت ہے۔ چنانچہ انسانی زندگی کے اصولی تین شعبے ہیں۔ تعلق مع اللہ۔ تعلق مع الخلق۔ تعلق مع النفس۔ ان کے سوا کوئی چوتھا شعبہ نہیں۔ اسلام نے ان تینوں شعبوں کی مکمل تعلیم دی ہے۔

تعلق مع اللہ | کے سلسلے میں سب سے پہلی چیز مبدا اور معاد کا پہچاننا ہے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں اور بالآخر کہاں چلے جائیں گے یعنی ہماری بدایت و نہایت اور ابتدا اور انتہا کا مرجع کون ہے؟ سو اسلام نے تعلیم دی کہ تمہاری ابتدا و انتہا کا مرکز ایک ہی ذات ہے ایک ہی سے تمہاری یہ ساری کثرتیں نمایاں ہوئی ہیں اور اسی ایک کی طرف بالآخر سمٹ جائیں گی۔ اس تعلیم کا قدرتی نتیجہ توحید نکلتی تھی کہ انسان ہر لحظہ اسی واحد و یکتا مرکز کی طرف رجوع رکھے اسی کو پکارے، اسی سے مانگے، اسی کے سامنے جھکے، اور اسی سے ہر آن لو لگائے رکھے، اسی تصور اور عقیدے سے عبادت کا آغاز ہوتا ہے۔ اور یہ کہ عبادت سے کوئی لمحہ خالی نہ رہنا چاہیے۔ سوتے جاگتے چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، ملتے جلتے، اٹھتے بیٹھتے آدمی ہر وقت شغل مع اللہ میں منہمک رہے۔ اس نقطہ پر پہنچ کر دوسرے مذاہب نے رہبانیت اور انقطاع کی تعلیم دی کہ آدمی سارے عالم سے ہٹ کر چوبیس گھنٹے خدا کے دھیان میں رہے کیونکہ بغیر انقطاع تعلقات اور دنیا کے ترک کلی کے یہ تعلق استوار نہیں ہو سکتا۔ ورنہ در صورت تعلقات۔ ہمیشہ عبادت میں یہ تشتتات حائل اور مخل رہیں گے اس لئے

مذاہب غیر میں ترک تعلقات اور ترک لذات ایک اساسی چیز قرار پا گئی جس کا جامع عنوان رہبانیت ہے لیکن اسلام نے انسانی قویٰ اور مصالح کو سامنے رکھ کر پہلا اصول ترک رہبانیت قرار دیا اور تمام تعلقات اور لذات کے ہجوم میں رکھ کر انسان کو چوبیس گھنٹے مصروف عبادت رہنے کا طریقہ سکھلایا۔ اس نے عبادت کی کمی اور مقدار تو فرائض کو قرار دیا۔ پانچ نمازیں، سال میں ایک ماہ کے روزے۔ عمر میں ایک دفعہ کا حج اور سال وار زکوٰۃ بشرط نصاب۔ پھر ان سب عبادتوں کے ساتھ ہر نوع سے نفلی عبادتیں بتلائیں۔ یعنی صلوٰۃ نافلہ مگر موقتہ جیسے اشراق، چاشت، قبل زوال اوابین تہجد وغیرہ۔ یا روزوں میں صیام نافلہ موقتہ جیسے عاشورہ صوم وسط شعبان یا صیام بیض وغیرہ۔ یا صدقات کے سلسلہ میں صدقات نافلہ۔ اور ایسے ہی حج نفلی اور عمرہ وغیرہ۔ پھر جو اوقات بچے جس میں انسان طبعی اشغال میں مصروف رہتا ہے تو قطعاً ان اشغال کو روکا نہیں گیا۔ ہاں ان کا بدل تو بتلا کر انھیں طاعت و عبادت بنا دیا گیا ہے ہر ہر طبعی فعل کے آغاز و انجام پر ایسے اذکار و اوراد تلقین کر دیئے گئے کہ وہ طبعی شغل ایک مستقل عبادت اور حمد و شکر اور ذکر الٰہی کا ایک مستقل ذریعہ قرار پا گیا ہے۔ چنانچہ یہ اذکار متوارثہ جن میں حمد و شکر کی انتہا کر دی گئی ہے جو صبح کے سو کر اٹھنے سے شروع ہوتے ہیں اور شب کو چارپائی پر پڑ جانے اور درمیان شب میں آنکھ کھل جانے تک ختم ہو کر ایک مکمل پروگرام کی حیثیت میں آجاتے ہیں۔ ہر ہر موقعہ کی دعا اور تعوذ الگ الگ ہے جس میں حمد و ثنا تسلیم و رضا، صبر و شکر اور تمام اخلاق حمیدہ تازہ ہوتے ہیں۔ سو کر اٹھو تو یہ پڑھو، استنجا کو جاؤ تو یہ پڑھو، پاخانہ سے باہر آؤ تو یہ پڑھو، وضو کرنے بیٹھو تو یہ پڑھو، وضو سے فارغ ہو تو یہ پڑھو، گھر سے باہر نکلو تو یہ پڑھو، مسجد کا رخ کرو تو یہ پڑھو، مسجد میں قدم رکھو تو یہ پڑھو، باہر نکلو تو یہ پڑھو، دوستوں سے مصافحہ کرو تو یہ پڑھو، سورج نکلے تو یہ پڑھو، غروب ہو تو یہ پڑھو، بستر پر قدم رکھو تو یہ پڑھو۔ غرض حیات انسانی کا کوئی زمانی اور مکانی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں اللہ کی طرف متوجہ نہ کر دیا ہو، سوتے جاگتے ایک ہی دھیان اور ایک ہی تصور قائم رکھا گیا ہے اور اسی میں سرشاری سکھلائی گئی ہے اور ہر مقام پر حمد و شکر ذکر و فکر کی تعلیم ہے۔

چونکہ حضور کی ذہنیت پاک حمد و شکر سے لبریز تھی اور اسی کے آثار طیبہ یہ حامدانہ اذکار و ادعیہ ہیں۔ اسی لئے حضور کی مخصوص شان حمد قرار پائی کہ نام پاک محمد و احمد ہوا۔ مقام محمود ہوا۔ لواء الحمد ہوا۔ شعار آخرۃ محامد حق ہوئے۔ امت حمادون قرار پائی۔ آغاز کتاب الحمد سے ہوا آپ پہلی رات الحمد بولے جو فطرت سے ابتداء ہے۔ اس سے اسلام کی عملی توحید واضح ہوتی ہے کہ جس طرح اعتقادی توحید کامل تھی کہ کسی ایک کو بھی نافع و ضار کسی درجہ کو نہ دیتے ہی عملاً بھی ہر لمحہ زبان و قلب دونوں طرح سے اسی ایک کی طرف جھکا یا کہ ہر موقع پر ایک ہی کو پکارو اور اسی ایک کو یاد کرو۔ غرض اسلامی عبادات صورتیں نہیں کہ وقت آیا تو کچھ گنگنا لئے۔ گا لئے۔ کوئی بھجن یا ٹھمری پڑھ لی، دو شبد پڑھ لئے۔ یا گھنٹیاں بجا لیں۔ یا پیپیاں اور سے نیازی کر لی یا کچھ عود و عطر سلگا لیا یا گھی اور لوبان جلا لیا۔ نہیں بلکہ قلب و قالب اور ذوق و وجدان ایک ایک لمحہ انسان کو رجوع الی اللہ میں لگایا گیا ہے جو اصل عبادت ہے۔ بہرحال اس سے تعلق مع اللہ کی تفصیل کھلتی ہے۔ جس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ اللہ کے ساتھ انسان کے دو واسطے ہیں: ایک اعتقاد اور ایک عمل۔ اور دونوں کی بنیاد توحید ہے۔ اعتقاد میں ہر کمال کا مالک اور ہر ایک صفت کا منبع صرف ایک ذات کو سمجھو اور جہاں بھی کوئی ذرہ کمال کا

نظر آئے گی تو حق سمجھو اور یقین سے باور کرو کہ کسی میں بھی کوئی کمال نہیں بجز اس کی ذات کے ۔ جب وہ ذات وجود کی مالک ہے تو ہر وجودی کمال کی بھی مالک ہے اور جبکہ وہ عدم سے پاک ہے تو ہر عدمی نقص و عیب سے بری ہے الخیر کلہ منک والیک والشر لیس الیک ۔ اعتقاد کی اس توحید خالص سے عمل کی توحید پیدا ہوتی ہے کہ زبان و قلب اور جوارح سے پھر اسی ایک کی طرف جھکو اسی کی لگن لگاؤ ، اُسی کی ثنا و صفت کرو ، اُسی کی حمد و ثنا میں مصروف رہو ۔ خیال و فکر و قول و عمل اور حرکت و سکون صرف اُسی کے لئے وقف ہو تو اس سے عبادۃ خالصہ کی بنیاد پڑی ۔ جس کے لئے فرائض و نوافل رکھے گئے اور پھر زندگی کی ہر نقل و حرکت کو واسطہ یا بلا واسطہ عبادت بنا کر انسان کی پوری زندگی کو تعلق مع اللہ سے مربوط کر دیا گیا ۔

تعلق مع الخلق کے سلسلہ میں حقوق العباد آتے ہیں اور اُن کی ادائیگی کے سلسلہ میں تمام معاملات آتے ہیں ۔ اُن معاملات کو مستقلاً اسلام نے ایک مکمل پروگرام کی صورت میں پیش کیا ہے ۔ جس میں خانگی ، قبائلی ، شہری اور قومی ہمہ قسم معاملات کی مستقل اور مکمل ہدایتیں ملتی ہیں ۔ خانگی سلسلہ میں ماں باپ کے حقوق ، ان کی اطاعت اور اطاعت کے حدود و شروط ازدواجی حقوق شوہر کا مرتبہ اور بیوی کا منصب ازدواجی تعلقات کی خوشگواری کے وسائل و ذرائع ، اسباب نا اتفاقی کا سدباب اور اس کے طریق ۔ ناچاقی پیدا ہو جانے پر خلع طلاق وغیرہ کے معاملات اور پھر ان کی حدود ۔ اولاد کی تربیت اور اس کے حقوق ۔ اولاد کے واجبات ۔ گھر کی بود و باش گھر کی صفائی ستھرائی کپڑوں کی صفائی ، اور تجمل عطریات اور خوشبو کا استعمال وغیرہ وغیرہ آگے قبائلی و خاندانی زندگی میں صلہ رحم ۔ عزیز و اقارب کی ہمدردی شادی اور غمی کے طریقے ، زیارت اخوان ، ہدایا و تحف ، باہمی بے تکلفی اور ایک دوسرے کے گھر آمد و رفت ، کن گھروں میں بے تکلف بلا دعوت خود جا کر کھا پی سکتے ہیں ۔ کن میں دعوت کے بعد کھا سکتے ہیں ۔ باہمی حیا و عفت ، حجاب و ستر ، عورتوں اور مردوں کو میل جول کی حدود ۔ مصافحہ ، معانقہ اور اس پر وعدۂ مغفرت ، ہدایا دینا ، اجابت داعی ۔ ضیافت مہمان اور اس کے آداب حتیٰ کہ مہمان گھر سے باہر جائے تو میزبان کو اطلاع دے ۔ تاکہ اُسے الجھن نہ ہو ۔ انتظار نہ رہے ۔ غیا دۃ المرضی شفقۃ علی الخلق ۔ اس سے آگے بڑھ کر شہری معاملات دوستوں کے ساتھ معاملات ۔ دشمنوں کے ساتھ معاملات اور ان کے حدود ، حب اور بغض کے مواقع اور حدود اور ان کا اعتدال ۔ مجالس مذاکرہ ۔ مجالس تفریحات ۔ اس سے آگے گذر کر قومی اور سیاسی معاملات ۔ سیاسیات کی غایت جہاد ، اعلاء کلمۃ اللہ ، رحمۃ باہمی اور شدت بر دشمنان حق ، خلافت و سلطنت ، منصب خلافت ، راعی و رعایا کے حقوق ، آزادیٔ رائے اور تنقید بالحق ۔ غرض قانون معاشرت ایک ایسے نظری اور مکمل طریق پر اسلام نے مرتب کر کے پیش کیا ہے کہ دوسرے مذاہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ یا مذاہب قانون معاشرت سے خالی ہیں یا کچھ رکھتے ہیں تو نا تمام اس لئے معاملات کے سلسلہ میں اپنے قانون کو اسمبلی کے بلوں اور مسودوں کے ذریعہ سے مکمل کر رہے ہیں اور مواد تکمیل بجز اسلام کے اور کہیں سے انہیں ہاتھ نہیں لگ رہا ہے ۔

تعلق مع النفس اس سلسلہ میں تہذیب نفس ، اخلاق اور ریاضت و مجاہدات کا باب آتا ہے لیکن رہبانیت کو قطع کر کے اور نشاط نفس باقی رکھ کر ۔ جسد کا حق ، عین کا حق ، اہل کا حق قائم رکھ کر مجاہدہ کرایا یعنی نفس کی مجاہدہ کی بنیاد قرار دی لا یکلف اللہ نفسا

الا وسعہا کو حضرت ام سلمہ نے ہاتھ کے سہارے کیلئے مسجد میں رسی باندھی کہ جب عبادت کرتے کرتے تھک جائیں تو اس سے سہارا لیں آپؐ نے پسند نہ فرمایا تین صحابیوں نے ترک انتفاعات و لذات کا عہد کیا ایک نے ترک نوم کا۔ ایک نے ترک شہوات کا ایک نے ترک افطار کا تو آپؐ نے پسند نہ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا لا تشددوا فیشدد اللہ علیکم۔

تفریحات و مزاح کی اجازت دی۔ آپؐ نے خود مزاح فرمایا مگر من غیر حیل ولا فحش۔ جیسے فرمایا لا تدخل الجنۃ عجوز۔ حضرت زاہرؓ کو فرمایا کہ غلام بکتا ہے کوئی خریدار ہے؟ اور یہ اس لئے تھا کہ آپؐ کی ہیبت حق کے سبب سے کوئی آپ سے کلام نہ کرسکتا گو آپ اس قسم کی بے تکلفی نہ فرماتے سکوت اور کلام کے آداب بتلائے کہ کہ بولو یا چپ رہو، اکتا بولو کتنا چپ رہو۔ نعمتوں سے متمتع ہونے کی اجازت دی ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ لباس کھانے پینے کے حدود قائم کیں جنہیں تکلیف کی رعایت رکھی گئی اور میانوں سے روکا گیا لا تغلوا فی دینکم اور وما انا من المتکلفین سے تکلف پر بھی وہ کیا ہو منع کی گئی۔

سفر سے طبائع میں تجدد نشاط اور تجربہ پیدا ہوتا ہے تو امر کیا سیروا فی الارض۔ دوست احباب جمع ہوکر کبھی کھاتے پیتے ہیں جس سے طبائع کو سرور و فرح حاصل ہوتا ہے تو آپؐ کھانے پینے کی چیز آنے پر احباب کو جمع فرما لیتے۔ تمام حلال چیزوں سے انتفاعات اور حرام سے اندفاعات کے راستے کھول دیئے۔ معمولی معمولی جزئیات میں شفقت آمیز تعلیم دی گئی۔ مثلاً کھانے پینے کی چیزیں کھلی نہ رہ جائیں فامعقوا ہو۔ تاکہ کھی وغیرہ نہ پڑے اور بیماری نہ پیدا ہو۔ سوراخ میں پیشاب کی ممانعت کی تاکہ کوئی جانور نہ ستائے۔ کھانے پینے میں اسراف کی ممانعت فرمائی کہ بدہضمی نہ ہو۔ حتیٰ کہ مصیبت کی دعا مانگنے کی ممانعت فرمائی کہ یہ جسمانی ضرر اور روحانی طور پر عدم تحمل ہے۔

اس جامعیت کو دیکھ کر آج کے دور کے منصف غیر مسلم بھی آخرکار اس کی جامعیت کے اقرار سے گریز نہیں کرسکے۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان ایک فرانسیسی مورخ جس نے اسلامی تمدن پر ایک محققانہ کتاب تمدن عرب لکھی ہے۔ وہ اسمیں اقرار کرتا ہے کہ اسلام نے کسی حالت میں بھی اپنے پیروؤں کو مایوسی اور تشنگی میں نہیں چھوڑا۔ کیسی ہی گری سے گری حالت ہو مگر وہ اسی حالت میں اپنے ماننے والوں کو آکر تسلی دیتا ہے اور بے کس نہیں چھوڑتا۔ اسلام ان کو ایسی راہ بتلاتا ہے کہ وہ نہ صرف سنبھل ہی جاتا ہے بلکہ اپنی اسی حالت پر قانع اور راضی اور مطمئن ہو جاتا ہے گویا مومن کی ہر حالت کو خوشگوار اور ذریعہ قرب الٰہی بنا دیا ہے۔ مثلاً امراء کو انفاق مال کے فضائل بتائے فرمایا۔ من انفق زوجین من شئ من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنۃ۔ وللجنۃ ابواب فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ الی اخر الحدیث　　(مشکوۃ ص۱۶۷)

تو غرباء کے دل شکستہ ہونے لازمی خیال رہا کہ وہ بغیر انفاق مال کیسے یہ فضائل حاصل کریں۔ اسلام نے ان کو تسلی دی۔ اور فرمایا گیا۔ اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ انصار کو جب کہ مال تقسیم کیا گیا اور انصار کے دل میں خیال گذرا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و دولت لیکر گھروں میں گھسیں اور تم اللہ و رسول کو لیکر گھروں میں داخل ہو تو سب نے کہا رضینا۔ اور غرباء پانچ سو سال پہلے امراء سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ غرباء کی تسبیح و تہلیل امراء کے انفاق کی برابر فرمادی۔

تندرستوں کو فرمایا کہ تندرستی کے ذریعہ اعمال کرو فضائل ملیں گے تندرستی خود ایک نعمت ہے اس سے مریض دل شکستہ ہوتا۔ تو فرمایا کہ مرض فی الحقیقت مریض کے گناہوں کا کفارہ ہے جس سے اس کا تزکیہ ہوتا ہے۔ فرمایا عن جابر مرفوعاً علیٰ کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع اولم یفعل قال فیعین ذاالحاجۃ الملھوف (ای المظلوم والمتحیر فی امرہ) قالوا فان لم یفعل قال فیامر بالخیر قالوا فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانہ لہ صدقۃ۔ فرمایا علیٰ کل سلامی من الانسان صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس یعدل بین اثنین صدقۃ ویعین الرجل علیٰ دابتہ فیحمل علیھا او یرفع علیھا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ یخطوھا الی الصلوٰۃ صدقۃ واماطۃ الاذی عن الطریق صدقۃ ویجزی من ذالک رکعتان ــــ

بادشاہ کو عدل پر ظل عرش کا وعدہ دیا اور دل شکستہ مسکین اور بے مایہ کو کہا کہ انا عند المنکسرۃ قلوبھم یعنی تو بادشاہ پر رشک کرتا ہے تیرے گھر تو بادشاہوں کا بادشاہ قیام پذیر ہے پھر تجھ سے زیادہ کون بادشاہ ہے؟ پھر فرمایا کہ اے بنی آدم میں مریض ہوا اور تو نے میری عیادت نہ کی۔ اس سے قرب و توجہ تام ظاہر فرمائی گئی مریض کے ساتھ اور نزول رحمت جس سے عیادت کنندہ کو بھی حصہ ملتا ہے۔ ماں باپ والوں سے کہا کہ جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے کہا تو یتیم دلگیر ہوا کہ میرے ماں باپ کہاں جو میں یہ فضیلت کماؤں۔ تو یتیم سے کہا کہ تیرا سہارا اور والی میں ہوں اور فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنے والا اتنی ہی نیکیوں کا مستحق ہے جس قدر کہ بال ہاتھ کے نیچے آجائیں۔ غرض ہر ایک کو اس کے حال میں وہ راہ دکھائی کہ وہ دوسرے سے مستغنی ہو کر اپنے ہی حال میں مست اور خوش ہے اور اپنے مقصد خلقت کو ادا کرتا ہے جس کے نیک وارث ہوں اُسے بشارت دی کہ وہ اسکے لئے صدقہ جاریہ ہیں دنیا میں اس کا قرضہ ادا کریگا ایصال ثواب کریگا۔ لاوارث کو دلگیری ہوئی تو فرمایا انا وارث من لا وارث لہ۔ ان کان تیسا دین فعلی۔ مرنا بھی نعمت۔ فرمایا تحفۃ المومن الموت اور الموت جسر یصل الحبیب الی الحبیب پھر اس کے نعمت ہونے میں پڑ کر زندگی کو بھی برا نہ کہئے کہ زندگی بھی نعمت ہے کہ عمل صالح کا ذریعہ ہے۔ فرمایا کہ کوئی موت کی تمنا نہ کرے بلکہ سوال کرے صلاح کا اور عمر فی الاسلام کو غنیمت سمجھے۔ صحت بھی نعمت ہے کہ ذریعہ عمل ہے اور مرض بھی نعمت ہے کہ کفارۂ سیئات ہے۔ اطمینان وبشاشت بھی نعمت ہے کہ معین طاعات ہے اور غم وخوف بھی نعمت ہے کہ ذریعہ رجوع الی اللہ ہے۔ علم بھی نعمت ہے کہ ذریعہ انکشاف ہے اور امیت بھی نعمت ہے کہ قیامت میں مسئولیت میں تدقیق نہ ہوگی بلکہ سرسری سوال ہو کر مغفرت کردیجائیگی۔ دولت بھی نعمت ہے کہ ذریعہ تزکیۂ نفس ہے اور ناداری بھی نعمت ہے کہ آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہے بادشاہت بھی نعمت ہے کہ ذریعہ خدمت خلق ہے۔ اور گدائی بھی نعمت ہے کہ ذریعہ دلشکستگی ہے اور ذریعہ تخلی للعبادۃ ہے۔

غرض

گر بعلم آئیم ما ایوان اوست ۔۔ ور بجہل آئیم ما زندان اوست ۔۔ گر بخواب آئیم مستان ویئم ۔۔ ور بہ بیداری بہ دستان ویئم

گر بگریم ابر پر زرق وئیم ۔۔ ور بخندیم آن زمان برق وئیم *

گرچنیں شاید و گرچند این ۔۔ زانکہ حیرانی نہ باشد کار دیں ۔۔ بحر گوش گل بہ سخن گفتہ کہ خندان است ۔۔ بعندلیب چہ فرمودہ کہ نالان است

عجباً لامر المؤمن ان اصابہ خیر حمد اللہ وشکر وان اصابتہ مصیبۃ حمد اللہ وصبر فالمومن یؤجر فی کل امرہ حتی فی اللقمۃ یرفعھا الی فی امرأتہ حتی فی مباشرتھا۔ (مشکوٰۃ صـ۱۵۰ باب البکاء علی المیت)

غرض خلوۃ وجلوۃ، درعادۃ وعبادت کا کوئی گوشہ نہیں جس کے بارہ میں مکمل اصولی اور فروعی روشنی اسلام نے پیش نہ کی ہو اور یہی جامعیت

ہدایت کا ثبوت نہ دیا ہو۔ حتیٰ کہ اسلام کی یہ جامعیت ہی اسلام کے حق میں مخالفین اسلام کا طعنہ ہو گیا۔ عن سلمان قال قال بعض المشرکین وهو يستهزئ انی لاری صاحبكم يعلمكم كل شیء حتى الخراءة قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلة ولا نستنجی بايماننا ولا نكتفی بثلاثة احجار ليس فيها رجيع ولا عظم۔ رواه مسلم (مشکوٰۃ ص۴۲)

جامعیت احکام یہیں سے جامعیت نفس احکام کا پتہ بھی چلتا ہے کہ اسلام کا ہر ہر حکم اپنے موضوع کی ہر ہر جانب و پہلو پر حاوی ہے اور اپنے اندر تمام و کمال رکھتا ہے اسی جزئی کو لے لو اور اسلام کی برکات جامعیت کے ماتحت سلمان فارسیؓ کے اس اثر ہی کی جامعیت کو دیکھ لو جو باب طہارت کے ایک چھوٹے سے جزیہ استنجا کے متعلق ہے اور غور کرو تو خود اس ایک جزیہ میں کس قدر جامعیت پنہاں ہے آیات و احکامات تو بجائے خود ہیں چنانچہ عدم استقبال میں عظمت بیت ہے یعنی ادائے حقوق رب ہے عدم استنجاء بالایمان میں شائستگی نفس ہے کہ عضو شریف و رذیل میں تمیز قائم رہے یعنی ادائے حقوق نفس ہے۔ عدم اکتفا میں مبالغہ فی التطہیر ہے یہ ادائے حقوق روح ہے۔ عدم استعمال رجیع و عظم میں کائنات کے ساتھ عدل ہے یعنی ادائے حقوق خلق ہے کہ یہ کھانا ہے جنات کا ان کی تلویث سے بچنا ہے۔ پس ایک ذرا سے جزیہ میں حقوق رب، حقوق نفس، حقوق خلق، اور حقوق روح چار دکھلائے گئے جو حاصل ہے تمام شرائع کا۔ پس جس اسلام کے ایک ایک جزیہ میں شریعت کے سارے مقاصد پورے کر دیئے گئے ہوں اس کی مجموعی شریعت کا خود اندازہ کر لو۔ پس ایک چھوٹی سی جزئی کس قدر عظیم حقوق کی حامل ہے اور ایک معمولی سی خصلت نبوی کس قدر نور ظاہر و باطن کی جامع ہے۔ یہ باب طہارت کی ایک ہلکی سی جزئی ہے۔ احکام طہارت کو اٹھا کر دیکھئے تو حضرت خاتم الانبیاء کے علوم و کمالات ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وضو کی حقیقت پر غور کیا جائے تو فی الحقیقت تمام بدن اور روح کا غسل ہے کیونکہ اس سے ظاہرا تو منشاء اور رنگ اور مظاہر اعمال اعضاء کی تطہیر ہے اور فی الحقیقت قوۃ علمیہ و عملیہ کی تطہیر ہے جو خلاصہ ہے روحانیت کا۔ یہ ایک حال ہے انسان کا۔ تمام احوال کو اسی طرح سمجھ لیجئے۔ گویا حضرت سلمانؓ نے اسی ایک جواب میں اسلام کی جامعیت پر روشنی ڈالدی اور ایک مشرک کے جو جزیہ بطور استہزاء کے اٹھایا تھا انھوں نے جواب میں صرف اسی ایک جزیہ کا جواب نہیں دیا بلکہ پورے دین کی نوعیت ظاہر کر کے اس کے عام شبہات کا سد باب کر دیا۔ بہرحال جامعیت دشمنوں کو بھی مسلم تھی، چنانچہ اسلام جامع عبادات، عادات معاشرت، اخلاق پر حاوی ہے۔ عموماً مذاہب میں تعلق بین الخلق و الخالق کا دائرہ مذہب کا دائرہ تھا۔ لیکن اسلام کی جامعیت نے اسے تعلق مع الخلق اور تعلق مع النفس تک وسیع کر دیا۔ عادات طبعیہ کو دیکھ لیجئے مثلاً سونے کے بارہ میں جو محض ایک طبعی فعل ہے ایسی ہدایات دیں کہ وہ شرعی بن گیا۔ سونے میں چار ہی صورتیں ہیں۔ چت لیٹنا۔ اوندھا لیٹنا۔ ایک پہلو پر لیٹنا دایاں یا بایاں۔ داہنے پہلو کو اختیار کیا کہ وہ نافع تھا بلحاظ آخرت بھی اور دنیا بھی، آخرت کے لئے تو بحیثیت اتباع سنت نبوی۔ نیز اسلئے کہ ذکر کے ساتھ نیند آسکے تاکہ اٹھنے میں کسل راہ نہ پاسکے کیونکہ داہنی کروٹ پر قلب معلق رہتا ہے جس سے ہلکی نیند آتی ہے یہ تو سونے کے بارہ میں حسی طور پر نفس کے مکائد و مضار کا علاج تھا اس کے بعد سونے کے بارہ میں شیطانی مکائد اور ان کے علاج کے پہلو الگ سے واشگاف فرمائے کہ جب تم پڑ کر سوتے ہو تو تمہارا جدی دشمن شیطان بھی اس حالت میں تمہارے لئے تدبیر کرتا ہے کہ طاعت حق

غافل ہو جائے جیسا کہ تصور نفس کرتا تھا اور وہ یہ کہ سونے والا اطاعت اور عبادت کیلئے جب ہی اُٹھ سکتا ہو جب دماغ میں فکر لیکر سوئے کہ آنے اٹھنا ہے ورنہ بے فکری سے سوئے گا تو خدا چاہے گیارہ بجے تک بھی آنکھ نہیں کھل سکتی ہاں فکر لیکر سوئے گا تو خواہ تین بجے رات کو ہی اٹھنے جب بھی معمول کے وقت آنکھ کھلے گی ۔ شیطان چاہتا ہے کہ اس فکر کو زائل کردے اور ایسے اثرات پہنچائے کہ فکر دماغ سے نکل جائے اس کے لئے وہ تدبیریں کرتا ہے ۔ ایک رات گذارتا ہے خیشوم میں کہ یہ ایصال اثرات کا راستہ ہے حسّاً بھی چنانچہ گھی اور دوا اسی راستہ کو چڑھاتے ہیں ۔ ادھر گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے جو قوۃ حافظہ کی جگہ ہے تاکہ انسان سب بھول بھال جائے اور بے فکری سے پڑ کر سوئے اور ادھر مستقل پہاڑ جیسا قلب پر ڈال ہی رکھا ہے ۔ شریعت نے دعا اور عمل سے اس کا معالجہ کیا سوتے وقت کی دعائیں بتائیں تاکہ خاتمہ اچھا ہو ۔ اور شیطان کا ارادہ مضمحل ہو اور پھر اٹھتے وقت کی دعا اور استغفار بتایا کہ یہ اثر بالکل جاتا رہے ۔ پھر سوتے وقت شیطان کے پردنی مکانوں پر اطلاع دی کہ برتن کھلے مت چھوڑو کہ اسمیں آثار فتن و امراض گھس جاتے ہیں جو صحت پر اثر ڈالتے ہیں ۔ آج حفظان صحت کے ہزاروں محکمے اور علاج ہیں لیکن صحتیں بگڑتی چلی جاتی ہیں کسی نوجوان کے چہرہ پر آج شگفتگی و تازگی نظر نہیں آتی ۔ مرض آجاتا ہے تو جانیکا نام نہیں لیتا گویا طبائع اتنی کمزور ہو گئی ہیں کہ مدافعت پوری نہیں کر سکتیں ۔ آخر کیا سبب ہے جبکہ تمام مدافعت کے اسباب حسّی جمع شدہ ہیں ۔ غور کرو کہیں باطنی اسباب مرض نہ امراض پیدا کر رہے ہوں ۔ جب ظاہری سبب نہیں تو باطنی ہی ہوگا اور انہی پر شریعت نے اطلاع دی ہے مگر شریعت کے علم کی کسی کو خبر ہی نہیں شریعت سے جہلاء تو یوں غافل کہ علم نہیں جنہیں چار حرف آتے ہیں وہ شریعت میں گھستے بھی ہیں تو جویائے عمل کی حیثیت سے نہیں بلکہ متمسخرانہ اور معترضانہ ۔ شریعت کا امتحان لینے کے لئے کہ فلاں مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا فلاں نہیں آتا ، تو وہ جاہلوں سے بڑے جاہل کہ جہل مرکب میں مبتلا ہیں پس ان اسباب باطنہ کا علم ہو تو کیونکر ہو ۔ ؟ دنیوی حیثیت سے جو کہ سوتا اور کم سونا یعنی نوم میں افراط نہ کرنا صحت کیلئے بھی مفید ہے ۔ جیسا کہ زیادہ سونا مضر صحت ہے ۔ کھانے کے بارہ میں کھانیکی ہیئت ۔ ابتداء و انتہا ، نعمتوں کی مقدار ، کھانیکی مقدار ، کھانیکی انواع پھر حلال و حرام کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہے ۔ کھانے میں شیطان داخل ہوتا ہے ۔ بائیں ہاتھ سے کھانے میں ، بیچ میں سے کھانے میں ۔ جیسے بعضوں کو عادت ہے کہ بائیں ہاتھ سے پانی پیتے ہیں محض شیطانی فعل ہے ۔ لباس کے بارہ میں انواع پارچہ ہیئت لباس ، جیسے لباس سر ، لباس بدن ۔ ٹوپی جوتہ وغیرہ سب پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور کوئی شق نہیں چھوڑی گئی ۔ زیادہ موٹا زیادہ باریک ۔ لباس شہرت ۔ پھر شیطانی روح کو اس میں سے نکال پھینکنے کی صورت بتائی کہ اطووا ثیابکم ترد الیہا ارواحہا ۔

باب طہارت میں عورت بحالت حیض نہ اچھوت ہوتی ہے کہ مواکلت و مشاربت بھی ناجائز ہو نہ ایسی مقبول ہوتی ہے کہ مجامعت بھی جائز ۔ بلکہ دونوں پہلوؤں کی رعایت ہے ۔ اصنعوا کل شیٔ الا النکاح باب الانجاس میں نجاست آلود انسان نہ ایسا نجس مانا گیا کہ اب پاکی کی کوئی صورت ہی نہ رہے اور وہ اپنا بدن کاٹے اور نہ ایسا تساہل کیا گیا کہ وہ پاکی کی پرواہ کئے بغیر عبادت کرنے لگے ۔ بلکہ تطہیر کی صورت رکھی کہ پانی سے صاف کرے اور پاک ہو کر عبادت کرے ۔ اگر کپڑے پر نجاست چوتھائی سے کم رہ بھی جائے تو نماز جائز ہے ۔ وغیرہ وغیرہ

جامعیت منافع احکام احکام کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ دین و دنیا۔ آجل و عاجل مادی و روحانی و دونوں منافع پر حاوی ہیں جن پر مجموعہ دیانا کو تعلق ہیں جیسے عبادات خمسہ ان میں تو بطور جامعیت منافع دنیا شامل ہیں اور جو امور معاشرت سے متعلق ہیں اُن میں فوائد آخرت بھی مستور ہیں نماز کے بارہ میں ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر نمازی آدمی اور بھی کچھ نہیں تو مخلوق ہی کے عارسے کھیل تماشوں سے بچیگا۔ پھر جماعت میں استقامت صفوف سے اتحاد پیدا ہوتا ہے استووا و لاتختلفوا قلوبکم اور اتحاد حسن معاشرت دنیوی کی روح ہے اور اختلاف ایک عذاب ہے۔ زکوٰۃ سے توازن طبقات ہے کیونکہ توخذ من اغنیاءھم وترد الیٰ فقراءھم ورنہ تنافر بلکہ تعاند قائم ہوجانے جیسا کہ اب قائم ہے اور یہاں قید سرمایہ داری کی وجہ سے دنیا جہنم زار ہی ہوجاتی ہے۔ حج میں تعارف باہمی مشرق و مغرب کا میل جول، قومی وحدت، جو تمدن و معاشرت کی بہترین اساس ہے اور جس پر تجارتی، سیاسی، اقتصادی تعلقات ہمہ گیر ہوسکتی ہیں۔ روزہ صحت کیلئے ضروری ہے صوموا تصحوا فاقہ اور بھوک چھوڑ کر کھانے سے بہتر طبًا کوئی علاج نہیں جیسا کہ چار طبیبوں میں سے۔ ہندی نے ہلیلہ۔ رومی نے مصطگی۔ عراقی نے گرم پانی جس سے معدہ دھل جائے اور عربی نے بھوک چھوڑ کر کھانا بتلایا۔ شریعت نے بھی بارہ مہینہ بھوک چھوڑ کر کھانے اور ایک مہینہ بھوکے رہنے کا امر کیا۔ صدقات سے تزکیہ کے ساتھ ربط باہمی اور حسن تعلقات حسن معاشرت اور محبوبیت کی تعلیم دی۔ ولو انھم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم۔ جہاد پر جو مسلمانوں کی صحۃ و قوۃ بدنی غنائم سے رزق کا اضافہ یعنی مال غنیمت۔ جس میں اقسام اقسام کے اموال آتے تھے جعل رزقی تحت ظل رمحی۔ برّ بالوالدین یزید فی العمر یعنی فقط روزہ اور زکوٰۃ ہی کی تعلیم نہیں دیگئی جسمیں مال ولذات کو اپنے سے دور کیا جاتا ہے بلکہ جہاد کی تعلیم بھی دیگئی جسمیں مال حاصل ہوتا ہے مگر عزت و شوکت اور خودداری کے ساتھ گویا مداخل ومخارج دونوں بتلائے نہ رہبانیت سکھلائی نہ استمتاع خلاق سکھلایا۔ پھر جو امور خالص طبعیاتی اور معاشرتی تھے جیسے کھانا پینا سونا جاگنا۔ اُن میں مفاد اُخروی کی صورتیں پیدا کر کے محض نیت اور توجہ سے دھیان سے حاصل ہوجاتی ہیں اور کھانا پینا سونا جاگنا۔ چلنا پھرنا، جماع زوجہ سب عبادات ہوجاتی ہیں بشرطیکہ نیت صحیح رکھی جائے۔ مثلاً زکوٰۃ سے نفس کا نفع اُخروی تو یہ ہے کہ رذیلہ بخل زائل ہوا۔ جو مانع تھا قبول عنداللہ میں کیونکہ اسکا منشاء تھا حُب دنیا اور حُب غیر اللہ۔ اور حب غیر کے ساتھ حُبِّ حق جمع نہیں ہوتی اس لئے وہاں غیر محب کو مقبول ہی نہیں کرتے کہ غیرت حق مانع ہے۔ پس زکوٰۃ سے یہ نفع تو اُخروی ہوا۔ اور دنیوی یہ کہ غرباء کو جب امراء کی طرف سے ملا تو قوم کے دو طبقے امیر و غریب باہم مربوط ہوئے جس سے قوم باہم مربوط ہو کر قوی ہوگئی یہ شخص خود محبوب القلوب بنا جس سے دنیا میں اسکی عزت و شوکت قائم ہوئی۔ تیسرے دنیا میں محفوظ ہوگیا۔ کیونکہ وہ غرباء ہی تو اس کے مال کی چوری کرتے جب انہیں خود مفاد ہو رہا ہے تو وہ قانع ہوگئے اور ان کی قناعت انکی اخلاقی اصلاح ہے۔

نماز سے تعلق مع النفس کے سلسلہ میں تمرد گیا تو اضع آئی۔ مع اللہ کے سلسلہ میں قربت قرۃ عین۔ زکوٰۃ میں رذیلہ بخل گیا تعلق مع اللہ بڑھا خلق سے رابطہ ہوا۔ اسی طرح تمام احکام میں نفس خلق خالق تینوں کے حقوق کی ادائیگی رکھی گئی ہے۔ پھر منافع

میں دنیا و آخرت سب جمع ہیں۔

اسی طرح جہاد کو لیجئے کہ اخروی نفع تو یہ ہے کہ لوجہ اللہ آدمی اپنے نفس کو بھی دے ڈالے جو سب سے زیادہ محبوب شے تھی کہ جتنا حب حق حب نفس کو بھی بیچ دے تو قرب حق کیسا نصیب ہوگا جو اعلیٰ مرتبہ قبول کی علامت ہے۔ اور دنیوی یہ کہ مال غنیمت اور دنیوی شوکت و اقتدار ہاتھ آیا۔ غلبہ جیسی نعمت مل گئی جس کے لئے دنیا اپنا عیش و آرام تک کھو دیتی ہے۔ پس جہاد سے دنیا و عقبیٰ دونوں ملیں۔ جیسے کسی بنیے نے کہا تھا کہ ان مسلمانوں کا کیا کہنا "دنیا میں رہے تو فقیر۔ مرگئے تو پیر" ورنہ دوسرے مذاہب کی رہبانیت آمیزی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے صرف ایک چیز ہاتھ لگتی ہے۔ اگر عمل کرو تو آخرت ملتی ہے اور دنیا جاتی ہے اور اگر نہ کرو تو محض دنیا ہی ہے آخرت جاتی ہے کیونکہ ان احکام میں تہذیب روحانی کی صورت تہذیب جسمانی کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔ جوگیوں کا سنیاس دیکھو کہ گرمیوں میں آگ کے بیچ میں تپنا اور مالا جپنا۔ سردی میں برف پر بیٹھنا اور مالا جپنا۔ کیلوں پر بیٹھ کر ریاضت کرنا۔ تبت کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل چل کر منزل طے کرنا۔ اعضاء کو سینک کر خشک کر لینا۔ ترک زینت پر آنا تو بال ناخن کو اپنے حال پر چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا۔ ترک طلب کرنا تو بھیک کا دھوپرا لیکر نکلنا عیسائیوں کے یہاں ترک نکاح کرنا تو عورتوں کو حرام سمجھ لینا۔ بدھ مت میں ترک مساکن کرنا تو آبادی چھوڑ دینا۔ ترک لذائذ کرنا تو گوشت وغیرہ چھوڑ دینا۔ ان سب امور میں دنیا جاتی ہے زندگی تلخ ہوتی ہے بلکہ دنیا اجڑتی ہے تب جاکر کہیں آخرت بنتی ہے۔ بخلاف اسلام کے کہ اس نے بجائے ترک کرانے کے ان تمام چیزوں کا امر کیا ہے اور انہیں سنت اسلام قرار دیکر گھر بسانا، نکاح کرنا، نعمتوں کا استعمال۔ ہاں تعیش اور عیاشی سے بچایا ہے جس کا حاصل مبالغہ اور تکلف ہے نفس کے تحمل اور بساط کے قدر ترک بھی بتلایا ہے۔ ورنہ انتفاعات اور تعلقات کو اصل دین اور روح مذہب قرار دیا ہے۔ تاکہ حقوق خالق کے ساتھ حقوق مخلوق بھی ادا ہوں اور حقوق نفس بھی ادا ہوں۔

پس ہر حکم جامع دین و دنیا جامع جسم و روح ہے۔

اجتماعیت پھر اسلام صرف جامع ہی نہیں جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے بلکہ مجمع بھی ہے اپنے پیرؤوں کو گھیرنے اور جمع کرنے والا بھی ہے۔ اس نے اپنی برادری میں ایک ایسی اجتماعی شان پیدا کرنے کی داغ بیل ڈالی ہے جس سے اسکے پیرؤں کا کوئی ایک قبیلہ یا خاندان یا کوئی ایک وطن اور ملک یا کوئی ایک قوم و ملت ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی بکھری ہوئی اسلامی برادری ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک ہونے پر مجبور رہو جائے۔ کیونکہ اس نے پروگرام ہی وہ پیش کیا ہے جس کی رو سے انسان کی زندگی کا ہر ہر شعبہ انفرادی ہونے کے بجائے اجتماعی اور شخصی ہونے کے بجائے قومی ہو جاتا ہے اور کوئی انسان اسلامی مسلک پر جب بھی اپنے کو کوئی مادی یا روحانی نفع پہنچانا چاہیگا تو وہ خواہ مخواہ دوسرے کو بھی پہنچیگا۔ اور گویا ہر ہر شخص کیلئے اسلامی چیز پر عمل کرکے مفتاح خیر بنجاویگا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک فرد خود اپنے ساتھ اسقدر وابستہ نہیں رہ سکتا جس قدر کہ وہ اپنے مسلم بھائی کی ساتھ مربوط ہونے پر مجبور رہو جاتا ہے۔ اور انجام کار اسطرح ساری ہی دنیا اسلامی لائن پہ چلکر صرف

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۲	۳۵۹	منجانب دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	میزان الحکمت ۔ کتاب الخلیل ۔ اعتبار ۔ احکام الوقف ۔ مرآۃ الجنان ۔ نزہۃ الخواطر ۔ ایک جلد
		؍؍ ؍؍	رسائل تسعہ ۔ اربعین ۔ مباحث مشرقیہ اول ۔ ازنہ والکنہ ۔ فضیلت العلم ۔ حصول الحکم ۔ ایک جلد
		؍؍ ؍؍	زیتون الکبیر ۔ اثبات المفارقات ۔ تعلیقات ۔ تحصیل السعادۃ ۔ سیاسیات المدنیہ ۔ رسائل ۔ ایک جلد
		؍؍ ؍؍	صحیح المناظر ۔ تذکرۃ السامع ۔ کتاب الفلاحت ۔ الفائق ۔ فہرست جبیرہ ۔ امالی ابن الشجری ۔ ایک جلد
		؍؍ ؍؍	مقامات الدکنیہ ۔ تحفہ نظامیہ ۔ السحرۃ الاسرار ۔ مقالات زمیریہ ۔ مقالات تاریخیہ ۔ مناظرات ۔ ایک جلد
		؍؍ ؍؍	اصلاح ۔ انباط المیاہ ۔ تاریخ کبیر جلد ۲ قسم اول ۔ کتاب الکنی بخاری ۔
۳	۳۶۰	جناب حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب بلیماران دہلی	کتاب روح القرأت فی العشرۃ المتواترات ۔ ایک جلد
۴	۳۶۱	جناب حاجی محمد شفیع صاحب قصبہ کاندھلہ مظفر نگر	التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح ہر چہار جلد ۔ ۴ جلد
۵	۳۶۲	امام مسجد موضع سری کلاں ضلع سہارنپور	گندم ایک من پختہ
۶	۳۶۳	جناب عبد اللہ صاحب رامپور ؍؍	؍؍ ؍؍
۷	۳۶۴	امام مسجد موضع امرپور ؍؍ ؍؍	؍؍ پندرہ سیر
۸	۳۶۵	؍؍ ؍؍ ؍؍ شیرپور ؍؍	؍؍ ۲۰ سیر
۹	۳۶۶	جناب قاضی احتشام الدین صاحب ؍؍ ؍؍	؍؍ ۱۴ سیر
۱۰	۳۶۷	؍؍ مولوی حکیم طیب صاحب ؍؍ ؍؍	؍؍ ۲ من پختہ
۱۱	۳۶۸	شیخ احسان الحق صاحب دیوبند شکاگان ، ربیڑ	گندم

میزان آمدنی دوائی و اوقاف	السابقہ	[illegible]
؍؍ ؍؍ ؍؍	بہی خواہان	[illegible]
؍؍ ؍؍ ؍؍	عمومی	[illegible]
؍؍ ؍؍ ؍؍	بلا رسید آمدنی	[illegible]
میزان کل		[illegible] ۹۲ ؍ ۹

نوٹ :۔ تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اگر آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں ۔

صحابہ کرامؓ مدینہ سے باہر احد کی پہاڑی کے دامن میں پہنچے۔ وہیں کفار مکہ بھی بغرض جنگ پہنچ چکے تھے۔ اسی مقام میں جنگ ہوئی اور مسلمان باوجود قلت تعداد کے کامیاب ہو چکے تھے کہ ایک گھاٹی کے تیر انداز دستے کے کچھ افراد نے دستے کے سردار اور سپہ سالار اعظم کی خلاف ورزی کر کے فتح کو شکست سے بدل دینے کے باعث ہوئے۔ اس فتح و شکست کے قصہ کو قرآن نے بھی بیان کیا ہے۔

ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما ارٰکم ما تحبون۔

(سورہ آل عمران رکوع ۱۵)

اللہ تعالیٰ نے سچا کر دکھایا تم سے اپنا وعدہ جب کہ تم ان کو قتل کر رہے تھے اس کے حکم سے یہاں تک کہ جب تم بزدل ہو گئے اور غنیمت کے بارے میں نفس پرستی کے باعث باہم تنازع کرنے لگے اور حکم کی بجا آوری میں اختلاف کیا اور احکام رسول کی نافرمانی کی اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارا محبوب فتح و ظفر دکھا چکا تھا۔

غرض مسلمانوں نے غیر محرمات (منصوصات محتمد) و دیگر علوم و فنون میں خوب خوب جدت آرائیاں کیں کہ بڑے بڑے ائمہ مذاہب اور ماہرین فنون پیدا کئے۔ اور بہتیرے علوم و فنون کی بنیاد ڈالی اور بہت سے علوم میں چار چاند لگا دیئے لیکن عہد خلفاء کے بعد دنیا اور نام کے وارثان انبیاء نے اپنی اغراض فاسدہ کی خاطر حریت فکر و رائے کا جنازہ نکال دیا اگر ایک نے اپنی سطوت و جبروت سے آزادی رائے کو کچل ڈالا تو دوسرے نے مذہب کے نام پر ایک بیدار قوم کو تھپک تھپک کر سلا دیا مسلمان اسی غفلت و جمود کی نیند سوتے رہے ادھر مغرب کے ہوشیار و بیدار انسانوں نے انگڑائی لی اور سائنس کی محیر العقول ایجادات اور حیرت انگیز مصنوعات سے اب ان کے قلوب پر چھایا ہوا ہے اور مسلمان اندھادھند مغرب کی تقلید کی رو میں بہے جا رہے ہیں اور یہ تقلید نہ صرف لباس و وضع میں ہے بلکہ یورپ سے جو الحاد و کفر کا طوفان اٹھتا ہے۔ دنیائے اسلام کی بربادی کا نیا سامان پیدا کرتا ہے گویا ہم مسلمان ایسے گنوار اور غیر متمدن وبے شعور ہیں کہ نہ تو ہمارے پاس کوئی مادی اصول صنعت و حرفت کا تھا اور نہ ادبی اصول مذہب و معاشرت و لسان کا جس کی حفاظت یا واپس لانے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہو۔ اور زیادہ مصیبت تو یہ ہے کہ ہم ان کی وضع و لباس۔ زبان و مذہب کی تو اندھی تقلید کرتے ہیں مگر ان کی محنت و جانفشانی۔ تدبیر و حکومت رانی، سائنس کی جدید ترقیات، صنعت و حرفت کے جدید آلات کے سلسلہ میں تقلید نہیں کرتے۔ اور مصیبت بالائے مصیبت یہ ہے کہ ایک طرف علمبرداران مذہب کے ایک گروہ نے مضحکہ خیز مراسم اور خلاف عقل اصوات و حرکات کو حقیقت و معرفت کے نام سے جاری کر کے حقیقت اسلام کو لہو و لعب کا تماشا گاہ بنا رکھا ہے۔ اور تنگ نظر مولویوں نے بہتیرے غیر ضروری و خارج از اسلام امور کو ضروریات دین قرار دے کر اسلام کے دائرہ کو تنگ کر دیا ہے اور دوسری طرف یورپ زدہ نفس پرستوں اور حریت رائے کے مدعیوں نے اپنی حکمت و فلسفہ دانی اور وسعت علم و نکتہ فہمی کے جہل مرکب کے بوتے سے حقیقی ضروریات دین کو ٹھکرانا شروع کر دیا ہے جس کے باعث جدید و قدیم تعلیم یافتوں کے درمیان ایسی وسیع خلیج حائل ہو گئی ہے جس کا پاٹنا ناممکن نظر آتا ہے پھر اصلاح امت اسلامیہ کی کیا صورت ہو۔ بلکہ مغربی آثار کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے مہلک اثر سے امت مسلمہ کی روز افزوں تباہی کا جو منظر سامنے ہے اس سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ خدانخواستہ عنقریب ہی مسلمانوں کی دینی و تمدنی حیات کی کشتی الحاد و کفر اور تمدن و معاشرت مغربی کے بھنور میں پڑ کر غرق نہ ہو جائے۔ ان تباہیوں سے نجات کی صورت صرف اس قرآن اسلام میں ہے جس نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پہنچا کر روحانیت کی زندگی کے اس اعلیٰ تمدنی مقام پر پہنچا دیا کہ جس دور کے متمدن قوموں کا تصور بھی وہاں تک نہیں پہنچا تھا اور تشنگی کو قرآنی تعلیم کے ماتحت حریت و روحانیت اور تمدن و معاشرت و دولت و حکومت معتدلانہ حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ ہرگز محض انسانی دماغوں کے پیدا کردہ قواعد کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔

دوسری حدیث میں باوجود صوم وصلوٰۃ کی پابندی کے اجتماعیت سے خروج کو خروج عن الاسلام سے تعبیر فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے
انی امرکم بخمس اللہ امرنی بھن الجماعۃ والسمع والطاعۃ والھجرۃ والجہاد فی سبیل اللہ
انہ من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ الا ان
یراجع ومن دعا بدعوی جاھلیۃ فھو من جہنم قالوا یا رسول اللہ وان
صام وصلی وزعم انہ مسلم قال وان صام وصلی وزعم انہ مسلم (مسند احمد)
اس حدیث میں پہلے جماعت اور شیرازہ بندی کا حکم دیا گیا ہے جس سے متحدہ نظام قائم ہو سکے اور وہ بغیر امیر کے نہیں ہو سکتا کہ وہ مرکز ہے اور مرکزیت بغیر شیرازہ بندی نہیں ہوتی۔ اس لئے نصب امام کا حکم دیا۔ پھر امامت بغیر سمع وطاعت کے چل نہیں سکتی اسلئے اتباع امام کا حکم دیا۔ اس میں خلل ہے نظام کفر اور وہ خلل اسی درجہ پر اگر ہو سکتا ہے کہ قوت پکڑ جائے جسکا دفاع قدرت سے باہر ہو جائے تو ہجرت کا حکم دیا گیا مگر اس لئے کہ جائیں بچا کر بیٹھ جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ یکسو ہو کر قوت فراہم کریں اعداد و استطاع اختیار کریں۔ اور اسباب عدد کو کام میں لائیں اور جب طاقت جمع ہو جائے تو اس مخل راہ کفر کو جہاد سے پست کر دیں۔ بہرحال اس حدیث میں خروج عن الجماعت کو (جس سے نہ ہجرت میں شرکت ہو سکتی ہے نہ جہاد میں نہ سمع وطاعت میسر آ سکتی ہے نہ دعاوی جاہلیت سے بچاؤ) خروج عن الاسلام سے تعبیر فرمایا گیا ہے اگرچہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی بھی کیجاری ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اسلام نام ہے فی الحقیقت ایک متحدہ نظام اور ایک منظم مسلک کا جسکی سطح سیاست اور روح دیانت اور تعلق مع اللہ ہے اور جس کی انتہائی غرض اعلاء کلمۃ اللہ ہے نہ تعیش نفسانی اور تن پروری

چنانچہ فرعون پر اس لئے لعنت بھیجی گئی کہ اس کی حکومت کی بنیاد ذریت کی تفریق پر تھی

ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا یستضعف طائفۃ منھم یذبح
ابناءھم ویستحیی نساءھم انہ کان من المفسدین۔ پارٹی سسٹم عموماً ملوکیت میں ہوتا ہے تو اس ملوکیت کو بھی منبع فساد فرمایا گیا۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ
وکذٰلک یفعلون — غرض گروہ سازی کو اسلام نے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اجتماعیت کیلئے پیدا کی کہ اس کی تعلیم میں بھی محبت باہمی ہو اور خود رعایا میں باہم بھی یگانگت ہو۔ ان کے جتنے امور ہوں وہ اجتماعیت لئے ہوئے ہوں۔ پس پہلی اجتماعیت جو اسلام نے قائم کی وہ اجتماعیت نظری ہے جس کو اتحاد مسلکی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ پھر چونکہ اسلام جامع ادیان واقوام تھا اور اسکی اجتماعیت کبریٰ سارے عالم پر حاوی تھی۔ اسکیں دنیا کے ہر کالے گورے اور سرخ و زرد رنگ کے انسانوں کے لئے پیغام عام تھا تو اس لئے ضروری تھا کہ تفریق عام کی ممانعت کے بعد ان مختلف الالوان اور مختلف الطبائع انسانوں میں باہم ایک خاص ربط دیا جائے وہ اس دین کے ذریعہ قوموں اور ذاتوں کی خصوصیتیں اور اگر گروہ بندیوں کا نظام ختم کیا جائے نہ رنگ و بو کے لحاظ سے انسانوں کی تقسیم ہو نہ وطن اور مرز و بوم کے لحاظ سے ہو نہ نسب اور قبائل کے لحاظ سے ہو بلکہ

کو عالم مساوات کا سرچشمہ قرار دیکر اسکی تصریح کر دی کہ جنس انسانی سب مثل ایک کنبہ کے ہے جس کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں اور اس کنبہ نے قوموں اور قبیلوں کی تقسیم میں اس لئے قدم نہیں رکھا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر تفوق جتائیں یا آپس میں لڑ جھگڑ کر خونریزی کرتے رہیں بلکہ انکی یہ تقسیم محض باہمی شناسائی اور مبادلہ منافع کے لحاظ سے ہوئی۔ چنانچہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا۔ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ وطن کے لحاظ سے فرمایا، الا لا فضل لعربی علی عجمی۔ اور اسی بنا پر قرآن کریم کے خطابات اپنے احکام رسانی میں کسی مخصوص قوم یا خاص معین گروہ کیلئے نہیں ہوتے بلکہ تمام بنی نوع کی طرف ہوتے ہیں جیسا کہ چند آیات اس سلسلہ میں گذر چکی ہیں پھر اس جامعیت کو قائم کرنیکے لئے اسلام نے دو موثر صورتیں اور اختیار کیں ایک تو یہ کہا کہ وہ کوئی نیا دین نہیں ہے جو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی آیا اور پچھلے اس سے ناآشنا ہوں۔ بلکہ یہ وہی دین ہے جو آدم سے چلا اور خاتم الرسل تک پہنچا۔ چنانچہ قرآن کریم میں جگہ جگہ پیغمبروں کی طرف اسلام ہی کو منسوب کیا گیا ہے۔ پھر صاف لفظوں میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم نے اعلان کیا کہ یہ اسلام وہی اولین دین ہے جسے خداوند کریم نے اگلے زمانے کے تمام رسولوں پر وحی کے ذریعہ نازل کیا تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا و الذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔

اور فرمایا۔ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ۔ اور جبکہ یہی دین پچھلوں کا بھی تھا تو اس اسلام پر آدم ہی کے وقت سے ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا۔ قالوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و الاسباط وما اوتی موسی و عیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ ارشاد نبوی ہے۔ نحن معاشر الانبیاء بنوا العلات ابونا واحد و امہاتنا شتی۔ پس اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ وہی قدیم دین ہے جسے اللہ نے ہر ایک نبی اور رسول کی معرفت نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ لیکن ان رسولوں کے بعد انقلاب پسند طبیعتوں نے قلت مبالات سے اس دین میں نقص و تغیر ڈالدیا یا اقوام عالم کے احبار و رہبان نے خوض و تعمق سے وقتاً فوقتاً اسکی کتابوں میں اضافے کئے اور ردو بدل کر دیا جس سے دین کی اصلی صورت قائم نہ رہی۔ اس لئے آخری پیغمبر کے ذریعہ اس کی کامل و مکمل اصلاح کیگئی اور دین کو نکھار کر اس کی اصلی شکل دکھلائی گئی۔ پس اسلام درحقیقت تمام ادیان عالم کی خوبیوں کا نچوڑ ہے اور وہ کبھی یہ نہیں کہے گا کہ تم اپنے سابقہ عقائد چھوڑ دو جبکہ وہ پچھلی کتابوں کا مصدق ہے۔ ہاں وہ ان عقائد کو چھڑائیگا جو کتابوں کے خلاف لوگوں نے خود ساختگی سے پیدا کئے اور کتاب الٰہیہ کی طرف منسوب کر دیئے اسکا لازمی ثمرہ

اس جامعیت پر منتج ہوتا ہے کہ کسی ذی عقل کو اسلام میں آنے سے کوئی ادنیٰ رکاوٹ نہ ہوگی بلکہ وہ اسلام میں آنا خود اپنے دین میں آنا تصور کرے گا جو اس سے اوجھل تھا اور وہ چند انسانی اختراعات کو اپنا دین سمجھے ہوئے تھا جن کو بلا سند اس نے قبول کر رکھا تھا۔ پس اسلام نے جامع اقوام اور دائمی شریعت ہو کر اس جامعیت کو واقع کرنے کی ایک تدبیر تو یہ اختیار کی کہ انسانوں میں سے گروہ بندی اور امتیازات نسل و قوم ختم کئے دوسری یہ کی کہ کسی دین کو بھی اس نے پہلو سے نکلنے نہیں دیا اور اس کی صداقت کی آدم سے تا زمانہ ختم نبوۃ ذمہ داری لی رد و انکار جو کچھ کیا وہ ان رخنہ اندازیوں پر کیا جو خلاف دلیل اور بے سند اس دین کا جزو بنا دی گئی تھیں۔ اور اس لحاظ سے گویا کسی سابق دین والے کو اس نے اس کے سابق دین سے نکلنے کی دعوت نہیں دی بلکہ اسی کے اصلی دین کی طرف لوٹ جانے کا راستہ دکھلایا۔ مگر چونکہ وہ راستہ سند کے ساتھ صرف قرآن نے پیش کیا تھا اس لئے اتباع قرآن کے ذریعہ سے اُن کے سابقہ مذاہب کی تصدیق کرائی۔ پس ایک عیسائی اسلام میں داخل ہو کر ہی اصلی معنی میں عیسائی رہ سکتا ہے نہ کہ موجودہ عیسائیت کی صورت میں جس میں عیسائیت اور غیر عیسائیت کی آمیزش بلا تمیز کافی حد تک ہو چکی ہے یعنی متبع قرآن ہو کر ہی متبع انجیل بن سکتا ہے نہ کہ براہ راست انجیل پڑھ کر۔ کیونکہ وہ قابل اعتماد طریق پر محفوظ اور باقی ہی نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ اسلام نے اپنی ہمہ گیری اور جامعیت کو بروئے کار لانے کے لئے اپنا تیسرا بنیادی اصول یہ قرار دیا کہ ایک مسلمان تمام انبیاء و رسل اور تمام داعیان مذاہب پر ایمان لائے اُنکی عظمت و بزرگی اپنے ایمان کا جزو اعظم سمجھے خواہ اُنھیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو قرآن نے بھی بعض کا تذکرہ نام بنام کیا ہے اور بہت سوں کا نہیں فمنهم من قصصنا عليك ومنهم من لم نقصص عليك اور ہر قرآن نے اُن پر رہنمائی کی کہ کوئی قریہ ملک وطن اور کوئی قوم رسولوں اور ہادیوں سے خالی نہیں چھوڑی گئی۔ وان من امة الا خلا فيها نذير ولكل قوم هاد وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔ پس جبکہ ہر خطہ میں خواہ وہ ہند ہو یا سندھ، روم ہو یا روس چین ہو یا جاپان اور اسی طرح کوئی قوم ہو ہندو ہو یا عیسائی یہودی ہو یا بدھسٹ ہر ایک کے پاس نبی آئے ہیں خواہ کیں معلوم ہوں یا نہ ہوں اور ان سب پر بالاجمال ایمان لانا اور انکی تصدیق کرنا ضروری ہے۔ تو اسکا لازمی نتیجہ پھر یہ ہی نکلتا ہے کہ کسی قوم اور وطن میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نہ تعصب کی آگ بھڑک سکتی ہے نہ آتش حسد اُٹھ سکتی ہے بلکہ ہر قوم کے لوگ خواہ مخواہ بھی ادھر توجہ کریں گے کہ جب یہ ہمارے بزرگوں اور پیشواؤں کی اس حد تک تعظیم کرتے ہوئے بھی ایک دین پیش کر رہے ہیں تو اسے دیکھنا تو چاہئے کہ وہ کیا ہے؟ ضرور ہے کہ اس میں ہمارے ادیان کا خلاف تو ہو نہیں سکتا کہ انکی وہ تصدیق کر رہے ہیں پھر ہم سے خلاف کس چیز میں ہے؟ یہ جذبہ اُنھیں مجبور کرے گا کہ وہ اپنے عقائد کا جائزہ لیں اور سمجھیں کہ آیا یہ وہی عقائد ہیں جو ہمارے مقدس بزرگوں کے ہو سکتے ہیں یا ان میں درمیان میں کوئی خلاف عقل و طبع آمیزش ہوئی ہے یہ تفتیش ہو کر وہ اُنھیں کشاں کشاں اسلام کی طرف لے آئیگی۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم کے ماتحت اصل دین میں رد و بدل ہوا ہے اور اس طرح

حق کے بعد جبکہ وہ ان اختراعیات سے کنارہ کش ہو جائیں گے اور پھر صحیح عقیدہ اپنے دین کا اور اپنے بزرگوں کے دین کا تلاش کریں گے تو وہ سند کے ساتھ اسلام ہی میں ملے گا۔ اس لئے قدرتی طور پر انکا دین اسلام ہو جائیگا۔ بہرحال اسلام نے اپنی جامعیت اور ہمہ گیری اقوام کے برپا کرنے کے بھی تین راستے اس لئے پیدا کئے کہ ادیان سابقہ کی تصدیق کی پیشوایان سابق کی تعظیم کی۔ اور پھر اقوام میں قوموں کے معیار توڑ دئے جس سے عقلاً تمام بنی آدم کو جمع ہو کر اسلام میں چلے آنیکا راستہ کھل گیا اور اسکی جامعیت اقوام واضح ہو گئی۔ اس صورت سے اسلام کا کلمہ تمام اقوام کا کلمہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ انصاف اور عقل سلیم سے غور کریں اور تمام خیالات سے خالی ہو کر ایک جویائے حق کی حیثیت سے میدان تحقیق میں آئیں۔

اجتماعیت عملی ۔ مگر یہ اجتماعیت نظر و فکر یا اجتماعیت مسلک قائم نہیں رہ سکتی تھی جب تک کہ عملی پروگرام اجتماعی نہ ہو جس کے ذریعہ یہ فکر مستحضر رہے اور لوگ اس فکری تعدد نظر سے ہٹنے نہ پائیں تو اسلام نے اجتماعی پروگرام پیش کرنے میں اعجاز سے کام لیا ہے اور محیر العقول طریقے پر عملی اجتماعیت کے نمونے پیش کئے ہیں۔ اس کی پہلی روش یہ ہے کہ مسلمان انقطاعی زندگی شخصی حیات اور انفرادیت سے یکسر نکل کے اجتماعی میدان میں آئیں اور جماعتی زندگی اختیار کریں۔ جو کام بھی ہو ملکر ہو۔ پس اجتماعیت عملی کے معنی ہوئے اشتراک فی العمل کے یعنی وہ اشتراکیت جو دارین میں پوری جماعت مسلمین کیلئے نافع ثابت ہو۔ اس کے لئے اسلام نے اصولی تعلیم الگ دی ہے اور فروعی الگ۔ اصولی ہدایات میں دو پہلوؤں سے کام لیا ہے ایک منفی ایک مثبت یعنی کہیں اجتماعیت عمل کا صریح حکم موجود ہے جس سے انفراد کی نفی لازم آتی ہے اور کہیں انفراد کی نفی صریح ہے جس سے اجتماعیت بطور لزوم ثابت ہو رہی ہے۔ انفراد کی نفی کے بارہ میں حدیث نے فرمایا لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ (اسلام میں انقطاع عن الدنیا نہیں ہے) یعنی دنیا سے الگ تھلگ رہنا، ترک تعلقات اور ترک لذات کر لینا، جنگل میں جا بیٹھنا، گوشہ گیری، کنج عزلت اختیار کر لینا، نہ کمانا، نہ کسب کرنا، نہ ملنا، نہ جلنا، نہ بیوی نہ بچے وغیرہ۔ اس رہبانیت کو اسلام نے مٹا دیا ہے۔ حالانکہ یہ رہبانیت احبار و رہبان نے بددین بادشاہوں سے تنگ آکر محض عبادت کیلئے نیت سے اختیار کی تھی یا یکسوئی خاطر کیلئے۔ لیکن اسے قرآن نے قابل ملامت بتلاتے ہوئے ابتغاء رضوان اللہ کی ضد بتلایا۔ جس کے معنی وہی ہوگئے کہ اسلام میں عبادت تک بھی وہی معتبر ہے جو اجتماعیت کے ساتھ ہو اور مل جل کر جماعتی حیثیت سے ادا ہو۔ بلکہ شریعت نے اگر رہبانیت بھی بتلائی تو وہ بھی اجتماعیت کا انتہائی مظاہرہ ہے۔

عن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصیٰ او اختصیٰ (خصی ہوا یا خصی کیا)، فقال ائذن لنا فی السیاحۃ (یہ تفریحی سیر و سیاحت نہیں بلکہ وہی رہبانی سفر ہے جس میں جنگلوں میں گھومنا اور خانہ بدوش رہنا ہوتا تھا جیسے آج ہندو سنیاسی کرتے ہیں) فقال ان سیاحۃ امتی الجھاد (اس میں انتہائی اجتماعیت ہے مگر ان معنی یہ رہبانیت کہا گیا کہ مجاہد دنیا کے سب حظوظ و تعلقات ترک کر کے اللہ کے راستہ میں جان دینے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے جس سے واضح ہوا کہ اسلام ترک دنیا بالقلب سکھلاتا ہے۔ یعنی خلوت در انجمن)، فقال ائذن لنا فی الترھب فقال ان ترھب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوٰۃ ۔

(مشکوٰۃ)

اور جو بزرگان دین سے چلہ کشی یا ترک لذات اور ترک یا تقلیل تعلقات کی صحیح اور پکی روایات ہیں سو وہ معالجات ہیں جو بر آئے چندے کرائے جاتے ہیں اور اسی لئے مبتدیوں کیلئے ہیں تاکہ یکسوئی قلب میں قائم ہو کر ذکر اللہ کا رسوخ ہو جائے۔ اور بعد رسوخ جب وہ تعلقات کے رشتوں میں منسلک ہوں تو خوف خدا رکھکر ادا حقوق کر سکیں اور ان تعلقات میں منہمک ہو کر آخرت سے غافل نہ ہو جائیں۔ اور وہ بھی بے اصل نہیں سے بعثت سے پہلے کی زندگی بلکہ بعد بعثت ابتدائی اسلام کا دور تبتل اور تخلی کا گزرا ہے۔ سو یہ محض ابتدائی دستور ہے جو تعلقات کی استواری کے لئے مقدمہ ہے اس لئے یہ ترک تعلقات بھی تعلقات ہی کی خاطر مطلوب ہوا۔ اور اس طرح مقصود اصلی پھر وہی اجتماعیت نکل آئی۔ ہاں جب کوئی ایسا فساد عام کا وقت آجائے کہ اجتماعیت کی زندگی قابو میں نہ رہے ہر شخص کا قلب خودی اور خود غرضی میں غرق ہو کر ذکر و فکر سمع و طاعت سے بے نصیب ہو جائے اور اب تعلقات مفید ہونیکے بجائے مضر ثابت ہونے لگیں۔ نہ ایثار کا پتہ ہو نہ تواضع کا نہ دیانت ہے نہ امانت تو پھر بلاشبہ تخلی اور انقطاع کی اجازت ہے اذا رأیت شحا مطاعا وھویٰ متبعا واعجاب کل ذی رأی برایه فدع امر العوام وعلیك بنفسك خاصۃ چنانچہ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ یہ آیت اس آخری زمانہ کے لئے اتری ہے جو فساد عالم کا دور ہوگا اور جبکہ قیامت کی علامت کبریٰ کا ظہور ہوگا۔ بہرحال اجتماعیت عمل کیلئے ایک تو یہ منفی پہلو تھا اسی کے دوش بدوش مثبت پہلو یہ ارشاد فرمایا گیا کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان تعاون باہمی سے کام کرنا بھی اشتراک فی العمل ہے۔ اسی کے ساتھ ترک تعاون کا راستہ بتلایا گیا کہ وہ اثم وعدوان ہے۔ جسکا حاصل یہ نکل آیا کہ انفرادیت کی ضرورت شرور و فتن میں ہے نہ کہ خیرات و طاعات میں۔ کیونکہ اجتماعیت خود ایک خیر ہے جسمیں ایک کی برکت دوسرے کو پہنچتی ہے۔ جس سے مقبولیت و محبوبیت تو عند اللہ بڑھتی ہے۔ قوت و شوکت دنیا میں قائم ہوتی ہے اور سہولت و راحت نفس کیلئے حاصل ہوتی ہے اور یہی تین نسبتیں ہیں جن کیلئے دنیا میں جد و جہد کیجاتی ہے یہ تینوں نسبتیں بیکدم اجتماعیت ہی سے حاصل ہو سکتی ہیں نہ کہ انفرادیت سے۔ انفرادیت میں زیادہ سے زیادہ قبول عند اللہ کی کچھ صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن اس دینی کردار کی نہ تو کوئی شوکت مخلوق میں قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی نفس کیلئے کوئی سہولت و داشت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور قرآن کریم نے پرکی ہوا۔ اصولی انواع گنائی ہیں جنمیں تعلق مع اللہ، تعلق مع الخلق اور تعلق مع النفس کے سارے ہی اصول آجاتے ہیں جیسا کہ آیت کریمہ ولکن البر من آمن باللہ میں تفصیل ارشاد فرمائی گئی ہے۔ اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ اخلاق ہوں یا اعمال، احوال ہوں یا اقوال، معاشرت ہو یا معیشت، دیانت ہو یا سیاست، عبادت ہو یا ریاضت سب میں تعاون باہمی مطلوب ہے۔ گویا اجتماعیت عمل تمام انواع دین میں مامور بہا و مطلوب ہے اور انفرادیت متروک۔ اسلام میں اجتماعیت کی یہ تو اجمالی تعلیم ہے۔ اگر اس کی تفصیل مطلوب ہو تو یوں غور کرو کہ حکمت عملیہ کی تین قسمیں ہیں۔ تہذیب نفس جس میں تمام عبادات، ریاضات مجاہدات وغیرہ آجاتے ہیں۔ تدبیر منزل۔ جس میں تمام خانگی زندگی، ازدواج، قرابتیں، تعلقات، لین دین، میل جول، شفقت و مدارات اور معاملات باہمی وغیرہ سب آجاتے ہیں۔ سیاست مدن۔ جس میں امامت و امارت، رفاہ ملک، تمدن، تجارت

زراعت، محصولات، دیوانی، فوجداری، ملازمتیں، فوج، جنگ، صلح، معاہدہ، ہجرت، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تبلیغ وارشاد، تعلیم و تربیت، مدارس و مکاتب کا اجراء اور اقوام عالم سے معاملات وغیرہ سب داخل ہوجاتے ہیں۔ پس تہذیب نفس کے سلسلہ میں دو اصولی چیزیں آتی ہیں۔ "اماتت نفس اور عبادت رب" جسے تزکیہ کہتے ہیں۔ تدبیر منزل کے درجہ میں دو اصولی چیزیں آتی ہیں: "اغناء نفس اور ایثار خلق" جسے حسن معاشرت کہتے ہیں۔ اور سیاست مدن کے تحت میں دو چیزیں آتی ہیں "اسقال باطل اور اعلاء حق" جسے حسن نظام و امن کہتے ہیں۔ انسان کی ساری زندگی ان ہی تینوں انواع اور انہی شش گانہ اصول کا پھیلاؤ ہے اور ان ہی شش گانہ امور کو اسلام نے اجتماعی بنا دیا ہے تو گویا انسان کی ساری زندگی اجتماعی ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے دائرہ میں آجائے۔ پہلی ہی نوع کو لے لیجئے۔

نوع اول۔ تہذیب نفس اور تزکیہ۔ یعنی اماتۂ نفس اور عبادت رب کے سلسلہ میں حقیقتاً تمام عبادات کی اصل اصول صلوٰۃ ہے جسمیں عبادۃ کی حقیقت یعنی نہایت تذلل پائی جاتی ہے کہ ناک زمین پر رگڑی جاتی ہے نوافل و سنن اس کے متممات میں سے ہیں اذکار و اشغال اس کے مبادی میں سے ہیں، طہارت و نزاہت اس کے مقدمات میں سے ہے۔ ترک ہوائے نفس یعنی اماتۂ نفس اس کے بواعث میں سے ہے پس اصل مقصود دائرۂ عبادات میں صرف نماز رہجاتی ہے جو جامع ترین عبادت ہے۔ مگر اسی میں سب سے زیادہ اجتماعیت کا اہتمام کیا گیا ہے اور جماعات و جمعات کو اہم بنا کر مشروع کیا گیا تاکہ انسانی عبادت رہبانیت اور انفرادیت سے نکل جائے۔ فریضۂ صلوٰۃ میں روزانہ پانچ اجتماعات رکھے گئے ہیں جو مسجد میں ہوں اور یہ اجتماعیت اس درجہ میں آگئی کہ نماز کی افضلیت اور اس کے اجر کی زیادتی ہی جماعت اور پھر تکثیر جماعت پر دائر کردی گئی۔ جیسا کہ اسکے بالمقابل دوسرے مذاہب میں عبادت کی افضلیت تخلی اور انفرادیت پر دائر تھی جس کے لئے ہندومت نے ترک لذت و سکونت رکھا۔ عیسائیت نے ترک نکاح و مودت رکھا۔ بدھ مت نے ترک تعلقات کلی رکھا۔ گویا اور مذاہب نے عبادت کی تکمیل اس شرط کے ساتھ کی ہے کہ نسلیں منقطع ہوجائیں۔ شہر اجڑ جائیں۔ دنیا میں الّو بولنے لگیں اور کسی کو کسی سے کچھ مطلب نہ ہو۔ انسان کی مدنی فطرت پامال ہوجائے اس کے تمام طبعی اور فطری جذبات سرد پڑ جائیں۔ لیکن اسلام نے تمام جذبات کو بیدار رکھکر۔ تمام تعلقات کو استوار رکھکر۔ شہروں کی آبادیاں قائم رکھکر تعلقات کے ہجوم میں عبادت رب کا راستہ بتلایا ہے۔ اور جس عبادت میں جس درجہ اجتماعیت اور اشتراکیت ترقی کرتی جائے اُسی حد تک اُسے افضل و اکمل قرار دیا۔ چنانچہ نماز کی فضیلت کو دائر کر دیا گیا اجتماعیت اور اس کی تکثیر پر ارشاد نبوی ہے۔ صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و عشرین درجۃ۔ یعنی قرب مع اللہ جب ہی بڑھے گا جبکہ اس میں اجتماعیت آجائیگی پھر فرمایا کہ مقام قرب اور تزکیۂ نفس کے مقامات اسی حد تک ترقی کریں گے جس حد تک اُن میں اجتماعیت آتی جائیگی ارشاد نبوی ہے۔ و ان الصف الاول علی مثل صفوف الملائکۃ و لو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ و ان صلوٰۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلوٰتہ وحدہ و صلوٰتہ مع الرجلین ازکی من صلوٰتہ مع الرجل وما کثر فھو احب الی اللہ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

اسلام اور بحث ونظر کی آزادی

(از جناب مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

قرآن پاک نے عموماً عالم طبیعیات کی طرف نظر وفکر کرنے کی توجہ دلا کر اور خصوصاً اہل فہم وتفقہ کو نظام معاملات اور فروع عبادات کے بارے میں استنباط احکام کی اجازت دیکر ادبی ترقیات کی کلید مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت۔ والی الجبال کیف نصبت۔ والی الارض کیف سطحت (سورۃ الغاشیہ)

کیا وہ اونٹوں کی طرف نظر نہیں کرتے کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔

واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمه الذین یستنبطونه منھم (النساء رکوع ۱۱)

اور جب انکے پاس کوئی خبر امن کی یا ڈر کی پہنچتی ہے تو اسکو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسکو حوالہ کر دیتے رسول اور ان میں جو سمجھدار لوگ ہیں تو مصلحت معلوم کر لیتے جو مصلحت کی بات نکالتے ہیں۔

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر (النساء رکوع ۸)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے اہل علم ہیں انکی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہو تو اسکو اللہ یعنی قرآن اور رسول یعنی حدیث کیطرف رجوع کر کے فیصلہ کر لیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔

چنانچہ نظر وفکر کے حق آزادی نے مسلمانوں کو موقع دیا کہ خود بدولت رسالت پناہ کی حیات ہی میں فروع عبادات ونظام اجتماع کے متعلق رائے زنی اور قیاس آرائی کا جوہر دکھائیں۔ اور خود صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے تصویب رائے کی سند حاصل کریں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظة فادرک بعضھم العصر فی الطریق فقال بعضھم لا نصلی حتی ناتیھا وقال بعضھم بل نصلی لم یرد منا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف واحدا منھم۔ (رواہ البخاری فی باب غزوۃ الخندق)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع میں فرمایا کہ بنی قریظہ کے سوا کہیں عصر نہ پڑھے۔ مگر راستہ ہی میں عصر کا وقت ہو گیا تو بعضوں نے کہا کہ حکم صریح کے مطابق ہم وہیں جا کر پڑھیں گے اور بعضوں نے وقت پر نماز پڑھنے کے حکم کے ماتحت یہ خیال کیا کہ حضور کی مراد نماز سے منع کرنا نہیں بلکہ جلد پہنچنا ہے اس لئے نماز پڑھ لی۔ حضورؐ سے جب اس کا ذکر کیا گیا تو کسے سرزنش نہ فرمائی۔

جنگ احد کے موقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ضعیف العمر صحابہ کی رائے تھی کہ مدینہ ہی میں رہکر مدافعت کیجائے مگر نوجوانوں نے اپنی آزادانہ رائے پیش کر کے اسکی ناموافقت ظاہر کی چنانچہ کثرت رائے یہی ٹھہری کہ مدینہ سے باہر نکلکر مقابلہ کرنا چاہئے۔ آنحضرت سرور عالم صلعم

اقوام کی ذہنیت ہی اجتماعیت کی طرف نہ چل سکی اور اس لئے نہ وہ اجتماعی عبادت ہی کر سکیں اور نہ اجتماعی دن پا سکیں جس کی ذات میں اجتماعیت کی شان بھی رکھی گئی تھی۔ مگر الحمد للہ کہ مسلمان اس دن کو پا گئے جو مقصود الٰہی تھا اور اجتماعی تھا یعنی جمعہ کہ وہ یوم تکمیل خلق تھا اسی دن آدمؑ پیدا کئے گئے جو مقصود خلقت تھے اور حقیقتہً جامعیت تھے جن میں ساری مخلوقات کے نمونے موجود تھے اور ان کی خلقت کا مقصود ہی عبادت تھی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تو مسلمانوں نے اس دن کو انتخاب کر کے نہ صرف عبادت ہی کی توفیق پائی بلکہ اجتماعی عبادت کی توفیق پائی کہ یہ دن بھی اجتماعی تھا اس میں واقع شدہ امور بھی اجتماعی تھے اور انسان جو محض عبادت کیلئے بنایا گیا وہ خود بھی حقیقتہً جامع تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مسلمانوں کی رہنمائی اجتماعی عبادت کی طرف ہوئی جسکا نام صلوٰۃ جمعہ ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں اس دن کے انتخاب کا واقعہ مفصل مذکور ہے پھر اس یوم جامع میں نماز جمعہ رکھی گئی تو اس حد تک اس میں اجتماعیت ملحوظ ہے کہ یہ نماز بلا جماعت ہوتی ہی نہیں۔ پھر جماعت بھی معمولی نہیں کہ اس میں دو بھی کافی ہوتے ہیں یہاں امام کے علاوہ دو شرط ہیں۔ پھر بڑی جماعت ہو تو وہ بھی عام مساجد کی سی روزانہ کی جماعت مطلوب نہیں کہ مسجد محلہ میں تو اہل محلہ کی جمعیت ہی کافی ہو جاتی ہے بلکہ یہ مطلوب ہے کہ سارے شہر کے لوگ جمع ہوں اور اسی لئے مسجد جمعہ کا نام مسجد جامع رکھا گیا ہے جس میں سارے اہل شہر سما سکیں۔ پھر اسی پر بس نہیں کہ شہر والے ہی جمع ہوں بلکہ آس پاس کے رہنے والے بھی ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ الجمعة على من آواه الليل - اے فی وطنہ بعد مراجعتہ من الجمعۃ۔ جمعہ اس پر ہے کہ جس کے وطن اور اس موضع میں جہاں صلوٰۃ جمعہ ادا کر رہا ہے ایسی مسافت ہو کہ بعد ادائے جمعہ رات سے پہلے پہلے اُسے وطن لوٹنا ممکن ہو اور رات اُسے گھر کاٹ سکے یعنی مسافت عدوی پر ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے مسافر پر جمعہ واجب نہیں جس کی مسافت قصری ہو بلکہ اس مسافر پر واجب ہے جس کی مسافت عدوی ہے۔ یعنی وہ بعد جمعہ گھر لوٹ سکے۔ اس سے واضح ہوا کہ محض سکان بلد ہی پر واجب نہیں بلکہ مقیمین فی البلد پر بھی ہے جو مسافر شرعی نہ ہوں۔

مقصد یہ ہے کہ محلے، شہر، قرب و جوار یعنی توابع مصر اور مقیمین مسافت عدوی پر جمعہ واجب فرمایا گیا تاکہ اس تعبدی اجتماع کی صورت زیادہ سے زیادہ پیدا ہو سکے اور بسہولت ہو سکے۔ اہل دیہات کو اگر مستثنیٰ رکھا گیا تو اس لئے کہ ان کا شہروں میں جمع ہونا تکلف سے خالی نہ تھا۔ پس اجتماعیت ہی کے معیار سے وجوب جمعہ بھی ہے اور اجتماعیت ہی کے معیار سے سقوط جمعہ بھی۔۔۔

کوائف دارالعلوم

(بقیہ صفحہ)

کو دیئے گئے تھے اصولی اور آئینی طور پر صدر مہتمم صاحب کے لئے تسلیم کیا گیا تھا۔ مجلس نے مسودہ پر غور کرنے کے وقت جب یہ دیکھا کہ اب تک عملی طور پر ادارہ کے تمام مرکزی فرائض حضرت مہتمم صاحب ہی انجام دیتے رہے ہیں تو آئین میں بھی یہ فرائض مہتمم صاحب ہی کیلئے تسلیم کرلئے اور مسودہ کی دفعہ کے ذریعہ فرائض اہتمام کو صدر مہتمم صاحب کی طرف منتقل کرنے کی بجائے مہتمم صاحب کے لئے باقی رکھے۔ اب مسودہ کی دفعہ زیر بحث آئی جس میں دائرۂ اہتمام کے کل اختیارات حضرت صدر مہتمم صاحب کو سپرد کردینے کی تجویز کیگئی تھی۔ لیکن اس دفعہ پر اراکین میں کافی اختلاف رونما ہوا گفتگو اس اصول پر تھی کہ جس کے ہاتھ میں جس قدر عمل ہو اسی قدر اُسے اختیارات کی بھی ضرورت ہے۔ ایک جماعت کی رائے تھی کہ جب دفعہ کی کلی عملی ذمہ داریاں مہتمم صاحب کیلئے تجویز کی گئی ہیں تو دفعہ کے یہ دفتری اختیارات بھی کلی طور پر مہتمم صاحب ہی کیلئے مخصوص ہونے چاہئیں۔ دوسری جماعت کی یہ رائے تھی کہ اختیارات نہ تو کلیۃً مہتمم کو دیئے جائیں نہ صدر مہتمم کو بلکہ ان دونوں عہدوں پر تقسیم کردیئے جائیں۔ بہرحال اس مسئلہ پر اس حد تک اختلاف رونما ہوا کہ مجلس کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی اور دستور اساسی کی ساری بحث دفعہ ہی پر اگر رک گئی۔ مجلس شوریٰ منعقدہ شوال ھ میں بعض اراکین محترم نے پھر تحریک کی کہ دستور اساسی کا باقی ماندہ مسودہ عرصہ سے رکا ہوا پڑا ہے اور تاوقتیکہ دستور کی مکمل خواندگی اور منظوری نہ ہوجائے جو حصہ منظور ہو چکا ہے وہ بھی نافذ نہیں ہوسکتا اس لئے نہایت ضروری ہے کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں دائرۂ اہتمام کی طرف سے یہ مسودہ پیش کیا جائے اور سعی کیجائے کہ وہ آخری صورت میں منظور ہو کر ختم ہوجائے۔ چنانچہ حسب ارشاد مجلس جلسہ شوریٰ منعقدہ ذی الحجہ ھ میں دستور کا بقیہ حصہ پیش کردیا گیا۔ مجلس نے دفعہ سے بحث کا آغاز کیا۔ مجلس کی نظروں سے اب بھی یہ حقیقت مخفی نہ تھی کہ اختیار بقدر عمل ہونا چاہئے۔ اور جبکہ مہتمم صاحب ہی عملاً پورے ادارہ کے ذمہ دار ہیں تو انہیں کو اختیار بھی دیئے جانے چاہئیں نیز ھ سے ھ تک کے مسلسل تجربہ سے بھی ثابت ہو چکا تھا کہ ذمہ داری اور بے اختیاری اصولاً جمع نہیں ہوسکتیں اور یہ واضح ہو چکا تھا کہ مہتمم صاحب کو اس بے اختیاری کے ساتھ فرائض ذمہ داری نبھانے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نیز اختیار و عمل کی اس تقسیم سے کہ صدر مہتمم صاحب تو اختیارات کے حامل ہیں اور مہتمم صاحب مجبوری اور بے بسی کے ساتھ جواب دہ بھی ہیں اور عمل کے ذمہ دار بھی دو نوع کی متوازی ذمہ داریاں ادارہ میں قائم ہو گئی ہیں۔ جن سے کاموں میں دو عملی نمایاں ہو رہی ہے جنکی طرف مہتمم صاحب نے اپنی رپورٹ میں اشارے کئے تھے۔ بنابریں مجلس نے باتفاق آراء اختیارات اہتمام کلیۃً مہتمم صاحب کی طرف منتقل کردیئے۔ اور دفعہ پوری کی پوری مہتمم صاحب کیلئے منظور کردی۔ اور اس بارہ میں کوئی اختلاف و نزاع باقی نہ رہا۔

یہاں سے قدرتی طور پر صدر مہتمم صاحب کے اختیارات و فرائض کا سوال پیدا ہوا ایک جماعت کی رائے تھی کہ جب صدر مہتمم کا وجود ہی دفتری سلسلہ کیلئے نہیں جیسا کہ دفعہ و کے اُن سے نکال لئے جانے سے ظاہر ہے تو دفتری اختیارات بھی انہیں دیئے جانے قطعاً غیر ضروری ہیں۔ اب صدر مہتمم کی حیثیت ایک عام نگراں کی سی رہ گئی جو ادارہ کے عام نظم و نسق پر ایک نظر رکھے اور کوئی بے آئینی یا بے راہ روی دیکھے تو اس پر تنبیہ کردے اور آخری صورت میں مجلس بالا کو رپورٹ کردے۔ اس کے لئے اختیارات تقرر و برخاستگی کی حاجت نہیں۔ بعض حضرات

کی رائے تھی کہ مجلس انتظامیہ کے تمام اختیارات صدر مہتمم صاحب کو تفویض کر دیئے جائیں ۔ مجلس کی اکثریت اسکے خلاف تھی کہ ایک ماتحت عہدیدار کی وجہ سے مجلس بالا کو مسلوب الاختیار کیا جائے ۔ بہر حال جس طرح [illegible] کی مجلس شوریٰ میں صدر مہتمم کیلئے مفوضہ اختیارات باقی رکھنے میں شدید اختلاف رونما ہوا تھا اسی طرح اب [illegible] کی مجلس میں صدر کیلئے نئے اختیارات و فرائض تجویز کرنے میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے اور جس طرح [illegible] میں دستورِ اساسی مسئلۂ اختیارات صدر مہتمم پر آکر رک گیا تھا اب [illegible] میں بھی اسی مرحلہ پر آکر رک گیا ۔ فرق اتنا تھا کہ [illegible] میں صدر مہتمم صاحب کیلئے ان اختیارات کو باقی رکھنے نہ رکھنے میں اختلاف تھا اور [illegible] میں یہ اختیارات بالاتفاق مہتمم صاحب کی طرف منتقل کر دیئے جانے کے بعد صدر مہتمم صاحب کیلئے نئے اختیارات تجویز کرنے نہ کرنے میں نزاع ہوا ۔ اس لئے خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب نے بطور رفع اختلاف دستورِ اساسی کے اس حصہ کو سردست ملتوی کر کے تا نفاذ دستورِ اساسی دائرۂ اہتمام کا نظم قائم رکھنے کیلئے ایک تجویز پیش فرمائی ۔ جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں ۔

"دستورِ اساسی جس کی خواندگی و نظرِ ثانی تا دفعہ [illegible] ہو چکی ہے فی الحال اس کے بقیہ حصہ کی بحث ملتوی کی جاتی ہے اور اختیارات و فرائض جو اس وقت صدر مہتمم صاحب کو بذریعہ تجویز نمبر [illegible] شوریٰ منعقدہ ذیقعدہ [illegible] حاصل ہیں کلیۃً مجلس انتظامیہ کو تا تصفیہ اختیارات صدر مہتمم عارضی طور پر منتقل کئے جاتے ہیں ۔ معمولات روزمرہ حسب معمول مہتمم صاحب انجام دیتے رہیں گے ۔ وقتی طور پر کوئی فوری ضرورت تقرر و برخاستگی وغیرہ پیش آنے پر مہتمم صاحب اور ان کی عدم موجودگی میں صدر مہتمم صاحب عمل میں لا کر سب سے پہلے جلسہ انتظامیہ میں منظوری کیلئے پیش کریں ۔ جلسہ انتظامیہ التزام سے ساتھ ماہوار ہونا ضروری ہے ۔"

تجویز کے ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لائق مجوز نے اس دو عملی اور بے اصولی کے انسداد کی نہایت مکمل اور مبارک کوشش فرمائی ہے ۔ جس کا دستورِ اساسی کی عدم تکمیل کی صورت میں سامنے آنا ناگزیر تھا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ غیر دستوری دور میں دارالعلوم کے وسیع کاروبار کو خوش نظمی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی ۔ مجلس شوریٰ نے اس تجویز کو منظور کر کے احساس ذمہ داری کا بہترین مظاہرہ کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ محترم ارکان شوریٰ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی تائید اُن کے شاملِ حال رکھے کہ وہ دارالعلوم کی فلاح و خیر خواہی کو بہر حال پیشِ نظر رکھتے ہیں ۔ چنانچہ جس دن سے یہ تجویز نافذ ہوئی ہے دارالعلوم کے ہر گوشہ میں عمل کی ایک تازہ روح کارفرما نظر آتی ہے ۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ اطمینان و یکسوئی کے ساتھ اپنے فرائض کے انصرام میں منہمک ہیں اور شعبہ جات کے کاموں میں سہولت اور عملی چستی پیدا کرنے کی طرف توجہ فرما رہے ہیں ۔ شعبہ جات کے نظما اپنے اپنے شعبوں کی مشکلات کو حضرت مہتمم صاحب کی توجہ سے بآسانی حل کر لیتے ہیں ۔ جسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پورا عملہ خوشدلی کے ساتھ اپنے فرائض مفوضہ کی انجام دہی میں مصروف ہے اور ہر کام میں زیادہ خوشنمائی پیدا ہوتی جا رہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ عمل کے اس مبارک جذبہ کو مزید اضافہ کے ساتھ قائم و برقرار رکھے اور اُسے دارالعلوم کے لئے ہر حیثیت سے مفید بنائے ۔

تحریر و خطابت کا بہترین نظم : طلبۂ دارالعلوم کے مستقبل کو زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم نے تحریر، تقریر، اور مناظرہ کی اعلیٰ پیمانہ پر مشق کرنیکا انتظام فرمایا ہے اور اس کام کو مناسب نظم کے ساتھ چلانے کے لئے ایک ایسا ضابطہ مدون فرما دیا ہے جس میں طلبہ کے ذوقِ تحریر و تقریر کو خاطر خواہ بیمانہ تک ترقی دینے کی کافی رعایت رکھی گئی ہے ۔ اس ضابطہ

کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ طلبہ میں تقریر و تحریر کا جذبہ خود بخود پیدا ہوگا۔ اور ہر طالب علم دوسرے پر اُس سے سبقت لیجانے کی امکانی کوشش کرے گا۔ اُمید ہے کہ اسی ماہ صفر سے اس ضابطہ پر عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے یہ اصلاحی قدم اُٹھاکر طلبہ کی ایک اہم ترین ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ممدوح کو جزائے خیر دے اور اس جدید نظم کے نتائج طلبۂ دارالعلوم، عامۂ مسلمین اور زیادہ سے زیادہ انسانوں کے لئے موجب خیر و برکت ہوں۔

ہم کوشش کریں گے کہ "دارالعلوم" کی کسی آئندہ اشاعت میں اس ضابطہ کا پورا مسودہ شائع کر دیا جائے۔

دارالعلوم کیلئے دو کتب خانے :- دیندار اور مخلص حضرات جہاں دارالعلوم کی مالی امداد کر کے اپنے لئے ذخیرۂ آخرت مہیا کرتے ہیں اور علوم دین کی حفاظت و اشاعت کرنے والوں کی صف میں اپنے لئے جگہ بنا لیتے ہیں وہیں بہت سے ایسے اصحاب خیر بھی ہیں جو اس نکتہ کو سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم ہی وہ مرکزی علمی ادارہ ہے جسکے عظیم الشان کتب خانہ کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینا ایک اہم علمی خدمت اور ایک مفید ترین صدقۂ جاریہ ہے۔ کیونکہ دارالعلوم کے کتبخانہ میں جو مفید کتاب داخل کر دیجاتی ہے وہ محض الماریوں کی زینت نہیں بنی رہتی بلکہ علماء اور طلباء کی کوئی نہ کوئی جماعت ہر زمانہ میں اُس سے بالیقین استفادہ کرتی رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ جن اصحاب کے پاس بڑے بڑے ذاتی کتبخانے ہیں اور وہ اُس سے صحیح استفادہ نہیں کر سکتے یا اس کی حفاظت اُنکیلئے دشوار ہو جاتی ہے تو وہ اپنے ان کتبخانوں کو دارالعلوم کے کتبخانے میں شامل کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنے عزیز کتب خانہ کو اسکی صحیح جگہ پر پہنچا دیتے ہیں بلکہ اُس کے استفادہ کی عمومیت اور اسکی حفاظت کا بہترین انتظام دیکھکر قلبی اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر سال اس قسم کے متعدد کتبخانے دارالعلوم میں وقف ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۳۷۱ھ کا ابھی آغاز ہے لیکن ہمیں دو کتبخانوں کے دارالعلوم کیلئے وقف کئے جانیکی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

ایک للت پور سے جناب حکیم الٰہ ابراہیم صاحب نے مولانا محمد اسحٰق صاحب کا کتبخانہ دارالعلوم کیلئے وقف کیا ہے یہ کتبخانہ دارالعلوم میں پہنچ چکا ہے۔ تقریباً تمام کتابیں بلند پایہ اور قابل قدر ہیں۔ تفصیل انشاءاللہ آئندہ ماہ میں شائع کیجائیگی۔ دوسرا کتبخانہ محترم مولوی قاضی عبدالقیوم صاحب کرنالی نے عنایت فرمایا ہے جسے وصول کر کے دارالعلوم میں داخل کرنیکے لئے ایک سفیر صاحب کو کرنال روانہ کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتبخانہ کی کتابیں بھی مفید اور بیش قیمت ہونگی۔ اللہ تعالیٰ ان معطیان کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اُن کے اس عطیہ کو طلبہ، علماء اور اُن کے واسطے سے تمام مسلمانوں کے لئے مفید بنا کر بہترین صدقۂ جاریہ ثابت کرے۔

ماہنامہ کے خاص معاون

کاغذ کی گرانی اور دوسری مشکلات کے پیش نظر عالیجناب سیٹھ محمد شفیع صاحب نے بلا طلب مولانا مفتی سلطان احمد صاحب ساگر سی پی کی معرفت ماہنامہ دارالعلوم کا سالانہ چندہ دو روپے کے بجائے پانچ روپے عنایت فرمایا ہے۔ اسی طرح عالیجناب محمد یوسف صاحب نے کوئٹہ سے خصوصی سالانہ چندہ چار روپے ارسال فرمایا ہے۔

حق تعالیٰ جل مجدہٗ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور انھیں امور خیر میں حصہ لینے کی اس سے بھی زیادہ توفیق ارزانی فرمائیں۔ کارکنان ماہنامہ ان حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھیں اپنے ماہنامہ کی مشکلات کا بطور خود احساس ہوا اور انھوں نے ان مشکلات کو کم کرنے میں بغیر کسی تحریک کے حصہ لیا۔

تاریخ دار العلوم کا اہم ترین میزانیہ

سنہ ۱۳۶۲ھ میں سوا لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی اپیل

دار العلوم دیوبند یوم تاسیس سے اب تک اس خصوصیت کا حامل رہا ہے کہ اُسے آمدنی کا کوئی ایسا یقینی ذریعہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی اُس کے بنیادی اصول کے ماتحت اس کی سعی کی گئی جس پر کارکنان و ذمہ داران دار العلوم تکیہ کر سکیں۔ اور جسے دار العلوم کے مصارف کا کفیل قرار دے سکیں۔ خود حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم نے بھی اس قسم کے یقینی وسائل پر اعتماد حاصل کرنے سے ذمہ داران دار العلوم کو باز رہنے کی تاکید فرمائی۔ حضرتؒ کی باطن بیں نظر اسے دیکھ رہی تھی کہ رجوع الی اللہ اور امداد غیبی کے دروازے جب ہی کھلے رہ سکتے ہیں کہ مخلوق کی لمبی چوڑی امدادوں پر تکیہ نہ ہو۔ ورنہ یہی خوش کن امدادیں غیبی اعانت سے محرومی کا سبب بن سکتی ہیں۔ الحمد للہ کہ حضرات اکابر و ذمہ داران دار العلوم نے ہمیشہ اس الہامی نکتہ کو پیش نظر رکھا۔ اور توکل علی اللہ کے رشتہ کو مضبوطی کے ساتھ تھام کر جد و جہد اور طلب کا سلسلہ اجمال کے ساتھ جاری رکھا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسّی سال کی طویل مدت میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ دار العلوم کی کوئی واقعی ضرورت سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے رکی رہی ہو۔ جب آمدنی کے وسائل یقینی نہ ہوں تو ظاہر ہے کہ آمد و صرف کا میزانیہ بجٹ، کس بنیاد پر بنایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ عجیب کرشمہ ہے کہ دار العلوم کا میزانیہ (بجٹ) بھی ہر سال کامل غور و خوض کے بعد اللہ تعالیٰ کے توکل پر منظور کیا جاتا ہے۔ اور یہ توکلی بجٹ کبھی ناکامیاب نہیں رہتا۔ بلکہ دار العلوم کی حقیقی آمدنی اس منظور شدہ بجٹ سے اتنا مطابق ہوتی ہے گویا آمدنی کے یقینی وسائل کا صحیح حساب دیکھ کر یہ بجٹ مرتب کیا گیا تھا۔ دار العلوم کی ترقی کے ساتھ ساتھ قدرتی طور پر ہر سال کا میزانیہ بھی رُو بترقی ہے۔ چنانچہ اس سال سنہ ۱۳۶۲ھ کے لئے دار العلوم کی مجلس اعلیٰ نے دار العلوم کی ترقیات اور اشیاء کی گرانی کے پیش نظر دار العلوم کی آمدنی کا جو میزانیہ منظور کیا ہے اس کی مقدار **ایک لاکھ تئیس ہزار ایک سو چھہتر روپے** (۱۲۳۱۷۶) دار العلوم کی تاریخ میں یہ سب سے اہم اور سب سے بڑا میزانیہ ہے۔ خدام دار العلوم کو یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی میزانیہ کے مطابق یہ رقم بروقت فراہم ہو جائیگی اور دار العلوم کی ضروریات سرمایہ کی کمی کی وجہ سے رُکنے نہ پائیں گی۔

ہم تمام مخلصین دار العلوم اور بہی خواہان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ میزانیہ کی اس رقم کو فراہم کرنے کی جد و جہد شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی امداد اور مساعی کو قبولیت سے نوازے اور اُن میں کا ہر فرد "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" کی مصداق بن سکے۔

محمد طیب غفرلہٗ

مہتمم دار العلوم دیوبند

شکریہ احباب :- دارالعلوم دیوبند سے عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والے احباب ملک کے ہر گوشہ میں موجود ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ اُن میں دارالعلوم کی خدمت اور ہمدردی کا مخلصانہ جذبہ بھی موجود ہے۔ مگر یہ دیکھکر مسرت ہوتی ہے کہ دارالعلوم کے کارکن اور سفراء جس حصہ ملک میں بھی پہنچ جاتے ہیں وہاں حالات کی ناسازگاری کے باوجود دارالعلوم کی خدمت کیلئے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ مزدور کچھ نہ کچھ حضرات کھڑے ہو جاتے ہیں اور نہ صرف اپنی ذات سے دارالعلوم کی امداد میں حصہ لیتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس مصرف خیر میں حصہ لینے پر آمادہ کرکے "الدال علی الخیر کفاعلہ" کی مصداق بنتے ہیں۔ ان مخلصین کو حق تعالیٰ کی جناب سے تو جزاءِ خیر کی توقع رکھنی ہی چاہیئے۔ لیکن دارالعلوم دیوبند سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات کا فرض ہے کہ اُن کے لئے دعاءِ خیر کریں اور انکا شکریہ ادا کریں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ہم حضرات ذیل کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنھوں نے اپنے تعلقات واثرات کو کام میں لاکر اور دارالعلوم کے لئے اپنا وقت عزیز صرف فرماکر دارالعلوم کے سفیر مولوی حافظ زاہد حسن صاحب (فاضل دیوبند) کے ساتھ دلی تعاون فرمایا اور انہیں مقاصد دارالعلوم میں کامیاب بنانے کی ہر ممکن سعی کی۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب (ہوشیار پوری)۔ مولانا احمد علی صاحب مہتمم مدرسہ سبیل الرحمۃ (ستھری)، مولانا محمد فاضل صاحب مولانا دولت علی صاحب۔ حافظ عبدالوحید صاحب۔ مرزا عبدالعزیز صاحب۔ حاجی محمد اکرم صاحب۔ حکیم عبداللطیف صاحب (دوسوہہ) حکیم فضل الرحیم صاحب شائق (بکسریانی)۔ مولانا محمد حسین صاحب (فاضل دیوبند)، (خان سعداللہ خانصاحب (ٹانڈہ)۔ خان محمد یعقوب علیخاں صاحب (خان محمد کرار خانصاحب (میانی)

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی مساعی خیر قبول فرماکر انھیں اسکی جزاء عطا فرمائے۔

بابو عبدالغنی صاحب ٹیلیفون انسپکٹر ان مخصوص افراد میں سے ہیں جنھیں دارالعلوم دیوبند اور بزرگان دیوبند سے نہایت مخلصانہ عقیدت ہے۔ چنانچہ آپ جہاں کہیں ہوتے ہیں ہمیشہ دارالعلوم کی خدمت کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی آپ نے مولانا ضیاءالدین صاحب وغیرہ ہمدردان دارالعلوم کی رفاقت میں اوکاڑہ سے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے مواقع پر دارالعلوم کے لئے امداد حاصل کرنے کی جدوجہد فرمائی اور اس میں کامیاب بھی ہوئے اللہ تعالیٰ ان حضرات کی قوت عمل میں ترقی دے اور دوسروں کیلئے انھیں نمونہ بنائے۔ آمین۔

تلونڈی شیخوپورہ (پنجاب) میں جن حضرات نے علم دوستی کا ثبوت دیا اور علمی مرکز دارالعلوم دیوبند کو تقویت پہنچانے کیلئے دارالعلوم کے سفیر جناب مولانا محمد عارف صاحب کے ساتھ سرگرم مخلصانہ تعاون فرمایا۔ اُن میں چودھری محمد افضل صاحب انسپال۔ چودھری نذیر احمد صاحب تحصیلدار۔ مولانا محمد حسین صاحب۔ مولانا محمد غوث صاحب۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب اور شیخ دین محمد صاحب ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور اُنکی مساعی حسنہ کو قبولیت کا شرف بخشے۔

حضرات سفراء کے دورے :- صوبہ سندھ کے متوسلین اور ہمدردان دارالعلوم کو انکا ملی اور جماعتی فرض یاد

دلانے اور دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنے کیلئے مولانا حافظ تا بدحسن صاحب فاضل دیوبند اور مولانا احمد علی صاحب فاضل دیوبند نے اس صوبہ میں علیحدہ علیحدہ دورہ شروع کر دیا ہے۔ اول الذکر اضلاع حیدرآباد اور تھرپارکر کا دورہ کر رہے ہیں اور ثانی الذکر اضلاع لاڑکانہ و سکھر کا۔ اگرچہ سندھ کے بعض اضلاع میں اس سال طغیانی اور دوسرے حوادث کی وجہ سے حالات اطمینان بخش نہیں ہیں۔ لیکن ہمیں مخلصین اور ہمدردان دارالعلوم سے توقع ہے کہ وہ حضرات صدا کے ساتھ سرگرم تعاون فرما کر صدقات دارالعلوم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔

صوبۂ سرحد کے اضلاع پشاور و ہزارہ کا دورہ کرنے کیلئے مولانا راشد حسن صاحب عثمانی دیوبندی کو روانہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے اضلاع جالندھر۔ امرتسر و لاہور کا دورہ مولانا محمود احمد صاحب فاضل دیوبند کر رہے ہیں۔ اور ضلع کرنال کا دورہ کرنے کے لئے مولانا احسن حسن صاحب قاسمی فاضل دیوبند روانہ ہو چکے ہیں۔

مولانا حافظ حکیم محمد سلیمان صاحب اضلاع ملتان و ریاست بہاولپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور مولانا محمد عارف صاحب اضلاع شیخوپورہ و لائل پور میں کام کر رہے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ان تمام مقامات کے بہی خواہان دارالعلوم حالات اور وقت کی نزاکت کا صحیح احساس فرمائیں گے۔ اور اپنے مذہبی مرکز کو ان حالات کا کامیاب مقابلہ کرنے کے قابل بنانے میں اخلاص کے ساتھ امکانی جدوجہد فرمائیں گے۔ انسانی زندگی میں ایسی نازک گھڑیاں بہت کم آتی ہیں۔ یہ وقت دراصل امتحان و آزمائش کا وقت ہے جس میں کامیابی حاصل کرنے کی مخلصانہ کوشش کرنے والے اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے ہی ہو سکتے ہیں۔

سال نامہ کی اشاعت

"ماہ ذی الحجہ و محرم کی یہ یکجائی اشاعت کافی تاخیر سے حاضر کی جا رہی ہے۔ اس تاخیر کا اثر آئندہ اشاعت پر بھی پڑنا ضروری ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ صفر و ربیع الاول کے پرچے بھی ایک ساتھ ماہ ربیع الاول میں سالنامہ کی صورت میں شائع کئے جائیں گے۔

معاونین دارالعلوم نوٹ فرمالیں۔"

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم"

ایک ضروری اعلان دارالعلوم دیوبند کی سالانہ روئداد ان تمام معاونین کی خدمت میں ارسال کی جایا کرتی تھی جن کی کم از کم پانچ روپیہ کی کوئی امداد اس روئداد میں شائع ہوتی ہو۔

چونکہ ماہنامہ دارالعلوم کے اجراء کے بعد آمدنی کی تفصیلات ماہ بماہ رسالہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں اس لئے سالانہ روئداد کے نام سے تمام سال کی آمدنی کی جو تفصیلات یکجائی شائع کیجاتی تھیں۔ انکی اشاعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ رسالہ کے سلسلہ میں بھی اب تک اس دستور کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی کہ جس ماہ کے رسالہ میں کسی ہمدرد دارالعلوم کی کم از کم پانچ روپے کی امداد درج ہو وہ رسالہ مع حصہ مضامین کے انکی خدمت میں حاضر کیا جائے لیکن اب کاغذ کی ناقابل برداشت گرانی اور نایابی نے حوصلے بالکل پست کر دیئے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ ناممکن ہو گیا ہے کہ ہم دارالعلوم کے ان معاونین کی خدمت میں پورا رسالہ حاضر کر سکیں۔

اس لئے بادل ناخواستہ اس ماہ سے حضرات چندہ دہندگان کی خدمت میں صرف رسالہ کا وہ حصہ حاضر کیا جا رہا ہے جس کا تعلق آمدنی کی تفصیلات سے ہے۔ امید ہے کہ حضرات ہمدردان دارالعلوم ہماری معذوری کا صحیح احساس فرما کر خوش دلی کے ساتھ اس صورت کو گوارا فرمائینگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ جونہی حالات سازگار ہونگے ہم بدستور پورا رسالہ حاضر خدمت کرنے لگیں گے سر دست مکمل رسالہ مع حصہ مضامین کے صرف اُن حضرات کی خدمت میں ارسال کیا جائیگا جو رسالہ کی قیمت ادا کر کے اُس کے باقاعدہ خریدار ہیں۔ (ناظم ماہنامہ)

دارالعلوم کے معاونین خصوصی :- وہ حضرات جو از خود اپنے داعیۂ قلب اور مخلصانہ جذبات سے بلا ترغیب غیرے دارالعلوم کی مالی امداد فرماتے رہتے ہیں اور اُن کی بڑی بڑی رقمیں دارالعلوم کو موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ماہ ذی قعدہ و ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ میں اس قسم کی خصوصی اعانت کرنے والے حضرات ذیل ہمارے مخلصانہ اور صمیمانہ شکریوں کو قبول فرمائیں۔ حق تعالیٰ انکی توفیقات میں برکت اور ان کے احوال میں ترقی عطا فرمائے۔

اسمائے گرامی	مقام	اسمائے گرامی	مقام	اسمائے گرامی	مقام
عالیجناب محمد دین صاحب	کلکتہ	عالیجناب بی۔ وی عبد اللہ صاحب	مدراس	عالیجناب منیر حسن صاحب، حاجی قادر بخش، محمد ابراہیم صاحبان	کلکتہ
عالیجناب شیخ بہادر محمد جان صاحب	"	مولانا عبد الشکور صاحب	شیرپور	عالیجناب چودھری بدرالدین صاحب	ہوشیارپور
عالیجناب شیخ فیروز صاحب	"	حافظ محمد امیر صاحب	کانپور	عالیجناب کاکا اسمٰعیل جلال صاحبان	مدراس
عالیجناب محمد رفیع صاحب	الہ آباد	عالیجناب حاجی علی محمد ہاشم صاحب	بمبئی	عالیجناب احمد سالوجی صاحب	افریقہ
عالیجناب خانبہادر شیخ فضل الٰہی صاحب	کلکتہ	مالک دی اسٹار جوہری	"	عالیجناب شیخ عبد الکریم صاحب فرم جنرل ایم اے محمد اسمٰعیل عارف	راجکوٹ نذیرہ
عالیجناب حکیم سیٹھ سلیمان صاحب	دریاؤ	عالیجناب ڈاکٹر خدا داد خاں صاحب	لاہور	محترمہ مریم بی بی صاحبہ	سورت

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۰۴۳	منشی جمال احمد صاحب بلند شہر	سے	دوامی
۲	۹۰۷۵	از دولت آصفیہ حیدر آباد دکن	[illegible]	〃
۳	۹۱۵۸	نعیم الدین صاحب کوہاٹ چھاؤنی	للعہ	〃
۴	۹۱۵۹	والدہ صاحبہ 〃 〃 〃	للعہ	〃
۵	۹۱۶۰	منشی عبد الرزاق صاحب قصبہ دیوبند	عہ	〃
۶	۹۲۸۲	از وقف مسماۃ سکینہ بیگم صاحبہ قائم گنج فرخ آباد	سـ۵	اوقاف
۷	۹۲۸۳	جناب حاجی ساکن داد خاں صاحب مرحوم 〃 〃	[illegible]	دوامی
۸	۹۳۵۱	مولانا حبیب اللہ صاحب باشہزاری چاٹگام	سے	〃
۹	۹۳۵۲	مولانا سید احمد صاحب 〃 〃	سے	〃
۱۰	۹۳۵۳	مولانا فیض اللہ صاحب 〃 〃	سے	〃
۱۱	۹۳۵۴	مولانا عبد الوہاب صاحب 〃 〃	۱	〃
۱۲	۹۳۵۵	مولوی محمد یعقوب صاحب نیبذ مولوی بارکیمانی ضلع کھلنا	۱	〃
۱۳	۹۳۵۶	مولانا صدیق احمد صاحب مدرس باشہزاری چاٹگام	عار	〃
۱۴	۹۳۵۷	مولانا خلیل الرحمن صاحب 〃 〃 〃	۱	〃
۱۵	۹۳۵۸	مولانا عبد الجلیل صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۶	۹۳۵۹	مولوی عبد القیوم صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۷	۹۳۶۰	مولانا حافظ الرحمن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۸	۹۳۶۱	مولانا عبد الجبار صاحب 〃 〃	۸	〃
۱۹	۹۳۶۲	مولوی ابراہیم صاحب 〃 〃 〃	۸	〃
۲۰	۹۳۶۳	قاری مخلص الرحمن صاحب 〃 〃 〃	۸	〃
۲۱	۹۳۶۴	مولوی عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۲	۹۳۶۵	ماسٹر مقبول احمد صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۳	۹۳۶۶	ماسٹر عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃	۸	〃
۲۴	۹۳۶۷	قاری احمد اللہ صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۲۵	۹۳۶۸	قاری عبد الباری صاحب 〃 〃	۸	〃
۲۶	۹۳۶۹	حافظ سلیمان صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷	۹۳۷۰	حکیم مولوی صدیق صاحب باشہزاری چاٹگام	۸	دوامی
۲۸	۹۳۷۱	قاری عبد الرشید صاحب مدرس 〃 〃	۸	〃
۲۹	۹۳۹۲	امین اللہ میاں جی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۳۰	۹۴۰۳	قاضی عبد الرحمن صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۳۱	۹۴۴۵	عبد الرحمن صاحب گمٹالہ گورداسپور	عہ	〃
۳۲	۹۴۶۷	مولوی محمد مغفور صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۳	۹۴۷۴	مولوی فتح علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۴	۹۴۷۸	حافظ نواب الدین صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۵	۹۴۷۹	محمد شریف صاحب نمبردار 〃 〃	عہ	〃
۳۶	۹۵۰۵	مولانا محمد عبد الحق صاحب مونٹ رفقہ دران	[illegible]	〃
۳۷	۹۵۰۶	مولانا سید اشفاق علی صاحب صدر بازار ملتان	سے	〃
۳۸	۹۶۴۳	مولانا زین العابدین صاحب دودھارا ضلع بستی	سے	〃
۳۹	۹۵۲۱	آمدنی وقف کرایہ دوکان معروف اکھاڑہ دیوبند	عہ	اوقاف
۴۰	۹۶۲۴	حاجی رحیم بخش صاحب کاندھلہ مظفر نگر	سے	دوامی
۴۱	۹۶۳۰	محمد عمر صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۲	۹۶۳۷	منجانب مالکان و غیرہم علیہ منشی ناظم حسن صاحب دہلی	للعہ	〃
۴۳	۹۶۳۸	محمد ابراہیم صاحب مرحوم 〃 〃 〃	۸	〃
۴۴	۹۶۳۹	والدہ صاحبہ شیخ ظفر الحسن صاحب 〃 〃	عہ	〃
۴۵	۹۶۴۸	مولوی محمد احمد صاحب محلہ مفتی گنج قنوج فرخ آباد	سے	〃
۴۶	۹۶۷۵	مولوی عبد الاول صاحب نواکھالی	عہ	〃
۴۷	۹۹۵۳	آمدنی از وقف منشی محمد عزیز الرحمن صاحب مراد آباد	[illegible]	اوقاف
۴۸	۱۰۰۰۲	حاجی عبد اللہ صاحب تاجپورہ ضلع سہارنپور	[illegible]	دوامی
۴۹	۱۰۰۰۳	پیرجی محمد ابراہیم صاحب سندار پور 〃	[illegible]	〃
۵۰	۱۰۲۸	شیخ رشید احمد صاحب دہلی	[illegible]	〃
۵۱	۱۰۲۵	از دولت آصفیہ حیدر آباد دکن	[illegible]	〃
		میزان	الصعہ للعہ	

چندہ دوامی بہی خواہان!

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۱۱۴	حاجی محمد صدیق عبدالغنی صاحبان دہلی	صـہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲	۹۱۶۵	حافظ عبدالمغنی صاحب صدر بازار 〃	عـہ	دوامی
۳	۹۱۷۰	مولوی عبدالحمید خانصاحب گورکھپور	ہ	〃
۴	۹۱۸۵	فیروزالدین صاحب ذریعہ خان برادرس ایبٹ آباد	صـہ	〃
۵	۹۱۷۷	رفیع الدین کبیرالدین صاحبان ضلع علیگڈھ	عـہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۶	۹۱۸۳	عنایت خانصاحب ٹھیکیدار لدھیانہ	ہ	دوامی
۷	۹۱۹۴	پی آر حاجی عبدالرحمٰن صاحب مدراس	صـہ	وظیفہ زکوٰۃ
۸	۹۱۹۵	〃 〃 〃 عبدالوہاب صاحب 〃	سـہ	〃
۹	۹۱۹۶	ڈاکٹر محمد قلیل صاحب 〃	سـہ	〃
۱۰	۹۱۹۷	ڈاکو بلقیس بی وامبارڑی 〃	سـہ	〃
۱۱	۹۱۹۸	دلور زبیدہ بی زوجہ پی آر حاجی عبدالرحمٰن صاحب 〃	سـہ	〃
۱۲	۹۱۹۹	پی آر آمنہ بی - دختر 〃 〃	سـہ	〃
۱۳	۹۲۰۰	سی بل حاجی عبدالسبحان 〃	۱۰/	〃
۱۴	۹۲۰۱	جناب ... احمد بادشاہ کمپنی 〃	سـہ	〃
۱۵	۹۲۲۲	قاضی احسن الدین صاحب شیرکوٹ بجنور	ہ	〃
۱۶	۹۲۶۵	حاجی محمد شفیق خانصاحب بہادر گنج	سـہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۷	۹۲۷۲	جناب تاج الدین ولی محمد صاحبان بمبئی	صـہ	دوامی
۱۸	۹۲۳۴	حاجی فتح محمد صاحب 〃	سـہ	〃
۱۹	۹۲۳۲	مولانا عبدالشہید صاحب مرسلہ عبدالحکیم صاحب ڈیانگ	ہ	〃
۲۰	۹۲۳۳	حاجی سلیم الدین صاحب مرسلہ 〃	ہ	〃
۲۱	۹۲۴۴	مولانا محمد عزیز صاحب علیگڈھ	ے	〃
۲۲	۹۲۳۵	والدہ ظہور حسین صاحب مرسلہ شیخ مشکور احمد صاحب	ہ	〃
۲۳	۹۲۳۶	محمد اسمٰعیل خانصاحب پنشنر لشکر میرٹھ	عـہ	〃
۲۴	۹۲۴۶	غلام محمد خانصاحب حیدرآباد دکن	عـہ	دوامی بہی خواہ
۲۵	۹۲۴۸	فرید احمد صاحب مرسلہ چراغ الدین صاحب بمبئی	ہ	〃
۲۶	۹۲۹۳	ملک خورشید خانصاحب شاہ پور سرگودھا	سـہ	〃
۲۷	۹۲۹۴	سید برکت علی صاحب مرسلہ سید عباس علی صاحب اجمیر	صـہ	〃
۲۸	۹۲۹۶	مہر سلطان صاحب موضع باگھڑ	سـہ	〃
۲۹	۹۲۹۷	مسٹر محمد حفیظ الرحمٰن صاحب لاہور	عـہ	〃
۳۰	۹۲۹۸	حکیم محمد داؤد صاحب اسٹیٹ بنارس	ہ	〃
۳۱	۹۲۹۹	ایس احمد دین اینڈ برادرس دہلی	ہ	〃
۳۲	۹۳۰۱	مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب اشرکا یح فیض آباد	ہ	وظیفہ زکوٰۃ
۳۳	۹۳۰۵	فقیر محمد صاحب قلعی گر مرسلہ مولانا اشفاق علی صاحب ملتان	ہ	دوامی
۳۴	۹۳۰۶	مستری ... احمد صاحب مرسلہ 〃 〃	ہ	〃
۳۵	۹۳۰۷	ماسٹر اختر حسین صاحب 〃 〃	ہ	〃
۳۶	۹۳۲۱	مولانا حاجی محمد عبدالحمید صاحب مومن ٹولہ ...	ہ	〃
۳۷	۹۳۲۱	مولوی سعادت حسین صاحب 〃	ہ	〃
۳۸	۹۳۲۳	حافظ ظہور حسین صاحب 〃	ہ	〃
۳۹	۹۳۲۴	حافظ نبی حسن صاحب 〃	ہ	〃
۴۰	۹۳۲۵	مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب 〃	عـہ	〃
۴۱	۹۳۲۶	مولوی حافظ دیانت احمد صاحب 〃	عـہ	〃
۴۲	۹۳۲۸	جناب نثار احمد صاحب 〃	ہ	〃
۴۳	۹۳۵۱	عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے دہلی	صـہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۴	۹۵۲۹	عبداللہ صاحب مرسلہ محمد ولی خانصاحب مرچنٹ مالوہ	عـہ	دوامی
۴۵	۹۵۲۹	حاجی میر یوسف علی صاحب بیدر حیدرآباد دکن	عـہ	〃
۴۶	۹۵۵۰	محمد حسن محمد یامین صاحبان دہامپور بجنور	عـہ	〃
۴۷	۹۵۵۵	... صاحب ذریعہ شیخ محمد صدیق صاحب بنگلور	عـہ	〃

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسماء گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسماء گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۸	۹۵۹۵	ایم جمال الدین صاحب ننگل گوردوارہ سیوہارہ	عہ	دوامی ہمدردی خواہ	۷۸	۹۶۸۴	شیخ محمد دین صاحب پروپرائٹر اپر بازار	عہ	دوامی ہمدرد
۴۹	۹۵۹۵	منشی ظریف احمد صاحب جھنجھانہ ضلع مظفرنگر	صـ	وظیفہ زکوٰۃ	۷۹	۹۶۸۵	چوہدری غلام نور صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۰	۹۵۹۵	حافظ حبیب احمد صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،	۸۰	۹۶۸۶	جان محمد صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۱	۹۵۹۶	مولوی منشی سید احمد صاحب ،، ،،	ما	،، ،،	۸۱	۹۶۸۷	چوہدری جلال الدین صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۲	۹۵۹۶	عبدالرشید صاحب جالندھر	عہ	دوامی	۸۲	۹۶۸۸	محمد حسین صاحب رنگریز ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۳	۹۵۹۷	غلام احمد صاحب ،،	ما	،، ،،	۸۳	۹۶۸۹	اللہ بخش صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۴	۹۵۹۸	عبدالحق صاحب ،،	۲	،، ،،	۸۴	۹۶۹۰	بشیر احمد صاحب راجپوت ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۵	۹۵۹۹	حافظ رحمت اللہ صاحب تلون ،،	عہ	،، ،،	۸۵	۹۶۹۱	چوہدری غلام محمد صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۶	۹۶۰۰	حاجی عبدالغنی صاحب ،،	صـ	وظیفہ زکوٰۃ	۸۶	۹۶۹۲	عبدالرحمن صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۷	۹۶۱۴	عطا محمد صاحب زرگر	عہ	دوامی ،،					
۵۸	۹۶۱۸	عبدالرحمن صاحب پروپرائٹر ،،	عہ	،، ،،	۸۷	۹۶۹۳	سید عبدالستار صاحب عباسی پہلوار ،، ،،	عہ	،، ،،
۵۹	۹۶۱۹	ماسٹر محمد یسین صاحب ،،	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۸۸	۹۶۹۴	چوہدری عبدالرشید صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،
۶۰	۹۶۲۰	چوہدری نذیر احمد صاحب ،،	عہ	دوامی ،،	۸۹	۹۶۹۵	چوہدری غلام غوث صاحب ،، ،،	ما	،، ،،
۶۱	۹۶۲۱	عبداللطیف و غلام یسین صاحبان ،،	صـ	وظیفہ زکوٰۃ	۹۰	۹۶۹۶	مولانا عبیداللہ صاحب مدرسہ حسینیہ بنگلہ ،،	عہ	،، ،،
۶۲	۹۶۲۲	میاں علی محمد صاحب شیلہ ساز ،،	عہ	دوامی	۹۱	۹۶۹۷	شیخ خوشی محمد صاحب تاجر چرم ،، ،،	عہ	،، ،،
۶۳	۹۶۲۳	مستری اللہ رکھا صاحب کوارٹے ،،	عہ	،، ،،	۹۲	۹۶۹۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب دوکاندار ،،	عہ	،، ،،
۶۴	۹۶۲۴	برکت علی صاحب پساڑیان ،،	عہ	،، ،،	۹۳	۹۷۰۰	منشی غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر بھون ،،	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۶۵	۹۶۲۵	حاجی برکت علی صاحب کوچہ چابکسواران ،،	عہ	،، ،،	۹۴	۹۷۲۲	مولانا غلام خان صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی	عہ	دوامی
۶۶	۹۶۲۶	مولانا حکیم سید احمد صاحب قریشی پہلوار ،،	ما	،، ،،	۹۵	۹۷۵۲	مولوی راشد حسن صاحب عثمانی سفیر دارالعلوم	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۶۷	۹۶۵۱	مولوی محمد یسین صاحب فاضل دیوبند ننگل گوردوارہ	ما	،، ،،	۹۶	۹۷۵۸	خان محمد یسین خان صاحب سیال بلڈنگ فیروزپور چھاؤنی	ما	دوامی
۶۸	۹۶۵۲	حافظ سید محمد علی شاہ صاحب فیروزپور چھاؤنی	عہ	،، ،،	۹۷	۹۷۷۹	جناب موہن صاحب زرگر ،،	ما	وظیفہ زکوٰۃ
۶۹	۹۶۵۳	شیخ حسن عسکری صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،	۹۸	۹۷۷۷	مستری عبدالرحمن صاحب پروپرائٹر ،،	ما	،، ،،
۷۰	۹۶۵۴	سید مختار احمد شاہ صاحب زمیندار ،، ،،	ما	،، ،،	۹۹	۹۷۷۹	میاں محمد شریف صاحب بزاز ،،	صـ	،، ،،
۷۱	۹۶۵۵	محمد اسمعیل صاحب مستری ،، ،،	[illegible]	،، ،،	۱۰۰	۹۷۸۳	مستری محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار جالندھر	عہ	دوامی
۷۲	۹۶۵۶	مستری محمد شفیع صاحب بازار ،، فیروزپور	عہ	،، ،،	۱۰۱	۹۷۸۴	چوہدری محمد یونس صاحب بھون ،،	عہ	،، ،،
۷۳	۹۶۵۸	خان رحمت خان صاحب ،، چھاؤنی	عہ	،، ،،	۱۰۲	۹۷۸۵	سید طالب حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ،، ،،	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۷۴	۹۶۶۹	حافظ محمد تقی صاحب ،، ،،	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۱۰۳	۹۷۸۶	منشی چراغ الدین صاحب قصبہ بنگلہ ،،	عہ	،، ،،
۷۵	۹۶۸۱	مولانا محمد انور صاحب موضع ابرا جالندھر	عہ	دوامی ،،	۱۰۴	۹۷۸۸	چوہدری ستار محمد صاحب بی۔ اے بھون ،،	عہ	دوامی
۷۶	۹۶۸۲	نور محمد صاحب رنگریز ،، ،،	ما	،، ،،	۱۰۵	۹۷۸۹	حاجی سید میر علی شاہ صاحب ،، ،،	عہ	،،
۷۷	۹۶۸۳	مولانا محمد یوسف صاحب ،، ،،	عہ	،، ،،	۱۰۶	۹۷۹۰	چوہدری محمد اکرم خان صاحب شوالی ،،	عہ	،، ،،

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۷	۸۹۹۲	فضل محمد خاں صاحب موضع بیون جالندھر	عہ	دوامی چندہ خواہ
۱۰۸	۸۹۹۳	چودھری عاشق محمد صاحب	عہ	״ ״
۱۰۹	۸۹۹۴	نور محمد صاحب موضع بالوں ״	۸ر	״
۱۱۰	۸۹۹۴	میاں عبدالغفار صاحب امام مسجد ״ ״	عہ	״
۱۱۱	۸۹۹۵	چودھری مولا بخش صاحب کٹاریاں نوشہرہ	عا	״
۱۱۲	۸۹۹۶	چودھری عزیز الدین صاحب ״ ״	عہ	״
۱۱۳	۸۹۹۷	میاں ہدایت اللہ صاحب لادیاں جالندھر	عہ	״
۱۱۴	۸۹۹۸	فتح محمد صاحب چشتی ״ ״	عہ	״
۱۱۵	۸۹۹۹	منشی قطب الدین صاحب کمپونڈر ״ ״	عہ	״
۱۱۶	۹۰۰۱	چودھری فتح محمد خان صاحب نمبردار راہوں ״	عہ	״
۱۱۷	۹۰۰۲	منشی محمد صدیق صاحب مختار عام ״ ״	عا	״
۱۱۸	۹۰۱۰	میاں محمد یوسف صاحب ״ ״	عہ	״
۱۱۹	۹۰۱۱	چودھری اللہ دیا صاحب آڑتی انبالہ	عـہ	״
۱۲۰	۹۰۱۲	محمد شفیع صاحب ذیلدار ״	عہ	״
۱۲۱	۹۰۱۵	حاجی سلطان محمد صاحب ابوہر منڈی فیروزپور	عہ	״
۱۲۲	۹۰۱۹	میاں شمس الدین صاحب سوداگر اسلحہ ״ ״	ہے	״
۱۲۳	۹۰۱۸	عرفان احمد صاحب تاجر چوب سہارنپور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۲۴	۹۰۲۳	محمد زکریا صاحب دہرہ دون	عہ	دوامی ״
۱۲۵	۹۰۲۲	عبدالغفار صاحب ملازم لارنس کالج کوہ مری	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۲۶	۹۰۲۴	بابو عبدالغنی صاحب پنشنر راولپنڈی	عـہ	״ ״
۱۲۷	۹۰۲۳	چودھری عزت علی خاں صاحب ذیلدار راہوں	عا	دوامی ״
۱۲۸	۹۰۱۸	سید محمد سعید صاحب ״	عہ	״ ״
۱۲۹	۹۰۱۹	عبدالرشید صاحب تاجپورہ ״	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۳۰	۹۰۴۰	حاجی محمد ابراہیم صاحب ״ ״	عہ	״ ״
۱۳۱	۹۰۴۱	محمد اسمٰعیل صاحب ״ ״	عہ	״ ״
۱۳۲	۹۰۴۲	عبدالرحیم خاں صاحب ״ ״	عا	دوامی ״
[illegible]	۹۰۴۳	چودھری رحمت اللہ صاحب ״ ״	عہ	״ ״
۱۳۴	۹۰۴۹	چودھری محمد علی خاں صاحب ״ ״	عہ	״ ״
۱۳۵	۹۰۴۸	مولانا عبدالغفور صاحب ״ ״	ہے	وظیفہ زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۶	۹۸۸۲	حاجی عظیم الدین صاحب نواں شہر جالندھر	عہ	دوامی چندہ خواہ
۱۳۷	۹۸۸۳	مولانا انوار الحسن صاحب شیرکوٹی کمپو رتھلہ ״	عہ	״ ״
۱۳۸	۹۸۸۴	مولانا محمد احمد صاحب فاضل دیوبند ״	عہ	״ ״
۱۳۹	۹۸۸۵	عبدالغنی صاحب مالک لائٹ میڈیکل اسٹور ״	للعہ	״ ״
۱۴۰	۹۸۸۶	چودھری عطا محمد صاحب پنشنر دریانہ ״	ہے	״ ״
۱۴۱	۹۸۸۷	محمد علی عمر الدین صاحب ״ ״	عہ	״ ״
۱۴۲	۹۸۸۸	شیخ عبدالمجید صاحب تاجر جفت ״	عہ	״ ״
۱۴۳	۹۸۸۹	مستری محمد سعید صاحب ״	ہے	״ ״
۱۴۴	۹۸۹۰	حاجی شیخ عبدالرحیم صاحب فینسی کلاتھ ہاؤس ״	عـہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۴۵	۹۹۱۱	منشی طاہر حسن صاحب دیوبند	۲ر	دوامی ״
۱۴۶	۹۹۵۱	مولوی حکیم رشید احمد صاحب نیل خانہ مرادآباد	عہ	״
۱۴۷	۹۹۵۳	میاں محمد راشد صاحب ״ ״	عہ	״
۱۴۸	۹۹۵۴	حاجی محمد اسمٰعیل و محمد فاضل صاحب ״	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۴۹	۹۹۵۵	قاری عبداللطیف صاحب مدرس شاہی ״	عہ	״ ״
۱۵۰	۹۹۵۸	حاجی عبدالرحمٰن صاحب ״	ہے	״ ״
۱۵۱	۹۹۵۸	حاجی محمد اکبر و حاجی محمد عثمان صاحبان ״	عا	״ ״
۱۵۲	۹۹۵۹	حافظ پیارے صاحب ״	عہ	دوامی ״
۱۵۳	۹۹۶۲	مولانا حاجی حسن یار بیگ صاحب محلہ مقبرہ ״	عہ	״ ״
۱۵۴	۹۹۶۳	منشی عبدالواسع صاحب ״	۸ر	״ ״
۱۵۵	۹۹۶۳	مولانا حبیب احمد صاحب ״	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۵۶	۹۹۶۴	حاجی نذر حسین صاحب کارخانہ دار ״	عہ	دوامی ״
۱۵۷	۹۹۶۵	مولوی افتخار احمد صاحب ״	عہ	״ ״
۱۵۸	۹۹۶۶	والدہ صاحبہ مرحومہ بابو قطب الدین صاحب ״	عا	״
۱۵۹	۹۹۶۷	بابو قطب الدین خاں صاحب ״	عہ	״ ״
۱۶۰	۹۹۶۸	مولانا حکیم انظار احمد صاحب ״	عہ	״ ״
۱۶۱	۹۹۶۹	حاجی منشی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر ״	عہ	״ ״
۱۶۲	۹۹۷۰	محمد ابراہیم و محمد طاہر حسن صاحبان ״	عہ	״ ״
۱۶۳	۹۹۷۱	شیخ محمد فاضل صاحب سوداگر ״	عـہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۴	۹۹۷۲	ہمشیرہ صاحبہ حاجی حسن یار بیگ صاحب ״	عہ	دوامی چندہ خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان		رقم	مد
۱۶۵	۹۹۷۳	مولانا مظفر الدین صاحب گھڑی ساز چنیوٹ		سے	دوامی بہی خواہ
۱۶۶	۹۹۷۴	حافظ محمد یعقوب خاں صاحب مدرس	″	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۷	۹۹۷۵	حافظ ذوالفقار علی صاحب	″	عہ	دوامی
۱۶۸	۹۹۷۶	اہلیہ صاحبہ مرحومہ ″ ″	″	عہ	″
۱۶۹	۹۹۷۷	اہلیہ صاحبہ مرحومہ مولوی فصیح الدین صاحب رح	″	عہ	″
۱۷۰	۹۹۷۸	اہلیہ صاحبہ منشی محسن علی صاحب	″	عہ	″
۱۷۱	۹۹۷۹	دختر صاحبہ حافظ ذوالفقار علی صاحب	″	عہ	″
۱۷۲	۹۹۸۰	محمد عمر صاحب کارخانہ دار	″	عہ	″
۱۷۳	۹۹۸۱	دختر صاحبہ حافظ ذوالفقار علی صاحب	″	عہ	″
۱۷۴	۹۹۸۲	مولوی حکیم محمد آفاق صاحب	″	عہ	″
۱۷۵	۹۹۸۳	حاجی محمد اکبر و عبد الواحد صاحب سوداگران	″	سے	وظیفہ [illegible]
۱۷۶	۹۹۸۴	حافظ قاری محمد عاقل صاحب	″	عہ	″
۱۷۷	۹۹۸۵	مولانا شمس الدین صاحب مدرس شاہی	″	عہ	دوامی
۱۷۸	۹۹۸۶	محمد اخلاق صاحب عطار	″	عہ	″
۱۷۹	۹۹۸۷	میراں جی رحیم الٰہی صاحبان شاہی بازار	″	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۰	۹۹۸۸	حاجی عبد العزیز صاحب	″	[illegible]	دوامی
۱۸۱	۹۹۸۹	مولانا حکیم مشتاق احمد صاحب	″	ہ	″
۱۸۲	۹۹۹۰	مولانا خلیل الرحمٰن صاحب	″	سے	″
۱۸۳	۱۰۰۱۸	شیخ عبدا صاحب	محمدی کیمیم پو کیمری	عا	″
۱۸۴	۱۰۰۱۹	کریم داد خاں صاحب	″	عا	″
۱۸۵	۱۰۰۲۰	ظہیر الدین صاحب	″	عہ	″
۱۸۶	۱۰۰۵۰	حاجی طہو صاحب	جنسو رفیض آباد	سے	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۷	۱۰۰۶۰	سیٹھ لال محمد صاحب	″	عہ	دوامی
۱۸۸	۱۰۰۶۲	″ عبد الصمد صاحب	″	عہ	″
۱۸۹	۱۰۰۶۳	حاجی ولی محمد صاحب عرف بنگل	″	عہ	″
۱۹۰	۱۰۰۶۴	شمس الدین صاحب	″	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۱	۱۰۰۶۵	مولانا سید حمید الدین صاحب	″	عہ	دوامی
۱۹۲	۱۰۰۹۴	مولوی عبد العزیز صاحب	″	عہ	″
۱۹۳	۱۰۰۹۹	نور الہدیٰ صاحب	″	عا	″

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان		رقم	مد
۱۹۴	۱۰۰۷۰	حاجی محمد ابراہیم صاحب	جنسو رفیض آباد	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۹۵	۱۰۰۷۱	محمد ایوب صاحب	″ ″	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۶	۱۰۰۷۲	حاجی دین محمد صاحب	″ ″	عہ	دوامی
۱۹۷	۱۰۰۷۳	والدہ صاحبہ مولانا حمید الدین صاحب	″ ″	عہ	″
۱۹۸	۱۰۰۷۴	مولوی محمد اسحاق صاحب	″ ″	عہ	″
۱۹۹	۱۰۰۷۵	حافظ محمد حسن صاحب	″	عاہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۰۰	۱۰۰۷۷	دفعدار فضل کریم صاحب چک ۲۸۳	لائلپور	سے	دوامی
۲۰۱	۱۰۰۷۸	کھوے خاں صاحب مرسلہ ″	″	عہ	″
۲۰۲	۱۰۰۷۹	مسماۃ القو صاحبہ ″ ″	″	عہ	″
۲۰۳	۱۰۰۸۰	والدہ صاحبہ محمد نذیر صاحب ″	″	عہ	″
۲۰۴	۱۰۰۸۱	محمد اکبر صاحب ″ ″	″	۲ر	″
۲۰۵	۱۰۰۸۸	مولانا محمد عزیر صاحب م۲	علیگڑھ	سے	″
۲۰۶	۱۰۱۲۵	ملک محمد صادق صاحب	شہر جھنگ	عہ	″
۲۰۷	۱۰۱۲۳	شرف الدین صاحب	″	عہ	″
۲۰۸	۱۰۱۲۷	میاں نذر محمد صاحب	″	عہ	″
۲۰۹	۱۰۱۲۸	مولانا اکرم الٰہی صاحب	″	عہ	″
۲۱۰	۱۰۱۲۹	صوفی غلام حسین صاحب	″	عہ	″
۲۱۱	۱۰۱۵۰	مولانا محمد حسن صاحب	″	عہ	″
۲۱۲	۱۰۱۵۲	والدہ صاحبہ حافظ صدر الحسن صاحب پانی پت کرنال		عا	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۳	۱۰۱۵۳	مولانا عبد الوحید صاحب ناظم تعلیم و ترقی		۸ر	دوامی
۲۱۴	۱۰۱۵۵	مولانا حکیم حافظ عبد العلیم صاحب خانپور	انبالہ	سے	″
۲۱۵	۱۰۱۵۴	شیخ عمر الدین صاحب	لدھیانہ	ہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۶	۱۰۱۶۶	غلام احمد برادر	جھنگ	عہ	دوامی
۲۱۷	۱۰۱۷۴	اہلیہ صاحبہ مولانا محمد حسین صاحب مرحوم	″	عہ	″
۲۱۸	۱۰۱۷۹	شیخ الٰہی بخش صاحب	″	عہ	″
۲۱۹	۱۰۱۷۳	سعادت علی صاحب [illegible]		ہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۲۰	۱۰۱۷۶	اہلیہ صاحبہ شیخ امیر بخش صاحب	جھنگ	عہ	دوامی
۲۲۱	۱۰۱۷۷	محمد بخش صاحب	گھیانہ جھنگ	عہ	″
۲۲۲	۱۰۱۷۹	مولانا غلام یٰسین صاحب وکیل	″	عہ	″

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱۸۰	شیخ عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ شہر جھنگ	عہ	دوامی بہی خواہ	۲۵۲	۱۰۲۳۳	مرزا احمد صدیق صاحب بکی مسجد جھنگ	عا	بہی خواہ
۱۰۱۸۱	میاں محمد حسین صاحب قصاب ، ،	عہ	، ،	۲۵۳	۱۰۲۳۴	حافظ محمد بخش صاحب مٹنے والا ، ،	عہ	، ،
۱۰۱۸۲	شیخ محمد سعید صاحب وکیل ، ،	عہ	، ،	۲۵۴	۱۰۲۳۹	حافظ مولا بخش صاحب تاجر ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۰۲	میاں خدا بخش صاحب ایل بازار ، ،	عہ	، ،	۲۵۵	۱۰۲۴۲	مہر نذیر محمد صاحب گھیانہ	عا	، ،
۱۰۲۰۳	حکیم نظیر محمد صاحب انصاری	عہ	، ،	۲۵۶	۱۰۲۴۴	شیخ حاجی محمد اشرف صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۰۴	مستری غلام حسین صاحب سائیکل ورکس ، ،	عا	، ،	۲۵۷	۱۰۲۴۷	شیخ محمد حسین صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۰۵	مستری محمد حسین صاحب ، ،	عا	، ،	۲۵۸	۱۰۲۵۰	مستری اللہ دتا صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۰۷	شیخ عبدالرحمن صاحب تاجر ، ،	عہ	، ،	۲۵۹	۱۰۲۵۳	حاجی نور حسین صاحب دوکاندار ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۰۸	شیخ محمد اشرف صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۶۰	۱۰۲۵۴	چودھری شمس الدین صاحب رئیس ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۰۹	احمد بخش صاحب زین ساز ، ،	عا	، ،	۲۶۱	۱۰۲۵۵	شیخ محمد حسین غلام سرور صاحبان ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۱۰	مستری اللہ بخش صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۶۲	۱۰۲۵۶	میاں اللہ بخش محمد حیات صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۱۱	ماسٹر محمد بخش صاحب اسلامیہ ہائی سکول گھیانہ	عہ	، ،	۲۶۳	۱۰۲۵۸	مستری اللہ بخش صاحب جھنگ	عہ	، ،
۱۰۲۱۲	میاں خدا بخش صاحب مستری ، ،	عہ	، ،	۲۶۴	۱۰۲۵۹	مولانا عبدالکریم صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۱۳	حافظ محمد حسن صاحب جاوید ، ،	صہ	وظیفہ زکوٰۃ	۲۶۵	۱۰۲۶۰	میاں علی محمد صاحب جمیل ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۱۵	ماسٹر اللہ بخش صاحب ، ،	۸ر	دوامی ، ،	۲۶۶	۱۰۲۶۹	محمد عمر صاحب کلاتھ مرچنٹ اردل شریف	عا	، ،
۱۰۲۱۶	میاں محمد گلزار خاں صاحب ہیڈ کلرک ، ،	عہ	، ،	۲۶۷	۱۰۲۹۰	حکیم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیوبند گنگی بازار	عہ	، ،
۱۰۲۱۷	شیخ وزیر احمد خاں صاحب سکریٹری ، ،	عہ	، ،	۲۶۸	۱۰۲۹۱	چودھری معین الدین صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۱۹	شیخ اللہ دتا صاحب محمد یار صاحب ، ،	عا	، ،	۲۶۹	۱۰۲۹۲	ملک علی افضل صاحب وکیل ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۲۰	چودھری غلام محمد صاحب ، ،	صہ	وظیفہ زکوٰۃ	۲۷۰	۱۰۲۹۳	عبدالرحمن صاحب ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۲۱	چودھری غلام سرور صاحب ، ،	عا	دوامی ، ،	۲۷۱	۱۰۲۹۴	عبدالکریم و عبدالرحیم صاحبان زیر پور ، ،	عہ	، ،
۱۰۲۲۲	حاجی خدا بخش صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۷۲	۱۰۲۹۵	ہدایت رسول صاحب ، ،	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۲۲۵	حافظ فتح محمد صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۷۳	۱۰۲۹۶	محمد طفیل صاحب سکنہ بڑیل ، ،	عہ	دوامی ، ،
۱۰۲۲۶	صوفی رحیم بخش صاحب امام مسجد جھنگ	عہ	، ،	۲۷۴	۱۰۲۹۷	محمد ایوب صاحب تاجر غلہ موضع بھولی ، ،	ما	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۲۲۷	میاں غلام حیدر صاحب مدن شاہ ، ،	عہ	، ،	۲۷۵	۱۰۲۹۹	مولوی محمد ناصر صاحب ، ،	عہ	دوامی ، ،
۱۰۲۲۸	میاں نور محمد صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۷۶	۱۰۳۰۰	حاجی بادشاہ حسین صاحب ، ،	عا	، ،
۱۰۲۲۹	فتح محمد صاحب راجپوت ، ،	عہ	، ،	۲۷۷	۱۰۳۰۳	حاجی محمد طفیل صاحب دوکاندار بیرون گاؤں گوشہ	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۲۳۰	میاں اللہ بخش صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۷۸	۱۰۳۰۳	بابو جمیل احمد صاحب گارڈ ، ،	صہ	دوامی بہی خواہ
۱۰۲۳۲	محمد اسمٰعیل صاحب ، ،	عہ	، ،	۲۷۹	۱۰۳۰۴	عبدالحی صاحب تاجر غلہ بارہ بنگی	[illegible]	، ،
۱۰۲۳۳	بابو حاجی احمد صاحب پنشنر ، ،	عہ	، ،	۲۸۰	۱۰۳۰۶	میاں ظہور احمد صاحب جھنگ	عہ	، ،

نمبر شمار	نمبر بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۸۱	۱۰۲۱۴	مولوی رفیق بیگ صاحب کیانہ جیند	عـ	زکوٰۃ وظیفہ	۳۰۲	۱۰۲۳۸	محمد سلطان بیگ صاحب ناظر دفتر بہرائچ	عـ	زکوٰۃ
۲۸۲	[illegible]	... بخش صاحب ریاست لسبیلا کراچی	۵	دوائی	۳۰۳	[illegible]	شیخ عبدالمجید صاحب نظام اسٹیٹ	۱۵ر	״
۲۸۳	۱۰۲۱۶	ڈاکٹر عبدالمجید صاحب گھاگرا گھاٹ	عا	״	۳۰۴	[illegible]	مولانا ناشر جمال الدین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ...	عـ	״
۲۸۴	۱۰۲۱۸	ماسٹر محمد صدیق صاحب مانکر بارہ بنکی	عـ	״	۳۰۵	۱۰۲۵۱	چودھری سرفراز احمد صاحب ״	[illegible]	״
۲۸۵	۱۰۲۱۹	ماسٹر بیج ناتھ صاحب ״ ״	عـ	״	۳۰۶	۱۰۲۵۸	چودھری مبارک محمود و گلزار احمد و بشیر احمد صاحبان ״	عـ	״
۲۸۶	۱۰۲۲۰	عزیز احمد صاحب وکیل شہر ״	عـ	״	۳۰۷	۱۰۲۵۹	بابو حشمت اللہ احمد صاحب قریشی ״	عـ	״
۲۸۷	۱۰۲۲۱	حافظ قربان علی صاحب نانپارہ	عـ	خلیفہ ...	۳۰۸	۱۰۲۶۰	بابو مختار احمد صاحب ״ ״	عـ	״
۲۸۸	۱۰۲۲۲	منصور احمد و محمد احمد صاحبان دوکاندار ״	عـ	״	۳۰۹	۱۰۲۶۱	کنیزہ زہرہ صاحبہ خاتون ״ ״	عـ	״
۲۸۹	۱۰۲۲۳	حبیب احمد صاحب ״ ״	عـ	״	۳۱۰	۱۰۲۶۲	عزیز عبدالغفور صاحب ״ ״	۲ر	״
۲۹۰	۱۰۲۲۴	عبدالرحمن صاحب ضلع گونڈہ	۵	״	۳۱۱	۱۰۲۶۳	صدیق احمد صاحب برادر عبدالغفور صاحب ״ ״	۲ر	״
۲۹۱	۱۰۲۲۵	عبدالرحمن خاں صاحب گرداور قانونگو بارہ بنکی	ما	״	۳۱۲	۱۰۲۶۲	قاری حبیب اللہ صاحب ״ ״	[illegible]	زکوٰۃ
۲۹۲	۱۰۲۲۸	شیخ عبدالحق صاحب دوکاندار نانپارہ	عـ	دوائی	۳۱۳	۱۰۲۶۳	ڈاکٹر محمد غنی صاحب ״ ״	[illegible]	״
۲۹۳	۱۰۲۲۹	احمد حسن صاحب تحصیلدار ״	عـ	״	۳۱۴	۱۰۲۶۴	شیخ یوسف علی صاحب ״ ״	عـ	״
۲۹۴	۱۰۲۳۰	حاجی موسیٰ صاحب ״	عـ	״	۳۱۵	۱۰۲۶۵	چودھری خورشید عالم صاحب ״ ״	[illegible]	״
۲۹۵	۱۰۲۳۱	عبداللہ و محمد سعید صاحبان کلاتھ مرچنٹ بہرائچ	عـ	״	۳۱۶	۱۰۲۶۸	محمد [illegible] صاحب تاجر غلہ بہرائچ	عـ	دوا خوراک
۲۹۶	۱۰۲۳۲	مرزا احمد بیگ صاحب ٹکٹ کلکٹر ״	عـ	״	۳۱۷	۱۰۲۶۹	رحمت اللہ پسر محمد بخش صاحب چک ۲۶ ج ب لائلپور	عـ	״
۲۹۷	۱۰۲۳۳	مولوی شرف الدین صاحب ״	عـ	״	۳۱۸	۱۰۲۸۰	چودھری عبدالرحیم صاحب معرفت جناب رحمت اللہ صاحب ״	عـ	״
۲۹۸	۱۰۲۳۴	حکیم متین صاحب سیدانی پورہ ״	عـ	״	۳۱۹	۱۰۲۸۱	چودھری اللہ دتا صاحب مرسلہ ״ ״ ״	عـ	״
۲۹۹	۱۰۲۳۵	یار محمد و محمد موسیٰ صاحب ״	عا	״	۳۲۰	[illegible]	خورشید احمد صاحب ״ ״ ״	عـ	״
۳۰۰	۱۰۲۳۶	مولوی اظہر الحق صاحب پیروانزر ״	عـ	״			میزان	[illegible]	
۳۰۱	۱۰۲۳۷	حاجی احمد حسن صاحب ״	عـ	״					

عطیات عمومی

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۰۲۱	چودھری اللہ دیا مختار احمد صاحبان نگینہ بجنور	عـ	قرضہ طلبہ	۴	۹۰۲۴	حافظ عبدالعلیم صاحب گلاؤٹھی بلند شہر	عا	قرضہ
۲	۹۰۲۲	محمد اکرم بیگ صاحب اکونٹس کوئٹہ	عا	متفرق تعمیر	۵	۹۰۲۵	جناب امیر علی صاحب لدھیانہ	عا	
۳	۹۰۲۳	عبدالرحیم صاحب اکاونٹنٹ کوئٹہ راجپوتانہ	عا	زکوٰۃ	۶	۹۰۳۰	چودھری عالم علی صاحب ریاست بہاولپور	عا	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
	۹۰۲۷	ماسٹر عبدالغفور و شیر محمد خانصاحب چاکیواڑہ کراچی	للعہ	قرض طلبہ
	۹۰۲۸	سید مقبول احمد صاحب منیجر روم مسلم نواب کالونی	سے	"
	۹۰۲۹	عبدالغنی و عبدالرشید صاحبان مدنپورہ بنارس	سے	زکوٰۃ
	۹۰۳۰	محمد ارشاد احمد صاحب کوٹ سید احمد خانصاحب فیروزپور	سیر	قرض طلبہ
	۹۰۳۱	سردار عبدالخالق و عبدالواحد خانصاحب بندہ بلوچستان	للعہ	"
	۹۰۳۲	محمد اسمٰعیل خانصاحب نجیب آباد بجنور	عا	زکوٰۃ
	۹۰۳۳	منشی محمد کریم الدین و نذیر احمد صاحبان " "	عا	"
	۹۰۳۴	شیخ محمد یوسف صاحب " نگینہ	عا	"
	۹۰۳۵	" رحمت اللہ صاحب " "	عا	"
	۹۰۳۶	محمد انوار الحق صاحب فاروق الورمنزل کنڈھی فیروزپور	صہ	قرض طلبہ
	۹۰۳۷	حبیب الرحمن صاحب چاندہاٹ - چاٹگام	صہ	زکوٰۃ
	۹۰۳۸	محمد شفیع ولد حاجی دیدار بخش صاحب سوداگر جوہر	صہ	"
	۹۰۳۹	اقبال محمد خان صاحب راہون جالندھر	صہ	"
۲۰	۹۰۴۰	عبدالکریم صاحب وارد حال داؤدپور انبالہ	صہ	"
۲۱	۹۰۴۱	سید احمد علی صاحب علیگڈھ	صہ	"
۲۲	۹۰۴۲	شیخ نعمت الٰہی صاحب - روپڑ - انبالہ	صہ	"
۲۳	۹۰۴۳	ڈاکٹر عبدالستار خانصاحب فرخ آباد	سے	قرض طلبہ
۲۴	۹۰۴۴	محمد عبدالرحمن عرف منشی جیجو انصاری راجپور	سے	زکوٰۃ
۲۵	۹۰۴۵	حسین خانصاحب کارکن شملہ	سیر	قرض طلبہ
۲۶	۹۰۴۶	مرزا مقبول احمد بیگ صاحب منیجر کواپریٹو سوسائٹی	معہ	عطاء
۲۷	۹۰۴۷	عبدالعزیز ولد جمال الدین صاحب موضع محمن پور بجنور	ملے	قرض طلبہ
۲۸	۹۰۴۸	مسعود حسن صاحب کوچہ چیلان دہلی	عا	رسالہ
۲۹	۹۰۴۹	" " " "	عہ	قرض طلبہ
۳۰	۹۰۵۰	شیر محمد صاحب محکمہ نہر ملتان	عہ	زکوٰۃ
۳۱	۹۰۵۱	نجو بخش صاحب محمد یعقوب صاحب کرتپور بجنور	عہ	"
۳۲	۹۰۵۲	عارف احمد بعام صاحب ۱۲۱ بمبئی	صہ	"
۳۳	۹۰۵۳	محمد حسین صاحب پیچو - کوہاٹ	عہ	"
۳۴	۹۰۵۴	مولوی عبدالحق صاحب اوورسیر پٹنہ	عہ	قرض طلبہ
۳۵	۹۰۵۵	علی حسن صاحب بولٹنگ کلرک غازی آباد	عہ	زکوٰۃ
۳۶	۹۰۵۶	ڈاکٹر امان اللہ صاحب اسسٹنٹ سرجن جعفرو	عہ	زکوٰۃ
۳۷	۹۰۵۷	رحیم بخش صاحب انصاری بھرادوں مراد آباد	عہ	"
۳۸	۹۰۵۸	عبدالجلیل صاحب " تراب کا سکھ ایٹہ	عہ	"
۳۹	۹۰۵۹	عبدالمجید صاحب ۱۴۳ گوجرانوالہ	عہ	"
۴۰	۹۰۶۰	حاجی عبدالمجید و مشتاق احمد صاحبان نگینہ بجنور	سیہ	قرض طلبہ
۴۱	۹۰۶۱	محمد اسمٰعیل صاحب مرسلہ منشی نہال احمد صاحب خورجہ	عہ	زکوٰۃ
۴۲	۹۰۶۲	بابو ولد تیجو صاحب مرسلہ " " " "	عا	"
۴۳	۹۰۶۳	حاجی منگو محمد مصطفےٰ صاحب سلطانپور	سیہ	"
۴۴	۹۰۶۴	مولوی غلام حسین صاحب جلالپور جٹان گجرات	ععہ	"
۴۵	۹۰۶۵	حاجی امین الدین محمد جمالی صاحبان کروڑ ستاروہ	سیہ	"
۴۶	۹۰۶۶	حاجی عبدالواحد صاحب معرفت شبیر سلطانپور ربنگال	سیہ	"
۴۷	۹۰۶۷	نور بی بی اہلیہ حاجی محمد ظفر محمد صاحب معرفت الٰہی بخش صاحب	للعہ	"
۴۸	۹۰۶۸	مولوی احمد شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر سرینگر کشمیر	عہ	"
۴۹	۹۰۶۹	شیخ محمد سرور صاحب مرسلہ قاضی الدین حسن صاحب شملہ	سیہ	قرض طلبہ
۵۰	۹۰۷۰	بابو عبدالغفور صاحب " " " "	سے	"
۵۱	۹۰۷۱	منشی تفضل حسین صاحب ہیڈ منشی رورڑکی	عہ	زکوٰۃ
۵۲	۹۰۷۲	سکریٹری صاحب بیت المال کوئٹہ بلوچستان	للعہ	امداد تعمیر
۵۳	۹۰۷۳	علی محمد موسیٰ صاحب معرفت میسو - کراچی	عہ	زکوٰۃ
۵۴	۹۰۷۴	حاجی فتح محمد صاحب گوزگانوی دیوبند	سیر	قرض طلبہ
۵۵	۹۰۷۵	اے - ای پاشی سروے آف انڈیا کوہ مری	سے	"
۵۶	۹۰۷۶	عبدالغفور صاحب دیولان	عا	"
۵۷	۹۰۷۷	محمد بخش صاحب ہیڈ کو انارکلی لاہور	عہ	"
۵۸	۹۰۷۸	عبدالعزیز صاحب ڈاکخانہ بہٹ سہارنپور	عا	زکوٰۃ
۵۹	۹۰۷۹	حاجی اسمٰعیل بن ابوبکر صاحب بمبئی مرسلہ مولانا احمد صاحب	سیہ	"
۶۰	۹۰۸۰	محمد عمر صاحب مرسلہ " "	صہ	"
۶۱	۹۰۸۱	امانت علی خاں صاحب بنگلور	عہ	"
۶۲	۹۰۸۲	حاجی دیدار بخش صاحب مرسلہ مصطفےٰ خانصاحب لائلپور	سیہ	"
۶۳	۹۰۸۳	محمد اسمٰعیل و الٰہی بخش صاحبان چک ۱۲۲ گ ب "	سیہ	"
۶۴	۹۰۸۴	ایم ڈی عبداللہ صاحب اون بلڈنگ مدراس	صہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسماء گرامی عطا کنند[redacted]		
۶۵	۹۰۸۷	محمد افضل صاحب ضلع تھرپارکر سندھ	ے	فی طلبہ
۶۶	۹۰۸۸	مولوی رحیم بخش صاحب حاجی سلیمان صاحب مارواڑ	ھ	زکوٰۃ
۶۷	۹۰۸۹	ریحان الدین صاحب امام مسجد دہلی	ے ۵	"
۶۸	۹۰۹۰	ساون صاحب ولد تانون صاحب معرفت فیض محمد صاحب	عـہ	"
۶۹	۹۰۹۱	حافظ محمد یوسف صاحب ریاست پٹیالہ نارنول	ے	"
۷۰	۹۰۹۲	خوشی محمد صاحب میونسپل کمیٹی ابوہر ضلع فیروزپور	[illegible] ۵	"
۷۱	۹۰۹۳	" " " "	[illegible]	فی طلبہ
۷۲	۹۰۹۴	شیخ نوازش علی صاحب دہنور گورکھپور	ے	"
۷۳	۹۰۹۵	" " "	[illegible]	زکوٰۃ
۷۴	۹۰۹۶	جناب خیر الدین صاحب اکبر گنج لدھیانہ	عـہ	"
۷۵	۹۰۹۷	مولوی نور محمد صاحب معرفت مولوی عبد العزیز صاحب بستی	عہ	"
۷۶	۹۰۹۸	چودھری سردار علی صاحب معرفت " کیمپ [illegible]	عہ	"
۷۷	۹۰۹۹	عبد اللہ صاحب " " " "	[illegible]	"
۷۸	۹۱۰۰	مائی صاحبہ زوجہ امین صاحب " " " "	عہ	"
۷۹	۹۱۰۱	جمال بی صاحبہ " " " "	ھ	"
۸۰	۹۱۰۲	مولوی عبد العزیز صاحب " "	[illegible]	"
۸۱	۹۱۰۳	محمد ابراہیم صاحب چک ۲۴۲ لائلپور	[illegible]	عطاء
۸۲	۹۱۰۴	ایم محمد یعقوب صاحب دائم ع امرتسر	ے	فی طلبہ
۸۳	۹۱۰۵	وزیر محمد صاحب چپراسی پٹیالہ	ھ	زکوٰۃ
۸۴	۹۱۰۶	بابو محمد صدیق صاحب پوسٹ ماسٹر موگہ فیروزپور	عـہ	"
۸۵	۹۱۰۷	منشی فخر الحسن صاحب معرفت حاجی ہندا خاں صاحب [illegible]	[illegible]	"
۸۶	۹۱۰۸	خواجہ محمد عبد الرب صاحب معرفت میاں عبد العزیز صاحب	[illegible]	"
۸۷	۹۱۰۹	بشیر احمد ولد حاجی حسین بخش صاحب دولت پور پٹیالہ	[illegible]	"
۸۸	۹۱۱۰	ٹیلر ماسٹر میاں کریم بخش صاحب ملتان	عـہ	"
۸۹	۹۱۱۱	محمد زمان خاں صاحب معرفت مولوی حشمت علی صاحب	[illegible]	"
۹۰	۹۱۱۲	سیٹھ حاجی عبد الرؤف قاسم صاحب معرفت مولانا مہدی حسن صاحب [illegible]	[illegible]	"
۹۱	۹۱۱۳	حاجی سردار احمد صاحب چک [illegible] تھرپارکر سندھ	[illegible]	"
۹۲	۹۱۱۴	محمد غلام علی صاحب پورانا بازار فیروزپور	عـہ	عطاء
۹۳	۹۱۱۶	مولوی حافظ محمد حسن صاحب پنشنکار	[illegible]	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسماء گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴	۹۱۱۷	حافظ عبد الرشید خاں صاحب اینڈ سنز مظفر پور	[illegible]	زکوٰۃ
۹۵	۹۱۱۸	سید راشد علی صاحب مکان سید جعفر علی صاحب لکھنؤ	[illegible]	فی طلبہ
۹۶	۹۱۱۹	محمد زکریا صاحب عباسی نیلا گنبد [illegible] حیدرآباد دکن	عـہ	زکوٰۃ
۹۷	۹۱۲۰	ٹھا چھوٹے صاحب درزی کوال مظفر نگر	ھ	فی طلبہ
۹۸	۹۱۲۱	مختار احمد صاحب امین ہنر فتح پور ڈویژن [illegible]	[illegible]	رسالہ
۹۹	۹۱۲۲	مولوی خلیل احمد صاحب قصبہ کلیانہ جیند	[illegible]	"
۱۰۰	۹۱۲۳	شیر محمد صاحب رامپوری ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان	عـہ	عطاء
۱۰۱	۹۱۲۴	محمد ظہیر خاں صاحب دفتر بندوبست [illegible]	ے	فی طلبہ
۱۰۲	۹۱۲۵	مقبول احمد خاں صاحب مکان منشی محمد ایوب خاں صاحب [illegible]	ے	زکوٰۃ
۱۰۳	۹۱۲۶	محمد شفیع خاں صاحب ولد نور محمد صاحب جٹانوالہ پٹیالہ	عـہ	"
۱۰۴	۹۱۲۷	مولوی محمد حیات صاحب خانیوال ملتان شہر	عـہ	"
۱۰۵	۹۱۲۸	محمد بخش صاحب آرائیں چک [illegible] گ ب لائلپور	عـہ	زکوٰۃ
۱۰۶	۹۱۲۹	" " " " "	[illegible]	فی طلبہ
۱۰۷	۹۱۳۰	غلام محمد صاحب " " " "	[illegible]	"
۱۰۸	۹۱۳۱	حکیم حافظ خلیل الرحمن صاحب دواخانہ [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۱۰۹	۹۱۳۲	محمد شفیع صاحب بیرون شو مارکیٹ آگرہ	ے	فی طلبہ
۱۱۰	۹۱۳۳	علی احمد صاحب صدیقی مدرس بورڈ [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۱۱۱	۹۱۳۴	حافظ عبد القیوم محمد صاحب نگینہ بجنور	[illegible]	"
۱۱۲	۹۱۳۵	ادریس احمد صاحب ٹی بی ای لکھنؤ	[illegible]	"
۱۱۳	۹۱۳۶	بشیر اللہ صاحب حافظ گنج نجیب آباد	عـہ	فی طلبہ
۱۱۴	۹۱۳۷	حمید اللہ صاحب ڈھولڑی میرٹھ	عـہ	زکوٰۃ
۱۱۵	۹۱۳۸	محمد عبد اللہ خاں صاحب کارندہ ریاست [illegible] گنج	[illegible]	"
۱۱۶	۹۱۳۹	" " " " "	[illegible]	فی طلبہ
۱۱۷	۹۱۴۰	حکیم سید منصور علی خاں صاحب محلہ [illegible] میرٹھ	ھ	زکوٰۃ
۱۱۸	۹۱۴۱	محمد فضل الرحمن خاں صاحب [illegible]	ھ	عطاء
۱۱۹	۹۱۴۲	سید محمد زین العابدین صاحب دیوبندی ملتان	[illegible]	"
۱۲۰	۹۱۴۳	مولوی حکیم ارشاد احمد صاحب جھنجھانہ مظفر نگر	ھ	زکوٰۃ
۱۲۱	۹۱۴۴	گھسیا صاحب گاڑہ " "	ھ	فی طلبہ
۱۲۲	۹۱۴۵	شیخ بدر الدین صاحب [illegible] میرٹھ	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۳	۹۱۴۶	حکیم عبد القادر صاحب انصاری نیلا گنبد لاہور	ے	زکوٰۃ
۱۲۴	۹۱۴۷	حافظ میاں احمد صاحب مرسلہ غلام محمد صاحب لکھنؤ	مہ	فرطلبہ
۱۲۵	۹۱۴۸	حاجی عبد الرؤف صاحب کنٹر بازار "	عہ	"
۱۲۶	۹۱۴۹	از وقف سید محمد حفیظ الدین صاحب مرسلہ حفیظ الدین ملک محمود صاحبان	مہ	"
۱۲۷	۹۱۵۰	حاجی علی مرتضیٰ صاحب کرنال	عہ	زکوٰۃ
۱۲۸	۹۱۵۱	خدا بخش صاحب امام مسجد صدر بازار بنیشنل	عہ	فرطلبہ
۱۲۹	۹۱۵۲	شیخ نیاز احمد صاحب کالی شاپ چھاؤنی پشاور	مہ	"
۱۳۰	۹۱۵۳	دولت خانصاحب پور قاضی مظفرنگر	مہ	"
۱۳۱	۹۱۵۴	رحمت اللہ صاحب تیترواڑہ "	عہ	فرطلبہ
۱۳۲	۹۱۵۵	محمد صدیق صاحب "	ـلا	"
۱۳۳	۹۱۵۶	حاجی قطب الدین صاحب ریوڑی گورگانوہ	عہ	زکوٰۃ
۱۳۴	۹۱۵۷	بابو شمس الحسن صاحب اڈیٹر رسالہ محمد اقبال صاحب دہلی	مہ	رسالہ
۱۳۵	۹۱۶۱	منشی عبد الرزاق صاحب دیوبند	عا	زکوٰۃ
۱۳۶	۹۱۶۲	اللہ بندہ صاحب تیروارہ کیرانہ مظفرنگر	۸ر	فرطلبہ
۱۳۷	۹۱۶۳	امتیاز احمد صاحب پسر اعجاز احمد دیوبند	۲ر	عطا
۱۳۸	۹۱۶۴	حافظ ضیف الدین صاحب دہلی	مہ	زکوٰۃ
۱۳۹	۹۱۶۶	محمد رمضان صاحب پوسٹ ماسٹر گوجرانوالہ	عہ	متفرق تعمیر
۱۴۰	۹۱۶۷	رحیم بخش صاحب کارخانہ دار دہلی	عہ	زکوٰۃ
۱۴۱	۹۱۶۸	اہلیہ صاحبہ عبد الصمد خانصاحب احمد منزل شیرکوٹ	عہ	فرطلبہ
۱۴۲	۹۱۶۹	" " " "	عہ	زکوٰۃ
۱۴۳	۹۱۷۱	محمد حبیب اللہ خانصاحب جیلر بدایوں	سے	"
۱۴۴	۹۱۷۲	نور احمد خانصاحب اورسیر لائلپور	عہ	"
۱۴۵	۹۱۷۳	مرزا امام الدین صاحب نذیر احمد صاحب چونی منڈی لاہور	عہ	"
۱۴۶	۹۱۷۴	محمد عبد الرحمن خانصاحب بہادر خورجہ	عہ	"
۱۴۷	۹۱۷۷	قاضی ایقان حسین صاحب مرادآباد	عہ	"
۱۴۸	۹۱۷۸	محمد تحلیل صاحب معروف خو شاہجہانپور	عہ	"
۱۴۹	۹۱۷۹	غلام نبی صاحب مہردوہوی انبالہ شہر	عہ	"
۱۵۰	۹۱۸۰	حافظ اللہ دیا صاحب پیش امام " "	مہ	"
۱۵۱	۹۱۸۱	حاجی فتح محمد خاں صاحب ڈیرہ غازی خاں	عہ	"
۱۵۲	۹۱۸۳	عنایت خانصاحب ٹھیکدار لدھیانہ	مہ	زکوٰۃ
۱۵۳	۹۱۸۴	منشی عبد الکریم صاحب نارنول ریاست پٹیالہ	عا	رسالہ
۱۵۴	۹۱۸۵	محمد اسحاق صاحب کرتپور بجنور	عہ	زکوٰۃ
۱۵۵	۹۱۸۶	کے ایم عبد الجبار صاحب پرمننٹ مدراس	ـہ	خلیفہ متفرق
۱۵۶	۹۱۸۷	ایچ - ایم - ایس عبد الرحمن صاحب " "	عہ	"
۱۵۷	۹۱۸۸	ایم - او - پی یم بادشاہ کمپنی " "	عہ	"
۱۵۸	۹۱۸۹	حاجی عبد الرحیم محمد ابراہیم صاحبان " "	عہ	"
۱۵۹	۹۱۹۰	عبد اللہ عبد الرحیم صاحبان " "	عہ	"
۱۶۰	۹۱۹۱	ملک ابراہیم صاحب " "	عہ	"
۱۶۱	۹۱۹۲	ایم حاجی عبد الرحمن صاحب " "	عہ	"
۱۶۲	۹۱۹۳	ایم عبد العلی صاحب " "	عہ	"
۱۶۳	۹۲۰۲	محمد انوار الحق صاحب امام مسجد تلی تال نینی تال	عہ	فرطلبہ
۱۶۴	۹۲۰۳	محمد عالم صاحب آئس واٹر گنج امرتسر	عہ	زکوٰۃ
۱۶۵	۹۲۰۴	مولوی عطا محمد صاحب امام مسجد وزیرستان	عہ	فرطلبہ
۱۶۶	۹۲۰۵	حاجی اللہ دیا صاحب انبالہ	مہ	زکوٰۃ
۱۶۷	۹۲۰۶	عزیز الرحمن صاحب خطیب بخشی گنگوہ گجرات	عہ	فرطلبہ
۱۶۸	۹۲۰۷	حکیم رمضان الحق صاحب محمدی کیمسٹری کیمیا	عا	زکوٰۃ
۱۶۹	۹۲۰۸	حافظ عبد الواحد صاحب مرسلہ " "	عا	"
۱۷۰	۹۲۰۹	انصار احمد خانصاحب " " "	۵ر	فرطلبہ
۱۷۱	۹۲۱۰	حاجی حاجی اللہ بخش صاحب " " "	۸ر	"
۱۷۲	۹۲۱۱	" " " "	۱۵ر	"
۱۷۳	۹۲۱۲	مولوی فتح اللہ صاحب عباسی بہروندہ الہ آباد	۸ر	"
۱۷۴	۹۲۱۳	حافظ عبد الرحمن صاحب جائس رائے بریلی	۱۲ر	زکوٰۃ
۱۷۵	۹۲۱۴	بجانب جمعیۃ العلماء ہند مرسلہ مشرف حسین صاحب نینی تال	عہ	
۱۷۶	۹۲۱۵	صوفی بشیر احمد صاحب مرسلہ " "	مہ	"
۱۷۷	۹۲۱۶	حاجی محمد احمد صاحب بخشی کمپنی دہلی	عہ	"
۱۷۸	۹۲۱۷	عبد الحکیم خانصاحب بریسال	مہ	فرطلبہ
۱۷۹	۹۲۱۸	محمد زبیر صاحب بی سکشن ۲۴ پی ڈبلیو ڈی ڈیرہ غازی خاں	عہ	"
۱۸۰	۹۲۱۹	عبد الرحمن صاحب امام مسجد سکنہ سرائے بسواں بجنور	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۱	۹۲۲۰	منیر احمد صاحب معرفت عزیز احمد صاحب سوٹ ڈی گکھڑ	عہ	چرم قربانی
۱۸۲	۹۲۲۱	حاجی اسحاق خان صاحب ٹانڈہ میرٹھ	[illegible]	خرچ طلبہ
۱۸۳	۹۲۲۲	مولوی محمد اسحاق صاحب قریشی وزیرستان	[illegible]	”
۱۸۴	۹۲۲۳	منشی نور محمد صاحب چک تھرپارکر سندھ	[illegible]	زکوٰۃ
۱۸۵	۹۲۲۴	صوبیدار شاہ قربان محمد کمپنی اے پنجاب رجمنٹ	[illegible]	خرچ طلبہ
۱۸۶	۹۲۲۵	شیخ محمد شفیع صاحب قصبہ کلیانہ ریاست جیند	[illegible]	زکوٰۃ
۱۸۷	۹۲۲۶	حاجی عبد القادر صاحب معرفت حافظ حبیب اللہ صاحب [illegible]	[illegible]	”
۱۸۸	۹۲۲۷	جعفر حسین صاحب معرفت شیخ نیاز احمد صاحب گوہانی	[illegible]	خرچ طلبہ
۱۸۹	۹۲۲۸	حاجی مولا بخش صاحب موضع [illegible] ضلع بجنور	[illegible]	زکوٰۃ
۱۹۰	[illegible]	منجانب جماعت جامع مسجد میرپور [illegible]	[illegible]	خرچ طلبہ
[illegible]	۹۲۳۰	سید ولایت علی صاحب مقام کوہ بقادر بجنور	[illegible]	”
۱۹۱	۹۲۳۱	ابراہیم صاحب کریا معرفت ” ” ”	عہ	زکوٰۃ
۱۹۲	۹۲۳۲	محمد حارث صاحب معرفت دلی ہیمل پرائس [illegible] بمبئی	[illegible]	”
۱۹۳	۹۲۳۳	حافظ رحمت اللہ صاحب معرفت قاضی احسن الدین صاحب [illegible]	[illegible]	خرچ طلبہ
۱۹۵	۹۲۳۵	ایس ایم یاسین نورث ولیم معرفت ایم کلکتہ	[illegible]	”
۱۹۶	۹۲۳۶	جناب سالار میجر پول شاہ صاحب کوڑ گاؤں دکن	[illegible]	”
۱۹۷	۹۲۳۷	سید معین الدین صاحب ای ایم ای رائل حیدرآباد	[illegible]	”
۱۹۸	۹۲۳۸	سردار خان صاحب گرستدار حیدرآباد دکن	[illegible]	زکوٰۃ
۱۹۹	۹۲۳۹	اے ایم ہمنسا اینڈ کمپنی جنرل مرچنٹس نامال	[illegible]	”
۲۰۰	۹۲۴۰	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب خلف حاجی پیر بخش صاحب دہلی	[illegible]	خرچ طلبہ
۲۰۱	۹۲۴۱	قاری عبد القیوم صاحب بن حاجی عبد العزیز صاحب [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۲۰۲	۹۲۴۲	مولوی عبد الجبار صاحب بن ” ” ”	[illegible]	”
۲۰۳	۹۲۴۳	محمد عبد الستار صاحب بن ” ” ”	سے	”
۲۰۴	۹۲۴۴	والدہ صاحبہ عبد القیوم صاحب	عہ	”
۲۰۵	۹۲۴۵	حافظ عبد الرب عبد الرؤف صاحب [illegible]	[illegible]	خرچ طلبہ
۲۰۶	۹۲۴۶	حاجی عبد الرحمن صاحب بن حاجی عبد الغنی صاحب مرحوم	عہ	زکوٰۃ
۲۰۷	۹۲۴۷	محمد عبد الشفا صاحب بن حاجی عبد العزیز صاحب	عہ	خرچ طلبہ
۲۰۸	۹۲۴۸	از جانب کوٹھی فرم حاجی عبد العزیز حافظ عبد الغنی صاحب	[illegible]	”
۲۰۹	۹۲۴۹	سید قاسم علی صاحب موضع [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۲۱۰	۹۲۵۰	سید عبد العزیز صاحب [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۲۱۱	۹۲۵۱	سید ضیاء علی صاحب ” ” ”	[illegible]	”
۲۱۲	۹۲۵۲	شیخ نور احمد و حافظ شہاب الدین صاحبان ” ” ”	[illegible]	”
۲۱۳	۹۲۵۳	ماسٹر عبد الرب صاحب اسسٹنٹ ماسٹر گونڈہ	عہ	زکوٰۃ و چرم قربانی
۲۱۴	۹۲۵۴	مسماۃ ضیاء النساء صاحبہ اہلیہ ” ” ”	عہ	” ”
۲۱۵	۹۲۵۵	” عقیلہ صاحبہ دختر کلاں ” ” ”	عہ	” ”
۲۱۶	۹۲۵۶	خالد عمر صاحب پسر کلاں ” ” ”	عہ	” ”
۲۱۷	۹۲۵۷	مسماۃ صالحہ صاحبہ دختر اوسط ” ” ”	عہ	” ”
۲۱۸	۹۲۵۸	صدیق عمر صاحب پسر ” ” ”	عہ	” ”
۲۱۹	۹۲۵۹	مسماۃ حمیرا صاحبہ دختر خورد ” ” ”	عہ	” ”
۲۲۰	۹۲۶۰	عثمان حیدر صاحب پسر منتظر ” ” ”	عہ	” ”
۲۲۱	۹۲۶۱	مولوی غلام فرید صاحب [illegible]	سے	” ”
۲۲۲	۹۲۶۲	حاجی محمد ابراہیم صاحب عبد اللہ پور ہوشیارپور	[illegible]	” ”
۲۲۳	۹۲۶۳	مولوی بشیر احمد صاحب دہرہ [illegible]	عہ	” ”
۲۲۴	۹۲۶۴	محمد ذکاء اللہ صاحب عرف جگن غازیپور	[illegible]	” ”
۲۲۵	[illegible]	مطلوب الرحمن صاحب معرفت حکیم مشیت اللہ صاحب قاضی [illegible] بجنور	[illegible]	عطاء
۲۲۶	[illegible]	مولوی میاں محمد صاحب [illegible] راجپوتانہ براستہ [illegible]	[illegible]	مرف طلبہ
۲۲۷	[illegible]	محمد عبد الرؤف صاحب لازت ڈھاکہ	عہ	”
۲۲۸	[illegible]	[illegible] محمد صدیق صاحب بہادر گڑھ روہتک	[illegible]	زکوٰۃ
۲۲۹	[illegible]	شیخ فضل کریم پروپرائٹر عبد الرحمن [illegible] بمبئی	[illegible]	”
۲۳۰	۹۲۷۱	صوبیدار میجر [illegible] خان صاحب صدر [illegible] کمپنی	[illegible]	خرچ طلبہ
۲۳۱	[illegible]	نذیر احمد صاحب معرفت ایسٹرن [illegible] کمپنی	[illegible]	زکوٰۃ
۲۳۲	[illegible]	عبد العزیز صاحب [illegible]	[illegible]	”
۲۳۳	[illegible]	والدہ عبد العزیز خان صاحب چھاؤنی جالندھر	[illegible]	خرچ طلبہ
۲۳۴	[illegible]	اکرام الحق صاحب ساکن [illegible] فیض آباد	[illegible]	”
۲۳۵	[illegible]	محمد حسن صاحب چغتائی منیجر [illegible] احمد پور بہاولپور	[illegible]	زکوٰۃ
۲۳۶	۹۲۷۹	” ” ” ” ”	[illegible]	رسالہ
۲۳۷	۹۲۸۰	عبد الحمید صاحب ایم ایل اے [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۲۳۸	۹۲۸۱	حاجی حلیم الدین صاحب جوہری [illegible]	[illegible]	”

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۹۲۸۴	جناب مختار احمد پسر فضل الرحمن صاحب سہارنپور	؏	زکوٰۃ
۲۴۰	۹۲۸۵	〃 حاجی عبدالرحمن صاحب 〃	؏	〃
۲۴۱	۹۲۸۶	محمد عمر پسر خدا بخش صاحب 〃	؏	〃
۲۴۲	۹۲۸۷	〃 حافظ بشیر احمد صاحب 〃	؏	〃
۲۴۳	۹۲۸۸	〃 بھولا شاہ صاحب 〃	؏	〃
۲۴۴	۹۲۸۹	بلما غیر حضرات مرسلہ مولانا کریم بخش صاحب لاہور		〃
۲۴۵	۹۲۹۰	〃 〃 〃 〃		عطا
۲۴۶	۹۲۹۱	قاضی عاشق علی صاحب قاضی پاڑہ بجنور		زکوٰۃ
۲۴۷	۹۲۹۲	جمال الدین صاحب کمہار 〃 〃		〃
۲۴۸	۹۲۹۳	رحیم بخش صاحب دوکاندار 〃		〃
۲۴۹	۹۲۹۴	جناب محمد یوسف سیدات صاحب کلکتہ		خرچ طلبہ خوراک
۲۵۰	۹۲۹۵	حافظ حیات اللہ صاحب نگینہ بجنور		〃
۲۵۱	۹۲۹۶	مستری حاجی دین محمد صاحب مرسلہ قاری احمد حسن صاحب کوہ شملہ		خرچ طلبہ
۲۵۲	۹۲۹۷	بابو شمس الاسلام صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۵۳	۹۲۹۸	بابو عبدالغفور صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۵۴	۹۲۹۹	بابو لیاقت اللہ صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۵۵	۹۳۰۰	بابو محمد احمد صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۵۶	۹۳۰۱	بابو عنایت اللہ صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۵۷	۹۳۰۲	محمد رمضان صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۵۸	۹۳۰۳	بابو محمد شریف صاحب 〃 〃 〃	۱۲ر	〃
۲۵۹	۹۳۰۴	بابو شمشاد صاحب 〃 〃 〃	۵ر	〃
۲۶۰	۹۳۰۵	بابو حبیب احمد صاحب 〃 〃 〃	۵ر	〃
۲۶۱	۹۳۰۶	حاجی عبداللہ صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۶۲	۹۳۰۷	نبی بخش ہوٹل 〃 〃 〃	۱۲ر	〃
۲۶۳	۹۳۰۸	عبدالغفور خاں صاحب 〃 〃 〃	۹ر	〃
۲۶۴	۹۳۰۹	محمد اکبر صاحب کشمیری 〃 〃 〃		〃
۲۶۵	۹۳۱۰	حافظ محمد احمد صاحب نائب امام 〃 〃	۱۱ر	〃
۲۶۶	۹۳۱۱	عبدالسبحان صاحب 〃 〃 〃	۹ر	〃
۲۶۷	۹۳۱۲	عبدالغنی صاحب کشمیری 〃 〃 〃	۵ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۸	۹۳۱۳	اللہ دیا صاحب ٹھیکیدار مرسلہ قاری احمد حسن صاحب کوہ شملہ	۵ر	خرچ طلبہ
۲۶۹	۹۳۱۴	ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب 〃 〃 〃	؏	〃
۲۷۰	۹۳۱۵	کالو گوجر 〃 〃 〃	۱۵ر	〃
۲۷۱	۹۳۱۶	غلام محمد راج 〃 〃 〃	۵ر	〃
۲۷۲	۹۳۱۷	شیخ محمد لارو صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۷۳	۹۳۱۸	محمد اسحاق صاحب کیرانوی تھوڑہ مظفرنگر	؏	〃
۲۷۴	۹۳۱۹	عبداللطیف صاحب سوداگر ۔ نجلا ۔ بجنور		زکوٰۃ
۲۷۵	۹۳۲۰	عظمت حسین صاحب انصاری میرٹھ		〃
۲۷۶	۹۳۲۱	محمد یعقوب صاحب ممبر نگینہ بجنور		خرچ طلبہ
۲۷۷	۹۳۲۲	عبدالمجید صاحب حلوائی افضل گڑھ 〃		عطا
۲۷۸	۹۳۲۳	عبدالحمید صاحب سوداگر 〃 〃		〃
۲۷۹	۹۳۲۴	حاجی رحمت اللہ صاحب 〃 〃		〃
۲۸۰	۹۳۲۵	عظمت اللہ صاحب شعبہ تعمیرات 〃 〃		〃
۲۸۱	۹۳۲۶	حکیم حامد حسن صاحب رامپور 〃		〃
۲۸۲	۹۳۲۷	لال محمد صاحب انصاری بالم پور گونڈہ	؏	زکوٰۃ
۲۸۳	۹۳۲۸	پیر شاہ صاحب منجانب مسلمانان بہار [illegible]		خرچ طلبہ
۲۸۴	۹۳۲۹	جناب محمد قاسم صاحب انیسہ مرسلہ حاجی صالح محمد صاحب راندیر		زکوٰۃ
۲۸۵	۹۳۳۰	جناب احمد یوسف سلیمان لوٹرولا صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۸۶	۹۳۳۱	موریا برادرس صاحب 〃 〃 〃	؏	〃
۲۸۷	۹۳۳۲	خدیجہ بی بی زوجہ غلام حسین اسمٰعیل سورتی صاحب		〃
۲۸۸	۹۳۳۳	ابراہیم محمد یوسف بہام صاحب مرسلہ 〃 〃 〃		〃
۲۸۹	۹۳۳۴	محمد احمد بیوپاریہ صاحب 〃 〃 〃		〃
۲۹۰	۹۳۳۵	گلاب خاں پیر خاں کمپنی 〃 〃 〃	؏	خرچ طلبہ
۲۹۱	۹۳۳۶	〃 〃 〃 〃 〃		〃
۲۹۲	۹۳۳۷	جناب علی یوسف بہام صاحب 〃 〃 〃	؏	زکوٰۃ
۲۹۳	۹۳۳۸	اعظم احمد صاحب 〃 〃 〃	؏	〃
۲۹۴	۹۳۳۹	حاجی عبدالرحمن صاحب معرفت غلام محمد صادق صاحب 〃 〃		〃
۲۹۵	۹۳۴۰	عبدالرحمن احمد بوریہ صاحب 〃 〃 〃	؏	〃
۲۹۶	۹۳۴۱	محمد ابن حافظ صالح صاحب 〃 〃 〃	؏	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۷	۹۳۴۶	محمود عالم صاحب رانچی بہار	[illegible]	زکوٰۃ
۲۹۸	۹۳۴۹	محمد سلیمان خاں صاحب کرنال	[illegible]	"
۲۹۹	۹۳۵۰	شیخ محمد مرید اکبر صاحب انصاری ملتان	صہ	"
۳۰۰	۹۳۵۳	مولوی غلام اکبر صاحب ہشت ہزاری میانالی	عہ	عطاء
۳۰۱	۹۳۸۰	محمد یعقوب صاحب معرفت مولانا شمس الحق صاحب	لعہ	زکوٰۃ
۳۰۲	۹۳۸۱	قاضی محمد افضل صاحب - بھدوہی - بنارس	[illegible]	فطر طلبہ
۳۰۳	۹۳۸۲	محمد اکرم صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر معرفت محمد انور صاحب لائلپور	[illegible]	زکوٰۃ
۳۰۴	۹۳۸۳	حافظ سردار علی صاحب معرفت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	ما	فطر طلبہ
۳۰۵	۹۳۸۴	حاجی عبدالعزیز و عبدالغنی صاحبان مدھوپور روڈ بنارس	صہ	کتب دینی
۳۰۶	۹۳۸۵	محمد سعید احمد صادق حسین صاحب سنگل مرچنٹ بنگلور	[illegible]	فطر طلبہ
۳۰۷	۹۳۸۷	عبدالرحمن صاحب کارخانہ کوہو نگینہ	صہ	زکوٰۃ
۳۰۸	۹۳۸۹	ابوالانوار الحق صاحب صدیقی الموٹرو	[illegible]	عطاء
۳۰۹	۹۳۹۰	" " "	صہ	زکوٰۃ
۳۱۰	۹۳۹۱	الحاج الحافظ محمد عبداللہ صاحب عبداللہ پور لائلپور	صہ	"
۳۱۱	۹۳۹۳	عبدالسلام صاحب زید پور بارہ بنکی	[illegible]	"
۳۱۲	۹۳۹۵	غلام احمد صاحب ایجنسی منگ کلکتہ	صہ	"
۳۱۳	۹۴۰۰	مسٹر فتح محمد حاجی قادر بخش صاحب انڈیا گوٹ بمبئی	صہ	عطاء
۳۱۴	۹۴۰۲	اہلیہ صاحبہ سید حکمت اللہ صاحب گلاؤٹھی بلند شہر	صہ	زکوٰۃ
۳۱۵	۹۴۰۳	مولوی مسعود احمد صاحب پورینی بھاگلپور	[illegible]	"
۳۱۶	۹۴۰۵	ابو سید بشیر حسین صاحب معرفت حکیم کریم بخش صاحب	[illegible]	"
۳۱۷	۹۴۰۹	حکیم بشیر احمد صاحب " " "	[illegible]	"
۳۱۸	۹۴۱۰	رمضان خاں کریم بخش صاحبان " "	[illegible]	عطاء
۳۱۹	۹۴۱۱	ابو سید بشیر حسین صاحب " "	[illegible]	فطر طلبہ
۳۲۰	۹۴۱۲	آدم حاجی حمید صاحب معرفت سید محمود صاحب پیرینی دکن	صہ	عطاء
۳۲۱	۹۴۱۳	شکور صالح محمد صاحب " "	[illegible]	"
۳۲۲	۹۴۱۴	عبدالغفور ولی محمد صاحب " "	[illegible]	"
۳۲۳	۹۴۱۵	سیٹھ حاجی عبدالکریم صاحب " "	[illegible]	"
۳۲۴	۹۴۱۷	قدرت اللہ صاحب " "	للعہ	"
۳۲۵	۹۴۱۸	مولوی غلام محمد صاحب گرد و نواح گو " "	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۶	۹۲۱۸	الفت حسین صاحب معرفت مولوی سید احمد حسن صاحب بھاگلپور	عہ	زکوٰۃ
۳۲۷	۹۲۱۹	مولوی محمد اسحاق صاحب " " "	ما	عطاء
۳۲۸	۹۲۲۰	حاجی معشوق علی صاحب " " "	صہ	زکوٰۃ
۳۲۹	۹۲۲۰	محمد عبدالرشید صاحب پورینی بھاگلپور	عہ	"
۳۳۰	۹۲۲۹	مولانا محمد عبدالغنی صاحب سمریا " "	للعہ	"
۳۳۱	۹۲۳۰	مولوی عبدالہادی صاحب " "	[illegible]	"
۳۳۲	۹۲۳۱	منشی سخاوت حسین صاحب " "	ما	"
۳۳۳	۹۲۳۲	ہمشیرہ محمد عبدالحمید صاحب " "	[illegible]	"
۳۳۴	۹۲۳۳	ماسٹر محمد بلیغ صاحب مدرسہ سلیمانیہ بھوپال	۲ر	تبلیغ
۳۳۵	۹۲۳۴	جناب بشارت نبی صاحب مرحوم "	عہ	"
۳۳۶	۹۲۳۵	محمد نذیر میاں صاحب "	۸ر	"
۳۳۷	۹۲۳۶	عبدالرشید صاحب "	۱ر	"
۳۳۸	۹۲۳۷	جنابہ ہمزبانیفس بیگم صاحبہ چونا گڑھ "	صہ	"
۳۳۹	۹۲۳۸	سردار میاں رشید محمد خاں صاحب "	عہ	"
۳۴۰	۹۲۳۹	حامد حسین و محمد نور و عبدالرحمن صاحبان شیخ سلیم [illegible]	۱۲ر	"
۳۴۱	۹۲۴۰	شفیع اللہ خاں صاحب شاہجہاں آباد "	۲ر	"
۳۴۲	۹۲۴۱	مسٹر شجاعت علی صاحب "	۲ر	"
۳۴۳	۹۲۴۲	حاجی عبداللطیف صاحب "	۲ر	"
۳۴۴	۹۲۴۳	مولوی شمس الدین صاحب "	۳ر	"
۳۴۵	۹۲۴۴	حکیم سلطان محمود صاحب "	عہ	"
۳۴۶	۹۲۴۵	عبدالرحمن صاحب "	۱ر	"
۳۴۷	۹۲۴۶	منشی سید لیاقت علی صاحب "	۱ر	"
۳۴۸	۹۲۴۷	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۲ر	"
۳۴۹	۹۲۴۸	مولوی حمت علی صاحب "	۱ر	"
۳۵۰	۹۲۴۹	سردار میاں منصور علی خاں صاحب "	صہ	"
۳۵۱	۹۲۵۰	مولوی عبدالرشید صاحب و ہمشیرہ صاحبہ "	۲ر	"
۳۵۲	۹۲۵۲	حاجی تمیز الدین صاحب سٹیشن پور کلکتہ	صہ	زکوٰۃ
۳۵۳	۹۲۵۳	دیوان خاں صاحب صوبیدار بکسر والی ہزارہ	[illegible]	فطر طلبہ
۳۵۴	۹۲۵۴	محمد اسمٰعیل صاحب متعلم دارالعلوم سلہٹ	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۵	۹۴۵۵	محمد صادق علی صاحب متولہ الہ آباد	عمہ	قرض طلبہ
۳۵۶	۹۴۵۶	محمد اسد اللہ بیگ صاحب سررشتہ دار بسمت نگر دکن	للعہ	زکوٰۃ
۳۵۷	۹۴۵۷	محمد نصیرالدین صاحب صدر مدرس ناندیڑ دکن	۵ع	〃
۳۵۸	۹۴۵۸	جمعدار نصیر خاں صاحب نمبر ۲۲ بمبئی	۱۱/ سے	قرض طلبہ
۳۵۹	۹۴۵۹	〃 رحمت علی صاحب نمبر ۲ بسے بکری	للعہ ۱۲/	〃
۳۶۰	۹۴۶۰	سلطان میاں صاحب معرفت مل شوپارک	عہ	〃
۳۶۱	۹۴۶۱	محمد یعقوب صاحب معرفت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب مالیرکوٹلہ	عہ	زکوٰۃ
۳۶۲	۹۴۶۲	بشیر صاحب روغنگر معرفت قاری محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	عہ	قرض طلبہ
۳۶۳	۹۴۶۳	مولانا انور علی صاحب معرفت زین العابدین صاحب دودھیا	ما	عطایا
۳۶۴	۹۴۶۴	جناب شفیق الرحمن صاحب 〃 〃	۲/ للعہ	〃
۳۶۵	۹۴۶۶	سید عبدالسمیع صاحب سیدواڑہ جمیرپور	۵ع	〃
۳۶۶	۹۴۶۷	مولانا حشمت علی صاحب قاسمیہ عربیہ بلندشہر	سے	زکوٰۃ
۳۶۷	۹۴۶۸	مستری محمد دین صاحب معرفت نصیرالدین صاحب کوہ شملہ	عہ	قرض طلبہ
۳۶۸	۹۴۶۹	شاہ زین العابدین صاحب بلیماران دہلی	عہ	عطایا
۳۶۹	۹۴۷۰	محمد عبدالجلیل صاحب انسپکٹر آفیسر پونہ	مہ	قرض طلبہ
۳۷۰	۹۴۷۱	قاری محمد صدیق صاحب بھوپال	۲/	تبلیغ
۳۷۱	۹۴۷۲	عبدالحکیم خاں صاحب 〃	۱/	〃
۳۷۲	۹۴۷۳	اکبر علی صاحب ریت گھاٹ 〃	۱/	〃
۳۷۳	۹۴۷۴	محمد یوسف علی عبدالحفیظ سید راحت علی صاحبان 〃	۷/	〃
۳۷۴	۹۴۷۵	ماسٹر یوسف علی صاحب دفتر محتور 〃	۲/	〃
۳۷۵	۹۴۷۶	منشی کبیرالدین صاحب 〃 〃	۱/	〃
۳۷۶	۹۴۷۷	منشی محمد اشرف خاں صاحب 〃 〃	۲/	〃
۳۷۷	۹۴۷۸	منشی معین الدین صاحب 〃 〃	۱/	〃
۳۷۸	۹۴۷۹	منشی سید سجاد علی صاحب 〃 〃	۱/	〃
۳۷۹	۹۴۸۰	منشی عبداللطیف خاں صاحب 〃 〃	۱/	〃
۳۸۰	۹۴۸۱	حافظ عبدالرشید صاحب امام 〃 〃	۲/	〃
۳۸۱	۹۴۸۲	مولوی عبدالغفور صاحب 〃	عا	〃
۳۸۲	۹۴۸۳	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر 〃	عہ	〃
۳۸۳	۹۴۸۴	مولوی شمس الدین صاحب چھاؤلہ عہ	۲/	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۴	۹۴۸۵	منشی محمد علی نواب طاہر علی محمد عزیز الرحمن صاحبان بھوپال	۱۲/	تبلیغ
۳۸۵	۹۴۸۶	منشی نذیر حسن صاحب 〃	۱/	〃
۳۸۶	۹۴۸۷	طیب فارم کوہاپہ کوٹ 〃	۲/	〃
۳۸۷	۹۴۸۸	منشی عبدالعزیز صاحب محلہ گلشن عالم 〃	عمہ	〃
۳۸۸	۹۴۸۹	اہلیہ صاحبہ منشی 〃 〃 〃 〃	للعہ	〃
۳۸۹	۹۴۹۰	منشی ہادی حسن صاحب 〃	۲/	〃
۳۹۰	۹۴۹۱	قاضی عبداللطیف صاحب 〃	۴/	〃
۳۹۱	۹۴۹۲	حاجی محمد رضا علی خاں صاحب والدہ صاحبہ و بیٹی و انوار آئی بیگم صاحبہ	سے	〃
۳۹۲	۹۴۹۳	بیگم صاحبہ شوکت محل والدہ صاحبہ 〃	سے	〃
۳۹۳	۹۴۹۴	امتیاز علی صاحب 〃	۲/	〃
۳۹۴	۹۴۹۵	حمیدجہاں بیگم صاحبہ نوابزادہ رفیق اللہ خاں صاحب 〃	۵ع	〃
۳۹۵	۹۴۹۶	سردار میاں رؤف محمد خاں صاحب جاگیردار 〃	عہ	〃
۳۹۶	۹۴۹۷	اہلیہ صاحبہ نور علی صاحب 〃	۱/	〃
۳۹۷	۹۴۹۸	عبدالرشید صاحب 〃	۱/	〃
۳۹۸	۹۴۹۹	محمد سلیمان صاحب 〃	۴/	〃
۳۹۹	۹۵۰۰	منشی عبدالصمد صاحب سپرنٹ 〃	۳/	〃
۴۰۰	۹۵۰۱	حاجی اظہار حسن منشی منظور حسن طاہر حسن سید افتخار حسین صاحبان	۱۴/	〃
۴۰۱	۹۵۰۲	حافظ محمد احمد و محمد ایوب صاحبان	۱۴/	〃
۴۰۲	۹۵۰۳	مولوی حامد حسین و محمد نور و فیض الحسن عبدالرحمن صاحبان	عہ	〃
۴۰۳	۹۵۰۴	نذیر میاں صاحب 〃	۲/	〃
۴۰۴	۹۵۰۵	مولوی رضوان الدین صاحب 〃	۴/	〃
۴۰۵	۹۵۰۶	جناب رجب علی صاحب 〃	۸/	〃
۴۰۶	۹۵۰۷	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب 〃	عا	〃
۴۰۷	۹۵۰۸	حافظ رشید احمد صاحب 〃	۲/	〃
۴۰۸	۹۵۰۹	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب 〃	۳/	〃
۴۰۹	۹۵۱۰	منشی عتیق الرحمن صاحب 〃	للعہ	〃
۴۱۰	۹۵۱۱	میر دبیر الانشاء قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب 〃	عہ	〃
۴۱۱	۹۵۱۲	ہز ہائینس جنابہ بیگم صاحبہ 〃	۵ع	〃
۴۱۲	۹۵۱۳	سردار میاں رشید محمد خاں صاحب 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۳	۹۵۱۴	حبیب عبدالکریم صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ	۲۴۲	۹۵۴۶	مستری محمد گل شیر صاحب گلاوٹھی بلند شہر	عا	زکوٰۃ
۲۱۴	۹۵۱۵	مولوی حشمت علیصاحب "	ار	"	۲۴۳	۹۵۴۷	مولوی سید حمید الدینصاحب مدرس " "	عہ	عطاء
۲۱۵	۹۵۱۶	شمشیر خانصاحب "	۲ر	"	۲۴۴	۹۵۴۸	عبدالمجید صاحب ہیڈ مدرس نجیب آباد	عہ	"
۲۱۶	۹۵۱۷	قاری محمد ادریس صاحب "	۸ر	"	۲۴۵	۹۵۵۱	محمد اسحاق صاحب ریلوے روڈ بٹالہ گورداسپور	[illegible]	تعمیر و فرنیچر تعلیم
۲۱۷	۹۵۱۸	منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"	۲۴۶	۹۵۵۲	محمد صدیق صاحب امرتسر " " "	عا	" "
۲۱۸	۹۵۱۹	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"	۲۴۷	۹۵۵۳	مستری محمد عبداللہ صاحب " "	عہ	زکوٰۃ "
۲۱۹	۹۵۲۰	منشی سید وحید الرحمن صاحب "	۲ر	"	۲۴۸	۹۵۵۴	چودھری محمد دین صاحب " "	عہ	"
۲۲۰	۹۵۲۲	مولوی محمد غلام احمد صاحب تاجر غلہ ضلع ہرا ہی باغ	[illegible]	فی طلبہ	۲۴۹	۹۵۵۵	محمد صدیق صاحب اینڈ برادر " "	[illegible]	"
۲۲۱	۹۵۲۳	" " " " "	[illegible]	زکوٰۃ	۲۵۰	۹۵۵۶	میاں چراغ الدین و نظام الدینصاحبان "	[illegible]	تعمیر و فرنیچر تعلیم
۲۲۲	۹۵۲۴	مولوی محمد عالم صاحب سلہ " "	[illegible]	فی طلبہ	۲۵۱	۹۵۵۷	مستری خیر الدینصاحب " "	عہ	عطاء
۲۲۳	۹۵۲۵	عبدالصمد صاحب " " "	[illegible]	"	۲۵۲	۹۵۵۸	عبدالحمید و محمد اسمٰعیل صاحبان " "	[illegible]	تعمیر و فرنیچر تعلیم
۲۲۴	۹۵۲۶	مسٹر سلیم الدینصاحب " " "	للعہ	زکوٰۃ	۲۵۳	۹۵۵۹	منجانب انڈین آئس فیکٹری " "	[illegible]	" "
۲۲۵	۹۵۲۷	وکیل صاحب قریشی " " "	عہ	فی طلبہ	۲۵۴	۹۵۶۰	میر غلام نبی صاحب " "	عہ	" "
۲۲۶	۹۵۲۸	انجارج صاحب " " "	۵ر	"	۲۵۵	۹۵۶۱	عبدالحق صاحب اینڈ برادر " "	عا	" "
۲۲۷	۹۵۲۹	محمد خانصاحب " " "	ار	"	۲۵۶	۹۵۶۲	منجانب بٹالہ انجینئرنگ کمپنی " "	[illegible]	" "
۲۲۸	۹۵۳۰	امیر علیم الدینصاحب اینڈ سنز جے پور	عہ	زکوٰۃ	۲۵۷	۹۵۶۳	مستری غلام حسین صاحب " "	عہ	" "
۲۲۹	۹۵۳۱	ایم احمد اللہ حبیب اللہ صاحبان سبزی منڈی دہلی	عہ	فی طلبہ	۲۵۸	۹۵۶۴	عبدالرحمن صاحب " "	عہ	" "
۲۳۰	۹۵۳۲	حمید الدین سعید الدین صاحبان مرملہ " "	عہ	"	۲۵۹	۹۵۶۵	بابو حسن علی شاہ صاحب " "	عا	" "
۲۳۱	۹۵۳۳	حاجی محمد نذیر صاحب مبارکپور اعظم گڑھ	عہ	عطاء	۲۶۰	۹۵۶۶	مستری کریم بخش صاحب " "	عہ	" "
۲۳۲	۹۵۳۴	حکیم عبدالحمید صاحب کوہنڈہ "	عہ	"	۲۶۱	۹۵۶۷	مستری رحیم بخش صاحب " "	عہ	" "
۲۳۳	۹۵۳۵	عبدالعزیز مظفر الدینصاحب دہلی	عہ	زکوٰۃ	۲۶۲	۹۵۶۸	خدا بخش صاحب مشین والے جہلم	عہ	" "
۲۳۴	۹۵۳۶	مسماۃ میمونہ خاتون صاحبہ بسلسلہ حکیم محمد قاسم صاحب	عہ	"	۲۶۳	۹۵۶۹	مستری عبدالسبحان صاحب اینڈ سنز بٹالہ گورداسپور	عہ	زکوٰۃ
۲۳۵	۹۵۳۷	محمد ولی اللہ خانصاحب پنشنر محروج ٹانڈہ بہار شریف	عہ	"	۲۶۴	۹۵۷۰	غلام رسول صاحب " "	عہ	تعمیر و فرنیچر
۲۳۶	۹۵۴۰	شاہ حسن صاحب امروہہ مرادآباد	عہ	"	۲۶۵	۹۵۷۱	فیض محمد صاحب " "	عہ	" "
۲۳۷	۹۵۴۱	شیخ محمد عمر محمد شفیع صاحبان دہامپور بجنور	عہ	"	۲۶۶	۹۵۷۲	حاجی کریم بخش صاحب " "	عہ	زکوٰۃ
۲۳۸	۹۵۴۲	بیگم صاحبہ احمد حسن صاحب بسلسلہ ایم حسن صاحب مئو	عہ	عطاء	۲۶۷	۹۵۷۳	عبدالحق صاحب صرافہ بازار " "	عہ	تعمیر و فرنیچر تعلیم
۲۳۹	۹۵۴۳	حاجی الہی بخش صاحب مقیم حال منڈی انگریزی تال	عہ	زکوٰۃ	۲۶۸	۹۵۷۴	محمد اسمٰعیل صاحب بہاری گیٹ " "	عہ	" "
۲۴۰	۹۵۴۴	شیخ محمد اسحاق صاحب " "	عہ	"	۲۶۹	۹۵۷۵	چودھری امام الدینصاحب " "	عہ	زکوٰۃ
۲۴۱	۹۵۴۵	شیخ محمد صدیق صاحب " "	عہ	"	۲۷۰	۹۵۷۶	محمد عبداللہ صاحب مالک محمد کلاتھ ہاؤس	عہ	تعمیر و فرنیچر تعلیم

نمبر شمار	نمبر رسید بحساب	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۱	۹۵۷۷	چودھری کریم بخش صاحب بزاز و بازار بٹالہ گورداسپور	عہ	تعمیر و ترمیم
۴۷۲	۹۵۷۸	حاجی محمد حیات صاحب 〃 〃 〃	عہ	زکوٰۃ جرم قربانی
۴۷۳	۹۵۷۹	عبد الغفار صاحب 〃 〃 〃	عہ	تعمیر و ترمیم
۴۷۴	۹۵۸۰	حاجی رحمت علی صاحب راول 〃 〃	ما	زکوٰۃ جرم قربانی
۴۷۵	۹۵۸۱	چودھری محمد شریف صاحب سب انسپکٹر 〃 〃	۸ ر	تعمیر و ترمیم
۴۷۶	۹۵۸۲	سید علی صاحب قریشی 〃 〃 〃	عہ	〃 〃
۴۷۷	۹۵۸۳	سلطان علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃 〃
۴۷۸	۹۵۸۴	مستری نواب الدین و عبد العزیز صاحبان 〃 〃	صہ	زکوٰۃ جرم قربانی
۴۷۹	۹۵۹۰	محمد حرمت علی صاحب و دیگر تاجر کتب خانہ پھلواری شریف پٹنہ	ما	زکوٰۃ 〃
۴۸۰	۹۵۹۱	شیخ محمد علی صاحب مرسلہ 〃 〃 〃 〃	۲ ر	خوراک طلبہ
۴۸۱	۹۵۹۲	شیخ عبد الباری صاحب 〃 〃 〃 〃	ما	زکوٰۃ 〃
۴۸۲	۹۵۹۳	حاجی محمد عیسیٰ صاحب 〃 〃 〃 〃	عہ	〃 〃
۴۸۳	۹۵۹۴	میر عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃 〃	۱۰ ر	جرم قربانی
۴۸۴	۹۵۹۵	محمد حرمت علی صاحب و غیرہ 〃 〃 〃 〃	۵ ر	〃 〃
۴۸۵	۹۶۰۱	حاجی جمال الدین صاحب وارنش ایکٹر کولابی	۲ ر	خوراک طلبہ
۴۸۶	۹۶۰۲	حاجی عبد الغفار صاحب تاجر چرم دہلی	عہ ر	〃
۴۸۷	۹۶۰۳	خدا بخش صاحب امام مسجد لیسڈون گڈھوال	عہ ر	〃
۴۸۸	۹۶۰۴	رحیم بخش صاحب مرسلہ عبد الکریم صاحب 〃	۱۵ ر	〃
۴۸۹	۹۶۰۵	منجانب مسلمانان کریا بمعرفت مولانا سید عیسیٰ صاحب دارالعلوم	صہ	〃
۴۹۰	۹۶۰۶	غلام محمد صاحب ہسپتال جالندھر	۴ ر	عطاء خوراک
۴۹۱	۹۶۰۷	محمد اقبال صاحب 〃 〃	۸ ر	خوراک طلبہ
۴۹۲	۹۶۰۸	اہلیہ حاجی عبد الغنی صاحب 〃	ما ر	زکوٰۃ
۴۹۳	۹۶۰۹	غلام نبی صاحب موضع بساریان 〃	عہ	عطاء
۴۹۴	۹۶۱۰	محمد علی صاحب 〃 〃 〃	عہ ر	〃 〃
۴۹۵	۹۶۱۱	برکت علی صاحب 〃 〃 〃	عہ ر	〃 〃
۴۹۶	۹۶۱۲	علی محمد صاحب 〃 〃 〃	عہ ر	〃 〃
۴۹۷	۹۶۱۳	محترمہ نور بی بی صاحبہ 〃 〃 〃	ما ر	〃 〃
۴۹۸	۹۶۱۴	مولانا نیاز احمد صاحب مدرس قصبہ نکودر 〃	عہ	〃 〃
۴۹۹	۹۶۱۵	ملا تاج محمد صاحب انجمن شیدہ 〃	عہ	〃 〃

نمبر شمار	نمبر رسید بحساب	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۰۰	۹۶۲۷	مستری اللہ بخش صاحب بستی شیخ درویش جالندھر	عہ	عطا خوراک
۵۰۱	۹۶۲۸	حاجی رحیم بخش پسر حاجی مولا بخش صاحب کاندھلہ مظفر نگر	للعہ	زکوٰۃ
۵۰۲	۹۶۲۹	〃 〃 〃 〃	عہ	عطا
۵۰۳	۹۶۳۱	مولوی حکیم عبد الحکیم صاحب کراچی	۶ ر	تعمیر بیت الطلبہ
۵۰۴	۹۶۳۲	حاجی محمد دین صاحب گجراتی کرنال	ما	زکوٰۃ
۵۰۵	۹۶۳۳	〃 〃 〃 〃	۲ ر	خوراک طلبہ
۵۰۶	۹۶۳۴	محمد ایوب صاحب گنگا رام لین کوئٹہ بلوچستان	ما	رسالہ
۵۰۷	۹۶۳۵	نور احمد صاحب مدرس مدرسہ نور پور ریاست بہاولپور	۲ ر	زکوٰۃ
۵۰۸	۹۶۳۶	منجانب مسلمانان مرسلہ عبد اللطیف خان صاحب موسیدار چھاؤنی فیروز پور	۳ ر	زکوٰۃ طلبہ
۵۰۹	۹۶۳۰	محمد زبیر صاحب مرسلہ منشی ناظم حسن صاحب پنشنر نئی دہلی	۳ ر	زکوٰۃ
۵۱۰	۹۶۳۱	جعفر حسین صاحب مرسلہ شیخ نیاز احمد صاحب رائے کینٹ	ما	〃
۵۱۱	۹۶۴۲	منشی محمد عزیز الدین صاحب تحصیل انبالہ	ما	خوراک طلبہ
۵۱۲	۹۶۴۳	حکیم حافظ عبد الدین صاحب گورکھپور	ما	زکوٰۃ
۵۱۳	۹۶۴۴	محمد مظہر جلیل صاحب پنشنر بیتول سی پی	سے	〃
۵۱۴	۹۶۴۵	امین الدین و دا حسین صاحبان فیروز آباد آگرہ	صہ	〃
۵۱۵	۹۶۴۶	محمد صالح صاحب کمپنی سپ کریم پور سیالکوٹ	صہ	عطاء
۵۱۶	۹۶۴۷	حاجی محمد صالح صاحب زمیندار میر پور خاص سندھ	صہ	زکوٰۃ
۵۱۷	۹۶۴۹	مولوی محمد احمد صاحب عرف تاج علی قنوج فرخ آباد	سے	〃
۵۱۸	۹۶۵۰	اکبر خان صاحب سرگودھا	صہ	خوراک طلبہ
۵۱۹	۹۶۵۸	ایک غریب خاتون صاحبہ بٹالہ گورداسپور	صہ	عطاء خوراک
۵۲۰	۹۶۵۹	جناب ڈپٹی الطاف حسین صاحب 〃 〃	ما ر	〃 〃
۵۲۱	۹۶۶۰	عبد اللہ خان صاحب بازار فیروز پور چھاؤنی	عہ ر	〃 〃
۵۲۲	۹۶۶۱	پیلو محمد حسن صاحب ملازم تانضا محمد دین خان صاحب 〃 〃	۸ ر	〃 〃
۵۲۳	۹۶۶۲	مستری محمد دین صاحب ریلورود بٹالہ گورداسپور	عہ	زکوٰۃ
۵۲۴	۹۶۶۳	مستری اللہ بخش و خیر الدین صاحبان 〃 〃	سے	〃 〃
۵۲۵	۹۶۶۴	بابو محمد سلطان خان صاحب 〃 〃	صہ	〃 〃
۵۲۶	۹۶۶۵	میاں فضل کریم صاحب مرسلہ مولانا رحمت اللہ صاحب فیروز پور چھاؤنی	ما	〃 〃
۵۲۷	۹۶۶۶	منجانب محمد سعد کمپنی بٹالہ گورداسپور	عہ ر	تعمیر و ترمیم
۵۲۸	۹۶۶۸	مستری محمد ابراہیم صاحب ریلوے روڈ 〃 〃	صہ	〃 〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۲۹	۹۳۶۹	مستری غلام قادر صاحب ریلوے ورکشاپ	عہ	تعمیر
۵۳۰	۹۳۷۰	مستری غلام محی الدین صاحب " " "	عہ	" "
۵۳۱	۹۳۷۱	مستری نظام الدین صاحب " " "	عہ	" "
۵۳۲	۹۳۷۲	مستری محمد دین صاحب " " "	عہ	" "
۵۳۳	۹۳۷۳	عبدالستار ولد میاں کرم الدین صاحب " " "	عہ	" "
۵۳۴	۹۳۷۴	چودھری اللہ دتا صاحب " " "	عا	" "
۵۳۵	۹۳۷۵	مستری محمد طفیل صاحب " " "	عا	" "
۵۳۶	۹۳۷۶	حاجی عبدالرسول صاحب " "	عہ	" "
۵۳۷	۹۳۷۷	نمبردار صابر حسین صاحب " "	عہ	" "
۵۳۸	۹۳۷۸	محمد رحمت اللہ صاحب کالو والہ فیروز پور چھاؤنی	عا	" "
۵۳۹	۹۳۷۹	بابو محمد سعید صاحب " "	عا	" "
۵۴۰	۹۳۸۰	از طرف زوجہ محترمہ محمد حسین خان صاحب "	سے	" "
۵۴۱	۹۳۹۹	محترمہ ہمشیرہ نور محمد صاحب ایرہ "	عہ	عطاء الٰہی خواہ
۵۴۲	۹۴۰۰	امام الدین صاحب کمہار "	۳ر	" "
۵۴۳	۹۴۰۱	محمد صادق صاحب " "	۳ر	" "
۵۴۴	۹۴۰۲	عبدالغفور صاحب " "	۸ر	" "
۵۴۵	۹۴۰۳	جمال الدین صاحب " "	۳ر	" "
۵۴۶	۹۴۰۴	نعمت خان صاحب " جالندھر	۲ر	" "
۵۴۷	۹۴۰۵	مولانا حکیم محمد یونس صاحب ایم بی بی ایس شیخ "	عہ	" "
۵۴۸	۹۴۰۶	چودھری شہاب الدین صاحب " "	۵ر	" "
۵۴۹	۹۴۰۷	شیخ اللہ بخش صاحب بزاز بنگلہ "	[illegible]	زکوٰۃ
۵۵۰	۹۴۰۸	مولانا محمد یوسف جان محمد صاحبان مشترکہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
۵۵۱	۹۴۱۰	شیخ تاج الدین صاحب " "	۳ر	" "
۵۵۲	۹۴۱۱	ماسٹر غلام رسول صاحب راولپنڈی	عہ	زکوٰۃ خواہی
۵۵۳	۹۴۱۲	حاجی فضل کریم صاحب "	۵ر	" "
۵۵۴	۹۴۱۳	عبدالرحیم صاحب نیا محلہ "	عا	عطاء "
۵۵۵	۹۴۱۴	جناب بابا سبحان محمد صاحب کشمیری "	عہ	" "
۵۵۶	۹۴۱۵	بابو محمد حسین صاحب " "	عہ	" "
۵۵۷	۹۴۱۶	جناب انسپکٹر صاحب " "	عہ	" "

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۸	۹۴۱۷	خواجہ محمد شریف صاحب کشمیری راولپنڈی	سے	عطاء الٰہی خواہ
۵۵۹	۹۴۱۸	متفرق حضرات صاحبان " "	عہ	" "
۵۶۰	۹۴۱۹	حافظ محمد صادق صاحب لاہور	لعہ	فخر طلبہ
۵۶۱	۹۴۲۰	جمعدار امیر علی صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی [illegible]	[illegible]	"
۵۶۲	۹۴۲۱	محمد سلیمان صاحب علیم آباد دربھنگہ	عا	"
۵۶۳	۹۴۲۲	مولوی مظفر حسن صاحب چلوال جہلم	[illegible]	زکوٰۃ
۵۶۴	۹۴۲۳	بابو عبدالرحمن صاحب بابو محمد مصطفیٰ صاحب [illegible]	[illegible]	کتب [illegible]
۵۶۵	۹۴۲۴	سید محمد حسن صاحب کیر گوجرہ گوجرانوالہ	سے	فخر طلبہ
۵۶۶	۹۴۲۵	مولوی محمد امین صاحب افسر اسلم [illegible] ریاست	عہ	"
۵۶۷	۹۴۲۶	حکیم سید محمد شفیع صاحب کاگنارہ دار الشفاء صدر بازار [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ
۵۶۸	۹۴۲۸	مولوی غلام ہمدانی صاحب مسلسلہ " " " "	عہ	"
۵۶۹	۹۴۲۹	فخر الدین صاحب صدر بازار " چونیاں پرگنہ	عہ	"
۵۷۰	۹۴۳۰	مستری محمد رمضان صاحب بیکر کلرک [illegible]	[illegible]	فخر طلبہ
۵۷۱	۹۴۳۱	عبدالعزیز صاحب نیا محلہ راولپنڈی	عہ	عطاء الٰہی خواہ
۵۷۲	۹۴۳۲	مسعود احمد صاحب " "	عا	" "
۵۷۳	۹۴۳۳	عبدالوحید صاحب " "	عہ	" "
۵۷۴	۹۴۳۴	امام الدین صاحب " "	عا	" "
۵۷۵	۹۴۳۵	عبدالحکیم صاحب " "	عہ	" "
۵۷۶	۹۴۳۶	چودھری محمد شفیع صاحب " "	عا	" "
۵۷۷	۹۴۳۷	چودھری طہماسپ خان صاحب " "	عہ	" "
۵۷۸	۹۴۳۸	محمد اسلم صاحب " "	عا	" "
۵۷۹	۹۴۳۹	محمد فخر الدین صاحب " "	عا	" "
۵۸۰	۹۴۴۰	خورشید اسلوب حسن صاحب " "	عہ	" "
۵۸۱	۹۴۴۱	چودھری حاجی رستم علی صاحب " "	عا	" "
۵۸۲	۹۴۴۳	محمد سلیم پسر بابو فضل الٰہی صاحب " "	۵	زکوٰۃ "
۵۸۳	۹۴۴۴	سکندر دین صاحب " "	[illegible]	" "
۵۸۴	۹۴۴۵	محمد رمضان و محمد صادق خان صاحبان [illegible]	عہ	عطاء "
۵۸۵	۹۴۴۶	امیر زمان خان صاحب نیا محلہ "	عہ	زکوٰۃ "
۵۸۶	۹۴۴۷	سلطان محمد صاحب " "	سے	عطاء "

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۶۴۸	محمد حسین صاحب پیک ساز نیا محلہ راولپنڈی	ہ	زکوٰۃ بیرون	۶۱۶	۹۰۰۲	خواجہ کلیم اللہ صاحب ڈرائنگ ماسٹر جالندھر	ہر	عطیہ بیرون
۹۶۴۹	سراج الدین صاحب " "	"	"	۶۱۷	۹۰۰۰	شیخ عبد القادر صاحب بانی اسکول قصبہ بنگہ "	۱۸	"
۹۶۵۰	محمد شفیع صاحب " "	ہ	"	۶۱۸	۹۰۰۰	رانا عبد الحمید خانصاحب اسپلائز ڈویژن راہوں "	عہ	زکوٰۃ "
۹۶۵۱	محمد اکبر صاحب " "	ہ	"	۶۱۹	۹۰۰۳	چودھری محمد شریف صاحب " "	لعہ	عطاء "
۹۶۵۲	ملک طالع محمد صاحب " "	۵۰	"	۶۲۰	۹۰۰۴	قاضی سید محمد عزیز صاحب " "	مر	زکوٰۃ "
۹۶۵۳	محمد نذیر صاحب کوچہ پاپڑیہ	ہ	عطا "	۶۲۱	۹۰۰۵	سید محمد حسین صاحب عباسی " "	ہر	" "
۹۶۵۵	مستری محمد اسمٰعیل صاحب بانی فیروزپور چھاؤنی	ہ	تعمیر فیروز"	۶۲۲	۹۰۰۶	چودھری رستم علیخانصاحب " "	۵عہ	" "
۹۶۵۶	خان محمد یار خانصاحب "	لعہ	" "	۶۲۳	۹۰۰۷	سید محمد اسلام شاہ صاحب " "	عہ	عطاء "
۹۶۵۷	خانصاحب رشید احمد خانصاحب بازارٹ	ہ	عطاء تعمیر	۶۲۴	۹۰۰۸	چودھری سلطان محمود خانصاحب " "	ــہ	"
۹۶۵۸	مستری غلام کبریا صاحب صابری "	ہ	تعمیر فیروز"	۶۲۵	۹۰۰۹	سید نظیر حسین صاحب " "	ہ	"
۹۶۶۰	بابو غلام قادر صاحب کلرک "	۹ر	" "	۶۲۶	[illegible]	حاجی محمد علی صاحب کھرگور پور بازار گوٹہ	ســہ	زکوٰۃ
۹۶۶۱	شیخ محمد ابراہیم صاحب بازارٹ "	ہ	عطاء "	۶۲۷	۹۰۱۳	عبد اللہ صاحب ابوہر منڈی فیروزپور	ــہ	زکوٰۃ بیرون
۹۶۶۲	حاجی گلاب خانصاحب " "	۹ر	تعمیر فیروز"	۶۲۸	۹۰۱۱	حاجی سید آل علی صاحب سہارنپور	۵ــہ	" "
۹۶۶۳	محمد حیات صاحب " "	ہ	" "	۶۲۹	۹۰۱۹	منشی عبد الرحیم صاحب "	عہ	" "
۹۶۶۴	ملک علی اکبر صاحب پروپرائٹر "	ہ	" "	۶۳۰	۹۰۲۰	حاجی محمد ہاشم صاحب "	عہ	" "
۹۶۶۵	بابو غلام محی الدین صاحب جمعدار "	۱ر	عطاء تعمیر	۶۳۱	۹۰۱	حافظ عبد القیوم صاحب "	۵عہ	" "
۹۶۶۶	محمد اشرف علیصاحب " "	۸ر	تعمیر فیروز"	۶۳۲	۹۰۲۳	حاجی اجالا صاحب گدی دوست علی کاندھلہ	لعہ	عطاء "
۹۶۶۷	حاجی محمد حسین صاحب بازارٹ "	ہ	زکوٰۃ تعمیر	۶۳۳	۹۰۲۳	بابو غلام مصطفےٰ صاحب ڈھوک راولپنڈی	لعہ	زکوٰۃ
۹۶۷۰	مستری عبد الرحمٰن صاحب " " "	۵عہ	" "	۶۳۴	۹۰۲۴	نو نیر صاحب گنبھی محلہ "	ســہ	" "
۹۶۶۹	مستری محمد عصمت اللہ صاحب "	۹ر	تعمیر فیروز"	۶۳۵	۹۰۲۸	حافظ حبیب الرحمٰن صاحب "	۵ــہ	" "
۹۶۷۰	شیخ محمد لطیف صاحب جنرل مرچنٹ "	ہ	زکوٰۃ تعمیر	۶۳۶	۹۰۲۹	عالیجناب حکیم امیر علی صاحب "	۵عہ	عطاء "
۹۶۷۱	شیخ محمد بوٹا صاحب ابوہر منڈی "	الحہ	" "	۶۳۷	۹۰۳۰	شیخ محمد اسحاق صاحب سب اوورسیر "	عہ	زکوٰۃ "
۹۶۷۲	شیخ محمد صادق صاحب " "	لعا	" "	۶۳۸	۹۰۳۱	مولانا عبد الرحمٰن صاحب خطیب "	[illegible]	عطاء "
۹۶۷۳	ماسٹر فضل الدین صاحب " "	عہ	تعمیر تعلیم	۶۳۹	۹۰۳۲	راجہ محمد اشرف خانصاحب "	[illegible]	" "
۹۶۷۴	شیخ نبی بخش و علی محمد صاحبان " "	۵عہ	زکوٰۃ "	۶۴۰	۹۰۳۳	محمد تقی خانصاحب تحصیلدار "	عہ	" "
۹۶۷۵	" " " "	ہ	عطاء "	۶۴۱	۹۰۳۴	کپتان خان بہادر خانصاحب "	۵ــہ	" "
۹۶۷۸	مستری عبد الرحمٰن صاحب پروپرائٹر "	ســہ	زکوٰۃ	۶۴۲	۹۰۳۵	شیخ باغ دین صاحب "	ہ	" "
۹۶۸۰	ملا ظہیر الدین صاحب بیٹو "	ہ	" "	۶۴۳	۹۰۳۶	چودھری خان محمد صاحب "	ہ	"
۹۶۸۱	جناب باغ علیصاحب رئیس "	۵ســہ	" "	۶۴۴	۹۰۳۷	راجہ محمد تقی باغ حسین صاحب دوکاندار "	[illegible]	" "

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۴۵	۹۸۳۰	میاں اللہ بخش صاحب قصاب گوجرانوالہ پنڈی	عہ	خواہ عطائے بی	۶۷۴	۹۸۸۷	حاجی محمد عبداللہ صاحب راہوں راولپنڈی	عمہ	خواہ عطائے بی
۶۴۶	۹۸۳۹	یار محمد خانصاحب	عمہ	"	۶۷۵	۹۸۸۵	حکیم غلام محمد صاحب " "	عمہ	" "
۶۴۷	۹۸۴۰	منصب صاحب معرفت مولوی قاری محمد اسلام صاحب شاملی	عمہ	صرف طلبہ	۶۷۶	۹۸۸۶	چودھری رحمن خانصاحب "	عمہ	" "
۶۴۸	۹۸۴۱	اکبر علی صاحب ٹھیکیدار گوجرانوالہ راولپنڈی	عمہ	خواہ عطائے بی	۶۷۷	۹۸۸۸	میاں محمد ابراہیم صاحب	۱/	"
۶۴۹	۹۸۴۲	مولوی فضل کریم صاحب " "	عا	" "	۶۷۸	۹۸۸۰	ڈاکٹر ذوالحسین صاحب "	عہ	" "
۶۵۰	۹۸۴۳	قاضی محمد ایوب صاحب " "	عا	"	۶۷۹	۹۸۸۲	... صاحب نوشہرہ "	عہ	" "
۶۵۱	۹۸۴۴	سائیں عظیم اللہ صاحب " "	سہ	" "	۶۸۰	۹۸۸۱	شیخ سراج الدین و تاج الدین صاحبان بازار تھرو	۱ سے	" "
۶۵۲	۹۸۴۵	شیخ کریم بخش صاحب " "	عا	"	۶۸۱	۹۸۹۲	حکیم نصیر خانصاحب لاہور	۵	صرف طلبہ
۶۵۳	۹۸۴۶	حکیم شاہ نواز صاحب ہوشیارپوری "	سہ	"	۶۸۲	۹۸۹۳	ماسٹر احمد الدین صاحب "	عا	عطاء
۶۵۴	۹۸۴۷	مولانا عبدالمجید صاحب " "	عا	" "	۶۸۳	۹۸۹۴	فضل الرحمن صاحب پشم فروش "	۸/	" "
۶۵۵	۹۸۴۸	پیران دہتہ صاحب دیوث " "	عمہ	" "	۶۸۴	۹۸۹۵	بابو ضیاء الدین صاحب قانونگو دیوبند	عہ	زکوٰۃ
۶۵۶	۹۸۴۹	فضل الٰہی صاحب ... " "	عمہ	"	۶۸۵	۹۸۹۶	ایک از اہل خیر مرسلہ عبدالوہاب صاحب گونڈہ	سے	صرف طلبہ
۶۵۷	۹۸۵۰	راجہ منصب دار خانصاحب "	عمہ	"	۶۸۶ الف	۹۸۹۷	حافظ جنرل مرچنٹ برلی	عہ	زکوٰۃ
۶۵۸	۹۸۵۱	راجہ بوستان خانصاحب "	عمہ	"	۶۸۶ ب	۹۸۹۸	ممنون حسن صاحب صدر بمبئی	سہ	صرف طلبہ
۶۵۹	۹۸۵۲	کرم الٰہی صاحب " "	عمہ	" .	۶۸۸	۹۸۹۹	محمد ارشاد احمد خانصاحب کوٹ حیدر خاں فیروزپور	۱سے	"
۶۶۰	۹۸۵۳	میرزماں صاحب جاہات " "	عمہ	" "	۶۸۹	۹۹۰۰	امداد علی خانصاحب پرویرائٹر اوجین	عہ	"
۶۶۱	۹۸۵۴	چودھری فضل الٰہی صاحب ڈپٹی انجینیر "	عا	"	۶۹۰	۹۹۰۱	عبدالرحمن صاحب ساہنپور بجنور	عہ	"
۶۶۲	۹۸۵۵	حاجی محمد الدین صاحب بزاز " "	للعہ	.	۶۹۱	۹۹۰۲	پیر سیف ولد منشی منظور صاحب پنڈدادن ال "	سے	زکوٰۃ
۶۶۳	۹۸۵۶	شیخ عبدالخالق صاحب " "	صہ	" "	۶۹۲	۹۹۰۳	محمد مرزا ابید کمپنی ۳۲۹ بمبئی	عہ	"
۶۶۴	۹۸۵۷	شیخ لال دین صاحب " "	صہ	" "	۶۹۳	۹۹۰۴	سردار ابرار بادشاہ سلطانیہ ٹریڈنگ اسٹیشن بھوپال	عا	عطاء
۶۶۵	۹۸۵۸	شیخ محمد صادق صاحب " "	سے	"	۶۹۴	۹۹۰۵	حاجی نور محمد صاحب مرسلہ نصیر اجاینڈ کمپنی ۱۲ بمبئی	عہ	زکوٰۃ
۶۶۶	۹۸۵۹	چودھری عبدالحمید صاحب راہوں "	صہ	" "	۶۹۵	۹۹۰۶	حسن سلیمان وزیر خانصاحب چوہان "	عہ	"
۶۶۷	۹۸۶۰	چودھری برکت خانصاحب " "	عا	زکوٰۃ	۶۹۶	۹۹۰۷	حبیب الرحمن حاجی مولا بخش صاحب " "	عہ	"
۶۶۸	۹۸۶۱	محمد صدیق صاحب " "	عہ	عطاء	۶۹۷	۹۹۰۸	باسٹی لوک الکس ۱۵۱ عبدالرحمن خانصاحب "	صہ	عطاء
۶۶۹	۹۸۶۲	ڈاکٹر محمد رشید صاحب " "	عہ	"	۶۹۸	۹۹۰۹	سیٹھ حاجی قدرت اللہ صاحب مالک ہوٹل "	عہ	"
۶۷۰	۹۸۶۳	ڈاکٹر محمد شریف صاحب " "	صہ	زکوٰۃ	۶۹۹	۹۹۱۰	عبدالغفور و مولا بخش صاحبان "	سے	زکوٰۃ
۶۷۱	۹۸۶۵	مولانا مرزا محمد حسین صاحب " "	۳/	"	۷۰۰	۹۹۱۲	شیخ محمد فاضل صاحب گوجرانوالہ راولپنڈی	سے	خواہ عطائے بی
۶۷۲	۹۸۶۶	چودھری عبداللطیف صاحب " "	عمہ	عطاء	۷۰۱	۹۹۱۳	ماسٹر کرامت خانصاحب حکیم " "	عا	" "
۶۷۳	۹۸۶۷	چودھری ... اعظم خانصاحب " "	عمہ	" "	۷۰۲	۹۹۱۴	حسین بخش صاحب قصاب " "	سے	" "

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
	۹۹۱۵	کرامت حسین صاحب کھوٹہ راولپنڈی	عہ	عطائی خود
	۹۹۱۶	شیخ محمد شریف صاحب " "	عہ	"
	۹۹۱۷	شیخ غلام رسول صاحب " "	عہ	"
	۹۹۱۸	عبد العزیز صاحب " "	عہ	"
۴	۹۹۱۹	محمد حنیف صاحب " "	عہ	"
۴	۹۹۲۰	تحو خانصاحب نان بائی " "	عہ	"
۴	۹۹۲۱	سرور صاحب بوٹ میکر " "	عہ	"
۴	۹۹۲۲	حاجی مولا بخش صاحب " "	عا	"
۴	۹۹۲۳	اللہ دتہ کبابر " "	عہ	"
۴	۹۹۲۴	مستری فضل الٰہی صاحب " "	عا	"
۴	۹۹۲۵	راجہ محمد اکبر خانصاحب " "	عہ	"
۴	۹۹۲۶	مستری فضل دین صاحب " "	۸/	"
۴	۹۹۲۷	مہرداد صاحب سیکورٹی گارڈ " "	عہ	"
۴	۹۹۲۸	بشیر احمد خاں صاحب " "	عہ	"
۴	۹۹۲۹	شیخ محمد یٰسین صاحب " "	عہ	"
۴۱	۹۹۳۰	شیخ عبد الرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۴۱	۹۹۳۱	راجہ خان زمان خانصاحب دولال "	عہ	"
۴۲	۹۹۳۲	راجہ مکرم داد خانصاحب " "	عا	"
۴۱	۹۹۳۳	محمد زمان صاحب ایبٹ آباد ہزارہ	عہ	زکوٰۃ
۴۲	۹۹۳۴	ڈاکٹر محمد رمضان خانصاحب " "	عہ	"
۴۲۱	۹۹۳۵	مولانا عبد الستار صاحب " "	عہ	"
۴۲	۹۹۳۶	ماسٹر رحمت اللہ خانصاحب " "	عہ	عطائی
۴۲	۹۹۳۷	ملک عبد الرحمٰن صاحب اینڈ سنز " "	[illegible]	زکوٰۃ
۴۲	۹۹۳۸	مستری جمال الدین صاحب ہیڈ پائین " "	للعہ	عطائی
۴۲	۹۹۳۹	سلطان حسن علی صاحب جاگیردار " "	للعہ	"
۴۲۰	۹۹۴۰	حکیم بشیر حسین صاحب پنشنر " "	عہ	"
۴۲	۹۹۴۱	حاجی کریم بخش صاحب جنرل مرچنٹ " "	للعہ	زکوٰۃ
۴۳	۹۹۴۲	حکیم حاجی عبد الہادی صاحب " "	عہ	عطائی
۴۳۱	۹۹۴۳	ماسٹر میر عبد اللہ صاحب " "	عہ	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۲	۹۹۴۴	قیمت گھڑی ایک صاحب خیر ایبٹ آباد ہزارہ	للعہ	عطائی خود
۴۳۳	۹۹۴۵	سید میر احمد شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کیمبل پور	سے	"
۴۳۴	۹۹۴۶	عبد الخالق صاحب "	عہ	"
۴۳۵	۹۹۴۷	قاضی محمد اسلم صاحب پنشنر "	سے	"
۴۳۶	۹۹۴۸	بیعون معرفت مولانا علیم الدین صاحب "	عہ	"
۴۳۷	۹۹۴۹	محمد مشتاق حسین میر صاحب وکیل لائن "	عا	"
۴۳۸	۹۹۵۰	شیخ نور محمد صاحب "	عہ	زکوٰۃ
۴۳۹	۹۹۵۵	شیخ محمد فاضل صاحب سوداگر مراد آباد	للعہ	"
۴۴۰	۹۹۶۰	فضل حسین ابن کلن صاحب "	للعہ	"
۴۴۱	۹۹۹۱	شیخ رفیع الدین صاحب اینڈ سنز بازار شاہی "	عہ	"
۴۴۲	۹۹۹۲	منشی حامد حسن صاحب دیوبندی "	للعہ	"
۴۴۳	۹۹۹۳	عزیز الرحمٰن صاحب اسوف صاحب حق ڈگی پشاور	عا	رسالہ
۴۴۴	۹۹۹۴	مصطفیٰ خانصاحب [illegible] الٰہ آباد	للعہ	فنڈ طلبہ
۴۴۵	۹۹۹۵	ماسٹر کمال الدین صاحب سکنڈ ماسٹر [illegible]	۱۰ روپے	زکوٰۃ
۴۴۶	۹۹۹۶	غلام نبی صاحب کلرک اویشن ڈویژن گوجرانوالہ	عہ	"
۴۴۷	۹۹۹۷	منیجر صاحب سنی یونانی دواخانہ جودھپور	للعہ	"
۴۴۸	۹۹۹۸	حافظ عبد الرزاق صاحب نمبردار لوزادہ بجنور	للعہ	"
۴۴۹	۹۹۹۹	سید عبد الرحیم صاحب زمیندار سجاول کراچی	للعہ	"
۴۵۰	۱۰۰۰۰	سید محمد فرید صاحب میڈیکل آفیسر [illegible]	للعہ	"
۴۵۱	۱۰۰۰۱	قاضی یار محمد محمد روشن صاحب زمیندار بالا [illegible]	للعہ	"
۴۵۲	۱۰۰۰۳	حاجی نظام الدین صاحب تاجر [illegible]	عہ	"
۴۵۳	۱۰۰۰۵	والدہ صاحبہ ضیاء الحق صاحب قصبہ [illegible]	عہ	فنڈ [illegible]
۴۵۴	۱۰۰۰۶	شیخ شریف اللہ صاحب موضع کمہار "	عہ	عطائی
۴۵۵	۱۰۰۰۷	امام بخش صاحب " "	عہ	"
۴۵۶	۱۰۰۰۸	محمد حسن صاحب " "	عا	"
۴۵۷	۱۰۰۰۹	عبد العزیز صاحب علوی " "	عا	"
۴۵۸	۱۰۰۱۰	احمد خانصاحب داروغہ " "	عہ	"
۴۵۹	۱۰۰۱۱	اہلیہ صاحبہ ملا اللہ بخش صاحب " "	عا	کتب قیمتی
۴۶۰	۱۰۰۱۲	ملا اللہ بخش صاحب " "	عہ	عطائی چندہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۶۱	۱۰۰۰۳	والدین صاحبین جناب اللہ بخش صاحب [illegible] کمبھلی	[illegible]	قرض طلبہ [illegible]
۷۶۲	۱۰۰۱۳	مرزا رحمن صاحب تالوتگو	[illegible]	عطاء
۷۶۳	۱۰۰۱۴	سید ضمیر احمد صاحب	للعہ	زکوٰۃ
۷۶۴	۱۰۰۱۷	مفتی حفیظ اللہ صاحب	عہ	عطاء
۷۶۵	۱۰۰۱۹	کریم داد خاں صاحب	۲ر	״
۷۶۶	۱۰۰۲۱	محمد اسحاق صاحب	۸ر	״
۷۶۷	۱۰۰۲۲	اہلیہ حاجی الٰہی بخش صاحب	[illegible]	قرض طلبہ
۷۶۸	۱۰۰۲۳	شیخ مسیح اللہ صاحب قصاب	عہ	عطاء
۷۶۹	۱۰۰۲۴	حافظ رحیم بخش صاحب	۲ر	״
۷۷۰	۱۰۰۲۵	شیخ رمضانی صاحب	۳ر	״
۷۷۱	۱۰۰۲۶	مرزا شمس الدین صاحب	۸ر	״
۷۷۲	۱۰۰۲۷	حاجی آدم عبداللہ صاحب کانھیاواڑ	۱۰ر	زکوٰۃ
۷۷۳	۱۰۰۲۸	حاجی سیٹھ یوسف صاحب	۱ر	״
۷۷۴	۱۰۰۲۹	آمدنی از وقف حاجی محمد یوسف صاحب کنبور سورت	صہ	قرض طلبہ
۷۷۵	۱۰۰۳۰	حاجی محمد سلیمان قاضی صاحب ناتال افریقہ	صہ	زکوٰۃ
۷۷۶	۱۰۰۳۱	مولوی اسمٰعیل محمد صاحب داوڑہ کیشور ضلع سورت	صہ	״
۷۷۷	۱۰۰۳۲	حاجی داؤد ابراہیم اسمال صاحب ناتال افریقہ	صہ	״
۷۷۸	۱۰۰۳۳	حاجی احمد صالحجی صاحب جادوت	صہ	״
۷۷۹	۱۰۰۳۴	جناب سیٹھ داؤد جی احمد ادراجی صاحب بنادراچھ سورت	صہ	״
۷۸۰	۱۰۰۳۵	جناب حاجی اسمٰعیل ابراہیم بوراتی صاحب	سے	״
۷۸۱	۱۰۰۳۶	جناب یوسف ونیر صاحب	عا	״
۷۸۲	۱۰۰۳۷	جناب اسمٰعیل احمد مانگی صاحب	صہ	״
۷۸۳	۱۰۰۳۸	جناب ابراہیم محمد جادوت صاحب	سے	״
۷۸۴	۱۰۰۳۹	جناب سیٹھ سلیمان دادا بھائی صاحب	صہ	״
۷۸۵	۱۰۰۴۰	جناب سیٹھ ابراہیم دادا بھائی صاحب	صہ	״
۷۸۶	۱۰۰۴۱	جناب سیٹھ موجی صاحب نبالہ	صہ	״
۷۸۷	۱۰۰۴۲	جناب سیٹھ حاجی حسن جی بال صاحب	صہ	״
۷۸۸	۱۰۰۴۳	جناب چھوٹو وزیر صاحب	۸ر	״
۷۸۹	۱۰۰۴۴	جناب اکبری بی صاحب ابراہیم موتی	عہ	״
۷۹۰	۱۰۰۴۵	جناب بھائی صاحب بنادراچھ سورت	عہ	زکوٰۃ [illegible]
۷۹۱	۱۰۰۴۰	جناب سیٹھ اسمٰعیل محمد قاسم	صہ	״
۷۹۲	۱۰۰۴۸	جناب یعقوب محمد داوڑہ صاحب	۸ر	״
۷۹۳	۱۰۰۴۸	جناب فاطمہ بی بی زوجہ ابراہیم اوراجی صاحب	للعہ	״
۷۹۴	۱۰۰۴۹	ایکے از اہل خیر صاحب	عہ	״
۷۹۵	۱۰۰۵۰	جناب حاجی احمد گورہ بھائی صاحب وریاؤ	عہ	قرض طلبہ
۷۹۶	۱۰۰۵۱	جناب سلیمان ابراہیم ماتت صاحب	صہ	زکوٰۃ
۷۹۷	۱۰۰۵۲	جناب عبدالرحمن اسمٰعیل باوا صاحب	عہ	قرض طلبہ
۷۹۸	۱۰۰۵۳	جناب محمد غلام محمد صاحب اینڈ سنز	صہ	״
۷۹۹	۱۰۰۵۴	جناب یوسف اسمٰعیل [illegible] صاحب	صہ	زکوٰۃ
۸۰۰	۱۰۰۵۵	جناب سلیمان محمد	صہ	״
۸۰۱	۱۰۰۵۶	جناب حافظ باگیا صاحب اینڈ سنز	صہ	״
۸۰۲	۱۰۰۵۷	جناب سیٹھ محمد جمال صاحب ہنسور فیض آباد	عہ	״
۸۰۳	۱۰۰۵۹	جناب سیٹھ لال محمد صاحب	صہ	״
۸۰۴	۱۰۰۶۱	״	سے	رسالہ
۸۰۵	۱۰۰۳۱	مولانا سید حمید الدین صاحب	سے	״
۸۰۶	۱۰۰۴۸	مولوی عبدالعزیز صاحب	سے	״
۸۰۷	۱۰۰۷۷	منشی عبدالشکور صاحب	عا	قرض طلبہ
۸۰۸	۱۰۰۸۲	دفعدار فضل کریم صاحب پنشنر [illegible] لائلپور	صہ	زکوٰۃ
۸۰۹	۱۰۰۸۳	״	[illegible]	قرض طلبہ
۸۱۰	۱۰۰۸۴	منشی محمد یعقوب صاحب بوجیر خانہ شملہ	للعہ	زکوٰۃ
۸۱۱	۱۰۰۸۵	محمد جعفر خاں صاحب حوالدار اسٹیم [illegible]	[illegible]	قرض طلبہ
۸۱۲	۱۰۰۸۶	حاجی نصیر الدین ولی صاحب کھارا تالاب بمبئی	صہ	زکوٰۃ
۸۱۳	۱۰۰۸۷	ایک حاجی صاحب مرسلہ شمس الدین صاحب راندیر سورت	صہ	״
۸۱۴	۱۰۰۸۹	ایک از اہل خیر صاحب نہٹور بجنور	صہ	״
۸۱۵	۱۰۰۹۰	کریم بخش رحیم بخش صاحبان [illegible]	صہ	عطاء
۸۱۶	۱۰۰۹۱	عاشق محمد ملک ڈاکخانہ جھنگ	عا	״
۸۱۷	۱۰۰۹۲	حاجی احمد محمد صاحب ناتال افریقہ	[illegible]	قرض طلبہ
۸۱۸	۱۰۰۹۳	ابواحمد حسن صاحب [illegible]	[illegible]	عطاء

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
٨١٩	١٠٩٤	ڈاکٹر حبیب احمد صاحب بازار شیخان جالندھر	[illegible]	زکوٰۃ
٨٢٠	١٠٩٥	ہاشم بھائی اسمٰعیل گورا صاحب ڈابھیل سورت	عہ	خوراک زکوٰۃ یتیمی
٨٢١	١٠٩٦	محمد سلیمان صاحب ڈابھیلیہ " "	۲ر	" "
٨٢٢	١٠٩٧	حسن یوسف صاحب ڈابھیا " " "	ما	" "
٨٢٣	١٠٩٨	حاجی حسین سلیمان پٹیل صاحب " "	۸ر	" "
٨٢٤	١٠٩٩	سلیمان ابراہیم تانا صاحب " "	عہ	" "
٨٢٥	١١٠٠	ابراہیم احمد اسحاق صاحب " "	۲ر	" "
٨٢٦	١١٠١	یوسف حاجی ابراہیم صاحب " "	۸ر	" "
٨٢٧	١١٠٢	ایک اہل خیر صاحب " "	ما	" "
٨٢٨	١١٠٣	محمود ابراہیم صاحب گارڈی " "	۸ر	" "
٨٢٩	١١٠٤	محمد یوسف واچھ صاحب " "	عہ	" "
٨٣٠	١١٠٥	محمود محمد سمیع اللہ صاحب " "	۲ر	" "
٨٣١	١١٠٦	مولوی حسن بسم اللہ صاحب "	۸ر	" "
٨٣٢	١١٠٧	مولوی محمد بسم اللہ صاحب " "	۴ر	" "
٨٣٣	١١٠٨	محمد ابراہیم بسم اللہ صاحب " "	عہ	" "
٨٣٤	١١٠٩	احمد اینڈ سلیمان کوٹھ لوالا " "	صہ	" "
٨٣٥	١١١٠	احمد موسیٰ پانچ یہ صاحب " "	سہ	" "
٨٣٦	١١١١	یوسف احمد سفو صاحب " "	۲ر	" "
٨٣٧	١١١٢	یوسف ابراہیم گارڈی صاحب " "	عـــہ	" "
٨٣٨	١١١٣	احمد ابراہیم تانا صاحب " "	ے	" "
٨٣٩	١١١٤	مولانا احمد بزرگ صاحب " "	صر	" "
٨٤٠	١١١٥	محمد اسمٰعیل صاحب " "	عہ	" "
٨٤١	١١١٦	مولوی عبدالشافی صاحب بہام " "	عہ	" "
٨٤٢	١١١٧	حکیم سلیمان صاحب " "	عہ	" "
٨٤٣	١١١٨	از ایک مسلم فنڈ راجپور "	؏	" "
٨٤٤	١١١٩	اسمٰعیل یوسف بامرتی صاحب " "	صہ	" "
٨٤٥	١١٢٠	حافظ احمد دیڈ صاحب " "	ے	" "
٨٤٦	١١٢١	یوسف جی احمد بامرجی صاحب " "	لہ	" "
٨٤٧	١١٢٢	محمد موسیٰ بلبلیہ صاحب " "	عہ	" "

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
٨٤٨	١١٢٣	عائشہ عبدالحی بلبنہ صاحبہ راجپور ۔ سورت	ما	خوراک زکوٰۃ یتیمی
٨٤٩	١١٢٤	سلیمان احمد " صاحب " "	۸ر	" "
٨٥٠	١١٢٥	احمد محمد بڑے گھر والے " "	۸ر	" "
٨٥١	١١٢٦	موسیٰ یوسف جی صاحب " "	صہ	" "
٨٥٢	١١٢٧	محمد اسمٰعیل نالہ " صاحب " "	لعہ	" "
٨٥٣	١١٢٨	حسن داؤد دستی صاحب " "	ما	" "
٨٥٤	١١٢٩	یوسف احمد صاحب چاندداد " "	عہ	" "
٨٥٥	١١٣٠	احمد ابراہیم قاضی صاحب " "	عہ	" "
٨٥٦	١١٣١	مولوی احمد علی صاحب " "	عہ	" "
٨٥٧	١١٣٢	محمد ابراہیم صاحب " "	ے	" "
٨٥٨	١١٣٣	سلیمان صاحب " "	ما	" "
٨٥٩	١١٣٤	حافظ احمد یوسف کالوجی نیچین "	للعہ	" "
٨٦٠	١١٣٥	اسمٰعیل یوسف ابتر صاحب کفلیتہ "	صہ	" "
٨٦١	١١٣٦	حاجی اسمٰعیل سلیمان " "	ما	" "
٨٦٢	١١٣٧	حافظ سلیمان محمود کالوجی موضع " "	ے	" "
٨٦٣	١١٣٨	حافظ احمد میاں بن مولوی اسمٰعیل صادق "	عہ	" "
٨٦٤	١١٣٩	حمدادن بشریہ صاحب " "	لعہ	" "
٨٦٥	١١٤٠	مولانا محمد عالم صاحب ہیڈ ماسٹر گجرات	عـــہ	" "
٨٦٦	١١٤١	شیخ عبدالرحمٰن صاحب آیرن مرچنٹ "	صہ	عطاء "
٨٦٧	١١٤٢	میاں غلام احمد صاحب بن ساز کھمبات	ما	" "
٨٦٨	١١٤٣	منشی دوست محمد صاحب محرر حاجی محمد اشرف صاحب "	عہ	" "
٨٦٩	١١٤٤	شیخ عبدالقیوم صاحب محلہ سد نیتیہ جھنگ	عہ	" "
٨٧٠	١١٥١	منشی عبدالقیوم صاحب دوکاندار سیوہارہ بجنور	۲ر	فیس طلبہ
٨٧١	١١٥٣	والدہ صاحبہ مولوی عطاء الرشید صاحب عثمانی پانی پت کرنال	ے	زکوٰۃ "
٨٧٢	١١٥٤	سلطان رحمت اللہ خاں صاحب کمہوری مظفرآباد	ما	رسالہ
٨٧٣	١١٥٧	باقی تلاوت علیخاں صاحب بلیہڑود انبالہ	عـــہ	زکوٰۃ
٨٧٤	١١٥٨	عبدالرحمٰن خان صاحب موضع کلچن میرٹھ	عـــہ	"
٨٧٥	١٠٦٠	حکیم حبیب الرحمٰن صاحب مکان ۱۳۱۳ دہلی	ما ۸ر	"
٨٧٦	١٠٦١	مولانا عبدالغنی خاں صاحب اکبرپور بلندشہر	عـــہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان		رقم	مد
۹۳۵	۱۰۲۴۱	مرزا فیاض بیگ صاحب	دہلی	ہے	زکوٰۃ
۹۳۶	۱۰۲۴۲	کے بی رشید احمد صاحب	”	صہ	”
۹۳۷	۱۰۲۴۳	حاجی فضل الٰہی و عبدالسلام صاحبان	”	عـہ	”
۹۳۸	۱۰۲۴۴	ایم فضل کریم و عبدالوحید صاحبان	”	ـے	”
۹۳۹	۱۰۲۴۵	حاجی محمد یحییٰ صاحب تاجر بٹن	”	صہ	تعمیر ترقی
۹۴۰	۱۰۲۴۶	شیخ محمد یوسف صاحب بذریعہ حاجی فضل دین صاحب		عـہ	زکوٰۃ
۹۴۱	۱۰۲۴۷	شیخ عبدالحق صاحب باڑہ ہندو راؤ	”	صہ	”
۹۴۲	۱۰۲۴۸	آغا مرزا صاحب حاطم کرارا	”	[illegible]	”
۹۴۳	۱۰۲۴۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بزاز	”	عـہ	”
۹۴۴	۱۰۲۵۰	شیخ محمد یٰسین و محمد یونس صاحبان	”	صہ	”
۹۴۵	۱۰۲۸۱	نواب علی صاحب دوکاندار	رودلی بارہ بنکی	عا	عطایا، الٰہی خزانہ
۹۴۶	۱۰۲۸۲	خدا بخش و بندو میاں صاحبان	” ”	عا	” ”
۹۴۷	۱۰۲۸۳	محمد سعید صاحب تاجر چرم	” ”	[illegible]	” ”
۹۴۸	۱۰۲۸۴	چھدامی و خدا بخش صاحبان	” ”	صہ	” ”
۹۴۹	۱۰۲۸۵	الٰہی صاحب موضع بکرایا	” ”	عـہ	” ”
۹۵۰	۱۰۲۸۶	صابر علی صاحب ” کرما	” ”	[illegible]	” ”
۹۵۱	۱۰۲۸۷	حامد حسین صاحب ککلکٹری	”	[illegible]	” ”
۹۵۲	۱۰۲۸۹	احمد علی صاحب دوکان دار	رودلی شریف ”	عا	” ”
۹۵۳	۱۰۲۹۷	محمد ایوب صاحب تاجر غلہ	” ”	عا	رسالہ
۹۵۴	۱۰۲۹۱	بابو حبیب اللہ صاحب اینڈ سنس		ـے	زکوٰۃ
۹۵۵	۱۰۲۹۲	مولوی محمد الیاس صاحب تاجر کلاہ	”	[illegible]	”
۹۵۶	۱۰۲۹۳	حاجی عبدالسلام صاحب مونگر والے	”	عـہ	”
۹۵۷	۱۰۲۹۴	شیخ محمد حسن محمد صدیق صاحبان	”	[illegible]	”
۹۵۸	۱۰۲۹۵	شیخ مولا بخش صاحب	”	ـے	”
۹۵۹	۱۰۲۹۶	حاجی عبدالستار صاحب معرفت غلام بہادر ساکن [illegible]	”	صہ	فنڈ طلبہ
۹۶۰	۱۰۲۹۸	شیخ رشید احمد صاحب	”	صہ	زکوٰۃ
۹۶۱	۱۰۲۹۹	حاجی میاں جان و احمد جان صاحبان	”	[illegible]	”
۹۶۲	۱۰۳۱۰	حاجی عبدالعزیز و محمد اسحاق صاحبان	”	ـے	”
۹۶۳	۱۰۳۱۱	شیخ محمد غفور و محمد خلیل صاحبان سوت والے	”	[illegible]	”
۹۶۴	۱۰۳۱۲	ایم آر الیس کٹرہ قطب الدین صاحب	دہلی	[illegible]	زکوٰۃ
۹۶۵	۱۰۳۱۳	محمد رفیع صاحب گھڑی والے	”	صہ	”
۹۶۶	۱۰۳۱۴	شیخ محمد یوسف صاحب خضاب والے	”	عـہ	”
۹۶۷	۱۰۳۱۵	شیخ محمد امین صاحب صابن والے	”	[illegible]	”
۹۶۸	۱۰۳۱۶	حافظ محمد رفیع صاحب پٹنہ والے	”	صہ	”
۹۶۹	۱۰۳۱۷	حافظ مولوی عبدالجلیل صاحب	”	[illegible]	”
۹۷۰	۱۰۳۱۸	حاجی شمس الحق و ممتاز الدین صاحب چشمہ والے	”	[illegible]	”
۹۷۱	۱۰۳۱۹	شیخ احمد اللہ صاحب	” ”	[illegible]	”
۹۷۲	۱۰۳۲۰	حافظ رحمت الٰہی صاحب	”	[illegible]	”
۹۷۳	۱۰۳۲۱	حاجی محمد یوسف صاحب گھڑی والے	”	[illegible]	”
۹۷۴	۱۰۳۲۲	حاجی محمد صدیق صاحب	”	عا	”
۹۷۵	۱۰۳۲۳	شیخ احمد صاحب ٹیلر سوت والے	”	ما	”
۹۷۶	۱۰۳۲۴	شیخ غیاث الدین صاحب	”	[illegible]	”
۹۷۷	۱۰۳۲۵	” محمد الدین صاحب	”	صہ	”
۹۷۸	۱۰۳۲۶	” محمد تقی صاحب اینڈ سنس	”	عا	”
۹۷۹	۱۰۳۲۷	شیخ رحمت الٰہی محمد بلال صاحب	”	عا	”
۹۸۰	۱۰۳۲۸	حافظ عبدالمتین صاحب کٹرہ قطب الدین	”	صہ	”
۹۸۱	۱۰۳۲۹	حاجی محمد ہارون صاحب کپڑے والے	”	عا	”
۹۸۲	۱۰۳۳۰	جمیل الرحمٰن صاحب معرفت ” ”	”	[illegible]	”
۹۸۳	۱۰۳۳۱	شیخ محمد تقی صاحب کپڑے والے	”	صہ	”
۹۸۴	۱۰۳۳۴	حاجی عبدالرزاق صاحب کوٹھی [illegible]	”	[illegible]	”
۹۸۵	۱۰۳۳۳	دستادامی خاں بلیماران	”	[illegible]	”
۹۸۶	۱۰۳۳۴	حاجی حنیف الدین صاحب بیڑہ والے	”	[illegible]	”
۹۸۷	۱۰۳۳۵	قاری محمد عثمان صاحب	”	[illegible]	”
۹۸۸	۱۰۳۳۷	شیخ رکن الدین صاحب لواڑ والے	”	[illegible]	”
۹۸۹	۱۰۳۳۸	شیخ مشتاق احمد صاحب شیخ نذر الدین	”	ما	”
۹۹۰	۱۰۳۳۹	شیخ محمد سعید صاحب	”	[illegible]	”
۹۹۱	۱۰۳۴۰	حاجی محمد یحییٰ صاحب	”	ما	”
۹۹۲	۱۰۳۴۱	حافظ محمد عثمان صاحب جیلانی برف خانہ	”	[illegible]	”

	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
٤	٩٩٢	١٠٣٣١	محمد ابراہیم محمد امین صاحبان صدر بازار دہلی	عـہ	زکوٰۃ
٨	٩٩٣	١٠٣٣٢	شیخ محمد ابراہیم ولد شیخ بخش الٰہی صاحب "	صہ	"
٩	٩٩٥	١٠٣٣٣	حافظ محمد رفیع صاحب کلکتہ والے "	صـہ	"
١٠	٩٩٦	١٠٣٣٤	منشی عبدالغنی صاحب از دکان حاجی فضل الٰہی صاحب "	عـہ	"
١١	٩٩٧	١٠٣٣٥	شاہجہاں پوری ہوٹل "	٨ر	"
١٢	٩٩٨	١٠٣٣٦	شیخ محمد عارف صاحب اینڈ کو "	عـہ	"
١٣	٩٩٩	١٠٣٣٧	حافظ عبدالسلام صاحب اینڈ سنس "	عـہ	"
١٤	١٠٠٠	١٠٣٣٨	محمد یوسف محمد ایوب صاحبان "	عـہ	"
١٥	١٠٠١	١٠٣٣٩	حاجی محمد اشفاق محمد رفیع صاحبان "	صہ	"
١٦	١٠٠٢	١٠٣٥٠	" عبدالرحیم محمد عثمان صاحبان "	کہ	"
٨	١٠٠٣	١٠٣٥١	[illegible] مسلمانان بڑگاؤں بڑگاؤں	عہ	تحویل عطایابی
٨٠	١٠٠٤	١٠٣٥٢	محمد علی و رونق علی صاحبان - رودولی، بارہ بنکی	صہ	"
١١	١٠٠٥	١٠٣٥٣	عبدالرحمٰن محمد نوح صاحبان " "	کہ	"
٩	١٠٠٦	١٠٣٥٤	ایم جمیل صاحب اینڈ سنز دہلی	ـہ	زکوٰۃ
٩	١٠٠٧	١٠٣٥٥	حافظ احسان اللہ محمد امین صاحبان "	لعہ	"
٩	١٠٠٨	١٠٣٥٩	عزیز صاحب اینڈ سنز "	صہ	"
٩	١٠٠٩	١٠٣٦٠	محمد صالحین ولد حاجی عبدالکریم صاحب "	صہ	"
٩	١٠١٠	١٠٣٦١	مسعود برادر "	لعہ	"
٨٩	١٠١١	١٠٣٦٢	بابو زکا اللہ صاحب لیبس والے "	[illegible]	"
٨	١٠١٢	١٠٣٦٣	جمال الدین صاحب کمپنی "	صہ	"
٨	١٠١٣	١٠٣٦٤	شرابت کمپنی سورت والے "	صہ	"
٨	١٠١٤	١٠٣٦٥	بابو محمد عمران صاحب "	صہ	"
٨	١٠١٥	١٠٣٦٦	محمد زکی صاحب "	ـ	"
٩	١٠١٦	١٠٣٦٧	مولانا حاجی احمد حسن صاحب "	صہ	"
٩	١٠١٧	١٠٣٦٨	محمد یعقوب صاحب "	صہ	"
٩	١٠١٨	١٠٣٦٩	حکیم کمپنی سورت والے "	لعہ	"
٩	١٠١٩	١٠٣٧٠	ایس ایم احمد بمبئی والے "	لعہ	"
٩	١٠٢٠	١٠٣٧١	شیخ محمد شفیع صاحب گندرک والے "	عـہ	"
٩	١٠٢١	١٠٣٧٢	حافظ مشتاق احمد صاحب گوڑیوالے "	ـ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
١٠٢٢	١٠٣٧٣	شیخ محمد ادریس صاحب باڑی دہلی	صہ	زکوٰۃ
١٠٢٣	١٠٣٧٤	شیخ محمد دین محمد احمد صاحب "	صہ	"
١٠٢٤	١٠٣٧٥	شیخ کرم الٰہی صاحب "	لعہ	"
١٠٢٥	١٠٣٧٦	" محمد صدیق عبدالمجید صاحب "	عہ	"
١٠٢٦	١٠٣٧٧	مسماۃ غلام فاطمہ ذریعہ چودھری محمد بخش صاحب "	[illegible]	"
١٠٢٧	١٠٣٧٨	ایس بی ہدایت اللہ خاں صاحب "	لعہ	قرضہ طلبہ
١٠٢٨	١٠٣٧٩	عبدالسلام و عبداللہ صاحبان "	سے	زکوٰۃ
١٠٢٩	١٠٣٨٠	احمد نواب صاحب "	عہ	"
١٠٣٠	١٠٣٨١	محمد عابدین صاحب تانبے والے "	صہ	"
١٠٣١	١٠٣٨٢	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	[illegible]	"
١٠٣٢	١٠٣٨٣	حاجی فضل دین صاحب "	[illegible]	"
١٠٣٣	١٠٣٨٤	محمد احمد صاحب سادہ کار "	[illegible]	"
١٠٣٤	١٠٣٨٥	حافظ نور احمد صاحب محمد شفیع صاحب "	صہ	"
١٠٣٥	١٠٣٨٦	حاجی رفیع الدین و نواب الدین صاحبان "	صہ	"
١٠٣٦	١٠٣٨٧	حافظ عبداللطیف صاحب "	لعہ	"
١٠٣٧	١٠٣٨٨	محمد سعید صاحب ذریعہ حاجی فضل دین رفیع الدین صاحبان "	[illegible]	"
١٠٣٨	١٠٣٨٩	محمد اسمٰعیل صاحب "	عـہ	"
١٠٣٩	١٠٣٩١	مستری اللہ دتا صاحب آہنگر جھنگ	صہ	تحویل عطایابی
١٠٤٠	١٠٣٩٢	اللہ بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب "	صہ	"
١٠٤١	١٠٣٩٣	کرم الٰہی صاحب ولد عنایت صاحب "	صہ	"
١٠٤٢	١٠٣٩٤	محمد بخش ولد محمد مراد صاحب "	صہ	"
١٠٤٣	١٠٣٩٥	میاں محمد بخش صاحب آہیر "	ـہ	"
١٠٤٤	١٠٣٩٦	حاجی علی محمد محمد غوث صاحبان چنیوٹ	ـے	"
١٠٤٥	١٠٣٩٧	شیخ محمد وارث صاحب "	عـہ	زکوٰۃ
١٠٤٦	١٠٣٩٨	میاں محمد شفیق ولد حاجی مولا بخش صاحب "	صہ	"
١٠٤٧	١٠٣٩٩	حاجی محمد حیات الٰہی بخش صاحبان "	لعہ	"
١٠٤٨	١٠٤٠٠	شیخ عبدالمجید صاحب "	سے	"
١٠٤٩	١٠٤٠١	محمد صدیق حاجی امیر الدین صاحبان کراچی	[illegible]	زکوٰۃ
١٠٥٠	١٠٤٠٢	عبدالصمد حاجی لعل محمد صاحب جرانوالہ - تھانہ	صہ	عطاء

انعام

یعنی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری

مصنفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب

جس میں

چاہ زمزم کے نمودار ہونے اور مکہ کی ابتدائی

آبادی سے لیکر وفات نبوی تک کے حالات جدید اسلوب بیان پر

نہایت دلچسپ طرز میں بیان کئے گئے ہیں۔ بی بی ہاجرہ کا لق و دق بیابان میں آنا۔ جرہم کا
آباد ہونا۔ حضرت اسمٰعیل کا سردار بننا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر۔ اصحاب فیل کا مکہ پر حملہ۔ خواجہ ہاشم کا نکاح۔ عبدالمطلب کا
دوبارہ چاہ زمزم کھودنا۔ خواجہ عبداللہ کا ذبیح ہونا۔ سرور عالم کی ولادت۔ عقیقہ۔ رضاعت۔ طفولیت۔ شق الصدر۔ سفر شام۔ شباب
اور ابو طالب کی کفالت۔ خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح۔ ابتداء نبوت۔ تبلیغ۔ کفار کی ایذا رسانی۔ غم کا برس۔ شعب ابی طالب کا قیام اور
تین سال تک مصیبت و عسرت۔ حبشہ کی جانب مسلمانوں کی ہجرت۔ معراج اور اسلام کی یثرب میں بنیاد۔ بیعت عقبہ۔ ہجرت۔ حلیہ مبارک وغیرہ
تینتیس ابواب حصہ اول میں مذکور ہیں۔ مدینہ کی ابتدائی آبادی۔ مسجد نبوی و قبا کی تعمیر۔ اسلام کا پھیلنا۔ اذان و صوم عاشورا کی مشروعیت
سیاست۔ جنگ بدر۔ بنی قینقاع۔ سریع۔ کعب بن اشرف کا قتل۔ غزوہ احد۔ حمراء الاسد۔ میدان رجیع۔ [illegible] بیر معونہ۔ بنی نضیر۔ ذات الرقاع
ام المؤمنین پر بہتان۔ خندق۔ مسجد قبا۔ بنی قریظہ۔ ابولبابہ کی توبہ وغیرہ تیس ابواب حصہ دوم میں مذکور ہیں۔ بنی لحیان
عرنیین۔ حدیبیہ۔ بیعت الرضوان۔ معاہدہ۔ ابو بصیر کا گروہ۔ چاہ اریس و انگشتری۔ ہرقل کے نام خط۔ نجاشی کا اسلام
خسرو پرویز۔ باذان۔ جنگ خیبر۔ غزوہ موتہ۔ سریہ خبط۔ حرقات جہینہ۔ حاطب۔ فتح مکہ اور نبوی شفقت
حنین۔ غزوہ طائف۔ اوطاس وغیرہ چھتیس ابواب تیسرے حصہ میں مذکور ہیں۔ یہ دلچسپ اسلوب

آپکو اس رسالہ کے علاوہ دوسری کتاب میں نہ ملے گا۔ دیکھنے اور پاس

رکھنے کی چیز ہے آئندہ آپ کو اختیار ہے۔

۵ نسخے یکمشت خریدنے پر محصول معاف

کاغذ طباعت بہتر۔ قیمت بلا جلد [illegible]

اور مجلد کی قیمت [illegible] ہے۔ ملنے کا پتہ

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ

اعزازیہ دیوبند

چنانچہ اسی تکثیر جماعت کے معیار پر امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک صلوٰۃ فجر میں اسفار افضل قرار پایا ہے تغلیس سے بلکہ ہر نماز میں تاخیر مستحب ہے بجز مغرب کے کہ اس میں تحفظ حدود ہے بوجہ تنگی وقت۔ پھر اسی لئے تارک جماعت کو گمراہ اور منافق کہا گیا اگرچہ وہ نماز گھر میں پڑھتا ہے گویا اجتماعیت ہی معیار اخلاص ٹھہر گیا۔ ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم۔ (مشکوٰۃ ص)

پھر جماعت کے اخروی منافع فرمائے گئے کہ ہر خطوہ پر حط سیئہ و رفع درجہ ہوا اسی لئے صحابہ فرماتے ہیں وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف (مشکوٰۃ ص)

اور اسی لئے تارک جماعت کو احراق کی خواہش ظاہر فرمائی کہ اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ مگر چونکہ خیال ہے اور جبکہ احراق عذاب جہنم ہے تو گویا انھیں دنیا ہی میں جہنم میں ڈھکیل دینے کا منشا ظاہر فرمایا مگر وہ معصوم بچوں کے طفیل میں چھوڑ دیئے گئے۔

مجتمعات۔ پھر اسی اجتماعیت کے معیار سے یوم جمعہ افضل الایام قرار پایا کہ اس میں تمام امور عظام ایسے ہی پائے گئے جو اجتماعیت اور جمعیت کی شان لئے ہوئے تھے جمعہ کی روح جمعیت و اجتماعیت تھی اس لئے وہ تمام ایام سے افضل ہو گیا کہ اُن میں یہ شان نہ تھی۔ چنانچہ اول تو اس نام ہی سے اجتماعیت کی طرف اشارہ ہے۔ جمعہ کے معنی لغت میں المجموع فیہ کے ہیں اُس کا موضوع جمع و اجتماع کا وقوع ہے۔ چنانچہ اُس میں جتنے اہم اُمور پیش آئے ان سب میں یہ جمع و اجتماع کی شان موجود ہے۔ فیہ جمع خلقۃ آدم یعنی مٹی جمع کرائی گئی، یا خلقۃ جمع کی گئی اور پتلا تیار کیا گیا۔ پھر آدم علیہ السلام جمع ہی کو پیدا کئے گئے۔ یعنی زندہ ہوئے۔ اسی یوم میں انکا دخول جنت ہوا۔ یہاں بھی جمعیت ہے۔ ملائکہ مقربین کے ساتھ، نعم کے ساتھ اور درجات عالیہ کے ساتھ اقتران۔ وفیہ اُھبط۔ کہ اسمیں جمعیت اولاد سامنے آئی دنیا بسیب علیہ کہ یہ اقتران بالرحمت ہے اور اقتران بالملأ الاعلیٰ ہے اور ساتھ ہی معیت الٰہی ہے جو تمام جمعیتوں اور اجتماعیتوں کی اصل اصول ہے اور اسی لئے اس وصول الی اللہ کو صوفیا جمع کہتے ہیں۔ وفیہ جمعہ مع حواء۔ وفیہ ساعات و ھو الاجتماع مع المقربین۔ و الجمع القام مع اللہ الکریم۔ وفیہ تقوم الساعۃ کہ وہ اجتماع خلائق کا سب سے بڑا اور سب سے آخری مظاہرہ ہوگا یوم یجمع اللہ الرسل اور رسل اور خلائق ہونگے تو فرمایا یوم ندعو کل اناس بامامھم پس یہ یوم۔ یوم تجمع الخلائق اور تجمع الامم کا مصداق بھی ہے جسے اجتماعیت کلیہ کہنا چاہئے کہ کوئی فرد بھی اس اجتماعیت سے الگ نہ رہ سکیگا۔ پھر چونکہ حق تعالیٰ نے اس یوم میں جمعیت و اجتماعیت کی شان رکھی تھی اس لئے اُسکا منشا تھا کہ بنی آدم اس دن کو میری اجتماعی عبادت کے لئے خاص کر دیں اور ہفتہ بھر میں سب ملکر یہ دن مجھے دیدیں۔ چنانچہ اس نے اپنے اس منشا کو مخفی رکھکر اقوام کا امتحان لیا کہ آیا کوئی اس دن پہنچتا ہے یا نہیں اور اس کی فضیلت کو پاتا ہے یا نہیں؟ تو یہود سے خطاب کیا کہ انتخاب کرو انھوں نے یوم السبت کا انتخاب کیا کہ یہ یوم فراغ ہے جمعہ کے دن تخلیق تمام ہو چکی تھی۔ نصاریٰ نے یوم الاحد اختیار کیا کہ اس میں تخلیق کی ابتدا ہوئی ہے۔ لیکن جن وجوہ کی بنا پر انھوں نے انتخاب ایام کیا اُن میں سے ایک میں بھی اجتماعیت کی شان نہ تھی۔ کیونکہ فراغت تو یکسوئی ہے نہ کہ اجتماع اور ابتدا کسی چیز کی جامع نہیں ہوتی کیونکہ جامعیت تو انتہا پر ہوتی ہے جبکہ تکمیل کا درجہ آجائے۔ اس سے...

فروعی ہوتا ہے اور فروعی اختلاف باعث تیسیر ہے۔ بہرحال یہ اصولی اختلاف جس کا نتیجہ عداوت و تفریق باہمی ہے ایک ایسا خطرناک مہلکہ ہے جس سے حضرات انبیاء علیہم السلام تک نے سخت خوف کھایا ہے۔ حضرت ہارونؑ اس سے دُور سے خود ہی متفر ہیں۔ یا ابن ام لا تأخذ بلحیتی ولا برأسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مشرکین کا وجود بحالت شرک گوارا کیا جا سکتا ہے لیکن فتنۂ باہمی اور اختلاف و شقاق قابل برداشت نہیں۔ یعنی مسلم و کافر بھی رہیں تو صلح باہمی سے رہیں آپس کی خانہ جنگی سے نہ رہیں تو پھر مسلم مسلم کی باہمی جنگ تو انبیاء کو کیسے گوارہ ہو سکتی ہے۔ گویا سلسلہ معاشرت باہمی کا کفر نزاع و خلاف ہے کیونکہ معاشرۂ اسلامی کی روح ہے اجتماعیت اور تحزب و شقاق کی زد براہ راست اسی روح پر پڑتی ہے اس لئے اس روح کو فنا کرنے والے کافر کہلائے گئے۔ گویا آپس میں لڑنے والے کافر معاشرت ہیں۔ اسی لئے حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ اور ہارون علیہ السلام کی طرح آپ نے بھی اس اختلاف سے خوف کھایا ہے۔ واللہ ما اخشی علیکم الفقر ولکن اخشیٰ علیکم من بعدی زهرة الدنیا تفتح علیکم فتهلککم کما اهلکتم تحاسدون ثم تباغضون ثم تدابرون۔

اس حدیث میں خلاف و نزاع سے خوف کھاتے ہوئے منشاء نزاع و جدال پر بھی مطلع فرما دیا ہے کہ وہ زینت دنیا اور اس میں انہماک ہے جس میں گھر جانے کا طبعی نتیجہ جدال و قتال ہے جیسا کہ آج یورپ میں یہ نقشہ آنکھوں سے نظر آ رہا ہے اور آج سے چند صدی پیشتر مسلم اقوام میں بھی اسی وجہ سے دکھائی دے چکا ہے۔ دوسری حدیث میں اسی جدال و نزاع باہمی پر خوف کھاتے ہوئے اس کے ایک دوسرے منشاء پر مطلع فرمایا ہے ارشاد ہے۔ وانما اخاف علی امتی الائمة المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیامة۔

اس میں فتنۂ اختلاف کا منشاء گمراہ کن لیڈروں کی خود غرضیاں ہیں جو اپنے جاہ اور بقاء امامت و ریاست کیلئے عوام کو ایک دوسرے سے لڑاتے رہتے ہیں جس کا نقشہ امت مسلمہ میں موجود رہا ہے اور اب بھی ہے اس سے واضح ہوا کہ امت کا یہ جدال و قتال خواص سے چلیگا اور خواص کا باہمی تحاسد حب ریاست ہوگا اور اسی سے امت کے عوام کا سمع و طاعت بھی واضح ہوا۔ کیونکہ اگر وہ خواص کی ساتھ حسن ظن و عقیدت رکھکر ان کی پیروی نہ کریں تو یہ پارٹی بندی نمایاں کیسے ہو۔ پس مضلین کا حب جاہ اور عوام کا اتباع اسکا سبب ہوگا۔ غرض جدال و قتال کے دو منشاء بتلائے گئے۔ حب مال اور حب جاہ جس کا حاصل احتیاج الی الدنیا ہے تا کہ ان سے بچکر اختلاف باہمی سے بچ سکیں یعنی اس کی ضد غنا عن الناس و غنا عما فی ایدی الناس کو اختیار کر کے توافق باہمی کی سبیل کر سکیں۔ بہرحال اس اجتماعیت کو جو در حقیقت اجتماعیت مسلکی ہے اور جسے اجتماعیت نظری کہہ سکتے ہیں اسلام نے اصل واساس اسلام قرار دیا ہے اور اس سلسلۂ اجتماع سے نکل جانے کو خروج عن الاسلام سے تعبیر کیا ہے ارشاد نبوی ہے۔

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه۔ (مشکوٰۃ ص۳۱)

ایک اصولی لائن اور ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہو جاتی ہے ۔

اجتماعیت نظری پس اسلام نے پہلے تو اجتماعیت نظری پیدا کی کہ سب انسان نظر و فکر اور اعتقاد و خیال کے تشتت سے بچیں اور ان کا قبلۂ نظر و فکر ایک ہو تاکہ وہ تفرق و تحزب پارٹی سسٹم اور گروہ بندیوں کے عذاب سے نجات پائیں ۔ جس کو ہم اتحاد ملی سے تعبیر کر سکتے ہیں اور جس کی ضد احزاب و اختلاف اور جدال و شقاق ہے ۔ چنانچہ اس اتحاد فکری اور اس کی ضد تفرق کو جسکا ثمرہ عداوت باہمی ہے قرآن کریم نے کھولتے ہوئے تمام دنیا کی اقوام کو خطاب کیا ہے کسی ایک ملک یا فرقہ یا قوم کو نہیں بخلاف دوسرے مذاہب کے کہ انکی تبلیغ اور پیغام رسانی ولمنوں اور قوموں کے ساتھ محدود ہے کیونکہ ان مذاہب کی کتب اس قسم کی جامعیت کی کوئی تصریح نہیں کرتیں ۔ مثلاً گوتم بدھ کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف برہمو سماج کی اصلاح کے لئے آئے تھے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب (توراۃ) ان کا بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہونا بتلاتی ہے ۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب ۔ ان کے بنی اسرائیل کی بھیڑوں کی رہنمائی کیلئے تشریف لانے کو ظاہر کرتی ہے[1] لیکن حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر نازل شدہ کتاب آپ کا سارے عالم اور تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث ہونا بتاتی ہے اور ایسا دعویٰ ہے جو کسی دوسری آسمانی کتاب نے نہیں کیا ۔ چنانچہ قرآن کریم کے خطابات تمام انسانوں کو ہیں ۔

یا ایھا الناس قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم ۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ۔ یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وغیرہ قرآن کریم نے رسول کو خطاب کر کے اس جامعیت افراد عالم کی تصریح کی ہے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پھر اس تفرق سے سارے ہی انسانوں کو روکا فرمایا ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ۔ کہیں فرمایا ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیٔ کہیں اختلاف کو خلاف رحمت فرمایا ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ۔ اختلاف کو خسف وغیرہ کی طرح عذاب بتلایا ۔ وھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض ۔ دوسری جگہ اس تفرق سے بچنے کے لئے طوق حکم دیا ۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات و اولئک لھم عذاب عظیم ۔

اس سے وہ اختلاف خود بخود خارج ہو گیا جو وضوح بینات سے قبل کا ہے جسکو اجتہادی اختلاف کہتے ہیں کہ یہ اختلاف

---

[1] ملاحظہ کتاب سیف اسلام بجانب اقوام مصنفہ سید وجیدی ترجمہ حکیم انصاری مطبوعہ حمیدیہ اسٹیم پریس لاہور صفحہ ۱۹ ۔

( ) سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونیکی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ اسی ماہ جمادی الاولیٰ کے ساتھ ختم ہوگیا۔

لہٰذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ دو روپیہ ۱۰ جمادی الثانی تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرماکر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اس نازک دور میں جبکہ کاغذ کی گرانی اور نایابی کیوجہ سے بہت سے ماہنامے بند ہوچکے ہیں اور بہت سے خطرے میں گھرے ہوئے ہیں آپ کے رسالہ کے معیار میں ادنیٰ فرق بھی پیدا نہیں ہونے دیا گیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ انتہائی زیر باری کے باوجود تمام مشکلات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اسکی حیثیت میں کوئی کمی نہ پیدا ہونے دی جائیگی۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ اس وقت دارالعلوم کو زیر باری سے بچانا اور اس کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہمت پر فرض ہے۔

ماہنامہ "دارالعلوم" کی امداد کرنا دراصل "دارالعلوم" کی امداد کرنا ہے اور اس کی امداد کا طریقہ یہ ہے کہ آپ خود بھی بدستور اس کے معاون رہیں اور اپنے حلقۂ اثر سے چند جدید خریداروں کا چندہ بھی بھجوائیں تاکہ اس ہوشربا گرانی کا مقابلہ کیا جاسکے۔

(نوٹ) اگر جمادی الثانی کے رسالہ کی اشاعت سے قبل آپکا چندہ بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوا یا کوئی گرامی نامہ نہ آیا تو ہم سمجھیں گے کہ آپ چندہ بذریعہ وی۔ پی ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جمادی الثانی کا رسالہ بذریعہ وی پی حاضر ہوگا۔ امید ہے کہ وی۔ پی وصول فرماکر اپنی اس ملی امانت کو زیر باری سے بچائیں گے۔ کیونکہ ہر وی۔ پی کی واپسی پر دارالعلوم کو ۳ر آنے کا نقصان برداشت کرنا ہوگا۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

خیر القرون کے بعد جہاں علماء حق تھے علماء سوء بھی ان کے دوش بدوش پیدا ہو گئے اور وحی الٰہی کی تاویل اور اس کے اصل منشا میں تحریف و تغییر کا بازار گرم ہو گیا۔ محدثین کے مقابلہ میں معتزلی آئے۔ ان کے جواب میں اشاعرہ محدثین پیدا ہو گئے۔ اشاعرہ کی بعض جزئیات سے ماتریدیوں نے اختلاف کیا۔ دولت عباسیہ کے دور میں چونکہ یونان و فارس کے تراجم سامنے آئے۔ پارسی عیسائی یہودی ہر سمت سے اٹھے اور عقائد و مسائل اسلامی پر بیباکی سے نکتہ چینی شروع کی جس نے بڑھ کر فتنۂ اعتزال کی صورت اختیار کر لی۔ اس سیلاب میں عوام سے لیکر حکومت تک بہ گئی۔ خود خلیفۂ مامون عباسی اس میں مبتلا ہوا۔ علماء حق امام احمد ابن حنبلؒ جیسے حضرات ائمۂ حق حبس و اسارت میں کئی سال پریشان رہے۔ بالآخر حضرت عبد العزیزؒ کے دست مبارک پر حق تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مناظرہ میں جو باب خلافت میں واقع ہوا حق کو باطل سے ممتاز فرمایا اور فتنۂ اعتزال فرو ہوا

دوسرا ایک ہنگامہ خیز دور یوسف ابن تاشفین کے زمانہ میں جو صحرائے اعظم افریقہ کے خاندان مرابطین کا ایک اولو العزم فرمانروا ہے پیدا ہوا جس میں امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کو جلایا گیا اور مقابلہ میں موحدین کا گروہ سامنے آیا۔ نصف صدی تقریباً اس ہنگامہ میں گذری۔

ہندوستان کا دور اکبری بھی اسی کی مثال ہے جس میں ہندو مت نے تمام شعائر اسلامی کے خلاف قدم اٹھایا۔ اسم اسلامی کے ساتھ رسم ہنود کی اشاعت کی۔ ایک صدی تقریباً اسی حالت پر گذر گئی۔ غالباً جہانگیر کے عہد میں پھر ایک جماعت حقہ مقابلہ میں صف آرا ہوئی۔ حضرت باقی باللہ کے فیض یافتہ متوسلین جن میں حضرت مجدد سرہندیؒ کی ذات ممتاز ہے سامنے آئی اور اس قدر سخت مجاہدوں سے احیاء علوم کے لئے دوچار ہوئے کہ نتیجہ میں اکبر جیسے ہادم دین بادشاہ کا پوتا عالمگیر جیسا حامی دین پیدا ہوا۔

دولت مغلیہ کے آخری دور میں پھر خاندان ولی اللّٰہی کے خوشہ چین علما سامنے آئے۔ حضرت سید احمدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جیسے حضرات مجاہدین حق نے اپنی علمی و عرفانی ضیا پاشیاں کیں اور الحمد للہ کہ یہ سلسلہ آج تک موجود ہے۔ حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ جیسے اکابر نے علماء سوء کے مقابلہ میں اپنی مجاہدانہ اور حق کوشش مساعی سے ایسی حقانیت پاش مثالیں پیش کیں کہ امت اسلامیہ اس امتنان سے بلا واسطہ یا بالواسطہ عہدہ برا نہیں ہو سکتی۔ علوم مشرقیہ دینیہ کا یہ اسلامی مرکز دارالعلوم جس کے صفحات جریدہ کے لئے یہ پارینہ داستان پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں خود میرے بیان کی محکم شہادت ہے کہ آج امت اسلامیہ کا کوئی گوشہ دارالعلوم اور اس کے اکابر حقہ کے احسان سے سر برا نہیں۔ اور اس حقیقت کا اعتراف بھی ناگزیر ہے کہ اس مرکز دینی کے خوشہ چین تلامذہ بھی الحمد للہ کہ اپنی اکثریت میں علماء حق ہی ہیں حضرت اقدس شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی

وہ ارباب عقل جو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (پکار اٹھتے ہیں) خداوندا تو نے یہ سارا نظام بیکار نہیں پیدا کیا۔ بلا شبہ تیری ذات ہر ایک عیب سے پاک ہر ایک کمی سے بلند و بالا ہے۔ لہٰذا ہمیں عذاب نار سے محفوظ رکھ۔"

<u>ضرورت جستجو</u>۔ ہم اخلاق و ملکات کے باطنی نظام کی تلاش میں نہ پڑتے اگر یہ اخلاق انسانیت کا جزو اعظم ہوتے مگر جبکہ انسانیت کا مدار انہیں اخلاق پر ہے تو آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ مادی اعضاء سے زیادہ ان اخلاق کی اصلاح، درستی، اور ترقی کی فکر کرنا لازم ہے۔ اور ان سے غفلت بلاشبہ ایسی مضر ہے جیسے اپنے اعضاء ظاہری سے غفلت بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اگر آنکھ پھوٹ جائے۔ ناک کٹ جائے۔ ہاتھ ٹوٹ جائے۔ کان بہرے ہو جائیں تو ہماری انسانیت میں فرق نہیں آتا لیکن اگر عقل۔ ارادہ۔ عدل۔ شجاعت وغیرہ اوصاف و اخلاق میں سے کوئی نہ رہے تو لامحالہ ہماری انسانیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہم صرف ایک قالب رہ جاتے ہیں جو انسانیت سے عاری ہو۔

کیا ہم اس نظام مقدس کو عقل و تجربہ سے معلوم کر سکتے ہیں؟

عقل و تجربہ کے متعلق جو کچھ عرض کیا گیا۔ وہ اس سوال کا جواب نفی میں دیتا ہے۔ ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ عقل و تجربہ سے کسی چیز کو معلوم کرنے کے لئے مدت درکار ہے۔ اور پھر بھی یقین نہیں ہوتا کہ ہم حقیقت کی تہ تک پہنچ گئے اور اخلاق و ملکات کے نظام معلوم کرنے کے لئے اگر ہم کسی تجربہ کا انتظار کریں تو گویا اس وقت تک کے لئے ہم اپنی انسانیت کو معطل کر کے ان بدترین نتائج کے لئے خود کو پیش کر رہے ہیں جو جہالت اور انسانیت کے ان عظیم الشان اجزاء سے غفلت کی بنا پر مرتب ہونے چاہئیں۔ لہٰذا خالق ذوالجلال اور فاطر حقیقی نے نوع انسان پر ایک دوسرا احسان فرمایا۔

منتخب بندوں کو فوق العادت۔ روحانی قوت عطا فرما کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔

ان حضرات نے اس نظام مقدس کی وہ تمام چیزیں (دیکھ کر یا اپنے بھیجنے والے سے اطلاع پا کر) نوع انسان کو بتا دیں جن کی نوع انسان کو اخلاقی اور روحانی زندگی کے لئے ضرورت تھی۔

یہ انبیاء علیہم السلام عقل و تجربہ سے نہیں۔ بلکہ اطلاع اور مشاہدہ سے اس نظام مقدس کی تصویر ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔

اطباء۔ غذاؤں اور دواؤں کے سائنس دان۔ عناصر اور مادیات کے اثر اور تاثیر کو عقل یا تجربہ سے بتلاتے ہیں۔ یہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں اور تجربہ کرتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام ہمارے افعال۔ اعمال۔ ہمارے اقوال اور معاملات وغیرہ کے اثر کی اطلاع دیتے ہیں کونسا فعل کس طرح کرنا چاہئے۔ کونسی بات ہمارے اخلاق پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ کونسا کلمہ روح کے لئے مفید یا مضر ہے۔ کس چیز کا کھانا اخلاق پر اچھا یا برا اثر ڈالتا ہے۔ ان چیزوں کا بتانا۔ انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔